

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۵۹۵۶

Accession No. ۵۹۳۸

Author ا.م.ت

Title

محاربات تفسیری
جز ۳

This book should be returned on or before the date last marked below.

محارباتِ بحری

یعنی

کارزارِ روم و یونان

تین حصوں میں

جس میں ایک جز میں شاتِ نسر کی کتاب جنگِ روم و یونان اور گنگستان کے مشہور
 تاریخ نویسندہ سر شیمیلڈ ہارٹ کی کتاب محارباتِ بحری کا پورا ترجمہ دینو کے عاؤ
 مسیح ہوتے ہیں۔ بیٹھارٹ نوٹ اور حواشی اور متعدد دلچسپ اور کارآمد تبصرے اور سرحدی
 محاربات تیز راہ وغیرہ ہمارے سوا ان کے حالات ایذا کو دیکھنے میں اور تمام نامور پاشاؤں
 اور چند یونانی فوجوں کی اور بہت سے تصویریں اور میدانِ کارزار اور مختلف لڑائیوں کے
 نقشے سج کر دیئے گئے ہیں

ترجمہ مرتبہ مولانا ارشد امین دارالانعام آباد حیدرآباد ضلع گوجرانوالہ ایڈیٹر کمال

حصہ اول

پرنٹڈ و پبلشڈ علی گڑھ میں مطبعہ شائع ہوئی

قیمت فی حصہ چھ روپے

مطبوعہ

فہرست یزدت پادشاہ تہسلی	فہرست یزدت پادشاہ تہسلی
<p>(۱) غازی عثمان پاشا شیرازی علی شیرازی بارہا یون</p> <p>(۲) شیراز دہم پاشا فتح تہسلی۔</p> <p>(۳) سر شہید بازلٹ بمبرایہ یونین محقق کتاب</p> <p>معارف تہسلی۔</p> <p>(۴) ایس فرزند سر شہید بازلٹ۔ ایلیا ترجم۔</p> <p>(۵) پروفیسر ویسری ماہر علوم دہندہ شرقی و باغی</p> <p>(۶) شہزادہ قسطنطین و مسہد یونان۔</p> <p>(۷) شہزادہ نکلاس دوم فرزند شاہ یونان۔</p> <p>(۸) ڈیپٹی کمشنر وزیر عظم یونان۔</p> <p>(۹) کریٹیل دہوس۔</p> <p>(۱۰) کریٹیل سرحدی یونانی جرنیل۔</p> <p>(۱۱) کریٹیل مانوس یونانی جرنیل۔</p> <p>(۱۲) عمر شہیدی پاشا افسر اعلا ارکان حرب۔</p> <p>(۱۳) میرزا سعید اللہ پاشا افسر ارکان حرب۔</p> <p>(۱۴) انور پاشا افسر ارکان حرب۔</p> <p>(۱۵) خرقین خیری پاشا۔</p> <p>(۱۶) خرقین نشات پاشا۔</p> <p>(۱۷) میرزا داود۔</p> <p>(۱۸) میرزا محمد پاشا۔</p> <p>(۱۹) میرزا جید پاشا۔</p> <p>(۲۰) میرزا احمد علی پاشا۔</p> <p>(۲۱) میرزا حافظ عبداللہ پاشا شہید مخترم۔</p> <p>(۲۲) شہید مخترم میرزا جمال پاشا۔</p>	<p>۱۸۵۶</p> <p>فصل اول۔ دیباچہ جنگ کی مسئلہ</p> <p>وزارت ..</p> <p>اسباب جنگ تہسلی</p> <p>فصل دوم { پوزیشن و روسی مظلم تہسلی</p> <p>بازلٹ کی روانگی بجانب یونان۔</p> <p>فصل سوم۔ یونان کی حالت جنگ سے پہلے ..</p> <p>فصل چہارم۔ یونان کا نظام فوجی ..</p> <p>فصل پنجم۔ یونانی ٹیڑھ جہازات ..</p> <p>فصل ششم۔ ترکی کا نظام فوجی ..</p> <p>فصل ہفتم۔ ترکی ٹیڑھ جہازات ..</p> <p>فصل ہشتم۔ میدان کارزار ..</p> <p>فصل نہم۔ بمقابلہ اولیٰ کیمیف الدین ..</p> <p>فصل دہم۔ آغاز محاربہ شہید بازلٹ کی شہید</p> <p>تہسلی میں درغالہ و پیشہ</p> <p>فصل یازدہم { محاربہ پر ایک سرسری نظر۔</p> <p>تہسلی لاریہ۔</p> <p>جنگ کا پہلا عشرہ۔ ۱۸۵۶</p> <p>نتیجہ جنگ۔</p>

عرض حال

ابنک محاربہ دوم دیوان پر کئی کتابیں بھی چاکی میں بیچ کر اور ان میں سے بعض میں **کوکیل** اور چند دیگر اخبارات میں طبع
مضامین جمع اور افادہ کرتے ہیں۔ تاہم میری رائے میں ان زمینیں ایک ہی ایسی نہیں جو بجا فخر ترقیب مضامین اور نیز جامع و کامل آیت
اور آکا ہی بننے کو بجا خاصے کسی یورپین صنعت کی تحریر کردہ کتاب کا کچھ بھی مقابلہ کر سکے۔ اس لیے میں اس شخص کو ان کو نہ کہنے کہے دو
منتہ اور قابل ترین یورپین مصنفین کی کتابوں کو منتخب کر کے ان کا پورا ترجمہ اس کتاب میں دیدی ہے۔ اور اپنی ذاتی وقعت اور سونو
سے کام لیکر بجا بجا خط و خط اور خوشی ابراہیم کی زمین اور چند دیگر پیمبر بھی ناظرین کو شہر سے آخر تک جہاں حالات سے متعلق کہنے کے
بے آنکھی سے کیا آخر حال کر دیں ہیں۔ جیسا کہ لکھنؤ میں لکھنؤ تحریک کرتے ہیں۔ یہ محاربہ جنگی محاط سے چند ان قطعہ و تھاہر کو ان کو
کے زعم میں ملکی طاعت خواہ کسی ہی بیچ کیوں نہ تھی مگر تھوڑی سی قبل و مملکت کو شہر سے بھی یہ پوشیدہ نہ تھا کہ زمانہ کو ان کے
مقابلہ پر چہ ہنستے بھی نہیں ٹھہر سکیں گے اس محاربہ میں ملکی کو جو سب سیڑی کا سیالی ہوئی وہ پوٹیکل اور پیمبر کی کہ اس میں ہر قسم
اور سبھی اتحاد کو زمانہ میں جلافتا باہر المومنین کو اپنے متبر اور ریاست نہاد اور سے ایک عیسائی ریاست کو ایسا کہ وہ تہا کر دیا کہ کسی دوسری
عیسائی طاقت کو اس کی مدد کو اپنے قدم اٹگے نہ پڑا یا۔ اور گو چند ایک پوٹیکل سے ایک فرزند کی دستگیری کیے سب کچھ مملاتی زمین
اور زمین علی طور پر آگے کیلین میں مملکت کی برکت نہ پڑی۔ اس میں سیاست پر حلیفہ المسلمین اور ان کے مشیران ہاں جس قدر ضرور
مہمات کریں انہیں زیادہ سے شروع شروع میں ایک محاط سے اس جنگ کا بربا ہر ماسلمان لطیف کو سخت ناگوار تھا کہ ایسا کہ عیسائی
بست سالہ عہد حکومت کو چند زمینوں اور تاج خاندان عثمانیہ میں بنا چکا ہوں وہ اپنی طاقت کو ایک خاص
وقت تک زبرد و کرہا چاہتے تھے۔ اور چاہتے ہیں حسین خواہش و معاین اس محاربہ سے سخت غل و اتع ہو نیکا ایک طرح سے غلطی احتمال
بلکہ یقین تھا۔ مگر جب جلافتا کو اپنے حسن ریاست سے یہ اطمینان حاصل ہو گیا کہ یہ محاربہ تقاضی ضرور سے اگر تمام زمینوں کو لگا اور دوسری
کوئی طاقت اس قدر ریاست کی کوشش میں جو صدر بن مملکت عثمانیہ کا محکمہ صدر رہی تھی۔ اس طرح کی مدد نہ ہو گی اور جنگ کا شعلہ
علیگز نہ رہنے پایا بلکہ عساکر تہاہر کو پیشہ کی حکم دیدیگا اور وہ چند ہفتوں میں اس تقریبی سیر و درشتی کو ادر سے خارج و منہر و غلغ
ہو گی۔ اس غلطی پر پیشکام سیالی کے علاوہ اس محاربہ کو اور بھی کئی ملیل ہفتہ نامید سے ترسٹ ہوتے۔ دنیا کو ترکون کی طاقت و جہریت کا
جسے وہ فرانس کی چکی غلطی پھر پورا پورا علم ہو گیا مخالف و ملوک مسکو اور کئی خوش اطواری و مدلی اور قتال ترین اوصاف کا اثر نہ کرنا
پڑا۔ میری میری سلطنتوں کو ملکی کو اتحاد و ملاقات کی تہا و خواہش پیدا ہو گئی۔ اور کل دنیا کو مسلمانوں کو خلافت عثمانیہ کی جہریت پر زور نہ
پوری پوری توجہ ہی نہیں ہو گئی۔ بلکہ ان کو خلاص عقیدہ عاود روحانی تعلق سے بھی جو پہلے بھی کچھ نہ تھا۔ بد جہاز یاہد عہاد ہو گیا۔

منارِ جنگ و مہم یونان

دیساجہ

چون شام ہنس لپٹی کتاب کا دیساجہ بالفاظ ذیل تحریر کرتا ہے :-

یونان اور ترکی کی باہمی سخت محروم آرائی جو کرپٹ کی بنیاد اردوان کو جنگ عیال ابھیک وجہ سے مرض غمزدگی میں مبتلا ہو گیا اور پک کی دول مظالم کی نہایت پراچا نک اور بے رحمت ختم ہو گئی۔ تاہم قیام امن کو متعلق پیر و مین اغراض کی یکسوئی کی بدولت ان دونوں اقوام کے محاربے کے کلیہ یورپ کی توجہ کو حیرت انگیز حد تک اپنی طرف منطقت کر لیا تھا۔ اور ایک عالم ہمدردی پیدا کر دی تھی کیونکہ یہ ہر ایک کو محسوس ہو رہا تھا کہ مشرق میں جو جدید گیان پیدا ہوتی ہیں ان میں سے ہر ایک میں مزید محروم آرائی کا ختم موجود رہتا ہے اور اس محروم آرائی کی نسبت کوئی شخص دوسرے کو ساتھ نہیں لے سکتا کہ اسکا آخری انجام اونچا کیا ہوگا۔

جرمنی کو اگرچہ ان متضاد اغراض ہو جو جزیرہ نمابلقان میں پاؤ جاتے ہیں زیادہ رست کوئی تعلق نہیں مگر یہ بھی وہاں تہات کی رشتہ کو جو اپریل اور مئی مشعلہ میں تھیلی اور پائرس میں علوفہ سے ملی تھیاق سے دیکھتی اور خاص وجوہات کو باعث ان کی نہایت توجہ سے غور کر رہی ہے۔ جرمنی کی انکھیں جھل اسی وجہ سے زیادہ غصہ و حسد کے ساتھ لڑنے میں لگی رہیں کہ محاربہ کی رشتہ اور انعام نے پہلے سے زیادہ پوشیل ہمدردی اور دلچسپی پیدا کر دی تھی۔ بلکہ اس نے بھی کرب و شوقی از سر نو کی فوجی ایتاقی پر نامور ہو کر اور انہوں نے امانیتوں اور مشظنوں کی جیشیت میں اپنے اقتدار کا اثر پیدا کیا۔ یہی مرتبہ اس محاربہ میں یہ فوج ایک وسیع پیمانہ پر جنگی کارروائی میں مشغول ہوئی اور جرمن تربیت کو کساح کو پکھنے کا موقع ملا۔

ترکی فوج کی پیشانی جنگی اختراعات اور اس کا ان متلازمہ مستعملہ حملوں اور ہرات کی جن فوجی توت اور طاقت ہوا فستہ بائیکل پالامپوٹی جیومی میں پوری پوری قدر رکھتی اور اس میں ملے کی تصدیق ہو گئی کہ محاربہ کی کارروائیں ان مظالم میں جھک لیتاؤ تمام تر معینہ جنگی پالیسی۔ وہ زیادہ تر جرمن فساد کی باہمی طاقت و شہ رز کی سرگرمی اور جدوجہد کا نتیجہ ہیں عشا نے فوج میں اس امر کا غلط اثر عزت کیا جا چکا ہے۔ جرمن فساد خاص ایتیا زادہ اقسام کی نظرسے دیکھ جاتے ہیں جبکہ ٹیٹا ہم کام ان میں ہر کوئی جاتا ہیں اس کو اتحاد کے دائرہ بہت وسیع پاؤ جاتے ہیں اور دائرہ حال کے حسد حال اصلاحات کی بنیاد قائم کرنے میں ان کی بڑی کامیابی کی جاتی ہے۔ اور اس کے سبب باتوں و حوصاف ظاہر ہو رہا ہے کہ باختر کے سواہل پر روسی تسلط پیدا اور بین الاقوامی طاقت مشائش میں

۱۶) نیا قانون عمل کے تحت میں دیکھتے جانے کو متعلق نافرمانی کے لئے تاکہ جنگ کی قوت بابر داری کی نرا ہی میں ہوسکتا ہو
(۱۷) ۱۹۵۵ء میں لین حاضر انواع کو کہنے جو یہ نہ سوا بھتر کیے جاتے۔

دنیائے قوم کی جنگی طاقت کو شکام کوئے ان تمام ہندی تنظیمات اور زمین سے ہر ایک کو لپے کر پاشانے تجاویز تیار کیں
اور اپنی انھوں سے اور پھر آمد ہا ہلو کیے یا۔ ان شکاک بہت و کشش سے وہ تمام مخالفتیں پر جو ہمیشہ اوس کو زمین مشکلات
جیال کرتی رہتی تعین خطاب آگیا۔ ایک سو زیادہ مرتبہ اوسے اپنی کئی تجاویز پر طرح سے علحدہ کر لیا تا کہ طاقت کی پھلی میا کو ختم ہو
جانب پر اوس نے تجویز مذکور کے نفاذ کو طاقت کو معاہدہ کی توجہ کیلئے مقدم اور لازمی شرط قرار دیا۔

اس سے ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ یہ نظام ترتیب جو جس کا اندھوری ہونا کی توقع کاسو اجتماع سے جو طے اور زمین
کو متعلق کیے گیا تھا۔ اچھی طرح ثابت ہو گیا تھا محض اس نسر کی مسلسل اور اتھاک کو نشوون اور جدوجہد کی طویل مہر و نگرہ میں ایلاؤ
برسر تکمیل پہنچا۔

مذکورہ مدار کام کے علاوہ جس کی تیسرے وکیل میں اوسے نہایت ہی سخت مشکلات پیش آئیں جیڑل وان ڈرگرنے بڑے کوری
شان کی خدمات لازمہ کی مختلف شاخوں میں نسر کی عملی تربیت پر بھی توجہ منحطف کی اور جو نسر کی لٹو شانی خدمات کو متعلق ہوئے
کیے مضمونی اڑیاں ان میں کھلم کھلا ان میں سورن کو رسالوں سے ناہشی جگانے جلال کرنے اور طرح کی اور دیگر متعین کر تا ہوا سراسر
عملی جدوجہد کے دوش ووش اوسے مندرجہ ذیل کتابین میں کی میں شکاک کین۔ جنگی بہت اشاعت ہوئی۔

(۱) جنگی کارروائیوں کو متعلق نسر کا راہ نامہ (۲۰) نوج معارفی کو متعلق و شلین (۳) ہائیڈرو گرافی شان کی خدمات کو متعلق
میں (۴) جنگ کی قوت قلعوں کی مدافعت اور از پر حملہ کرنے کے متعلق رہنما اور بہت (۵) سیدان جنگ کی خدمات کو متعلق رہنما
یا چون کتابین تین ہزار مطبوعہ صفحہ پر مکتبی جن پہلی کتاب کو چار اور پانچویں کے تین ایڈیشن مل چکے ہیں ان کتابوں کی آمدنی جنگی کار
کے طبع کو فائدہ کر گئی ہے۔

اس پر شوی جرنیل کی مختلف الانواع اور دو رنگ اثر کرنے والی متعدد سے نہایت ہی ایک نیک ناک حرب ہو رہی ہیں۔ وہ ایک ہی وقت
میں کارٹا شری جرنیل جن معارفی کے اعلیٰ اکیلیق پہ سالار اعلیٰ نوج اور اساتذہ ہی نوج اور مجدد دھنی کھانہ نوج کی ترتیب میں ہوتی ہیں

(۱) حاشیہ صفحہ ۹)۔ یہ نایاب حضرت نوجان سو پر نوری کہلاتے ہیں۔ ٹرک میں حالاکہ ابھی مسلمان آبادی کا بھی حصہ کیڑی فوجی خدمت سے متعلق ہوتے
مطلوبہ یا مقصد سے توجہ دگنے آدھین پر ہر سال نوج حضرت عابد ہوتے ہیں جو کہ باہر کچھ نامہ لکھا کر گھردن کو دس کیا جاتا ہے۔ سالانہ تعداد
میں جنگی ضرورتوں اور مالی گنجائش کو ملحظ سے عمل کی پیشی ہوتی رہتی ہے۔

لے اور فن جس کی سانی سے ٹرک نے تین لاکھ سے نایاب نوج یونانی سرحد پر چپ چاپ آسانی تمام چند ہفتوں میں چھ کر دی تھی اور اس فضلہ کرنا
بہت سالہ ہمد کو مست کہ ایک بار شیعین میں چھ ہے۔ کہ مینہ کو کارٹا شری اعلیٰ نمبر کو کارٹا شری نہ سوا ہے جس کو نوج کہنے مکان سماں
گودام عدوی اندھین سبب نوج خانہ آباد بابر داری وغیرہ پہنچانے اور دوسرے سانی کی نگرانی کرنا کام بہرہ پہنچا ہے۔

[illegible]

جب ستمدارین یہ برکتیں ملیں تو کی ملازمت میں نہ داخل ہوئے نہ اوادہوں نے مگر کون کو نو بی ہمارت کے کھاطے اویں تا
نیں پایا۔ جس حالت میں کہ وہ برس پیشتر مجاہد روس کو قتل تھیں ان مسلمان سپاہیوں کو کیے جو فوج کے وسط نہایت پیش قیمت مددگار
ہیں قابل اور تربیت یافتہ افسر تھے اور وہ بحالت امن فنون حرب میں باتا عدہ اور مل طور پر شائق بنالو جانور کے صف میں
تھے۔ انظامی کل کو پرے بھیجے اور اس کل کو خداداد چرخوں کے دوا فنون میں کوئی گزرت نہ پائی جاتی تھی۔ تو کل قسمت کو کو مانہ عقاد
اور ہر وقت عالم تصور میں محو ہے اور نہ بلانہ عادات کا جو کچھ تھا۔ ہوا کی حسب حال تمام کو بار بار نظر ملتا تھا۔ جس افسر کی نئی
صع ہو کہ خیر والی استعداد کی بدولت جس نے پندرہ برسوں کا اندوختہ فوج پر ترتیب تیار کی تربیت اور تعلیم کے متعلق
یہ روپوں فوجی دستہ پہل کے فوری لوازمات اور ضرورتوں کا نقش قائم کر دیا ہے۔ اور اسے بحکم بودیسی کی دیگر فوج کی سطح کے بہت کچھ
نزدیک رہنما دیا ہے۔ سنا تو حالت بہت ہی برکتی ہے۔

ایسوکھ میں جہان انھنوی با آملی کی ایک کپڑی تک کا چاندی کی مشق کر لے لکھائیے ایک سال کو کھائی مشق کر کے پہلے پہنچا
کر کے سلطان اجازت کا حاصل کر لیا غرضی ہوا اور یہاں جہت بہت وقت اور شکل و حال ہوتی ہوا اور جہان افغانی نے اسے کیٹھن کی
سلوہ ترین ادب بالکل صاف پیدائش کی پٹ پٹال اور تیج میں بہت سادہ مت چرچ کیا جانا ہوا یہ وہ مکین ہر ایک تو ہی مفید علی تھوڑا سا
کا میری شہرت ہو کہ اس کو فصل کر کے اور انتہا محنت سے متبادل عقلی اور عقل سے کام لیا گیا ہے اس شکل کام کو جو ان فسون کی

قیصر کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ یہ وہ اپنی نانی کی دشمنی لڑنے کی خاطر کا خیال ہے لیکن یہ کیا گت کی مہل ہے انگلستان کی وہ پالیسی ہے جو اس نے مقبوضات بعیدہ اور مشرق میں جرمنی کے متعلق اختیار کر رکھی ہے اور جو کلی طور پر روسی پالیسی کی مشابہ ہے جو منقطع و پیچھے یعنی لارڈ پائٹر میں گورنر میں انگلستان کی غشی اس پالیسی کا ایک بڑا اصول یہ تھا کہ سطحی جرمنی کو روس کا ساتھ دیا جائے تاکہ جرمنی کے بادشاہت کی بجائے شہنشاہت ہو جائے انگلستان کو اپنے اس کارنامہ ناممکن ہو گیا ہے۔ اور خواہ ملک و کشمیر کی ان کی بہت کم جہل ہو گی کیونکہ شہنشاہ بگم ہو جاتی یہ ۱۹۰۹ء دن کی بجائے جو قہر قہر فریڈرک کو مختصر عہد حکومت کی میعاد ہے زیادہ عرصہ ہی کا نہ تھا بگم ہی ہو گا اس عین کا سیلاب نہ ہو چکا شہنشاہت کو تیاہ سے بعد مذہبی جرمن سخت و خزانہ و تجارت نہایت وسیع ہوئی شروع ہو گئی اور اس فرغ کو قائم کھینچنے جرمنی نے یورپ اور مقبوضات بعیدہ میں امن قائم کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا جن دونوں باتوں میں انگلستان کو لئے رک و کر کیلئے کمر بستہ چیت باندہ ملی۔ مدیر مذکور کے الفاظ بگم جسے بول ہیں:-

یہ منقطع سے انگلستان پر چلے ہماری کوازیل (مقبوضات بعیدہ کو متعلق) پالیسی کی مخالفت کر رہا ہے اور ہندوستان میں سے شریک میں جو طریقے اس نے اختیار کر رکھے ہیں اور اس کا صرف یہی مطلب ہو چکا ہے کہ وہ کل برطانیہ یورپ کو نفع دے اور ہندوستان کو نفع نہ دے اور ان کو کیلئے دول یورپ میں عالمگیر جنگ شعل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور اس کی یہی چالیں ہماری نارضی کا باعث ہیں مگر شہنشاہ چند برسوں کو وہ ان چالوں کی ریشہ وانی میں رہا نہ ہو گیا ہے کہ اس کی بدولت ہماری محبت کو کاسہ کا پینہ جو کسی کتا دران بھر رہا تھا بیکہ چھڑا تھا۔ بالکل الگ ہو گیا ہے اور اب محبت کا جو زمین انگلستان کے ساتھ تھی اب ایک قطہ بھی باقی نہیں گیا۔ نہ آئینہ مینا جاؤ شہنشاہ کی وجہ سے اس میں ٹہر چکا ہے۔ یا مہاراج وقت صحر میں آیا جب کہ انگلستان نے آئینہ کو مہاراج سے کیا اس جزیرہ تک جس میں وین جی کے رسولوں کی تلخ میں سے مدلی کتا بون کے وطن کا نام دیا گیا ہے جیسا جی اسی سرنگین اثر میں جن کا دعا کل برطانیہ پر جنگ کو شعلوں کو شعل کرنے کا تھا تاکہ وہ کیا اس عالمگیر تباہی سے فائدہ اٹھائے۔ اس کی ان کارروائیوں سے کل دیکھ کر یہ عام عقیدہ ہو گیا تھا جس عقیدے کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ دستی پستی تھا یا کہ غلطی ہے کہ انگلستان بھاری کر لیا۔ ایک اور محابہ روس کو برقرار کرنا چاہتا تھا مگر جس مجوزہ محابہ کیلئے محابہ کر لیا گیا سطح اس نمدہ وہ فرانس کو اپنا ساتھی نہ بنا تو اس نے تھا ڈنمارک کی طاقتوں (جرمنی) اسٹریما اور آرمی کو روس کے ساتھ لڑا دینے کی کوشش شروع کی تاکہ اس طرح سے وہ ان طاقتوں کی قومی دشمنی اور ترقی کو روکنے کے مقصد سے بے بلوکلے۔ اور پھر اس میں بڑا دن دار اور ناریا کے طبع سے فائدہ اٹھا کر خود

سہ تیسرے حال کی والدہ کا یہ نظریہ انگلستان کی سب سے بڑی ماسٹر پلان ہے جن کا خاتمہ منقطع میں صرف ۱۹۰۹ء حکومت کرنے کو جب محبت ہو گیا تھا۔ وہ بتائے نہ ہیں۔ اس کا اثر انہی والدہ مامیہ کے پاس ہی ہیں لیکن دارانگی والدہ کے اس ہی تعلق حد تک اس کے مناربت کی وجہ سے یہ عقیدہ ہیں منقطع حضرت پر اس نے گریہ کر کے ان کے اوصاف دیکھا کہ یہ خطاب دیا تھا کہ منقطع کا ناظرین سے پوچھیں کہ ہمیں کب ماہی گیسٹ سمیٹ لیت پانی میں جال ڈالتے ہیں جرمن سیاسی کارہ تنخواہ ان کے ہی معمول کی صورت اشارہ کر رہا ہے جس کی نفاذ انگلستان کی بحری طاقت ہونے کی وجہ سے وہ بھی نہیں ہے۔

اپنے جلالِ حشر میں چھینکے اور نکالے کہ اتنا تھا تھا حال کرے انگلستان کا یہ عام رویہ ہو رہا ہے کہ وہ عیسائی مذہب کی زمین اپنے پوٹیل صاحب کا لاکھ ہے۔ انگلستان کی چالوں پر غیبیہ درجی کوئی شخص بین مبارک کیا عالم زمانہ برصغیر ہوا کرتا رہا تھا۔ اور چونکہ علوم و فنون کے جو کچھ انگلستان عیسائی کے زمین پر پھیل کر رہا ہو ہمیشہ مذہبی یا کاری کی پوجا جاتی ہو متذکرہ صدیقین باسانی و عزتِ تمام دنیا میں پھیل گیا۔ مگر اس مرتبہ انگلستان کی چال نکال گئی۔ اس نے اپنی زمین کی بکتر سکی گشت افزا ہو گیا۔ اور وہ یہ نہ سمجھا کہ کشتیوں سے بندہ ہی ایسیا چال کا کارگر ہونا ممکن ہو گیا ہے لیکن جب بریتانیہ دیکھا کہ بین بہر انگلستان ایسی خدمتے باز نہیں کیا اور متواتر ان کا فہموں سے شکستہ دل بھوک رہا ترین۔ ان کو اپنے چال پر قائم ہے تو اس کی آواز گئی اس متکبر پوٹیل کی کہ اس نے بریتانیہ کے دل میں پوشی کی بھوری پیدا کر دی جسے گلیمریٹوں نے جو تمام انگریزی بدترین کی نسبت برصغیر میں بہت ہی کم ہر دین پر تھا ایک روئے بیدار کو شک کا قائل نہ کہا تھا۔ اور جب بریتانیہ کو سلطان کے خراج میں دیکھو کہ سوازیہ کا نام کوشتوں کے بعد انگلستان آخر کار کریمٹون اور پونا تیروں کا حامی ہوا۔ تو بریتانیہ لوگوں سے بھی متغیر ہو گئی۔ ان کی قومیت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے کہ وہ انگلستان کی حمایت میں چلے گئے تھے اور ان کی فساد کی مشعلوں کو اٹھانے لگا رہا ہے کہ ہوتا

تو کن کے شہر بریتانیہ اور نصف مزاج دہانہ دیرہ اور عاقبت اندیش عرب و عجمیہ بریتانیہ انگلستان کے سربراہ **ٹیلٹ** جو اپنی کتاب میں محاسنِ تعلیم کو جس میں کہ عین جنگ کو عاوانہ اون کے ذاتی مشاہدات چشم دید روایات اور جملہ اوصاف و سید با تھیں کیا کہتے ہیں۔ شیخ بنیلا فیضی و بانظام صبور اور ذہانت و قدم مستقل مزاج عسکر منظر و وقار و عشا ئیہ کو جس کو اپنی شجاعت و دیاری اور استقلال سے اپنے ملک کی اس کے اعلا سے بارہ دفعہ و مخالفت کی ہے۔ ٹوٹا کیٹ کرتے ہیں۔ بالفاظ ذیل کتاب نہ کر کے دیا اور جنگ کی اہل تندر و زنت کو مستحق اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں۔

دو بابہ تحریر کرن سربراہ ٹیلٹ { سربراہوں نے اپنی کتاب کو مقام صدیائین الفاظ بیان کرتے ہیں۔ اس کتاب کے تحریر کرنے میں زیادہ تر دعا و ان ذاتی تجربوں کی جو عمارتیں ہیں جو اور یہ پوٹیل آئے اور پھر میدانِ انغیر اور وسطینہ جانے کے حالات کی دہشتان تحریر کرنا ہے تحصیل میں ہے ترکی سلاطین کوئی معرکوں میں لڑائی کوئے دیکھا اور ہر وقت سفر و قیام میں نوح کے ساتھ ہے اور یہیں کال مشاہدہ اور تجربہ سے مشائخ و افواج کی ببادی اور ذہانتِ قدسی کی ہی نہیں بلکہ ان کی رحمت و حسنِ اخلاق عمدہ ہیں اور خیالِ قومیت با تھیں اور فرمانہ داری کی بھی پوری پوری قدر و منزلت اچھی طرح سے معلوم ہو گئی۔

ہم عیسائی میں درہ تو نہ لے کر ٹیٹنگ گئے تھے اور سلاکوہ و لپس اور اوکی برف پوش چوٹیرن دریا چنچا اس کو خیریت نظر و ان روایت کے بنیلا فیضی و بانظام سربراہوں کو ایسا لگے کہ تیروں اور شاہکار کی پشتوں کو چاروں طرف سے تحصیل کے مریدان کو احاطہ کیے ہوئے ہیں دیکھا کہ حیرت زدہ ہوئے رہے۔

۱۱ یعنی جب کہ پریشانی و نرس کو انگلستان کی بریتانیہ کے متغیر جزاء کی ایک شہت سے پانہ دیا۔ اور برصغیر میں سلطنت عظیم کر لی۔ +

ترکی اتحاد کی ضرورت و وقت

[illegible]

ہمارے سزا بھی نالگیتا کیجئے ترکوں کی جنگی طاقت اور مسلمانوں کی دوستی اور نیک خلقی جیسی کچھ کارآمد فائدہ مند اور ہم سے
اوس سے کوئی ایسا نکتہ نہیں کہ مسلمانوں کو باعث اور نیز اس لیے بہانہ عزت کی وجہ سے بھی جو سلطنت عثمانیہ قہر لطفی اور آیتا
بائسفر و داراؤنیز کے محافظ کی حیثیت سے اس ملک نالگیتا کی غرض سے مفاد کی کر رہی ہے اس کتاب کا نو سیدہ ہمیشہ ترکی کو کھلاؤں
اور کھلتا کہ وطن عمل پر کچھ چینی کرتے وقت اعتدال و صحت اور پوری پوری سچائی کو مد نظر رکھنے کی ضروریات پر باور رزور دینا
ہے سلطان اعظم کا ہر دوران جاننا اور سپاہ جان شاکر کے ہی ملک نہیں ہیں۔ وہ خلیفہ المسلمین بھی ہیں ترکوں اور مذہب
اسلام کے ساتھ نصیحت کو مد نظر رکھنا اخلاق اور عبادت ہی وجہ دوست نہیں۔ اگر گیزن کہیے جو ایک سچا اسلامی عاقل و حکمران
ہیں۔ ایسا کہ ناقص صلیت اور ایش ضروری بھی ہے +

جھوٹی ہمدی

جھوٹی ہمدردی { بدقسمتی سے اس ملک کو اجنبات اور تدبیرین کے حصہ کثیر نے جن کی جماعت صرف ریڈیکل اشتراکیت اور
فرق سنگ ہی حد فزین گئی جنم اور احتیاط و صحت اور ساتھ ہی ملکہ قند و سنی کو لانات اور
مخوفات کو بربر طاعتی کھسک سلطان و ظلم اور اودن کو زور اور اہلکاروں کے ریضات ہیسی سفیانہ طعن متفح اور بد زبانی احتیاط کر لی ہے
جن کی پہلو کوئی تفسیر موجود نہیں مگر اس جھوٹی ہمدردی سے اور غلام فروشی کو کبھی متذکرہ صدر تدبیر یا اور اجنبات تو اپنا نشانہ
کھاتے۔ گو میں ہمیشہ مطعون کرتا تھا ہوں لیکن اس سے میری مراد وہ جب و متعلیٰ ناپسندیدگی نہیں جو اعلیٰ فعلیٰ معجز چرک
از تکبار و غلام کو آخری زمین پسند میں آ رہا تھا غلام کی گئی تھی اس ملک میں وہ ہر طرف ملے کہ بعد کے دن پسند میں آتا
سائون اور اوکو انقطاع کی مستحق بالکل فرضی اور اجنباتوں کی من گھڑت کہانیوں کی بنا پر نہایت ہی گھٹج اور از حد پاسبانہ بد زبانی و
من و ملن سے کام لیا گیا۔ تاہم ان کہانیوں کی اول تو بالکل کچھ حقیقت و اصلیت ہی نہ تھی۔ پانچویں تو بہت ہی خفیا کر اور

مظلم فوجی و جبرتی ہمدی وقت ہی میری مراد یہ دو چیزیں ہیں۔ اول کسی قوم یا دولت پر ایسے مظالم کا ازام لگانا جن کا کوئی وجہ نہ ہو۔ اور دوم یہ کہ ان غلبہ و رجحان سے اس ملک میں دہریہ بندی کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کیلئے کام میں نہ ہونے تک سلطان اعظم تک کو نوٹس نہ ملے اور عثمانی قوم یہاں نہ ہو مگر مظالم کی بدولت جن کی نسبت یہ بیان کیا جاتا تھا کہ اون کی فوج و ساسون کو نقصان دین کام کیا گیا مگر درحقیقت ان کا مطلقاً کوئی وجود ہی نہ تھا۔ ان گھٹان میں نہایت سختی اور درشت کلائی سے چلے گئے اور توجہ سے سمجھ گئے۔ کل معاملہ تھا کہ آریٹا میں بیادوت ہو گئی۔ اور اس کے دو کونے میں کلیم ۶۲ ہلیمین کی سیانہ تیس ہی رہا۔ آمیز روایات کو مطابق پانچ سو آریٹا میں کی جانبیں ضائع ہوئیں اس معاملہ کو بڑا چڑکا کر اور تیرتیس کے مظالم کے پیراویں میں ظاہر کیا گیا۔ شہر کیا گیا کہ تیس سال میں ان کا مظالم کی حیثیت پڑے۔ ان سبب مظالم کا درحقیقت کہیں نام و نشان موجود نہ تھا۔ یہ روایتیں محض من گھڑت اور خیالی تھیں اور اس درستی کیلئے کہ ان کو ادا رگھو سنوں نے اور نہیں شہر کیا تھا جو سلطنت عثمانیہ کی برابری کے وزرات سامان کرتی رہی ہے اور پھر اس برابری سے انگلستان کی سلطنت کو ہساک ضرب و صدر پہنچا دینا غرض مکتبی ہے۔ ایشیا کو چاکرین خون کا درد آریٹا میں لگائیں مگر یہ بیادوت کے تذکرہ صدر و تجات ہو بعد میں لگتی تھیں اور ان کا باعث زیادہ تر وہ عوام تھے جو انگلستان میں رہ رہے تھے۔ اس جملہ ہمدی و درستی تھیں نے ٹکی کو توجہ نقصان پہنچا یا سونپنا یا مارنے کی ٹکی سے زیادہ اور خود انگلستان اور اس کے اغراض کو دونوں سے بڑھ کر نقصان پہنچا یا اور یہی وہ جبرتی اور نقصان رسائی ظلم فوجی ہے جو عوام کی رونا و بے بسی اور ان سبب و تجات پر جو غلط فہمی اور خیر میں ایشیا کو چاکرین ملحدین پر ہونے میں بھی دل سے متاثر ہوں چنانچہ جب جنوری گزشتہ ۱۸۹۹ء میں مجھ سلطان اعظم کے قصور باریابی اور کالہ کا شرف حاصل ہوا تو میں نے دیری کے صاف صاف جلا اتنا کہ گزشتہ میں غصہ کروا کر ان فعال نامنا سبب جو انگلستان پر بہت بڑا اثر پڑا ہے لکھ دیا ہے کہ ذات متورہ صفات ہنشا ہی ایسے فعال کو پھر دوبارہ ہونے دینے کیلئے سخت ترین وسائل سے کام لینے سے روکنے فرمائیے یہ نکر جلا اتنا بڑھ کر کل ان خطرات و تدابیر مجھے با تفصیل بتائیں چیز جو غرض کوئی اور نہیں اس کا کام ہے پہلو کا ہی ملحد کہ شروع بھی کروا ہوا تھا اور ارشاد فرمایا کہ ان تدابیر سے کمال یقین ہے کہ امن و امان اور رعایا کی جان و مال کی حفاظت و تسلی فی جہ طلبہ مرتب ہو جائے گا۔

مسلمانوں کو اشتغال

اسلام عدلت کی سرچشمہ کی مراد روس ہے اور ملک ہے برائی دشمنی کا جوش کبھی کبھی اس کے حکمرانوں کے سر پرستی ہو کر اب بھی اعلان سے ٹکی کے برعکاس ایسی خلیہ جالین چلوا دیتا ہو مگر صبر کہ میں غرضہ مظالم آرمینیا اور متعدد دیگر مضمون میں ظاہر ہو چکا ہوں۔ چند برسوں سے اس قسم کی جھڑپ و فسادات جو کہیں سلطنت عثمانیہ میں رہا ہو رہی ہیں۔ اور ان میں روس کی جہاں تیار کسی کا سلطنت اور اس کے مدبروں کی ایک خاص جہالت کا ہتھ پڑا ہوا ہے۔ بہتر سچ ہے غرضہ مظالم آرمینیا پر انگلستان کے مختلف ایجنٹوں نے فیصلہ لایا تھا کہ اغراض کو پورا کرنے کیلئے یہ کاربنا جائے اس لئے انھوں نے بیعت ملا عبد حکیم کی ایک مکتبہ کے ذریعہ جنوبی سندھ کے ایک پلوں کو جو ۱۸۹۹ء میں شکار اور دو ہندو قبیلوں میں ہوا تقریباً اس قدر بائیں میں رہیں۔ اور غالب فرقے نے مخلوط فرقہ کے مظالم کو دیکھا۔ چار یا دس تہہ لگیں۔ ہر تہہ میں چھتر لگیں۔ یہ کوئی کچھ نہ تھے۔ اور مرثیہ حق ہو انگلستان کو جھڑپ لگا کر شوش پہ۔

سکری حلقوں اور ملازمین کی حالتوں میں ہی بلکہ سلاطین باہمی کے ساتھ عدلیان میں بھی نہایت سخت نا انصافی کا جو شہیل کیا اور عثمانی قوم میں کچھ عرصے سے جو یہ خیال پیدا ہو گیا ہو تھا کہ عدلیائی طاقتوں نے جن کا رخ اور یہ مقدم انگشتان بنا ہوئے تھے عثمانی حکومت کی بربادی اور مذہب اسلام کی تباہی کیلئے خوب کمری اور عالمگیر سازش کر لی ہے۔ اوستا و رفعت پہنچائی یہ خیال انقلاب چاہنے والوں اور اسی سازشوں کی متعدد شہنشاہیوں کو ان کا ذریعہ ممکن کو تھی کے ساتھ ترکی بزرگی جوب دینو و جوب کر کے (دانتا دول جنبیہ) پائیکل آزادی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور عثمانیوں کو اس کے لئے اور اس کے لئے جو پہلے ہی بھڑکاوٹیں تھیں یہاں سے غیر متبصرہ فلسطین کی نامبارک غلطیوں اور روس اور فرانس کے ہاتھ میں اور کوکٹ پیل بنانے اور بالآخر اسکی ناقابل عمل اور آبادی کے سب سے بڑے عنصر یعنی مسلمانوں کو براؤنڈ کرنے والی مجوزہ صلاحات کی جو گہرے غلط فہمیوں میں شہر گئی تھیں اسکی طرح تیل پڑ گیا ترکوں کی شہرت اور کمر کو کھڑا و مذہب اسلام کی نسبت خواہ کچھ ہی رائے کیوں نہ تھی کی جائے ایک باجیت اور مطالب و ممکنات و مذہب اسکی ترقی کو نہ کہ اس کا تہ پاؤں ہائے غریب اپنے صدیوں کے ظلم اور فحشیت و صورت بردار ہوجانے کی غمزدہ سہانی فطرت اور شہرت کو تھیں ہے۔ ترکوں کو غیظ و غضب کی سبب سے یونان اور یونان کی اوس بھڑکانہ اور سخت نقصان رسان حرکت میں جس کے نتیجہ میں ۱۹۱۲ء کو وسط فلسطین میں ترک ہونے لگے۔ یہاں تک کہ وہ ہزار سالہ ارمینوں نے باسالی کیطرت بارودہ چڑھنا شروع کیا اور اس پولیس کو کھڑا کر کے انہیں مار مار مارنے کی فحشیت کی قتل کر دیا اور اس کے میں کھڑا ہوا مہماتوں کو بھی گولیوں کا نشانہ بنا دیا خاصہ دارالخلافہ میں اپنے خلیفہ علیحدہ علیحدہ اور شہنشاہ کی رعایا اسکی دیر و جرات کا اثر کانٹا کھنکھار ایشیا کو چاک کا تمام مسلمان باشندہ جن میں فیض و غضب کی لہر تھی سرعت کے ساتھ دو گنی اور شہداء کے ایمان و تہمتیں مہینوں میں ہی آبادی پر جو تباہی و فحشیت وار د ہوئی وہ اتنی درد عیان کی جالی کا ردائی تھی۔

مشرقی مسئلہ جہاں کانگستان کا تعلق ہے وہ بڑے عناصر پر مشتمل ہے ان میں سے ایک ہندوستانی نسلانی سے تعلق رکھتا تھا اور ان مذہبی و قومی مخالفتوں اور تنازعات کے شعلہ آویزے قابو ہو جانے کے خوف کا خطرہ پہنچی ہے۔ جو سلطنت عثمانیہ کی مختلف اہل و علم ہلکا توام کے دونوں میں ایک دوسرے کی طرف رخ میں غیظ و انگشتان کے گزشتہ مدبروں کے ہر وقت نہ نظر رہتا تھا اور اسکی کچھ عرصے پہلے کانگریس میں اہل آلہ کے جو غیظ نے بھی اسے کبھی نظر انداز نہ کیا تھا۔ دوسرا عنصر وہ لائبرالیت اور اہمیت ہے جو یونان و خاندان کے ملوث قوت اور بالخصوص انگلستان کی مشرقی سلطنت اور اسکی بڑی نو پیشنگوئیں کے متعلق فلسطین اور اسکی آبنائوں کا محل ہے۔ فلسطین اور آبنائوں کا کہ جس کے قابو اور تدارک میں ہونا مجبور و مہم انگلستان کے یورپی غلبہ کی سرخ معدویت کو روکتا اور یورپی اختیار کے نقصان کو کم کرتا ہے اور مزید ہر لازمی طور پر اور باغی جہاں بھی ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا۔ روسی ہند کا تو نتیجہ ہو گا اور اگر فلسطین پر جس کا قبضہ ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ بغلیں اور نشانہ دہی ملو اور اصل جس کے ترکی قوت تیار کی جاتی ہے۔ اس کے تقریب میں چلا جائے گا اور اسکی فیل اسکی کاس میں بھی ہو جائے گی کہ اگر یورپی اور اسکی منظم نہ ہو تو اسکی عملداری پر ہم ہندوستان کو چاکنے کی پیکر کوئی ہتھ نہیں لکھیں گے۔

گزشتہ تین برسوں سے سیکرٹری فریق مخالفانہ دونوں نہایت اہم عناصر کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے صرف ہی فریق نے نہیں بلکہ مزید افسوس اور غصہ اس امر کا ہے کہ فریق مخالفانہ نے خود کو ایک اور بھی سی طریق عمل پر مبنی ہے۔

میدان جنگ کو جانے کی وجوہات (۱) فریق مخالفانہ سے جو میدان کا اندازہ جو ٹرکی اور یونان میں اٹل ہو رہا ہے وہی جانیگا مگر وہی گلیاں اور زمین نے اس میں ہر شے متعلقہ اور دھماکا میرے جانے کی چار وجوہات میں سے ایک ہے۔

اصلی حالت اس کی جنگی طاقت اور نظام اور اس کے افسران کی منصوبہ بندی اور یہاں تک کہ مشاہدہ کرنا چاہتا تھا اور یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ترکوں کا طریق عمل دشمن کے مابین کیسا رہتا ہے اور وہ اپنے منقلب و مدور سے کیسا برتاؤ کرتے ہیں میرے دل میں حیرت و شگفتہ بھی ہوئے اور اسے جو جرنل تھا کہ جہاں تک میرے متعلقہ زمین ہے میں اس امر کی کو غصہ اور دونوں ملکوں اور دونوں میں جرنل کی ذاتی بہتری اور نصرت کا ہر ایک پہلو اس بات کا متعلق ہے کہ وہ دشمن جگہ نہیں بلکہ اسپین و دست ہو کر زمین میں صدمہ لگنے کی

کوشش کر دے۔ سچ تو یہی ہے جو میری نگاہوں میں سب سے زیادہ مؤثر اور باوقعت تھی یہ زبردست متعلقہ کرنا ہے میں جو علم تجربہ ہے ہو گا اس کی بنا پر میں شاید سلطنت عثمانیہ سے دوستی و وفات کو قیدی اور لازمی مسک کی تاہم اپنے ملک میں پہلے ہی یہ سب سب اور قابلیت کے سکون۔ مخالفانہ دباؤ کی بجائے ٹرکی کو وہ شانہ نہایت کڑے پہنچے کی پالیسی کی زمین ہمیشہ سے تائید کرنا اور ہونے

کے مدبروں کی قدیم الایام سے یہی پالیسی چلی آتی ہے جو پچھلے تین برسوں سے مخالفانہ دباؤ کی جو پالیسی اپنی کر رہی ہے اس سے ٹرکی میں کسی قوم یا منصفہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ برعکس ان میں سے بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس کے ٹرکی میں بہت سی جاہلی افکار برپا کی۔ ان کے مخالفانہ اور ٹرکی میں منکدرت پیدا کر دی اور ہنگامہ کن کو اختیار اور رشتہ جو بہت گہرا دیا۔

بلکہ یہ فریق برلن اور کنسٹنٹینوپل کے اتحاد سے جو کئی باتوں میں متفق تھے پیدا ہوا ہے اس کی بناء پر یہ حکومت خود اپنی عہدہ کرنے کے سرورہ قانون سے جو مقررہ طریقہ ہونے میں کیا انجام پہنچی مگر وہی فریق تو اس تجویز کا لازمی طور پر مخالف تھا بلکہ اس مخالفانہ بین اعلان سے پہلے ہو گئے اور اس کے خلاف سے یہ ایک بناؤ قریب ہوا گیا۔ اس وقت وزارت امور فریق کے افسران میں جس کے کئی گنا مشورہ جرنل و مشرکین وغیرہ برلن فریق اور اس کے خلاف سے یہ ایک بناؤ قریب ہوا گیا۔ اس وقت وزارت امور فریق کے افسران میں جس کے کئی گنا مشورہ جرنل و مشرکین وغیرہ برلن فریق اور اس کے خلاف سے یہ ایک بناؤ قریب ہوا گیا۔

اس سے عیسائین کا اتحاد ہے کہ اس دن اس کے عہدہ اسلام کے بعد ہو کر آسمان پہ گئے تھے۔ اس دن کی تیسری قریب حساب کے طریقہ کی بات ہے جو قریب ۲۱۔ بلکہ جو اس سے بعد شروع ہوا اس کی چار وجوہات میں سے ایک ہے۔ بعد جہاں آواز اور کامیابی دن ہوتا ہے عیسائین کی بات ہے۔

تیسرا یہ کہ ان کی عیسائین جن کو یہ شمس حساب تو ان میں میں نہیں اس کی اس کے خلاف سے یہ ایک بناؤ قریب ہوا گیا۔ اس وقت وزارت امور فریق کے افسران میں جس کے کئی گنا مشورہ جرنل و مشرکین وغیرہ برلن فریق اور اس کے خلاف سے یہ ایک بناؤ قریب ہوا گیا۔

فصل دوم (۲)

محاربہ کی اصل وجہ و ارس کا سبب { بقول جرمن فلسفہ جنگ کے دم و دینان کا پیش خیمہ جس نے کئی برسوں کے بعد پھر ایک دفعہ پھر ایک جنگ میں اصل ڈال کر ایک کی بنیاد میں فتح

اس بنیاد میں جنگ کی اور یونان میں وہ آتش و عداوت پھر پھر کڑی اور سختی سے جاری رہی جس سے زیادہ عرصہ سے بظاہر سنی ہوئی تھی مگر مستحکم کو سامہ صلیب کے ہتھیار کی توجہ سے بیرونی سطح کے نیچے ہی چھپے برابر سنگ کی سختی سے اس معاہدہ کی شرط کے رو سے تقبلی اور اپنا پس پر یونان کے عداوت کو ایک حد تک تسلیم کیا گیا تھا مگر ان صوبوں کی داخلی جنگ کی کوئی اشارہ نہیں کیا گیا تھا۔

سلسلہ میں ترکی یونانی مسئلہ پھر تازہ ہوا۔ اور شاہ دول نظام اور باب عالی میں کیسے طویل نامہ پیام کے بعد مسئلہ یونان کا نفرین مسئلہ بگینین۔ ان کا نفرین میں ن طول طویل مباحثہ ہوئے جن میں ترکی کی یہ کوشش تھی کہ یونان تک ممکن ہو کہ کم علاقہ دے۔ اور یونان کی یہ تھی کہ یونان تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ لے سخی کہ آخر انہ کے اپنے مطالبات کی تائید و راد کی زیادہ و زعماری بنا لی گئے اور ان معاملات کو جو دریا سالادیا کے جنوب میں صوبہ قسطنطنیہ میں اور دریا آگاس سے بجانب جنوب اپا بریں میں موجود تھے کو اپنے سرگرمی و استعداد سے جنگی تیاریاں شروع کر دیں۔ دول نے ان معاملات کی جنگی کا فیصلہ کر کے تورا دیا کہ غلیہ کا دلائی دول کے دکاؤ کی مشترکہ کمیٹی کی نگرانی میں کیا جائے اور اس کمیٹی کے بعد ایک اور مشترکہ کمیٹی کی معرفت درست سرحد کی تعیین کیا تاکہ ان نے مساعدا و متفرک کے اند علاقہ مفوضہ کو خالی کر دیا۔ اور نومبر ۱۸۷۷ء میں یونانیوں نے اہم تر تقاضا قبول کر دیا کہ یونان میں اس کے متعلق فوجی اور پارلیمنٹری احاطہ کیلئے فی الفور باضابطہ کارروائی شروع کر دی۔

لہ اس یونانی تنازعہ و ارس کے تعقیب کی تاریخ کیسے شرح و مبطل سے بیان کر دینا غائب نامناسب نہ ہو گا۔ سلسلہ کے محاربہ دوم در جنگ بلقان کی دو جنگیں اولیٰ میں یونانیوں کے سربراہی میں حوصہ مایگی کا جن معاہدہ کیا اور یونان کے محاذ ترکی صوبوں کے یونانیوں اور کرٹ کے عیسائیوں نے فتہ و فساد شروع کر دیا جن کو فرو کرنے اند عیسائیوں کو باشی بزموں کے جو زو ظم سے محفوظ کر کے کہ یہاں یونان نے دس ہزار فوج کم فروری ۱۸۷۸ء کو قسطنطنیہ میں سمجھ دی مگر ترکی کو غرضتوں سے شکست یا باہر نہ کر دیا جو یہی ہے کہ نہیں ہو گئی تھی کہ وہاں کی راست کی کوشش کی گئی۔ اس نے فوراً اپنے بردست جنگی بیرونی یونانی سوال کو سمجھ کر علاوہ کئی ہزار فوج براہ قسطنطنیہ میں اور سمندر فوج کرٹ میں سمجھ دی۔ لاہر دیگر دول یورپ اور باجمہ صوبوں نے جیسے یونان کو بہت بھروسہ تھا۔ اس کی کوئی حمایت نہ کی کیونکہ انگلستان تو پھر آتش جنگ کی شعلہ بھڑک اٹھنے سے خوف تھا اور روس اس وقت یونان میں کی دیکھتا تھا

جنہی ملک کو اس تنازعہ کے باہن تصفیہ سے فرغت ہو گئی۔ اسنے آبا نیا کی بغاوت کی سرکوبی کے یئے بارہ ہزار فوج

(بقیہ خانہ صفحہ ۱) - ملتان کا سرپرست اور بہرہ لی بن رہا تھا جس پر بادشاہ نے ساتویں دن ہی اپنی فوج ترکی علاقہ سے واپس منگوائی
 یونانی عیایا کچھ عرصہ اور برسرِ نواہی مگر آخر ترکی افواج تھے اور اسے بھی فزور کر دیا۔ اتنے میں ہندوستان میں شلی خانہ شاہجہاں پر گیا جس کے
 رو سے بخارا تو کم اور آزادی دیکھ کر کسی ایسے مصلح بھی تھے صوبہ میں شمال کر دیو گئے۔ جنہیں یونانیوں کی آبادی بٹھانوں سے بہت زیادہ
 تھی۔ اس سے یونانیوں کے جوش و غضب کا دریا پھر موجزن ہو گیا کیونکہ جزیرہ نما بلقان کی مختلف عیسائی اقوام میں صدیقیت
 سخت دشمنی اور بغض چلا آتا ہے۔ اور ان کو ترکوں سے ایسا غنا نہیں جس قدر کہ ایک دوسرے کو کشتی ہیں۔ یونان پھر جنگی اعتباراً
 کہنے لگا۔ اور اس امر کے وجہ سے کہنے کے آول کو یونان کا مخدوم رہ نہ سکا جیسے۔ دوسرے مراز نہ طاقت قائم کہنے اور یونان کو
 ترکی علاقوں کے مظالم یونانی پناہ گزینوں کی بددشلی و ماراؤات سے بے نیکی بدلی زیر بار می سے بچانے کے لیے جزیرہ کریت اور تصاویر
 یونان کے حوالہ کر دیے جائیں۔ برن کا انگرس مین یونان کے دکھا، کو بنگلستان کی سفارت پر پہنچے تاکہ صدوز عادی پیش کرنے کی اجازت
 دینی کا اور کانگریس مذکور نے ہندو ماہرین کی ۱۲ دن رات مین سلطان سفارت کی کہ وہ یونانی ترکی سرحد کی رستی منظور واپس۔ اگر دوزن
 فریب باہمی نہ امنندی سے تصفیہ کو سکین تو پھر شرف دول نظام شاہ بن انیسمل کو اویسے پر کا وہ ہیں۔

برلن کا گھوس کے اقامت پر یونان نے اس سفارش پر عمل نہ کیا کہ تقاضا شریعہ کی گارنٹی کے تحت دیا گیا اور وہ اس کی اس میں مضامین
سفارش پر عمل نہ کیا۔ مگر ان کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر اب یونان کو کچھ علاقہ دے بھی دیا گیا تو اس پر تمام ممالک کی جیسے کہ اس کی
انٹرنیشنل وٹل اور تیرہ ہوجائے گی۔ اور سلطان کو جو حکام پر دم و روس کی ناکامی اور بددیانتی کا تقاضا تھا اس علاقہ آسٹریا کو دینے
سے پہلے ہی بہت کچھ نامہ و خبر پر مبنی تھی۔ یہ اندیشہ تھا کہ اگر بادشاہی علاقہ دیکر کہ قبیلہ دیفرہ میں مسلمانوں کی آبادی عیسائیوں سے
اگر زیادہ نہیں تو کم بھی تھی۔ یونانی عیسائیوں کو دینے یا گیند مسلمانوں کے غیظ و غضب کو روکنے کے لیے جو جان لیوا دوسری طرف سے
ہوئے تھے کہ عیسائیوں کو مسلمانوں کے علاقہ جنگ میں لگاتار دھماکے کے بغیر خود بخود دھماکے کو حوالہ نہیں دے سکتے تھے۔ یونان کو
اور اس کے متعلق جو آپاٹس کا تقاضا تھا غلطی سے اس میں ہی مصیبت کے بجائے بہت سی اصلاحیں پانچا دھماکے نصف فوج اور ایسا نامہ دیا گیا تھا
جو ایک طرف بے خبروں کو سکون کا بندرگاہ مانتی دیگر دھماکے کی کوشش کر رہی تھیں۔ اس علاقہ میں مسلمانوں کو خواہ وہ کسی حق بجانب ہو کر عیسائی
ہوں وہ سب کچھ عیسائیوں کو دینے کو دیا اور سلطان نے پہلے ہی دھماکے کو دینا منظور کر لیا جس پر وہ اس کو لاٹے پتھر یونان نے سفارش کرتا
مسترد کر دیا۔ اور لاٹس اس کے وزیر خارجہ نے ان کے ہمدرد برلن کے فیصلے کے مطابق دیگر دھماکے کو انٹرنیشنل سفارش کا پتہ سمجھا۔
اور ان کے سفارش میں ایک کا تقاضا برلن میں جمع ہو گئی جس نے بعد ازاں پریس پر ہونے والی جواب دہی کا وزیر اعظم نے فیصلہ کیا کہ شریعتی
اور آپاٹس کا حق بہانہ تیرہ جیمس لارڈ سامیٹیا اور مسترد ہونے کے بعد شریعتی یونان کو حوالہ کر کے سفارش کے دول نے ۱۵ جولائی ۱۸۷۸ء کو
شریک دینے کو اس فیصلے کے مطابق کہ جس یونان کو تیرہ جیمس لارڈ سامیٹیا نے صاف کر دیا۔ اس کا تقاضا میں یونان دھماکے
کے دھماکے ان میں سے گئے تھے۔ باب عالی کا حسب فرما خدا دیہ تھا کہ ایک ایک قوم فری اور دھماکے کو دینے سے یونان کو شریعتی ممالک کرنے کو

۱۵۰ یه بند ۱۴ نو بر شمس که کو آخرا نشی نیگر و کو دوا و یگیا

درویش پاشا کو نیرنگان صوبہ مذکور میں بھیج دی۔ اور اپریل ۱۷۵۷ء کو درویش پاشا نے تمام درویشوں کو علی پاشا فرزند سفید کو مغلوب کیا اور اس فتح کے بعد انھوں نے مل کے مرکز تحصیل پر ستر ہزار قاضیوں کو چھوڑ کر جو کچھ وہ مل کے جزیرہ خاں بلاق میں پھر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹)۔ آسمان راستے میں جائیں گے۔ دوسرے ان علاقوں کے باشندے زیادہ تر مسلمان ہیں۔ دول یہودی کے دو ہزار آدمی صلیب کو مان بیٹے جانے کی تحریک کی۔ بائبل نے پیرا لگا کر دیا۔ اور تعصبات لاریہ استونو اور یانیکیا کو چھوڑنا منظور کیا۔ اور لڑکر وطن تعمیر کے پتھر دینے سے بھرے ایڈریک کسٹل پر سلطانی اقتدار محض برائے نام رہ جاتا تھا۔ اسپرزیان نے جنگی تیاریاں غرض کر دیں۔ اور کہا کہ وہ جزیرہ شیرمل کا کانفرنس کے فیصلہ کے ساتھ لکھا گیا مگر مل کے بھی اسے نہیں سے بہادر کہوش میں لانے کیلئے کافی انتظام کر دیا۔ پہلا تھا دولی یورپ نے یونان کو بربادی سے بچانے کیلئے اوزیر اس خوت کو کہیں صلہ کریک ایک دندہ بھگ اور بچنے پر اس کی جنگی گمان کل یورپ میں نہ بھیجا۔ مین غرقین کو ملائی سے روک دیا۔ اور صلح کے فیصلہ کرینے کی ناکہ بندی کی۔ مدین بشتا۔ فرانس نے تجویز پیش کی کہ دول یورپ کسی ایک طاقت کو اس تنازعہ کو تحفیہ کیلئے متاثر نہ کر دیں۔ اسپرزیان حال سے تجویز کیا کہ برلن کا کانفرنس کے فیصلہ کے تحت کر کے نئی کانفرنس تنظیم میں متفقہ کی جائے۔ اور مین یونان دشمنی دکھانے کو بھی دھمکیاں دیں۔ دول نے اسے مان لیا۔ اور کانفرنس جمع ہو گئی۔ مل کے بعض ممبروں کی رائے تھی کہ جزیرہ کرٹ اور قبیلہ کا کچھ حصہ اور بعض کی رائے تھی کہ کل قبیلہ اور اپریس کا کچھ حصہ دیا کو دیا جائے۔ مگر وہ مین دیکھ کر نے یہاں کیا کرٹ قبیلہ اور دیا آٹا تاکہ صلہ اپریس یونان کے حوالہ کیا جائے۔ جزیرہ یورپ کی طرف کی اس وجہ۔ مگر اس کے قلعہ کو دینے جائیں یونان نے۔ اپریل ۱۷۵۷ء کو فیصلہ بھی منظور کر لیا۔ باب مال خاص کے مقابل یہ شرط پیش کی۔ اول یہ خودمختار کے سلطان جب تک کہ مل کے یونانی باشندے سے تنگی و عین داخل کیلئے جائیں یونانی فوج میں ہوتی نہ ہوں دوم۔ دول کے قلعہ کو مار کر دینے جائیں۔ تمام یونانیوں کے اشیائے منسوخ بھی جائیں۔ اور جو یونانی رعایا مل کی زمین میں ہوں ان کے مقدمات یونانی توصلوں کی بجائے تنگی و علاقوں میں پیش ہو کر یں۔ یا ان کے ساتھ ہی طاقتوں کو نہ ہی تعصب و تہمت ہائیت ہی مناسب اور عادلانہ شرط بھی منظور نہ کر دیں۔ اور انہوں نے ۴ مئی کو باہر بیٹھ کر لیا کہ اگر مل کے حکام پر ضرر پہنچے تو جزیرہ اور اس کے قلعہ کی کانفرنس کے فیصلہ منسوخ یا مل کے چہرے کی گورنر کو جو متعدد زبردست صلہ یا مساندوں کو متقابل صورت دینا تھی مجبوراً فیصلہ دینا پڑا۔ اور پانچ مہینوں کو اندر علاقہ تمام مذکورہ بالا اخلی کے یونان کے حوالہ کر دیئے۔

۱۔ سلمہ برلن کے روسے سرایا ٹیٹا نیر۔ اور سردیا کو خاص اہلیہ کے علاقہ کا کچھ حصہ بھیجیے شمالی اہلیہ کے عیسائی مسلمان دونوں مذہب کو باشندے محض قومی حیثیت کو پہنچے وطن کو صبح سالم کر کے گا۔ قابل تعریف عزم کے برسر نہاد ہو کر گئے۔ اس کے برعکس جزوی اہلیہ ان علاقہ یونانیہ کے یونانی عیسائی حسب محول کو مل سے کام کیلئے تہنیتی کے عیسائیوں کو دروش دروش یونان کے ساتھ ملنے پر مجبور کیا جاتی ہوئے۔ جو ان کے خلاف کردہ دنوں علاقوں کی بغاوت تو حیدر لگا اور کہا جا چکا ہے۔ ترکی انہیں لے کر تھکے ہی عرصہ میں مذکور دی مگر شمل اہلیہ کی بغاوت جو کچھ سے سلطانی حکومت کو بہ حالات یہ تھی سیکر دول یورپ کو فیصلہ کے برعکس تھی۔ دن بدن زیادہ زور پکڑتی گئی تھی جس کے ذریعہ کچھ عہد علی پاشا فروری ۱۷۵۸ء میں کرٹ بھیجا گیا تھا۔ گشت مشعل میں اہلیہ بھیجا گیا مگر واقعی تو ان کے لئے ہی شرطیں صلیب دوم یونان کا بعد بھی مل کی طرف جو پیش لگتی تھی ان امتیازات کو مل کی طرف نقصان پہنچ رہا تھا اور اس کا فصل ذکر کرنا سچ فائدہ ان اہل عثمان جلد دوم میں لکھا گیا ہے۔

وجہ نہیں ہے۔ اور نیز چونکہ ایسا صحابہ دنیا کے امن اور تجارت کو قیقین بہت مفید ہو گا۔ اس لیے دول یونان کو ٹکی پر پہنچی حکم نہیں کر سکتی تھی۔ یونان نے ہر فردی کو اس کے جواب میں لکھا کہ: اس کو اپنی اولیٰ سے حسب فری کام لینے کو روکنا اس کی آزادی میں دست اندازی کرنا ہے جسے یونان کہی گوارا نہیں کر سکتا۔ اور وہ لڑائی سے محذور رہنے کا ذرا اٹھا تھے۔

چنانچہ وہ اپنی ضد پر برقرار قائم رہا۔ اور کچھ عرصہ بعد بنگلہستان کی وزارت برل جانیسے اس کا حوصلہ اڑا دیا۔ اسے یونان پر کیا کر برل وزارت جواب قائم ہوئی ہے اور اس کا غرض گلیڈسٹون جو ترکوں کا جانی دشمن ہے صرف اتحاد و دوستی ہی جو یونان پر زور ڈال رہے۔ لگاتار ہو جائیگا۔ بلکہ یونان کی طرف داری کرے گا۔ اس کے یقین باطل ثابت ہو گا اور روزی جدید خارجہ اپنے مقصد کی پالیسی پر حال رہا۔ مدینہ و شاہ یونان نے ہر حربہ آزمایا۔ مگر فرما دیا شاہی صادر کر کے بارہ ہزار فوج کی شش تو اس کو ایک کپ قائم کیے جانے اور متعدد دیگر توجہ تیار یونان کا حکم دیا تھا۔ ملک میں بھی جس کے باشندوں و حکمرانوں نے آزادی بعد جو نیز انہیں محض حمایت کی فنیل ملی تھی پھر کوئی ترکوں کا نہیں نہیں دیکھا تھا۔ اور شجاعت و دہانت کو ٹکے بنو چڑھے ہوئے (مکتوبہ) لڑائی کا ہتھیار تیار کیا۔ پھیلانہ لکھا کہ پارلیمنٹ کا مخالفت فریق بھی اس معاملہ میں حکمران فریق میں موجود الوقت کوڑٹ کے ساتھ متفق ہو گیا تھا۔ اور دارالوکلانے باتفاق رائے کوڈنٹ کی پالیسی کے حق میں پسندیدگی کی رائے ظاہر کر دی تھی اس عالم جوش و اشتیاق سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ ۱۴ اور ہر شملہ و ویلیا نیس وزیر غلط نے بتقام بھیس مٹی کپ قائم کرنے اور نیز فوج کی دستاویز کا معصون کو گھر دن سے ملنے جانے اور گھوڑوں کی خریداری کیے ۱۴ ماہ درہم ایک لاکھ چاندرا پونڈ فروش لینے کی اجازت ملنے کی پارلیمنٹ و اضابطہ درخواست کر دی۔ یہ وزیر جواب کیل سے یونانی فوج کے عالم اجتماع کا بندہ دست کرنا تھا۔ وہی ویلیا نیس تھا جس نے عہد ملین دوسروں کے ملاقات کو حصول کیلئے کل ملک میں بھیجا۔ یہ عام قومی جوش پھیلا کر انکی بدلت چوچیں لاکھ انبلے ملک کو ۱۴ ملین درہم کا غذی اور ۵۵ ملین درہم ملائی قرضہ کے کر سکن بوجہ کے بنو دیا تھا۔ درین ملائی نے بھی لاکھ جلا فوج یونان کی سرحد پر جمع کر دی ہوئی تھی۔ اور اس نرا ایک دوسروں میں یونانی تدارق فریق

۱۴ ملین درہم۔ اس میں ہی فریقین کی بحری طاقتوں میں ہتھیاروں کو ہوا تھا کہ شملہ کے شریع میں ترکی طیارہ یونان کے سوا اصل پر حملہ کر کے لینے یونانی مسند میں دن داخل ہوا۔ یونانی جہاز بندہ یونان میں چپ گئے۔ اور لٹ برس۔ یونان کو ٹکی پر حکم کرنے کی بجائے ہر گئی۔ مگر ترکوں کے جنگی نظام اور فوجی استعداد نے اس پر بھی ٹکری کی اور قیامت کافی تلافی کر دی۔ ۱۴ ملین درہم اس لیے کہ یونانوں کو جوش و خروش ظاہر کرنے اور فوجی تیاریوں پر ہتھیار پورے خرچ کرنے کی کوئی ضرورت تھی۔ مل بورو پر مہیا کر اور یونان نے کیا جو بخود اور یونان کی سے ملازم طلبہ دلا دیتی جس کی مدد کے بغیر وہ تیار کیا کسی کا کار نہیں سمجھتی تھی ۱۴ ملین کا غذی قرضہ سرکار کے باجی کر کہ کسی نوٹ ملو ہوتے تھے۔ اور ملائی قرضہ جو پلہ بصری نوٹوں کے عوض ماہی کاروں وغیرہ سے برسر ہے کیا جا

اور نظم و ضبط بھی جو بلا اطلاع سرحد میں رکائی ہوئی تھی۔ مارکونچو شاہ ویا تھا۔ ان یوشون سے تنگ آکر باب عالی نے دول
یورپ کو کھاکہ یا تو وہ خود یونان کو سمجھادین کہ سرحد سے نو مہینہ، وہیں ٹنگا لے یا ٹکی کو اسے بیگانہ کی (اجازت دینا)
جس پر دول یورپ نے محض یونان کی بہتری اور بچی ڈیکھنے کے لیے ۱۸۴۱ء پر اپیل کی۔ اس کے بعد اسے اسی سیم پیجہ یا کہ آٹھ دنوں کے اندر
فوجوں کو وہیں بلا کر منتقل کر دے۔ ورنہ مجبوریت پکاروہ اپنی حرکات کا خوف و سردار ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے قسطنطنیہ
مانگا گید ڈیٹیا نہیں نے، مار اپریل کو اس کا جواب دیا۔ غرض دول نے اسے صریح انکار کے سوا ہی سمجھا۔ اور فرانس کے سوا
باقی تمام ممالک غلامی کو اختیار سے نصرت ہو گئے۔ اور دہانہ کی کو ان کو قائم مقاموں نے جو بھی چھوڑے گئے تھے۔ ڈیٹیا نہیں کے خلاف
دی کیونانی سولہ کو بحری محاصرہ میں کر دیا گیا ہے۔ اس کا ردوانی کا جو یونانی تجارت کو حق میں سخت نقصان رسان تھی یہ نتیجہ ہر
ڈیٹیا نہیں نے ۱۹ اپریل کو تسلیم کر دیا۔

ایسی حالت میں فنی وزارت قائم کرنے کی کوشش نہ پڑی تھی۔ تمام یونانی مدبر جانتے ہو کر فنی وزارت کا سب سے پہلا کام
ہو گا کہ دول کے سامنے تسلیم کرے کہ اس وقت کو جو ملی حیرت کی وجہ سے کوئی برداشت کرنا نہیں چاہتا تھا۔ آٹھ ماہ فنی کو
تکونہ تیس نے حوصلہ کر کے فنی وزارت قائم کر لی۔ اور دول نے فیصلہ کر لیا کہ یہ بیخبر چال چلا کر کچھ یونانی فوج کو ترکی فوج کو
پر سرحد پر کر کے حملہ کر لیا۔ خفیہ حکم سمجھایا اور پھر پھر ہو کر کیا کر ترکی فوج نے سبقت لی ہے۔ اسے خیال تھا کہ دول یورپ اس حکم
میں اگر غلطی کے برعکس یونان کی طرف راہ یونان میں گئی اور بحری محاصرہ کو اٹھا دیگی لگ بھگ سیدہ کا کر نہ ہو بلکہ پھر اس نے فنی
سپاہ میں کو کھرون کو وہیں کے فوج کو ترکی سرحد سے وہیں بلایا۔ اور پھر باغی علی براہ دست نامہ و پیام کو صلح صفائی کرنے
کو بعد بتایا کہ اس نے مشق جرمی شہر یا انکستان۔ روس اور اٹلی کو اطلاع کر دی کہ یونان نے تہجیل ارشاد و تہیہ ارادے میں
چھپر دول یورپ کو غراندے دوسرے ہی دن تکونہ میں کو محاصرہ کے اٹھا دیئے جانے کی خبر دی۔ اور اس طرح سے کچھ عرصہ کے بعد
پھر ضروری ہوئی اور ترکوں کو یونانیوں کے ہوش میں لانے کا موقع نہ ملا۔ اور یہی وجہ تھی کہ یورپ کی طویل غفلت و غفلت شکست
پانچ جانے کے بعد خدا کا تشکر یہ بجالانے اور آئندہ کو کھینچ کر حزم و احتیاط سے کام لینی کی بجائے یونانیوں کو دنوں میں قوی و مہربان
بخش کی آگ میں دن زیادہ دھیر اور اپنی جو افروزی اور شہ زوری کی نسبت او کو زعم باطل میں اور اضافہ ہو گیا۔ اس کا خلاصہ
کا محاصرہ اور حق میں شافی دوا کا کام کر گیا ہے۔ اور اس نے او کو غریب باطل کو توڑ کر اپنے او کی حقیقت چھٹی طرح سے واضح کر دی
مگر چونکہ یہ مرض او کی طبیعت میں رائج ہو چکا ہے اور مہربان قوی عادت بہت زور پکڑ گئی ہوئی ہے۔ اس دوسرے پہلی شفا ہو چکی
توقع رکھنا درست نہیں ہو گا تاہم آہم پاشا کی حوصلات یونانیوں کو عرصہ دراز تک عیب کا دن کو ذرا کی تقریر میں بھی واضح ہوا
۹۶

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

کریٹ کو باقاعدہ علمی طور پر کامل اندرونی آزادی مہیا کیے باوجود بھی مادہ اعتدال سے خوف نہیں ہونے میں کمی نہ کہ کریٹ کو
یہ تینوں کی کسی جہاد کی کوشش سے نہیں بلکہ محض غرضیں، ناگہستان اور روس و امی کے تحفظ و باؤ کی وجہ سے تو انھیں یہ
ہر کی ہے۔ ترجمہ

اسی ولی فیض و حسانے فطرت کو کوسم بہا میں پھیرنا اور پاکہ اور ایسا جو اس مرتبہ کرپٹ کے جزیرہ میں ہلہ و لاکھی مسیحی القندہ بہ بنانی آبادی جو کل آبادی کے دو تہائی کے قریب ہو رحل گورنر طغان پاشا کو عام صفائی کا تہہار دیویر کے باجڑ ترکی انڈونیشیہ کے کرپٹ کو حکم لکھا مشغول پیکار کو مسمی اور زہریلی میں سخت سیرجی اور سنگ کی کے ساتھ متفرق و متباعد کر لائی نفع

۱۷۱۰ء میں ان چاروں کی بجائے اگر کیسے انگلستان کو دبا دھوا لے والا کامیاب نہ تو شاید زیادہ دیر نہ ہو گا۔ کیونکہ تو انہی اور حالات باوجود سے واضح ہو رہا ہے کہ انگلستان اپنی بحری طاقت کو گھٹنے میں کرتی کہ مسلمانوں کو ان کے تہمتوں سے چھو جانے پر مسلمان حکومت کو آزاد کرانے کا ارادہ کر چکا تھا جس ارادہ میں وہ کسی دوسرے کی امداد کے بغیر بلکہ اور ان کے اپنے انجم بحری طاقت کی غنیمت باسانی کا مایہ ہو سکتا تھا۔ لیکن دیگر تینوں طاقتیں مثلاً امریکا کی طرح جس میں ان گلستان کا ساتھ دینے کیلئے ہمیں بلکہ دراصل اس کی حرکات اور چالوں کی گمانی کرتے تھے کہ اپنے اس کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ مثلاً کریٹین بھی اس کے ساتھ شامل ہوئیں اور جب ان کو اس ارادہ کا پتہ ملا تو انہیں سخت کہ کہیں مگر کھریط اس جزیرہ پر بھی کیسے انگلستان کا ساتھ نہ ہو جائے۔ اور انہوں نے ان گلستان کو کہنے کوئی حجت باقی نہ رہی نہ خود اپنے مسلمان کو کریٹین خالی کر دینے پر رضامند کر لیا اور پھر ان گلستان کی چالوں کی گمانی اور اس کا کلام بلکہ جواب دیتے رہنے کیلئے خود بھی جزیرہ میں ڈیرے ڈال دیئے۔ اس مسئلہ پر عین تاریخ خاندان عثمانیہ جلد دوم میں نقل حرکت کر چکا ہوں۔

۱۵۰ اسرار و کتب ابتدائی و قجرات بہت سالہ عہد حکومت کو قیمہ میں با تفصیل درج ہیں ۔

۳۔ عیسائی باعین کے شیطانِ ظلم و ستم و دشمنی کا کچھ اندازہ ناظرین کو ایک انگیزہ و قلعہ نگار کی مندرجہ ذیل تحریر سے حاصل ہو سکتی ہے۔

یہ کرپٹ کوسملاؤن پریسیائیون کیطرف طعن طعن کے جور و دھم پہنچے، اوجہ و انگہستان کے اکثر اخبارات میں مسلمانوں کو فحش
اور جیسی اذیتوں کو ظہور اور کیوں بتایا جا رہا ہے۔ اس غلط بیانی سے براہِ رفق ہو کر ایک نصف نر اور دیگر مشرب نشہ منجم گشت
کا شہرہ منقبت انداز کر رہے کرپٹ کو ہدایت یون کی دشمنانہ حرکت کا چشم دید حالات لندن کے نہایت ہی معتبر اور شہرہ آفاق ماہر لری سالار ٹیکسٹ
شیخری (نا بیسویں صدی) بابت لکھی ہوئی عبارت میں لکھ کر کے انگریزی اخبارات کو جمعیت کے اندر لکھ دیا اور تشعب مریدانہ و منہ دہانہ پانچ
کی غلط بیانیوں کی پوست کندہ علمی کہولہی ہے صاحبِ جہنم نے اپنے آئینہ کار کا عنوان جو بنیاد کرپٹ کی مستقل اسرار و قحط کا شہرہ آفاق
رکھا ہے۔ ہمارے فحش کا ترجمہ بدین خیال دیدینا مناسب ہے کہ ایک کوفہ و دہشتان میں بعض فحش بیستون کو مسلمانان کرپٹ کی
بیکسی اور دھاندلی کی درازتوں کی نسبت جو مسلمانانِ عزیز جو کیا فہرہ ہے عوامی لکھ کر نیکی تو پر مہر کرنا اچھا لگے دوسرے شہزادوں کو
جو برعکس لے مارا جھان خورشید میں یکے کے پیچھے اپنی دولت و غرور میں سرست انسانی تعویذ پر ہار دینا حقوق و فرائض کی

ہو گئی۔ جس میں گونہ یقین ظلمانہ جبر و تدبیر کے مرکب ہوئے رہے مگر تقریباً ہر سو گھر پر ترکوں کا وہ مسلمان کو نقصان کثیر اڑھا پڑتا رہا۔ مروجہ لائی کو مسلمانوں کے دل متبذیر آئینہ سرخ نے زبانی گونہ لکھ دیا وہ ستائہ نصیحت کی کہ وہ کر سٹین کو باب عالی کی پیشکدہ

(ایضاً حاشیہ صفحہ ۱۲) تعمیل سے فاضل پیشہ چین ایک غیر قوم کے آدمی کی زبانی اپنے مذہبی بھائیوں کی عاجزی و یکسوی کے حالات سن کر ادنیٰ دستگیری کر لیا کچھ خیال پیدا ہو جائے لیکن اگر اب بھی ان کو ذاتی تن پروری اور مشربستی یا خود غرضانہ چالوں نے اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا تو جہمور راہ کھنڈا کر لیا کہ اگر اسلام کی مقدس جماعت اور ہندوستان کی پاک سرزمین ایسے غافلوں کے وجہ سے خالی رہتی تو بہت اچھا ہوتا کہ ہمدردان قوم ملت کو تاسف پر تاسف اور کچھ پر کچھ نہ اڑھاتا پڑتا۔

مشرقی و اصلی ذہنات کو شک و شبہ و مصیبتی باغیوں اور ان کے مساویوں کی یہ کالیوں اور غویانہ کارروائیوں کو اذیت کو نہ مین حتیٰ الامکان کوئی کوتاہی نہیں کی مگر پوسے ہمارے مضمون آپ کو کچھ کہنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ تو تو سبب اور خدیش پر دروری اس کی سخت بھی مسئلہ ہو گئی۔ اپنے مضمون کو خاتمہ پر آخری چار پانچ سطروں میں وہ ایک ایسی تجویز پیش کرتا ہے جس سے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ مسلمان غیر قوم کے نصف مزاج سے نصف مزاج اور نہایت ایماندار شخص سے بھی پورے ابعاب و درجہ پروری کی توقع نہیں کر سکتے تو م پروری کی وجہ سے ایسے شخص کو بھی مسلمانوں کا معاملہ در پیش آئے پر کچھ دیر کیلئے جاوہر متیقم ہے بٹائی ہے مسلمانوں سے یہ تو اسی توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ غیبا یوں سے سبق حاصل کرے اور ان کے ساتھ بھی سلوک کا معاملہ کرنا یکساں نہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں رہ گیا کہ اگر وہ اپنے وجود کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو ان کو دوسروں کو نقصان نہ پہنچانا اور ایمان داری اور صفات پروری پر بھروسہ کرنے کی بجائے خود اپنی ہی بہت سے طاقت اور تہمت و انحراف پر کھینک کر لانا ہی ہے صاحب مضمون کا مضمون حسین بنی ہے۔

پچھلے دنوں انگریزی اخبارات اور سالوں میں مسکریٹ کو شعلہ نظر میدان نے غما میں لہو و خط کی ہمدردی ہے علامہ نے فرنگی کو اظہار کیلئے قلم چلے کر کے ٹرکی کے جوہر و ظلم اور یورپ کے قایمہ صبر نہایت ہی سخت الفاظ میں لکھ لیا ہے۔ سن کھتر سٹو درویشی جو کلیسیائے انگلستان کے پابند نہیں یہ لوگ انگلستان کی آبادی کے نصف حصہ سے زیادہ ہیں اور انگریزی پرچوں کو پادریوں نے جن کی دہلی یہ ہے عیسائی ہونے کی حیثیت پر گریہ کیا یوں کی ملو اور ان کو بھڑکی کرنا خواہ ادنیٰ پوچھ لیا غرض مقاصد کی نوعیت کچھ ہی تو پیر فرض میں ہے اس مسئلہ کو مذہبی رنگ پہنچا دیا ہے۔

آن پر جوش تقریروں اور تحریروں کی جب بجلی چلن میں کبھی سے کو ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ کیسے قدر تو محض ہی نظریاتی مسائل سمجھتی ہیں اور زیادہ تر ناخوشگواروں کے پیغامات تار بستی پر اگر کر لیں یہ چند گنا کم مضمون نے اس مضمون کو پتہ کیا ہے کہ مسلمانوں نے مذاہن کو بے خوف کر دیا ہے انگریزی جہاز کے گولہ سے ہندو باغی مارے گئے ہیں تو اور ہندو اپادریوں کو شہید کر کے خود حاصل عمارت کو لگا دیا ہے اور دیکھا کہ کسی جنونی نے اپنی پوچھ لیا جماعت کی علیحدہ ہونے کا حکم ادا کر لیا۔ یوروپ کے بعض مراعات و اخبارات کو ناظرین ملک حیلان پر ہر گز کہ اور ان کو لکھ لیا کہ جن کو کر لیا مسالمت پر نصف مزاجی اور سلامت دی کے ساتھ بحث ہو رہی ہے اور اپنی اخبارات میں درستی لکھنا کے پیغام میں جن کو بالکل کٹھن میں اور جن سے پتہ چلا ہے کہ اس سالہ کا کوئی اور سہو ہو رہی نہیں لیکن چند دن گزرے ہیں کہ کھتر سٹو

اصلاحات قبول کر لینے کی ترغیب دلانے کی کوشش کرے اس کا گزشتہ ذکر کرنے جواب دیا کہ اسے جزیرہ کوسلاطین کی کوئی دخل نہیں۔ نہ وہ دیکھ کر قہقہے کی ذرا دہرا رہے اس پر سفر نے دل متینہ فلسطینیہ نے کیپٹین کی کبھی یا حاجت صلیبیں دیا مفسدین کو ہتھیار

اقتضیٰ حاشیہ صفحہ ۲۵-۱۔ اچھی طبی تیزی نہیں ہے کام بیکر دار ہوا میں اس اختلاط پر بڑا زور دیا تھا کہ طبعی یونانی تو ضلعیں اور نازک کے کے بر جبر نکالے جانے پر سخت ناخوش ہیں۔ اس کو کئی تھی مگر جو لوگ یونانی اخبار نویسوں کے رو سے وقت میں ان پراس کاروں کی ہش ضرورت بنجری داغ ہو گئی ہوگی مشہور فلسطینی قدیم شاعر جو علی مل (جس کا قدیم نامہ کاسودا سمجھا جاتی ہے۔ نوے برس کی عمر میں ششاد میں فوت ہوا) نے یونانیوں کی رہت بازی کا جو اندازہ لگا یا مقدمہ اس وقت بھی دیا ہے اس کے ہر صیحا کہ اس کے ہر صوری رسیٹ پال اپنی پلوں کا اندازہ کیپٹین کی نسبت تیار رو میں طاقتوں کے نامی نظام (یعنی لیزا) کو طبع میں اس کا قدیم کر سیکے بیٹے جو وہ سے عہدہ کشین کرتے تھے اشکو تیار میں جو از سر تا پایا غلبہ یونانی اور اس کا مجموعہ ہوتی تھیں بہت کچھ کمزور کر دیتی تھیں۔ یونانی اخبار داران جو طرہ کر اختیار کی تامل کے جو یونان میں بتور کو دیکھنے دیکھنے کو بکیتی ہیں سرسری نظر سے دیکھ کر یہ بیان مذہب بالائی تصدیق پہنچتی ہے ہمارے نیک بہادروں نے متینہ خانیہ سرائف و میوٹی اس بغاوت کو دوران میں ترکوں اور باغیوں دونوں کے ساتھ کال انصاف و کاروائی کوئے رہے ہیں جس کی وجہ سے تمام یونانی کو طبع میں موجودین کرینہ دہوس سے بیکر اڑنے ترین آدمی کا سپر لازم لگاتے ہیں کہ وہ گوش گزشتہ کو خط نظر پر زمین بھیج رہے ہیں اور ترکوں سے ثروت لیکر ان کو طرہ اور ہو گئے ہیں۔

انوس ہے کہ ان یونانی اخبار نویسوں کی طے جانے کے بعد بھی دن مرسلات کو حدیث میں جو کرکے سورا دن کی جاتی ہیں یہ بے وفائی طرہ داری کی بو بانی جاتی ہے۔ یورپین باغیوں کے نامہ نگار تصویب میں دیکھتے ہیں سوائے محدودے چند پیشانیات کو وہ یونانی اور ترکی بان بول نہیں سکتے۔ جو کہ حکام سے حال معلوم کرنے کی بہت کم کوشش کرتے ہیں۔ اور زیادہ عیسائیوں کی بتائی ہوئی خبروں پر محدودہ کوئے ہیں جن کی فطرتی دروغ بیانی اوکی جائیدادوں کی تباہی سے کچھ کم نہیں ہو گئی۔ نامہ نگار کرکے میں جو ترجمان مقرر کرتے ہیں وہ تقریباً عیسائی ہوتے ہیں۔ پس یہ پیشانی امر ہے کہ میان ملک ہو۔ وہ کوئی امر باغیوں کی بر ملا ظاہر نہیں کرتے گے۔ علاوہ برین کرکے میں جو نامہ نگار اور ان کا زیادہ پہلے ہی سے یونانیوں کا طرہ ہے۔ تعانی کی ایک مشہور تاریخ جو کی انہی ایک کرکے عیسائی کے کال آتش میں ہے جو ظاہر ہے کہ طبی طور پر ہی طرہ داران یونان کی حاجت کی انواض معاصد کا پورا موبہ ہے۔ ایسے لوگوں میں طرہ داری کا وجود پایا جانا ایک فطری امر ہے۔ مگر یہ وہ ہیں نامہ نگاروں کو رہتی سے تجاوز کر کے ٹکی اور دول ہو دیکھ مخالف تائیں ادا کرتے دیکھ سخت تعجب پہنچتا ہے۔ سو داتھا جن کے معلوم ہونے پر دنیا باغیوں سے متفرق ہو جائے جان ہو بھلا فرزند شہت کرکے جلتے ہیں۔ اور بعض اوقات فریضی سراج کی خبر یا جو دے کہ اندرون جزیرہ سے مستر مطلع اور ان کے بر ملاں مصلی ہو چکی ہو یہ روپ کرکے تارین تار بھیجی جاتی ہے اس طرح اگر کوئی عیسائی ایسی باغیہ جیسے جس کی بنیاد پر ایک نامہ نگار بنیام تھرتی گھڑا جاسکتا ہو۔ تو ذرا کی طور پر اوکی تصدیق کرنے کی کوئی کوشش کرنے کے بغیر عیسائی کے بیان کو فائدہ دینا کر دیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر ترکی جو در نظم۔ جو عیسائی اور سپہ سالاری کی ان دہشتوں کو لیکر جو عیسائی خرات کی تحریر میں جو گزشتہ

استحقاق رہے اور زندگی افواج جزیرہ کے تعصبات و روپس بالائی جانین سے ملنے کیلئے کسی کو ساتھ ہی جذبہ کر دیا کہ اگر یہ تبادیل و مسترد
کیگنٹین تو پھر پورہ پ کو کریشٹین سے کوئی ہمدردی نہیں رہ جائے گی۔ مگر حالہ صحت کی حد سے گزر چکا تھا۔ اور دین اشنا
(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷)۔ کہ باشی برتون کی ایک جامعہ شخص ایسا پڑھاؤ کر کے ابھی ہیں اُمی اور دو عیسائیوں کے سہارے ساتھ لائی
تین نے ان سروں کو کیلئے کہ نہ شہر کا بھان مارا۔ پر وہ کہیں نہ۔ اور آخر کار مجبورین پر چند طرح کے سوالات کر نیے وضع ہو گیا کہ ادنی
روایت خالصتاً من گھڑت تھی۔ باقی ہی لوٹ مار کو عیسائی کے مکان کو جو تعصب کے باہر ہو لوٹنا اس بقدر فائدہ بخش ہے کہ کریڈین
جل گئے ہوتے۔ پھر کو لوٹنا عیسائی اگر اپنے مکان میں خاک بھی باقی بچھڑ کر اندرونی مقامات جزیرہ کو بہا گئے ہوں تو ترکوں نے انہیں
اوپن کیا تھا میں نے ان مکانوں کو سڑتے ملے گا۔ بگاہ چند مردوں و عورتوں کو خاک پھانتے دیکھا ہے جس میں ان کو پھر کی پرائی جون
اور کیل کا تھون کے سوا اور کچھ نہیں ملتا تھا۔ ہون میں عیسائیوں کے جو مکان ہٹے رہ گئے ہیں۔ اب ان کی حق حفاظت اور دین افواج
کے پورے کرتے ہیں کیونکہ پولیس کے فرائض ان فوجوں کو تفویض کر دیے گئے ہیں۔ لیکن اس سے یہ قیاس نہ کرنا چاہئے کہ یہ دین فوجوں
کے انیسے پہلے ترک اور ان مکانوں کو مٹتے۔ بہتر ہے۔ انگریزی فوج کے دھڑے پلہ کر کے یا میں دو مائیں متیم باجس کی نسبت عیسائیوں
مستور کر رکھا تھا کہ مسلمان ہرات عیسائیوں کو خالی کاناٹ کو دھا کرتے ہیں۔ نگہینے (سرخ تاخت و تاراج کی کوئی علامت نہ دیکھی گئی
گھنٹوں گھنٹوں میں پھر تار بٹھا تھا عیسائیوں کو بہاگ جانے کوئی کافی وقت مل گیا تھا۔ اور وہ کوئی تہی چیز بھی نہ چھوڑ گئے۔ شہر بڑوں
مسلمان ہاجرین سے بھرا ہوا ہے۔ جو مال تمام کچھ چھوڑ چکا کہ صرف اپنی مائیں عیسائیوں سے بچا کر جنہوں نے ان کے گردن کو خاک
اور ان کے اعزہ و اقربا کو بکروں کے طرح ذبح کر ڈالا ہے۔ بہاگ آئے ہیں۔ یہ برکت ہاجرین ہر وقت خادگی کے کن رہ رہتے ہیں۔
گوشت کیلئے اتنے ہزار بھوکوں کے دھوکھا ہا ہم بیوی نانا مکھن ہے۔ ہاچ مکھن ان لوگوں کو جو مقدار خدائی ہی ہے وہ کسی تین
پاؤ ہے۔

مشرقیہ اور ان نازعوں میں غائب غائب غلطی کھائی ہے ہم دیکھ میں دشمنانہ فتنہ شکی سے ہاجرین کی ملکہ کیلئے کئی ہزار روپیہ ڈالنا
کی فوج کرتے رہے ہیں گھوڑے بھی غائب کر دیے اور ان بیرون کی حالت واقعی بہت قابل رحم ہو گئی۔ کیونکہ جب برٹش گورنٹ کسی مسئول حکومت
چند لاکھ فائدہ کشوں کو مفت کھانا نہیں دے سکتی۔ اور اسے مجبوراً چند کی دفعہ بہت کئی پڑی تو شکی کئی لاکھ خانان بر باد کر دیا۔ گوشت
کے ٹکڑے سر کر سکتی ہے۔ ایڈیٹر یہ فائدہ کش اگر بھی کہا عیسائیوں کے خالی شدہ گھروں سے کوئی باطل بہ قیمت اور ناگاہی چیز اٹھائیں تو
ہتا دیکھ کر کسی جھنجھکی بات ہوگی یا کہ کوئی سخت و پالغ قصہ کہے گا۔ باخیر نے جیسا کہ تعداد ان کے ایک سگڑا دھبے سے ان کی سوسہ دراز
مسلمانوں کی کوئی جا بیکہ کسی ہم کی باقی نیچوڑ کا محمولہ ٹھکان دیا رہا ہے اور جزیرہ کے اندرون میں سرسری طور پر گزرنے سے معلوم ہو گیا
کہ ان دونوں بڑے ارادہ کی کسی کال میل کر دی ہے۔

دارالہمام میں شہر تون و شخص آریش جماعت کا سفر پر پچاس ہے۔ ایڈیٹر اور دیگر شخص باشی برتون کو جن کو غلطی سے
ترکی باقاعدہ سپاہیوں سے تیر نہیں کیا جا رہی اور ان کو بھی نظام فوج کے سپاہی سمجھا جا رہا ہے۔ خود بخود یہ معاشی شے میں لکھ رہی ہے کہ

مگر اس خدادی حرارت جزیرہ سے باہر نکلتی تھی اس سے یونانیوں کی تو می وادی ہی پر جوشی پھرتا نہ ہو سکتی تھی کل یونانیوں کو ایک سلطنت کا تحت متحد و متفق کر نیک خیال ہر کس نکاس کے دلیں پر پشت رائج ہو گیا تھا اور یونانی اپنے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۰) اور کل محکمین جو اس طرح رائج ہونے سے چار بجے شام تک گرم رہا اور جیسے یورپین جہازوں نے صحنہ صحنہ گور باہر کی عیسائیوں کے زیادہ سے زیادہ یونانی ہلاک ہوئے۔

یونانیوں کے طائر اور ان کی تقریر دن میں جن سے ہوا اٹھا اور رسلا لہریں جو یہ ہیں اس بات پر بڑا درد کیا گیا ہے کہ باغیوں کو فائدہ مانے کی کوشش ہو رہی ہے یا زمین میں گورنٹ پر الزام لگایا گیا کہ وہ اب باغیوں کو جھوکا مار کر اس طرح کرنے کی غرض سے پوری محاصرہ کر رہی ہے اس طرح تصور ہوا کہ ان کو ایک عالم جلد میں ایک مشہور ممبر لائٹ نے بیان کیا کہ لارڈ سائبر ہا کا ایسا کرنا انسانیت پر ایک سخت نفرت انگیز عمل ہے یہی وہ دایا کرٹ ملا محاصرہ کر رہے ہیں۔ ہنر اس معروضہ فائدہ کی کو دل کے طریق عمل کے خلاف تھکی آمیز تقریروں اور بیرون میں سخت کر اسبت انگیز اصرار سے تھما لیا گیا ہے مگر واقع یہ ہے کہ عیسائیوں کی کسی جگہ بھی فائدہ کشی نہیں پائی جاتی۔ نہ غالباً آئندہ پائی جائے گی۔ جزیرہ کے اندر جس طن جانوسان خوراک با فراط موجود پارے گوشت ایکٹ تھکا دی پھیل اور شراب سب جگہ بکھیرا اور گرمی روٹی کافی ذخیرہ موجود ہے۔ کوئلہ پور علی کیا نو۔ اور تمام دوسرے مقامات میں چنانچہ یونانی باغی جمع ہیں شراب خانے و تابا یون کی دو کائنیں خوب ذوق پر ہیں۔

علی کیا یون میں سے اور میرے چار دوستوں کو کہانے پر جس میں اعلیٰ قسم کا گوشت شراب اور میوہ جات موجود تھی چاندنیک سے کچھ زیادہ (جہاں) آئے۔ دودھ پر بیان کچھ سوچ ہی نہیں آتا اور بٹامارٹ فریک سے کچھ زیادہ پہلے ملتا ہے۔ بہائی ایسا قحط توکل یورپ میں ہوا علاوہ برین ان کی کینون نے مسلمانوں کو گھردن کو توڑی باقاعدگی سے لوٹا۔ اور جلا یا مگر ان کی مصلحت اور ان کے گھردن کو آئندہ کو ہشمال کیلئے بڑی امتیاز سے محفوظ رکھا۔ باغیوں کا خود اپنا بیان ہے کہ اگر محاصرہ ایسا کمال اور سخت ہو کہ ہمارے کوئی چیز نہ پائے تو ہمیں ہم دوسرے کے لئے کافی سامان خوراک کہتی ہیں لیکن دراصل کرٹ عیسائی جزیرہ کا محاصرہ اور اس شکل ہے کہ لاکھ گزائی کر۔ یہ چوتھے والے ہر وقت پہنچتے رہیں گے۔ چیز مقبوت کی بات ہو کہ جنوبی ساحل پر پاسو وڈیٹر ایک سو دس صندوق کار تو سون کے اور بکٹوں میں اور آٹوں کے سربوے کا سیالی کے ساتھ انار دیو گئے۔ اور ہر رائج کو بکٹوں کے پٹاس با رنچر غایت سے چھ سات میل کے اندر پائی گئے کے قریب جنگی پرانا سارے گئے۔

تھوٹر یونانیوں کے پرچش حاکمین کی یہ خوشحال کہانیان کہ کرٹ کو عیسائی رول یورپ جو کہ در ظلم سے فائدہ کشی کی تہیکہ پر پوچھتی ہیں عجیبہ حکایت اور مذاق ہی نقصان رسان بھی ہیں بغرض محال کرٹ کو اندر دلی حقہ میں اگر اگرانی موجود بھی ہو تو اس کو اندر کرین واسوں اور یونانی گورنٹ میں جیتا کہ کہہ کر جزیرہ کو ہلاک پئے جائیگا مگر اس بات کی کہ یہ طرح بھی مسلمان جنگ کو عمدہ جزیرہ میں داخل نہیں ہونے دیکھتے ہیں اس میں کلام نہیں کہ جو محاصرہ باغی اور یونانی دونوں کو ناکوار ہے مگر اس سے اور ان کو نقصان پہنچا پہنچتی ہیں نہ کہ وہی جہانی۔ جہاں تک چھوٹے علی کیا نے کہہ کپ میں سامان سائش و آرام اور ضروریات

یہ رنگ دیکھ کر دل پر دہچے باتفاق رائے یونانی گوشت کو لڑسلاہیے کہ سلطان فتح علی شاہ نے عیسائیوں اور مسلمانوں کو مساوی حقوق حاصل رہنے کو مہول پرکڑ ٹیکو اندر فی خود بخوار عطا کرنا منظور کیا ہے اور اس پر عظیم جملہ ہم فرمایا اللہ ربی صحت میں

۱۲۲) تحفہ ۱۵۰ از ن و مرد اور کچھ تھے۔ مجبور ہو کر مسجد میں پناہ جالی عیسائیوں نے اور ان پر کہہ دیوں احمد راولپنڈی سے
گوربان چاہیں اور مسجد کو لگا لگا کر اور ان کو باہر بھگتے ہوئے کہہ کر ان میں سے کوئی شیعہ کہیں۔ تب مسلمانوں نے چند اعلیٰ عیسائیوں کو دیکھ کر
مگر وہ نفی نہ ہوئے۔ اور اور زیادہ تیزی سے مسجد میں پر حملہ کیا۔ انہوں نے سب کی کچھت میں سوار کر لیا۔ اور ان میں سے مسلمانوں پر کڑا
مشی کا تیل اور جلتی ہوئی گلابان پھینکیں۔ اور ان سے تین عید چلاؤ ہمیں۔ ہماری جانیں نہ دو۔ ہم سب کچھ کرنے کو تیار ہیں اور جس قسم کی
حکومت چاہو ہمیں منظور ہے۔

گلوگسی نشئی کو رحم نہ آیا۔ اور انکی انجمنوں کی کوئی پروا نہ کی گئی۔ بیت کو دم گھٹ کر مرنے اور باقیاتِ ختمہ کے آگ کو بہت استہزائے
پر عیسائیوں کی خجروں اور گریوینوں سے ہلاک ہوئی۔ کونکے کوچہ سے باہر نکلنے کی شان لی جبکہ باہر سے تو قتل عام شروع ہو گیا۔ پھر یہی صورت
جان پھر سہاؤ میں سے بعض نے ایک غار میں پناہ جالی جس کی پلٹ بارہ دنوں کے بعد دشمنوں کو مل گیا۔ عیسائی بہادرؤں نے ان باقیاتِ مسلمانوں کے
بھی عمارت کے اندر ہی جلا دیئے کی تھیں۔ پھر کڑیاں جھٹ کر مرنے اور چند ایک کو دھڑ مرنے اور آگ سے ہلاک کرنے میں کامیاب ہوئے تین دن بعد تین
بانجی سرخسہ کیا لیس ایک یاس اور ایک اور وہاں پہنچ گئے۔ اور اپنے ساتھیوں کو آگ بجھانے اور پھر بے ہوش مسلمانوں کو مار ڈینے پر آمادہ کئے۔
جن میں سے تیرہ کس طور پر غار کے نیچے لٹے اور ابھی چونچے طور پر معلوم ہوا ہے کہ عیسائیوں نے لگژر شدہ مسلمانوں کی عورتوں اور لڑکیوں میں سے
بعض کی عصمت بگاڑی کہ کئی ایک ہستیاں جن میں چار رنجی ہا جین کی ایک جماعت زیرِ علاج ہے میں نے اپنی آنکھ سے مشاہدہ کیا کہ عیسائی
نیک نیت غار بن جانے پر بے پناہ عورتوں اور بچوں سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ ایک میں سالہ عورت اور لڑکی کو چالو کے بنایت خوندناک میں زخم
پہنچنے کے بعد سر پر تھپے اور ایک پہلو پر دھک دوسری عورت کو کان کا ٹیڑھ کے ہونے تصور اور ایک غیبی المصم بچہ کو یہی مکمل کی گئی
کیا ہوا تھا کہ وہ مر گیا جب بدین مینے باغیوں کو ان میں مظلماں پر ملامت کی بلکہ جواب ہلاک دول اور روپ توقین دلائیے کہ باغیوں نے کیا
کیا ہے خود مسلمانوں ہی نے اپنی بیویوں اور اولاد کو زخمی کیا ہے !!!

میں تعجب کرتا ہوں کہ انہوں نے کیلئے گھیرا ہوا اس موقع سے بھاگنا کہ میں اس پر یقین کر لوں گا کہ میرا دھانا ان مستورات و زینت پر
بعض ایسی تہمین کر کل خاندان میں صحت دہی پائی بھی یقین جو حالات بھیکو نہ لے۔ نہیں اکثر کوسں کو کھجی بیٹ جاتا تھا کیلئے یا کیلئے
نوجوانی کے حکم کے لئے (مجھے سے ذکر کیا کہ ڈونٹی اور بیٹیا کے قتل عام میں ایک میرے ۳۴ دوستوں اور ان میں قتل کیے گئے ہیں۔ ایک نے دیکھا کہ وہاں
کہ جو دہر کی ٹھیلے ملا کہ کے بہادر کے محافظین کے خا میں بچ گئیں۔ لیکن اگر خا میں اور دیکھائی اس میں جنگ کی بار بگڑائی وہ طاقت
دیکھنے رہتے تو کڑی کمال شہادت ملیں سے ایک ایک کو کھنکھن کر گویں سے مار دیتے پھر بھی اگر دل خفا نہ کر لیں جس کو اس میں جنگ
یہاں کو بھیج دینے کے بجائے زہد کی تو میری ماحورو ایوڈیوٹوں کے قتل کیسے جو جرم میں گرفتار ہیں اور اس پانچ دہاکے کے گاہیوں کے غرض
قلیل کہ میں کہ اس میں جنگ اور دیگر قیدیوں کو قتل کر دیتے رہیں اور یہاں عام ماحور ہے۔

بڑے اور کل تیری فوج واپس منگوائے۔ اگر اوس نے فریضہ امت کی یا فریضہ شکلات پیدا کیں یا اپنے آپ کو خود غرض دار یا نفع بخش والے دوستوں کو خواہ اور بھروسہ میں آجانے دیا۔ اور اذکی شہ پر اگر تانا۔ تو روس نے افسر جوابی کارروائی شروع کر دی۔ یونانی بندر گاہوں کے بحری محاصرہ کا اعلان کر دیا۔

اس ایڈمٹ کاجسے یونان پر بڑا گہرا اثر ڈالا یکم مارچ سٹانڈنٹک کوئی جواب نہ دیا گیا۔ دول یورپ کے بیرون کے اثر پر ۲۵ فروری کو کریشیوں کے نام اعلان شائع کر دیا۔ کہ یورپ میں افواج نے خنزیری کو روک کر بیٹھے تصبات کیتا اور ہر اکھین پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور جب تانہ کرکٹ کا قطعی تصفیہ تواریف سے یہ قبضہ قائم رہ گیا۔ اس اعلان کا باغیوں نے یونانی بحری کمائیڈر کی خدمت (روروپین امر البحر کے سربراہان) اور بلو کانی دار کو یہ جواب دیا کہ کرکٹ اور باب عالی کا باہمی تعلق بالکل مستطع ہو چکا ہے۔ اور کرکٹ اسکے سوا اور کوئی تصفیہ منظور نہیں کر سکے کہ کرکٹ یونان کو ساتھ ملتی کر دیا جائے اس جواب پر کئی باغیوں کے دستخط تھے۔ وہیولا جزیرہ میں آتش نسا و بدستور شدت کو ساتھ متعلق تھی۔ اور جابجا باغیوں اور مسلمانوں میں سٹ بھٹ پر ہو رہی تھی۔ ۲۵ فروری کو مسلمان باشندے سامان رسد لائے بیٹھے نظام فوج کی چاہ میں کینا سے باہر نکلے۔ باغیوں نے اپنے پرکھ دیا۔ اور اڑانی میں کئی مسلمان اور نظام کو بکے سپاہی شہید ہو گئے۔ سپر ایک ترکی فرنگیٹ (جو بندر میں موجود تھا) باغیوں پر گولی بارش کی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۵) دستور نظام کرین۔ اور کم انکم اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ وہ یونان کے سپرد نہ کر دیا جاوے۔ اگر ایسا کر لیا تو انیسویں صدی کے سخت سنگین جرائم یا برکعت نہایت ہی سخت پوٹیکل غلطیوں میں سے ایک غلطی ہوگی۔

گوکہ صاحب کوص۔ کی خدمت میں مؤدبہ التماس کرتے ہیں کہ وہ ابھی تیل دیکھیں تیل کی دکان دیکھیں طرکی کو اپنی علی حکومت توجیرہ سے اٹھائیں۔ وہ کسی نے نظام کا فکر کرنا۔ جناب والا آپ کو دشمن نہ کہ خواہ کچھ کہیں سلطان اعظم اس ملک کو جڑا رہا ہی سو برس ہوں میں برس کلسل جنگ و جدال اور ہزاروں ہمدردوں کے خون و فحش کی گناہاں کبھی یہی آسانی سے اپنے اللہ شہین نکلے دیں گے۔ اور کئی مسیحیور ہم میں اس جزیرہ کے سوا جس کو تعلق نامکن آنچر ہونے کی وجہ سے بعض سلطنتوں کی نظروں میں بطرح کہیں نہ ہو ہیں سادرون کا آمد پابو باقی رہ گیا ہے۔

مشرافہ زیت صاہ باہکو آپ کی نیک نیتی پر کوئی شہ نہیں مگر غائب آپ کو معلوم نہیں کہ اگر خدا نخواستہ کچھ کرکٹ میں سلطان اعظم کا آجتر اڑھ جائے تو پھر مرہٹوں پر کس وقت سلطان کا تسلط قائم ہوا ہی نامکن نہیں ہو جائیگا بلکہ دوسرے ہی دن شمالی اتر کے یا قیامتہ مالک ریپولی غازی اور فیضان اور شام اور سلطنت ترکی علم سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو جائیں گے۔ اس کو اگرچہ حضرت سلطان اعظم اس وقت بھی جانتے ہیں۔ اور مشعلہ میں ہی غوی جانتے تھے۔ پس آپ کا شیخ جلی کے خیالی پکاؤ پکانا یا مار کر شہید کر دینا پرتار و دخل ہونا بالکل سیو ہے۔

لہذا پھر بظاہر تمام کیم اور اوس ایک دوسری طاقت کی حکمت کی گواہی کرتے رہنے اور کسی دوسرے سے بڑھ کر کوئی خاص اقتدار یا نایہ مال نہ کرنے کی نیک نیتی کے ساتھ تمام امور بالانہیہ میں باقی ماند رہیں۔

مگر وہ تین گولے ہی چلنے پاتا تھا کہ دول چہنیہ کے امراء بھرنے اسے روک لیا۔ وہ آتشباری سے باز آگیا اور مسلمانانِ مدینہ کے جھڑپ شہر کو واپس چلو گئے۔ اسی دن باغیوں نے قصابی زکلا ریا اور نیر کو روکواں لگا کر توڑ ڈھا کر بنا دیا۔

جب رسول کی دہلی بھی بے اثر رہی تو ترکی نے سرت تمام جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ ہفتوں تک ہر روز یہ تیاریاں کر رہا تھا۔ باب عالی نے اسلوحہ کا حکم بھیج دیا کہ فوج روئے ملک، ۱۰ ہتھکنڈے پرانی سرحد کو روانہ کر دیا جائے۔ ان ہتھکنڈوں نے

سلطانی الزمین نے اس واقعے سے کچھ عرصہ پیشہ کل ہی جو ان سلطنت و خداداد خلافتِ عظمیٰ کو سلطنت کے استحکام میں مدد دینا شروع کر کے فوجی دستوں کو استحکام کیلئے اعانت سکریکا نام سے ایک لشکر کھول دیا تھا جس میں ایک تقریباً ڈیڑھ کروڑ جمع ہو چکا ہو۔ فرمانِ سلطانی کا خلاصہ و منشا وکیل نے حسب ذیل شائع کیا تھا۔

”باب عالی نے جدید پائلنگلر سرحد (جس کے علاوہ خیرا سکھ کوئیے چندہ کی بہت کھولی ہے۔ یہ گولہ خانہ تو نہیں مگر بالکن کی سلطنت پر لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے اعلان میں یہ زیادہ کیا گیا ہے کہ عیسائیوں کیلئے یہ چندہ دینا اجتنابی ہے۔ اس کیلئے ۵۔۱۰۔۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶ پائلنگلر کے ٹوٹ جانی کو گئے ہیں کہ حسب توفیق جس مالیت کا کوئی چلبے ٹوٹ خیرا سکھ کوئی حد تو نہیں کہ اس میں زیادہ چندہ نہ دیا جاوے بلکہ جس قدر کوئی زیادہ دے اس قدر زیادہ شکوری سے قبول کیا جاوے گا۔ دونوں پائلنگلر چندہ دینے والے کو حلیفہ المومنین کی بارگاہ سے منقطع ہوگا۔ چہرہ اسکا نام بھی کندہ ہوگا۔ سو پائلنگلر ایک ترکی پوٹہ ہوگا۔ اس صاحبِ ایک پائلنگلر کو آتہ کا ہوتا ہے۔ اسکا سرحد اور سرحدِ سلمان اس قدر میں بڑی مستندی سے چندہ دے رہے ہیں۔ چنانچہ انکو مصری سے جو کچھ ملے کہ میں مول ہوئے معلوم ہوئے کہ مصر کے شہر شہر منقسم ہو کر قبیلہ ال عبد الحلیف نے اپنے سرحد شیعہ کی معرفت پانچ پوٹہ اندر آئے ہمارے رویہ (اس میں اسلحہ کی کوئی چیز)۔

”ہم مانتے ہیں کہ ہندوستان اس وقت تک خطی و خفاک سعیت میں گزرتا رہے جس میں مسلمان پہلو ہی تاباش ہونے کی وجہ سے زیادہ گزرتا ہے۔ ہندوستان جو ہے میں مادرِ مہدی خاص ہندوستان میں متعدد تعلیمی اندر خرقی چندوں کا خرچہ ان کے سر پر پڑا ہوئے۔ مگر اعلان کپانے دوسرے مسلمان بھائیوں کو جو مالک عثمانیہ میں آباد ہیں نظیر کپانی چاہیے۔ ہماری طرح وہ بھی قحط کی بلا میں گزرتا رہیں اس ملک میں بادش اس کا باعث ہوئے۔ تو وہ ان کثرتِ باران ہماری طرح اندر بھی چندوں کی بھر مار ہے۔ ہم میں سے تو بہت ہوتے ہیں جو کچھ دیکھتا ہیں مادرِ مہدی برابر ہر کلام میں سب نقد و درخشہ نہیں کرتے۔ آرمینیا، ایشیا کے کوچک اور کپانی کذاک زوہ اور عیسائیوں کی دستِ قلم حکمِ سیدہ مسلمان بھائیوں کوئیے وہ بھی بڑی خرچہ و مصلی سے لاکھوں روپیہ دیکھو اور دے رہے ہیں مادرِ سب بڑھ کر یہ کم خفت و بے فکر ہٹو ہیں۔ مادرِ مہدی سلام اور عقیقہ سلام کی خدمت و حفاظت میں اپنی خانوں کو بھی قربان کر رہے ہیں۔ اور اپنی عمر کے کارآمد اور گرانمایہ عزیز صحت کے (یعنی بیس برس کی عمر سے پالیس کی عمر تک) وقف کیے ہوئے ہیں تاکہ یہ ہندوستان میں کپانے باعث شرم و خجالت نہ ہوگا۔ چند انون اور وہ میں سے بھی خلافتِ اسلامیہ کو خیریت سے پہلو دے کر ہیں۔ ہر پائلنگلر ملک میں کمین مائل ہے۔ بارہ ہوتی ہیں جس میں کچھ خط و زور و تحائف مسلمان بھی دیکھ کر اس کا تعجب نہ کہتا ہے۔ لیکن انوس کو یہ کہہ کر کہ اہل تو مسلمانوں کو زیادہ تر جہالت اور کینہدہ مگر گزرتا

ایشانی علاقہ سے (میر و مامور اسکے بورچین ساحل کے بندرگاہ) روڈ و سٹو کے رستہ (سالمونیکا قسطنطنیہ ریلوے کے شیشن) شور و
پہنچ کر وہاں کیے بعد ویرگے ایک سو ریلوے ٹرینوں (آٹھادون) پر سالمونیکا حج ہو کر جاتی تھو۔ اور پھر وہاں سے ہٹ کر اترچین
پہنچنا تھا۔ ہٹ کر اتر وروج کے قیام کیلئے کپ بھام کیا رتھام کیا گیا۔ یہ حصہ سالمونیکا کا سطر ریلوے کے شیشن سے سو روج سے
۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ دوسری طرف اس امر کے حفظ نامتقدم کے لئے کہ کہین، ملگیر، یاجی، ٹرکی کو یونان کی طرف منتقل دیکھ کر
فساد ہو جائے تو پختہ خانہ ریلوے اور سامان حرب کی ایک سو ریلوے، گارڈین (قسطنطنیہ) ایدرناپول سمیت گزرتی ہیں۔ ان
انتظاموں کو چاہیں یونانی گورنمنٹ (تاریخ) و زوری علاقہ و سٹو اور ریز و سپاہین کی طبی کا حکم صادر کیا۔

یونان نے کئی دنوں کا بعد دولیہ روپ کو سرحد کا جواب قومی میں دیا۔ اور کہا کہ اپنے بہائین کی مدد کر نیکی کے بعد مضمر
میں غلامت کرنا اور فرض عین ہے۔ مزید برآں مجوزہ خود مختاری سے اس مسئلہ کا تعقیب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس تجویز کا کیا
کئے مقدم شرط یہ ہے کہ کرویٹی بھی اسے منظور کر لیں۔ اور چونکہ انہوں نے اسے منظور کر دیا ہے۔ یونان اور کرویٹی کے سفیر
کرنے پر پابند ہے۔ یونان اس جواب میں بھی لکھا کہ ٹیڑھ اور فوج کو واپس بلا لینے پر یقیناً مزید فساد برپا ہو جائے گا۔ جس کو دیکھ کر
یونانی کبھی پچھلے نہیں رہ سکیں گے۔

یونان کی اس تنہا ہر کم طرفی کے برعکس ٹرکی نے دول کی مشترکہ یا دوست کو صورت حال کی اہمیت پر ہلکا کھٹے جات
بتائیں، مابین قبول کریں۔ اور اس قبولیت کو ساتھ صرف یہ ان کو کہنے پر تھکا کر کہا کہ اسے اس حد تک مجوزہ اندر دول خود مختار

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷)۔ اپنی ذات کو اسلوا و دنیا کی ترقی نہیں اور جرحہ و سے چند کو ہوش آتی ہے تو وہ یونانی ہمدردی کی گائی
سمجھتے ہیں، عوام اس سے محض ہر ہمدردستان میں کم از کم چار مسلمان خدات ہوں گے جن میں سے سب کو میل کے ساتھ ایک ذیل اس
خالص قومی ہمدردی کا محض نہایت ہمدردی کو سامنے پر ایک سطر بھی نہیں لکھی ہوگی ترقیہ و ترقیوں تو بالائے طاق ہی تھی کہ حیدر
نیکدل صلی مشرب ہندو خانے نہ صرف پوری ہمدردی بلکہ معتدل رقم نہ چندہ میں عطا کرنے پر بھی مستعدی ظاہر کی۔ اس وقت بھی
کیسی حق حیثیت متعلیٰ تاج کے خاجہ میں اس پر وہ میں ہمارا ایک محب قوم نامہ نگار قوم اور اخبارات کی خدمت میں اپیل کر کے کہیں
اثر قوم ہم مردہ پر کہا نیک پڑتا ہے اور کیا اس کی خود غرضیاں درزن پرویان ہوں سطر متوجہ ہونے دیتی ہیں یا نہیں۔

اگر قوم اور اخبارات خود غرضیت یافتہ خود غرضی سے بیدار ہو گئے جس کی امیدیں ہیں، تو اس وقت بھی اگر اس کے جوہر جاسم ہو
ملک پر نفاذ کیے شہر بشہر اور وہ یہ باقاعدہ چندہ کی تہنیت کہولی جائے اور اس تاہم ہونے کی ضرورت ہوگی جبر لہر کا قوم کی بیداری
پہلے تو غرضیں انما کن فی نہیں ہیں تاہم اگر کوئی عالی حوصلہ اس نیک گام میں شریک ہو کر بہ اندوز سعادت فیوضی و اخوی ہونا چاہتا ہو تو
اس کیسے فیروز ترین ہے کہ کوی سبلی یمن یا مجلس کے انتقاد کا خطا کر تا ہے جس قدر کہ اس خط میں نیا چلے اس کی توصل
مشیتہ بھی کی خدمت میں بھیج سکتا ہے اور ان کا یہ فرض نہیں ہوگا کہ جو قوم ان کو اس طرح سے مدد ہوں ان کو اسانہ ملیں میں نیچا
دوسری ترکیب یہ بھی ہے کہ جس طرح ہندو ملک میں قاعدہ ہے علی جمہور اعلان خیالت کو چند اور نہیں اعتبار ہندو چندہ میں ہندو اعتبار
باقاعدہ جن میں نہ ہندو شلے کرتے رہیں اور جب اسے قبول قوم ہو جائے گا تو یہ راست یا جو وسط کی توصل قسطنطنیہ کی منتقل کیلیں

کہ متعلق دول یو روپ کو ساتھ لٹکا مغرب بھرت ہو سکیگا۔ دین دلاؤ نان و درٹکی مین فوجی تیار یاں بھی بدستور سرگرمی کو ساتھ جاری
تھیں۔ نوعی آواز چلی کہنے بار بار داریہ لگا مارا مان حربہ رہا اور اسٹیمپل کو پہنچا رہے تھے۔ اور ترکی سرحد پر یونانی فوج مستعد تھی
ساتھ حج ہو رہی تھی یونانیوں کی پرچوشی کمال کو پہنچ گئی ہوئی تھی۔ فرانسسی جہاز مین کا جو لڑائی مین شمال پر ہو چکے تھے اور تھے آئینہ
مین اس پر جوش و خروش کو استقبال کی گیا جو جنرل کی حد تک پہنچ گیا ہوا تھا۔

اور ترکوں نے اس وقت تک جنرلی ابائییا اور مسلحہ کم کی چھائیوں کی فوج کا حصہ کثیر سرحد تھیلی پر بھیجا ہوا تھا اور کراچی
طور پر ظاہر کیا گیا تھا کہ راج ملک چائیں ہزار فوج پیدل سولہیدانی باترین اور ۲۴ رسلو یونانی سرحد پر جمع ہو جائیں گے جنرلی
آبائییا کی تین و لائٹین کو تھیں زرتون کا جو تدارک مین چھ سات تھہر لکھو دریاں تھے متعلق بالانتالیہ عیدہ دست نایا گیا۔ اور لمان تمام فوج
کی اعلیٰ مکان مشیر اور ہم پاشا کو تھوڑے ہی گئی۔ دولہ و روپ بھی اپنے کام مین برابر مصروف تھیں۔ اور ہونے (یونان کی بجائے) ایک ٹ
کو بحری محاصرہ کا غم و بوجھ کر کے ترکی کو اس فیصلہ پر متعلق کیا۔ جیسے یونانی گورنر ٹوٹنے چکی جہاز و سروسہ انیسویں اور دسویں کر ٹیٹ
وہیں منگو لیئے۔ یونانی گورنر سروسہ ویکالی ۱۰ راج کی رات کو اس کو منہ پر تیار کر کے دوسرے چلا گیا ہوا تھا۔ بعد ازاں پچ اور طالعین
انصر و یونانی کسپ مین جا کر کرٹیل و اسوس کہہ گھڑوں کا اندر اپنی فوج کو جزیرہ سے چل جائیگا پیغام پہنچا گیا۔ مگر اس کے بعد کسپ کی
فیصلہ نہ ہوا تھا کہ یونانیوں کو چلے جائیگا بد کر ٹیٹ پر کس کا تھنہ رہے کوئی طاقت یہ در و سرحد نے پر اظہار تیار نہ کیا تھی یہ تھی
اور فرانس نے تو اپنی اپنی حکم کی عام رائے کو کاٹھا سولہا سات سو بائیس لکھ کر ٹیٹ کر لی تھی اور دوسرے ملکستان مین سے بھی کوئی آگ و تیز
پر نہ صاف نظر آتا تھا نہ گورنر کی تقرری کہے ابھی کوئی باضابطہ تجویز سوچی گئی تھی اور لبرٹی کا یہ عالم ہو رہا تھا کہ گورنر کی جنرل
نائب موصول نے شکایت کی کہ تو نصیحت کو عام نشان و حکم پارہ پارہ کر دیو گے مین تعینہ تیار نہ کہ متعلق گفتگو کر کے لے ۱۹ راج کو فوج
یونانی اطالیہ میر لٹو کے جہاز پر گئے دیگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ اور جنرل نے اندر کی خود خداری کو قبول کر کے ایک دو یا ایک لکھ اس کے
باوجود ہر ادا کرنے دوسرے دن یا تاروں مین اشتہار چھپان کے کہتے مین اس خود خداری کا اعلان کر دیا کہ اس میں سبھی متوجہ ہو گئے
اور شہر سے بغیر مین کی سبقتی پر لڑائی ہو چکی تھیں یہ سبھی سے موصول ہوئی تھیں ۹ راج کی رات کو کسپ کے قریب و جوار مین پھر
لڑائی ہوئی جس مین ۲۰ زخمی ہوئے ۵۰ راج کو آسٹریا کے مار پیرو (ساف) دار کو در جسی چکے ایک یونانی جنگی
جہاز کو جس نے کرٹ کو سائل کے قریب تھیں جہاز پر گولہ باری کی تھی منہ مین خوف کر دیا گیا مابلی جہاز تیر کر سائل پر چڑھ گئے
اور جانے ہو گئے۔

یونان کو جب کرٹ کو بھی محاصرہ کو فوج کا باضابطہ اطلاع دی گئی تو یونانی گورنر ٹوٹنے و سولے دول متینہ تھیں کہ پاس ایک
برخلاف مقرر مین سولہ سبھی لکھا کہ محاصرہ سے جزیرہ مین تختہ پھڑ جائے گا کیونکہ ساد کو باج خود جزیرہ مین کوئی بیدار نہیں ہوگا
اور بدستور کا دار و لٹو ہٹا دیا کہ اس جہاز پر جس کی مدد محاصرہ سے کجا لگی مگر اس کی اس ویل کا سلطان اس سے توجہ
ہو گیا کہ محاصرہ کا پوچھ و پچھ کے دم مین کچھ فرق نہ چھا اور لڑائی بار جاری رہی ۲۰ راج کو انہوں نے کسپ کو قریب تک

بیسوی چوبیس ہزار گز ہی ملاکہ پڑی سختی سے دھاوا کیا۔ اور سپر گروہ بای بھی کی جبر پڑی تھیں ہندو
کیرتین رتیمہ دشتہ کو ۲۰۰ آدمیوں کو غیبیدہ طرح ہوجانے کے بعد اسے خالی کر دیا پڑا آخر دوسرے منہو جہنی جنگی جہازوں کو بھی
غلبہ سواہین موجودہ زمینوں کی پیشقدمی کو روکو کیسے آتشباری کرنی پڑی۔ اور تقریباً ایک سو گولہ چلائے گئے۔

اس کو دہائی میں انگریزی جہاز بھی ٹھکر گئی۔ بلکہ یہاں گولہ ایک انگریزی جہاز نے بھی چلا تھا چیر زلگشتان کے غنیمتوں پر بادشاہ
میں سخت جوش پھیل گیا کہ عیسائی طاقتوں نے عیسائیوں پر کیوں گولہ باری کی ہے۔ مگر وہ عیسائیوں کی بد اطاعتی اور جہالت ہی کچھ ایسی
گئی تھی کہ طاقتیں پاس ہم ہندو کے باوجود اور زیادہ درگندہ کر سکتی تھیں۔ اس وقت سے کچھ عرصہ بعد جب کہ کرٹ کو تشریف لائے
مظفریت اور سلطانہ شہزادی کے کچھ بچے تھے تو سلطانہ شہزادی کے عیسائیوں کے حساب لاشہ دواؤ کی دواؤں کیسے تسلطینہ میں چندہ کی
فہرست کہو گئی۔ اور اس کام کی گمانی کیسے ایک خاص کشین تیار کی گئی۔ جو اب تک لاکھوں سن اما اور دہارون روپیہ کو مار چات
کرٹ پیچ چکی ہے۔ اور بیوت مسلمانوں کو اکثر تیرہ روکے سلطانہ نے مظفریت چھو گئے۔ اور اپنے بیچ سے اس کی پرورش اور تعلیم کا
کو کے ان کو سلطنت کو مختلف منشی اور دیگر دواؤں میں داخل کر دیا۔ مگر یہ سزا کرہ صدر لکھن کے عیام پر ہندوستان میں بھی چندہ عالی تہ
نہ اپنے ظلم جہانوں کی مدد کیسے تحریک کی جس پر ایک بین ابتدا کرنے اور اپنی کوششوں کو لگا کر تمام کچھ لکھن کو کرٹ کا خبر دیکھ کر
کو حاصل ہے جس کو بعد سے نمایاں کارروائی کر اس کو مسلمانوں جیسا خیال ہو اور آقا علی قیوم صاحب ٹوٹی کثیر انعام دیا۔
دن نے کی مگر انوشن بھگتستان وٹک کو پوٹھیل تعلقات کی کشیدگی کی وجہ سے اس خیراتی کام میں کبھی ہندو کو فٹ کو کبھی ناگوار
تہن کر سکتا تھی کامیابی نہ ہوئی جیسی کہ عمار بہ دیں دم کو وقت چھٹی تھی ماضی وقت ہندوستان سے تقریباً چالیس پاس لکھن
بیسوا گیا تھا۔ اور کوئی شہر بیکار معلوم نہیں ایسا تھا جہاں چندہ کی مٹواری بہت مستحکم تھی نہ ہوئی ہے اس کو بیکس اس نہ چہ نہ
ہوا اس کی مجموعی مقدار کا اندازہ چاروں زبردست۔ کون کی وصول کردہ قوتوں سے ہو سکتا ہے۔ اخبار دیکھ اپنے شان کی مقبول
رقم چندہ سمیت تقریباً ایک ہزار روپیہ۔ جیسا اخبار تھیں نو سو روپیہ اور ملحقہ تھیں سو صاحب چھ ہزار کچھ سو اور مسلمانانہ مدرسہ تقریباً
چندہ ہزار روپیہ کے کو کے دیکھنے نے مابچ شہر کے شروع میں خرابی چندہ کی دوبارہ باقاعدہ تحریک کرتے وقت اب اسے کھسکو جو
کی تعداد کے بیان غیر نقل کر دینا مناسب ہو گا۔

پہلے مسلمانانہ شہر کا حضرت امام (مظفر مسلمانانہ دولت عثمانیہ) کی اطاعت کے واسطے چندہ (کوئی قوم تو کم کے نام سے مردم نہیں کہتی
جب تک کہ کشنی حالت میں اس کے ہر فرد کو ایک دوسرے کو ہم دی نہ ہو کوئی مذہب نہ ہو کہ کوئی دین میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک
کہ اس کو ملنے والوں کو دین میں باہمی اخوت کا خیال جاگزیں نہ ہو کوئی شخص انسان کو لقب و منصب نہ دیکھا دعوی نہیں کر سکتا جب تک کہ
وہ اولاد و صاف نہ ہو جن میں خوف و محبت نہ ہو سبب بازی۔ انسانی ہمدردی اور محبت قوم دینی کا اثر نہ ہو۔

مسلمان میں جیسا کہ قوم کل اپنے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں کہ دولت کی ہر امت اور خوب ساری کے مذہب میں ایک ملک مسلمان
کی حالت آگاہ رکھتے ہیں اس قدر انسانی پیدا کردی ہے کہ جاہل و جاہل مسلمان بھی اگر وہ قوم ایک فرد نہ دیکھا دعوی کرتا ہے تو خود

دو کسین چہرہ عالی شرم چو گئی اور سادھن ہوئی رہی ترکی نسب الیہو سراسی پاشا ویند ایک ترکی چہا زیار داری ہو علی گڑہا ترک چہا گنجی
سارن اور گولہ دو کی بھی کچھ ہندو نرائلی اور اوجھرنے باغیوں کو مرغشاؤں کو دھول کی مجرہ خونخاستی ہو کچھ غلام دی گزرا ہوں و تہلیط

بقیہ شاپرست مبات و اعلا بنس کر سکا کہ دریا کو مسلمانوں کی حالت اور کیفیت و اگر وہ خویش اندر خوش رہ سکا اور ان پر چہ روی کو افکار
 کے فرض و عدم و نیز کے ہزار گشت کرنے کا مسحق نہیں ہو سکا۔

میں جیٹ المذہب کو ہی مسلمان خواہ وہ دنیا کی کسی گوشہ میں پڑا ہو تمام دوسرے مسلمانوں کو جیٹ کہتے ہیں یا یعنی انہیں سچے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ اسلام نے مسلمانوں کو اگر وہ سچے مسلمان ہوں ایسا با مانا نہایت پرہیزوار ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اس سے بڑھ کر پاک اور صاف خلعت مخلوقوں کو سامنے پیش نہیں کر سکتی۔

[illegible]

نہ ہی جوش اور تہصیانہ دیوانگی کی وجہ سے جو عام عیسائیوں پر ہر کچھ متولی ہو رہی ہیں مختلف عیسائی ملتوں کا کچھ یہ خیال ہو
 مگر پوچھنا حالت جنگ ایسی ہے کہ مسلمانانہ مذکورہ گورنمنٹ اپنی مسلمان بھائیوں کی امداد کو انہیں متضرع نہیں ہو سکتی۔ مسلمانانہ ہندو اور کشمیری
 عرصہ اہل ہندو نے اپنی دشمنی بھائیوں کو ساتھ جو چہرہ دی جنگ ہم دور رس کو وقت کو گھٹی اتنی اس کو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ باوجود قطع
 و افلاس کو ہمارے جموں بھائی اپنی دشمنی دینی بھائی اور ہندو اور انکو تہمید و تحسین بھائی اور نصیبت دہہ بیرواؤں کو ساتھ جو چہرہ دی، اگر
 کر کے ثواب دارین حاصل کر سکتے ہیں وہ قطعاً اس طریق پر ہو سکتی ہے کہ ہر ایک شہر پر قبضہ اور ہر گاؤں میں چندہ بغیر اہل نصیبت دہگان
 حقہ برصغیر

کر پھر کر یونان کی گرفتار معائنہ نسبت کر نکار عجب ہوا ہے۔ شاہ ایران کی گورنٹ اون نایب کی کہیں ذمہ دار قرار نہیں دیا گئی بجائے اس کی یہی صورت کو فتح ہونا غایب ہے۔

اسباب و موجیات جنک و موج و یونانی و نکاح کی طر

سرشمیلہ اسباب موجودات جنگ - آسٹریا کی پوزیشن و تعلقات اولیٰ و ثانی کی جانب سرحدیانان کی متعلق ہر کتاب کی تفصیل دوم و سوم و چہارم میں سبب ل تحریر کرتے ہیں۔

محمدریدم ولایت کے اصل سبب یہ ثابت کرنا آسان نہیں تھا۔ جو مخالفانہ ترک خاصہ میں کی راہوں میں اکثر کی مشکلات کا باعث بنی۔ بدستقی اسلامی حکومت کو کوئی نہ کوئی بڑھتی اور کھنڈہ خونی ہی ہوتی تھی۔ اگر اس محارہ کو کسیدیم اور ابو کھرف منسوب نہیں کر سکتے۔

[illegible]

یونانی ریاست کے مہربان ہیں۔ ادو کیر کے سر کی قلعی ایک ایسے نوین مذہب و دنیاویوں کا بہت بڑا انفرخوہ ہے۔ تصور ان عرصہ ہوا سچی طرح سے پہلی

[illegible]

کرمه و فرشتا میلی رویو پیش شایع بود ایکنجی و هرچی جز آنچنجارج عبیده اورد و سیمنه میں میسر کنی سی قوم سما بقه بنیس پرا جی کی مصلح

مہویشیسیا کی موزور کا دوبارہ لکھو ضبط اور مٹا کر سڑک پر کھینچ دیا گیا۔ دہلی کے ایک پرائیویٹ ٹیلیویژن چینل پر مہویشیسیا کی موزور کا دوبارہ لکھو ضبط اور مٹا کر سڑک پر کھینچ دیا گیا۔ دہلی کے ایک پرائیویٹ ٹیلیویژن چینل پر

اوستی سید باری اور اہل سنت و جماعت کو اس کے ساتھ کر لیا اور ملک کی سرزمین میں راجہ دتھ دل بھی سجدہ نام کیا۔
 سو گھر و قلعہ تاجر کا متفقہ بیان ہے کہ کونان کو کچھ پیرٹ کا انتظام دیا اب تو درویشیانہ ادب باشندوں کی ناخیزانہ اندازی ایسی کمزور اور

۱۷ یونانیوں کو جلی کر کے کھڑا اور عادت پر ماسخ خاندان عثمانیہ میں نفسِ مجتہد لگی ہے۔

میں زیادہ تر مجاہدین میں جو یونان پر اپنا جان مال قربان کرنا اور اس کی حمایت میں لڑنے کو لیتا ہوں میں یہ لازم قبیح نہایت ہی سخت انگیز
ہو گا کہ اس کی درستی میں سرسرفرق نہیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو اس کی پوری پوری تصدیق ہو سکتی ہے جنسی یونانیوں کو اس کی صرف
اسی سعادت کی وجہ سے مستغفر نہیں ہو سکتے۔ اور انکو مستغفر کا وہی اسباب تھے اور انکی تنگ غرض لینیکا کو تو نظر انداز بھی کر دیا جاسکتا ہے مگر یونانیوں
اور بالخصوص انکو فوجی فہرں کی ان لالیقیوں اور برعنوانوں کی کبھی چشم پوشی نہیں کی جاسکتی کہ انہوں نے مجاہدین کو نہایت بے دردی
کو ساتھ سلوک کیا۔ اور بار بار دعوے اور کمال بزدلی پر خورقوں میں بچوں اور مجروحین کو دشمن کے رحم چھوڑ دیا اور خود چلتے تھے۔ قیدیوں کو
جبراً کرنا اور تارنا اور انکی شکلیں کھدینا اور گلے میں سی ڈالکر انہیں نرا روں میں پھرتا رہنا انھوں اور ٹیکسلاؤں کو تلف کر دینا
یا انہیں بدل کر دینا کہ انکو دنیا کو فوجی حالات معلوم نہ ہو سکیں۔ ایسے کام میں کہ مذہب کو زندوں کو ابکار بالعموم اور کچھ متوجہ نہیں ہوتے
مگر یونان میں بحار یہ یہی اور اسکی دوران میں تمام ہلکاروں کا یہ معمولی وطیرہ تھا۔

موجودہ یونان کی حالت اور یونانیوں کو کہ کثیر کے متعلق ایک قابل غور اور دلچسپ ماحول کا درجہ کر دینا بھلا ہوگا۔

یونانیوں کی حب الوطنی مشہور محنت یونان و خیر خواہ یونانیان مشہور ہے۔ ڈن (ممبر پارلیمنٹ) جو مجاہد کی
کی تعریف و توصیح دوران میں اور اس کی پہلو کچھ غرضہ یونان میں رہا۔ یونان کی پالیٹکس انتظام ملی اور
معدلت کشتری کی موجودہ حالت کو متعلق جولائی ۱۸۸۷ء کو سالہ کنٹیمپوری ریویو میں حسب ذیل تحریر کرتا ہے۔

”جب کوئی یونانی مذہب عظیم ہو جاتا ہے تو گویا کل حکمت کی نئے روحانیت ہے اور تاجا کی منصب بکاث خود مختار ملک فرما رہا ہوتا ہے
اور یہ منصب بت تک بجا آتا ہے جب تک کہ وہ اپنی پارلیمنٹری (یعنی ممبر پارلیمنٹ) ووسنوں کی خوش حب الوطنی کو جو وہ اپنی ملک کی
خدمت کر لیں اور کچھ مقرر میں تواجد ہمارے عطا کر دیں اور کرتا رہے اور ایشاء کو ساتھ موافقت رکھ کر جب تک کہ وہی صورت رہے اور بار بار بد مذہبنا متوجہ
میں باقی مانگا۔ وہ خدا کو حال ہوتا ہے اور اسکی فاعل بھی شہرہ گشتی کی کر دیتے ہیں جو کچھ نچوں اور مخمور انسانوں کی کیا کرتے ہیں۔ ایڈر کے
صاحب منصب ہوں کہ ساتھ ہی اسکو معتقد اور تابعین بھی منصب ہمارے جو تاجا ہیں اور تابعین کی توفیق دیکھ کر حیرت و کم نہیں ہوتی۔ ہر تعجبنا
اور معقولان لائی اندی نچوالی سامی ہر ذمہ داری کو جب و حکومت و تاجا کو تمام منصب العرف حکومت کی مشین کو ہر سڑک و ٹکاف پلان
لوگوں کو دل ہو جاتا ہے۔ ان بچیان ملک کے لئے جبکہ بنائے گئے ریاست کو تمام ساموین کان سے کچھ کر علیحدہ کر دیتے جاتے ہیں۔ اور اپنی پانی خدا
تجربہ اور قابلیت کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی۔ یہ سب اوصاف وزیر و رفقا کی پولیٹیکس و فاراڑی صدقت اور ایمان کو مقابلہ پر کاہ کی تحت نہیں
رکھتے کیونکہ مذہب کی طرح پالیٹکس میں بھی ایمان عقیدت کو بیزیر چھلانگی بخش شہر ہے۔ جہاں اعمال محض لٹے ہیں۔ اور ایسے کچھ کام کرنا کہ کسی
مصرف کر نہیں سکتے۔ ان کے ملک میں انتظامی مشین کو ٹیکسلاؤں اور تھانہ حکومت کی تفریق کو دیکھنا یہاں نہیں اعتقاد غلطی کی است
و مقدار کو کبھی نہیں سمجھ سکتے جو فوجی وزارت کو قائم ہونے پر یونان میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ یا فزنی برسر حکومت ہوتی ہے مل ملازموں حتی کچھ شہر سالہ
اور مدد مل۔ بلکہ معاملات اور جابر و کثوش تک کو بھی بیکار کی سرسری حکم کو موقوف کر کے اور انکی جائیداد پر آدھوں کو جو برسوں سے پالیٹکس
لے وٹنڈر ان فزقوں میں یونانیوں کی حب وطن کا سخت خاکہ افسار ہے میں ناظرین کو یہ بتا دیتی ہوں کہ یہ فرقہ وازر استہارہ لکھ رہے ہیں۔

یادداشت نہیں کہی ہو وہ نہیں ہوئی۔ شاعری فصاحت فنون لطیفہ اور قسم کی دماغی لیاقت اور چالاک میں بیشک وہ نہیں پہلے اور مائل ہو کر حکمرانی اور فرائض الیٰ کما اوستا حقیقی ہو وہ ہمیشہ معاصر ہویں۔ اتھنر کی ریاست اپنھین عروج کو نائنیں صرف تیس ہزار آباد باشندہ کہ ملک تھلی جو تیس ہزار آباد ایک لاکھ عواموں کی جبر و محنت و مشقت کی کامی پر سر اوقات کہتے تھے۔ مزید برآں یہ ریاست ہر ایک ملک میں حکمران نہ تھی بلکہ اوس میں بھی گیارہ بارہ اور چھوٹی چھوٹی ریاستیں موجود تھیں۔ جو سہ وقت ایک دوسرے کو خون کی پیاسی مٹی تھیں۔ اور اتھنر کی ریاست سلفا تھا ایک تھی۔ زمانہ حال کو یونانیوں میں اتھنر کی قدیم برہمیری کیلئے گھنٹہ ساز کو یونانیوں کو عیب توکل ہو جو دیں گرا دی کی دماغی اور فنی شاذ اور قابل قبول اور ہمارے تو کج جنہوں کو اس تین زمانہ کی انہیوں کی تقریباً پورٹی تھانی کر دی تھی۔ نام و نشان نہیں پایا جاتا۔

یونان کی برسوں کو دایہ ہر ملے۔ اور اس کو قرض و ادائیگی کی تین چوتھائی حصہ جو محروم ملتے تھے۔ ہر ملک غیر سرور شد کہیے گئے۔ قرض و یونان کو ملے کرنے اور قلاتر انہا رنویسوں اور قلاتر یونانی پیشہ دروں کو جو ان کی پارسیٹ میں بھری پڑے ہیں۔ رشوتیں دینے میں ہوتے ہیں۔ تمام ملک فنون پیشہ اشخاص سے لبریز ہو گیا۔ بلکہ باشندہ حلال اور محنت کی کامیابی کی بجائے تحریک سازش کی طفیل الوسیدہ مارنے کی بہرہ بردار تھیں۔ بریکس انیس کرٹ متول خبریہ ہو گیا۔ بلکہ علم معلموں کو ان کی زیر حکومت اور سہبت کے ٹیکس ادا کرنے پڑے ہیں۔ یونانی اوس کو شہر دار گاہ کا کام لینے کو کہیے گئے۔ اس کے الحاق کو خود ہشتم میں نکلا دوسکا دودہ اور کپہن اور خون پر یونان خربہ ہوا جا۔ ہوا اور فتنہ و شورش و باغوں کو ایسا لگدزدی تھی ہیں اور ان کو دوران میں سروں پر غیظ و غضب اور خوریزی کا جن ایسا سوار ہو جاتا ہے کہ وہ اس کو کسی معاملہ کو نیکے بد پر غور کرنے کو قابل نہیں سمجھتا۔ یہی حالت اس وقت کرٹیوں کی ہوا اور افسوس مرست اپنھیناشی دوستوں کی اصل غرض اور مقصد نہاں کہ کچھ سکتے اور اوس کی تہ کو پہنچ جانے کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس میں کوئی کلام اور شبہ نہیں لگا کر گٹھ کو خود مختاری مل گئی۔ اور جزیہ میں مل مان نام ہو گیا تو کہیے اس معاملہ کو بخوبی سمجھ جائیے گئے۔ یہی وجہ تھی کہ جبکہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں عداوت کا جو شہر خوب موجزن اور خوریزی و ہزار نامی کا شوق سب پرستوں کو ہوا تھا تو ان کی کرٹ پر فی الفور قابض ہو جانے والے ہو

سخت بے چین ہو رہے تھے۔

یونان کی شرائط جس وقت یونان گت تھے اوس میں تھکہ برضمانت دوا عظام سلطان المعظم کرٹ کو اندرونی خود مختاری عطا کر دی ہوا اس وقت سوار و فلا کو پھر کسا نکے پڑے۔ پڑے اسلحا و مضارک میں بھی بڑے شروع کر دی گئے۔ بالائی کرٹ بڑی گزٹ کی عطا کردہ مراعات پر بالکل خوش اور مطمئن ہو گئے تھے۔ مگر نواری قلاش تو اچھے اور اخبار نویس اور پیشہ ور ڈکیت یونان جو ہر چنگی اور انہوں نے کرٹی عیسائیوں کو ورغلا کر دغاوت جاری رکھی ہو وہ ایک دن اپنھین ہسپاں کو املاک و مکانات کو مالک ہو جائینگے۔ سنا دچوٹا مناسب نہیں۔ اونکا جادو اثر گیا۔ اور ترکوں کو ہشتالہ دلائی اور خانہ گجی کی آگ بھڑکنے کو پہنچائی کرٹ و خن و انکو نکت ناموس کی بھرمی اوسان کو املاک و خانان کو ماتحت و تابع کا بازار گرم ہو گیا۔ تا سترہ کی گزٹ نشان کا روپ ہو کر نکلا کہ کچھ گئی ہوئی تھی۔ اسے بتیرہ سر ہکا سلا اور مضمرین کی درآمد کو روک دیکھنے اور اس عظم کرٹ کی گرجی ملتے ڈالیں۔ مگر کپڑے ملے تھے۔ قبل سچ میں پیدا اور تھکہ قبل سچ میں تھکا۔

ہوا۔ انھوں نے ایک نئی اور اس نہایت ہی دور اندیش انداز میں بریت کا بھیجی کہ شریعت کو ترک کر کے سچا حکم دیا۔

کرتی مظالم کہ ہم مکر تھاکہ دلی مظالم استعمال ادا کی کہ بددلی اور اعدا الہندی بالآخر فساد کی شرارت انگیز
کوششوں پر غالب جاتی۔ اگر کوئی ان کی گرفت کو ایسا نہ ہوتا دیا اور اسے قہراً لوں کی طرح سہراختہ ہو کر اپنی مسند از شیعت کا تہی پائے
پھینک دے یا بغاوت دیکھ کر کینل سوس اور چار ہزار سپاہی جنہوں نے کل جزیرہ میں جا بجا غور میں کو اہلسنت آگ لگا کر ادا کی
کام دیا کہ یہ بھیجی کہ کینل سوس اور دوسری لشکر کو جزیرہ میں مل ہوا۔ اور اس کو پہنچتے ہی کشت و خون اور تاخت و تاراج کا
طوفان بے تیزی برپا ہو گیا۔ ہر جگہ عیسائی باغی بھجائی گئے اور پناہ گزینوں کو لٹ پٹے۔ اور ان کو بکری جیوت و ذیل کرنے کو علاوہ خانقاہ
برباد ہو کر اکثر شہر تہ تیغ کر دیے۔ ان زلیلیک جنہوں کو حلقہ جزیرہ میں جی عالم آشوب طوفان برپا ہو گیا۔ اسکا اعزاز قہر عیسائی کی مشیت ادا
سفا کا کہ دوسری ہونے لگا جاسکتا ہے جہاں ایک ہزار سے زیادہ مسلمان کمال ہمدردی سے قتل ہو گئے۔ آثار دیکھ گئے و تباہی سکیں
مسلمان کیوں کہ کینل سوس نے کڑا لگے۔ بشمار ساجد میں زندہ نہیں ہو گئے۔ عورتوں اور بچوں کی قہر ترین طریقوں سے جیوت کر کے انکو
جسوں کے مختلف اعضا کاٹ ڈالے گئے۔ انھوں نے مظالم دنیا کی نسبت میں معنیوں کو ان میں لایا جو انہوں نے فی سچ کو دیکھا کہ کثرت کی اس سولہ
سوقت چند ساحل قبضوں میں مع ہو۔ وہ فاکٹری اور برتنہ آلات و کثرت جیوت سے اٹھاتی تھی جو اور اب بھی اٹھاتی ہے۔ مشرکین
ناب و زیرا میری دعا لا کر زندہ اسیرا کو گزرنے پر کثرت شدہ کو تباہی سے بڑی شہرہ دارا عوام میں کینل سوس کو حلقہ کو تباہ کر دیا
باشندوں کو مصائب کا مستقل حسب ذیل کیا تھا۔

تقریر مسکرت گزن کہ جزیرہ کرٹ کا تمام اندرونی حصہ سوت کثیر القعدہ کرٹوں کو تفریق میں جو دیات پر قابض ہیں اور
بکثرت مسلمانوں کو املاک و فصول سے جو کہوں سے کالہ کو گئے ہیں منتہی ہو رہے ہیں۔ یہ عیسائی بہتیار لگا کر اپنا سال وقت بیکاری میں
بسر کر رہے ہیں۔ ان کو بائبل پر پڑھنا اور کثرت کرنے جو نظر پڑا دوسرے صدق کا نشانہ بنا اور مجبوراً سوس یہ کہنا پڑا ہے کہ ہر مسلمان
مرد و زن کو جو ان کی زمین میں قتل کرے گا اور کوئی کام نہیں۔ قہر کے قہر جو ان میں تہ تر ہائیں اور باوجود فوجی پوزیشنوں اور
اسلحہ اس وقت ہر کثرتی عیسائیوں کے متعلق ایک اور عیسائی خاصہ کی راستہ توجہ کر دینا کامل ہو گا۔

کرٹ کو عیسائیوں کی نسبت انسان کو عیسائی کے لئے شہرہ دار کر دینا عیسائی کے لئے شہرہ دار کر دینا عیسائی کے لئے شہرہ دار کر دینا عیسائی کے لئے شہرہ دار کر دینا
و شاید اس وقت یہاں کوئی ایک ہی دفعہ غلطی ہو گئی ہو کہ بعد ان ہی نوع انسان کو یہ عیسائی مناسب ہو گا کہ کرٹ کو یہ نام کنندہ عیسائیوں کو
سیحی الذہب یا کراچین کے متعلقین پر پڑے کہ وہ لوگ ایسی کثرتی جو عیسویت کو دیکھیں وہ عیسوی حکام میں سے کسی ایک کی تہی میل کہتے یا ان کے پابند
اس جزیرہ کے مسلمان اور عیسائی ایک ہی قوم اور ایک ہی خون میں ہر جگہ مسلمان حکم اور عیسائی کی حکم ہیں۔ انیس جگہ انگریز تہا و رعنا پیدا ہو گیا
بڑے گیا۔ لیکن یہاں عیسائیوں کو ساتھ ان کو ہم مذہب جا کر ہندو کی ناسخت غلطی ہے۔ وہ کہتا ہے مذہب نہیں کہتے جسے مذہب کو نام ہو چکا رہا کہ
وہ پورے جیوتی و سفاکیں اور ان کو عیسائی کے ساتھ ان کی سمجھ کر ان کی ادا کر دینا خیال کرنا فی القعدہ ہو کر دینا چاہیے۔

کہ کرٹ کی تہی کرنا فوجی چکانے کی تہی سیر کی گویا بولن اور ان کو کمال مسلمان قہر و شانہ کو بکثرت کہتے ہو کہ وہ سیر سیر سے بدو اور اس کثرت میں
ہیں کہ جب صرف سہارا کے مسافرت میں بندہ ہزار کو قریب مسلمان جارجین دار جو کثرتیں جکی مدنی سوس کو کئی دن وقت تہا و رعنا پیدا ہو گیا
(تقریر مسکرت گزن)

کچل کی ایسی چوکیوں اور ٹپوں پر چلا کرتے رہتے ہیں ہر وقت مشغول کارزار رہنے پانی لانا ایلی جہا حقوں کو ستاؤ رہنے اور طر حشوہرین کی چار دیواری کا اندر موجود باشندوں کو کھوکھلا کر دینے کی کوشش کرتے رہنے کو سوا عیسائی مفسدوں کا اور کچھ شل نہیں ان باغیوں کو اکثر فسر یونانی میں معمولی جنگ کاندہ کلان میں بھی یونانی لہا پین جدا کوشہ شال ہیں اور جقد تو پختہ اد کو بیاس موجود ہو وہ کھم یونانی ہو حال میں ہی امر اور جھنے فخر فخر باغیوں سے ملاقات کی انہیں سے بیانیہ یونانی قانون پیش اور چٹا ایک یونانی ڈاکٹر تھا فریق مخالف لبرل اور دیگر فریق کو مغربہ پیچھے ہٹا رہیں جو دارالعلوم میں معاملات کر رہے ہو تھا بیان کیا کہ ہم (یعنی انگریزی گورنمنٹ) کے بیٹوں کو فاقہ قرار دیا اور ان پر کڑی لگے اندر خودی خود مختار قبول کر لائی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ فرقہ گو میری معزز کم فرما کر ہنوشل سے خوب روائی اور چرب ننانی کو ساتھ نکلتا تھا مگر انہوں نے وہ صدمت سے بالکل مراد اور محض بڑبڑاؤ تھا جو میری محاصرہ کو صاف نہ ہونے کو ہم سے بغل کیا یہ ہو گیا ہے اور لوگ قانون مرچ میں جھکا اور تہمتیں بچ کر کھانے کے برعکس حق الامر سے ہو کاندہ میں ہزارہ میں باغیوں کو ذخیرہ غلہ سو خوب سمجھیں رہا بچہ جانوں اور بوٹوں میں دھن دگیں گرم رہتی ہیں مسلمان غذا پر گھیرا فوطہ موجود ہے اور مغربہ بغل کر دہر ہو نو پٹلی کی سیل کی زیادہ ریل سیل ہو گیا ہے ساتھ ہی یاد رہے کہ اندرون جزیرہ میں مسلمان اپنی انھیں ہیں بلکہ اور طر غلیج شدہ مسلمانوں کی فصلوں کو کھیں وہی جمع کر لگنے ان بیانات کو دای و دو لگ میں ج اندرون جزیرہ میں باغیوں کو ہر وقت مل جلنے رہے ہیں اور انکی صدمت میں ہر روز فرقہ ہیں یہ جزیرہ کی موجودہ حالت کا سچا ٹوٹا ہے۔ اب میں اس طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ تعبات میں کیا کیفیت گذر رہی ہے اور اسی ضمن میں ادنیٰ قدر متنازع اصحاب کو ہر متنازعہ کا جواب دوں گا جو انہوں نے جزیرہ میں ترک الفواج کا ایک موجود ہو لگے متعلق کہتے سب کو اول میں ساحلی تعبات اور وٹاں کی تنگی الفواج کو متعلق چند تعبات قیام عمر کو تپا ہوں ان بندہ گاہوں میں مسلمان بنو بیکو رہا ہیں وہ یا تو اندرون جزیرہ کو بھگا گئے ہیں یا انگریزی لوہو دیکر اجنبی جہازوں پر دیکر بھاگ کو چلے گئے ہیں البتہ یہ قصوبے پناہ و مغلوں کا حال مسلمان پناہ گزینوں کو جوق در جوق جو بوسہ اوقات اور گذارہ کی کوئی سہیل نہیں رکھتے۔ اذالہ اتنا ظہر لبرل زامور میں۔ و تعبات کو چھی طرح فہرشتیں کر ڈاڈا کر میں جو بیات کو چھوڑ کر فاس ایک مقام کینڈا کو بطور نظیر پیش کیا ہوں اور شہروں کی نسبت ہیں اس شہر کو خاص متعلق ہے کہ کیونکہ اس پر فوج قابض ہو وہ دیدہ و رنگریزی جو اس شہر میں ہوتی کہ اکثر کچھ پانچ مسلمان پناہ گزین موجود ہیں نہیں ہو ۳۳ ہزار شہر کو کو بھلا کے قرب جوار کو کیسے طر کا متعلق نہیں رکھتے اور جزیرہ کو مختلف حصوں کو جمع ہو گئے ہیں اس ضمن میں مقابلہ میں شہر میں پانسو عیسائی ہیں یہ پچاس ہزار مسلمان اپنی پتہ پتہ تعبات میں کاشتکاری کر رہے و کوئی صنعت و حرفت نہیں جانتے کہ اس کو روپیہ کیا سکیں اور صرف اوس ادا پر جو سلطان المعظم سمجھتے رہتے ہیں ہر اوقات کے سب سے قسط طر سے آتا اور طر ہے اور ہر روز ہر پناہ گزین کو ایک ایک دو دو شے تقسیم کیا جاتا ہے جیسا کہ بیماری سیکڑوں کو روزانہ بطور ابل بنا رہی ہے اور باقی کی طرف سے بھی جیکو لائیں باغی ہر وقت فوج ہوتی رہے ہیں وہ ہمیشہ ناگفتہ بہ صیبت جھیلے رہتے ہیں اس پر اپنا نتیجہ ص ۱۵ ہر چار دول کو تپا ہر پش مایہ نے لاکھ لاکھ مسلمانوں نے کینڈا یا قرب وجوار میں فصل کاشت کی ہوئی ہے فصلیں نہ ہونے کے پہلے یہاں مسلمانوں کی شہر جمہور کے گھر اپنا چھوٹے سے عیسائیوں کو کھینے سے چھیننے کا حکم دیا ہے مسلمان وہیں جاؤں گا کہ ایسا ہر روز کو ترجیح دیتے ہیں مگر انکی التجا یہ کہ انکو مہاجرت سے پہلے فصل کاشت لینے کی صلت دیا جائے۔ یہ جہا جہاں طر اس القوب اور ایشیا کو ایک پناہ گزین جہاں ہیں سلطان المعظم عیسائی سے بھی لاکھ روپیہ لگائی ہو دیکھنے کے مل کر لگے ہیں بلا قیاب کاشتکاری کے کہ مسلمان کاشتکاری سے کوتاہی اور انکی کچھ وہ پناہ گزین پناہ گزین ہر روز ہر پش مایہ نے لاکھ لاکھ مسلمانوں کو کھینے اور اب وہیں لاکھ لاکھ کاشتکاری سے چھیننے کا حکم دیا ہے

آبادی کھنڈ والو شہر کٹیا گار جو فوجی حلقہ بغرض حفاظت موجود ہوا اسکے گرد سائٹھ ہزار اسماعیل کرشی باغی ہر وقت اس خطہ میں منڈلاتے رہتے
ہیں کہ فوجی حفاظت کا مقصد یہی ان کیسوں پر شکری جانوروں کی طرح کو دینے اور ان دم دو کیس کی کوڑندہ فیتھوس ماب میں بہت تہوں
کو اجاگر مسلمانوں کی حفاظت کا ایک انتظام ہے۔ اس فرض کیلئے شہر میں تقریباً پندرہ سو یورپین فوجی مقیم ہیں۔ اور اس کو علاوہ سائٹھ ہزار
تہ کی سپاہ جو یورپین فوج شہر کا اندر رہتی ہے اور تہ کی فوج شہر گردا گرد حلقہ ڈالی ہوئی ہے ہمارے جو افسر یہ موقعہ موجود ہیں ان کا بیان
ہے کہ یورپین سپاہ تہ شہر اور اسکے فوجی حلقہ کی ہر گز حفاظت نہیں کر سکتی۔ اسی صورت میں تباہی ہم تہ کی فوج کو دان ہو کر طرح ہا سکتے
ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یہ اس قتل عام کا پیش چہرہ ہو گا جسکے سلسلے آرمینیا کی خونریزی کی بھی کچھ حقیقت نہیں بھجائیگی۔ مزید بلات ایسا
قتل عام ہو گا جو دل غلام کی آنکھوں کو سامنا اور ہماری باہرست ذمہ داری پر وقوع میں آئے گا۔ جو کچھ یہ کہنے ڈالنے کی نیت کیا ہے تو قہرینی
پر بھی وہ صادق آتا ہے۔ اس قصبہ کی آبادی پہلوں سے ہزار تھی۔ مگر پناہ گزینوں کی وجہ سے اب تیس ہزار ہو گئی ہے۔ انجن مین المسلمین جو کل
میں دم شہر کی کرائی تھی اس میں وضع ہوا ہے کہ جو مسلمان بلوہ و بناوت میں مگر بجا بخت کر گئے۔ اس کو قطع نظر اس وقت بھی جو یہ میرا ایک
سات ہزار مصلحتی کرشی کی کل آبادی کا تقریباً نصف مسلمان موجود ہیں۔ ان ایک لاکھ سات ہزار مسلمانوں میں ہے، ہزار کا گناہ انجن مین کی آباد
سے جو رہا ہے۔ یہیں تباہی آبادی کے جزیرہ کرشی پونان کو بھی کہہ جائیکے لکھو دوائی تہائی چھاپا ہے۔ مگر آبادی کا تہہ کو صدر قسطنطنیہ اور مصر و
بلند کہہ رہا ہے کہ وہ کسی صورت میں پونان کو نہ تھکے کیونکہ ایک نظر نہیں کر گیا اور اس صورت میں آخری وقت تک اسی کا یہ بجا بخت
کہ جائیگا یہ نصف آبادی کا تہہ نصف یعنی اس کو کل آبادی کی دہائی نسبت ہے جو آئرلینڈ کے ان لوگوں کو سمجھتی جو ہمدل و خوفناک حکومت
اندرونی کو کھاتے تھے۔ اور انکی لکھو دوائی علم ہا کم و سکوا اور حصہ ذہن کے ان فریق کا طرہ پر ہڈی وقت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔
اور انصاف مقتضی ہے کہ اس وقت کی نظر پر کرشی کی قسطنطنیہ اور مصر کی رائے کا قطعی فیصلہ کر دیکھتا ہے۔ ہر حال میں ہم کرشی کو کشت و خون یا آبا
کو کرکٹ مل کر مانے سے دیران کرنا نہیں چاہتے کہ کرشی مسلمان جزیرہ کی آبادی میں نہایت ہی خود دی اور ستمگم عنصر ہیں۔ مجھے پہلے تو کرشی کے
ایک معزز ممبر نے سال گذشتہ میں ترکی افواج کی طرف سے زندہ سنا سنا ہال سڑد ہوئی بعض نظریہ پیش کی تھیں۔ اسکے جواب میں موجود حالت
کو متعلق خود انگریزی ایئر لکھو کی شہادت کو پیش کر دینا مناسب نہ ہو گا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ترکی سپاہ کا طریق عمل نہایت قابل تعریف رہا ہے
لیکن تھہ ہی پر بعد از قیاس نہیں کہ کو ایک ملک کوئی اشتغال اپنے غائب نہیں کیا مگر کم ہے کہ شاید کینت نہ ہی پر جوشی اگلی برادری اور تکر
میں غلغلہ دے مگر فوج عساکر مانہ واپس طریق عمل سے ہمیں کوئی حمت باقی نہیں رہتی کہ وہ شملت افواج ایسا سلک کیو جانے اور جہت
سپاہ بھی جانلی کال طور پر تھی ہے اور کرا سنا ہمیں وہ کسی یورپین قوم کو کہ نہیں۔

یہ قسم و تبلیغ جو یونانیوں کو قزاقا حملے سے رزور ہوئے۔ یہ کیجئے کرشی کا زادی والا لکھتے نہیں گوتے۔ کہ کہہ کہ یہ تو تو
پسے سول کی تھی۔ بلکہ کرشی خود اختیار کی نہ حمت کوئے کہ بعض یونانی ب چیزوں کے کہ مستعد اور خوف ہیں۔ کہ میں واسو مل
لکے سپاہ کرشی کو آزاد کرانے کیلئے کرشی کو بلکہ یونان میں مل کر لے گئے تھے۔ یونانی گورنٹ کی یہ کل کارروائی ایسی تھی۔ کہ دیکھو
کی ہوئی ہے۔ اسو عام مظاہرین کو یہی کہہ سکتے ہیں کہ اسو کرشی کو شش کی اسو کرشی پر کرشی

بلکہ ملاوہ رو یا کو طبع والیج ولا ذلہ اور اس طرح کل عقد و نیز میں لگ کر کھڑا دیکھ لیا اپنی طرف کو کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا چنانچہ وہ اس کا
کوس رو یا مانتی نیکر واد بلکہ ایک دفعہ مش اور اس کے کھنکھنے کو لیتا چڑھت داب اور اقتدار سے انتہائی درجہ تک کام لینا پڑا۔ پونا نیز نے عقد کر
پہری ملو کیا۔ بلکہ وہ اس کی جہاز و نہر بھی گودباری کی۔ حیرانم نازہ فساد اور عالمگیر جنگ برپا کرانے میں یہ تمام کوششیں کیا رہیں تو یونانی
آخری دوا و علو اور تحصیل میں شری کو لڑائی پر مجبور کر دیا۔ اوکلی یہ بدل اپنے ایک ہوشیار گرسب کچھ پٹیشہ کو ہوا اور بطرح ۲۵ ہوا کو ہوا کا بازکی
چال کو مشابہتی جو یہ علم کو کچھ جوہر کو کڑا جانے کی صورت میں بھی انکی حالت پہلے سے کچھ زیادہ بدتر نہیں ہو جائیگی۔ ایک ہی دواؤں پر
بڑی بیماریاں شریک دیتا ہے۔

یونانی آئین و کنسٹیٹیوشن کی بے شبہاتی - یونانی قوم کی یہ سچے بڑی قیمتی ہو کر ادنیٰ اصل کوئی طبقہ امر موجود نہیں۔ امر اچھوڑ غاندی متمولین کی جماعت بھی موجود نہیں۔ کہ یہ جماعتیں عوام کو خوش متاثر کھنکھ کا کام دیکھیں اور اندرونی یا بیرونی مظہر کو ملت بادشاہ اور گورنمنٹ کو مدد دیں۔ بالفاظ دیگر عام رعایا اور بادشاہ کو درمیان کوئی واسطہ یا درمیانی طبقہ نہیں ہے۔ یونان میں صرف ایک دارالشوریٰ ہے جس میں عوام کو کھلا اور نایب ہوتی ہیں۔ دوسرا جمعیہ (سینٹ) دارالاعلیٰ یا الدلشہیزم نہیں ہے۔ اور بدقسمتی یہ کہ ایک دارالشوریٰ بھی عوام کا قیام نہیں۔ بلکہ جہاں تک پارلیمنٹ اقدار کا تعلق ہے۔ عوام رعایا کی طرف سے حقیقت تصنیف کو شوریدہ سر پر جوش اور تلون مزاج باشندوں کا جو جمعیہ تیزی نایب اور قیام نہیں ہے۔ بہشتی اس وقت ہی ویکو ہی عقل کے اندر ہی فریادیں ہیں کہ ایسے دن ہزار برس پہلے تھے۔ حال کہ اتھنری اس وقت کو اتھنریوں کو کچھ زیادہ سمجھ دار نہیں ہوگی۔ جنہوں نے مشہور آفاق دربار موضع و بلخ غلیب و بلخس تینیس کی پدرانہ نصیحت کی کھلی اٹائی تھی۔ اور اس فرزانہ بیعیدل کو اپنا سفر ادا ہونا نہانے والا کار کا رہتا تھا۔

یونانی سیاستمدان اور متفکرین کی حصہ کشیدہی دست قانون پیشہ گوئی اور اخبار نویسوں کی سرکوب جو پالیٹیکس کو گنہگار کا ذریعہ سمجھتے
اور اس کو سبکی کا پتہ نہیں۔ ان کا تمام پالیٹیکل کارروائیاں بالعموم خود غرضی یا کسی فوری حوصلے پر مبنی ہوتی ہیں چنانچہ یہ عام مسئلہ کہ
یونانی میں جو قدرتی برسر حکومت ہمدرد سلطنت کو تمام انتظامات کا بوجھ ذریعہ مخالف کو سپرد الدیانتا ہے اور کل محاصل اور ٹیکس اسی کو دینے کو

[illegible]

کمال ہے۔ ایسی صورت میں مروجہ پٹیاہ یونان کو جب حکومت میں ہی وزارتوں کا پچاس سو دنیا و مرتبہ بلحاظ کوئی صحت نگاہ امر نہیں سمجھتا۔

یونانی ریاستیں کہ جزیرہ مابقان کی اکثر ریاستوں کی طرح یونان کی بھی بہت بڑی تھیں۔ یہ کہ ملک میں کوئی مستقل حکومت نہ تھی۔

یا امیر و شریف اعلیٰ طبقہ لوگوں کی نہیں جو کہ ملک کو ان میں سے بغرض اور محض ملین لینڈ بیسیم بھیج سکیں۔ بنا برین ان کی چھٹی چھٹی بلقانی ریاستوں اور بادشاہوں کو اندولی پالیسی اور انتظام کی حالت نہایت اتر متذبذب اور پست ہے۔ سرکاری حالت ویسی ہی اترتی جیسی کہ یونان کی۔ بلکہ ان کی حالت یونانی کچھ کمزوری سی نسبتاً بہتر ہے۔ کیونکہ بلکاری یونانیوں اور سرکاری کی نسبت زیادہ متعلق مزاج و امتیاز ہیں۔

یونان کی حالت سب سے بھی کچھ کمزور ہے۔ تو ان کی زبردست جماعت امر موجود ہے اور دوسری وہاں جہن غافوہ کا ایک شاہزادہ کلان جو جزو مل میں جبراً انتظام و سلطنت اور استقامت کا اثر ڈال رہا ہے۔ یہ مسئلہ ابھی زیر بحث ہے اور اس پر قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔ کیا یا جنوب کی جنوب میں ان چھوٹی چھوٹی آزاد ریاستوں کا قیام کیا جانا خود ان ریاستوں اور علم ہی نوع انسان کے حق میں مفید ہوگا۔ کیونکہ ان کا نقصان بخش تو ثابت نہیں ہوا۔ تاہم مزید تحقیق علیہ امر ہے۔ اس ملک کی اس جماعت کو جو بہرہ دہی اخذ نہی اور رفت قلبی کو بری شید او مغفون یاد می ہے۔ اور جسے ان ریاستوں کے قیام ہونے پر محض اس لیے کہ وہ مسیحی کہلانے کی دعویٰ دیا کرتیں۔ بڑا ضرر و زیان تھا۔ شروع شروع میں ان ریاستوں کے متعلق یونانی چوڑی اور شاندار امیدیں تھیں۔ وہ باطل اور بوجہ ثابت ہوئی ہیں۔ سو چند مستثنیات کے عام یونانی سزلی۔ یا بلغاری نام کے سوا اور کسی بات میں جیسا انہیں اندو شورشوں اور انقلابات کو علاوہ ان ریاستوں کو وزارت اور سیاسیوں ایسے بھول غایت ترشی ہیں۔ اور دیکھا تو ام پر جو ان کی حدود کو اندازہ ہیں۔ یہ ریاستیں ایسا عجیب اور عجیب ظلم و ستم کرتی ہیں کہ دنیا کو اس کے حق میں دشمنان صفت پریشانی خیز ہوں۔ تو ان کو نہیں وہ ہمیشہ زیرِ عداوت اور ایسی اقوام اور ایسا غرض مقاصد کو نصب کرنے کے مزید موصوں کی تلاش وقت میں ہوتی ہیں۔ جنوب و اہل کی طرح کثرت و وہ طہ نہیں۔ یونان کو ٹکی چلا اور جو لوگوں کو زحمت و جہالت بھی طبع ملک و زمانہ و مانت و تاراج تھیں۔ اگر یہ سوال اس وقت پر کیا جائے کہ حکومت یونانی حکومت کی بہترین فرقہ نامناسب ہوگا۔ میری رائے میں اگر تفسلی کو عیسائی مسلمان و نو مذہب کو باشندوں کو برا لیا جائے گا۔ اوں کا سرف و اطمینان ہوگا۔ آزادی اور چھائی و اپنا دل کی رضا ظاہر کر دینے کا نتیجہ و نکتہ حق میں معزز ہوگا۔ اور نہ اوں پر کسی طرح کا دباؤ یا رعب ڈالا جائے تو باغیہ جو یہ عیاشی اٹھائے گی۔ یونانی گورنر پر سلطانی حکومت کو ترجیح دیکر اس کو حق میں لای دی۔ اور یہ یونانی امر کہ غیر یونانی (عیسائی ہوں یا مسلم) بلا اختلافاً حد سراسر کی حکومت کو ترجیح دینا اور پس نہ کرتے ہیں۔

عیسائیوں اور مسلمانوں میں مقابلہ کہ جو واقعہ اور نیم لوگ مذکی سلطنت کی قطع و بریل بیان نام نہاد عیسائی ریاستوں کو قیام پر چید مسرور و متوجہ ہو کر غلیں سمجھا رہے ہیں۔ وہ اس امر کو قطعاً نظر انداز کر رہے ہیں کہ اس قیام کا بطور قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ عیسائیوں میں یہ ہوتا رہا جو کہ دیگر مذہب اقوام نہایت ہی ظالمانہ و جبر و تعدی اور تیج ستم کو مانگا۔ اور نکتہ مشق جہالت ہے۔ بلکہ اکثر صورتوں میں تو یہ قطعی کجگئی کا باعث ہوا ہے۔ کیا ان کو بلکہ عیسائیوں کو مذہب کی نفرت کی وجہ سے ظالم و ستم کر رہے ہیں۔ اور کیا ان کو مذہب کی رو گیا کہ وہی جلا کو بعد بلکاری عیسائیوں کو کس عید دی ہوگی۔ اور مسیحی مذہب کے کمال امن پسند اور اپنا مسلمانوں کی حق جو خالی حصہ کو گہروں سے بیخ ل اور لے شاہ جارج چر شاہ و نزارک کا دوسرا لکا ہے۔ مسلمانوں میں اور مسلمانوں کی مغزوں پر یونان کا دباؤ تھا۔ چھا۔

اور تقریباً ایک نصف کو ہلاک نہیں کر دیا۔ اس پر شوب نامیوں میں لاکھ سو زیادہ یگانہ مسلمان جن میں زیادہ تر عورتیں اور بچے تھے ہلاک ہوئے۔
 بلند یوں کی اسی پر کٹا کھینچا۔ وہ یونانیوں کو ساتھ ترکوں کو بھی زیادہ بعض عقائد کو جسے چنانچہ انہوں نے یونانی آبادی کے
 حصہ کشیر کو دن رات سناؤ رہا کہ چنے ملک سے ملنے کو کیا بیہ کوئی بھی ہوئی بات نہیں کہ مقدونیہ کو بلجاری اور یونانی ترکوں کو کشتہ خانات
 نہیں چھنے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ بڑے شتمنی اس درجہ تک بڑھی ہوئی ہو کہ اگر کسی ترک مقدونیہ سے میل جول جو جائیں تو بلجاریوں
 یونانیوں اور لیشیوں کی ہی سخت خانہ جنگی شروع ہو جائے جب تک کل اسیں تباہ و معدوم نہ ہو جائیں وہ کبھی ختم نہ ہوں گے اور پھر آواز
 ہونے کی ہر بیوقوفی منائی تھی کہ اگر گڑبگڑ کا تمام مسلمان باشندوں اور کل ترکی فوج مقیم قلعہ کو کمال دشمنانہ طریقوں سے جکڑ دیا جاتا۔

کیا اس سو کوئی خود بشر کا رکھتا ہے کہ مسلمانوں کو بھی ان کے گروہوں میں رہتے پھلتے پھوٹے۔ اپنی اراخیات پر قابض رہو انما فیصلہ
 کاشت کر کے ویسا ہی حق حاصل ہو جیسا کہ اوکو "عیسائی" ہسالیوں کو۔ وہ ان تمام نہاد اور بدنام کنندگان کی سخت عیسائیوں کے حصہ کشیر سے
 جو مسلمانوں کو فائق ہو کر لڑائی چڑی شخیان لکھتا تو رہتے ہیں۔ اور جبکی ہمارے ملک کی سیریز وہ ان مزاح انما وہ نہ فریض کرتے تو پھر
 اور اوکو فرشتوں کو ہم پلٹاتے ہیں بد بھان زیادہ مصوبہ سلامت رو رہتے ہیں بہادہ جاکش متعل اور مفتی ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ
 عیسائی کو کچھ مسلمانوں کیوں انگریزی حیات کا زیادہ متعلق اور مزادار سمجھا جاتا ہے۔ یہ دعوت ہو کہ ہم سب کا یہ ملحقہ ہے کہ صرف
 مسیحی مذہب ہی اس کو عالمی ہونے کی قابلیت رکھتا ہو اور کل دوسرے مذہبوں کو بڑھ کر مبنی نوع انسان کو اخلاق و فلاح کی اعلیٰ و ارفع سطح
 پر پہنچانے کے قابل ہو مگر ایسا نتیجہ سترت ہونے کے لیے بھی اور زندگی بخش مسیحیت درکار ہو نہ کہ مذہب مذکور کا بعض نشانی اور رواجی عقائد
 و اظہار جسکے ساتھ عقائد کی صداقت و حقیقت کو ثبوت و ظہار کیلئے کوئی فعال اعمال موجود نہ ہوں۔ دراصل ایک نیک ایشیا کو ایک کو دہشت
 و قسبات میں جا بجا بچشم خود دیکھتے ہو کہ خود خفاک روسی جہاں کو خاندان برادہ شدگان اور سمریدوں کو دیکھ رہے ہوں تو کیا اوکو انگریزوں کی
 کی منافقت اور متنازعہ عمل کو جنہوں نے ۱۹۰۷ء کو مظالم دینا کو بغلاف جو بھی صرف میں ہیں جو عیسائی رویوں کو یونانیوں اور
 یگانہ و معصوم مسلمانوں پر توڑتے تھے خفیہ سی آواز بلند نہ کی تھی سخت عمارت کو ساتھ دیکھنے پر کیلئے کہ تعجب ہو سکتا ہے۔

نئی نوع انسان کو ان جھوٹی چھوٹی عیسائی، عیسائیوں کو قائم کرنے کی جو فائدہ پہنچاتے اسکا اندازہ کرتے وقت منصف منہ پر شجاعت
 پر ان مظالم و تباہی و بربادی کو بھی نظر رکھ لینا واجب ہو جو ہر دست اور یگانہ مسلمان یا بڑی پروار ہوئی تھیں۔ کرپٹ کو دقتات و بابت
 ظاہر کر دیا ہے کہ دست با حاصل ہو کر پٹنی عیسائی یا یونان مسلمان ہسالیوں کے سیکڑ کر رہے ہیں۔ آرمینیوں کو اگر دست بالا حاصل ہو جائے تو کچھ کر لیں
 و سکا اندازہ اگر کیفیت بنام لیون ترک اسیروں یا آرمینی عیسائیوں کو باقیہ سیریز غلامان قتل عام اور انہی سازشیوں کو تسلط
 میں آئے مذہب کے گے پھینکنے سے متاثر ہو رہا ہے۔ مسیحیوں کو غلام میں سب زیادہ مسیحیت کا دھوکہ دینے والی سلطنت عیسائیت کو عیسائی
 نے ایشیا کو کچھ کا ایک منظم جہاں آرمینی باغی لکھ ہزار کی قندہ اوسیں تعلیم دہ کر افواج قاہرہ کا متاثر کرتے رہتے تھے۔ مگر عزائم انہیں
 نے دشمنی و زہی دہنوں سے کام لیکر اس فساد کو فروغ دینا کے منغل حالات بست سالہ عہد حکومت کے ایک منیر میں درج ہیں۔ یہی
 منیر میں تسلط کو فساد کے حالات منبرج ہیں۔

چلو اور ہم پر پا کر رہا ہے۔ مگر اوتھے بدرجہا زیادہ سخت مظالم پر۔

کہ ہم اس طرح کی کجی بظاہر است و حکیمانہ ہم پر فرض جو پسند کرتے ہیں۔ اسی کو متعلق ہر شخص کی ایک نہایت ذکی الفہم و قابل نامہ نگار و ایشیاد کو حکم کو درستی اطلاع کی سیاحت کو بعد پانچ ۱۸۵۴ء میں سب ذیل متحرک کیا۔ اس وقت تک میں نے وہیہ متحرک کر کے پانچ اربہ کر کے مسلانہ نوپا ایسے مظالم توڑ کر جو عوام میں کدہ اور سختی برافروختہ اور متعلق ہو کر عیسائیوں پر جواب دہی برکی اسی مظالم و ستم اور دہی پانچ زبیری اور پیرستی کریں کہ کل عیسائی دنیا غضب آلود ہو کر انچوہم مذہبوں کی حمایت میں کٹری ہو جائے۔ اس میں مرد جو کہ عوامی بھلا گو ہو جو مسلمانوں کو غصہ زدہ کرے پناہ عورتوں اور بچوں پر پی کھلیگا۔ غصہ بھگیزوں کو کھینچے جانتی ہیں کہ ایسا ہی ظہور میں لایگا اور یہ مسلمہ صحت کہ وہ ہی بات کہ اپنی کامیابی کا زبردست عنصر اور موجب خیال کرتے ہیں۔ اس نامہ نگار نے یہ حیرت انگیز پیشین گوئی کی تھی کہ "تذہن انجینئرز کی سطح پر راجح اور قوطیہ کھلیگا ہر شہر میں کیا جائیگا۔ اور کڑا اسی کا اصل مدہ شہر مذکور کو اور ذی باشندہ و عساکر کے پیشین گوئیوں کو چوبیس ۱۸۹۱ء میں لکھی گئیں۔ جولائی دہشت ۱۸۹۱ء میں بمقام ساسون اور یہ ستمبر ۱۸۹۵ء کو قائم قوطیہ بھر فوری اور آئیں۔ ترکی اور انہی کی بناوٹ کر ذی زبیری ہونی بہت عرصہ پہلے یہ دونوں پیشین گوئیوں کی گئی تھیں۔ بناوٹ ساسون جولائی ۱۸۹۱ء میں شروع ہوئی تھی

تشہیر مظالم بناوٹ ساسون کو فرسوزی و ستم و آبی عرصہ جبہ جس میں بہت تھوڑے عرصے صرف ۲۶۲۔ ارمنی ضلع ہوئے۔ تمام مغربی

مفوضہ یورپ اور امریکہ کو زیادہ تر انگریزی اخبارات میں نہایت ہی خوفناک و ناقابل فہم محاذیہ مظالم کمال کردہ بیان کر رہا ہو گیا۔ جنہاں کو مظالم کی ہر ایک انگ اور ہمتی ہر عام مذاق زیادہ تر اسکا ستلاشی رہتا ہے جس میں موجودہ تہذیب کی ایک سخت کردہ سی ہو رہی ہے۔ اکثر ہر جہاں بظاہر چھوڑ دینے کو مظالم کو تفصیلی حالات کی ویسی ہی طلب ہے جو جیسے کہ بری اڈیوں کو بڑے کالوں کی ہمارا کر لینی۔ اور یہ دونوں غرضیں انہی دن و ناغ کی بجائے باری کو ظاہر کر دیں۔ مگر ستمبر ۱۸۹۶ء اور اکتوبر ۱۸۹۶ء کو میان میں عرصہ کے کسی نمایاں حد تک کوئی مظالم واقع میں آئے تھے۔ محاذیہ مظالم کی حیرت انگیز وسعت اور نشوونما کا باعث کہی صرف وہ تردد اور کوشش نہیں ہو سکتی جو ہزاروں میں عام ناظرین کو غیر معیجہ و زندہ سب مذاق و طلب کو پر کر کے بڑے کر کے ہے۔ یہ وسعت اور نشوونما نہایت عظیم و سونپا اور کمال غور و پختہ و مرتب کی گئے۔ انتظام تشہیر اور مددش کا نتیجہ تھو۔ جسکے بعض گناہ اور محنت تھو اہلکار اہلکار کی سازشوں کو کو فرسوزی کو مصدومہ گروہاں اور مضامندہ کا تھو مظالم کو متعلق تمام دشمنانیں ادا کر کے ٹیکہ گرم و جل ایک ہی شہر اور ایک ہی مقام اور ایک ہی انجمن میں اہل چند عیار ارمنی سازشوں کی حاجت کی طرف سے ہلکا حصہ کثیر روسی سرحد کا اندکار بھگان اور فٹس کے ذمیان تھو مضامندہ ہونے تھو ان سازشوں میں ہر چند کہ قلم و دین خود ارمی ہم کو اندہ یا قرب و جوار میں تھو۔ انکشان میں محاذیہ مظالم کی تحریک ایسا زور پر لگائی کہ وہ تقریباً اسلام کو بظاہر عام جہاد کی شہر نشینہ کیا۔

اس وقت میں تشہیر وغیرہ کو لے کر تھو ذی انتظام کیا گیا جس ۱۸۹۶ء کو مظالم ہندیا کو متعلق دس ذکی تھا اور اس شہر ہندو عیسائی ہی تھا۔ یہ ہندوستان کی پہلی کوشش کی جو گشتہ خاطر کار با عالمی تاکہ سلطنت عثمانیہ کی حیات و موت بالکل مدد کر دے پھر صبح جانور ۱۸۹۶ء میں روسی پالیسی کا نا خدا ایک نہایت ہی قابل اور متعلق علاج و در پر رنس کو ناف تضار جکی شب و روز میں خواہش اور کوشش تھی کہ ہم کو کسی اور کوشش تھی و اور مصدومہ کا مال کیا جائے۔ یہ وہ عاصبات تھو ہیں کہ قوطیہ اور سلطنت عثمانیہ پر تصرف و قبضہ کیا جائے۔ پرنس لوپا

اپنے عا کو حصول کیلئے جو باریاں جائز و سائل اور ذرائع کی کچھ پروا نہ کرتے تھا۔ وہ فالصرح سی تھا۔ اور قومی خوش اس میں بدرجہ کمال موجود تھا۔ وہ محب وطن بلند عزم بلند پر دانا اور عزیز ثناء جاز کی پروا نہ کرتے جس طرح بنیڈی اپنی مدعا کی تکمیل کا عزم باجمہم رکھتا تھا۔ وہ باتوں میں سوچا کہ ایک ہفتہ روس کو نظر نہ رہتی ہے۔ انیس سو ایک ہیرہ کہ سلطنت عثمانیہ کو ایسے طریق سے کال رہا۔ وہ معدوم کیا جا کہ قسطنطنیہ کا شکار عظیم اسے لے سکے۔ دوسری ہیرہ کہ ترکی کو ایسی حالت میں کر دیا جائے کہ وہ روس کی پوری پوری دست نگر ہو جائے۔ اور خواہ تخت عثمانیہ قائم ہو۔ سلطان دراصل اس کو محکوم و ابجڑ لڑے کہ نہ ہو۔ کبھی روسی ہیرہ کا کہ پڑ رہا ہو۔ اور کبھی دوسرو کو۔ دونوں کو ایک ہی غرض یکساں مل سکتی ہے۔ روسی چاندلہ وزیر خارجہ (ڈیپٹی سیکرٹری) آخری بارہ مہینوں میں ہندو جہات و مہاباد باخص جبر قسطنطنیہ کی وجہ سے دوسری روش کو ترجیح دینا مناسب تھا۔ کیا یہ بدالیسی بنیڈی قابلیت سے اپنی چال مچا کر دوسری روپا در تحریک کی پادشاہ متنازعہ صدر محاربہ تھا کہ چوتھوں میں ۱۹۰۹ء میں خوب زور دل پڑا۔ انگلستان کی عام راج کی کی بالکل گزشتہ اور خوف ہو گئی۔

ترکی کی برہمنگی کہ اب صرف اس بات کی کسر تھی کہ گئی تھی۔ کہ سلطان العظم اور ترکی قوم کو یہ فیہ نشین کر لیا جائے کہ انگریزی گورنمنٹ بھی ترکی کی مخالفت ہے اور وہ بھی فیہ صفت وہی ہی خوف اور گزشتہ خاطر ہے۔ یہی کہ انگلستان کی عام راج کی یہ کام اپنی مدعا پر روسی سفیر متینہ قسطنطنیہ کو یہ کہ گیا۔ اور اس تیرنہم و تجوہ کار سے اس کام کو کال علیا جانی اور قبل تعریف ہوشیاری کی ساتھ ہر کام پہنچا دیا۔ انگلستان کی یہ قسمی سی ایم نیڈیٹ کو انگریزی سفیر متینہ ابجالی اپنی مدعا کی تکمیل کیلئے نہایت ہی مفید مگر جو ناہستہ اپنی قرب و کام آ رہا تھا۔ آرا لہ کیا۔ ڈپلومیسی درصفا بنا معاملات کی کل تاریخ میں اوں کا فدا کی ہو کہ کوئی چیز بیاہ و عبرت بخش اور نصیحت نہیں جس میں بیچ ہو کہ ایم نیڈیٹ اپنی مجلس اور رفیق ایک مہینے فرانسسی سفیر کی فائز اور فرنگی کی پوری پوری مدد پاتے مگر سطح سرفلپ کری کو ترکی کو بخلاف دیکھا اور دو کو فورا اور ادر خطرات کہ پڑا کو پڑا پڑا ملا گیا۔ فرانسس اس کو لیکر ایک سفیر نے بغاوت سازوں کو فریق انطا کا تسلیم تحقیق کیلئے جانیکا مٹا دیا۔ جولائی ۱۹۰۹ء تک جبکہ فرانس لوناف ڈانگریزی مداخلت کو بہتہ میں علانیہ حال ہو کر لارڈ سالبی کو صاف صاف کہا کہ ایسی مہلت روس کو ساتھ اعلان جنگ کرنے کو مٹا دے گی۔ سرفلپ کری پورا پورا روسی سفیر کو جو کہ سر مل اور اس انعام میں اس کو بھی ایک خط کو ایسی نیڈیٹ کی نیک نیتی اور صداقانہ رفاقت پر شبہ نہوا۔ بلکہ ترکی پر دباؤ ڈال کر کہیے روس فرانس اور انگلستان کا اتحاد کا علانیہ دور پردہ دو طرح لہنا چوڑا اظہار کیا جاتا رہا۔ اور سرفلپ کری کو کل فرانس واری اپنی سرکیر ایشیا کو پکھلے لئے اصلاحات کا ایک نامکمل العمل۔ گران چرخ اور سخت شتعالیہ مسودہ پیش کر دیا۔ دو نو انگریزی گورنمنٹوں کو یہ تین کر لے دیا گیا تھا۔ کہ وہ سلطان پر دباؤ ڈالنے کو لئے روسی شرکت پر مجبور ہو سکتے ہیں۔

سلطنت عثمانیہ کو موروثی دشمن روس اور اس کو قلام ملکہ گوش فرانس کو ساتھ ملکہ انگلستان کو اس طرح کو ذکر کو ساتھ ترکی اور باؤڈا انوسے طبی طور پر سلطان العظم کی مسلمان رعایا پر نہایت ہی بڑا اثر پڑا۔ سرفلپ کری کو مسودہ اصلاحات سے ملکی منظور ہی پر کثیر اقتدار اور غالب سلطان قلیل القعد اور عیسائی آبادی کو تخت اور دست نگر ہو جاتے مسلمانوں میں عام ہنگامی ہنگامی اور اس ناہنجی اور

یعنی برلن کو گزشتہ اور انکی جائیں روٹنٹ کو گزشتہ اور اس کو اس طرح کے حکمت پر متعرف ہوئی۔ سترجم

خط و غصہ سے ان کو بہرہ و خبر دے گا کہ افغان قبیلہ کی جو بہت سی صاف کردہ زمینیں اور سویت جگہاں خوب زوروں پر تھا۔ اور یوں ہی ہر کو
کھانہ کو قریب ارڈنڈل میں غریب و دل ہو گیا تھیکہ کر رہی تھی۔ روسی چاندلڈا اپنا مشہور اعلان صادر کر دیا کہ وہ مل متحدہ کو بیڑہ و کھیر و دودھ
داخل نہیں ہو سکتی جس بلان ان کی گریزی گورنٹ میران شہر ہی نہ ملے۔ بلکہ انہوں نے دل میں خفیہ ترغیب دہی از حد ہوئی۔

روسی پالیسی کو انہی ظہور سوال کرنا کہ روسی چاندلڈا سویت کیوں کیا کر کے لڑی کو اپنی پرول کو بھیجے لیکر سلطنت عثمانیہ کی قطع برید
میں نظر ہر حال ہو گیا۔ اسکے دو جواب ہیں۔ ایک یہ کہ روس کی ہیشہ سویت کو شش اور پالیسی یہی ہے کہ لڑی میں حقیقی صلاح و ترقی نہ ہو
اور شرابی اس خطا کو بڑھاتا ہے تاکہ لیکمن لڑی اندرونی کمزوری ہی کو کمزور کر دے۔ اور سلطنت عثمانیہ خوب تہمت پائی کی طرح خود بخود
روس کو تہمتیں گرے۔ دوم یہ کہ روس کی نہیں چاہتا کہ دیگر یورپ طاقتیں اور خاصا صکر انگلستان قریب لڑی کی قطع اجزا و حصا کی
حمت کو عملی قطعی تصفیہ میں کوئی عملی حصہ لے۔ اگر انگریزی بیڑہ قسطنطنیہ میں موجود ہو تو اس کو انگلستان آئندہ کو فیصلہ میں غالبانہ ہی
خاصی نفع دے گی کہ قابل ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ روس انگریزی بیڑہ کو قسطنطنیہ سے دور رکھنے کی تاہم دیکھ کر تاراج ہے اور کراتار سے دیکھ کر
تب تک لڑی کو معدوم نہیں ہونے دیکھا یا کر کیا بینک عمل تصفیہ صرف اس لڑی کو تصفیہ نہ جائے۔ لارڈ سلسبری ڈائریمنٹ
کی رو بہ بازی اور کو غریب کو متعلق اپنی نام لگی اور اندوگی کو کوئی خفیہ نہیں رکھا۔ بلکہ اس صاف صاف اظہار کیا کہ اپنی گذشتہ
میں اس لڑی سے بقا قسطنطنیہ باختر انگلو مجبور بیان کیا کہ وہ لارڈ سلسبری کو شہادت دینی کو شہانے اور پھر اسکا مرئی عمل کر لیا تو
پچھلے سو خورشید اور ساری ہے۔

جرمن پالیسی کی لڑی کو معاملہ میں جرمنی گذشتہ تین برسوں میں بہت بڑا کام حصہ دیا ہے۔ انگلستان میں جرمن پالیسی کو سبب
کہنا اور جرمن قیصر کی ہنسی اور انعام فیض ہوتا ہے۔ یہ فیض اچھا نہ بلکہ میری رائی میں صریح نامناسب اور ناجائز ہے۔ کیونکہ لارڈ
کے پریسیڈنٹ کو دیکھ کر کہ وہ جرمن کی ناکامی پر ہار لبا دی (ٹیکو لیم کو نامہ رکھتے کہ وہ لیکھو لیکھو قیصر کو دیکھ کر کہ کیا ہوا ہوا نہیں۔
قیصر کی خارجیہ پالیسی نہایت مختلط و با حزم و ملن پرورانہ اور دنیا کو اس کو قیام کی عید ہی ہے جو جرمن پالیسی نے جرمنی کے شرق میں بالسطح
پراگیزی اخراص کی جسی بہت مدد ہے۔ اگر اس جرمن پالیسی کا اعتدال قائم کرنا والا اثر موجود نہ ہوتا تو غلبہ و جو یورپ عرصہ کا جنگ انگلیز
میں مبتلا ہو گیا ہوتا۔ سلطنت عثمانیہ کی تقسیم ہو گئی ہوتی اور اسی طرح ہو گئی ہوتی جو بحیرہ بین الارض دروم اور شرق میں انگلستان کے
بحری اور لینیکل اقتدار کو جس میں ہلک نہ ہی سخت خطرناک ضرور ہوتی۔

مشرق میں جرمنی نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اسکو جو بی صہیو کیلئے متوفی زار کو لاندہوت کو وقت تک زمانہ گذشتہ کی طرف نظر
دورانا و جب جو۔ اور سویت انگریزی اعتبارات کو ایک حصہ لیکر لگی اور جرمن انگریز جویشی کو ساتھ روس کی دوستی اور اتحاد کو فوٹا
الابو شروع کرے تھی انہی دنوں پرنس آف ولز سینٹ پیٹرز برگ گئے تھے۔ جہاں ان کی بڑی تپاک کو ہانڈاری کی گئی تھی۔ مندرکہ صد
اخبارات میں انہی ہر طرف کی معمولی ملاقات کو بڑا چڑا کر دیا کہ وہ ہم لینیکل و منفرد رہا۔ اور اس پر لینیکل رتا و کارنگ بڑا دیا۔ اور
لیکن شروع کر دیا کہ انگریزی اتحادات کااب بنا و در شروع ہو گیا۔ روس جرمنی کی جگہ سے لگا۔ اور انگلستان اور روسی سمیر

میں بیوی لفظ جو بخوبی اور نفرت متولی پرورد عزت اس پر نہیں چلی آئی بلکہ متعلق اس پر نہیں چلی۔ در قدیم الکلیہم ترک کی دشمنی اور انا دہندہ جلا آنا اور سحر و
 ترک کو کلام ہے۔ بچہ پاری کو گزندہ فحاش جن میں ہی افواج ترک مسلمان کی خوریزی اور جو جرم میں کوئی کسوفی رنگی تھی اور کسی قسم کا دشمنیا ظلم
 دستم یا سنا تھا جو ان بچہ پاری و سپر کیا گیا تھا ایک ترکوں کو بخوبی یاد ہیں۔ ان زبردست اور بالکل متعلق ہی تعصبات پر ایم نیند و ف
 کی الجھنا نہ قابلیت اور مدبرانہ فرات گو وہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کی ہیں کہ کبھی غالب نہیں آسکتی تھیں مزید برآں یہ بخوبی معلوم ہے کہ جرمی
 روس کی عکس ترک کی نقصان پہنچا کر کوئی ارضی عامل کرنا تو دیکھ کر پوچھ لیکھ اقتدار کی بلا و سہلہ تو دیکھ کر بھی سلفا غرہ نہیں
 رکھتی۔ جرمی کو قسط غنیمت کی تفسیر کرنے و فو کا، ایشیا کو چھک کچھ حصہ دیوے لینے یا آنا لے ڈارڈینڈ یا مسر پر قبضہ کرنے کی کوئی
 نمانہ نہیں جو جرمی کی بڑی خوش تر کی کا فوجی اتحاد اور چند تبار کی مراعات میں اور جو کچھ یہ مراعات ترک کی کیلئے بھی دیسی ہی
 حقیقت میں جیسی کہ جرمی کو ترکوں کو عطا کر کے لے دی جان سوتا رہو۔ الغرض ہم نیند و ف کو بعد کشف ہو گیا کہ جرمی اقتدار کو دیکھ
 سہا یوں اور بالبالی (سلطان العظم اور ترک کو نشت) دونوں ملکہ و انا زہ غلبہ مال پر پاس و تہوڑا ہی عرصہ بعد وہ ملازمت پر نہیں
 پر علیحدہ ہو گیا۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ بدشاہ و دنا رکش ہوا یا ملکا۔ لیکن باغلب و جمہ اسکا باعث اس کام کی خفت تھی شکلا
 کر یہ اور اس نازک موقعہ کو دوران میں جو عمارت دوم و یونان پر تیرہ عمارت ہو رہا تھا۔ جرمی نے اپنی کل اقتدار ترک کی حمایت میں جو کل
 حق پر کیا نہ اور ہر انصاف تھی کام لیا۔ روس نے بھی یونانوں کی علمی مدد ملت کو وقت سے معقول مدد ترک کی تائید کی۔ نہ صرف وہ
 کو بند کر کے ان کی درخواست میں الفاظ میں بد رویہ تا سلطان العظم کی تھی اور اسے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہی گوشت کو اس کا کما
 خیال تھا کہ سلطان العظم کو کسی طرح آشفٹ خاطر ہو نہ سکا تو نہ بل۔ زار نو از مقام مد کو سیلو تاجیج، مدد ملی عہدہ ما جو سلطان العظم کی
 خدمت میں ارسال کیا۔ اسکی عبارت جو سرکاری طور پر شائع کی گئی تھی حسب ذیل ہے۔

”اگر سچی دوستی و تعلقات اور انس و سگت جو ہم دونوں موجود ہیں مجبورات شوکت تاب شہنشاہی کی کہنات ہی شریف
 خیالات کو پاس یہ تہی کرنے کی تحریک کریں اور میرے دل میں اس کی پختہ امید پیدا کریں کہ مرادہ جنگ مبادل میں جناب کی شعل افواہ
 کو جو فتوحات حاصل ہو چکی ہیں۔ آپ ان فتوحات کی شان و شوکت کو ادان میں پسند و مستدل ارادوں پر صافانہ فایم ہو جو حال تاب و آغاز
 محارب میں ظاہر ہو اور ہر شعل افواہ میں فرما سیکے تو ذات شوکت سمات میری اس التجا اور امید کو بغیر استجاب نہ کیجیے۔ یونان میں اپنی افواج
 کی حرکت اور پیش قدمی کو فی الفور و کدی اور قیام میں ہر نقصان صلی کر لے کر دل عظام کی کچھ بچاؤ اور دشمنی کو منظر فرمائیے سے جناب کی اس
 عزت و وقت میں جو اس وقت آج کو محال ہو اور یہی اصافہ ہو جائیگا۔ اور ایا کرنے کو آپ ایسی کال عقلندی کا کام کیجئے جو کہیں
 ذاتی طور پر ہمیشہ یاد رکھو گے۔ آخر میں ذات شوکت سمات شہنشاہی کو التجا کرنا ہوں کہ میری کچھ بد بختی والی اور مادی دوستی یہ ہیں
 رکھیں۔ نکولس“

اس سے چار سو دو ہونے جو ترکوں کی دشمنی اور عداوت میں باز نہ رہا باغزق میں بہت ہو گئے۔ اور انکی تسبیح بیتہ کو ایک کلمہ
 بادشاہ کا ایک مسلمان فرزند کو بایں الفاظ غالب کو نشت ناگوار گذار کر وہ یہ نہ بچے کہ میں الفاظی ممدو پام اور ہر مضمون مشرقی

فرماندہائیں جو وہ خط و کتابت کیا ہو، اس میں مناسب و خوش اخلاقی و مدارات شان و فناء نظر انداز کیا جاتی ہے۔ اس اصول کو سر فرنگی باصرہ نظر انداز کرتا رہا، اور اس امر کی نسبت سو انگریزی اقتدار فلسطین میں کم ہونا گیا۔ جرمنی نے سلطنت عثمانیہ کو بچالیا اور طبقہ وجہات کو ترک اس حدت کو قایل اور اس کے نتیجہ میں کو شکوہ میں۔ اس وقت کہ ویدر میں کی جرمنی کا دوست ہو، کسی شخص کا جرمن یا المانی ہونا انکی کال کا طریقہ وضع ہو چکا ہے۔ یہ تھا کہ یہ ہے۔ جنگ کریمیا کے بعد ایشیا کو چمک میں عام مقبول اور خوب قسم بدعتی ”بھوکھو گھوڑی کو قیل کی قسم“ افسوس اب اس میں غلن اعتبار و گناہت کا نام و نشان باقی نہیں رہ گیا۔ گذشتہ تین برسوں کی غلطیوں کی بدولت انگریزی اقتدار در سوخ صفر تک پہنچ گیا ہے۔ اور ہر جگہ جرمن اقتدار غالب قایم ہو رہا ہے۔

جرمنی اقتدار کا غلبہ اس کے متعلق سر گھبرم ایک نہایت نوزدن و تسان شاؤ نہیں جو حسین بیل ہے۔ ایک فیصلہ کی بات کو وقت بہت دیر کر کے لایا گیا کو واپس لوٹا، ایک دوسرے کو اس واسطے رد کر کے اس کے ساتھ تھا جب ہم ایک میں ہوا کہ قریب پونچھ تو قریب صدی و ستر کی دریافت کیا کہ کیمہ ڈوٹو گن جاتا ہے۔ اردلی ڈوٹو الغور جواب دیا۔ آٹھانی پانچ پنے آواز دی، بن انگلیز ہم (جرمن انگریزوں) دروازہ کھولا گیا۔ اور جب ہم اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ گارڈ سلامی کیلئے صاف بستہ کھڑا ہے۔ میز فلشٹ ہو سکی، جدو دریافت کی ہو، اس میں وہی جدو جواب دیکھا کہ پاشا ہونے کی وجہ سے جو خط اب بھی میرے کارڈ نے ملے، دیکھا گیا تھا۔ گارڈ صاف بتا رہا ہے کہ میں یہ خیال انکل غلط تھا۔ اور سو جواب دیا وافر دم میں گارڈ کو اسلئے صاف آرا کیا کہ مجھے خیال تھا کہ تم جرمن پونچھ جرمی نو پانی اس فرمانہ اور در اندیش پالیسی جو بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ پالیسی جیسی کہ نہایت عاقلانہ اور دراندیش تھی۔ دیکھ ہی اندازہ نہ دیکھا، فرموشی اور سلطان العظم اور کل ترکوں کو بلا ہمتنا سب سے شتم کرنے کی ہماری پالیسی نہایت ہی کورانہ اور احتشاش رہی ہے۔ جرمنی کو جو فائدہ حاصل ہو چکا ہے، انکی قدر و منزلت کا اسی کو اندازہ ہو سکتا ہے کہ یورپ میں ہمارے یہ کو برپا ہونے پر کی کی فاش فوجی طاقت کا جرمنی کی طرف ٹھیک آدھی روس فوج کی یکساں کی مراد ہو گا۔ یعنی الفاظ دیگر جرمنی فتنہ و منصوبہ ہوگی، دوسرے طرف بلا و شرمین مت بالا و فدا حاصل کرنے کے لئے روسی انگلستان میں جنگ برپا ہو جائیگی۔ صورت میں اگر روس کو ترکی فوج کی اعانت گنتی تو اس کا سرخ نتیجہ ہو گا کہ ہندوستان انگلستان کو ہاتھ سے نکل جائیگا۔

الغرض میں کی یونانی حملہ اور عام حملہ کا ایک جزو تھا۔ جو جہاں سے ملے میں نہایت امتیاز و توجیز اور مرتب کیا گیا تھا۔ مختلف اسباب و فتنہ کو بالا حمال میں اور پرتجا کچا ہوں۔ روس کو حملہ میں شامل ہوئے سو وکدیا اور دیگر بار دوسرے دیکھ کر حرکت نہ کرنے دی۔ یونانیوں کی اپنی ہمتا فتنہ و ستر کی اور یونانی مدبرین کی سفینہ باندہ بند پر دلازی اور انکو اس تیسرے کچھ ہونا دھمکس کرنے کی فرمت نہ دی۔ جو جہاں لائی وکدیا میں یونان میں ہالیکس پر واقع ہو گیا تھا۔ وہ ہمتا ہمتا اتحاد اور پ کی کمزوری ہو دیکھ کر روس کو واقعی یا مفرود وعدہ کما دیا پھر جس کے اندازہ و جذبہ سربا رنگی کو غلطی یا غلطی کرتے چلائے اور بالآخر یونانی دیا سو گندہ آؤ اور اپنی کشتیوں کو جلا دیا۔ سب کے جرمنی اقتدار نے یورپ کو ہلکے ہمارے سلطنت عثمانیہ کو رہا دی سے بچایا۔

آسٹریا کے تعلقات و پوزیشن کہ نہایت باہر احساس کر رہی کہ وہ سخت نا انصافی کی گئی ہے۔ اور نیز جگہ جگہ بھی غیر

ترکی فتح کی حالت اور طرز عمل کو دیکھنے کی بڑی ترغیب تھی جس میں مقدمہ کو روانہ ہو گیا میں اپنے سب سے بڑے بھائی کو جو سولہ برس کا ہوا تھا لے کر اپنے ساتھ لے کر نکلا۔ ہم لاس اینجلس پہنچے اور وہاں ہوا اور براہ جہتی و آسٹریا لونی کا جو عثمانیہ افواج کا مرکز حرکت تھا گیا۔ ہر سہ ماہ میں ایک دن وہاں ٹھہرا اور وہاں کوئی گاہ کو جو چوکی ذریعہ خارجہ شہر اور جنگی کوساتھ نہایت دلچسپ گفتگو ہوئی۔ مشرقی مسئلہ کو ساتھ آسٹریا کو جس کا تعلق ہے۔ ویسا کسی نہ یورپین طاقت کو نہیں۔ قسطنطنیہ کا روس کو قبضہ میں چلا ہوا آسٹریا جنگی کی تباہی و بربادی کو مراد ہوا۔ یہ درست ہو گا کہ آسٹریا ایک ایسا فریق بھی موجود ہے جو اسٹریا اور ہسپانیہ کا کوئی ایک قسطنطنیہ پر روسی قبضہ ہوا اور کو معاہدہ میں آسٹریا کو کافی معاوضہ تصور کرتا ہے۔ مگر اسے شاید یہ سوچنے کی کبھی تکلیف گوارا نہیں کی کہ اسٹریا کو ایک بڑے بھائی کو آسٹریا کو صرف مقدمہ دینے میں بلکہ البانیا کو بھی فتح کرنا پڑ گیا۔ اور یہ مسئلہ امر جو کوئی طاقت ارضیوں کو جو دنیا کی نہایت ہی جنگجو اور زندہ خواتین ام میں سے ہیں حکومت منقولہ کرنے کی کوشش کر گئی۔ وہ اس کام کو نہایت کھنکھنایا کرتی تھیں۔

آسٹریا کے خطرات

روس اگر قسطنطنیہ پر قابض ہو جائے تو آسٹریا کی سلطنت اور سوت تقریباً ہر طرف سے تنگی کھندہ کیلئے بن جائیوں اور سروں کو کام لینا مشکل امر نہیں ہو گا۔ قبضہ قسطنطنیہ پر جو در دو نو گیارہ ویں کی طاقت اسٹریا کو بھی تنگی کیلئے روم اور زیر خیرہ غالبان میں آسٹریا کو تباہی پائل بالکل بندہ جائیگے۔

مزید یہ کہ آسٹریا کا تنگہ صدر فریق قسطنطنیہ کیل میں لونی کا حصول کافی تصور کرتا ہے۔ اور نیز انگلستان کو بحمان روس اس پالیسی کی بازی کو ایک اور بڑے عنصر کو نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ قسطنطنیہ کو قبضہ کل عثمانیہ فوج پر بھی روس کا تصرف ہو جائیگا۔ اسی طرح جو کچھ انگلستان نہیں کہنے اور آرمانی اور اوصاف جنگی میں ترکی سپاہی کل دنیا پر غلبہ اختیار کرتے ہیں۔ اور کوئی قوم اس بارہ میں ادنیٰ برابر نہیں کر سکتی۔ اگر یہ سپاہی اصل مدد کو یورپ میں داخل کر دے یہاں تو ان کو مغلوب کر سکتا۔ ایک طرف سے قسطنطنیہ ممکن ہو پس اس پالیسی اور سچی اقتدار مزید اور طاقت و استحکام کو علاوہ جو روس کو قسطنطنیہ کو قبضہ سے محال ہو جائیگا۔ اس کی فوجی طاقت میں اس قدر اضافہ ہو جائیگا کہ آسٹریا کی سلطنت کی زندگی بالکل اس کو رحم و کرم پر منحصر ہو جائیگی۔ اور اس سے جو ہندوستان کو متفقہ روسی و ترکی حکمرانی کے تحت رہا محض نام ممکن ہو جائیگا۔

گو چند عوام اور کم وقت اشخاص کی ایک جماعت ابتداً دل کی پالیسی کی طرف اشارہ کر گئے آسٹریا کو حقیقی اور دوازدہ سالہ بدوں کو متذکرہ صدائیں تیار و خطرات کبھی ایک لحاظ کیلئے فراموش نہیں ہوتے۔ یہ درحقیقت کہ آسٹریا میں روس و ہسپانیہ اور ہر نئی گزشتہ دنیا کا تعلق آسٹریا کے لیے ترکی چھڑا کر نئی اجازت حاصل کی تھی۔ گو قبضہ قسطنطنیہ کو حصول کا مسئلہ پیش ہوا۔ تو آسٹریا نے اس منظر پر لا فائدہ کو اس روسی فوج کی جنگل کو محفوظ رکھنے کیلئے جسے ہم میں بحکم سانہائی فائو جینڈن تھی لاؤیکسٹینڈ کی جسکی یہی خواہش وقتنامی بڑی دوسری تائیدی کی۔

۱۸۷۸ء کو روس اور آسٹریا کو جو تعلقات آپس میں تھے ان کی دہقان ڈیوٹی میں کیلئے نہایت ہی عجیب و غریب

اور عبرت بخش جو پرکش ہمارک فاعل میں جو ازاد سازشیں منکشف کی تھیں انہیں ایک ایسی پولٹیکل سازش کا پورہ فاش کیا۔
جو نہایت ہی اہلیسا نہ اور اس قابل ہو کہ ہمیشہ یاد رکھی جائے۔ جس میں چاند کو زار اسکندرنائی کی طرف سے ایک غیظہ اور دست
فرض ہو لکھا ہوا خط موصول ہوا۔ جس میں مذکور آسٹریا پر تھقفہ ہمارے کے اور کسی اقسیم باہمی کی بہتر جو پیش کی کہ روس کو صوبہ گلیسیا
آسٹرن پولندا کو پچھڑے علاقہ اور اسکے بل میں جرمنی جو علاقہ مابین ہو۔ اور اسکا اطلاع دی اس قزاقانہ نقصاب کو ایٹھ محبت یہ پیش کی
کہ جنگ کر لیا کہ میں اس پر کوئی نہیں اس عرصہ میں مدوسی فوج کو کوئی جنگ نہیں کرنا پڑا۔ وہ بیکاری و سخت آگ لگتی ہے اور کام نہ ہو
کو لیکر ان میں اظہار کر رہی ہے۔ ٹیکسک ہی حجت اور میل (جنوبی افریقہ کو حتمی علاقہ) و قوم مقابل کو بادشاہ کسی بچکاہ اور اس میں تبدیل
فوج کشی کرنے کے لیے پیش کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔ ہمارے فوجان بہادر اپنی فزوں کو خون سے رنگنے کو لگے ہیں جو رہیں۔

جرمن چاند کو خط بھیجے کہ علاقہ جرمن غیر متحید سینٹ پیٹریک پرش دیوس کی معرفت یا ضابطہ طور پر بھی یہ تجویز جرمن
گورنمنٹ کے سامنے پیش کی گئی۔ پرش ہمارک اس شیطانی تجویز میں شامل ہو سوا کہ کر کے پرش دیوس کو جس کو اسٹیکائی کی تھی۔ واپس
بلا لیا۔ کہ آٹھ نامک برلن میں پھراس ہندباہر سکیم کو متعلق کچھ نہ سنا گیا۔ اور سوت پرش ہمارک کو معلوم ہوا کہ روس نے آسٹریا کو
سلسلہ جہانی کر کے اس کو سمجھوتہ کر لیا ہے۔ اور کہا کہ روس آسٹریا کی بجائے ترکی پر حکم کر گیا۔ اس سازش کا کچھ علم غالباً لاڈلوں نے دیا
خارجہ انگلستان کو بھی ہو گیا تھا اور اسی علمی وجہ سے روس عام شہرہ رسالہ بلن سوچو ترکی کے نام لکھا گیا تھا۔ کچھ بھی تعلق کہنی
اور مدین فضل دینی و صاف انکار کر دیا تھا۔ ترکوں کو بھی غالباً علم ہو چکا تھا کہ روس بہر حال اڑانی کرے گا غرض بالآخر کر چکا ہے اور
وہ ضرور لڑائی کر گیا۔ اور غالب وجود اسی علم کو وجہ سے ترکوں نے یورپین کانفرنس کی تجاویز کو مسترد کر دیا تھا اور لاڈلوں نے اس سب سے
کہ شروع میں اپنی پرش جو حسب وقت و سطح تھیں بچھو گئے تھے ناکام واپس آئے تھے۔

مظالم بلگیریا {
مذکورہ صدر سازش اور قرار داد کو مطابق روٹی تھیں تو بلگیریا میں فساد کرانیکا انتظام کیا۔ مگر چونکہ بلگیریا
والوں کو حکومت کو کوئی شکایت نہ تھی۔ نظر منق عا دلانہ اور ملک خوشحال تھیں یہ نہایت ہی مشکل
سے غلبہ پوری کو قریب ایک مجاہد بلغاریوں سے نہات برپا کر سکے۔ اسکے دوران میں عیسائیوں نے اپنی مسلمانوں کے مخصوص مسلمان
عورتوں پر خوفناک اور مہیب نظام توڑی جسکا لازمی طور پر کچھ عرصہ بعد ترکوں کی طرف سے ترکی نے جواب ملا۔ اور یہی رویہ
کی تہمتیں چلا کر بھی غیر متحید قسطنطنیہ خیرال عثمانیہ (سلطان عبدالعزیز شہید کو) مشرہ دیا کہ بلغاریوں نے نہات کو فرو کرنے کیلئے
مقامی بلیشیائی فوج طلب کی تھی اور فوج نظام کو بھیجنے فضل ہی سلطان نے اس پر مشورہ کو قبول کر لیا اس سے زیادہ ناموزوں اور
کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ مقامی بلیشیائیں زیادہ تر مسلمان بلغاریوں میں شامل تھے۔ اور عیسائی اور مسلمان بلغاریوں میں

لے یہ شہر کافق جرمن ہر ۴۸ برس کی عمر میں ۳ جولائی ۱۸۷۷ء کو فوت ہو گیا۔ اس کو منسل حالات تاریخ خانان عثمانیہ کی دوسری جلد کو آخری حصہ میں
درج ہیں اور اسی موقع پر آسٹریا اور روس کے مذکورہ حق سدرش کی کیفیت با وضاحت درج کر دی گئی ہے۔ مترجم مولف نے دیکھو لندن کا
انجرائٹڈ ڈومر ۶ فروری ۱۸۷۷ء جس میں اپنا روضائی پریس کا اقتباس دیکھا ہے۔ مصنف

ولہی ہی حجت دشمنی تھی جیسی کہ رشک و عیسائی و مسلمان بہتوں میں موجود ہو اور اس قدیمی عناد کی حرارت اور مظالم سب
باغیوں نے اسے لڑا شروع میں مسلمان باشندوں پر توڑا اور زیادہ بھڑکائی تھی۔

مسلمانوں نے شیطان سیرت و خباکار باغیوں سے بدلہ لینا شروع کر دیا جو بعض صورتوں میں بیشک ظالمانہ اور مردانہ سے
متجاوز تھا۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ وہ اور ان مبالغہ آمیز بیانات سے جو انگریزی اخبارات نے مشتہر کیے، ہر جہاں کم تھا۔ ان اخبارات کو اکثر
نامہ نگار بطبع زبردست کو ساتھ لے ہو گئے۔ ان شخصوں نے بیان کیا کہ تیس ہزار ہندوؤں کی ہلاکت ہوئی جس سے ہلاکت کل قتلہ صرف بارہ ہزار
کو قریب تھی۔ ان مبالغہ آمیز روایات کو ایک عظیم انگریزی فریق اپنا تعاقب اندیش اور کوتاہ بین فصیح و بلیغ سرخندہ اور اگر لکھنؤ
یہاں بیٹھے سرگھڑیٹھنوں کی بدولت انگلستان کو دشمنوں کو قریب میں آگیا۔ یہ محقق امر ہے کہ اس کل معاملہ کا بانی مبنی منصفہ ماؤ
اور اس کے اخراجات کا تحمل روٹتی تھا۔

روسی مظالم و حیسانہ
سرگھڑیٹھنوں اور اسکے نقاروں پر ایسی فریفتہ ہوئی تھی کہ انہیں اس کے جوانمردانہ جہاد
اور اس کی تہذیبی تہذیب کی تعریف و توصیف کر لینے کا کافی الفاظ نہ مل سکتے تھے۔ اور شمال
کی مقدس جہات ماصورت کی مدح، شائیکہ اور کوئٹہ یعنی جاکھایت و سیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ وہ ذرات اور سیکائیت کا ہر قسم و ماؤ
کو حاصل قریب ہو گئے۔ حالانکہ یہی زار اسکندرنائی اپنی فزنا اور گناہوں کو ان متاع عامہ مظالم ناگفتہ اور عام خوریزی و سخاکی اور
گشت و خون اور زہب و احراق اور انسانی مصیبت و تباہی کا عالمگیر جہنم کا جہنم و سی خطہ کی کو جزیرہ خلیج عمان کو متعلق کیا۔ باعد بانی
مبنی تھا۔ یہ تمام مصائب و مظالم سلیم پر آگئے کہ روس کو تشنہ خون انسان اور ریس شہرت و نمود سپاہیوں کو مطلوب ہوئی
مشق و ناموری حال کر کیا موند ہو۔ یہی رنج و محنت اب رحمدل و عمر زار بخشائی کو اس لیے ملے کہ اس کی ہر ہر کو وہ اور کو خوش کر کے
یہ کو یورپ کو درہم بہ درہم کر ڈیر ضامنہ نہیں ہوتا۔

اس روسی جہاد میں بدست و مصعوم ہندوگان نے اپنی جہاد تباہی۔ فحاکت خوریزی اور مظالم سب سے وارڈ ہو کر داخل کر کے
محاربہ میں اور اس کا عشر عشر وقوع میں نہیں آیا۔ جنگ بھڑکیرا اور مشرقی۔ و میلایاں میں لاکھ سوزیدہ مسلمان با دست و پا ہاں صرف
سارے پانچ لاکھ میں باقی ماندہ ملواری گھاٹ اور تارکوٹو یا بدوران مہاراجہ شہر دی اور فاقہ کا شکار ہو گئے۔ کیونکہ محاربہ کی کیفیت
کال سبھی کو عالم میں باجہ ایشیا کو چاک کی طرف دیکھ کر گئے تھے۔ سلطنت و ما کی تباہی یا جہنم قوم کو مالتوں یورپ کی تباہی کو بعد
اس پر غم کو سکا لکھن پر ایک بقدر مصیبتیں واد ہوئی ہیں انہیں جو کوئی بھی کیا جانا گشت اور کیا جانا کیفیت ان و حیثی مظالم
کے مقابلہ کچھ حقیقت نہیں کہتی۔ جو روسیوں اور غنائیلوں اور ان مسلمانوں پر جو ان کو قابو آئی توڑی۔ سالم کو سالم دیہات سے شہر
کے جہاز کر کے کر کے گئے اور اکثر موت میں دشت زدہ اور سرسبز و آبجائی ہو کر مسلمان مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو ہوک
سنگین آگ کو شعلوں میں ڈیکل دیا گیا۔ صرف ایک جگہ کی یہ کیفیت ہو کہ ایک لاکھ مسلمان پنا گزین قصبہ رانی کی قریب جو دریا
پر واقع ہے جنوری شہر میں مقیم تھے۔ سکوتیاف کی فوج سو اڑان اور تو خاندانے ان کیسوں کو سلسلہ کوہ ریمہ ڈوپ کی پہنچے اور

کی طرف کھیل دیا۔ انیس سو پانچواں صدی میں تاجنہ ہوئی۔ اگر ان بیانات کو مبالغہ آمیز سمجھا جائے تو چند شہادتیں اور ثبوت ذیل میں درج کر دیتا ہوں کہ اگرچہ کسی قلعہ نہ ہو تو یہاں بھی گولی گزریا نہ ہو ثبوت درج کر سکتا تھا۔ مسلمان عورتوں کو ساتھ بالخصوص کمال شیشہ اور پر شیفٹ سلوک کیا گیا۔ ہزاروں عورتیں دیانت سے جبر الجائی جا کر اودن مغربی کپڑوں میں چوری فوج کو ساتھ تھو دھل کر دی گئیں۔

ملہ گوئی کی فتح اور ترقی برطانویوں کو کچھ حالات یہ ہیں۔ دیہ کر کو دنیا نامناسب ہو گا۔ انکو متعلق ایک انگریز سیاح جسے شہنشاہ کو انگریزوں کی شکست کا خبر کیا۔ حسب ذیل لکھا ہے۔ ہم ۱۲ نومبر کو باکسیر روانہ ہو کر چند گھنٹوں میں لکھنؤ کو اسی دن ۳ بجے شام کو پیش پل میں برسا اور گوجی محلہ میں ۱۰ بجے گلیک پینچنی میں ان کو پیش پر پڑیں اور ایک گھنٹہ تک یہ کیا اور اس اشارے میں ہم فوج بھر کی گشت کی۔ یہ روسیوں کی فتح ہے پہلے ترقی برطانویوں کو اعلا کا صدر مقام تھا۔ صدر روس نے سخت مکر کر کے اپنی اور محارہ کو کھڑے موجودہ زمانہ کو مشہور وقت میں شام کو ۲۴ جولائی ۱۸۵۷ء کو فوج کی شکست برطانویوں سے

میں داخل ہو گئی تھیں، جنہاں ایک سیلف ڈرائنگ ایجنٹ کو معصوم بنا کر لے گیا۔ یہ وہی شخص تھا جس نے پہلے اس کے ساتھ ملاپ کیا تھا اور پھر اس کی ہڈیاں کاٹ دی تھیں۔

بابر بکرت حسب موع ۱۸ سیکڑو دھیت لکھنؤ میں، بیرونی دیواری بندھی پرست دھاد میں لایا دھاتی بجائیاں کڑو جھنڈا کوستان بجائی
 کہیں موع وہیں منسوب یا جاتا ہے کہ وہ چار فریست زیادہ گہری نہ تھی بدوران ما حاضر وہاں دیواروں کو اندر ترکان یکساں ڈولہ و خوشیوں
 میں بہت تھی، انکا شمار معدن و کچھ سم ہزار تھا و خوشیوں ہزار کو قریب تھی۔ محصورین کو پانی ایک آبیاشی کی نہر کو ذریعہ قلعہ کا اندر پہنچانے
 یہ شمالی شہر کی گشتہ سے قلعہ میں داخل ہوتی تھی، روسیوں نے انکو لگا کر محصورین کو پانی مارا کئی کبھی کو شش نہ کیوں کیلئے اس صورت میں وہ قلعہ کو

چھوڑ کر کہاگیا جاتو اور اس طرح سو روسی انکو پوری سزا دینے سے معذوری ہو جاتی۔ ایام غدر کو کماحقہ سزا دی گئی کیوں یہی حملہ آور ہو گئے تھے۔
معاظنین سو کہ تم روسی فسر کو کائنات و زمین ہر اربعہ یعنی اور مخصوصین کو پاس کلمہ انکس اس کو چھوڑ کر زیادہ خبردار تاجر۔ اسے قلعہ کا کمال تھا
کہ نہ اگر مخصوصین جگہ انکی کو شش کرتے تو اس جوان کو باز رکھنا بالکل مصلحت نہ گزرتی کی کو متا بدین و سیوں کو پاس تو پناہ بہت تھلا

رومیوں کو مہر چل کر ۱۵ کوئیں اور یہ روپیاں راجہ کو پورے نوکریوں کے لئے اور سوسریں روپے کے لئے سرکاری چٹانیں دی گئیں۔

زاویر نے رجب کی گئی تھی۔ نابینا رومیوں کو گولہ باری کہتے تھے اور جنوب مشرقی زاویہ اور شرقی دیوار کو سرنگوں سے اڑانے پر اٹھ کر چلنے والے کو گولہ باری کہتے تھے۔ ابھی تک قلعہ میں موجود ہیں۔ جس کو پایا جاتا ہے کہ غبار بہت بڑے حجم کے تھے۔ گولہ باری سے سرنگوں کو کھنڈ

نقصان پہونچا۔ مگر انہوں نے حوصلہ بالکل نہ ہارا۔ محصورین نے آخر نہ ہمت اندہ نہیں رہی راتوں کو رومیوں پر شب خون ماری۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔

کی سخنوں میں ترکمانوں نے روسیوں کی خندقوں ہی کو نہیں بلکہ ایک مورچہ کوچی جیسے ہزاراویں میں بوجھت کر بھند کر دیتے۔

یعنی بستہ سطح پر سلسلہ کہ ہستان نہ ہو ڈپ میں دیکھیں جہاں تقریباً سب ہنگامین مسروی اور فاقہ سیمرگی ایک شہوت میں تہاڑی ہوئی
مورضہ ۸ رفروسی ششہ کی عبارت جو اس وقت روسیوں کا بڑا ہی طرفدار تھا جیسے یہاں صبح کو دیتا ہوں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸) انیس سو پندرہ تو قریب روسیوں نے پھر فروری میں لیس مگر چوبیس کی آخری ہنگامین ترکمانوں کو قبضہ میں لی، جب یہ روسیوں کو دانت
آئی تو انہوں نے کمال غرضی کا اظہار کیا کہ اسے پہلوں کو بجا کر بڑا باری جلوس تیار کیا۔ جنرل کو باگین سمجھو وزیر جنگ اس وقت جنرل کو با
کو ماتحت شاف فسر تھا مدت گزرا بلا شہنوں میں جو شخص ترکمانوں کا کارخانہ تھا وہ اب روسی بیقاعدہ فی معنی ترکمان ٹیشاڈر لفٹنٹ ہو۔ اور نقطہ
روسیوں کا بڑا سہوا خواہ بلکہ جنرل منڈو کا بڑا لکھنؤ فانی دوست بھی ہے (اس پر روسیوں کی تالیف توب کا بخوبی تپہ لگتا ہے) بر خلاف اسکے یہ کہ
قابل فحس امر ہو کہ شاہی ان روسی بیادوں میں سو ایک شخص بھی جنہوں نے خدمت میں انگریزی اقتدار کی ڈانگائی ہوئی تھی کہ پھر صومسلم
کناہ پر پہنچا دیا تھا کسی انگریز وزیر دایر اور گورنر جنرل کو ذاتی دوست ہو گیا فخر میں کر سکتا ہوگا مزید براں روسی فوج اور فسر وں کی
بہادری کو بار بار تسلیم کیا جاتا ہو لیکن وہ خاکیار روسیوں کی فوج باقاعدہ وسیعہ میں کئی سی کر نیل اور جنرل میں اور فوج کی مکاتوں پر ہوا
میں ہندوستان میں ایک ایسی ہی افشانی ہو گئی کہ اسے عہدہ پر نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ کر نیل محمد علی خان التہ لیک خوش نصیب صاحب ہیں۔ فخر
رائس میں منہ عہدہ پر رکھتے ہیں مگر ابھی ایک طرح کی منصب کی نسبت زیادہ تپہ لگتا ہے کام پر ہاوس میں سیدہ قادیان تبار کو اس بارہ میں
ہماری عدال فرزانہ کو غرضت کیلئے روسیوں ایسی غیر مذہب قوم سو ہی بہت کچھ شہادہ کر سکی ابھی گنجائش باقی ہے۔ (روسیوں)
”فدہ مختصر جب کو لباری و جنوب ششہ کی راج نہدم ہو گئی۔ اور سرگنگا اٹھنے سے مشرقی دیو میں ایک سو گار فخر پر گیا۔ تو روسیوں
نے دو کو کہہ دیئے کہ پھر پوری ہی فوج کر نیل حیدر کا ماتحت جنرل معزلی کو شہ کیوان روانہ کر کے وزیرت کالوں میں شگاف پر مل گیا
اور سخت سے کر کے بعد کیلک بپ فوج ہو گیا بعض خصوص کا بیان ہو کر روسیوں نے زن و بچہ پیر دھان جو سٹے ایک سو تین کر دیا۔ مگر جنرل
کو باگین بیان کرتے ہیں کہ کو لباری میں جو عورتیں دیکھو ہاک ہو سو سو تھو تھو اس کو کھیل نہیں کی گئی تھا۔ روسی آخری دہس اپنی مقتولین کی تعداد
دوا فرسار ۵۵ سپاہی اور کل ہمار کو دوران میں بقدر قتل زدہ بھی ہوئی تھی تعداد ۲۳ بتاتے ہیں۔ مگر قبرستان زبان حال ہوا کئی کتب
کر رہی ہیں جنرل کو باگین کہتے ہیں کہ اس ہمار میں بہا چار سو آدمی اور عہدہ میں کو باہر قتل ہوئے تھے۔ قتل ترکمانوں کو بہر حال کل لاکھ
میں وہ روسی مقتولین کا شمار بارہ سو بیان کرتے ہیں۔ انہی کا بیان ہو کر روسیوں عورتوں کو قتل کرنا تو علیحدہ رہا۔ آخری دہس کو ایک ہی کر
ترکمانوں کو کہا جیسا تھا کہ اپنے قبائل کو قلعہ سو باہر مسجد و جگا جواب ترکمانوں نے یہ دیکھا اگر تم ہماری عورتوں اور بچوں کو لینا چاہتے ہو۔
تو ہماری لاشیں چھانڈ کر دیتا ہوں۔ خورشید پوری ہو سکتی ہیں۔

”ترکمانوں کو شہ میں ایسا سبق ملا کہ پھر انہوں نے ایمانی حلاق میں اور ش کر نیل کا ہنگام نہیں لیا۔ اور اس پسند شدہ مذہب کی بنیاد
کر لی۔ اگلے امریکن روٹی کی جس کے قہم میں سو ہم پہنچا جاتے ہیں بہت کاشت کرتے ہیں پچھلے برس ان کو علاقہ سے ۶۲ ہزار روٹی
ریل پر روس کو بھیج گئی تھی۔ مگر قلعہ کی منہ دیوار کو اس روٹی کو مات کرنے اور باہر بیٹے کا خانہ ہے۔ جگا مالک ایک سو ہو کر
میں انہیں اکثر ترکمانوں کو کام کرتے ہو کر دیکھا۔ پیش پر ساٹھ ہستہ ستر ہزار روٹی دیکھو کہ تو آئے تھے۔ لوگ یعنی ترکمان قذوق مات جرات
علی اسکولیان کو ہمارے چہ جہ سے ترکمان یکہ روسی جگا اور جگا کو ایک پٹے سے پہنچا تھے۔ اس شکست کی بدنامی دور کر کے گئے
سکو بلات خاص طور پر یورپ سے بھیجا گیا تھا۔

”دلی نیند کو مار کر جنگ کی طرف بڑھنا اور پل مورخہ اور جنوری شہداء

قلب پولی جو حرمی ستریل ہو۔ ان ستریلوں پر کمال تباہی پائی جاتی ہے۔ یہ ستریل ہزاروں خانوادوں کو اسباب فساد داری ہو چوڑی ہیں۔ یہ بہت گھنیز ستریل ہر ایک قسم کی موت کو نکال دے اور کمال قت گھنیز وضع و نسبت میں پڑے ہوئے مردوں کا قتل اور سخت ڈر اور نامرگت ہیں۔ ان میں پراسیو ابلسیا اور ناقابل بیان ظلم و ستم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ کراہی اہیت کو عشر و عشریہ کو بھی وہ لوگ جنہوں کو اُن سے ہند دیکھا۔ قیاس نہیں کر سکتے

ترکی آبادی کی بھاگڑ رُوسوں کو قریب پہنچنے پر ہندوستانی دیہات کو جو مسلمان خاندان تبادا کثیر مان چکا تھا کو تنہا چھوڑ دیا۔ اس کے نتیجے میں پلہ ناسو کی طرف پولی کے مکمل علاقہ کو مسلمان ہنوں کیلئے مینوں سے رُوسوں کو جو قلعہ کی بنیاد کو قلعہ کیلئے محفوظ مینوں میں پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس نظر کو دیکھ کر پہلی مرتبہ ہنوں نے دراندہ مسلمانوں کو مصائب کا پتہ قصہ معلوم کرنے اور ان پانچویں کی کثیر تعداد کی جو سرسید و ہزار سال رُوسوں کو آگے لے کر بھاگنے پر باہر ہوئے۔ درست اندازہ کرنے کے قابل ہوئے۔

کابل قبیل کا منظر قلب پولی پر روانہ ہوتے ہی جہیں پہلے پہل سے ہندوستانی ہنوں کی لاشیں دکھائی دینی شروع ہو گئیں تھے۔ یہ سیکڑوں اراکین پر اور دو طرفہ فتنوں میں گریز ہوئے تھے۔ ہنگامی والی وارث نہ تھا۔ ہر پرچا کا اسباب کو نشان ہو چکا تھا کہ وہاں قیام کیا گیا ہے۔ یہ نشان جوں جوں ہر گز گز کو زیادہ ہو گئے۔ جو کہ تھوڑی دیر بعد سرکار اور اسکے متصلہ استوار اور پکڑاؤں اسباب و سامان کو بالکل مستور پائی گئیں۔ اور ہنگامیوں کی تمام مسافت میں پوری سہیل انسانی لاشوں چھڑوں اور پورا کپڑوں کو تھیں شکستہ اراکوں اور مردہ حیوانوں کی قطار و قطاریں کو گزرا پڑا عورتیں اور شیر خوار معصوم بچے اور بچے سرکار گمانہ کنارہ ہر طرف میں خیمہ دفون باپائی کی زبوروں میں خیمہ غرق کیمتوں میں پڑے ہوئے تھے۔ تھوڑا سا نام کو جسوں پر مہربان گھاوا اور نظم و سیکاری کو نشان ہو چکا تھا۔ اکثر عورتوں اور بچوں کو خیموں پر زندگی کی سرخی اور انکو ماتہ پاؤں کو چڑی پر گھائی رنگت ابھی تک موجود تھی۔ موت کی سفیدی ابھی جمائی تھی۔ جس کو ظاہر ہوا تھا کہ وہ سردی و ششمر کر رہے ہیں۔ وہ ہر طرف اس طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ گویا خواب راحت میں ہیں۔ ان عورتوں اور بچوں کو دوش بدوش پیشاں پر مردوں کی لاشیں تھیں جنکو

بعض صفحہ دوم درنگ میں بالکل ہندوستان کی سرحد کو نشان میں کوئی نہ پڑا۔ ہنگامیوں کو قریب سے دیکھ کر قبضہ ہوا۔ یہ تھوڑا سا گھلاؤ پر ترکمانوں اور ان کو علاقہ زراعت کو سب اہل میں ترقی کی ہے۔ مگر ایک امر میں وہ بہت ستریل ہو گئے۔ زمانہ قدیم میں یہاں کو گھوڑے بہت شہور تھے۔ اور جنوری ہند میں انکی بڑی قدر ہوتی تھی اور ہر سال وہاں پر تبادا کثیر بھیجے جاتے تھے۔ مگر اب ان گھوڑوں کی نقل و حرکت عام ہو گئی ہے۔ کیونکہ تافت و تاج کے لیے انکی ضرورت ہوتی تھی۔ جب ترکمانوں نے یہ پیشہ چھوڑ دیا تو ان کو گھوڑوں کی بھی تاج نہ رہی۔ چنانچہ روسی نے انکی بھی اب کو تافت اور بادان کے علاقوں سے گھوڑے لائے جاتے ہیں۔

چہرہ پر موت کی حالت میں بھی وقار اور جلال نیک رہا تھا۔ وہ بالکل برہنہ بستر تک پہنچا۔ اویکی سفید دھانیوں پر خون کو تو تھری ہو
 ہو کر اور حیاں ہاتھ چھاتیوں پر پڑی ہو کر خود خون کو گل آلود پانی کو چھوٹو ڈالتا پاؤں باہر نکال رہا تھا۔ اور مصوہ مول
 کو پیار کی پیار کو چہرہ ہر طرف کو چھوٹو کچھہنگے راگھڑوں کی طرف مصوہانہ ادار اور محبت ہری گاہوں کی دیکھ رہا تھا۔ اپنے سر پر کچا
 مال یا فسرگی کو آواز نہ کہا کی دیتے تھے۔ اونکی شکلوں کو معلوم ہوتا تھا کہ اوں کی چھاتیوں پر ہی سردی کی روح عالم بالا
 کو چل دی۔ چہرہ ستر سیدہ اوں کو جو عالم باس و ہراس پاؤں گھسیٹتے جل جا رہی تھیں بوجہ ہکا کرنے کو لیز اپنی پیاری بچوں کی حیاں
 لاشوں کو برف میں پھینک دیا۔

جلد وطنی - فاقہ مستی -
نہب و غارت اور قتل و خون
 تیرہ بجت دستان اپڑوٹو ٹھوٹو لباسوں میں جکے پاؤں میں بھی چلنے کی سخت گرمی تھی
 بھوک پیاس اور نیم برہنہ سفر کر رہے تھے۔ میوں تک عین سترک پر ان راہوں کی
 ہی قطاریں جنبہ انسان اور اسباب کچی کچھ بھرے ہوئے تھو۔ دکھائی دیتی رہیں گارو
 پر بستر اور برتن چھوٹے تھے۔ عورتیں اور بچے گدھوں اور دوسروں جانوروں پر سوار ساتھ ساتھ جا رہے تھے۔ اور گاروں کو کچھ چھوٹا
 تک سیر بجت بے اوسان اور نیم فاقہ مست نہراؤں خانان ہر باؤٹھڑا آتا رہے تھے۔ غیہ پشت پیر مراد اور بوسیا عورتیں لاشیں
 اور بوسیا کیوں کو سہارا قدم ٹیک ٹیک کر تل ہی تھیں سائیں شہر خرابیوں کو چھاتیوں کی گھاٹوں جھٹے بن پڑا تھو۔ انھما کی جا رہی تھیں
 مگر مہینوں کی جلا وطنی۔ و زات کو سفر سردی کو غلبہ و شیطانی سیرت بلجاری اور دوسروں کی آخت کے دماغی خوف و اذیتوں
 ایک قدم چلنے کی سخت باقی نہ رہی دی ہوئی تھی۔ میں اس اتم فحاکت کا سانس کھچھکشتہ مدہ گیا۔ مدکر وں تو کسی، ایک سو ایک
 کی حالت وہ جب اہم ہو ہی تھی۔ اور انکا شمار حد و حساب سے باہر تھا۔ ویسا عاجز اور شکستہ دل میں پہلے کبھی نہ ہوا تھا میں ایک قطار
 کے چھپے میں سو اس تک ایک عورت کو دیکھتا رہا جو اپنی دس سالہ رفیق نزار لڑکی کو سہارا دیکر لہو جا رہی تھی۔ لڑکی جو بالکل برہنہ پائی
 اور اوں کی پاؤں برف کی ستورم ہو گئے تھے۔ اپنا آپ کو سنبھالنے کے بھی قابل نہ تھی تھی۔ رات قریب پہونگلی تھی اور خشک ہوا چھوٹا
 گرم کپڑوں میں بھی گدڑ کر ہمارے جسموں کو بچہ بند رہی تھی۔ اوس مظلوم و ستر سیدہ لڑکی کے چھتھڑوں کو ڈرا کے رہا کر اس کے اعضا کو کم
 جو صرف شہتہ ستخوان رہ گیا تھا قبر نہ کر رہی تھی۔ اس وقت ماں کو دل پر چھوٹہ گدڑ رہا تھا اور اسکا انازہ کچھ ہی ٹھیک کر سکتی تھی
 نہ خوراک نہ سایہ نہ کپڑے۔ ایسی حالتیں سترک پر رات بسر کرنا کیا ابن نعیموں جل ان میں کی کالے یقینی موت نہ تھا۔ یہ ایک نظیر ہے
 اس طرح کے بیشمار واقعات اور مناظر کہ جو ہماری آنکھوں کے سامنے گزر رہی

ترکوں کے ساتھ
ناقابل ضبط ہڈی
 کیا ایسی موت میں درمخالیکہ میں کیسے جلی مد کر سکتے؟ اتم ہمیں اور قطعاً عاجز تھا میری دل
 میں ترک سپاہیوں اور دھتالوں دونوں کی نہایت ہی سخت ہمدردی کا موجزن ہوا تھا
 کوئی انجینئر کی بات تھی۔ دوسری جمع ہم موضع قرہ چشمہ پر۔ و انہوں نے بیگو تھو کہ کیا بگین
 ترکی خاندانوں کی ایک طویل قطار کا مرگاہوں کو ٹیسے بانڈا میں داخل ہو گیا۔

بلغاری خبری

اور تھوڑی دیر بعد بیٹھے اسیانظارا دیکھا جسو بیان کرتے ہوئے بھی دلکو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ بلغاری بازار کو ایک طرف تین چار چار کی ٹولیوں میں جمے ہوئے اور ہینک کل قطار گاؤں میں داخل نہ ہوئی۔

چوک کھڑے ہو کر جب شکارا دیکھو چندوں میں اچھی طرح بھینس گیا تو کل باشندے بے سکت و بے اختیار ترکوں پر شکاری کتوں کی طرح جھپٹ پڑے۔ اور اذکارا سب بگاڑیوں کو مل بھی لکھ کر نیچے شروع کر دیے۔ ایک بڑا سا گدا بکڑے جا رہی تھی اسپر بستر لے کر ہوئے تھے۔ اور اذکارا ایک خود رسال بکاڑا تھا۔ پانچ چھ تھیوں نے لڑا کر کو کچھ پر کر کر بستر اٹھا لیا اور چشم زدن میں اذکارا تپیں ہم کر لیا۔ بونہر دھڑا دھڑا ترش اپنا ہاں اب کو کہ اذکارا ساری کائنات وہی تھی جیٹ گئی۔ لیکن میر جم بلغاری اذکارا دھڑا دھڑا ہلکے سب کچھ اڑا لگئے۔ بچوں زخوف و دہشت و خجنا پلا نا شروع کر دیا۔ اور جب ہر دنگ چل گئی۔ قافلہ والوں نے جو پہلے آہستہ آہستہ مل رہے تھے قدم تیز کر دیے۔ اور بعد شکل ان حراسیوں سے خلاصی کر کے جب یہ کارروائی ہوئی اذکارا جبرل کو کو ابھی قصبہ کو پاس ہی ہو جوتا

بیمارستان لاشیں

لاشوں کی گولہ پڑی کوئی کمی نہ تھی۔ مگر اس کاؤں سے خاص کوئی تک تو اذکارا کوئی حساب و شمار ہی نہ کیا۔ نہ یہ گیارہ گولہ پڑی کوئی کم نہ ہو۔ مردہ ترک متاعوں کو ہر ہوا تھا۔ جب ہمیں بلغاریوں کو دریا سے لے کر لاشیں پھری کر مچوئی اور اذکارا غور و مباحثات سے جواب دیا۔ تھے۔ ہم اور ہمارے دوستوں نے خاص کوئی کو بازاروں میں ہمیں ترکی سے لے کر لاشیں پھریں اور انہوں کو ڈھیروں کو بچھو دی ہوئی تھیں۔ زخمی کرنے دینے کو قابل بنا دینے کو بعد بلغاریوں نے انکو سنگسار کیا تھا۔

میں نے ایک ترکی خاندان سے دریافت کیا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں بلوچا چھوڑ دیے پانچ بیٹے ہو گئے ہیں۔ تباہ ہو کر رہے ہیں۔ اور چند گذشتہ تھے حمل کی قرب ایک بڑی کپ میں مقیم ہوئے تھے کئی مہینوں سے وہیں روٹی بکھتی تھی نیز ملی اور صرف جانوروں کو گوشت پر جو بے سکت ہو کر سرنگ پر پڑے ہیں گدا کر رہے ہیں۔ مچھو گاؤں کو مقدر روٹی ملی تھی تو خرید کر اذکارا دی۔ جس کو دیکھ کر اذکارا باجیس کھل گئیں۔ آنکھوں سے خوشی کو آنسو جاری ہو گئے اور اس طرح کھانے لگے کہ گویا ریل سے جھوک میں اس خاندان میں پانچ متنفس تھے۔ ایک عمر وادی۔ باپ ہیں۔ ایک س سالہ لڑکا۔ اور ایک شیر خوار جو کئی کسی کے پاس بھی تھی۔ اور اذکارا سب کی کل کائنات چند دیدہ و نماں اور ایک دیگھی گوشت اباتے کی تھی۔

”خاص کوئی کو یہ قدم قدم پر ہیں پہلے سے زیادہ ہیبت اور رفت انگیز نظر دیکھا کئی دیکھیں میاں بیوی ایک ہی کپ میں دوش بے دوش لیٹے ہوئے ہیں۔ اور قرب دو بچے ہر طرف پر گھنٹے ہوئے ہیں۔ اور کچھ بچیاں ہیں۔ کہیں عمر اور زعفر صورت ہونے لگی ہیں۔ اور اذکارا کو سترہ کہنے ہوئے ہیں۔ سرنگ کی دو طرف مایا قاعوں کو مقام کرنے کو نشان دیکھا کئی دی رہے تھے۔ ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا تھا کہ مقام کرنے والی بڑی جلدی اور افزائش کو ساتھ رہا نہ تھے۔ ہر ایسے پڑاؤ پر اسباب خانہ داری کھجما ہوا تھا۔

”میلوں تک ہم قالینوں، بستروں اور کپڑوں پر سو کچھ پیش پڑی ہوئے گئے گذری جی کو ہم شکر کے ایسے حصہ پر پہنچا جو جیسے پھول
 کیوں کہلوں۔ اور ہر قسم کے سامان فائدہ داری کا سچ مع فروش ہو رہا تھا۔ رفتہ رفتہ شکستہ دراہوں کی بھی کثرت شروع ہو گئی۔
 اور جنگ تالی کا چھوٹے سے موضع میں پہنچ کر تو ہمیں اپنے سامنے شکر کے دو نوں طرف میموں کا وقتی ایک شکل دکھائی دیا جو دیگر
 ہاتھ دریا تک اور بائیں جانب دہس کو تک پھیلا ہوا تھا۔ ہم اس منہج پر اوکو وسط میں سو گذری۔ بڑی بڑے بیش قیمت
 قالین، افسرےس پارچات کچھ پیش ملے ہوئے اور روندی ہوتے پڑے تھے۔

بتابی جسکی نظیر نہیں **}** اس پڑاؤ کا نظارہ ایسا رقت انگیز اور مژا اور زبان حال سے بگیاہ و معصوم بنا کر نہیں دے
 مصائب و تباہی کو کالاف ایسے محبوب تبارہا کہ اکیں اور سو بیان کرنے کی جرأت نہ کر سکتا
 سینکڑوں ایکڑ قصبہ پر اسباب فائدہ داری کھلے ہوئے اور پڑاؤ کے کنارے قین میل کی لٹائی میں پھیلا ہوا تھا۔ عرض میں کہ کہیں
 زیادہ تھا۔ اس وسیع قصبہ پر بالکل پاس پاس کہ اوس سے زیادہ قریب ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ ہزاروں گاڑیاں کھڑی تھیں۔ اور ان کے
 بیٹاں بند ہوئے ہوئے۔ بیار ہوئی گاڑیوں میں اور ہر ہر سرگشت کر رہے تھے۔ ہر گاڑی کو قریب مردوں عورتوں اور بچوں کی ٹیپ
 پڑی ہوئی تھیں۔ اور کل سطح پارچات، پتھروں، کنابوں، اور بستروں کی سوتھیں، ایک سفید ریش سمہ ترک بجان لینا ہوا
 تھا۔ قرآن شریف اسکو قریب کھٹا پڑا تھا۔ اور اسکا کل جسم خون و جگر دن و رات کو ڈاؤن زمینوں سے بھٹا تھا۔ اٹھنا چھڑنا ہوا تھا۔ یہ
 نظارہ دیکھ کر بارہو کیس مولیخ سا ہو گیا۔ تقریباً جیسے ہزاروں دیکھنے والوں کو تمام مقبوض میں شہر خواہ معصوموں کی لاشیں لٹی ہوئی تھیں
 یہ وسیع مرگھٹ اور میدان فحاک لغاریوں کو لٹی لٹی سے بھرا ہوا تھا جو عمدہ گاڑیوں کو منتخب کر رہے۔ اور سی پتھروں اور گڑاؤ
 بستروں کے اٹھانچا کر تھیں۔ ہزاروں پڑے ہوئے اور بستروں کو کھوکھو لگا کر پڑے ہوئے تھا۔ یہ ہزاروں ڈالیاں تھیں۔ لگا کر دیکھ کر دیکھ کر تو دل بڑھتا تھا
 کو سروں کو کھینچتے ہوئے کھینچ رہے تھے۔ اور ان لاشوں پر بھولے ہوئے تھیں تو جہنم میں کرتے تھے۔ تقریباً پانچ سو لاشیں عاجز و کسین ناگہز نور
 کی اس پراؤ میں پڑی تھیں۔ گاڑیاں ہانہ اسکو کم تھیں۔ اور کم از کم ۷۰ ہزار مظلوم ہوا۔ اور جنیروں کو جبکہ وہ مردوں پڑے
 لیجا سکے کل مال اسباب وہیں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ گھسٹوں تک اسی مہیب بھیانک نظارہ کو دیکھنے سے ہماری طبیعتیں جھنجھ
 پریشان ہوئیں۔ اور ہر گھوڑوں کو تیز کر دیا۔ کہ کیسی طرح منٹائی جا رہی تھیں۔ مگر گاڑوں کی دیواروں تک ہمیں براہ رجوع تھوڑے
 لاشیں ملتی رہیں۔

مسلمانوں کی معدومیت **}** یہ لوگ ہر قیام گاہ سے سکولیات کے سواروں کو سامنے کی ادنی مرتزائی میں داخل ہو کر
 دیکھ کر ڈرا ہوئے تھے۔ اس فرار کا نتیجہ ہوا کہ ہزار ہزار مسلمان و جہان پاک
 ہو گئے۔ اور جو قدر قلیل باقی ہیں۔ وہ بہاڑوں میں رہنہن و غالی شکم فاقہ و سردی کی مصائب برداشت کر رہے ہیں۔
 نتیجہ ہوا کہ قریب و بوار کے بغیر ہی خوب متحمل ہو گئے۔ کیونکہ وہی سواروں کی پہلی باڑہ کا بھی ہواں بھی صاف ہوا تھا۔ کیونکہ
 جھنڈ انسان اون جانوروں پر نگر و رنج لیا سکے تھے ٹوٹ پڑے۔ اور مال و اسباب سے سیکڑوں گاڑیاں بھر کر نکلیے۔

”مسلمانوں کی اس کامل تاجی کو دیکھ کر انسان کا دماغ چکرا جاتا ہے۔ ہزار میں سے صرف چند ہزار اپنا راز بیکار اپنے گہروں کو واپس لوٹے معلوم نہیں اونکو ساتھ کیا سلوک ہوا۔ گمان و قہمت سے اسے بے سانی قیاس کیا جاسکتا ہے۔ غلب بولی اور غزنی کی شرک پرانیہ ہمیشہ جاوہ مردگان کہلاتی رہے گی۔

”مجھ پر خیال کرتے ہوئے سخت صدمہ پہونچتا ہے کہ خدا کھڑے کہیں قسطنطنیہ کو بابت ہوئی بھی مجھے بہتہ میں ایسی ہی نظر آتی ہے۔ کیونکہ مجھ سے ہوا ہفتوں تک مسلمان پناہ گزینوں کی گاڑیوں کی لہنی لہنی قطائیں ایدر یا نوبل کو رستہ ذرات قسطنطنیہ کو جاتی رہتی ہیں۔ ان لوگوں کو خوف و ہراس اور فلکت و اسیا جو اس کو دیا ہوا تھا کہ جب ان کو پوچھا جاتا کہ تم کہاں جا رہی ہو قہمت ہی تصور ہو کچھ جواب دے سکتے۔ وہ صرف یہی جانتے تھے کہ جہاں تک جلد ملے ہو سکے انکے رہے جاتیں۔ و ہشت دن ان کو اسیا بکھلا رکھا تھا کہ اگر ایدر یا نوبل کو بازاروں میں بھی کسی کی گاڑی ٹوٹ جاتی تو وہ اس سے مسلمان میں جھوڑ کر خود انکے چلا جاتا اس وقت بھی جبکہ میں یہ لکھ رہا ہوں بازار ایدر یا نوبل کو پہلے ہوا ہے جو سردی بارش اور تاریکی میں بھی برابر لگا تڑکت کر پلے جا رہی ہیں۔ اکثر عورتیں رہنڈ پاپیل میں۔ اور ہر ایک متغیر سرسویاؤں تک بھگتا ہوا۔ پیر گزرتے اور بالکل بے سکت ہو رہا ہے آئندہ کا شور بچوں کو چلائے اور سپروں کی چنگھاڑ کے ساتھ ملکر عجیب وحشت یں مڑا بنا رہا ہے۔ افسوس ان پر نصیبوں کے ایسے کبھی طرح کی دستگیری اور امداد کی توقع نہیں۔“

ترکی بادی کی بیخینی { اس امر کی وجہ کہ ترکی بادی کشتہ میں دیوں کو قریب پہونچے جانی پر کیوں گہروں کو بھاگ جاتی تھی۔ اور دیوں اور بلغاریوں کو فالو آنے پر سردی اور بھوک کی سختی سے سختی سے کڑھج دی تھی ناظرین کو مندرجہ ذیل جگہ درو زائنات کو ٹپہ سے معلوم ہو جائے گی۔

ترکی دہقانوں کا قتل عام { مشرک اڈنڈ کالوٹ (انگریزی تفصیل متعینہ غلب بولی) نے اپنا اعلیٰ افسر کو حکم کیل میں موضع بلوان اور ملکوں کو متعلق خود ترکی پناہ گزینوں کی زبانی کمالات قلبتہ کیے ترکی کو متعلق مینڈہ خارجہ انگلستان نے جو سرکاری خط و کتابت شائع کی تھی اس میں تفصیل ملے گا جس کا ایک خط موجودہ ۱۴ جولائی کے مینڈہ مندرجہ جو جس میں وہ ترکی دہقانوں کو ناقابل اعتبار سیرجی دسفا کی قتل کیے جانے کی شہادت دیتا ہے یہ خط کاڈان لک سو لکھا گیا تھا۔ موضع بلوان کو تین پناہ گزین باشندوں ضیل اوغلو حسین مصطفیٰ اوغلو عبداللہ اور سلیمان اوغلو رشید کو یہاں ت مشرک کالوٹ نے حریف بل تحریر کیے۔

”ششہ گشتہ در جولائی کی صبح کو کاسکون کو دور سال بلوان میں پہونچے گاؤں کو اکابر دیوں کی آمد کی خبر سنا کر متعینہ بلوان کو گئے۔ اور باضابطہ طور پر اطاعت گزینی کا اظہار کیا۔ کاسکون کے گاؤں کا احاطہ کر کے باشندوں کو تہتیا حوالہ کر دینے کا حکم دیا۔ دوسرے دن دو اور سال کاسکون پہونچے اور انہوں نے پھر گاؤں کا احاطہ کر لیا۔ اس مرتبہ دیہات موٹہ کو دو تین لے یہ موضع جیسے دو سو گہروں کی بادی سے بھگتیں میں سونی کی شرک پر ٹرڈات تیرن گنٹھوں کی مسافہ پڑا ہے۔

لجنا ہی بھی دوسری بیچ کے ہوا تھے۔ یہ لوگ کلہاڑیوں، سونوں، نچڑوں، اور غیر فوجی طرز کی ہندوؤں اور ملوں اور سب سے
تھے۔ ان اشتیاقی لڑکوں کو مویشی مالگنا اور بڑا ہوا دیہاتیوں کو منہم اور مکانوں کو لوٹنا شروع کر دیا پھر انہوں نے لڑکوں
کو لٹی جگہ سے بھاگ کر آگ لگا دی۔ اور جب باشندے جان بھاگ بھاگ گئے تو انہیں ہر مذہب کی طرح ٹوٹ پڑے۔ اور دنیا عورتوں پر
مردوں کو بے تحاشہ تیغ کر کے قابضانہ کو آگ کی شعلوں کی طرف دھکیل دیا۔ کاسک جو گاؤں کا باہر کی طرف سوا حالہ لپیٹ ہو
تھے چپکے کھڑے یہ سب ناشادہ دیکھتے رہے۔ یہ بیان کرنا لڑکیوں کی آدمی ایک لگی کر سہہ جس کے مقابل کا سکوں کو قطع میں رخنہ
پڑا ہوا تھا۔ بے مثل جان بھاگ بھاگ آئے۔

اس بیان کو ساتھ ہی سٹسر کا لوٹ اپنی طرف سبز یہ نوٹ ایزا دکاتے ہیں۔

۱۰۔ «غلیل اور حوٰسین جس کے پہلے بیان کیا جا چکے تھے کہ صدر و اشراف کی فیر و صلہ کو ساتھ بیان کرتا رہا۔ گرجب وہ آخری مصیبت کو حالات بیان کرنے لگا تو اوس جو ضبط نہ ہو سکا وہ بچوں کی طرح رونے لگ گیا۔ اور اوس کے ساتھیوں کی آنکھوں کی بھی آنسو جاری ہو گئے۔ وہ کچھ دیر تک ایک لفظ زبان نہ نکال سکا۔

”مجھ پر بکثرت اور اسکی حالت درست ہو تو بیان کیا کہ میرا ساتھ دو نہیں بھی رہے ہیں۔ انکے خاوند فوج میں سپاہی تھے۔ اور میں انکی پرورش کرتا تھا۔ وہ دونوں انکی اولاد اور خود میرا کنبہ تھے سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ شیخ مجھ پر خود موزوں کو بچوں کو مانوسیت شعلوں میں بھیجئے دکھا۔“

ترکی مستحکات پر ظلم و ستم {
میں ہی اپنے حلو کر دیا تھا۔ شہلا لایا گیا۔ جہاں تمام انگریز اور دیگر ممالک کو نامہ نگاروں نے بچتر فم فواد کا ملاحظہ کر کے ایک مختصر نامہ مرتب کیا۔ یہ مختصر نامہ ترکی وزیر خارجہ نے بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۸۷۷ء قطنیہ سے اپنے واسطہ کو ساتھ ترکی سفیر متعین پیرس کو روانہ کیا۔ مراسلہ و مختصر نامہ مضمون حسب ذیل تھا۔

[illegible]

روسی سیارے کاغفہ بظالم توڑے ہیں۔ اور بعض اوقات بلغاری بھی مسلمانوں پر زوروں اور ہانگہ زنیوں کا مال سفاکی سے پیش آتے ہیں۔ ان لوگوں کو بیان کو مطابق کہی دیا کہ تمام مسلمان تہ تیغ کر دو گئے ہیں۔ ہم شہید بیان کرتے ہیں کہ مجھ و صین میں خود زور اور بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور انکو زخم لگے ہوئے ہیں، داوی ٹخنہ میں جو ظلم و ستم کیے گئے وہ ناظرین کو کتاب میں بیان جنگ کے مظالم کے مندرجہ ذیل اقتباس سے جو شہداء و عیسائے شایع ہوئی تھی معلوم ہو جائیگی۔

”وادی طنجہ جو بلقان سے متصل بجانب جنوب واقع ہو، گورکو کے ریلے پہنچنے سے پہلے کلاں لوبر، اور خوشحال ضلع تھی۔ گائوں آباد۔ قصبہ بارونق۔ کہیت سرسبز۔ اور تمام زرخیز علاقہ نکلا کے باغوں اور تاکستانوں سے معمور فردوس کو کرا دکھائی دیتا تھا۔ اور کل شہر سے اپنی لپٹے نکل میں صرصر نہایت خوشحال اور فراخ البال تھے۔ اس وادی کا عطر گلاب تمام دنیا میں مشہور تھا۔ ترک اور بلغاری آپس میں صلح و اتفاق اور امن چین ہو آباد تھے۔ فسادوں کے پرہ اور لڑائی کے شروع ہونے کی افواہیں وہاں ہی پہنچ گئی تھیں۔ گرد و نلوں جماعتوں کے اکابر نے باہم صلاح و مشورہ کر کے تعدی رننت اور امن کو قائم رکھنے اور کمیہ صر کی شکر رنجی پیدا نہ ہونے دینے کا عزم بالجزم کر لیا تھا۔

”افسوس یہ حالت زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ جولائی ۱۹۱۷ء کے اخیر میں روسی اور بلغاری فوجوں میں منورہ زوریں ہیں وادی میں داخل ہوئیں۔ اور انکی ورود کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں دوبریض ضلع چند دنوں میں ایک وسیع قبرستان بن گیا۔ گاؤں و علاقے گئے۔ مکان منہدم ہو گئے۔ باشندہ طرح طرح کے عذاب و عقوبت کے ساتھ تہ تیغ کر دیے گئے۔ اور کل علاقہ جو اس شخص ملعون کا سے پہلے کمال بارونق شگفتہ اور زرد تازہ تھا جہنم کا کمر اٹ گیا جن گھروں میں پہلے کسی نے اپنی آواز سے کسی کو بلاتے و سنا تھا۔ اب باغیخت و تاج، قتل و نہیب، حرام کاری و رویا ہی، جبر و ظلم اور زنا با لہجہ کا بازار گرم ہو گیا۔ اور ہینار، خوشحال آباد میں جو صرف چند ہزار خانہ ماں و چارہ جنگست تھا۔ تباہ و پریشان فاقہ مست و مایوس عورتیں اور بچے باقی بچے۔ توصل فزائل سے روڈ و سٹو سے انکی تباہی و بربادی کے یہ جگر شکاف حالات تحریر کئے۔

سکاٹمین کا نامہ نگار { ”مشر مرے سکاٹمین کے نامہ نگار نے اس ضلع کی بربادی کے حالات جو اسکی صغرا کالوفر۔ کار سودا۔ اور سوپاٹ کے شمال مغرب میں اس دور کے قریب واقع ہو جس کے رستہ اول میں پہلی جنگی یامیں داخل ہوئے۔ بیان کرتے ہوئے جو سوڈا کر لیا کہ یہ تمام قصبے بالکل میان ہو گئے ہیں۔ اور ان کو کوچہ و بازار نہ پاکستان اور کہیت مردوں، عورتوں اور بچوں کی منتفق اور بوسیدہ لاشوں سے چنے ہوئی ہیں۔ ان تصویروں پر بعض دنوں وقت روسی کاٹھ جن نے حفاظت کا وعدہ کر کے ترکی ہتھانوں سے تیار رکھوا لیا۔ مگر سلیمان پاشا کی پیش قدمی پر پہنچے تھے۔ ان دنوں وہ یہ تیار اور نیز اور بہت سی مسلمانوں پر اس سے بلغاری ہتھانوں کو کھسے گئے۔ جنہوں نے انکو اپنے ترکی ہتھانوں پر حملہ آور ہو کر ان کو بلاتین زن و مرد یا صغیر و کبیرہ مدینے تہ تیغ کر دیا۔ اور عورتوں کو قتل کرنے سے پہلے نہایت وحشیانہ طریق سے سخت جبر مت فرمایا اور کیا۔“

”سینڈر ڈکانر نگار - جو گرنڈ ڈیوک ٹکس کی فوج کے ہمراہ تھا اور بمقام سے شمال کی طرف کے علاقہ میں آئے گشت کی تھی۔ ترکوں کی خوش الحواری اور عیسائیوں کی بد ذاتی کے متعلق حسب ذیل لکھتا ہے:-

”میں دیگر حالات پر اس قدر لکھتا چلا گیا ہوں کہ ”مظالم“ کے متعلق لکھنے کیلئے بہت تہوڑی جگہ رہ گئی ہے۔ تاہم ”مظالم“ کا لفظ سن کر چونکہ نہ پڑیں۔ میں نے بطریق مبالغہ یہ لفظ نہیں لکھا۔ دنیا میں آج تک کسی قوم جسے کرامرک کے سرخ اندام و دیشوں نے وہی ہے پناہ اور بھاگی جاتی آبادی سے کبھی ایسا قبیح ظالمانہ برتاؤ نہیں کیا جیسا کہ بلغاریوں نے ترکوں سے کیا ہے۔ یسٹنی القصب علانہ تسلیم کرتے ہیں کہ بلغاری و ترکی دیہاتیوں میں پہلے کوئی غنا و موجود نہ تھا۔ عیسائی صرف خونیہ کے شوق اور نوٹ گھسٹ کی طمع سے دس ہجرت اپنے ہسٹن پوٹ پڑے ہوئے جن کو انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ اب بالکل بے پناہ میں اور پناہ کچھ بچاؤ نہیں کر سکتے سیدو کے ایک شہر انجانہ میں جب میرا تھکا ہوا ایک بلغاری پناہ گزین دوسروں کو دکھا رہا اور یہ کہہ رہا تھا ”پہلے میں بدوق بیکر ہر چہ کر رہا تھا۔ مگر ایس سے بہتر ثابت ہوا ہے۔ میں دس مسلمان قتل کر چکا ہوں۔ میں نے انہیں بکروں کی طرح ذبح کر ڈالا۔“ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی سفاکی اور ذمہ داری ہو سکتی ہے شمالی ملکیہ یا کے مسلمان بکروں کی طرح ذبح کئے گئے تھے۔ مگر انہوں نے عیسائیوں پر کسی طرح کا ظلم نہ کیا۔ بلکہ ہانگو اور فراری کئے وقت بھی جیسا کہ خود بلغاری تسلیم کرتے ہیں ہر ایک چیز کی قیمت ادا کر دیتے تھے۔ روسیوں کو بلغاریا میں داخل ہونے دوہینے ہو چکے ہیں۔ اور اب تک کسی ترک کی طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ایک بھی شکایت نہیں سنی گئی۔ ایک سوا افسر نے ایک انگلہ بلغاری دھقان سے دو فیلچر چارٹوں کو خرید کئے۔ پھر اُس سے دریافت کیا ”کیا تم اپنی ہم مذہب بیانیوں کے آئے سے خوش نہیں؟“ بلغاری نے بلا رو رعایت صاف صاف جواب دیا ”ہم ایسی دیکھ رہے ہیں کہ آیتنا بڑا ڈوبی ہم سے دیا ہی اچھا ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ ترکوں کا تھا“

”ہائمر کے نامہ نگار نے جو اس یونین میں گورکو کے ساتھ ہاتھ باریج ۱۲ جولائی ۱۹۱۷ء گورکو کے کپے سے جو بمقام کے جنوبی علاقہ میں نصب تھا حسب ذیل تحریر کیا:-

”اس محاربہ سے تہذیب کو کچھ تعلق نہیں۔ یہ ازمنہ تا پانہ مظالم کا مجموعہ ہے۔ روسی سپاہی ترکوں کو ناپاک ترین حیوان تصور کرتے اور انہیں قتل و ہلاک کرنا تو ان میں داخل سمجھتے ہیں۔ بلغاری ہی جہاں تک انکس چلتا ہو فرق نہیں کرتے۔ پرنس کنستین جب میدان جنگ کی گشت کرتا ہے تو یہی پکارا تا داپس آتا ہو“ بلغاری مجروح ترکوں کو قتل کر رہے ہیں۔“ بعد ازاں جب میں میدان مصاف کو گیا تو بلغاریوں کو مقتول ترکوں کی لاشوں کو کپڑے وغیرہ اتارتے دیکھا۔ کینجٹ و جیم راج عیسائی خاتونیں جب بنتی ہیں کہ کچھ ترک سیر کئے گئے ہیں تو وہ کمال مناسبت کے ساتھ اپنی گردنوں پر ہتھ پھیرتی ہیں۔ اس اشارہ کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اسیروں کو ذبح کر دو۔ بھلا تاؤ ایسی شریفانہ رویوں کو دیکھ کر انسان کے بدن چسپ کچھ پیچھے خود غلامانہ انسانیت کا ایک ہ بھی ہو کیوں نہ لرزہ پڑ جائے۔ اور ایسے مردوں کو بہادری

پہلے سپاہی کیوں نفرت کی نگاہوں سے دیکھیں۔ جن کا سفاکی اور سہ کاری کے سوا اور کوئی کام ہی نہ ہو
 ناظرین! اس امر کو ہمیشہ کو زہر خاطر رکھیں کہ ان کراہیت انگیز افعال میں سے اکثر اعلیٰ ترین ہی انہوں کی آنکھوں کو سامنے
 اور ان کے علم سے کہے جاتے ہیں۔ اس بارہ میں سب سے بڑا غلطی خیز لگو کو تھا۔ جسے اس کے گمراہی میں خود بلقان کو بھونپو
 کر کے ترکی قلمرو پر چور بن کی تھی۔ اس میں کوئی جھگی مدعا نہ نظر نہ رکھا گیا تھا وہ صرف مسلمانوں کو ماتحت و تابع اور قتل غارت اور
 ہجرت کر دینے کے لیے لگتی تھی۔ اس نے اپنے سپاہیوں بالخصوص بھاری جاہلین کو پوری پوری اجازت دیدی تھی کہ مسلمانوں کو
 سے جو سلوک چاہیں کریں۔ خوبصورت وادی طنجہ میں جو زرخیزی اور عطر گلار کے لہو چاٹا عالم میں شہو ہے اس کا راستہ دو دواؤں
 دیہات، مقتول مردوں اور ہجرت لگتی عورتوں سے نمایاں ہو رہا تھا۔ کارا زان ملک اور افغان ملک کے بادشاہ مسلمانوں
 کا ماجر ایسا کر نیک قلم یا راہیں نہ کہتا۔ لگو کو کی ظالمانہ یوزش کا نقطہ یہ مدعا تھا کہ ان مظالم سے متعلق ہو کر مسلمان بھی سبکدوش

۱۷۰۰ افغان ملک کے بارون قصبہ پر کاسکون اور بلخاریوں نے جو مظالم توڑی۔ ان کی آخری چمکیدہ شاہدات یہی رہے ہیں۔ کہ
 ان انتہا دوسو لاکھ اور حرکت بدل عمارتیں ہی سرزد جوتی تو بھی حرف ہی ایک تقدیر قیامت تک لکھی و سیاہی کیلئے کافی تھا۔
 یونین کے نام لگا کر جو مسلمان پاشا کے ساتھ تھا۔ تاریخ ۱۶۔ اگست ۱۸۸۰ء مقام خان بوغاز سوا کے متعلق یہ تحریر کیا۔

مجموعہ دیروز مسلمان پاشا نے اس گاؤں کو جا کر کیسے کی درخواست کی۔ جہاں پہلو بہتے بلخاریوں اور کاسکون نے ناگفتی مظالم اور
 خونخوار فحشیزی کا ارتکاب کیا تھا۔ اس گاؤں کا نام آفغان ملک یا آفغانا ہے جو خان بوغاز اور کارا زان ملک کو درمیان میں لگا ہوا
 ملک کے روسی کیسے بہت قریب قریب ہے۔ یہ نہایت ہی بارونی موضع ملک قصبہ تھا۔ اور وہاں مائرجین ہزار کے قریب آباد ہے۔
 جو چند چاند مکان کھڑے لگے ہیں ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر باشندہ بہت آسودہ حال تھے۔ وہاں بھی جو لاشیں دیکھیں
 ان میں ایک نوعمر عورت کی ہی لاش تھی۔ جسے فوت ہو کر زیادہ سو زیادہ دو تین ہی روز ہوئے ہونگے۔ میں کس طرح اسکی وفات کی
 تاریخ معین کر سکا۔ اس کے بتانے سے دو کھوت صحت اور رنج پہنچتا ہے۔ تاہم بالا مختصراً یہ بتا دیتا ہوں کہ چند گوشہ شاہی ڈھانچ
 کے ساتھ لائی تھا۔ اور کتوں سے بچ رہا ہوا تھا وہ بالکل زہر تھا۔ اور ہم کے بالائی حصہ کی گت ابھی بہت ہی نفیس تعمیر ہوئی تھی۔
 میں صبح کے چھ گھنٹے کو مدت العرفان موش نہیں کر سکا تھا۔ میرے ساتھ ڈبلی میکان کا نام لگا رہا۔ ہم دونوں کے نوکر۔ ایک ترکی بچہ
 اور دو بامین پاجی بطور اسکوٹھ تھے۔ ہم سب اس لاش کے گرد عرصہ تک میں حرکت نہ کر سکا تھا۔ کسی کے نہ تو ایک لفظ نقل
 سکا۔ اس کا چہرہ جسے کتوں نے سلامت چھوڑ دیا ہوا تھا۔ نہایت ہی خوبصورت تھا خط و خال کا لافیلہ رخساروں اور چوڑی
 گولائی قابل دید تھی۔ موت کی زردی نے اسکی خوبصورتی کو اور دو بالاکر دیا ہوا تھا۔ مونہ جو عجیب خوبصورت تھا کینڈر کہا ہوا تھا
 اور دانت نظر آ رہے تھے۔ آنکھیں بند۔ اور ایک لمبی لمبی پلکیں رخساروں تک پہنچی ہوئی تھیں۔ پیشانی پر تکیف آرزوگی
 کی خفیف سی علامت پائی جاتی تھی۔ بال۔ انی ہا کیلیج سر پر طبقہ اندھو ہوئے تھے۔ وہ بالکل بہتر تھی۔ اور گردن ایک ہی
 ضربت جسے ضرور جلی اور شام گھوٹے لگو کاٹ یا ہو گا نصف سو زیادہ کٹی ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ ہوا اور بھئی عورتوں

ایسا ہی سلوک کریں۔ تاکہ انگلستان میں منظم فروشی کا جو خطہ ستولی ہو رہا تھا اور جس نے روسی طبع و حرص کو خوب کام دیا تھا برابر تازہ رہے۔ اکتوبر۔ نومبر۔ اور دسمبر ۱۸۵۷ء کے منظم ارمیٹیا دہشت انگیزی اور تعداد دونوں لحاظ سے ان منظم کے سامنے جو عیسائی سپاہیوں کے لشکر میں جزیرہ نامیقن کے مسلمانوں پر کئے کہہ رہی حقیقت نہیں رکھتے۔ تازہ ترین سرکاری مراسلات اور کاغذات منظم میں کہ بعض بعض مقامات میں منظم "بلخاری مسلمانوں" اور "چکسوں" نے شروع کئے تھے۔ اگر ایسا ہو تو کوئی تعویب نہیں۔ کیونکہ دعویٰ جو رستم اور ظلم جفا کے اپنی دونوں نوموں کے مسلمان آماجگاہ تھے نیزنگی فترت کے دونوں واقعات میں لگتا ہے اور محصور منظم جفا کا راز کا ہدف و نشانہ بنتے ہیں۔ بلخان میں پہلے مسلمان۔ پھر عیسائی اور بالاخر مسلمان۔ ابلیشنا جو روخا اور کشت و خون کا آماجگاہ بنے۔ کوہا را ریشیا میں پہلے مسلمان اور پھر عیسائی۔ بہت بڑے پیمانہ پر قومی و مذہبی تعصب کا شکار ہوتے ہیں۔ مگر دونوں صورتوں میں اصلی محرک اور باعث یکساں ہے۔ جیسے کسی مقدس ملکی و جنگی حکومت روسیہ کی ظلمانہ۔ اصل پے اصل اور مستقل عزم طبع و حرص جو ایک طرف خطہ کی طرف اور دوسری طرف ہندوستان کی طرف جائز ناجائز جن مسائل جو بڑے لگاؤ پر مشتمل کرتے ہو کی پالیسی کو کسی ایک لفظ کیلئے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ صورتوں میں اپنا کام کر رہی تھی۔

روسی دھنگ { بلگیر یا اور آرمینیا میں روس نے جو دھنگ اختیار کئے انہیں اور نیز ارمینیا میں جس سے دونوں صورتوں میں انگلستان کی عام رائے کو دھوکہ دینے یا لگایا ہے عجیب ثابت نامہ

پائی جاتی ہے۔ مگر خوش قسمتی سے آخر الذکر صورت میں دیگر زبردست افتد اور دشمن جائل ہو کر ترکی کو بلا واسطہ اور براہ راست روسی فوج کشی سے بچا لیا۔ اور اس طرح سے انگریزی قوم کے مقصبات اور انگریزی پالیسی کی جو قوتیوں کے اثر بند کی ہو

اور بچوں کی لاشیں ایک کھوئیں میں دیکھیں۔ ان کی تعداد ہم درست نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ جو جیسے انہیں لکھا کر دگنا۔ اسم و نام و ہر فرد بہت سی تھیں۔ اور میری رائے میں اس لرزان و ترسان بڑھیا عورت کا بیان بالکل درست تھا۔ جو کھوئیں ایک جہاں جو ساتھ

آئی تھی۔ اسنے بتایا کہ یہاں بارہ ہاندرہ عورتوں کی لاشیں پھینکی گئی تھیں۔ واپسی کے وقت ہم نے سراسر سے زیادہ ترکوں کی لاشیں دیکھیں۔ یہ سب سب سنگین و لمبا اور ایک بارگی گولی مار دینے سے ہلاک کئے گئے تھے۔ انکو متعدد دھیر لگے ہوئے تھے۔

ایک دھیر میں چالیس اور ایک میں پچاس لاشیں تھیں۔ دو تین چھوٹے چھوٹے دھیر ان سے علاوہ تھے۔ اس میں کوئی ننگ نہیں کہ لوگ کمال میر جی اور نیز بکسا ہتھل کئے گئے تھے۔ ان میں کئی نہایت ہی بوڑھے ہی تھے۔ شنب گذشتہ ترکی سوار دیکھی ایک ہمت

کل علاقہ میں بکامیابی کا دل گشت لکھوا دیں۔ لی۔ داوے لہجہ کے موضع مونس میں انہیں اڑھائی سو عورتیں اور چھوٹے بچے لکھنا جو ترکی سوار کچ تو پرم دیکر جاگ گئے تھے۔ زندہ تو چھوڑ گئے۔ مگر جو جتنی سب کی لگئے۔ شام کے وقت یہاں عات کا زان ایک پوچی۔ وہاں ستر

دو ہزار سو زیادہ کی عورتیں لکھنا چکا۔ ان سب کے زان ہو کر میان کیا کہ گذشتہ دس ہزار دونوں میں انہیں جیسے کہ شہر بخارا پر چکے تھے یہاں ان دنوں ایک جوان عورتی لڑکی کا ناموس سلامت چھوڑا۔ اور جاتی ہوئی لڑکی کو ہمارے ساتھ لگائے۔ کل شہر میں لکھنا لکھنا ہو جاتا تھا۔ وہ بقتل کر دئے گئے تھے۔

پوری تلافی ہو گئی۔ اور یہی نہیں کہ ترکی کی سلامتی ہی مدوش نہ ہوئے پائی بلکہ انگلستان اور سلطنت برطانیہ کے مفادِ عظیمہ بھی معرضِ خطر میں پڑنے سے سلامت ہے۔

مندرجہ بالا سطوح میں مینے اصل مطلب سے گریز کیا ہے۔ مگر ناظرین کو واقعات کی حقیقی رفتار اور ان کے اثر کا درست اندازہ کر سکنے کے قابل بنائی کیلئے یہ گریز ناگزیر تھا۔ اب میں پھر آسٹریا کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ آسٹریا نے روس نے بوسنیا اور ہرزیگووینا کے وعدہ سے آسٹریا کو تنفیذ کر لیا تھا۔ اور اس سے ترکی پر حملہ کر کے اجازت حاصل کی تھی۔ رومانیہ نے اس حملہ کے برخلاف مدد دینے کے لئے آسٹریا کو فضولِ التجا میں لیں۔ آسٹریا کی اس انصاف پر طبعِ غالب آچکا تھا۔ اس نے تنوائی نہ کی اور غریبِ رومانیہ کو صبر و شکر کر کے روس کو اپنے علاقہ سے گزرنے ہی کی اجازت نہ دینی پڑی بلکہ جب بمقامِ پلیونا پہلی مرتبہ ہی اسلامی پہلوان عثمان سے منہ کی کہاں ہے پر روسیوں کے نیکنچہ ڈھیلے اور انکی حالتِ نہایت نازک ہو گئی تو اسے اپنی کل فوج بھی اسی نظام کے حوالہ کر دینی پڑی۔ روسی سلسلہ ہائے آمد و رفت اور اسکی فوج کا جناح بھٹکا سے لیکر رومانیہ، بلغیریا اور شرقی رومیلیا کے پھول بیج سان شیعہ لونیٹک پہلا ہوا تھا۔ اور آسٹریا کو ساری تمام جمع قوت پر چاہتی وہیں اسپر مہلک حملہ کر سکتی تھی۔ مگر قرار دادِ باہمی کے مطابق وہ خاموش رہی۔ اور اس نے کوئی مخالفت نہ کر لی۔ لیکن جب قسطنطنیہ کے دروازہ پر پہنچ گئے اسوقت آسٹریا سے ضبط نہ ہو سکا۔ اور اسلے روس کو مزید پیش قدمی سے باز آجائیکے اطلاع کر دی۔

روسیوں کی دوسروں کو اندھا اور احمق بنانے کی کوششیں { چونکہ شیعہ ملیہ بمقامِ برلن تمام سپردِ فاش اور

کل راز کششف ہو گئے۔ کل مشرقی رومیلیا کی سیاحت کرنے، اور ایڈریاٹک فلپینس، صوفیا، اور سلسلہ ہونوینا کے برابر برابر جسقدر روسی نواب مقیم تھے انکی یہ کمزوری کو یکدم خود مشاہدہ کر کے یہی میں فلپینس، صوفیا اور روسی تقرق میں بنانے کی جتنی الامکان کوشش کر سکے لئے برلن گیا۔ روسی کل دنیا کو دھمکی اور اندھا بنانے کی چال کمال پیدا کی اور جبار کے ساتھ چلے۔ انہوں نے فوج امپریل کارڈ اور تقریباً ہر ایک سپاہی اور توپ کئی گنا پیش کر سکتی تھی۔ سان سٹی فائو کو جو قسطنطنیہ سے سات میل کے فاصلہ پر ہے یہی ہی۔ اور یہ تمام یوینین سفارتوں کے جگہ آئیگیں کو روسی فوج ہر ازل، "!! اے کے پرید اور جائزہ دیکھنے کیلئے مدعو کیا۔ یہ ہر ازل کی فوج بیشک بڑی شاہد تھی یہیں نفیس و عمدہ توپخانہ کے علاوہ پکاس ہزار چھپہ روسی فوج موجود تھی۔ مگر وہ حقیقت ہلکی فوج نہ تھی۔

روسیوں نے پہلے بھارت تمام ہرلن چارلس والی رومانیہ کے پیشکش کو مسترد کر دیا تھا۔ مگر جب عثمان نے چھپے چھوڑا دئے تو فوراً ہرلن مذکور سے باج تمام امداد کی تاکید کی۔ مفسل حالات کے لئے دیکھو

اور یہی کل عساکر و سپہ کی کائنات تھی۔ ایدہ یا نپول میں کلہم چار ہزار اور فلپ پولیس میں تین ہزار سے بھی کم۔ دوسری سپاہی موجود تھے۔

اجنیوں سے روسی افواج کی قلت تعداد کو مخفی رکھنے کی بڑے اہتمام سے کوشش کی جاتی تھی۔ پرنس گورچکاف (ستونی وزیر خارجہ روس) کے داماد کوئٹ سٹولون نے جو روسیوں کا گورنر جنرل بنایا گیا ہوا تھا خواہی زبانی مجھے بتایا کہ پستراکی اہم چوکی میں جو سلسلہ رہو ڈوب کے کنا رہ رہا تو وہی۔ تین مہینے تقیم میں۔ مگر حقیقت ہاں صرف دو کمپنیاں موجود تھیں۔ فساد رہو ڈوب کی تحقیقات کے لئے ایک مشترکہ روسی و کیشین مقرر کی گئی تھی مینوہا اس کیشین کے ساتھ ملکر کہا گیا۔ میز پر صرف تین روسی افسر موجود تھے۔ مینوہا ریڈیٹ کو کہا کہ میرے خیال میں تمہارا اکثر ساتھی عبیدی چوکی کے فاضل کی قس میں پر گئے ہوں گے میں "اسکی زبان سے مینوہا نکل گیا" نہیں صرف ایک غیر حاضر ہے "اس کے معنی یہ تھے کہ وہاں صرف دو کمپنیاں موجود ہیں۔ کیشین ایک روسی میجر کے زیر اہتمام تھی۔ اس نے نیز کے نیچے سے اپنی ساتھی کو ہوا کر لگائی۔ مگر سکوٹ کے ریڈیٹ کی بجائے وہ ہوا کر مجھے لگی۔ میں آباد دہلن شہن پڑا۔ اور جہاں تک میری ذات کا تعلق تھا۔ تمام راز داری کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ہر مجبوس کشتی کے چسپائی کو نشہ لگائی۔

لارڈ کینسٹبل کو روسیوں کی کمزوری کو بی معلوم تھی اور وہ جانتا تھا کہ روسی فوج تقیم نو پمین ٹرکی پر نہایت آسانی سے جھلک حملہ ہو سکتا ہے۔ جابر میں اسکی بڑی خواہش تھی کہ اس سے تو پر فائدہ اٹھا کر روسی کا رعب بگاڑ دے۔ اس ضرب ہو روس کم از کم پارس میں سول کیلیدی مدست و پا ہو جاتا۔ اور خوبی یہ تھی کہ ہمیں آدمیوں اور روپیہ کا چنداں نقصان اٹھانا پڑتا۔ مگر بد قسمتی سے اسی کے ساتھی و زرا کے صدر کیشین نے جھکو کو تا اندیشی اور مذہبی تعصب سے ان غرض و مفاد کی اہمیت جو محض خطر میں تھے۔ اس اور بمیشال موقوف کی لائن ہا قدر و منزلت اور توقف و وزنگ کے خطرات کو سمجھنے کے قابل نہیں رہے دیا ہوا تھا۔ اس کو اتفاق رائے نہ کیا۔ اور اسے اپنی غم سے تاد براہ ہونا پڑا۔

محمد علی برلن کا گرس میں اعلیٰ ترکی نائب اور سفیر محمد علی تھا۔ وہ ایک قابل انسان۔ عمدہ جنرل اور عام واقفیت اور وسعت معلومات میں اس زمانہ کے اکثر ترکی پاشاؤں سے بہت افضل تھا۔ وہ وادی لوم کی فوج کا کمانڈر رہا تھا۔ اور وہاں سنو روسی فوج کو جو زار ٹوچ رولی عہدہ کو زیر کر لیا تھا۔ تین پہلے درپے شکستیں دیں۔ خراسن کو بی اور پوپ کو بی کی لڑائیوں میں محمد علی نے روسیوں کا خرگوش کی طرح شکست دے ڈال دیا۔ وہ زار فوج کی ترکی تمام کرنے ہی والا تھا کہ محمد و داماد پاشا سلطان کے بہنوئی کی مصلح بد سے جو اس عمارت کے دوران میں ترکی کے حق میں فرشتہ رحمت کا کام دیتا رہا تھا۔ واپس بلایا گیا۔ میں محمد علی سے بھی طرح واقف تھا۔ اسے کسی مرتبہ مجھ سے بتا سف و زکریا کہ اس پر اجرا محمد میں ملکی کو ہاتھ کو کسی نادروقتے یوں ہی گئے۔ ان کو کو بی فائدہ نہ اٹھایا گیا

ہنگرس کے انفلاق کے پہلے ہی دن سینے بطن میں اس کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور اس سے دریافت کیا کہ ٹرکی کے حق میں صورت حال اور معاملات کی فیکری کی کہانی دیتی ہے۔ محمد علی نے اگے جھک کر چیخ کر کہتا ہوں سے چھپایا۔ پر چند لمحوں کے بعد سر اٹھا کر کول پاوسی اور اندوہ کے ساتھ کہا کہ اسے میرے مست۔ مجھے کال تباہی دکھائی دیتی ہے۔ آسٹریا نے میں بیچ دیا ہے۔ اسے میرے سوال سے تھوڑا سا عرصہ ہی پہلے معلوم ہوا تھا کہ روس نے بوسنیا اور ہرزیگووینا کا لغو دیکر آسٹریا کو خاموشی میں پر راضا مند کر لیا تھا۔ اور کہ بڑی بڑی بیٹھیں چڑھائے بغیر ٹرکی کو صلح حاصل نہیں کیگی۔ خزانہ دیکر اس پر رحم کرے۔ اس نے برلن میں ٹرکی کے لئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ کانگریس کے اختتام سے کچھ عرصہ بعد وہ ایک خاص سفارت پر قعبد پر زرنہ کو جہاں البانیوں نے قحمت سے بغاوت برپا کر لی تھی بھیجا گیا۔ اور وہاں شور و پشت اور کٹر البانیوں کی قبول بعض غا و ذہب سے اسے اور اسکے تمام اسکوٹ دوستوں اور دل کو تشیع کر دیا۔ محمد علی کا انجام اسل انجام سے جو سر لوئیس کو گناری اور اسکے اسکوٹ کا ہتھام کال ہوا۔ بہت کچھ مشابہت کہتا ہے۔

کونٹ گولوچو کی کی دور اندیشی { چو کیس جانتا تھا کہ ٹرکی کی قسمت بہت کچھ آسٹریا کی ہاتھی

سے ملنے جائیگا غم کیا۔ کونٹ گولوچو کی نے جو سو سو گزشتہ میں قسطنطنیہ کو وطن کو واپس آئے وقت طمانان کرنا منظر فرمایا تھا۔ اور ازراہ نوازش اسکے لئے وقت اور تاج میں کرسی تھی۔ مگر قسطنطنیہ میں غیر متبرقہ توقع ہو جانے سے میں پر سے آٹھ شے دیکر کہے چوچا۔ تاہم ۱۵ جنوری بروز جمعہ اور وقت بارہ بجے وہاں کھڑا کیا گیا تھا۔ کونٹ نے اسی تاریخ شام کو برلن جانا ہمارا چلا گیا۔ اور اس شام کے آٹھ بجے واپس چوچا۔ سینے تفصیل اسلئے بتائی ہے کہ اس سے ایک عجیب غریب شان متعلق ہے۔ لندن واپس پہنچنے پر ایک خبر شخص نے جو شیا رخصیہ جاسوسوں اور خبر رساںوں کا افسر و حاکم ہے۔ مجھے بتایا کہ قسطنطنیہ میں مجھے ایم سیڈوف کی کارستانی سے توقف ہوا تھا تاکہ میں کونٹ گولوچو کی کو نہ کل میں نہیں کہ سنا کہ یہ روائت درست ہو یا غلط۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے بالکل خلاف توقع اور ناقابل یقین طریق سے ایک ایسے شخص کے کہنو سننے پر جو بارسلطانی میں بڑا منظور نظر ہے اور اسکی نسبت عام خیال ہے کہ اسکا سیلان اور رجحان بہت کچھ وہیوں کی طرف ہے۔ دونوں قسطنطنیہ میں سیا و متورہ و زیادہ ٹھہرا رہنا پڑا۔ اور بدیشی بت ہو گیا کہ اسکی یہ درخواستیں اور پیغام بالکل فوہد نہانت ہی ناکافی وجوہات کی بنا پر سنی تھے۔

سائل کریٹ ویونان کے دوران میں آسٹریا نے جو مشکل اختیار کیا میں سو نہانت غور سے دیکھتا ہوں تھا۔ اور مسک نہ کر کے احمق کر کے میں کونٹ گولوچو کی نے جو عاقلانہ دور اندیشی ظاہر کی تھی دیکھ کر تیکر تعجب حیران ہوا تھا

عزیزانہ کے حالات اس کتاب میں پہلے کسی حاشیہ میں بتائے جا چکے ہیں۔

یہ امر خود ہماری دیگر بڑی بلیو بکوں (کتاب رزق) سے بھی صاف ہوا ہوا ہے۔ آسٹریا میں وقوع اور تھلڈیہ سلاطین کو بالکل قریب جسے اور ایریک کے اس کو قائم کرنے کے معاملہ میں سب سے زیادہ پچھلی رکھنے کی وجہ سے ان تمام سازشوں اور پلٹنے والی اسٹیکس سے جو اس میں غامضیوں کی دھمکی دی رہی تھیں بخوبی واقف اور باخبر تھیں۔ آسٹریا کو اس وقت یونان کی غصہ ستانی اقتصادی مٹیائی کی کارروائیاں جواب کل دنیا میں مشہور ہو گئی تھیں۔ اور اس سے اس خفیہ سازش کا بھی علم تھا جو یونانی گورنمنٹ اس ضمن کی خوشامک سازشوں کو دیکھ رہی تھی۔ اور یہی علم کی وجہ سے تھا کہ جولائی ۱۹۱۷ء میں ہی کونٹ گولوچسکی نے سفیدین اور اس کے سیلابی عظیم کی درآمد کو روکنے کیلئے جسے اقتصادی ہتھیاریں تیار کیا تھا کرکٹ کے گرد بکری حلقہ ڈالنے کی تجویز دولہ پور کے سلسلے میں پیش کر دی تھی۔ تمام دل نظام نے اس طرح بڑے استیلا اور پیش بندی کو جو کرپٹیشن کو شکوہ میں ہی دبا دیتی اور خود کرپٹ کو جانگل خانہ جگلی اور خوزیری سے محفوظ کر دیتی خوشی منظر کر لیا۔ بالغ وجہ اس آسٹریا تجویز کی بدولت معارف تہذیبی بھی کبھی وقوع میں نہ آتا۔ مگر بد قسمتی سے برطانوی گورنمنٹ اس سے اتفاق نہ کیا اور یونان و دیگر ملکی فریق کی خفیہ سی پر خوشی اور تحریک سو ڈر کر آسٹریا کی تجویز کے مطابق اگست گذشتہ میں کرپٹ کے بحری حصہ کے لئے دیگر دول کے ساتھ شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ عام تحریک کے اس قدر دباؤ میں آجا تا بڑی سخت غلطی تھی۔ یہ تو کیا سی واقع اور ہم نہ ہی جیسا کہ گورنمنٹ نے اسے تصویب کیا۔ تحریک مذکور کا ایسا پاس کر سیکے کوئی فائدہ نہ مرتب نہ ہوا جسے کہ انگریزی وزارت کو ذاتی طور پر بھی اس سے کچھ فائدہ نہ پہونچا۔ اس نے اس خفیہ سازش اور یونان کی ملکی حرکات کو روکنے کا نہایت مفید و مناسب موقعہ گم کر دیا۔ اور آخر ایسے وقت بحری محاصرہ کی تجویز سے اتفاق کیا اور اس میں شامل ہوئی۔ جبکہ محاصرہ طے کر آدھ نہ رہ گیا تھا۔ اس توقف سے خود جزیرہ کرپٹ کو بھی یقیناً کوئی فائدہ نہ پہونچا کیونکہ یہاں بدولت جزیرہ مذکور قتل و غارت کا کال جہم بن گیا۔ تین سو سفینوں اور ہزاروں افسروں کا پہونچ جانا جبکہ ۱۹۱۷ء کے موسم خزاں میں اقتصادی مٹیائی نے علانیہ اور کامل مٹیائی کے ساتھ روانہ کیا۔ اور کرنل واسوس کی فوج کشی کے بعد کرکٹ کے حق میں زہر مارا جس سے کم ثابت نہ ہوئی۔ کونٹ گولوچسکی نے بذات خود اس کے متعلق اگست ۱۹۱۷ء میں ملازمت مائسون انگریزی سفیر متبعینہ واناکو جو کچھ کہا وہ بلیو بک میں عبارت ذیل میں ہے :-

اقتباس از مراسلہ سر اوٹنڈا مائسون بنام مارکوس آف سالبری -

واناکیم اگست ۱۹۱۷ء - (نمبر ۴۳۸)

کونٹ گولوچسکی نے جو سو ذکر کیا ہے کہ یہ صاف ظاہر ہے کہ جب تک کرپٹ میں یونان جو جابجائی اسلحا اور سامان حرب کی درآمد کو روکنے کا موثر انتظام نہ کیا جائیگا بغاوت پوری شدت سے جاری رہیگی۔ اس کا ان دونوں میں سے بہر حال ایک نتیجہ ہوگا۔ یا تو باغی افراتفری جائیگے اور جزیرہ یونان کے ساتھ ملحق ہو جائیگا یا آزاد ہو جائیگا یا ترکہ جو اس معاملہ میں مزید راحت کرنا میرح نا انصافی ہوگی جس طرح مناسب مہینے اس سے بغاوت و تحریک کا فائدہ کر دینگے۔

دھوکٹ مذکور کو پورا پورا یقین ہو کر اس اہم خطرہ کے انداز کے لوجھ کریت کی موجودہ صورت کے قائم نہ ہونے پر یکے
اس کی سلامتی اور قیام کے لئے پیدا ہو رہا ہے ملکہ منطقی کی گورنٹ ہی سچے دل سے ویسی ہی متردد اور خواہاں ہوگی۔
جیسی کہ دیگر دہل میں۔ اور نابریں کوٹ موصوفہ تعجب ہیں کہ کیوں گورنٹ انگلشیہ شخص یا لیمنڈری معاملات اور فریقہ چالو
کو جو صرف ملک کے اندرونی معاملات سے متعلق ہونی چاہئیں۔ دہل میں اتحاد قائم کہنے کے نہایت اندر ضروری اور لازمی مقوم
مدعا کی تکمیل اور اتحاد مذکور کو اس کے ابتدائی شعلوں کے بجائیکے لئے استعمال میں لاوا جائیکے اسے میں حال اور عمل کو ذاتی ہے
اس آگ کو اگر نئے انوار استقلال اور مضبوطی کے ساتھ نہ بھیجا گیا تو اسکے شعلے تمام جنوب مشرقی یورپ میں بڑک اٹھینگے۔ اگر یہ
کشتن مزا دل عام شہوت ضرب البطل ہو۔ کوٹ موصوفہ کی رائے میں ملکی اندرونی پالیسی اور معاملات کے کسی لحاظ کو نگاہ
جنگ کے از حد ضرورت کے مقابل میں بہرگز کوئی وقت نہیں بچا بی چاہئے (دلیو کسٹ خفہ ترکی نمبر ۱۶۳۲ء)۔
مشرقی دلیو بی میرس اگست ۱۸۵۷ء کے رسالہ بلیک وڈیگز میں نہایت عجیب بیان تحریر کرتے ہیں۔ جس کا
درست و صحیح ہونا بعید از قیاس نہیں ہو سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ شاہ یونان اور ایم ویلیانس دونوں محض اس توقع سے یونانی
نوج کے اجتماع کی جو کہم گوارا کی تھی کہ آخر دہل یورپ (شہر کی طرح) یونان کا بحری محاصرہ کر کے اس (دعائشی) نوج کو
سے روک دیگی اور اڑائی ایک نوبت نہ ہو بخیر و بھلا۔ مشر موصوفہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں :-

”یونان کا بحری محاصرہ کیے جانے کی افواہیں ان بدن زیادہ تقویت پکڑ رہی ہیں۔ جسے کہ ایک دن شاہ کو یہ اطلاع جو
اسکی رسم میں نہایت معتبر اور بالکل درست تھی چوکی کہ دول نے محاصرہ کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس نے دیکھ لیا کہ زبانی
شیخی بگھارنے اور قلعی کے لینے کا اب خوب موقع ہے۔ اور اس موقع کو اسنے یونانی جانے دینا مناسب نہ سمجھا۔ بل کے سننے
بڑے چوک میں اتنا جمع اور ہجوم جمع ہوا کہ دنیا پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ یکبارگی بادشاہ سلامت اراکین خاندان کے حلقہ میں
جہر و کمین نمودار ہو گئے اور جنگ کی تائید میں ایسی پر جوش اور اشتعال انگیز تقریر کی کہ گویم ویلیانس بھی نہایت
پر جوش تقریروں سے قوم کے لہلوں کو سسکراتا رہا تھا۔ مگر اسکی کوئی تقریر پر جوشی میں محب ملک بادشاہ کی تقریر کی برابر ہی
کر سکتی تھی۔ بادشاہ سلامت نے ارشاد فرمایا :- ہم سب لڑائی کیلئے کمر بستہ ہیں۔ ہر چیز تیار ہے۔ میں بذات خود تین لاکھ
یونانیوں کی کامن پر میدان جنگ کو جاؤنگا۔“ یہ الفاظ سنکر سامعین کے جوش و خروش اور پر جوش اظہار عقیدت
و خلوص کا کیا ہوا نہ ہو سکتا تھا۔ سب کے سب ایسے جوانمرد شجاع اور محب ملک بادشاہ پر دل جان سے والد و نندہ ہو گئے۔ اور
کہ از کم کچھ عرصہ کیلئے شاہی خاندان کی استقامت و استقلال کی طرف سے بھری ہو گئی دیکھو کہ اس سے پہلے یونانیوں کی
حزم و احتیاط یا انکے قول کے مطابق اسکی بزدلی سے سخت ناراض ہو رہے تھے۔ مترجم)۔ لیکن جھوٹ بادشاہ یہ
الفاظ زبان سے نکال رہا تھا۔ اسے دلیں بخیر یقین تھا کہ کوئی محارہ نہیں ہو گا۔ جسے اس تقریر کا مسودہ تک ہی جو اس نے
اس جہر و کمین سے دوسری مرتبہ کرنی تھی اسوقت ہی تیار ہو چکا تھا۔ یہ تقریر اسوقت کی بجائی جکہ دول کے جنگی جہاز یونان کو بٹا

نالیم اور پاريس کے سامنے لنگرن ہو جاتے۔ اور اس وقت جبکہ یونانی پچھتم خود ان جہازوں کو اتھنز کی بندریوں میں بندھا کر رہے ہوتے۔ بادشاہ سلامت یوں نغمہ سنج ہوتے۔ ”میں اپنی طرف سے تو تمہارے کیلئے پوری کوشش کی۔ میں بذات خود حدود کو جانکوتیا رہا تھا۔ اور اگر ہمارا دشمن یورپ حائل نہ ہو جاتا۔ جو وحشی و ظالم ترکوں کی حفاظت کر رہا ہے تو آج ہم قلعہ بندی کی شرک پر سوار ہوتے۔“

انگریزی جہالت کا سبب { انگریزی وزیر اس نے مناسب اور بدقت کارروائی کر چکے اور دیر سے تو متوجہ بھی ہوا تھا کہ کرنل لاسوں کی فوج کو جزیرہ اترنے سے پہلے راستہ میں روک دیا جاتا۔ دوسرا یہ تھا کہ یونان کا کلی یا جزیرہ محاصرہ کر لیا جاتا جس وقت یونانی گورنٹ نے اپنی فوجیں جمع کرنی شروع کیں۔ تو آسٹریا نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی۔ اتھنز کے بندرگاہ پاريس اور تھسلی کے بندرگاہوں کے درمیان یونانیوں کو تھسلی میں فراہمی و اجتماع افواج سے روک دینے کیلئے کافی تھا۔ کیونکہ اتھنز سے تھسلی کو جو خشکی کے راستے جاتے ہیں وہ طویل اور دشوار گزار ہیں۔ مگر ان موقعوں کے وقت ہی وہی تذبذب و جھجکٹیں انگریز مجلس وزراء پر مستولی تھی جس نے اس لیے یہ عمل کوئی کارروائی نہ کرنے دی تھی۔

ہماری اس یہی کمزوری اور بلا اشتباہ رنگ سو یورپین گورنمنٹوں کو سخت آزدگی ہوئی جس آزدگی کا اس طرح سے اظہار کیا گیا کہ برعظیمی اخبارات کے حصہ کثیر نے انگریزی وزارت کی پالیسی پر بڑی سختی سے نکتہ چینی کی اور وزارت انگلستان کے اس تشویش پہنچ اور ہر حال کو جس سے ممالک غیر سخت متعجب ہو رہے تھے۔ خود لارڈ سالسبری کی بجائے اسکے رفیق وزیر اعلیٰ منسوب کیا۔ ہم انگریز ملک غیر کی ایسی نکتہ چینیوں کو عموماً غیر منصفانہ بلکہ بے بنیاد قرار دیکر ان پر بہت غصگی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ہماری غلطی ہے۔ ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ انگریزی قوم کی نسبت براعظمی قوم جنگ و جدال کے خطرات اور مصائب و بدجہا زیادہ واقف ہیں۔ اور بنا بریں وہ کسی ایسی کمزوری یا تدبیر اوریت و دل سے جو آتشِ حرب و جنگ کا باعث ہو سکتا ہو بہت دقتی اور اس غصگی ظاہر کرتی ہیں۔ تعلقات میں الاتوالم کی حقیقی وقت اور معاملات خارجہ سے انگریزی اخبارات اور انگریزی مدبرین و ماسیوں کے حصہ کثیر کی حیرت انگیز ناواقفیت کا باعث بھی یہی و علمی اور تجربہ کاری ہے۔ براعظمی اقوام کو تلخ تجربہ سے بخوبی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ خارجہ معاملات ان کے لئے کسی اہمیت اور کمزوری منزلت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ رقت اور نسوانی ہمدردی انسانی براعظمی اخبارات اور براعظمی راوی پر مینا اثر نہیں کر سکتیں جیسا کہ انگریزی اخبارات اور رسد کا عام پر۔ اہلی فرانس اجمعی و آسٹریا کے احساسات کی تہائی ان ملکوں کے مادی اغراض و مفاد اس سے بدرجہا زیادہ کرتے ہیں۔ جس کی انگلستان کے علی اغراض وہاں کے باشندے

عوامین براعظمی یورپ کے ان ممالک کے اخبارات جو چاروں طرف سو پانی سے نہیں گھوڑے ہوئے امداد کی کوئی۔ کوئی جانب دوسرے ملک سے ملتی ہے۔ بالفاظ دیگر برطانیہ کلاں دائرہ لند کے موجد و مدوں جزیری میں باقی تمام ممالک یورپ کو براعظمی ملک کہا جاتا ہے۔ مترجم

کہ انگریزی گورنمنٹ ہی کرٹ کی موجودہ اشد نازک حالت کی ذمہ دار ہے۔ اس نے اس معاملہ میں حیرت انگیز تدبیر سے کام لیا۔ اور نہ صرف کرٹ کے بوجی خاصہ میں جسے آئرن لے گت ۹۱ لکھ میں تجویز کیا تھا بلکہ وہ لو اور پارس کے بحری محاصرہ میں بھی شامل ہوئے جو اس وقت تجویز کیا گیا تھا جبکہ یونانیوں نے تہلی میں فوجیں جمع کرنی شروع کی تھیں انکار کر دیا۔ بائیں ہند کوٹ گولو جو سکی کو پھین تھا کہ اس برس یورپ کے اس میں غل نہیں پڑیگا۔ کیونکہ وہ جاتا تھا کہ کل دول نظام اس کی خواہشمند ہیں۔

روس کے متعلق جب بیٹے سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ روس لین کا مصدق ل سو خواہاں ہے۔ یہ وہ ہے کہ ایام گذشتہ میں ترکی کے متعلق اسکی یہ پالیسی رہی ہو کہ وہاں خفیہ سازشیں کرتا اور ضد برپا کرتا ہے۔ لیکن اب اسکی پالیسی بالکل بدل گئی ہے۔ اسکو اچھی طرح خود فکر کرنے سے متعلق ہو گیا ہے کہ کچھ فی فوج کتنی سے عین اسکے لاکھوں آدمی اور کروڑوں روپیہ ضائع ہوئے حسب توقع منفعہ نہیں ہوئی۔ بلحاظیوں کو آزادی دلا دیو سے ہی روس کے حق میں کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا۔ بغیر ایسی ایستارہ طبیعت میں کہ وہ کسی کی غلامی یا دست گیری کو انہیں کر سکتے۔ مگر میری رائے میں کہ ان دنوں وہ منافق کا اندازہ جو روس کو گذشتہ محاصرہ میں حملہ ہوئے بہت گھٹا کر کیا کیونکہ دیگر بار واسطہ مانع کے علاوہ یہ کہ کلاں لڑائی کوڑکی پیسے کی نسبت بہت کمزور ہو گئی۔ اور یہ صاف ظاہر ہے کہ کسی کمزوری اس کے کو صبح مفید ہو غرض کہ روس کو باطل و فساد میں سے مضبوط و کارآمد تمام مل گئے۔ تمام بحیرہ اسود پر اسکا اقتدار قائم ہو گیا۔ اور ترک جزیرہ نمائندہ کے بہترین حصہ سے خارج کر دیئے۔ کوٹ یونانی فوج کا بڑی حقارت سے ذکر کیا۔ اور کہا کہ ترک جنگی یونانیوں کو آسانی تمام پیدا کر دیئے۔ بلکہ میرے خیال میں ایک ہی لڑائی یونانیوں کو ہوش میں لانیکہ کو کفایت کر جائیگی۔ اور یہ واحد لڑائی ہی یونانیوں کی جوع البقا اور ہوس ملک گیری کو ہمیشہ کیلئے پامال کر نیکی بہترین تدبیر اور شجرتین دوا ہوگی۔ جو خطرہ صرف اس بات کا ہو۔ کہ کہیں حصول فتح پر ترکی باشی بندوق اور بالخصوص اروپا یونانی آبادی پر جبر و ستم نہ کریں۔ کوٹ نے ترکی کے موجودہ طریق انصرام مہام سلطنت کے برخلاف یہی صاف صاف اپنی راۓ ظاہر کر دی۔ اور کوئی لگی پٹی نہ کہی۔

اس نے کہا کہ ہر حال کا خفیہ محکمہ اسطانی سے ہونا ملک کے کوئی ہی نہیں بلکہ خود سلطان العظم کے حق میں ہی اچھا نہیں کیونکہ ہر امر کے وہیں طے ہو نیسے طبعی طور پر ایسی تدبیر کا جو درست نہ پڑے حتیٰ کہ ممالک آرمینیا تک کے ذمہ اسطانی العظم سپرد ہوجائیں۔ مزید برآں اس طریقہ نے ترکی کی قابل لائق حکمران جماعت کو بہت کمزور کر دیا ہو۔ کیونکہ جب کل اسو کی شخص واحد کی ذات ہو اسلئے ہوں۔ تو دوسروں کو کس طرح محلات سلطنت کے انصرام کے متعلق قابلیت پیدا کرینکا موقع مل سکتا ہو۔ کوٹ گولو جو سکی نے انگریزی پالیسی اور تدبیر و طریقوں پر بھی سخت کٹھن جینی کی۔ اور کہا کہ انگریزی اندام و تحریکات کا مضامین سو زیادہ پاس کہتے ہیں۔ اور اسلئے واجب پاس کی وجہ سے وہ معاملات خارجہ میں کوئی مستقل اور یکسان پالیسی نہیں رکھ سکتے۔ مسئلہ کرٹ کی نسبت اسلئے ظاہر کی کہ وہ کچھ زیادہ ترود کے بغیر حل ہو سکتا ہے۔

اہالی جزیرہ نے جس وقت یہ سمجھ لیا کہ یورپ سچ بدل سے انکی بہتری کا خواہاں ہو تو وہ سلف گورنمنٹ کو باطل مصلحت سمجھا کر
 کونسل نے غریب یورپین پالیسیس اور اسکی موجودہ سیاسی حالت کا نہایت عجیب خاکہ کھینچ کر بتایا۔ سیاسی مصلحت میں
 اس کے خیالات وسیع علم پر مبنی تھے۔ پوری دستک دے رکھنا ہو۔ اسکی باتوں کو پایا جاتا تھا کہ وہ حالت موجودہ کو تشویش انگیز
 نہیں کرتا۔ اور ملکی پالیسیک خیالی ہو محفوظ ہو۔ آسٹریا کی نسبت کہا کہ یہاں کی عام رائے انگلستان کے حق میں نہایت
 ہی دوستانہ ہے اور اگر انگلستان کی پالیسی صاف اور غیر متذبذب ہو تو آسٹریا خوشی تمام ہر معاملہ میں انگلستان کے ساتھ
 شریک ہو۔ ان دونوں ملکوں کے اغراض جیسے کہ آپس میں متشابہ ہیں۔ اہل خرد سے پوشیدہ نہیں۔ جرمنی کے متعلق گورنمنٹ
 جیسا کہ طبعی طور پر اسے ہونا چاہیے تھا ساکت رہا۔ مگر بھیجے اسکے کسی صاف صاف مفاد سے نہیں بلکہ اسکے انداز فکر کو
 یہ متفق ہو گیا کہ روس جرمنی اور آسٹریا کے قیام میں اتحاد موجود ہے۔ اور کفرائس درحقیقت بالکل منفرد ہے۔ شروع
 سے لیکر آخر تک تمام ملاقات میں کونٹ نہایت خوش اخلاقی اور توازن میں مروت سے پیش آیا۔ ایسے ہوا نے اس قسم کے کئی
 سوال کئے کہ آپس میں استعمال سلو اور امن حرب کا کہاں تک علم ہے اور بالآخر خست ہوئے وقت اسے انگریز میں گڑبائی
 (الوداع) کہا۔ اور دعا کی کہ سوئس خوش قسمتی ہماری فریق ہو اور ہم خوب سیر ہو کر سیر و تماشا کریں۔

پروفیسر آرمی نی ایس ویسبری کے سر ہوئیں رمبولڈ انگریزی سفیر متعینہ وینا سے ملاقات کرنے
 ہو گئے۔ یہ نہایت ہی خوشگوار اور دلچسپ ہے۔ جا بجا گونا گونا مناظر اور مختلف الاوان نظارہ دکھائی دیتے ہیں۔ جہاز ہی
 جہت ہی آرام دہ تھا۔ ریالی راستہ و تکیے سوار اور ہر معاملہ میں ایسے سفر پر فوقیت رکھتا ہے۔ جہاز صبح کے سات بجے
 وینا سے چل کر شام کے سات بجے بوداپست پہنچتا ہے۔ پس شخص ایک سالہ دن کی گنجائش نکال سکے ہوں۔ انہیں ہر نوع
 دریائی راستہ کو ترجیح دینا واجب ہے۔ ہنگری کے لٹ پادری کے مسکن کا نظارہ جکا درختان قلعوں میں بڑے نیوٹ
 ایک بلند چٹان پر واقع ہے نہایت ہی دلکش اور حیرت انگیز ہے۔ اسکی سوار اور ہزاروں خوشگوار اور شاندار نظارے
 آنکھوں کو نزادت اور روح کو تازگی اور حفت بخشنے ہیں۔ رات پہنچے بوداپست میں بسری۔ اوپر قدیمی دوست بوداپست
 کے مشہور آفاق پروفیسر آرمی نی ایس ویسبری سے طویل اور کمال عجیب گفتگو ہوئی رہی۔ کل یورپ میں کسی شخص کو

اس خاص صعب و سہلین کی اکثر تقریریں بہت سادہ حکومت میں مروج ہیں۔ اہلی ہنگری کو ترکوں کو باوجود منافرت
 مذہب ہم قوم و نسل ہونے کی وجہ سے جو فاضل لغت اور ملی لغت ہے۔ اس کی مفصل کیفیت تاریخ خاندان عثمانیہ میں تحریر
 کر چکا ہوں۔ مگر یہی اس کو پراس قوم اور اسکے سربراہ کو فائدہ نہیں بلکہ بالخصوص ترکوں کو جو بے ریا و دہش
 محبت اور کمال وسوسہ ہے۔ اسکی ایک تازہ ترین شہادت ذیل میں درج کر دینا مصلحت ہو گا۔

ایک ایسی ہی ہمدرد کی بے نظیر دل سوزی اور بیشمال مردت۔ کچھ عرصہ ہوا تھوٹھانیہ کی مجلس عکافہ

شکی اور کل مشرقی مسکایا کال وکل اور صفحہ علم میں جیسا کلاس و نظیر منت زبان مختص معلوم السہ و ادب و کتب کسی شخص نے
 انگلستان اور انگلیزوں کو روس کی سازشوں اور روسی تمصا اب و جوص ملک گیری و متنبہ کرنے کی استعداد کوشش نہیں کی مبنی
 قیدہ شد۔ ایک جبرسید و صفحہ اللہ بن پاشا فالانی نے ایک کتاب میں عجاہہ بوان کو متعلق تمام شعرا کو اقوال جمع کئے گئے تھے۔ اپنے دوست
 پروفیسر ولف و اردنگو جو وائیکا پیریل لاجس عربی زبان کو پروفیسر میں ارسال کی اسکے تحویہ میں پروفیسر نے نہایت شہادت
 فصیح و بیخ عربی زبان میں پاشاے موصوف کو طویل خط لکھ کر کمال سوزی سے انہیں پریدانہ کیا کہ انہیں انہوں کے شعر کو نفوس و قلوب پر نفاس
 تاثیر حاصل ہو۔ اور اس راجحہ و بدینہ پر اس کو طویل شہادت پڑا کہ۔ اور میں خوش ہوں کہ تم اس ہی عربی زبان کو کجہ شاعر ہو جو میں
 جیسا کلاس کی کتاب اصح ہو رہا ہے گزرتہ میں خدا سے دعا لگتا ہوں کہ تم مقولہ ہستغفر اللہ من قول باطل کی قدر و منزلت کو بخیر
 وقت و باخیر سمجھو اور تم سب کو خداوند جل شانہ قول شانی اور کل کافی دو کو کبر و توقد نظر کھنوی کو توفیق و سعادت عطا فرماوے۔ کہ یہ شعر
 کے معنی اقوال اور تنائیس بنات باطل نافع نہیں۔ جو قول شاعر اور نافع کی تعریف کسی شکیا خوب کی ہے۔ کیا یا اعلیٰ پر حسی لذت و تامل با
 ہے۔ قرب شقت باقی رہی اور دور سے کی شقت تو علیٰ مطلق ہو کر فائدہ و توفیق کی تہا بہ شوق کی آواز میں شوقیہ و قائل اس کے ساتھ ساتھ کہ اگر کسی شاعر
 نافع مثال ہو تو لذت و طبع کا فائدہ ہو جاتی ہے۔ اور نماز شاعری کے سوا اور کچھ نہیں باقی رہتا۔ پس اس کو یہ بزرگ دوست باطل نافع کی تائید
 کو نصیب ہو کہ محض خالی تنائیس اور وہی و عیب باتوں کی غذا نہ ہو جائے۔ جو۔ بلکہ کل نکتہ مفید میں ہی ہو۔ عمل نافع کی توفیق میں با
 نہیں بنا چکا ہوں۔ اور صرف ایک ہی چیز سے دیکھتے۔ اپنا احوال و مال کی حفاظت اور بیچوں کو حال مساعی و عبادہ کو معاہدہ کیلئے ہر وقت
 تیار ہو کھنویں ہر حال اور ہر میدان میں اس مال کو مالک صاحب بنی ہو کہ ہر ماہ کی کمپنیاں قائم کریں کہ کوشش کرونا کہ ان کو کل صبر و
 ہر مسلمانوں کی تعریف میں ہوں اور ان کو مختلف نقطہ تسلطوں کی ملکہ مال ہوں اور اختیار تہا ہی ملکی و توہنی شخصی دولت کو اور زیادہ فو
 ز پائیں پڑے کہ یہ کیا فائدہ ہو گا۔ اور ہر ایک قسم کی نام نہاد اور ہر حال شقت اور توبہ چاہتوں میں کہ یاد کرونا کہ انہوں نے مال دنیا کو کوئی نعمت و مال
 کے دہریہ پر لگا دیا جاتا ہے۔ اور انہی کو دیکھو کہ ان کو ان دفع اور قسائے طریر شرمش امور کو کھینچتے توجہ اور زمین شوق کی جا سکتے ہیں
 جن شرمش کاموں سے نکلنا و بھلائی و عہد تہا ہی اولاد کو دیکھا۔ کہ جنہیں اور غیر دیکھا کہ تم نہیں سمجھو کہ اس وقت مہر اور اور غیر میں
 یہودی و غیر عربی الداروں کی بدولت مالی ملک کی کسی گت نہ ہی ہے۔ اور ان کو قبضہ سے ملے مالک اور ان خیالات کی ہی شہرت کو سادہ لکھ
 چلے جاتے ہیں جو یہ انہی ان بلاد میں داخل ہو کر تو ان کو یہ سمجھو کہ۔ اب وہ زندگی و مال میں انوس تہا بہ کچھ اپنی آنکھوں
 سے دیکھ رہے ہو۔ اور ان باتوں کو نظر انداز کرنا کیسے شافل میں صرف اہم و لمب ہو جیسے تمہیں کوئی ناخدا نہیں پہنچا پس اس کو میری خدمت
 اجاب و کام کو جو تہا بہ ہے۔ اور یہی میری ملکہ دانی نصیحت ہے۔“

کیا مسلمان عالم اور انکو جہلا و صاحب علم کو اس غیر غریب فریوم کو مسلمان کہ جو مول اور دوسرے و شخص ہی خدا و زمین کے خداوند و خدائے
 جی کہ شرم و خیرت۔ آج کی انکھیں کھلی گئی۔ اور کیا تو کم کو کچھ لایا ہو۔ اب وہ زندگی و مال میں انوس تہا بہ کچھ اپنی آنکھوں
 سنا جو غریبی کے شرمش و غریبی مال پائی کی کوشش کو کرنا کہ مسلمانوں کو یہ دوسری ہی نہیں لایا کہ کو یہ کہ اپنے شہادت و مال اپنے
 پر عمل کیا جائے۔ تو کہ کسی مرتی نہیں رکھتا بلکہ کہہ دو زیادہ عرصہ زندہ گاہیں رہ سکتی

کہ وہ فیروز پوری تو اہم دہلی ہی ایک ایسا اور پین کو جنہو ایک ملائکہ سلطان العظمیٰ اور ہی کی زبان انہی کی میں اور نہ کمال غلہ
میں گنگو کی شہر فیروز موصوفہ کی میں نہایت روالی کو حکم کرتے ہیں اور نہایت خالص اور کمال شانہ کی ہوتی ہیں۔ وہ کئی مرتبہ محل بلدیہ
میں سلطان العظمیٰ کے یہاں رہ چکے ہیں اور بارہ اجالات آب و آو سنو شہرہ لیا ہے۔ انکے کارناموں میں ایک ایسی جہاز کی کا کام بھی داخل ہے جو
اب تک بہت تہذیب و غیرت کے جسے میں یہ عرصہ شیخ کے نہیں میں یہ عظمیٰ کا ج کیا۔ اور کہ اس میں کئی چہان کا انکسار صرف ایک شہر
سیاح سرحد پر ڈھن ہی ایک ایسا غیر مسلم جسے نہایت ہی خطرناک اور مشکل کام کو سر انجام کیا۔ یہ فیروز پوری نہ گنگو ہی کو نہت کی ہی
محض خاصانہ طور پر بڑی ہی خدمتیں کی ہیں۔ گذشتہ شانہ میں اس کی انگشتان گرو داخل پر جو حفظ و درخت اور نہایت مستولی کی
تھی اس کو دیکھ کر پورے فیروز کو اس کو پورے تھے۔ اور وہ انکشت بدخان تھا کہ تو م کی قتل کرے گا ہی ہے۔ یہ فیروز جو اپنی
راہنمائی کو انکے خیال میں سلطان العظمیٰ اور نہ کی گزشتہ انگشتان کو اب درجہ غایت متفرد اور برگشتہ خاطر ہو گئی ہیں۔ اور علی طور پر درخت
بازی بالکل تالی ہے۔ شیخ اہم شامی ہی مع خاتون وہیں تو اونکی باتوں کی طبیعت کو جو خاص سرور اور حفظ حاصل ہے اس کے بتانی
کی امتیاز نہیں سرشارانی انہی کی گور رخصت ہو تو وقت جمع آخری انفاطیر کہو "یاد کو کہ یونانی تمہیں تیا چاہیے" جس طرح قیصر
پر ہم بہت خوبہ زور سے قتل کیا گیا نہ کی قدرت کو وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔

سلطان العظمیٰ و تخت بگیا کہ ہوا تو اس کی صبح کو بودا پست کو یہ سناں لیکھا کیرف روانہ ہو گئے۔ برتیس مگر بارہ سو بارہ
سے گذشتہ ہو چکے تھے۔ یہاں تک مکن ہو چکا تھا کہ قیصر کی لگاس امر کی کوئی تہا
نہلی کہ سرور اپنی افواج فراہم کر ہی و البتہ ایک سہری فیرتہ ڈاگیا کہ سہری فوج ایسی تیار ہو کہ وہ گم گشتوں میں فراہم کیا سکتی ہے۔

لے بدگاہ سلطان کی کسی کے مافروہنے کے وقت جو آداب ملحوظ رکھو جاتے ہیں وہ اور نیز اس مقامات اور آداب و قواعد بارانی انصاف کتاب
حالات قلعہ میں منع ہیں۔ سلطان العظمیٰ اور انکی حکومت کو ساتھ انگشتان کی طرف کی خصوص گشت چند برسوں میں جو سلوک ہوا کہ
اور سکا تو جو بیشک ہی ہر ناچار ہے تھا کہ انہیں جو سرور کائنات کو اس قابل نشانہ اور عالی ظرف مرد و خاں کو کسائی ایندہ چل پکڑی اس نہیں
آئے دیا اور انگشتان کو پھر بھی کہ دیا کہ ہمارا سینہ جتنو رہتا ہے جگہ شہرہ پر اسے کو ایک تیس جو جزیل میں صبح کو بخوبی مل گتا ہے۔
لے سلطان العظمیٰ اور سلطان ہند سرور کو اس کا تراکھیزی سے فیرتہ کو حضرت سلطان العظمیٰ کے گاہ میں بارانی کا شرف حاصل ہوا
ایر الومین و فو کہ انکی ہمیشہ سے ہی خوش ہے کہ اسلامی مملکتوں (دیش و کش) میں ہائی دوسی اور اتحاد کا رشتہ قائم ہو اور نیز اپنی
زبان مبارک سے بھی ارشاد کیا کہ آپ سلا نامان ہند کو پیش ہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی ملک بظلمت نہ رہے بلکہ وفاداری اور تاجدار سے
کبھی ہرتائی نہیں۔

لے افروز کے مشہور افغان ہندہ سیاح اور سرور پست انگشتان۔ انکا پورا نام ہندی ایم ستانی ہے۔ یہ لے افروز امیر پرا
ہوئے ادیب ہیں ایک محتاج خانہ میں بسر کیا۔ جہاں سے کلک ایک چہاز میں غصہ ہو کر کو گنگو۔ اور رفتہ رفتہ وہ صبح و شہر حاصل
کی جہاز میں رہا ہے۔

سٹیشن اشرفی بھادام ایک سیٹھ عبدالکریم کی فوج میں شامل تھا۔ اور سر جیٹن لٹل جرنیل کا کزن بھائی تھا۔ ان دونوں میں کوئی سیڑھی نہیں تھی۔

ترکی مجاہدین { ان کی فوج سے روانہ ہونے کے بعد ہمیں ہر شین پر ترکی مجاہدین کو گروہ درگروہ ملتے ہی جو سالوینکا اور پھر داس سے دو دو گروہوں کے لئے ٹرین پر لوگوں کی بڑی بڑی اور گھنٹی لیسٹ کی کوئی صدیاں بھی ہزار اسلامی فوج کو سٹیشن پر مسلمانوں کا ہم غیر انوکھا نوع اور مبارکباد کہنے کے لئے موجود ہوتا تھا۔ اور سب کو سٹیشن پر خوشامیہ دینا کہ سب بڑا شہر ہے۔ اور مختلف لائبروں کا محل اتصال ہے۔ اس قدر البانوی اور ترک مجاہدین کھڑے ہو کر تلے کی کھجے باقی نہ رہی تھی۔ ٹرین کی سواریوں میں سے ہر ایک کا تازہ خبر معلوم کرنے کی سخت کربوری تھی اور سٹیشن کی کیفیت بھی کبھی غریب اور طرح طرح کی خواہشیں شہر ہو رہی تھیں۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ ترکوں نے دروہانہ فتح کر لیا ہے۔ وہ سرکاری روایت سے بھی کڑا اور بھی زیادہ گلیے تیسرے کہتے تھے کہ اس کا قہر لا ریس میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد ۱۹ اپریل کو روز و شب پہنچے تھے۔ اور اس سانچے کو حقیقت اور ہاشا ہی ان کو ہی سرحدیں سود و سرحدیں پہنچاؤں آتی تھیں۔ دو دنوں کی محنت کا رانی ہوئی تھی۔ ایک فنلیم چوب زبان ساحلی بیانی نے یہ حکمت یہ گمان میں سرگرمی کی کڑائی میں۔ ترکوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ وہ غالباً رانی جاکر تھا۔ اس ٹرین پر ایک بھڑکا رنگیناں میں شکل رنگ کھینچا ہی ہوا تھا۔ اسی یہ خوشخبریاں سیکھے انہوں نے خوشی ہوئی۔ اور جب ہوا تو بتایا کہ تھبہ نرنا دوس کی فوج میں جاؤ گی خبر شہر سے تو اس خوشی سے تالی بجا کر گہاں شا اللہ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

ترتیب شدہ سفر کی جانب حدود یونان

رضا پاشا والی سالوینکا { ہم سالوینکا پہنچے ۱۹ اپریل و شب کو یہ رات گزری پہنچو رشتا پاشا گورنر جنرل سالوینکا کے پاس گئے۔ اور یہ گورنر نے ان کو یہ خبر دی کہ وہ سٹیشن پر پہنچا تھا۔ ایک ایسے ہی ہونے کو اور تھے ہی گورنر کو مکان کے چلے گئے جہاں رضا پاشا نے بیٹھ کر ہمارے آؤ بگت کی وہ نہایت خوش اخلاق زندہ دل جرم خلیع مضبوط جسم شایستہ طور پرانی طرز کا والی ہے۔ اس کے قسطنطنیہ سے ہیں۔ ہمارے متعلق ہر قسم کی بددیواریاں سنا لیں۔ ہم پہنچاؤں کے حکام صاف ہو چکے تھے۔ چنانچہ ہمیں اس کے پیچھے ہر طرح سے تیار پایا اور اس کی طرف سے کوئی حقیقت فرنگ نہ تھی۔ اُسے ہمیں کہہ دیا کہ جو بہت ہم گئے جانا چاہیں ایک انصر اور چند اردلی ہوا ہمارے ساتھ جائے کوئے قراقرم میں جو حدود یونان کے باجانب والی افواج کے لئے نہایت ہی موزوں سٹیشن تھا۔ تیار ہو جو دو جنگی مریزوں کے درمیان کا کام دیکھو کہ پاشا دوسوئے ایک پولیس آفیسر بھی جو کئی زبانیں مانتا تھا۔ ہمارے ساتھ کر دیا وہ غریب ہو دی اور اس کے نام لیا۔ ائمہ فقہاء اور عہدہ داروں کو سالوینکا کی پولیس میں ملازم تھا۔ وہ خوب صورت اور شجاع اور نہایت ہوشیار شخص تھا۔ اور سفر میں ہماری نجات کا دوا دہ قابل ہم روئے ثابت ہوا۔ وہ کئی زبانیں خاص میں جانتا تھا۔ گورنر نے ہمیں ہر قسم سے ہر قسم کی ہمدردی میں ہمارے ساتھ رکھ کر قسطنطنیہ میں لے گئے۔ اور یہاں سے ہم کو تیار کرنا تھا۔ گورنر نے ہمارے ساتھ ہر قسم کی ہمدردی میں ہمارے ساتھ رکھ کر قسطنطنیہ میں لے گئے۔ اور یہاں سے ہم کو تیار کرنا تھا۔ گورنر نے ہمارے ساتھ ہر قسم کی ہمدردی میں ہمارے ساتھ رکھ کر قسطنطنیہ میں لے گئے۔ اور یہاں سے ہم کو تیار کرنا تھا۔

کرم لیاقت گستاخ تار کی رونانی ساطالین اور عربی امیر میر اور استاد مصباح فرید خنی خفیت اور انگریزی یونیورسٹی دبی جانتا تھا تاہم علم لائبریری کی حد سے تیار اور اس کا خوب جلد سے تیار۔

رضا شاسہ سیری طویل انگور ہونی وہ پلٹنیکل حالت موجود الوقت سے بھولی قف اور وسیع النظرات ہوا۔ اُس نے مجھ کو ترکی افواج کی فوجی کو دلچسپ حالات بالتفصیل سنائی۔ ترکی کو گرنش کی بیدکارہ دانی بیشک نہایت حیرت انگیز تھی کہ اس وقت میں ہندو ایسی قلیل ہست میں بغیر اس کے گیسٹر محل کوئی وقت یا کارڈ پیدا ہوئی ہو۔ ایک لاکھ تیس ہزار فریج جمع کیلی اور قسملی اور اپا پر کی حدود پر پھر بھی اس کا باعث زیادہ تر اس نہایت ہی قیمتی اور کارآمد دیو لائن کی موجودگی تھی جو بحیرہ روم اور بحرہ ہند کے مواصلہ کار نہ کر رہی تھی۔ اس لائن پر جو قسطنطنیہ کو سالونیکا سے ملاتی تھی اور اسی حال میں مکمل ہوئی تھی۔ ترکی کو کسٹنٹنوپل سے مستغنی کر دیتا۔ اگر یہ لائن موجود نہ ہوتی تو وہ غالباً انکی ہسٹنوں کو قوت کو بغیر سرحد زبان پر فریج میں جکڑ سکتے۔

رضاشاہ نے اسالو کیا اور متہ دینے کی تمام مسلمان آبادی کی وجہ اعلیٰ کی بھی بڑی تعریف کی۔ بہادر وزیر سلطان محمد باہادر
بیشا پور دی والے شیر میدان جنگ کو جاؤ گی اجازت ملے گی کہ اسے پاس حاضر ہو کر گواہ ہو اور اس کثرت کو انھیں کسی کو کوئی ناشائستہ
حرکت سرزد نہ ہونی چاہیے شورو جنگا دیکار شتاب ہو اور سرحد کو عبور کرانے کو بعد عیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے ہمنو کی کچھ قسم خود سیکر سفر
میں ان مجاہدین کو جہاں گھیر رکھے تھے اوراد کو دیو یا جی خوش اطوار پایا تھا جسے کہ رضا پاشا نے ان کو بتایا۔

منہ الصباغ بہرہ نگیزی تو فصل جنرل متبعینہ سالو یکساں شہر ہے ایسی شہر کی بی غیر ملاقات کی سب میں ملکہ منظر کا جہتہ عہدہ ہوا
موجود ہیں۔ وہ اول سب زیادہ دیرینہ خدمت جو کاردار قابل عزت ابکار ہو وہ ہمارے ساتھ کھل جہرانی سے پیش آیا۔ انہو میں نظر
میں تاجی مخالفت اور تاساں کیلئے تھے الامکان مدد دی یہ معلوم ہونے پر کہ وہ پہلے کے تین جو ایک خاص ٹین فوج لیکر قلعہ راناکو
روانہ ہو گئے ہونے انہو روانہ ہوجانے کا غم کر لیا۔ اور ٹین زکور پر روانہ ہونگے۔ ہم شام کو قریب قراقرم پہنچے۔ سرحدیں پر جمع شدہ
فوج کو جانے کے لئے قریب تین ٹین بھٹا، قناتام (دو ٹین کشنہر کا مکمل خلع) اور دیگر مقام کی استقبال کیلئے پیش کش یہ موجود تھی۔ وہیں
کاٹری پورا کر کے شہر گئے۔ اور ایک خوبصورت کسٹن حالت ترکی مکان میں جو ہماری رہائش کو پہلے درست کر دیا گیا ہوا تھا جانا ہوا۔
اور سوت کی بندہ سوال میں کیا کہ ہم مسیحت تین سو رات کو ہی آگے۔ تانہ جو جائیں یا رات قرہ فیہر یا میں بسر کریں۔ قناتام جو ایک
خوش اخلاق توانا بہرہ منظرین تھا۔ وہ دو صورتوں میں جس میں ہر ایک کی اس کا انتظام کرنے کو تیار تھا۔ رات نہایت تاریک تھی۔ ا۔

[illegible]

گشتا نوپ اندر چھایا ہوا تھا۔ نابینا بنیوت قیام کے لئے بیسجہ بد کو دن بہت ہی سویری روانہ ہو گیا۔ فیصلہ کیا کہ میرا دل تو سخت گوشت کی تھی تو اور قسم قسم کی ٹھانسیں جو ہماری ہمدانی کی ہم دونوں بپتہ کیلئے نہایت گدگد اور نرم ہلکے فرشتے پہنچے دی گئے۔ جی جی چادریں کمال پاکیزہ اور خوشنما تھیں۔

الاسونا کو روانگی کہ قیام اور اسکے رفیق شریک پر مبادا ہو کر وہاں نہیں جاتا تھا۔ وہ بھی اپنی سامنی بخت سے لگا جانی کہ کبھی غالباً اپنے فرض میرانی میں داخل سمجھتے تھے۔ بہت بڑے اہل کار کو ساتھ دھو کر رخصت کیا۔ اور انکو یقین دلایا کہ ہماری سوتے پہلے اگلے چلے جاؤ کہ ہم کب کب طرح خلاف موت نہیں سمجھتے۔ ہمیں صبر کرنے کو تین بج چکا گیا۔ ایک کیلوری انسر اور بارہ سوار اور دل کیلئے دروازہ پر ہماری نگار میں تیار کھڑے تھے۔ دو گھوڑے اور ایک گاڑی تھی۔ ہم نے موجودہ سوار پر اپنی امید ہم کل سوار دی ہوئی جو سب زین سوار تھے۔ اور ایک عورت یا گاڑی۔ ضرورت کو وقت کام دینے کے لئے ساتھ تھی۔

قیام ہمیں پہلے یاد رکھا کہ وہاں کتنے کو لیتے آگیا ہوا تھا۔ ہم اس کو نہایت افسوس کو ساتھ مبادا ہو کر سو کر شریک میری ایک ایسا واقعہ ادا تھا جس کو ہم سب کو بڑی تشویش پیدا ہوئی۔ ایسے گھنچے شہر۔ نوعرب کو ڈانڈا۔ جسے چلنا شروع ہو گیا تھا کہ وہ سر پر اٹھ دوڑا۔ اور چونکا بھی بہت تاریکی میں چشم زدن شکر شکر نظروں کو غیب ہو گیا۔ جسے بھی جہانگ ہم سے چکا۔ انچھوڑوں کو تیر کر دیا اور تقریباً بیس منٹ کو الیس کو الیس۔ لڑا گھوڑوں کو قابو کر لیا۔ کانی مضبوط تھا۔ وہ اوس سے منہ نہ کر کے تین منٹ کو ڈانڈا لگا۔ اور صف اور سو قیام ایسے روکنے کی کامیاب ہو گیا۔ ایک عمو دی پہاڑی سامنی سوار ہو گئی۔ شہر کی روشنی ہستہ ہستہ چھیل جانے پر قرب و جوار کا شاندار منظر دکھائی دینے لگا۔ قزو فیروزہ الاصول شکر کا بڑا حصہ جو تقریباً ستر میل طویل ہے۔ وہ بہت گھٹیاں اور عمو دی کو ہی کراؤں پر کو گدنا ہے۔ منظر نہایت پریشان اور ناگوار۔ اور شکر بتدریج ایک خوبصورت لکھائی میں آئے۔ اور پھر کو پڑتی گئی۔ پٹھان کی طرف وسیع اور پر فضائیاں کی مساط بھی ہوئی تھی۔ اور اگر دیکر دہر قدم پر سوار ہو کر تیر سلسلے اور درختوں کو گھنٹہ دکھائی دے جاتے تھے۔

ترکی ٹرانسپورٹ کہیں مینار سپاہی حد درجہ پیدائشی اور صوبہ بارکش جانوروں کی لہنی لہنی قطار میں تھیں۔ غبار آلود اور صوبہ پلڈیلوں پر چھائی صوبہ کو ساتھ لپی چلی جاتی ہیں۔ ترکی فوج کو لیتے کل سامان عرب و سدا بھی لیا۔

پر بھیجی جاتا تھا۔

ہر قسم کو چھوڑ دیا۔ یونچہ اور گڈی لکھنوں پر بارہ اور سامان عرب و لدی ہوئے۔ وہ دو طرف چلنا رہے تھے۔ انہیں سب بعض پہوئی جو جبکہ علاوہ کوئی نہ کوئی کوئی زندہ سپاہی یا چیرمان بھی سوار ہو گیا ہوا تھا۔ اور بعض پر سوار بارہ بند و قیس اور پارکھی دی گئی تھیں۔ تمام جانوریں زندہ اور ایسے معلوم ہوئے تھے کہ انہیں اور کئی طاعت کو زندہ بوجھ لدا ہوا بھی تھا۔ فوج کا انتظام بار بار طرین واقعی ایک بہت آگے نہ نظر آتا تھا۔ اول تو یہی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کھسکے اور دشوار گذر سرنگ کے

لے گاڑی کو عربی میں غریب کہتے ہیں۔ اور ترکی میں اراہ کہتے ہیں۔

راستہ میں تو رہا اور کھانا پکائی گئی تھی۔ اس کے بعد ایک لاکھ ستر ہزار روپے کی قیمت پر اس کو ہوتی تھی کہ اس
بیکران فوج کو لے کر سامان رسد اور ادویہ کی پیشکش کرے۔ لیکن پچھلے سال وہ دوسرے گولی اور کار تو اس کے لیے پہنچا کر آیا کرتے ہیں۔
معاذ مجاہدہ مال اٹھل اور باعث شہادتیت تھا۔

تاہم یہ کام سر انجام نہ پا سکا۔ اور جہاں تک میدان کا انداز میں ہم لوگوں کو مشاہدہ میں آیا قابل اطمینان طور پر نہ پا سکا۔ پھر یہی
میساکہ ہونا لایا ہی تھا۔ جب تک کہ فوج لاریاں پر اچھی طرح سے قابض نہ ہو گئی ہر جدید پیش قدمی کے ساتھ ٹرانسپورٹ ڈپٹ کا کام بہتر بن گیا
کی مشکلات اور درنگ و توقف میں اضافہ ہوتا رہا۔ لاریاں میں ترکوں کو ہر قسم کے سامان کی دفرہ مقدار میں جنہیں یونانی اپنی سرسبز
مستوحشہ بھگاڑیں چھوڑ گئے تھے۔ جس سے فوج چھپے سے سامان پہنچو رہے تھے کی ضرورت سے بہت کچھ مستثنیٰ ہو گئے۔ مزید برآں تفسیلی
کا کل ذخیرہ میدان پر لٹھی اور پالتو پرندوں (مرغیوں وغیرہ) کو بھلا ڈیا تھا۔

ادہم پاشا کی جدید پیش قدمی نہ کر سکے کا باعث ایک مذمتیہ ٹرانسپورٹ کی دقت بھی تھی۔ جسکی وجہ یہ کہ عرصہ تک اونچی اس
بوقت ضرورت کام ڈیو با الفاظ دیگر ریزرو میں رکھنے کو لے کر سامان عرب اور گولبار و جمع نہ ہو سکا تھا۔ اس دقت کا کچھ اندازہ اس
توضیح سے ہو سکتا ہے۔ قریباً ست ہفت روزہ کی نقل و حرکت اور بلبردار کی کو لے کر انتہائی زیادہ پیش قدمی تھی (جسے یونانی سروریا پکارتے
ہیں) تاکہ وہ نکل کا فاصلہ جو سروایت الاسونائک ۳ میل کا اور الاسونائک کو انڈی ملونا (درہ ملونا) تک چھ میل کا مجاہدہ جو
پہلے درہ ملونا یونانی و ترکی قلمرو میں مداخلت تھا۔ ملونا سے شکر کی بارگی اور بالکل عمدہ شیگل میں تفسیلی کے میدان میں نقل ہو کر پہنچا
تھا۔ ملونا سے لاریاں ۵ میل کو فاصلہ پر تھیں۔ تبصرہ ٹرانسپورٹ اس نصف راستہ پر چند میل لگے یعنی ملونا سے تقریباً ۱۵ میل کی مسافت پر پہنچا
شاہراہ واقع ہے۔ ان اعداد و سواد میں ہو گیا ہو گا کہ اس وقت بھی جبکہ ارکٹائیڈ لاریاں میں پہنچ گئے تھے۔ ادہم پاشا کی فوج کو لے کر
سامان عرب ریلوے میں شیش جو مصافی صف یعنی جنگ کنندہ فوج ملک شواگردا علاقہ کو ٹھکن دروں میں سے ایک سبیل سے زیادہ مست
ملے کرنے کے بعد پہنچا جاتا تھا۔

دو دو کو قریب پہنچنے پر ہمیں جو پہلا مشاہدہ کیا وہ نہایت ہی دلچسپ اور فرحت انگیز تھا۔ سرگرمی اور فوٹوں یعنی ایلو باؤی
مجاہدین کی جاعتوں سے جو بیقاعدہ اور کھال بیقاعدہ سپاہی تھے۔ پہری ہوئی تھیں۔ اونچی کوئی باقاعدہ وردی نہ تھی۔ ہر ایک کو ہار
ایک ایک ریفیل اور کارٹوس میٹھی تھی۔ انکو سرد پر ترکی ٹوپی نہ تھی۔ بلکہ ایک قسم کی سفید رنگ کی چندیا ٹوپی تھی جو سر پر خوب
بیشی ہوئی اور چسپاں ہوتی تھی۔ ایلو باؤیوں میں اس ٹوپی کا تصور جو عرصہ ہی سے رواج ہوا ہے۔ اکثر کے سر اگلی طرف سے کپٹیوں سے اوپر
منڈی ہوئے تھے۔ اور بعض کو سر پر پچھلی طرف یعنی اپنی چوٹیاں نکلی ہوئی تھیں۔ یہاں تو فوٹرک پر خطرات کے مسابقتی انکی شکلوں
سے ہی فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بڑے بڑے اندامیاد لوگ ہیں۔ کمال اور اوساؤں کا تینوں میں جی ایسی بیخونی اور بیباکی نہیں دیکھی جتنی
لدا اکثر سروری عثمان اور فریدی اس وضع کی ٹوپی پہنتے ہیں۔ سر منڈیاں انکا پیش بھی ایلو باؤیوں اور سروری چٹانوں میں
بالکل کیساں ہے۔ مظلومین کی دلچسپی اور کھانسی کو لے کر بھگواندہ ایلو باؤیوں کی چند تقریریں اس موقع پر درج کر رہے ہیں۔

لدا اکثر سروری عثمان اور فریدی اس وضع کی ٹوپی پہنتے ہیں۔ سر منڈیاں انکا پیش بھی ایلو باؤیوں اور سروری چٹانوں میں
بالکل کیساں ہے۔ مظلومین کی دلچسپی اور کھانسی کو لے کر بھگواندہ ایلو باؤیوں کی چند تقریریں اس موقع پر درج کر رہے ہیں۔

وہ اپنی رانیوں کی ایسی نگہداشت اور دیکھ دیکھ کر کرتے ہیں۔ نہیں بلکہ ان کو اس طرح چھٹکتے اور اچھالتے کہ وہ ان سے بھڑکیں جیسو
 مائیں اپنے شیرخوار بچوں کی کی کرتی ہیں۔ بڑی خالی ہستی کو وہ ہر طرف بلا تا شاہد و قیں سر کرتے جانتے تھے۔ کبھی کسی بہت دور کی چیز
 کو نشانہ بنا کر مشق کرتے۔ ادا کر محض غفلت نہ رنگ میں اگر بطور تفریح اور نہیں ہوا میں سر کرتے رہتے۔ گولیل سر کر پادشہ اور بھگتی
 پھر میں انکی وجہ سے بہت ہلکا سیدہ خطرناک ہوا تھا۔ ہر وہ جب کسی گوشہ کا چکر کاٹ کر ہم بندہ سطح کے قریب پہنچتے
 تو بندہ دوقوں کی آواز میں سنائی دیتیں۔ ہم سر کر کو کسی مورچہ موت گذرتے تو ہی تو فیجی کہ اب کوئی کوئی لگی کوئی۔ ایک تھے
 پر ان کو یوں کی اس قدر کشت کوئی کہ ہمارا ترجمان گھبرا گیا۔ وہ گھوڑوں کو ان کی لگا کر بھجوا دیا۔ اور کہا یہ درخو توشہ سلطان
 محمد سوم میں میں اور کھانکالہ فقہ نہیں سمجھ سکتا۔ وہ بڑی خطرناک شخص میں۔ رؤف بک (افسر اسکوٹ) بھی گھبرا گیا اور ادنیٰ سر
 کار ہی میں بیٹھ جانے کی التجا کی تاکہ البانوی ہماری مغربی (یعنی فرنگی) پناہ پوشاک نہ دیکھ سکیں۔ ہمیں ہار کا واسطہ نہ کیا۔ مگر کچھ دوس
 منٹوں کو بعد گامی سے نکل آوا اور اپنی گھوڑوں پر سوار ہو گئے میری خیال میں ہماری سکورٹ نے خطر کو جیسا ابھی سمجھا تھا حقیقت
 وہ دلیان تھا۔ چنانچہ ہم دیکھ کر کہا البانویوں کو ہماری بر خلاف کوئی ملامت نہ ہوگی۔ نیز حرکت سرزد نہ ہوئی۔ پھر بھی محاذ سواروں
 نے ہلکے اپنے علاقہ میں کر کے اپنی رانیوں کو نیزوں کو بالکل تیار رکھا۔ اور دوسوا رہتے صاف کرتے کیے گئے ہو گئے۔

البانویوں کی بے نظمی اور محبت تاقت و تاراج خود کو کسی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ وہ نہایت ہی
 شاذ و نادر قوم ہیں۔ جنہیں کسی ایک درخو کو بھی بہت قامت یا کور نہ دیکھا۔ اور کچھ قد بالعموم والا واسطہ چھ فیٹ بلند ہیں۔ اور اکثر کر
 سی سی لول القامت ہیں۔ اور کچھ سینے فراخ جسم مضبوط ہاتھ پاؤں خوب چھلکا اور طاقتور رنگ صاف اور بھرا ہوا۔ اگر آدمی ہو اور
 گودہ ایسی لول القامت اور قوی بنیان ہیں۔ مگر بلی کو زیادہ چست و چالاک اور بھرتوں میں۔ پہاڑوں ہی میں پیدا اور پرورش
 پای ہو جو ہوتے کی وجہ سے وہ ایک چٹان کو دوسرے چٹان پر اس طرح بھد کھنچتے تھے کہ گویا ایسا کرنے سے انہیں خاص لذت اور
 فرحت حاصل ہو ہی جو خطرناک جو چیزوں پر چڑھنا۔ اونکے ساتھ بچوں کا کھیل تھا۔

ارنوں کی قوم ترکوں سے بالکل مختلف ہے۔ انہیں عورتوں کی ایسی ستمنا طاعت پذیری و انضامی اور ثابت آدم کو وہ ان
 شجاعت نہیں پائی جاتی مگر شہر و رانہ ولیری اور جوار فردی میں نظیر نہیں ملے۔ اور جملہ رکات لینڈ کے مائی لینڈروں (شمالی) کو
 کو ہستیاں (کو) حمل کی تاب لانا محال ہے۔ ویسی ہی کوئی خیمہ اور کھوڑا و کوڑا سانسے نہیں ٹھیکر سکتا۔ ان البانوی مجاہدین میں سب سے بڑا
 طرح کا کوئی ہنس نہ کھیلے ایک جماعت انہیں مقامی سردار (یا بک) کے تحت تھی۔ جنکی یہ البانوی ایک مذہب غوث و افغان
 بھی کرتے ہیں۔ اور فو کو اب تک کوئی فاتح نہ تھا۔ محض مغلوب و کھوکھو نہیں کر سکا۔ چنانچہ ترکوں کو بھی انہیں قی بور لھنے کا پوٹری
 و قیں درمیش رہتی ہیں۔ اور انہیں تلک نظام نہانا تو بڑی ہی ٹری کھیر جو کھنچتے ہوئے کی وجہ سے بھی اور کھو کسی نہ کسی
 طرح مایع نرمان باجی ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر کبھی یہی صیانی سلطنت نے ان جھاکش شیخ و جوار فرد کو ہستیاں کو کھوکھو کرنے کی کوشش
 کی تو وہ اس کام کو وہ عاف کو ادکی جگہ سے حرکت دینے کی کوشش سے کہ مشکل بنانے کی میدان جنگ میں میں کچھ عرصہ پہنچتے

البانوی پلٹیں گے ساتھ ہٹنے کا اتفاق ہوا۔ اسکے سپاہی کمال شاندار اور بخوبی با نظام تھے۔ ہمارا اونسے خوب یاد رہا نہ ہو گیا۔ وہ جسوقت ہم انکے پاس جاتے سپاہی بڑی گرمجوشی کے ساتھ ہمیں پیش آتے۔ اونکی ہر وقت یہی فریاد اور اسدعا تھی کہ اونیہر لڑنے کا موقعہ دیا جائے۔ قبضہ جبال کے لیے جو معرکہ آرا سی ہوئی۔ اوسیں پلٹیں مذکور نے دغہست کی تھی کہ وہ کرتیری کی تاقا تخییر پہاڑی کو باہر شرط کا اوستہ اپنے طریقے سے حملہ کرنے کی اجازت دیکھائے۔ تیغ تہا فتح کرنے کا ذمہ لیتے ہیں۔ یہ پلٹیں دیکھتے ہیں کہ لڑائی میں کمال شجاعت سے لڑی۔ اور میری خیال میں نقصان بھی بہت اٹھایا۔ کیونکہ اسکے سپاہیوں کی ہرجوشی کا کوئی چیز و حساب نہ تھا۔ اور وہ کسی طرح کی روک یا آڑ سے پناہ لینے کو سخت کسر شان اور جو امر ذی اور شجاعت کو منافی سمجھتے تھے فریہ برآں اون کا اس قدر صبر بھی نہ ہو سکتا کہ سوچ سوچ کر آگے بڑھیں۔ اس موقعہ پر انہوں نے اپنی شجاعت و یاقوت کا قطعی ثبوت دینا چاہا۔

ایس کا گرنے کا چلنا ترقیب نامکں ہو گیا۔ بالآخر ہم بلند ترین کرا کو چھو کر کے طیل وسید پر کچھ ٹپ کی کہ رستہ ایک خواصورت و زخیر وادی میں داخل ہو گئے۔ جس میں دیرانی طرز کے گاؤں سوچ کی روشنی میں خوب چمک سے تھے۔ ان میں چہا

آیادہ چہا باوادیانہ وقت صحتا ہلکے و اکل ملن جہت۔ باہا تھا اور سر کی سپاہیں کا پھر اتنا کچھ نہ تھا کہ وہاں تک پہنچ کر انہوں نے ان کی نین چلنے ہوئے ہو گئے۔ شرک کی مانند تھے۔ وہاں نہ ہو گئے۔ ای میں جو بہت کچھ دیکھا کہ باکیدا اور پھر سر کی سیطرت روانہ ہو گئے۔ سر پہاڑ کی پہاڑی کی نین چلنے ہوئے ہو گئے۔

البتہ اگر دو چہا رک کی کچھ کمی نہ تھی۔ سراسر روانہ ہوتے ہی ایک ایسا واقعہ گذرنا جسے ہماری ہمہ کا تقریباً خاتمہ ہی کر دیتا تھا۔ ایس کا گھوڑا سارا دستہ کلیں کر آیا تھا۔ کبھی دولتیاں جہاں شروع کر دیتا۔ اور کبھی سچ پا جو جاتا۔ الغرض وہ ایک قدم بھی درست ہو کر نہ چلا تھا۔ موضع مذکور سے گذرنے کے بعد ہوا زمین کا ایک قطع گیا۔ اور ہر گھوڑوں کو ایک قدر تیز کر دیا جس سے عرب راہور کو بھر شرارت کا موقعہ مل گیا۔ وہ دن کو پھر دانتوں میں دبا اور کاوا کاٹ ایک سنگلاخی میدان کی طرف ہو گیا۔ اور سر پہاڑ اٹھ دوڑا ایک سوار نے اوس وقت اسکے پیچھے گھوڑا ڈال دیا جس سے وہ اور بھڑک گیا۔ اور لڑکا بڑی طرح سر کے بل زمین پر آ رہا۔ جب اوستہ قریب ترین سوار نے اٹھا یا تو ہر کی چوٹی پر راز غم آیا ہوا تھا۔ اور خون با فراط پر اٹھا۔ یہ گچی قسمت سے کیطرح کا سایہ پانی بھی جہاں تک نظر کام کرتی تھی موجود تھا۔ خوش قسمتی سے ایک سپاہی زخموں کی مرہم ٹپی کا کچھ ڈھب جانتا تھا۔ اوستہ گھوڑا سانبکو کا رادہ گاہ میں ڈال کر سر کو رومالوں سے باندھ دیا۔ مینے اوستہ برائے بھی پلائی۔ اور گو وہ بہت کمزور اور نحیف ہو گیا۔ تاہم سفر بھی پہنچنے تک جو تین گھنٹوں کی مسافت پر تھا۔ حوصلہ کے گھوڑے پر بیٹھا رہا۔ مگر یہ بھی گھوڑا نہ تھا جسے اوستہ گرا تھا۔ اس پر تے ایک سہم سوار کو سوار کوا کوا کوا دیکھ لیکن ہولہ اور اسکے سار سامان ہلچلے باگلاں بھی گھوڑے کی سرکشی میں فرق نہ پڑا۔ وہ اس سوار کو بھی ایک کچھ غاصد بے تحاشہ ڈاچلا گیا۔ اور ہر روز اوس کا یہی طریقہ رہا۔ ایک دفعہ خوب لچیم و لچیم سوار اور گراں وزن جگلی زین کو علاوہ اپنے اپنی ہر کی خارجی بھی اوس پر کھوادی۔ لیکن اُسے اوسکی بھی کچھ پروا تھی۔ یہ دیکھ کر سوار بے اختیار پکارا تھا کہ اس نے ہم کو گھٹے میں ضرور شیطان داخل ہو گیا ہے۔

عثمانیہ ولیف

کے فرج میں ایک سزا باندہ ولی خواصرت شہرہ اور اس کے دو سہار کو جن میں واقع ہے۔ جو ملا حونا کے قریب میں پانچ پریدل فرج سیدان کا مزار کو جانی ملی۔ ارن چا پیل کا اندازہ نولوں کو نہیں ہم کچھ چھوڑا کرتے بالکل متضاد تھا۔ اس فرج کے سپاہی نہایت تناور جوان اور بالعموم بدلی فرج کے سپاہی تھے۔ جو ان کا دل ایشیا کو کھینکے تھے۔ وہ مکان زندہ اور بھوکے معلوم ہوتے تھے اور اگر کٹر کپاؤں کی جتنی پورے تھے انکی درمیان غذا اور در نہایت بوسیدہ تھیں تاہم وہ نہایت تحمل خوش اطوار خاموشی پسند فرائح سینہ نوی میل اور خوش اندام جوان ہوتے اور اکثر کئی عورتیں چپاس کو درمیان تھی۔ وہ سچو عثمانی تھے کئی سپاہیوں پانی سے ہماری تواضع کو کئی چاہی جوتنی تو دل میں ان کے ساتھ تھا۔ لاریہ اس بارہ میں کل محاربہ کے دوران میں ترکا سپاہیل کی خوش اخلاقی مروت اور نفس کشی کمال حیرت انگیز تھی۔ پانی تمسلی میں کیا ہوتا ہے۔ اور لڑائی کے دنوں میں گرمی بڑی شدت سے پڑتی تھی۔ مگر کبھی بھی عثمانیہ سپاہی نے کبھی خست نہ کی جب کہیں بہنے پانی مانگا انہوں نے باز نہ دیا ہم دیکھا۔ بلکہ سوال میں کرتے رہے۔ ترک سپاہی اور وہ بہتان کا ترانہ ہمیشہ شریف آدمی اور جملہ میں ایسا ہوتا ہے۔

حفظی پاشا متصرف سرنجی { سرنجی کے متصرف (گنسرہ باگا اعلیٰ) حفظی پاشا زہماری نہایت ناکام آجنگت اور مہاندی کی تلے ایس کو حادثے سخت تاسف ہوا۔ ورنے الفور اسکے ما و آو
ساجد کو تہہ مرک میں شول ہو گیا۔ اور اعلیٰ جنگی اکثر لڑکا بھیجا جسے نرم کو دیکھ کر کہا کہ وہ بہت سخت ہو مگر خطرناک نہیں پھر تلے
مرک ادویات بھرنے کے نہایت احتیاط سے مرحم پی کی۔ اور سارے سر پر ایک بڑی سفید پٹی باندھ دی۔ یہی جیتک ہم میدان
کارزار میں رہے۔ ایس کو سر پر بند ہی رہی جو اسکے اوپر سرخ فیس پینٹارہا۔ اوسکی یہ پینٹ دیکھ کر خواہ مخواہ سب کو اوسکی نظر
توجہ مبذول جاتی تھی اور سپاہیوں میں تو وہ نہایت ہر دل عزیز و محبوب ہو گیا تھا۔ اوسکو بہت خیال ہو گیا تھا کہ اعلیٰ کو میرے نرم سلام
کی مقدس خدمت و حمایت کرتے ہوئے ہو چکا ہے۔ اور اس کو ادھیں اسکے ساتھ دلی مہر دی ہو گئی تھی۔ ادھم پاشا کی فرج کے ساتھ
جس قدر غیر ترک تھے وہ سب انگریز جہزی اور فرنیچر نامہ گاروں سمیت نظر احتیاط سے دیکھ رہے تھے کیونکہ ان لوگوں کی تعجب و
اوکھیلوں میں مضی قوموں کو نشانہ بنانے رہنا بھی اصل ہے جو کھیل فرنیچر ٹوپوں کے پینے والوں کیلئے کبھی فرنگوں انہیں کئی کئی
بنابین ادھم پاشے فیس استعمال لازمی کر دیا تھا۔ فیس میں دھم تھیں ہیں۔ اس سارے چہرے اور پشت گروں کی ترقی ہے
اور دھوپ اور شعاعوں کو چمکا کر دے وہ کوئی بچاؤ نہیں کرتی۔ اچانک کھیل میں گرمی شدت تھی۔ ہم کہ بہت بھگت
ہوئی۔ کہانہ کم چارہ غصہ ہمارے چہرے پر جلس گیا ہو گا۔ بعض ترک ایک شرم کا سرٹوپ دار چہرہ پینتے ہیں جس کا سرٹوپ چہرہ طوا
گردوں کو تاننا تھا آفتاب سے چھائے رہتا ہے۔ اجنار و فیلیک ایک لڑکا کو نامہ گار مسٹر ولیم بل مشیر کی طرز کی ایک پوشاک خود
ایجاد کر لی تھی جسکے ساتھ وہ ایک نہایت کا نامہ قسم کی چمکری پوشش استعمال کرتا رہا۔ جو ادھی رستار اور داس سرٹوپ تھی اکثر
طبع اسبہا ویا جو غریب مورخ اور عظمت زید اسبہا ویاں۔ اس فرنگی لڑکے عمر ناک۔ کا ہیکل اسبہا ویاں سے کھل اوسکو استعمال کیا جاتی

اور میں نصرت کرنے کو کہنے پہنچے جسے وقت میدار ہو کر گیا۔ الاصولہ کا سفر کو اول اور چھٹا بخش تھانہ مگر ایسے کی جوت کی وجہ سے میں جلد ملنے کی جرات نہ کر سکتا تھا تاہم ہم وہاں دوپہر کے اچھے پوچھ گچھے۔

توپوں کی گرج الاصولہ کا قصبہ گو ایک خوبصورت میدان کو وسط میں جہ یونان اور ترکی میں حد فاصل کا کام دینے والی شاندار پہاڑوں کی محیط ہے واقعہ ہے چھندل خوشنما نہیں۔ اس کی آبادی بہت بکھری ہوئی ہے۔ جوں جوں ہم ترکی کی فوج کو مید گوارٹر کو قریب پہنچے تو گھوڑے پیدائیاں زیادہ بلند اونچائیاں ہوئی گئیں سڑک کو برابر الاصولہ کے شمال میں دیاتے ایک حیرت انگیز نہر کالی گئی ہے۔ یہ نہر بہت پرانی ہے۔ اور اس کے ذریعہ شہر میں عمدہ پانی فراط ہو جاتا ہے۔ الاصولہ میں داخل ہوتے ہی دور فاصلہ پر جلتی ہوئی توپوں کی گرج سنکر ہماری کل سکان کو کوفت و دیر ہو گئی۔ مارشل کوٹنے اور اس کی خدمت میں سفارتی خطوط پیش کرنے کے لئے ہم سید بڑ کو ناک کوٹنے۔ مگر مارشل کو ایک غامض سوار اور کوئی متعین وڈن موجود نہ تھا۔ غلام نے ہمیں قہرہ بلایا اور بتایا کہ لوہم پاشا اس وقت کم از کم پھیل کے فاصلہ پر درملطانی چوٹی پر موجود ہیں۔ بھوک اور تھکاتے ہیں ہمیں کوئی نکتہ زہن دی ہوئی تھی مگر توپوں کی آواز سن کر بے صبر ہو سکا۔ رہتیں ہم طرح طرح کی افواہیں سنتے آئے تھے۔ کسی نے بتایا کہ تینا دوسرے بلکہ لاریا بھی فتح ہو گئی ہے۔ اور بعضوں نے تو یہ بات کہہ دی کہ ترک کل قسطنطنیہ پر قابض ہو گئے ہیں۔ مگر جب ہم الاصولہ کو قریب پہنچے تو ظاہر ہو گیا کہ ادھم پاشا ابھی تک سرحدی پہاڑوں کو بھی دشمنوں سے متنا نہیں کر سکے۔ اور کہ یونانی ہنونا الاصولہ سے چنداں عید نہیں پس ہمیں اور مسیوق آگے جانیکا فیصلہ کر لیا اور دوف بک اور چہرہ سواروں کو ساتھ لیکر جدید توپوں کی آواز ابھی اسی اوس طرف روانہ ہو گئے۔ اور غذا و آرام کو توکل اتفاق پر چھوڑ دیا کہ انھیں چہرہ میں سنبھال لیا جائیگا۔

فصل سوم یونان کی حالت جنگ سے پہلے

جرمن سفارت افسر لکھتا ہے کہ

جن حالات کی موجودگی میں یونان ۱۹۱۴ء میں مصروف کار تھا یہ وہاں غالباً پہلے کہی کوئی ملک اور سو زیادہ مشکل و صعب حالات کی موجودگی میں شعلوں کی جگہ نہیں ہو املی حالت یہ تھی کہ ملک کو اندر ارمینیاں تباہ و برباد تھا تو مالک غیر میں اعتبار کا نام و نشان متفقہ و ملکی انتظام فریقانہ طور حکومت اور ہر ایک فریق کو پھر کچھ خود مختلاف محالفت و متصادم گروہوں کے منقسم ہونے کی وجہ سے پریشان۔ فوج بالکل تیار لیڈرفن حرب اور انصرام جنگ کو با توں میں محض نا بلند۔ یونان کے کچھ شاخو سرخس میں کو دڑنے کو وقت یہ بھی ملک کی فیرہ پڑاؤ ہو چکا تھا اس سے بے بضاعتی کی طرف بصرے کی بھی توجہ نہ لگی تھی۔ اور کسی نے یہ قیاس کچھ کر کے کے مقابلہ کیلئے ان کو پاس سالانہ و سیال کیا کیا موجود ہیں۔ ہمیں کلام نہیں کہ یونانی فوج سے کہ قدر ارفع بھی فیرہ ملکہ شجاعت پر متعلق ہے جس کے حصے بڑا دی ہوں۔ ہم سخت کے پہلو پر ہونے کی صورت میں بڑی بڑی کار نمایاں کر سکتا۔

کے خط کے جواب میں جو خیالات ظاہر کیے تھے وہ صلح جاتی و امن پسندی کی کاروں اطمینانوں سے جو بعد میں دو نو فائدہ مند یوں لہذا بدیہ تحریر سلطنت
اعظم اور دول غظام کو ملائے عین تضاوت و مغایرت تھی۔

الغرض یونان کو پختہ نہیں ہو سکا کہ وہ کچھ کچھ رنفا دے ماسوائے کی شمولیت پر جو ترکی کی مشکلات سے فائدہ اٹھا کر آدھ میں
بھروسہ کر سکتا ہے یہی وجہ تھی کہ جب اس کی نیک نیت اور بے زیادہ ستون یونان کو سمجھا کہ یہ سب سیدیں باطل ہیں تو اس نے اس کی
نصیحت کی کچھ پروا نہ کی اور باہرین حکم جزیرہ نمائندگان کی قسمت صرف اس کو کہ فیصلہ پر منحصر ہے یہ بتوڑ کر ادا۔

اس نعتیں کو ساتھ ہی مجاہد آزادی کی کامیابی کی داستان کہیں کی یاد دیر نہ کو تازہ کر دئے یونانیوں کی سرسستی
میں باندازہ اضافہ ہو گیا تھا۔ مقرر رہا نوین اور شاہنشاہ لڑائی کو وفات کو حصد اخراہ میں بیان کر کے وہ گھنٹا شروع
کرتیو یونانیوں نے اس میں جتنا اندازہ کرنا نہ دیکھا تھا وہیں ملحق شہرت اور کل دنیا کی تعریف کا استحقاق حاصل ہو گیا تھا۔ یونان کا
یہ معاربہ ہلال کی پامالی کیلئے آخری ہو گا۔ اسکے بعد کم از کم یورپ سے ہلال ہمیشہ کو لینے باور ہو جائیگا۔ اور اس مجاہد کا اعلان ہو تو

ہی اب نوین عشر میں بھی پھر کل یورپ میں یونانی جہد دی کا دوا و لیساہی جو جن ہو جائیگا جیسا کہ موجودہ صدی کو تیسری
عشر میں ہو گیا تھا۔ یونان کی بدست میں ہو گھلستان اٹلی اور فرانس میں اب بھی کم و بیش طاقت اندیش متعصب موجود تھے۔ انہوں نے
یونانیوں کی جہد دی کی آواز کو سن کر شروع کر دی۔ اور یونانیوں کو چکے ہوئے حواس حص نصیب کو دشت آکر جنوں و معطل
کر کے تھے ان بعد دو چند کی کمزور آوازوں کو عام رائے بظنا صدمہ صو کر لیا۔ حالانکہ ان تینوں ملکوں میں بھی جمہور کو حدیث

یونان کے معاملہ میں کوئی خاص دلچسپی ظاہر نہ کی تھی نہ جمہور یونانی اخبارات بڑا کھٹے لگے نہ کہ اٹلی، انگلستان اور فرانس کی گورنر
عام رائے کو مقابلہ پر نہ وہ عرصہ غم پر قائم نہیں رہ سکتے۔ اور ان کے آخر جمہور کو یونان کی طرف داری کرنی پڑی۔ دماغی کردہ
کاران لغزب و جو کوں کو علاوہ یونانیوں کو اپنی جنگی طاقت کا بھی بے اندازہ زعم تھا۔ وہ جبکہ کہ اپنی طاقت پر حد سے زیادہ

گمان کھتے تھے اور فی سبب ترکی کو مسائل کو بالکل بے حقیقت تصور کرتے تھے۔ اس غرور باطل کا یونانی اخبار نویسوں اور فصحا کی
تقریریں اور تحریروں سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ ان کا بیان تھا: ”یہ ممکن ہے کہ شاید ترکی فوج پیدا ہو جو اسلحہ (مصدق سنگین)
کا ہتھیار ہم کو بہت تاجی ہو مگر ترکوں کی یہ فوجیت یونانی تو پختہ کی ہر جنگی اور آراستگی کو سامنے بالکل سہم ہو جائیگی ناقابل تسخیر اور
اجیت یونانی بڑے کوسالہ کیا اور سہرا کو سامنے نمودار نہ ہو سکی۔ دیر بہ کہ غنیمت کہ کل ملک میں دور و نزدیک خوف سے عیشہ رہا جائیگا۔ (جوش)

کیوس و جزیرہ) سلاوس شہر کو پہنچتے ہی بغاوت کر دیں گے۔ اور ہمارے جہازوں کی کوہ شکن توپوں کو سامنے ڈار و تیار کر کے
قلعہ بندیاں نہیں ٹھہر سکیں گی۔“

یونانیوں کی بھری لڑائی سے بعد یونان گویا یورپ کا ناز پروردہ اور لاڈلا بچہ رہا ہے۔ جسکو آخر الذکر کی ناز و دیوبوں کی کسی

لکھنؤ وینڈہ کا قسطنطنیہ میں ہر دو سالہ ایک اگر وہ مانج پر نہیں کی تکلف کو ارا کو تو اس قدر قسطنطنیہ میں مصریوں اور تھکس نے یونانی بغاوت کی اس کا
کامل کھنکی کر دی تھی کہ اگر دول یورپ حمایت کر تیں تو یونانی صدیوں تک اسی بغاوت کا نام نہ لیتے۔ غصیل ماکو کو دیکھتا رہے خاندان عثمانیہ بڑا

کسی کام کا نہیں بنو یا گزشتہ ستر برس کو یورپین طبیب اس کے قیام تک کام اور شفا کونے کو ششیں کرتے تھے ہیں۔ مگر میوہ یورپ نے
 نامی دماغی روحانی کیسطح پر مدد دینے میں کیا۔ جمہوری مطلق العنان شاہی اور آئینی بادشاہی سب طرح کی حکومتوں کی بنیاد
 کیجا پہلی جمہوریت کی سطح زمین میں کسی قسم کی حکومت نے بڑے پیمانے پر گزشتہ کی عظمت کی داستانوں نے یونانیوں کو دماغ
 میں تدریج اس قدر غور و خوض پیدا کیا کہ وہ اپنے نزدیک کیو جو پہلے آدمیوں کی مجلس میں بیٹھ کر کوال نہیں رہے تھے۔
 اور کوئی شریف اونچی مجلسی کو گوارا نہیں کر سکتا موجودہ یونان کی حالت وضع کا جو بہت سادہ بالکل ناقابل سمجھ اور معجزہ
 ہے۔ اس کی سیدہ عقدہ کشائی ایک بالضرورت معین و شخص مقاصد کے والی زبردست قومی جہالت کی موجودگی کو دیکھ کر کسی
 برسوں جو ملک میں جس قدر عام تحریکیں ہوئی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کی تجویز اور تیار کرینو الی ہی کہیں ہو۔ اور سب بڑی قریب جمع کی میں
 اور صرف ملک کی گورنمنٹ میں ہی اس قدر انتشار حال نہیں بلکہ درباری اس کے قاجوں پر بشمار متحمل یونانی اسکے ممبر ہیں۔ وہی
 یونانی نہیں چاہتے ملک میں ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ بھی جو کل دنیا پر بھی ہو نہیں۔ یونانی انہوں کی ہی بہت بڑی تعداد اس وقت کی مسیحی
 اور صبا کر ابھی بتایا گیا ہے۔ دربار میں بھی انہیں کو زبردست انتشار حال ہے۔ اور ہی قہار کو باؤمیرا کر شاہیہ چاہنے قربت
 وار اور دیگر دباروں کی نصیحت کی کچھ پروا نہ کر کے قومی تحریک کی سرغالی قبل کی تھی۔ اور مسلک کرٹ کی سمت اپنی عذر پر قیام نہ
 کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن اگر اس عجیب و غریب قومی انہیں پر اگر ذرا زیادہ نظر امان سمجھ کر کیا جا تو معلوم ہو جائیگا کہ اس کی ترکیب کسی لیڈر
 بھی شاہی اصولوں پر بنی نہیں تھی۔ نہ کہ شاہیہ خارج کی عقل پر کیا پھرتے ہیں کہ وہ اس انہیں کو پیچھے ایسا طرح بھینک
 ہے۔ یہ سب اس لئے کہ اس قومی یونانی انہیں کا سب سے بڑا اور آخری مدعا جو سب سے پہلے یونانیوں کو دلوں پر نقش کا کچھ ہوتا ہے۔ کالج ٹائیپ
 کو ایک ششہ سے پہلے کرنا۔ اور تمام ایسی یونانی اقوام میں جو ابھی تک تالی حکومت کرتی تھیں۔ پولیٹیکل اتحاد پیدا کرنا ہے۔ اس ششہ کا
 اٹھینکی یا خفیہ قومی سوسائٹی کو گزشتہ برسوں میں بڑی بڑی رتیں فراہم کر کے گورنمنٹ کو قومی اغراض کر لینے والے کی میں بھروسہ
 وہ متحمل یونانی جو ممالک غیر میں رہتے ہیں۔ پیش ہا چند نقدی۔ ستم۔ ساز دسامان اور پارچات کی صورت میں بھیج کر پیڑ
 آخری کامیاب بغاوت کو گورنمنٹ کو قریب ہو گئے ہیں۔ مگر یونانی انہیں نہ تو قانون کی متابعت کیا کچھ میں اور
 نہ اس نسبتی قدر و منزلت کو جو انہیں یورپین اقوام اور ممالک کو زمینیں حاصل ہو قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل میں لایا
 سلیقہ حاصل کیا ہے۔ پولیٹیکل اور پبلک لائف دونوں صورتوں میں حقیقی طور کلمہ مدعا غرض و معاہدہ کا بستر انہیں خالی تھا۔ اور پروردگار
 کرتے رہا۔ اور انکا شمار ہوتا ہے۔ معاہدہ بین کو روک و فصلی کا زیر ضرورت بنانے کا جو دوا کو جو عاقل اور جس ملک کی کسی پر
 کوئی افادہ نہیں ہوا اور نہ انکا پٹ بھرا ہے۔ بلکہ ہر وقت ان میں خیر و بد کا نعرہ مانگتے رہتے ہیں۔ انچو یورپین مذہب اور یہ کہ ان میں
 پریشانیات پر بھر دسکر کے لکھو کہ انہیں مذہب اور ہم شریک ہیں وہ کئی مرتبہ ایسے پچھلے ہیں کہ یورپ کو بے اندازہ دگدگ کر باوجود
 زیادہ تحمل کرنا ناممکن۔ اور اس کی ہر بانی اور دہرانی کا پیمانہ لبریز ہوتا ہے۔ اور اسے اور جو بھروسہ اس کے پچھلے دکھائی دیتا
 اسے اس انہیں کا یونانی تمام اٹھینکی بننا رہا ہے جسے سننے انہیں دوستان نہیں۔

ہی ہے۔ مگر یہ سچا نام یا خیف ہوئی کی بجائے غلط و سفیانہ حرکت کو بعد اس چشم نامی پر پھر اپنی سابقہ عظمت و شوکت کی مثال کے
پناہ بنا لیتے رہے ہیں۔ وہ کہ یا یہ سمجھتے ہیں کہ اس شان و شوکت کو ان کو تسمدہ انصاف و شایستگی کی عدالت میں اپنی کسی حرکت
کی بدولت دوسروں کو رو برد و جواہد ہوئی کی تمام ذمہ دار یوں سویری الذمہ اور مستثنیٰ کر دیتے۔

فصل چہارم یونان کی فوج

انکو تھاکے یونانی فوج اون ستواتر تعمیرات کا حاصل ہو جو گذشتہ برسوں میں فریج اور بوریسی آنا لیلوں کی محکمانی میں اسے وارہ ہو
رجی۔ او کی موجودہ ترتیب و نظام کا نظام عام جہوہ فوجی خدمت کو قاعدہ کی بنیاد پر جو گذشتہ ہمیں رائج کیا گیا تھا۔ ۱۸۷۹ء
میں کیا گیا۔ اس جدید ترتیب کو روسی بونانی پر ایکس برس کی عمر کو فوجی خدمت لازمی ہوتی ہے۔ اور تیس برس کو لئی او سکویہ
خدمت اس حساب سے دینی پڑتی ہے۔ دو برس فوج نظام یا کارکن فوج میں دس برس ریزرو (ارولف) میں۔ ۸ برس ٹیڑی
ٹوڑل یا لینڈ و سہ (مخافظ ملک یا مستحفظ) فوج میں اور مزید دس برس لینڈ و سہ ریزرو۔ (فوج مستحفظ کو رولف) میں سہ رولف
فوج کی سپاہ بندہ و خدمت کو زمانہ میں ۱۸۷۹ء سے بندہ بندہ بندہ دن قواعد و مشق کو لیے گھروں کو طلب کیا جاتا ہے مکتوب جہاؤ
خاص خاص حالات میں اس کو مکمل شدہ خدمت کو آخری سال کو ختم پرتیں ماہ یا چار مہینوں کی مزید معاد کیلئے کارکن فوج
میں رکھا جاسکتا ہے۔ برعکس ان لینڈ و سہ فوج قواعد و مشق کو لیے طلب نہیں کیا جاتی۔ اور اگرچہ زمانہ جنگ میدان کارزار کو
بروز قانون بھیج جاسکتی ہے۔ مگر اس کی ایک بجائی غالباً حکام انکو چھاونیوں و قلعوں کی حفاظت اور فرایض قلعہ داری کو انجام
پراگنا مناسب تصور کریں۔ لینڈ و سہ ریزرو صرف اس صورت میں گھروں کو طلب کیا جاسکتے ہیں جبکہ لینڈ و سہ فوج کی تعداد
غیر ملکی ہو لینڈ و سہ کیلئے کوئی فوجی نظام و ترتیب قطعاً موجود نہیں لینڈ و سہ بارہ بارہ ہزار آدمیوں کی ۸ جماعتوں میں تقسیم
ہے۔ اس حساب سے او میں ۹ ہزار آدمی ہیں جن میں سو اگر حسب مول فیصد ہی ناقابل مار فیض وغیرہ تصور کو لیے جائیں تو ۷۸۰۰
آدمی اس فوج سے جنگ کے لیے ہم پہنچتے ہیں لینڈ و سہ ریزرو کی تعداد اندازاً ۷ ہزار تین سو کیا جاسکتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ آسانی
سمجھا جاسکتا ہے کہ جماع فوج کو ناقص نظام مسلسل ای شکلات اور دیگر کاروں کی وجہ سے ان اعداد کو الگ الگ بھیج بھیج
نے الحقیقت آدمی جمع نہیں ہوتے نابینا یونان کی فوجی طاقت کا اندازہ کرتے وقت لینڈ و سہ ریزرو اس کے زینہ کو ان فوج کیلئے مختص
ایک طرح کا ڈپو (یعنی سپاہیوں کا گودام) تصور کرنا چاہیے۔ کہ حسب ضرورت اون سو آدمی ہم پہنچائے۔ اور بس۔ پھر چند ہزار
میں بالواسطہ اہل راز و جوان پر ہر سال فوجی خدمت عاید ہوتی رہی جو اور او میں ۷ ہزار حاضر ہوتے رہے ہیں ہر سال تقریباً ایک
ہزار آدمی بطور قاعدہ کلیہ فوجی خدمت سے ہٹو سچا جاتے ہیں۔

لے صفت کو وضع نہیں کیا گیا ہے جو پہلی سال میں دو دفعہ ہوتی ہے۔ جبکہ سرسری طور پر خیال کرنے سے گمان ہوتا ہے کہ زمانہ لینڈ و سہ ریزرو

سے جو اس نے مختلف فرماؤں اور دولِ عظام کے سربراہوں اور مدبروں سے کہیں۔ یہ نچتر متعین ہو گیا ہے کہ ترکی سلطنت کا تمام فی الحقیقت قریب ہو چکا ہے اور اس متعین کی وجہ سے اس نے فوج کی اصلاح کا حکم ارادہ کر لیا ہے۔

بیت المقدس، اور آزادیِ عثمانیہ پر اس جزیرہ نما کی ہر ایک کھیتی کو تمام غنایاں دینے والی تھیں۔ کھادیں مولیٰ اور پھل جلد دھت کے آئین میں چھوڑ کر طاقت کہا جاتا ہے کسی ایک ملک کو ترکی سے کچھ نہیں فرما دیتے تھے کہ یہ صورت میں اپنے ہی مزید علاقہ کے مطالبہ کا حوصلہ ہو گیا تھا۔ سلطان ابن اصفیاء پندہ یورپ میں طاقتوں کی ٹھنڈی بسا اوقات کامیاب ہو جاتے تھے مگر یہ ہمیشہ ایسا ہی دھماکا کرتے تھے کہ یہ اپنے آپ کو تختی بیٹھے لگ گئی ہیں۔ میں نے یورپ میں سربراہوں کو کہ مزید علاقہ اور گیارہ آزادی کے معاوضہ میں کہیں نے بے زبان ملک سے وہیں برس میں ان کا جبراً قبضہ کر لیا۔ کئی شہر، میں جب بیکار رہنے شروع ہوئے تو سربراہ اور یونان کو پہلے معاوضہ طلبی کا خط لکھا اور پھر یہ خط لکھا کہ کو تو یہ اسباب کو دیکھو اور بلاشبہ گیارہ پر چڑھ ہی کر دیا۔ اور مود کی کھاکر چھپ چکا تھا۔ گیارہ یونان دو چار ڈیڑھے کہاں تک بصری دیکھو دیکھو دیا تو سب بدشعری مسکرت ہو چکے تھے۔ ابھی تیار نہیں ہوئے ہیں کہ یونان اور معاملہ رفتہ رفتہ ہو گیا لیکن یونان کے فکرت نہ ہو کر اب جو سال گذشتہ میں کرٹ کو آزادی مل جائے جو اکثر یورپ میں مدبرین کی رائے میں اس کے یونان کے ساتھ ملحق ہو جائے گا۔ میں نے یہ جزیرہ مانتے ہوئے کی دیگر اقوام یا مخصوص ملک یا کو کچھ لگے کسی شرح ہو گئی ہے۔ اور وہ تعدد کے بلحاظ یونان کو مل کر فساد پر دیکھ کر دیکھ کر تیار رہی ہے تاکہ اس سے مقدور ہو گیا ہے اسے ساتھ شامل ہو جائے۔ اور ترکی کی فزیت قطع و برید سے یونان در بیکار کا مؤثر طاقت میں بن جائے گا۔ لیکن یونان کے مطالبہ کر کے ان کی آواز کو فصل پر لکھ کر پکڑا گیا لیکن جیسا کہ کسی کھلی ہند کہا جا چکا ہے۔ یونان کے سوائے باطلی ملک میں یونان کی یہ ہوشامہ کبھی پوری نہیں ہوگی۔ تاہم میں کوئی کام نہیں کر جیسا کہ عام خیال ہے نہ سادہ یا ہو گیا۔ تو نہ صرف ترکی کو اپنے مزید شکات پیدا ہوجائیں گی اور حکومت یورپ میں طاقتوں کا ہر جنگ جلال و نفاذ اور صلے کی فزیت ہو گئی ہے۔ یہ وجہ کچھ شکوک ہو جائے گی بلکہ غلبہ یا اس پر کہ وہ فزیت یورپ میں سیکڑین کر چکا رہی کا بھی ضرر کام ہو جائے گا۔ اس معاملہ پر خود کچھ اور لکھنے کی جگہ ہے ایک انگریزی اخبار کی تحریر کا خلاصہ ملاحظہ کرو۔ نیا زیادہ مناسب ہو اور اس سے پہلے یہ بنادینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ترکی فقط یورپ میں سرحدوں پر فوجی حیثیت کو مضبوط کر لیا کہ حکومت نہیں کر رہی بلکہ ایک اور انگریزی اخبار کا بیان ہے کہ یونان کے کمانڈر نے انھیں فساد کو اپنے مزید و ہزار فوج کا کسی اور ضروری تیار بن گیا طلب کی ہے۔ فوج کی طلبی کی حدت میں یونان کی شہ نہیں۔ مگر جو غرض ظاہر کی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ یونان کی جاسکتی ہے۔ میں میں کامل اس قیام اور تمام فتنہ و فساد پر چکے ہیں۔ اس لیے صحت ظاہر ہے کہ یہ فزیت کسی اور ہی غرض کے لیے ہو گئی ہو یا بھی جاتی ہے۔

یونان کا دلائی نامہ نگار ہر جہتی طور پر کہتا ہے کہ گورنر دست دنیا کا پرنسپل طلب ہے کہ نہ صرف یہ صحت پر مگر جنگی ہوشیار بہ دستور غالب ہو اور تقریباً ہر کس داکس کو یہ متعین ہوتا ہے کہ عالمگیر جنگ باطل قریب ہو چکی ہے۔ دنیا کا مرکز قسطنطنیہ ہر فزیت پر چکے دار اٹھانوں کی نسبت عموماً وہیں وہ تمام اہمیت کا مرکز معلوم ہوتا ہے۔ یہ طریقہ یہ سلام ہے کہ خارجیہ معاملات پر کسی شخص کی رائے کو تیار کر کے نامہ نگار قسطنطنیہ کی رائے کو بار بار تجدید و تجدید نہیں ہوتی۔ یہی حال شخص تمام اہمیت کے متوقعہ رفتار و روش کی نسبت نہایت باہمی ہے

اگر فوجی افسران کو سیلان دینے پر مجبور کیے گئے لیکن ان کے لئے ان کا حکم کوئل میں لایا گیا ہو تو ان کو غالب ہو کر ان سخت مالی مشکلات کی موجودگی میں جو اس وقت حادث ہو رہی تھیں۔ یہ مشکل ایسا عزم کیا جاتا۔ اسی مجبوری کی وجہ سے وزیر اعظم نے یہ فیصلہ کیا کہ

بقیہ صفحہ ۱۰۸۔ انداز سے تحریر کر رہا ہے۔ وہ صاف کہتا ہے کہ میں منیجر یا منیجنگ کی کہنے والا نہیں۔ لیکن حالات موجود الوقت کو دیکھ کر مجھے مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جن لوگوں کا یہ عقائد وہ کہ دنیا کے انجام سے پہلے ایک مالگیر جنگ ہو گی وہ یہ دیکھ کر نہ کہنے کیے کافی ہوتا ہے کہ وہ انجام قریب پہنچ گیا ہے۔ اور کہ وہ مالگیر جنگ جو دنیا پر یہی تباہیاں برپا کرے گی گھمبھی پہلے دیکھی یا سنی نہیں گئیں اس زیادہ دو نہیں ہر ایک لوگ کو کہنے یا نہ کہنے کا تمام دنیا کی اس اڑکی معایب میں مبتلا ہو گی۔ یوروپ میں مالگیر جنگ ہونا اس کو کم از کم ہر ایک کے ہر ایک بظہر اسد ہر ایک سندھ میں لڑائی پر یاد ہو جائیگی۔ اس مالگیر جنگ سے ایشیا اور افریقہ اور دنیا کے مسلمان دہشت پرستوں کا خون کے خلاف کڑے بھانسنے اور پھر سابقہ دیر سے تیار کیا گیا فائدہ اٹھائیں گے اور نتیجہ یہ ہو گا کہ یوروپ نے کل دنیا کو صرف پنی ہی تباہی کیلئے اور دنیا کے اندر زمین پر بربادی و مصیبت پھیلانے کیلئے تج کیا ہو گا۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے دیگر رومنوں پر اسلامی طاقت موجود ہے۔ اور جس اس پر جو کہنے کے یوروپین طاقتوں نے اپنے خود اذی غراض کیلئے اس کو موجود ہر دنیا سے نکال دیا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ طاقت ابھی ذرہ بھر تھکتی ہے اور جب یوروپین مالگیر جنگ کی فیل وہ ایک نئے دول پر دیکھ کر ڈانٹے نا ہو گئی تو کل ایشیا اور افریقہ پر خون کے دیار بھاگتی نا آخر میں یہ ننگ لگا کر پھینک کر انٹیل و تواریت کی پیشگوئیوں کی درست تائید خواہ کچھ ہو۔ یوروپین جنگ مالگیر سے دنیا پر جو تباہیاں دامد ہو گی۔ اور کی درست مسابہ توضیح آسانی کتاب ہی معلوم ہو سکتی ہے اور کسی کتاب میں اس کا پورا پورا نقشہ نہیں دکھایا گیا اور کسی ایسے شخص کا متوقع رہنا جو بین فطرت کشد کے مطابق غلطی پر نہیں ہو گا۔

تجربہ کے نامہ نگار کی سائے کا خط حصہ دیکھا دیکھ کر نامہ نگار کہتا ہے۔ عام عقیدہ ہے کہ اس مالگیر جنگ کا شعلہ پہلے جزیرہ افغان سے اٹھے گا۔ تقریباً ایشیا کے تمام ہر سال متعدد بین الاقوامی امن و مسائل ہو جائیں گے تو جیسے آ رہے ہیں جو پہلے مسئلہ مالگیر اور پھر کل یوروپ میں پسپائی ہو گی۔ اس نساو کے پرانے وقت بظاہر حال اب بالکل قریب پہنچ گیا ہے۔ دیشیا میں اگر گیزی جنرل ان کو جس قدر نامہ نگار ہیں تقریباً سب کو سب ہیں انہوں نے خطرہ کیلئے تیار ہو کر وہ خطرہ منہ کر رہے ہیں شاید کہ نامہ نگار کہتا ہے کہ ہمیں کوئی نشانہ نہیں رہ گیا کہ اس میں بہا میں جزیرہ افغان میں خروفا ہو جائیگا جس کی برسوں کو جو بین الاقوامی عقیدہ۔ روس اور سربیا کی متواتر اور بے پایاں ہولناکیوں و تبہوں کے باوجود وہ مقدور کے شہرہ پشت مقصد دیگر مریوں کی امداد و تحریک کوئی تیار ہیں میں سرگرمی کے ساتھ ہر روز میں اسٹریٹا جاتی ہے کہ حالت موجودہ قائم ہے اسدوس اس کا فرمان ہو سکتی مددوں کا مدد عا کیا ہے۔ اسلئے وہ دونوں اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ ان میں حال موجودہ میں خلل نہ پڑے۔ اگر ان دونوں سلطنتوں میں اب بھی وہی دلی ارتباط ہوتا جاوے گا تو دوسرے پہلے تھا تو یہ ارباب حاضر در امن قائم رکھ سکتا مگر اسدوس ان دونوں میں اب دیکھتی نہیں رہ گئی۔ اور ایک دوسرے کو آپس میں کئی شکائتیں ہیں اور ہر ملک کی حکومتیں یقینی ریاستوں کی صورت میں بہت تیز ہو گئی ہے۔ اور ان کو خیال ہو کر جس باج کی گورنری جزیرہ کے یونان میں ہونے کا پیش خیر یہی ہو گا جو کہ دل یوروپ نے لڑائی سے پہلے فریقین کو بٹے زردیوں کے دریا تھا۔ کہ کسی فریق کو فتح سے فائدہ

نے یہی رائے ظاہر کی کہ وہ فوجی اسلام کا حامی ہو اور اسے بادشاہ کو یاد دلایا اگر وہ اپنا بیڑا میں سر ج پائینٹ کو افتتاح کو موافقہ دیا
 گیتا غیر معمولی اخراجات اور اس مکان کی طرف اشارہ کر چکا ہے کہ شاید بحث میں خرچ آمدنی سے زیادہ پایا جائیگا۔ دینا لانا ثابت ضروری
 تہذیب انہیں اشارہ دیا جائیگا۔ یہاں کو جو کہ وہ چاہتا تھا اگلے اور اوپر سے شکست فاش ہو گئی اور پانچھائی سو پونے پانچ لاکھ کی طرف سے
 اندیشہ پیدا ہو رہا ہے۔ اگر پٹنارہی کو فٹ نہ ہو تو سو میدان کرتی ہو کہ وہ مفسدانہ دنیہ کی کیمپ کو کوئی تعجب نہیں وہ بری لیکن مشرق
 پائینٹ کے جاننے والے جانتے ہیں کہ اس مقدمہ و فوجی تحریک کا صدر عام ریاست مذکور میں ہے اور گزشتہ ہزارہ فرسٹ ہندو اور اس کی فٹ
 اس تحریک کو دو کچھ وجوہیں بلکہ ملی معاش کا اسی کی یہی توتل باہر کہ روسی کو فٹ فرسٹ ہندو کو سخت تہذیب کے کہ ان کے لئے مقدمہ
 کی کسی عبادت میں دوسری طور پر اس کی کچھ عکسری نہیں کر چکا مگر اس کی اس لئے تہذیب میں کچھ تہذیب نہیں فرسٹ ہندو کی عکسری
 بلکہ اس سے باہر بھی عام خیال ہو کہ پٹنارہی فوج متاثر میں تکی افواج بہتر ثابت ہوگی اور غالباً اس کی عبادت اور عکسری کی سازش کی وجہ
 تکی کو فٹ مقدار کثیر جنگی سالن خریدی ہو لیکن اگر یہ عبادت باہر ہوگی اور یوں کہ طرح ہیں جی وہ کیا ہی تو یہ تہذیبی امر کہ فٹ
 اتحاد و مخلوط فریق کی طرف سے نہیں کر چکا بلکہ یہاں سے ملحق میں دفاع میں دیگی۔ کیونکہ ایک تو یہی ملک انھوں اور علیہ والی والی
 کو نام میں محض ہندو کی افواج کو ملی سلطنت میں شمول کا زمانہ میں ہو چکا ہے دوسری طرف اندر کی تعلقات ہمیشہ دوستانہ اور اس کو
 برعکس معاشی رہائشیں آٹھری کی بدخواہ ہیں۔ اگر دول دیہ میں اتحاد قائم ہو تو شاید اس عبادت کا استعداد نہ ہوتا مگر اب سکو
 اس اتحاد کی حقیقی معلوم ہو گئی ہے بلکہ عام خیال اصل ہے کہ کثرت کا انتظام کرنے والی چار طاقتوں میں کچھ کچھ موجود نہیں بلکہ اس کے
 برعکس ان چاروں اور بالخصوص ان میں دوسری سخت ہے پٹنارہی اور ہندی ایک دوسری کی نسبت پھیلی ہوئی ہے اس کے ساتھ ہی یہ معلوم کرنا
 دلچسپ ہو جاتی ہیں ہو کہ اگر قبول اصل لٹری گزشتہ دن پچیس پچاس کے ان اضلاع سے جہاں ڈٹ پیدا ہوتے ہیں ملک ہزاروں ڈٹ عبادت
 تمام یہ دیکھ جائے ہیں اور اس میں پائینٹ بھی مکمل کام میں برگر می صرف میں اس میں خریداری پر طرح کی پیکیٹیاں ہو چکی
 مقدمہ ہند کی عبادت کی نسبت ان کے زیادہ ہو گئے ہیں وہاں میں سو فیصد زیادہ کام میں ہندو کی حکومت اس کی پیکیٹیاں ہو چکی
 کو صوبہ میں اس کے کثیر کاروبار کسی دوسری ملک کہا گیا ہے سو فیصد میں ہے تارہ میں ولایت کی عبادت کی تحریک پر شرح ہزارہ کہ دول
 میں کو کسی نے یہ تحریک پیش کی ہو کہ ہندو میں مہلاتا کا فساد و راجہ کے لئے لٹری پر زور ڈالا جائے جس کو جواب میں کام کے لئے کاروبار متعین ہونا
 کی روایت کو مطابق روئے عمل تجویز کو پناہ ہے اور کہا ہے کہ ہندو نے کثرت کو تصفیہ کیلئے مناسب یہی دہر ہے کہ اجمالاً کیلئے پزیر
 کمیشن کی تجویز میں ان اصلاحات ضروریہ کو راجہ کے لئے کہا جائے اس نے کاروبار کا بیان ہو کہ بلکہ کاروبار دیگر جتنی رہائشیں اس کے تجویز سے سخت
 ناراض ہو رہی ہیں اور ان کے دل و پزیر کو موثر طریق سے مداخلت کرنے پر مجبور ہو کہ کے لئے یہ خود فوجی بدولت کرنا کامیاب ہے
 اس کے برعکس اسی چارگانہ کاروبار تصفیہ کر چکا ہے کہ روس اور دول کو اٹھلے ہی ہے کہ وہ ہندو میں ولایت کی اصلاحات کو نقصان کے لئے ایسا ہی ہے
 درخت کیلئے جو کہ گزشتہ نہیں کرتا۔ ایک کرنے سے مقدمہ و فوجی ضدوں کا حوصلہ بڑھ جائیگا اور خواہ مخواہ فساد و ہرجا ہو جائیگا۔
 یہی چاہا مقدمہ و فوجی سازش کو متعلق متذکرہ حالات سمجھنے کو بہتر کرنا ہے کہ کشالی الہ آباد کو صوبہ کو سودا کو والی نے پیڑ

کیسے رویہ ہو چکا ہو گیا تھا۔ لیکن بادشاہ صرف اسی اظہار پر کفایت نہ کی۔ بلکہ اپنے خوش پیش ظاہر کی کہ کل قوم کو ان نواح اور
تجزیوں میں طبع کیا جائے۔ ویلانیس نے سمجھی سی رد و کہ کے بعد اس کو بھی اتفاق ملا کہ گلیا اور ہمدون سمیرا کے بادشاہ کو چنگا
سے منہ و جہ ذیل الفاظ میں زیر عظم کو طبع کیا گیا۔

بنام وزیر عظم

”جناب میں“

گذشتہ موسم بہار میں ہر عام ترنگات اور قواعد میں لکھی گئیں تھیں۔ اور ان کو پچھلے سو برس سے پانچ سو برس کی ضرورت واضح ہو گئی ہے
میں چاہتا ہوں کہ یونانی فوجی ترتیب و نظام کا واحد دیکھ مقصد و معارف یہ ہو کہ اس کی تکمیل کی جائے اور اسی پر جسے قابل
و شان بنایا جائے کہ بعد اس کے مستقل کیا جائے کہ بانیات ضروری تصور کرتا ہوں۔ تاکہ فوج اور کپ میں ان تمام خدمات کو سبکو دتر
اور یکھ ہو کر جو اسو شہر میں بی بی پرتی میں۔ اپنا کل وقت اپنی فوجی مدد کو حصول بڑی بڑی تفریوں اور قہودوں کو گئے اور ضروری عملی
ترتیب اور نشہ و فغان کی تکمیل پر صرف کر سکے۔ اور ان معاصد کو حصول کو سواروں کو کوئی اور شغل ہو اس حصول کو یوں میں دس سو لکھ ہزار
لکھ دسویں لکھ ہزار جمعیت فراہم اور فوج سواروں کی کیوں کو پورا کرنے کیلئے ریف فوج کا کارکن فوج کو ساتھ کام دینے کو مدعو طلب
ایا جانا ضروری سمجھتا ہوں۔ ان معاصد کو مد نظر رکھ کر میں اپنے اندر کی ایک کیشن کا سفر کیا جانا مناسب تصور کرتا ہوں۔ کیشن
فیصلہ کر گیا کہ ہماری فوج کے لیے کوئی ریفیل سے بہتر اور مفید ہوگی۔ پس اس فیصلہ کو مطابق گورنٹ پسنہ شدہ ریفیل کی خریداری شروع
کر گئی جو پچھوتین ہزار کے یہ معاصد تہ امیر اور ان تابیر سے متبع شدہ فیصلوں کو فوجی حال ہو جائیگے کہ یوں کو یونانی فوج کی لکھوں
میں مشغول ہی ہو جوتہ تعیت اور کونجی کم کر دیتے سے خارج ہیں۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ہماری فوج ان خارجی کاموں کو کرنا کہ کوشش
ہم تک لکھ کو ملی و میل۔ ونگیری کرکس اپنے اصل فرض اور حقیقی کام میں اپنی طاقت و قوت کی افزائی اور غیر متعلق عملی ترتیب و
مشق کی طرف توجہ ہو جائے مستقل کیا قیام جو کام میں اپنی گورنٹ کو سپر کرنا ہوں۔ میری اوس دلی خواہش دتا کہ پورا ہو گیا جو میر
اپنے لکھ کی فوجی طاقت کو استحکام و بہتری کے متعلق رکھتا ہوں۔ مبادک دنیا دی ستون ہوگا۔“

تقدیر صفحہ ۱۰ سر برآوردہ الباقی روٹا کو لاکران و درخست کی کمی کہ وہ الباقی آبادی کو ہتھیار
میں مددیں۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ وہ ایسا کیا جانے کو مخالف ہیں اور اس امر کی کوئی وجہ اور ضرورت نہیں دیکھتے کہ کیوں الباقی کو ہتھیار
لے کر جائیں۔ ان کو بوجہ تہذیبیہ وسیع کیا ہے۔ الباقیوں کو مفصل حالات تاریخ خاندان شہانہ ہمدون و سمیرا میں درج ہیں۔ یہ
دونوں تہذیبیں ہمدون و سمیرا کے ہیں۔

صوفیہ کا قد و فنی وہ دن کی کھٹاں سے موسم بہار میں تہذیب و فنی فساد کرانے کے لیے جو خطوط جاری کیے تھے۔ ان کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ تہذیب
و لاتی مخالفت ظہور میں اگر کچھ پر پرنس خارج کی تقریر کو سلطان المعظم دس سو بہت بڑی تہذیب کے لیے جو یہ حالت کو چھوڑ دی سی غیر متعینہ تہذیب نے
اپنی گورنٹ کو تہذیبی اثرات کی تلافی کیلئے لکھنا شروع کیا۔ چنانچہ دس سلطان کو پھر اپنی موافق بنا کر کے لیے متعدد نوئی منصوبوں کی تحریک ہو

شاہ جاج کے لئے من مان تو کام مکین کو نہتا کر عورتی اور طرہ پیدا ہو گئی جس دن وہ شائع ہوا اوسیدہ والے مخالفانہ سے
مقتدر انجا دیو ایک دیو لیس و خیرین کے یار کیا وہ یونانی سے ملے تھے کہ ان کا کوئی بادشاہ نہیں رہ گیا۔ مگر انہیں ان کا بادشاہ
فائدہ اٹھایا۔ اوس نے انہیں بل کر پانی کو زنت اور زینہ زردہ دے دی تھی کہ وہی طرح سے سبھا دیا کہ اگر مقتدر میں نہ خاں کیا گیا تو دشمن کی
یاگو زنت نہ کرنے کی راہ سے یا تو خاموش رہ کر مرد پر وہ ایسا سے ایسا فساد ہو جائے دیا تو اس کے حق میں اچھا نہ ہو گا نہ ہی خون
کی تہذیب بعد میں طیار اور عربی نے کہ دی گران و کیون کو باوجود بھی بل گیا کی گوزنت کو راہ بہت سخت بل جائیگا اندیشہ تھا لیکر تہ کی
گوزنت کی مستعدی دیکھ کر تہ سے ۱۰ ہزار سے زیادہ چیدہ سپاہ خاص مقتدر میں پیچ کر کے علاوہ دیگر اور سردار کی سرحد پر زبردستی فتح
کر دی جسے نہ صرف بل گیا بلکہ سردار کو بھی ہوش آگیا بلکہ دوسری طرف مقتدر کو یہ یاد پڑی کہ آئینہ میں کے فساد سے عبرت پکڑ کر اچھی
اور شرارت آگیزوں کو بڑا نہیں اگنے کے لیے کل عورتیں بکھرے ہوئے تھیں اپنے اپنے دیات کو نکال لیا ہے سارا کو شہر
کر دیا ہے کہ اگر وہ پھر وہیں گئے تو ان کو حکام کے سپرد کر دیا جائیگا۔ یہ طرح شمالی جہلم کے مسلمانوں نے اپنی مقتدر کے طلبہ پہنچا
مقامی حکام کے سپرد کر دیے ہیں یہی کارروائی دیگر ضلع کے باشندوں نے کی ہے۔ اور اس سے خوبی ثابت ہو گیا ہے کہ عورتیں ہاتھ
میں شوٹیں ہونیکا اب بہت کم اندیشہ رہ گیا ہے۔ اور اگر کوئی عورت کی مقتدر کی بہت کچھ کوشش کر رہی ہے مگر اس کو اس دواعین
کوئی کیا جانی نہ ہوگی بلکہ یاد دہانی اور سردار میں مقتدر نوئی جس سرگرمی سے اپنا دلازد شائع میں مضرب میں۔ وہ آجی ظاہر ہم سب کا
کہ دیگر ملک کے مقتدر نوئی نہ ہر اڑ پڑے۔ ورنیک کے مقتدر نوئی ہم ہر اڑ پڑے اور ریر کے مقتدر نوئی ہم ہر اڑ پڑے اپنے اپنے وطن کو گمانے کو اپنے
ہر سال خرچ کرتے رہتے ہیں بلکہ باغی کی مقتدر نوئی دروازہ کہ صدر بہرہ وول یورپ کی یہ کبھی کام کر گئی ہے مگر اگر کیا یا دوسرے کو
ملی تلاش و تہذیب کو نہ کونستہ علاقہ پر قبضہ کرنے کی اجازت دے جائے گی وہ یونان اور کریٹ کے معاملہ سے نہ بھرے ہیں بلکہ
میں مقتدر نوئی قوم کے باشندوں کو اگرچہ ان کی تعداد صرف ایک لاکھ ہے۔ اس قدر تہذیب حاصل ہے۔ کہ بلگیرین فوج میں ۵۷
فیصدی مقتدر نوئی افسر ہیں۔ اور وہ بھی ان بلقانی یا استون کی ذاتی طرح حص کے علاوہ اپنی قوم کو ترکوں سے آڑا کر لے لیتے
ان ریاستوں کو درملاقات رہتے ہیں مگر خاص مقتدر نیکے باشندوں کی دو ماؤنٹینی اور قلعہ دی اون کی مفسد اور شوشن کو
بشکل باہر ہونے لگی۔ وکیل موزعہ و فوری موزعہ +

مقتدر نیکے تعلق اس جہت میں موصول شدہ ولایتی ڈاک و خوشخبریں موصول ہوئی ہیں۔ وہ یہ ہیں متضاد دہی۔ ایک دوسرے
سے مختلف بہت کچھ ہیں بلکہ ان کا نام کا دفتر تہ کی تحریک تائید کر کے کہتا ہے کہ صدر مذکور میں بغاوت پیش ہو گئی کا بہت کم اندیشہ کیا جاتا
ٹکی گوزنت اور مان کی تہذیب و فوجی بھی ہوئی اور اس میں آئینہ نے ہمایا بلقانی یا استون کی اچھی طرح سے گمان کی کہ دی ہو۔ اس کی عکس
پانویہ کا لٹونی نام کا نہتہ تختہ ۵۰ فرسنگ اکثر تہ اور دیور میں بغاوت کی آواز کا خلاصہ دیکھتا ہے کہ اس تختہ پھر شوش بہت
میرہ گئی ہے کہ کچھ عوام بہادر بلقانی کی زمین کیا کل کھلاتی ہو، اس کے بیان کو مطابق صرف مقتدر میں ہی فساد و ہنگام ہو گیا۔ اندیشہ
نہیں ہو کہ تہ تہذیب مانے بلقان میں ایسی کا مادہ کھول رہا ہے گویا وہ تہ شوش مقتدر میں ہی کی نیست ہو۔

حقیقی فیاض منصبی کو علیحدگی اور اس طرح فوج میں از سر نو میدان بھیڑی انگ موزن ہو جائیگی۔ اور پھر آخر کل قومی وجود میں آئے گی۔
مگر قومی صورت کو جو شرف و پرستی پر سرآمد ہو پرین اخبارات کی آرائش سے جنہوں نے اس شاہی بیجا کو نہایت متعجب کی نظر سے
لگا کر پچھلے دنوں میں دوسرے کو فوجی کی علامت دیکھ کر نہایت حیرت و تامل و سوال اٹھائی تھی۔ اور یہی تامل و حیرت و سوال کو نہایت ہی عجیب
یورپ کے مابین کھلتی رہی نظر میں تھی۔ جس طرف روس نے فائدہ نہ اٹھائی وہاں یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ اس وقت تک یہ اس قدر مابین ہی گھرواؤ
رومانیا کے جو باقی روم کا بند ہو رہی تھیں۔ برطانوی گرفت سے اسکا غمزدہ ریافت کی تھا اور سوچا کہ وہاں کو یقین دلا تھا کہ اگر یہ کل
ریاستیں شری کی برطرف یکے قلم کھڑی ہو جائیں تو انگلستان بالکل مخالفت نہیں کرے گا۔ اور حیات کو پھر یہ گنگا کی سی حیات جوان
ریاستوں کو حق میں سنا ہوگی۔ الغرض اس مجوزہ عام معامہ کی رہتیں صرف اگلے روز صبح کی بدولت اسکا اقتدار جزیرہ نما سے
بالکل منقطع ہو گیا ہے۔ اور اسکی گلاب شریا اور انگلستان کو لیلی سے شہزادہ مانتی نیگر جو قبضاتی ریاستوں کا میر مقدم بنا ہوا ہے اور
زرا اسکا نہ رالتا اور کنگ و لدا اور اکلوت اور دست لہا کا تھا اس جنگ کے وقت سے روک سخت مخالفت ہو گیا ہوا ہے۔ پھر اس دوسری
مدربنے کے مابین کھڑی رہی ہے۔ جس نے برجزیرہ اٹھان کی ریاستیں دوسری نصیحت یا دوسری امداد کی کچھ پر لگا کر اسکی متفقہ مت کو شری
سے منقطع و نیکو کیا کہ بالآخر عمل کر گئی۔

لہذا ان کے ساتھ متعینہ فائدہ کار میں اور مطابق معامہ میں شری کی کسی برخلاف نہیں بلکہ شریا کو خلاف ہی کھڑی پک رہی ہے۔ وہ کہتا ہے
کہ مقدونی شریک اور جزیرہ نما و اٹھان میں کیس اور بھی باقی مر رہا جو تمام علاقہ میں ایک عام جوش بھلا ہوا ہے جس میں اور شریا کی
سو کچھ کمی ہو چکی ہے۔ یہ سب سے زیادہ اضافہ ہو گیا ہے اخبارات کو انہی نگاروں کی سرحدوں کی تصدیق پر انہی خط و کتابت سے بھی ہو رہی ہے۔
سرکاری طور پر جو حالات بتائے جاتے ہیں۔ وہ ایک ایک شریک اطمینان بخش ہیں۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ ان کے حکام کو فرض ہے کہ جو کچھ ممکن ہو
تشنہ تشنگان جنوں کو شہر نہ بنو دیں۔ اور طمانیت و سکون بخش رو تھیں مشہور کرتے ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ حالت بالکل ہی نازک نہیں ہو گئی
کیونکہ پھر بھی ایک کھنکھانے والی نازک اور تشنگان ہو کر رہے ہیں۔ ہمسفہ ہوازی کو مستقل اور عامی ماحول کو انتہائی درجہ تک
پہنچے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور اگر ایک دفعہ شدید گرمی آوے گا تو اسکا وہیں تک محدود رہنا بالکل ناممکن ہو جائے گا۔ اور اس عظام کو فصل پر موقوف ہو گا۔ اگر
مسئلہ تین مہینوں سے دوسرے آئے اور اٹلی قریب ترین ملک میں اس تحریک کو جواب البانویں تک بھی پہنچ گئی ہے۔ اٹلی بھی لاپرواہی
کی نظر سے نہیں دیکھ سکتی۔ اسوقت البانوی مسلمانوں اور البانوی عیسائیوں میں جنگا بحث زیادہ تر تنگی کا رتی ہے کہ ان منازرت
موجود ہے۔ الغرض اٹھان کو قضیہ نامرغبتیں البانوی عنصر نے بھی بہت برا حوصلہ لینا شروع کر دیا ہے۔ سرحدیں اس قدر اور مانتی نیگر و میں کی
اجنبیت پیدا ہو گئی ہے۔ مری میں سینہ بندی ہو گئی ہے۔ کی نسبت جو سخت پراگیا ہے یا آواز لہو کہا جاتا ہے کہ وہ پھر واپس نہیں جائیگا۔ مانتی نیگر و
آشربہ کی سختی سے رافض ہو رہی ہے۔ مانتی نیگر و کو قضیہ کشمیری میں خاص فدا کی حمایت میں ایک نیا اخبار نام نسیمی جاری ہوا ہے۔
یہ اخبار بڑی جفا کو ساتھ تحریک کرتا ہے۔ کاسی مال کو دران میں شریا کی جہات بوسینا اور سر بڑی گزینا ہے (جو کشتہ عام میں دل بونے شریا
کو کٹر کی جو دلوانہ حسی نگاہ دیکھنے کے لئے اخبار کو رسالت پر بھی بڑا زور دیا ہے۔ کل مری قوم شہزادہ نکلسن والی مانتی نیگر و) کو نیز حکومت

ہوئے غل پر کیا احتمال جو نہایت سختی سے اظہار فرمایا گیا تھا۔ اور کسی یقیناً مخالفت و فراموشی کی گئی۔ لیکن ان تینوں کو باوجود فوجی صلاح کوکل میں لایا گیا کام قابل تعریف سرعت کو ساتھ فی الفور شروع کیا گیا۔ اس سرعت کا اس ہی اندازہ ہو سکتا ہے کہ فرمان شاہی کو دس دن کا اندر ہی ڈیلیا جس کو ادنیٰ تھل میں کپ کر قیام پندرہ روز کا موسم بہار میں تشریف لکھنے فوج ریزہ کی ڈھائی جہتوں کو چالیس دنوں کو لیے ان تشریفات میں شامل ہونے کو پہلو گروں کے بلانے اور گھوڑوں کی خود پدہری کو آخری جات خطہ بہ قیام کی تیار و تیار کیا یہ طلبہ قرضوں کی کل میزان صرف ۲۶ لاکھ فرنک (ایک لاکھ پانچ ہزار پندرہ سو تین روپے) اور بنان گیا گیا کہ ڈھائی لاکھ کی فاضلہ آمدنی جو ادا کر دی جائیگے کہ کسے قیام کے لیے جنہیں ۳۱ سو لاکھ ۱۰ ہزار فرانک فوج کی سہائی ہو جائے قصبہ قصبہ کا مسافر خانہ کی موافق آغا قصبہ ڈوری کی تیار کیا گیا ریزہ ریزہ کی نسبت فیصد کس گیک کہ
پہلے دو ریزہ ریزہ طلبہ کی جائیں جو ۱۸۸۵ء اور ۱۸۸۶ء میں کارکن فوج میں جریہ خدمت کو قاعدہ داخل ہوئے تھے ان دونوں جہتوں کے بعد ۱۸۸۷ء کو ریزہ ریزہ کو کبھی بلانے کی مزید تجویز کی گئی۔ ان احکام کی تعمیل فروری کو اخیر میں ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی تمام ریزہ ریزہ افسروں کو کبھی بہ نوبت بلایا جاتا تھا مستقل کپ میں اس قدر فوج کی گنجائش کا اندازہ کیا گیا کہ دو انٹرنی ریمینٹ ایک ریمینٹ کیولری کو تو چنانہ کی۔ دو کپینان انجینروں کی۔ اور دو دستہ ٹیکرٹ کرافٹ سلسلہ قائم کر نیوالی ملین کو مع ضروری شاف۔ لیوان ان تینوں میں لگے ہوا تھا کہ دوسرے طرف واقعات و بالکل ہی مختلف صورت اختیار کر لی

سال اقبل میں فوج کو چنانہ نے معمولی جنگی تشریفات (شرقی قواعد) ۱۸۸۷ء کو شروع میں اتھنر کو قریب بقام کنزائی تھنر اور دارالخلافہ کی فوج پیدل نے جون کو وسط اور ۱۸۸۷ء کو اتھنر کو قریب وجواریں اور انجینروں نے جون کو اخیر میں کی تھیں اور کل اقسام کو بلا اشتراک تبرک پہلے مقدمہ میرا لیا کو قریب و فوج میں تھیں۔

۱۸۸۷ء کو آخر میں ہونے کے قریب جبرہ قیوں کی ذہنت شاہی بیگنی تراوس کو وضع ہو گیا کہ یونانی افسروں میں نظام تیار باطل نہ پید ہو۔ اکثر افسروں کو ترقی کو قابل محض ہونے کے باوجود ترقی کی توقع تھی جو ذہنت مذکورہ باطل ہو گئی۔ اور بنابرین کسی طرف نے استغفر و اہل کردی و یکم دسمبر کو اس میدانی اور نامہنگی کا عام مجمع کی اجتماع کی شکل میں اظہار کیا گیا۔ جو اظہار اس طرح سے کل انفرن کی علامت تھگی کی اعلان کو مساوی تھا۔ انٹرنی کیولری اور فوج کو انتظامی محکمہ کو تقریباً پودہ سو افسروں نے فوجی کلب کی طرف سے دلیہد کو پاس سے تھنے مسجد کے دیوہد اس کلب کا پریڈنٹ تھا اور اس کو اسکا افسروں میں باردار تارتا اور اخوت نسبت

بہرہ سہ ماہیہ و ایک طرف بلقان کی تحریک کو علامت پرورد کوئی سلطان کو ساتھ باور کھنکی کو کش کرنا ہو اور دوسرے طرف درپردہ قریب وجود دلائے ریزہ ریزہ کو خوش کرنا ہے اور ایسہ حالات کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہو کہ دنیا کو امن کو قیام کے لیے عہد آئیں۔ کوکل پرچم البانیا کو سلطان روسا باطلہ کتاب امیر المومنین کی خدمت میں عرض خدمت ارسال کی ہے کہ وہ عہد دینیں عبادت ہونے پر ہر کو مجاہدین کو اور لڑائی پر ہر ہوجانے کی صورت میں لاکھ فوج سے پہنچنے اسلین کی خدمت کرے گی۔ ان کو ساتھ صرف یہد عاریت کیا جائے کہ

یہ فوج اپنی سرحدوں کو ہمت ریزہ بجائے۔ کوکل ۱۸ اپریل ۱۸۸۷ء

بڑا بونے لیے قائم کیا تھا، ستھے داخل کرنے کی یہ جو بات تالی لکھیں اور اول دودھ کو کھٹکھٹوں کو ترقی جنو میں تھا
و باقاعدگی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ آخری اور انجینئرز کو حصہ کو فئروں کو معاہدہ انٹرنیٹ کی پوری اور انتظامی حکمران فئروں
کو کم تنخواہ ملتی ہے۔ اول الذکر دونوں صیغوں کو فوجی پولیس کی خدمت سے معاف کر دیا گیا ہے۔ پچھلی ترقیوں کی دیگر انصافیوں کے
علاوہ ایک پوچھ گچھ اور دلی لکھی ہوئی فئروں کو جو دربار کی خدمت میں سامنے سے معمولی ترقیاں ملتی ہیں۔ اور بالآخر یہ شک
نہی کی کہ تمام فوجی نظام عالمگیر خطا کا مور و ہو رہا ہے۔ اس کا رد والی کو بونے پر اعلیٰ فئروں کو مخالفت کنندگان کو سرعنا و
ربطہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مگر ابھی باقاعدہ نامہ پیام کو لکھنا شروع نہ ہوا۔ باقی کی کب بادشاہ نے فوج کے سردار اعلیٰ کی
حیثیت میں متحدہ صدر فرمان نے خط لکھ کر طرف صادر کر دیا۔ اور اس طرح سے نقطہ مطلوبہ فوجی اصلاح و ترقی کے لیے راستہ
صاف کر دیا۔ اعلیٰ فئروں کی علانیہ بات کا بھی افسانہ کر دیا۔ اس فئروں کی شکایت میں بیشک کچھ تخفیف ہو گئی تھی
مگر کافی تلافی نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ فئروں کو کامل طور پر خوشنود کرنے کے لیے گورنٹ کو ان کی سرکاری کو مطابق مجبوراً ان کی مزید احکام صادر
کرنے پڑے۔ بادشاہ اور اسکے لڑکوں نے فئروں میں بڑا دردناک جھگڑا کیا اور جب فرض شناسی کی صفت پیدا کرنے کے لیے کوشش
کا کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کیا۔ مگر وہ اس سے عیاں چندان کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ یونانی فئروں کی بے ادبی سے بجا سرکشی رونے
زوری اور ناشائستگی کی اصل جڑ قومی یکپڑی دہرہ بندوں کی نا ادب گرم بازائی اور خیارات کی غیر محدود آزادی ہیں۔ اور
جینک ان خرابیوں کی درستی و اصلاح نہ ہوتی۔ آئینہ سرکاری فئروں میں بھی کوئی مفید اثر نہیں ٹھنڈی لگی۔

اب ہم یونانی فوج کو ان چند اعلیٰ فئروں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جبکہ تعداد نظام اور اس کی سب باتوں میں یہ جہان
فوقیت رکھنے والے دشمن کو ساتھ معرکہ آرائی کر سکا۔ شکل کا تمغہ فیض کیا گیا تھا۔ کچھ قدر فانی اور کچھ قدر فانی وجوہات کو
سے ولعہ بہ شہزادہ قسطنطین، ڈیوک آف سپارٹا جسکی عمر سو وقت ۲۶ برس کی تھی سرکردہ فوج کا سپہ سالار بنایا گیا تھا۔ اس تقرری
کی نامتعولیت صاف ظاہر ہے۔ اسکی عمر ایسی کم از کم اور ہم ذمہ داری کو اٹھانے کی قابل نہ تھی۔ یونان کا شاہی خاندان کو
ڈونیش قوم کا ہے۔ لیکن یونان میں پیدا ہونے والے اور وہیں پرورش پانے کو علاوہ (بیشہ بہزادہ اسوجہ سے بھی یونانیوں کی نظر میں
بڑا عزیز ہے اور وہ اسکو بالکل یونانی ہی سمجھتے ہیں کہ اسکا نام قسطنطین ہے۔ جو نام یونانی قبایرہ کو طویل العہد خاندانوں کی
فہرست میں عجیب و دو بھری تاثیر رکھتا ہے اس نام کا پہلا قصہ یہ تھا جسے سال بائیس برس پشانداز دار الحکومت آباد کیا اور
آخری دور میں یہ تھا جو شہر کی حفاظت کیلئے مردانہ دار لڑتا ہوا ہلاک ہوا تھا۔ ولید قسطنطین (قدیم طرزیں شہر کی مطابق)
۱۸ جولائی مطابق ۲۰ اگست ۱۹۱۴ء کو یونان کے مقام آتھینس میں پیدا ہوا۔ اور قابل جرم عالم فورڈ سے تعلیم و تربیت حاصل کی۔
۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء کو یونان کے پراوے فوج پیل کی پہلی رجٹ میں کپتانی کا عہدہ دیا گیا۔ جسکے بعد اسکو جرمنی کو شہر سپاکیر
اصول قانون اور علم سیاست دان (پوٹینکل سائنس) کی تکمیل کی۔ تاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء کو مقام آتھینس میں شہزادی صوفیہ
ملکہ طرزدوس اور یونان میں یونان کے ملک میں یونانی مذہب کی حکومت ہو رہی ہے۔ اس میں اور طرزدوس میں ۱۲ دنوں کا فرق ہو رہا ہے۔

جو قیصر فزیدک ثالث کی تیسری بیٹی اور جو وہ چوتھی تیسری قیصر کی بیٹی تھی۔ یہ بیٹی گیارہ سال کی تھی اور اس کی والدہ کو بدبوئی اور بیانیہ میں باضابطہ کلیسا کی یونانی (یعنی پرتو خاوند) کے مذہب میں نقل ہوئی۔ وہ دو لڑکوں اور ایک لڑکی کی ماں ہے۔ ولیمہ جو عموماً اتھنز کے قریب تھلے گلیس میں رہتا ہے، کئی مرتبہ اپنی باپ کی لہجی سیاحتوں پر ایک سیاحی جہاز کی توقع پر نائب اسطنت رہ چکا ہے۔ وہ اس وقت نفلٹ جنرل کا عہدہ رکھتا ہے اور اتھنز کا کمانڈنٹ ہے۔

بادشاہ کا دوسرا بیٹا پرنس جارج جو شہزادہ میخام مشہور ہے، بحری فوج میں اور اسکا میجر میٹا پرنس گلکس جو شہزادہ بمقام اتھنز ہے، اپنا فوج توپچی میں داخل ہو چکے ہیں اب وہ کینیائی کا عہدہ رکھتا ہے۔ فروری ۱۹۰۵ء کی وسط میں اس کا ورنہ ہوا تھا چار ہزار فوجی بیدل ۱۱ سالہ ۱۲ باتریاں فی الفور اس کے زیر کمان جمع کی گئیں۔ یہ شہر صوبہ اپائیرس کی سرحد پر واقع ہے۔

ولیمہ کو شائف کا نطفہ افسر اسکا میجر صاحب (میڈچیمبرلین) ساپنٹ ساکیس تھا۔ مگر یہ ایک کوئی نہیں سمجھتا کہ اس عہدہ کی کوئی قابلیت دیکھی گئی تھی یا موجود تھی۔ زمانہ امن میں ساپنٹ شخص میڈچیمبرلین یا بالفاظ دیگر شاہزادہ ولیمہ بہادر کو ذاتی جنرل شائف یعنی ذاتی خدام اور غلاموں کا افسر علیہ اوشاہی یا درجی خانہ کا اعلیٰ منتظم تھا چنانچہ جب وہ میدان جنگ میں اپنا فکاہ ارکان حرب (جنرل شائف) کا افسر علیہ ہوا تو اس وقت بھی وہ شاہی باورچی خانہ اور شاہی سالانہ اسباب کی نگہبانی اور نگہداشت میں بدستور سابق ڈیوٹی سرگرمی سے مصروف رہا۔ اور اس موقع پر یہ بیان کرنا صحیح نا، انسانی ہوگی۔ کہ مخالف و موافق سب کو اس امر کا اعتراف ہو کہ کل پہنائی بخاری میں جس صیغہ کا انتظام ضابطہ مکمل اور آہستہ رہا۔ وہ بھی شاہی باورچی خانہ تھا۔ اور کم از کم اس کا کرڈٹ ساپنٹ ساکیس صاحب بہادر کو ضرور ملنا چاہیے۔ اس کو اس نئے منصب میں اپنا کر پائی۔ رفیق اور نائب حاجی پطروس کو بہت مدد ملی تھی اس شخص کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اس کو اعلیٰ درجہ کی مصروفیت حاصل یا بالفاظ

دیگر جنرل شائف آفیسر متعلق صیغہ باورچی خانہ کی حیثیت میں نہ صرف جنرل اشاف پر جبکہ صدر ساپنٹ ساکیس صاحب بلکہ خود شاہزادہ بہادر پر بھی اپنی منصبی منزلت سے بہرہ جہاں یا وہ فائق افتد اور قابو حاصل تھا۔ ساپنٹ ساکیس کو ساتھ ہی حاجی پطروس کو بھی ہر ایک نامہ نگار لایسہ اور فرسٹ لک کی مصائب کا ابائی بیانی بیان کرتا ہے۔ چنانچہ پرے پرے نکلستوں کی خیرین پختہ پر یونانی سبک جو وحشی فتنہ انساں گیری کی قدر سچا تھے ساپنٹ ساکیس اور حاجی پطروس کو بالخصوص سخت ناراض ہو گئی اور وہ دونوں محارم کو دوران میں کپ و واپس لایا جو گئے ساپنٹ ساکیس کی عمر چھاس سو تھارہ ہے۔ اور اس کی ظاہری شکل شبہت اور وجاہت میں وہ تمام باتیں ملتی جاتی ہیں جو لارڈ چیمبرلین میں ہونی چاہئیں۔ مشین و مشہ صورت۔ اخلاق پورے دنیا داروں ایسے چہرہ پر ضد یا خود راہی کا نام و نشان تک ناپید۔ چھوٹی چھوٹی خوب بذر زموچیں۔ رخسار میں اور ہڈیوں پر خوش گھٹے ہوئے اور بالوں کی سیاہی نہایت احیاط کو ساتھ قیام رکھی گئی ہوئی ہے جب وہ خود مکمل کرتا ہے۔ اور یہ بتا دینا مناسب نہ ہوگا کہ وہ خاصی خفا کی ہوئی آواز سے بولتا ہے تو اس کے بشرہ پر غیظ لا پر واہی ہوتی ہے۔ اور حجب اور مخاطب کیا جائے تو اس کا چہرہ پر امیرانہ خفا پایا جاتا ہے۔ اس کی پیشانی اور یک طرفہ تدریج تنگ ہوتی گئی ہے جس کی اس کا سر بعد اس ہوگی۔ جو

لے اے کے تیل کی تہ تیغ پر ٹینٹ سے گسیا۔ یونانی کے معتقد ہو جاتے تھے قیصر اس سے حالانکہ اس کو نہایت عزیز نہ کہتا تھا مگر یونانی لیکن شہر کے لیے قیصر خود قیصر کی تانی اور والدہ کی کوشش سے باہر مصلحتی ہو گئی۔

ساپوٹ ساکیس کولنی اور گاودم افسر اندوپی خوب سمجھی ہو۔ کیونکہ اس سے اس کو چہرہ کا زاویہ دلبر میں پراپس بڑھ جاتا جو اس کو رفیق حامی بطرس میں وہ تمام لوازمات مردانہ حسن کو موجد میں جو یونانی لیدیوں کو مذاق کو مطابق ایک کچھ فخر میں ہو تو پائیں اور گویا ان لیدیوں کو خیال کو مطابق کتیا بھینا چاہیے۔ اس کا قد لمبا جسم ہر ہوا۔ اور چہرہ کو فوجیانہ بشرہ جس خوب مضبوط اور بہری ہوئی خمدانک اور بڑی بڑی موچھوں سے اور زیادہ نمایاں ہوتا ہو۔ الغرض اس شایستہ دلبر کے برتھریا کا کل حسین شخص کو صرف ایک نظر دیکھ لینے سے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ وہ میدان جنگ میں نہایت غنیمت نہیں بلکہ کم از کم نہایت گاہیوں اور گول کھڑکے کے بااثر میدان میں کمزور جس (فرقناٹ) پر فتوحات حاصل کر چکا خوب عادی ہو۔ اگرچہ بظاہر حال کل ذمہ واری پادشاہ کو اپنی سر پرستی میں مگر دراصل ان کی جنگ جو دنیا و زمین پالیسی کا ذمہ دار وزیر عظم ڈیلیا میں ہی تھا۔ وہ یونان کو شمالی حصہ کو قصبہ کلاویا میں شہر میں پیدا ہوا۔ وہ پہلو وزیر صفہ خارجہ۔ وزیر سرشتہ تعلیم اور وزیر مال رہ چکا ہو۔ برلن کا گھر میں یونان کو جو سفارت خانہ اور کھانہ مغربہ تھا جس سفارت میں وہ فرانس کی پرچش تائیہ کو فائز ہرام ہوا اور برگٹرس کو یونان کو مزید علاقہ دیا جانا منظور کیا گیا۔ تاسیخ ۱۸۷۱ء میں شہنشاہ دول عظام کو یونان کو الٹی میٹم دیکھوئی تھی یہاں کو کچھ عرصہ کا اعلان کیا تھا تو وہ اس وقت بھی وزیر عظم مگر جب یہ واضح ہو گیا کہ کتیا رڈالینے اور جنگ کا رد و ایس سے باز آ جائے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا۔ تو ۱۹۰۱ء میں کو مستعفی ہو گیا تھا۔ ڈیلیا میں اس وقت یونان میں نہایت ہر دلعزیز ہے۔ اس کو لوگوں کو ساتھ وہ عامل میل جول تھا جو۔ اور اس کی بکلی گشت کو کر نیسے ہنر نہیں کرتا۔ اور حالانکہ اس کی اپنی ناعاقبت اندیش تدبیروں کی بدولت ۲۹ فروری ۱۸۷۸ء کو کچھ وزارت عظمیٰ کے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا۔ بادشاہ اس کی خدمات کی دل سے قدر کرتا ہے۔ لیکن میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی ذل میں چھپیٹے سے جانے کے کردار کی پالیسی اور عوام کی خواہش اور امیدوں کو پورا نہیں کی اس کی وجہ سے شہنشاہ کی نسبت جن دونوں موقوف پر فرانس تلایہ دربارا تختہ کا مرید دعاؤں کا کوئی زیادہ توقع نہیں ہے۔

یونان کا دوسرا مشہور آدمی بدرالیں ہے جو ۱۸۵۰ء اپریل ۱۸۹۶ء کو شخصی سے تختہ واپس آیا۔ صوبہ مذکور میں اس کی یونانی افواج کی کامل بدظمی اور ناقابلیت کا ذاتی مشاہدہ کی کوئی تجربہ ہو گیا تھا یہی وجہ تھی کہ فریق مخالف کا کارکن جو ان کے باوجود اس کو تختہ کا حوام کو مجتمع خاطر اور خاموشی سے کی بڑی زور و وسعت کی۔ اور ان کو ششوں میں یہاں تک میاب ہوا کہ اس کی سرکش اور بدگلام شہریوں کو مجمع بدستری سے سودا گروں کو دھتھڑا پس دلا دی جو وہ دوکانوں سے لوٹ گئے تھے۔

پے درپے بہترین ملو ڈیلیا میں کی وفات مستعفی ہو گئی تھی۔ اس کی ذمہ وزارت قائم کی۔ ۱۹۰۱ء اپریل ۱۸۷۸ء کو ڈیلیا میں باضابطہ ملحق اٹھائیں۔ اور یکم اپریل کو ڈیلیا میں (ڈیلیا میں) ڈیلیا میں کو سامنے اپنا پروگرام پیش کیا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ فوج کی ترقی و ترقیب و اصلاح کی جائے گی۔ اور جنگ باعزت صلح پر خاتمہ ہو سکے گا۔ اس کو جاری رکھا جاوے گا۔ مستعفی وزیر عظم نے نئی گورنمنٹ کو اس کے عا کو حصول میں غیر محدود اور بلا شرط پوری پوری مدد دینے کا یقین دلایا اور بعد ازاں پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ ڈیلیا میں اس کے الیں کا پ ایک مشہور وکیل تھا۔ اور وہ شاہ اوٹھو کے عہد میں کئی مرتبہ وزیر میں ہوا تھا۔ ڈیلیا میں اس کے

لے میں جن کی بات پوریا کو شاہی خاندان میں ہی تھا۔ اس کا پورا نام آٹھ فریڈرک ڈیڈوگ تھا۔ شہنشاہ میں پیدا ہوا اور شہنشاہ میں فوت ہوا۔

پیرس یونان کی تعلیم حاصل کی جس سے فنانس ہو کر وہ اتھینز کی یونیورسٹی میں پروفیسر ہو گیا اور ساتھ ہی وکالت کا کام بھی کرتا رہا پہلے وہ مشہور یونانی سیاسی تری کو بیس کا سرگرم حامی تھا۔ مگر ششہ انیسویں میں جدا ہو کر اوسنی اپنی علیحدہ ایک تیسری پارٹی قائم کر لی۔ وہ کئی دفعہ سر ششہ تعلیم اور سر ششہ عدالت عامہ کا وزیر رہ چکا ہے۔ اوسکی عمر ۵۲ برس کی ہو۔ اور صلح الیکسینڈرینہ ہی پر دلعزیزی ہے۔ اور اس صلح کی طرف سے بارہ پارلیمنٹ کا ممبر منتخب ہو چکا ہے۔

یونانی فوج کے سربراہ اور دافسرن میں سے کرنل اسوس اپنی مستعدی اور دو مائذیشی کی وجہ سے خاص قدر کے قابل ہو۔ مختلف نازک موقعوں اور مشکل حالات میں حوصلہ و استقلال قائم رکھنے کی بدولت اوسکی بہت ناموری ہو گئی ہے۔

کرنل کور یونانی فوج کو قباہتیں انفرن میں شام کیا جاتا تھا۔ اوسنی فوجی تعلیم کی تکمیل مالک غیر میں کی تھی۔ عمریں پچاس برس سے زیادہ ہو چکا اور وجود اسکی سپاہیانہ استقلال اور پامردی میں کبھی لغزش نہ ہوئی۔ شجاعت میں بھی کوئی فرق نہیں پڑا۔

لیکس اوقات میں شجاعت احمقانہ طور تک پہنچ جاتی رہی۔ وہ اعلیٰ درجہ کا فصیح ہو کر علاوہ کئی زبانوں اور بلوایوں میں پورا ماہر ہے۔ اس مہارت سے اوسکو جزیرہ کرٹ میں ایک طرف باغیوں کو سرخناؤں اور دوسری طرف دہان غلطی سے اوسکا راجہ

کے ساتھ اپنے کا دغوضہ کو سر انجام پہنچانے میں بہت مدد ملی۔ یہ ششہ ششہ جو کچھ اوسکی طرح میں یونانی قوم کی امیدوں اور اوسکا

کا جسم تسلیم تھا اور حقیقت یونانی نہیں ہے۔ بلکہ مائٹی نیکروی ہے۔ اوسکا باپ سے اوسکا باجوہ کا مائٹی نیکرو کو قید کیا بلوایو لوہو کے ساتھ۔

جو چودہ برس کی عمر میں اپنے وطن نافورزا گول (جبل اسود) کو چھوڑ کر تلاش معاش کیلئے یونان پہنچا۔ پورا عرصہ جدوجہد کے بعد اوسکی شہرہ

بغاوت یونان پہونٹ پڑی۔ نوجوان مائٹی نیکروی اپنے کئے سمجھوں کو ساتھ جنوں نے آزادی کو لے لیا، جان توڑ کر کوشش شروع کر کے

مئی شریک ہو گیا۔ اور فلاسفہ و حکما کی سرزمین پر حجاب اوسنی اپنا وطن بنا لیا تھا۔ شجاعت و مردانگی کے لیے کانٹے دکھائے

کہ یونان کی شہرت و مدینت کو حقوق حاصل کر لے۔ اور کچھ زمین پر بھی اوسکا قبضہ ہو گیا۔ وہ دوسرا پڑا ہو گیا اور پھر اوسکا

عورت سے شادی کر لی۔ بہرہ دونوں اوس کی نیکو بیویوں کو والدین بھی جو شاہ اور تھو کو تخت سے مستعفی ہو کر کہیں غلام شہر

اور بہرہ دلعزیزی حاصل ہوئی تھی۔ کرنل مذکورہ کی کاسٹرن بغیر تعینہ اتھینز میں کاسٹرنی بھی تھا تھا صاف العت و مہبت فریقین

شادی ہو گئی۔ اس شادی سے جو بیٹا متولد ہوا۔ وہ وہی تھا جو پچھلے برس ششہ کے امیر بطور مجاہد کرٹ گیا تھا کرنل مذکورہ کی

ایک بیٹی شاہ کے سابق پرائیویٹ سکرٹری کو بیٹے کے ساتھ بیاہو جانے تک شہزادی صوفیہ کی خواہش سے منکر نہیں رہی تھی۔

اس مجاہد کو دران میں جن افسروں نے اپنے ملک کی دلاوری و عقلمندی سے قابل تعریف ثابت کی ان میں کرنل کاسٹرن بھی شامل

ہندرجنگ کرنل مائیس۔ اور افسانہ کرنل لہری میں اس (جو بعد میں ولید کے شاف کا اعلیٰ افسر ہوا) خصوصیت کے ساتھ قابل

ذکر ہیں۔

لے لیتے کرنل اسوس۔ سلاسل فکری نسبت یونانیوں کی بھی ہو دلائی تھی۔ مگر ولید بہادر اپنی باطنی بطور میں جو ششہ کا شریک

چار صحیفوں پر شائع ہوئی جو کرنل مذکورہ پر بھی لغزانی اور نا اہلیت کا الزام لگاتا ہے۔ مترجم۔

فصل پنجم یونان کا بیڑہ جہازات

بقول جرمی شاف انسرطانی کو چھڑ جاڑ بیڑہ عام خیال تھا کہ یونان کو اپنی بیڑہ بہت مدد ملیگی۔ اہم ایک کو توقع تھی کہ وہ نہ فقط تری فوج کو لڑنے کے وقت کو بیڑہ بہت رہوں اور خطوط کو قائم کر سکیں کام کو یکساں لے اوسکی بنیاد میں فوج براہ سمنہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تک حفاظت و سرعت پہنچے یا اگر گلی۔ اور اوسے کلک سامان پہنچتا رہیگا۔ بلکہ اپنی تری فوج کو غنیمت کے حلاق پر جابجا بحری فوج انا کر یوریشین کرتے رہنے ترکی موصل کو قلعوں پر گولہ باری کرنے اور سب کو بڑے مجمع الجہاز ایکے ترکی جزیروں کی یونانی آبادی کو ترکوں کے برخلاف اکتاڑنے کو بہت مدد پہنچا نیکا باعث ہوگا۔ اور اس میں کوئی شکام نہیں کہ اگر یونانی بیڑہ کو کمانڈر مستعدہ قابل ہو تو وہ یہ کام بآسانی کر سکتا تھا۔ اوسکے جہازات اور ساز و سامان دونوں اکی مومن کیلئے نہایت مستعد تھے۔ چنانچہ اگر بیڑہ سے تری فوج کو ساتھ ملکر کام لینے کی تجویز قابلیت کی ساتھ کیا جاتی اور یہ تجویز مندرجات سے عملدار کیا جاتا تو حاکم شہرک اوس فوجیت کی قافی کر دیتی جو ترکی فوج کو بھی طاقتور یونانی فوج پر حائل تھی۔ مزید برآں اگر بیڑہ غنیمت کے برخلاف جہاز کا کارروائیاں اور سہارا دینے میں کامیاب ہو جاتا تو اس سے یونانیوں میں زبردست اخلاقی طاقت کا موجود ہونا ثابت ہو جاتا۔

یونانی بیڑہ سرکاری طور پر صافی بیڑہ اور بیڑہ درآ حفاظت ساحل میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اول الیکس میں تین زہر پوش جہاز جہانگیر و زیالیس دو ٹرانسپورٹ (بار برداری) کے جہاز چار گن بوٹ۔ تارپیڈ وول کا گودامی جہاز موسومہ مکنائیس۔ اور بار تارپیڈ و کشتیاں تیس تینوں زہر پوش جہاز۔ سب باتوں میں مشابہتیں ہر ایک کا وزن ۵۰۰۰ ٹن طول ۱۰۵ میٹر، اگن و میانی عرض ۱۵ میٹر (دیس فٹ) اور ہر ایک کو انجنوں کی طاقت ۶۰۰ گھوڑوں کی ہے۔ جو تمام چرخوں کو ذریعہ سے جہاز کو اناٹ فی گھنٹہ کی رفتار سے ہلا سکتے ہیں۔ ان پر سطح آب تک ۱۳ اینچ دبیز زبر فولاد کی زہر چڑھی ہوئی ہے۔ تو پراسر جی اچھی تھی و نیز زہر رکھتے ہیں اور تختہ جہاز سے بچت پر دو اینچ دبیز فولادی چار چڑھی ہوئی ہے۔ ہر ایک پر سولہ سو دس اینچ قطر کی تین تین وزنی توپیں۔ دو دو سامنے (دماغ) کی طرف اور ایک ایک بنالہ کی طرف۔ علاوہ میں ہر ایک پر پانچ پانچ چھ چھ اینچ قطر کی گولہ

سہ کل دنیا کو مشرق و مغرب میں فاضل معرکے کی طرح ہی خیال تھا کہ یونانی بیڑہ خوب آہستہ ہی چنانچہ خوب و سو خاصہ میں کسی کا نمایاں نہ کیا۔ تو اکثر لوگ اسے سخت تعجب ہوئے۔ مگر چند مہینوں کی بیڑہ جہازات کو اگلے کالڈسکی سرکاری رپورٹ اور تحقیقات کنندہ کمیشن کو فیصلہ ہو جس پر وہ داری کو فیصلہ شایع نہیں کیا گیا واضح ہو گیا کہ بیڑہ کی آراستگی کو متعلق نیک خیال غلط تھا۔ کئی جہازوں پر سامان کی معمولی مقدار بھی موجود تھی۔ اور مستعدہ قاصص کو یاد جو کو دام گہر و لا کو معمول ہو گیا۔ مگر ہم ۱۵ جہاز کا وزن سے یہ مراد ہو کہ وہ کل مستعدہ وزن اٹھا بھی نہیں سکیں اوسکا ذاتی وزن بھی شان میں تھا قابلیت رکھتا ہے۔

۱۔ ایچ قطر کی جلد چلو والی توپیں اور سولہ مشین (گھڑا) توپیں ہمزہ دیں ہر ایک کے ساتھ پینڈہ چلاؤ کی جن تین نالی ہیں۔ یہ تینوں فولاد سے بنے ہوئے ہیں۔ دو ششہ آہ میں اور تیسرے ششہ آہ میں سمنہ میں تانا گیا تھا۔
 بیڑہ کو اس حصہ کو باقی جہاز بلانہ دیں اور انکو تختے بھی بلا چاہیں۔ کروڑ ریالیہ پچ چار پچ ۶۔ ایچ قطر کی بستی کپ توپیں۔ چار ہلکی۔ اور دو کھدات۔ توپیں نصب ہیں۔ مزید برآں دو چھوٹی چھوٹی تار پینڈہ کشتیاں بھی اور سپر موجود رہتی ہیں۔ یہ جہاز ششہ آہ میں تانا گیا تھا۔ وزن ۷۰ اٹن رفتار ۱۸۰ میل (اور انجنوں کی طاقت ۲۲ سو گھوڑوں کی ہے۔ چاروں گن بوٹوں میں ہر ایک پر پچ ۱۰۰ ایچ کی ایک ککرب توپ اور تار پینڈہ گوڈوی جہاز پر دو کپ توپیں ہیں تار پینڈہ کشتیوں پر صرف کھدات توپیں ہیں انکی رفتار فی گھنٹہ ۱۵ میل ہو کر چوکھدہ ۱۸ ششہ آہ میں بنی تھیں اب وہ جدید ترین ساخت کی خبریں مل رہی ہیں
 محاذ نظر اس بیڑہ میں سب سے زبردست جہاز تانہن پوٹش گن بوٹ بائیس جابیس ہے۔ اسکا طول ۴۴ فٹ عرض ۲۲ فٹ وزن ۱۲ سو ٹن رفتار ۱۵ میل فی گھنٹہ ہے۔ وہ کم از کم ۱۴ فٹ گہری پانی میں چل سکتا ہے۔ اور گرو خفاقت سالنگی خاص کی ایک گیسٹر کے سمنہ میں دروازہ نافٹ کر سکتا ہے۔ اور سپر دو کپ توپیں ۱۰۰ مشین میٹر (۱۰۰ ایچ قطر کی) اور چھوٹی توپیں نصب ہیں۔ اسکی عمر ۳ برس کی ہے۔ لیکن ہر پچ ۱۰۰ کا رازہ مقصور ہو سکتا ہے۔ اس کو کٹر درجہ کی جہاز بلانہ دیں گن بوٹ کو تو آموکایا اور اسکی توپیں ۱۰۰ انیس ہر ایک ہر ایک ایک ۱۰۰ ایچ قطر کی کپ توپ اور دو دوشینی توپیں ہیں۔ اول الذکر کشتی میں اور دوسرے ششہ آہ میں تانا گیا تھا۔ اور وہی رفتار رکھتی ہیں جو انکو پانے زہ پوش گن بوٹوں کی ہے۔ انکو علاوہ اس بیڑہ میں تین چھوٹے ٹورنگٹو والی جہاز موسومہ گائیڈ بوم ڈاسیا۔ اور ناپاک تباہی جو اس کام کے لیے جو انکے نام سے ظاہر ہو رہی ہے ششہ آہ میں تانا کر رکھے۔ مزید برآں جہاز اول درجہ کی۔ دو دوم درجہ کی تار پینڈہ کشتیاں اور دونارٹن فٹ قسم کی زیر آب چلنے والی کشتیاں ہیں۔

کاؤٹ قسم کا جہاز موسومہ بیلانس کہتے ہیں۔ پوش کاٹ اوگٹا۔ ایک چوبی جہاز ۱۰۰ ایچ کی ساخت اور ایک چھوٹا دو سولی بادبانی جہاز تعلیمی جہاز ہیں۔ بیلانس پرافسروں کی جماعت کو طلبہ کو عملی تعلیم دے جاتی ہے۔ اسپر دو چہرے ایچ کی کپ پیر ایک جلد چلو والی اور دوشینی توپیں ہیں متحدہ کھرو صد جہازوں کو علاوہ بارہ انگوٹ ۱۰۰ اور شاہی کشتی موسومہ اسمعی ٹریٹ تعزیری کاموں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ انہیں سو سات انگوٹ ششہ آہ کی ساخت میں ۱۰۰ ہارنبارین انکو ایک حد تک تازہ اور نئی ساخت کو کہا جاسکتا ہے۔ انکے نام شیلوس۔ انیسوس۔ یورڈٹوس۔ پی پوس۔ کیتا۔ گلی۔ ماورلیہ وان ہیں۔ یہ فولائی ہیں اور ہر ایک پر دو دو ساڑھے تین انچ کی کپ اور دو دوشینی توپیں ہیں۔ رفتار نو سو میل تک ہو باقی ماندہ پانچوں کی قیمت کہتے گھڑے ہیں۔ وہ ششہ آہ سے پتھر کی ساخت میں کیتا۔ گلی۔ اور ایوان صرف ۸۶۔ ۸۶ ٹن کی ڈو گھٹیاں ہیں۔

فصل ششم ترکی کا نظام فوجی

مستحق ہو کہ وہ بدروس و روم کو بعد (بقول افسر مذکور) ترکی کی مدافعت طاقت کو عموماً اسکی وضعی ہند و درمنزلت بہت گھٹا کر بیان اور قیاس کی گئی ہے بہت سے جہات کے جو کہ جنگ کے بعد کچھ عرصہ بعد سلطنت کو اندرونی حصص میں مختلف افواج میں بغاوت برپا ہو جانے پر جب زبردست فوجی جمیعت کو فراہم کرنا ضروری ہو گیا تو ترکی فوج کی کمزوری از حد ہوید اور سرنگی مزید برآں طریقہ جمیع سپاہ بھی کئی اہم معاملات میں نہایت نقصان پہنچا۔ اور جب سیرج جماعی کی ضرورت پڑی تو یہ طریقہ بالکل ہی رورگیا اور کچھ کام نہ دیا۔ تاہم اسپس کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ ترکی میں قوت مدافعت اور طاقت قیام کی ہمیشہ اس قدر مقدار موجود رہی ہے کہ اسکو کڑی پوری مدد نہ صرف اندرونی بلکہ بیرونی اقتصاد و مصداق کی مقادیر کو کبھی ہے علاوہ بریل قوت و طاقت نے ثابت کر دیا ہے کہ جب کبھی قوم و ملت کو اور دیکھنے کے خطر عارض ہو جائی تو وہ بلا استثناء ہر ایسے موقع پر غیر مترقبہ جو ہر جنگ و کھانڈ اور خلاف توقع کوشش کرنے کی قابلیت رکھتی ہے۔

موجودہ ترکی نظام فوجی کی بنیاد عام جبرہ خدمت کی بنیاد پر قائم ہے۔ مگر عملی طور پر فیض الارض اس قاعدہ کو ایسا بدو طریقہ عمل میں لایا جاتا ہے کہ اس کو نہایت اچھے تربیت یافتہ باقاعدہ تنظیمیں منتجبہ ہوتی ہیں قانون صرف مسلمان مستحیابانہ ہوتے ہیں۔ اور با برین سلطنت کی غیر مسلم اکثریت اتحاد آبادی فوجی خدمت سے مستثنی ہو گئی ہوتی ہے۔ مگر اس بارہ میں قانون بھی جوڑتا مذہب اسلام و غیر مذہب کے مستحقین کو مستحیابانہ ہونے کا استحقاق نہیں دیتا۔ علاوہ بریکٹیکرپول (یعنی جبرہ خدمت عاید شدگان) کو بھرتی کرنے وقت انہیں ہی اس قدر کو خدمت سے معاف کر دیا جاتا ہے کہ اس سے بھی نہیں کہ عام آندوگی نہ ماضی اور بعد کی پیدا ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعضی شدگان کو قابل کیلئے معاش کی وقت اور بسر اوقات مشکل ہو جاتی ہے۔ یہ کہ کوئی بحالات موجود جبرہ خدمت کا بوجھ تقریباً کل ممالکی دیات و کربنوں والوں پر پڑتا ہے۔ جبکہ دوسرے نقطوں میں یہ مطلب کہ مضبوط اور قابل ترین نوجوان زراعت و کشتکاری کو ہٹا کر باغ و چمن میں لے آئے جاتے ہیں۔

ملہ میں موجودہ بدینہ جواز ناچھوڑ کر فوج نہیں کر سکتی۔ مگر اس بیان کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ قانوناً عیسائی یا غیر مسلم بالبرہتہ نہیں لکھ گئے ان فوجی خدمت اور لازمی نہیں کی گئی۔ لیکن مذاق گھٹا اور خط ہمایوں کے روحی عیسائی اگر چاہیں تو فوج میں داخل ہو سکتے ہیں لیکن ایک سختی پر شاید جب ملہ اس قدر غالب نہیں کہ وہ اپنے ذاتی آرام و دولت کھائی کو پیش کو چھوڑ کر سپاہ گری اختیار کرے فوجی خدمت کا بوجھ صرف کلیہ مسلمانوں پر پڑنے کی شے نہ کہ ذاتی آرام و آسائش ثروت۔ ترقی نسل کو بہت نقصان پہنچے رہی۔ اور وہ اسکی وجہ صفت و عزت اور زراعت وغیرہ میں جو ملکی اور ذاتی خوشحالی اور تنول کا سبب بڑا ذمہ ہیں جیسا کہ چاہتے مصروف نہیں ہو سکتے لیکن ایک ساتھ ہی طریقہ کی نہایت نام فواید سے بھی انہیں ایک بٹا فائدہ یہی ہو کہ وہ سپہ گری کا مادہ معقولہ نہیں ہو سکتا۔ اور انکی خدائی صبر تحمل اور حب الوطنی میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اور یہ انکی بدلت ہو کہ چند در چند زبردست اور عیبیہ عداوت کی صدیوں کی سرور کوشش کے کو باوجود ملکی وجود و دنیا سے انہیں ہوا میں اس سلسلہ تمام پہلوؤں اور زیر نگران موجودہ پرتاسخ خاندان عثمانیہ کی دوسری جلد میں مفصل بحث کر چکا ہوں۔ شاید ان دوسو غلط کہتے ہیں۔ مگر ہم لے سلطان علی گڑھ کے پہلے مسلمانوں کو لڑو ہی فوجی خدمت اختیار کی تھی۔

۱۔ ایچ قطر کی جلد پلین والی توپیں اور سولہ سولہ مشین (کھدار) توپیں ہر مزید ہاں ہر ایک کے ساتھ لپٹو چلاؤ کی قین تین نایل
ہیں۔ یہ تینوں فولاد کے ہوتے ہیں۔ دو شے ان میں اور یکسر اس شے ان میں سمندر میں انا را گیا تھا
بڑھ کر اس حصہ کو باقی جہاز بلا زہ میں اور انکو تختے بھی بلا چا در ہیں۔ کروڑ میا لیس پر چار پٹ ۶۔ ایچ قطر کی اپنی کرب
توپیں۔ چار بلکی۔ اور دو کھدار توپیں نصب ہیں۔ مزید ہاں دو چھوٹی چھوٹی تاریڈ و کشتیاں بھی اور سپر موجود ہوتی ہیں یہ
جہاز شے ان میں انرا گیا تھا۔ وزن ۷۷ اٹن رفتار ۱۵ ناٹ (میل) اور انجنوں کی طاقت ۲۲ سو گھوڑوں کی ہے۔ چاروں
گن بوٹوں میں سے ہر ایک پر پچہم ایچ کی ایک کرب توپ اور تاریڈ و گودھی جہاز پر دو کرب توپیں ہیں تاریڈ و کشتیوں پر صرف
کھدار توپیں ہیں انکی رفتار ۱۵ گھنٹہ ۱۵ میل ہو کر جو کھدار شے ان میں ۱۵ شے ان میں بنی تھیں اب وہ جدید ترین ساخت کی نہیں ہیں
محمی نظام مل ٹیر میں سے زبردست جہاز تھیں پوزن گن بوٹ باسلین چار بیس ہے۔ اسکا طول ۲۴ فٹ ۲۴ عرض ۱۳
فیٹ وزن ۱۵ سوٹن رفتار ۱۵ میل فی گھنٹہ ہے۔ وہ کم از کم ۱۴ فٹ کھڑکی پانی میں مل سکتا ہے۔ اور گرو حفاظت سال کلبو
خاص کی ایک ہے مگر کھلے سمندر میں دور دراز مسافت کو سکتا ہے۔ اور سپر دو کرب توپیں ۱۵ سنٹی میٹر (۶۔ ایچ قطر کی) اور مشین
توپیں نصب ہیں۔ اسکی عمر ۳۵ برس کی ہے لیکن پھر بھی کامدقتور ہو سکتا ہے۔ اس کی کمر در جبکہ جہاز بلا زہ گن بوٹ تو
آمو نیا اور اکسٹون ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ہر ایک ایک ۱۵ ایچ قطر کی کرب توپ اور دو دو مشین توپیں ہیں۔ اول الذکر شے ان
میں اور دوسرا شے ان میں انا را گیا تھا۔ اور وہی رفتار رکھتے ہیں جو انکو پائے زہ پوش گن بوٹوں کی ہے۔ انکو علاوہ اس میں
تین چھوٹے چھوٹے گن بوٹ جہاز میں موسومہ آگیا لید نوئم واسیا اور ناپاک تیا میں جو اس کام کو لیتے جو انکے نام سے ظاہر ہو رہا ہے
۱۵ شے ان میں انرا گیا تھا۔ مزید ہاں جہاز دل در جبکہ۔ دو دو در جبکہ تاریڈ و کشتیاں اور دو نارٹون فلٹ قسم کی زیر آب
چھنے والی کشتیاں ہیں۔

گاؤٹ قسم کا جہاز موسومہ بیللاس کہتے ہیں پوزن کارٹ اوگلا۔ ایک چوبی جہاز شے ان کی ساخت اور ایک چھوٹا سا
دو مشین والی جہاز تعلیمی جہاز میں بیللاس پرافسور کی جماعت کو طلبہ کو عملی تعلیم دینا ہے۔ اس پر دو چھوٹے ایچ کی کرب توپیں
ایک جلد پلین والی اور دو مشین توپیں ہیں ہمد کو صدر جہازوں کو علاوہ بارہ انگوٹ اور شاہی کشتی موسومہ اسمفی ٹریٹ
تغزیری کا مول کو لیے استعمال کیڑے ملتے ہیں۔ ان میں سو سات انگوٹ شے ان کی ساخت ہیں۔ اور نابین انکو ایک حد تک تازہ
اور نئی ساخت کو کہا جا سکتا ہے۔ انکے نام شیلوس۔ الفیوس۔ پورٹوٹوس۔ پی ٹوس۔ کینا۔ کلکی۔ براولیدون ہیں۔ یہ فیلپائی
ہیں اور ہر ایک پر دو دو ساڑھے تین ایچ کی کرب توپیں اور دو دو مشین توپیں ہیں۔ رفتار نو سو میل تاکہ جو باقی ماندہ پانچوں کی تحقیقت
کہتے کہتے ہیں۔ وہ شے ان میں شے ان کی ساخت ہیں۔ کینا۔ کلکی۔ اور ایدون صرف ۸۶۔ ۸۶ فٹ کی دو ٹوٹھیاں ہیں۔

فصل ششم ترکی کا نظام فوجی

مستحق ہو کہ محاربہ روس و روم کو بعد (بقول افسر نڈکور) ترکی کی مدافعت طاقت کو عموماً اوسکی وقتی مقدور دسترس نہ ملے بہت گھٹا کر بیان اور قیاس کیا گیا ہے۔ بہر دست ہر کہ جب تک کہ کسی کوچہ عرصہ بعد سلطنت کے اندر و فی حصص میں مختلفہ اضلاع میں بغاوت برپا ہو جائے چرب زبر دست فوجی حیثیت کو فرائض کم کرنا ضروری ہو گیا تو ترکی فوج کی کمزوری از حد ہوید اور سرسبز گلی مزید بران طریقہ اجتماع سپاہ بھی کئی اہم معاملات میں نہایت نقصانات ہوا۔ اور جب سیل جمعیت کی ضرورت پڑی تو بہر طریقہ باطل ہی رہ گیا۔ اور کچھ کام نہ دیکھا۔ تاہم اسپس کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ ترکی میں قوت مدافعت اور طاقت قیام کی ہمیشہ اس قدر مقدار موجود رہی ہے کہ اس کو ذریعہ سوز و نہ صرف اندرونی بلکہ بیرونی اقتصاد و مصدات کی مقادمت کیے کتنے ہے۔ علاوہ بریں اس وقت طاقت نے نہایت کر لیے کہ جب کسی قوم و ملت کا جو دیکھنے خطر عداوت ہو جائے تو وہ بلا استثناء ہر ایسے موقع پر غیر مترقبہ جو ہر فرسنگ دکھاؤ اور خلاف توقع کوشش کرنے کی قابلیت رکھتی ہے۔

موجودہ ترکی نظام فوجی کی بنیاد عام جبریت خدمت کی بنیاد پر قائم ہے۔ مگر عملی طور پر فیض الامر میں اس قاعدہ کو اس قدر سبک طریق سے عمل میں لایا جاتا ہے کہ اس سے نہایت اہم بے ترسیاں اور بد انتظامیاں منتہج ہوتی ہیں۔ قانون صرف مسلمان بہتیار باندہ سکتے ہیں۔ اور نابین سلطنت کی غیر مسلم اکثریت تعداد بادی فوجی خدمت سے مستثنی ہو گئی ہوئی ہے۔ مگر اس بارہ میں قانون بھی مجبوراً مذہب عام و مگر ہمہ یک مستعدوں کو بہتیار باندہ سکتے کا استحقاق نہیں دیتا۔ علاوہ بریں سیکرٹوں (یعنی جبریت خدمت عاید شدگان) کو بھرتی کرنے وقت انہیں ہی مقدار کو خدمت سے معاف کر دیا جاتا ہے کہ اس سے بھی نہیں کہ عام آزدگی نہ اضافی اور میدانی پیدا ہو جاتی ہے۔ بلکہ بھرتی شدگان کو قابل کیلئے معاش کی وقت اور بسر اوقات شکل ہو جاتی ہے کہ کیونکہ بحالات موجودہ جبریت خدمت کا بوجھ تقریباً کل زمینداری دیہات کے رہنے والوں پر پڑتا ہے۔ جکا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب کہ مضبوط اور قابل ترین نوجوان زراعت و کشتکاری سے ہٹا کر باک فوج میں لے لیے جاتے ہیں۔

اس میں اس قدر بد مذہبیاں جو باندہ اسلام پر تو بحث نہیں کر سکتی۔ مگر اس بیان سے اختلاف کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ قانوناً عیسائی یا غیر مسلم بال جبریت نہیں لکھ گئے۔ ان فوجی خدمت اور پر لاری نہیں کبھی۔ لیکن فرائض گھٹانہ اور خطہ ہمالیوں کو روسی عیسائی اگر چاہیں تو فوج میں شل ہو سکتے ہیں مگر ان نیک نیتوں پر شاید چاروں اس قدر غالب نہیں کہ وہ اپنے ذاتی آرام اور دولت کھائی کو پیشوں کو چھوڑ کر سپاہ گری اختیار کرے۔ فوجی خدمت کا بوجھ صرف ایک مسلمانوں پر پڑنے سے بیشک کم ہو گا ذاتی آرام و آسائش ثروت۔ ترقی نسل کو بہت نقصان پہنچے رہا ہے۔ اور وہ اسکی وجہ کثافت و حرمت اور زراعت وغیرہ میں جو ملکی اور ذاتی خوشحالی اور تمول کا سبب بڑا ذریعہ ہیں جیسا کہ چاہتے مصروف نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس کا ساتھ ہی طریقہ کی نہایت اہم فواید بھی غالی نہیں۔ ایک بٹا فائدہ یہی ہے کہ قوم سے سپہ گری کا مادہ معفود نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی غرضی صریحاً اہل حب الوطنی میں کوئی فرق نہیں رہ سکتا۔ اور یہ انہماک و شہادت کی دولت ہے کہ چند و چند نہر دست اور حبیبی عداوت کی صدیوں کی سرسبز کوششوں کو باوجود دشمنی و دنیا سے نہیں ہوا میں اس سلسلہ تمام پہلوؤں اور زیر نزاع موجودہ پر تاریخ خاندان عثمانیہ کی دوسری جلدیں مفصل بحث کر چکا ہوں۔ شائقین اسوے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ رسم لے سلطان عبدالحمید کو پہلے مسلمانوں کو لڑنے کی فوجی خدمت اختیار کی تھی (یعنی برصغیر)

ترکی فوج جن لوگوں پر تکیہ کیا ہے اور کونسا جماعتی بناوٹ اور ساخت نہایت عمدہ ہو۔ وہ مضبوط و توانا۔ سادگی پسند اور عملی خانگی تربیت و معاشرت اور مذہبی اذکار و تاجدار کی کہنے۔ پرہیزگار۔ ہنر کشی اور سخت ایمان کا محتاد بنانا ہوا تھا ہے۔ چنانچہ وہ ہر اٹھوں (یعنی قابل انفسون کی گمانی نہ تھی ہیں) نہایت خوفناک تھیں انہی کی قابلیت کھتو میں مذہب جو ترکی سپاہی کی معاشرت اور پوینہ زندگی میں اس میں جڑ ہے۔ وصف تابع داری اور نظام و تربیت کو پیدا اور مضبوط کرنے کوئی نہایت زبردست ذریعہ ہے سپاہ و ان میں پانچ مرتبہ سجدہ میں جمع ہوا ہے۔ ڈیوٹی وغیرہ حاضر ہونے والا یہ خدمت کی عبادت و زیادہ عرصہ گھر سے رہنے کی خطا سے دو گندہ ہوا جائے تو ہو جائے۔ لیکن کسی غیر حاضر ہونے کی خطا کو بھی معاف نہیں ہوتی اور بری سختی سے سزا دی جاتی ہے۔ مذہبی احکام کی ہر جگہ پر بقید تعمیل کی گئی ہے۔ مگر ناظرین اس سخت مذہبی پابندی سے دو گندہ مذہبی احکام سے متعصب ہونا قیاس نہیں کریں۔ اس پابندی اور تعصب میں نزاروں کوں کا فرق ہے۔

لنظرت جنرل والڈ ڈوگن پاشا جو ترکی نظام فوجی کو جو مکمل ہو چکی وقت ہے۔ اور جو جنگ میں دونوں زمانوں میں ترک انفسوں اور سپاہیوں کو اوضاع و اطوار اور عادات و کیچہ کو بڑے غور سے پرکھتا رہا ہے۔ اپنی یادداشتوں میں لکھتا ہے کہ زمانہ حال کی شکستوں کے بعد جو ترکی فوج پر پالیسی اور مردہ دلی ستولی نہیں ہو سکی۔ وہ اپنی سابقہ فتوحات کو نہیں بھولی۔ اونچی یاد دہوں میں اب تک مازہ جو اس کے حوصلوں اور انگلوں کو بڑا کر رکھتی ہے۔ غریب غریب اور محنت ہے محتاج ترک بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ مختلف الافعال قوموں کو جمع ہے نیز سری پر حکومت کرنی والی قوم کا فرد ہے۔ اور ان حکومتوں میں برتری و فوقیت لکھتا ہے۔ فیلڈ مارشل ہونجی نے بالکل درست کہا ہے کہ کسی ترک کو دریافت کرو اور اس امر کا اعتراف کرو کہ بھارت میں ہونگا کہ علم و منہر دولت و ثروت و طاقت و قوت و اہمیت و اولاد میں میں یوین او کو انانی وطن سے بہت بڑے ہوئے ہیں۔ مگر اس اعتراف کے باوجود اس کے دل میں کہیں اس بات کا دم و گمان نہ گذر گیا کہ اس قدر خوبیاں رکھنے کو کیا وصف بھی کوئی فخر کی کسی کیلئے کے برابر ہو سکتا ہے۔

یہ درست ہے کہ ایسا گمان بسا اوقات خود رائی کا انساب اور مضر وصف پیدا کر دینا محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ مصلحت ہے کہ اگر سپاہی کو اپنی ذات پر ایسا گمان ہو تو اس کی نہایت مفید کام عمل کئے ہیں۔ اگر سپاہی کو دل میں یہ پختہ یقین جما ہو کہ وہ ایک برگزیدہ و مقبول قوم کا فرد و نائب ہے تو اس سے اس میں خود بخود یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ میرا سب سے اول یہ فرض ہے کہ اپنی آپ کو بلند قومی منصب اختیار کے قابل ثابت کروں

ترکی سپاہی کو اپنی ابتدائی خانگی تربیت اور طرز معاشرت سے فوجی تعلیم و تربیت اور پابندی کو قابل نہیں بہت مدد دیتی ہے۔ اس تربیت و معاشرت کی کچھ کچھ ہی باقی خود نہایت مفید چیز ہے۔ غریب غریب و محققانہ لکھ رہے ہیں کہ کچھ کچھ ایسی ہی چیزیں

بقیہ صفحہ سابقہ اس سلسلے میں اس کا ذکر کیا جائے گا کہ اس کا معاوضہ کیا گیا ہے اور یہ ستر کر دیا۔ سلطان عبدالعزیز نے معاوضہ کا قاعدہ کو بالکل نسخ کر دیا ہے۔ مصلحت سے اس سلسلے میں اس کا ذکر کیا جائے گا کہ اس کا معاوضہ کیا گیا ہے۔ اب اس کے لئے بھی مصلحت کو لائی کر کے ہی تجویز ہو رہی ہے۔ جو اصل جو باگاہ خدمت منظور ہو جائے گی۔ مترجم

اور التزام کو ساتھ آداب مجلس اور اخلاق معاشرت سکھا کر جانے میں مدد کرے اور مہتممین کی اولاد کو اس غریب کو بیوقوف بھی نہ دیکھے وہی آداب بجالانے کو قدرت۔ دوسرے کو مخاطب کرنے کے وہی طریقے۔ خیریت و مزاج پر سی وغیرہ کو متعلق رسمی و راجعی سوالات کو وہی جواب۔ والدین کو آنے پر مودبانہ کھڑے ہو جانے یا بیک بڑا مخاطب محبت مجلس میں خاموش بیٹھنے وغیرہ وغیرہ قسم کی عادت اور چہرہ پر مہربانیت و خود داری اور وقار کو بشروہ کو قائم رکھنے اور اوپر سرسید طرح کی کوئی علامت خزن و سست وغیرہ کی ظاہر نہ ہونے کی وہی عادت سکھانی جاتی ہے۔ جو کہ ایک امیر کے فرزند کو۔

اس طرح بڑوں اور حکام کو آداب اور بزرگوں اور حکام کی تابعداری کرنا کہ ادب کرنے والا اپنی خوداری و بیعت اور مساوت کا احساس کو بھی تھکے نہ ہو اور یہ بات تو کون میں پائی جاتی ہے یہی خوبیاں ہیں کہ ادنیٰ بھی جمہور اور انا م کو آپس میں متفق کرنے کو کام میں بہت مدد ملتی ہے۔ اور یہ سہما و مختلف المذہب القوم اقوام جمع میں بیٹھے ترک گہر جو ہو ہیں۔ بالکل الگ تہانگ اور منفرد ہونے کے احساس سے خوب مضبوط و محکم ہو گیا ہے۔

ترکوں میں یہ قابلیت نہیں کہ وہ دیگر ممالک میں چھٹی حکومت کو ماتحت بہتہ کر لیں زندگی بسر کر سکیں۔ اگر کسی ملک کو یہ بیعت پیش آئے تو وہ خود بخود اپنی طبیعت و تربیت سے جمہور پر کر اپنے اپنے وطن اور فعالیت کھینچ پھلا آتا ہے۔ یہی وجہ کہ ٹکی سے جو صوبہ آنا یا الگ ہو ہیں گو اکثر صورتوں میں اس تغیر حکومت و ذاتی خوشحالی اور متول کو بدلنے میں بہت آسانیاں ہو جاتی ہیں مسلمان وہاں سے ہٹ کر جہاں جاتے ہیں۔ ایک طرف ایک دوسری حکومت اپنی نئی مسلمان رعایا کو حالات تغیر و پر رضا مند بنا دیا اور وطن لوٹ کر وہاں تکسویں ملک ادب ہوئی ہے۔ ایک کچھ عرصہ کا شریکی نسبت بھی یہی کہا جاسکتا ہو جسکے پوسینا میں اسی ہی کا یہ سابی ہوئی ہے۔

بالآخر ترکی کو متعلق بہت کچھ کہتے وقت اس پر انتہا اقتدار کو بھی بالاتزام مد نظر رکھ لینا واجب ہو جو اور اسباب یا دشاہکی ذات تو الگ ہی محض اس کے نام کو ہی اپنی رعایا پر حاصل ہو۔ حکمران بادشاہ و حیثیت فرمانروا و ہر دلعزیز ہو یا نہ ہو ہر ملک میں اس کو حکام مسلمانوں کی نظروں میں قانون بلکہ احکام قضاء و قدر برابر ہو تو ہیں۔ وہ احکام ناقابل تسخیر و ترمیم ہیں۔ وہ ایک ایسی طاقت پر جن کی کوئی مزاحمت اور حکمران کوئی اہل نہیں ہو سکتی جسے سلطان کی مجال میں اپنی رائے ظاہر کرے تو پھر تمام بحث و ختم ہو جاتا ہے۔ اولیٰ پسند ہوگی اور ناپسند ہوگی کو فاعلی معاشرت میں دخل حال ہو اور دوسرے دوسرے مصلحتوں میں کمال اثر رکھتی ہے یعنی عام معاشرت کو متعلق جس امر کو سلطان پسند کرے اس کو گہروں کی گھونٹ چار دیواری اور حرم کو اندر بھی باہر بھی مہتمم بنا دیا

لے اسکی تصدیق ایک حال کو بھی اپنی ہی پر ہی ہو جس پر گذشتہ سلطان العظیم فیروز قیصر و قیصر جرنی کو دین کو کھلی سلطان کو اس پر جاری ہو تو رعایا نے جس طرح کون دود طرف اور ملکوں کی بیعتیں پر پڑے ہوئے کھڑے ہوئے کسی کو نہ دیا اور تالیاں بیٹھی شروع کر دیں آخر ان کا حرکت کو کھانا لے اسلامی آداب کی شان سے یہ تصور کیا۔ اور غازی عثمان پاشا سے جو بالفاظ ایں شخص کو اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا غازی پاشا نے اس کو دل کا ایک بہادر و باکریہ متباد دیا اور چند لمحوں میں منشا، سلطنت سے کل حاضرین کو اطلاع ہو گئی۔ اور پھر کسی نے مالی نہ بجائی۔ مہتمم

میں اسکی تصدیق ایک حال کو بھی اپنی ہی پر ہی ہو جس پر گذشتہ سلطان العظیم فیروز قیصر و قیصر جرنی کو دین کو کھلی سلطان کو اس پر جاری ہو تو رعایا نے جس طرح کون دود طرف اور ملکوں کی بیعتیں پر پڑے ہوئے کھڑے ہوئے کسی کو نہ دیا اور تالیاں بیٹھی شروع کر دیں آخر ان کا حرکت کو کھانا لے اسلامی آداب کی شان سے یہ تصور کیا۔ اور غازی عثمان پاشا سے جو بالفاظ ایں شخص کو اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا غازی پاشا نے اس کو دل کا ایک بہادر و باکریہ متباد دیا اور چند لمحوں میں منشا، سلطنت سے کل حاضرین کو اطلاع ہو گئی۔ اور پھر کسی نے مالی نہ بجائی۔ مہتمم

سے چند سہولتیں نہ دینے اس قول و بیانی کی تردید کر دی ہے۔ روسی صوبجات کا زان کر کیا واقف و عذر دے سکتا ہے۔

کیا جاتا ہے مسلمانوں میں غیظ و غضب و نفرت کو ساتھ راضی و رضا و ہمدردی کی صفت بھی بالاستحکام لے لے رہا ہے۔ عموماً ہر مسلمان خود منشا داری یا باغی و دیگر نوشتہ قسمت پر ذوالغور راضی و شاکر ہو جاتا ہے۔ ان اوصاف کو علاوہ بقول گلاب شاہ ترکی سپاہی کو سب بڑی اور نہایت کا نام اوصاف بدہمس کردہ ساوگی و عہد الہی بند اور سلامت رویہ۔ قوم کو نوجوانوں میں سے نوشی کی رانی بالکل غنا ہے۔ اور عسرت پسندی کو اوائلیات بھی جو یورپ کو نوجوان کے حصہ کشیر کی عین برابر کرنے کا باعث ہو رہی ہیں تقریباً منقود ہیں۔ فوج میں غل ہونے کے وقت تکہ کی سپاہیوں کی طرز معاشرت سادہ اور صحت بخش ہوتی ہے۔ اور گوانیکی بسر اوقات عموماً مفلسانہ ہوتی ہے۔ مگر یہ افلاس ویسا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ نہایت گنجان آبادی رکھنے والی ازمینی یورپ کی اوتامیں پایا جاتا ہے۔ اور سبکی بدولت وائس کی اکثریت خود الے چھوٹی عمر میں ہی فکری عیش و لذت معاش کر رہے ہیں۔ غلیظ اور ایوس ہو جاتے ہیں۔ ترک کی کمرخت و شغف سے جیسا کہ ہمارے صنعتی شہروں کو باشندہ و کمال جو قبل از وقت غیر منہم ہوجاتی اور وہ نسبتاً بہت ہی زیادہ عمر تک تھسا باندہ ہنر اور میدان کارزار میں شریک ہونے کے قابل رہتا ہے۔ فوج میں زیادہ تر وہ لوگ نظر کیے جلتے ہیں۔ جیگا آبی بیشہ دہقان شانی اور صید و شکار چلا آتا ہے۔ طبقہ صناعان و کاریگران میں سوشالزمی کوئی شخص عساکر شمانین دکھائی دیتا ہے۔ اکثر سپاہی اوایل عمر سے ہلکے استعمال سے مانوس ہوتے ہیں۔ اور فوجی خدمت کو زمانہ میں انکو غمناک اویسی طرز معاشرت اور طریق بسر اوقات کا عادیہ و کار کرنا پڑتا ہے۔ جس سے وہ اپنی خانہ بدوش طرز زندگی یا سفر و سیاحت کی بدولت پہلے ہی سے مانوس ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کو باقاعدہ سپاہ میں داخل ہونے کے قابل بنانے کے لیے بہت کم مشق و قور واد اور تربیت کا ضرورت پڑتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کی صیغہ جنگ کل خام نوجوانوں کو شرف و جہ سے تربیت یافتہ اور قواعد و اصول معلوم کی پلٹنوں میں داخل کر دینے سے کہیں نہیں جھکتا۔ فوجی حربہ کو ہلکے و کھاتے کو مستحق جن تھوڑی بہت باتوں کو سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ان میں نوجوانوں کو چند دنوں میں کہن خدمت رفقاء کو خود بخود سیکھ لیتے ہیں۔

جو نوجوان فوج نظام (یا کارکن فوج) کے ساتھ کام کرنے کے لیے طلب کیے جاتے ہیں انکو دو صنفوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک صنف کو لوگ تین برس فوج نظام میں تین برس ریزرو (احتیاط) میں آٹھ برس لینڈ ویر (دفعہ) میں اور چھ برس لینڈ سٹرم (مستحفظ) میں کام دیتے ہیں۔ ایسے نوجوانوں کی سالانہ تعداد ہم ہزار بتائی جاتی ہے۔ دوسری صنف کو نوجوانوں کو ایک نو ہزار تین سالہ فوج نظام میں رکھی جاتے ہیں۔ بعد ازاں انہیں اس شرط پر گھروں کو واپس کر دیا جاتا ہے کہ جب صرف ہمدرد کا کہن فوج میں شامل ہونے کے لیے بلانے جائیگے۔ ایسے نوجوانوں کی سالانہ تعداد میں ہزار مقرر ہے۔ ان اعداد و شمار سے کہ ہر سال تقریباً ۱۵ ہزار نوجوانوں کو فوجی قواعد سکھائی جاتی ہے۔ مگر چونکہ سب کو یکساں مدعا دیکھنے کی خدمت نہیں دینی پڑتی۔ اس لیے فوجی خدمت

لے چند ہفتے ہو کر دشمن میں ایک ترک و اسوہ میں ہر زیادہ عمر کا ہو کر موت ہوا۔ اسکو فوجی سرس ملک کی فوجی خدمت کی معنی۔ ایسی مثالیں ترک میں شاذ نہیں ہیں بلکہ بہت بڑی جاتی ہیں۔ سترچہ و ملط ملط سلطنت عثمانیہ میں ہر سال ایک لاکھ بیس ہزار نوجوانوں پر راستہ خانہ بدوش بنائے گئے تھے۔ فوجی خدمت لازمی ہوتی ہے۔ ان میں سے تقریباً ۵۰ ہزار جسمانی کمزوری یا نااہلیت کی وجہ سے معاف کر دیے جاتے ہیں۔ جس ہزار اعلیٰ

کی قابلیت بھی بے محسوس مقدار فائدہ ان کی پیدا نہیں ہوتی۔ انکو علاوہ مستوجب خدمت انھیں کی ایک اور بھی جماعت ہے کہ سیر
تین ہزار آدمی ہیں جو صرف ۵۰۰ اقداروں کو شوق و قوا عدسکتے ہیں۔ جہنمی میں بھی پہلے ایک اس طرح کی جماعت تھی۔ اس صنف
کی اشخاص صرف ہیرتی کو کام میں مدد دینے کو لینے گہروں سے بلایا جاتی ہیں۔

زمانہ امن میں ترکی فوج کی جمعیت ۱۰ لاکھ تھی اور سیکڑے چھوڑ کر سواد لاکھ اندازہ کیا جاسکتی ہے۔ ریزر سپاہ کی طلبی اور اجتماع
افواج سے یہ تعداد تین لاکھ انشی ہزار ہو جاتی ہے۔ وہ ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی جو گودھوں۔ فوجی چھاونیوں اور چوکوں
میں بچھ رہینگے۔ ان سے ماسوا ہو گئے۔

لینڈ وہر (ریف) کی چھ لاکھ اشخاص میں سے بھی ایک صرف دو لاکھ اسی ہزار کو اور لینڈ ٹرم (مستغفل) کو تین لاکھ میں سے
..... صرف ایک لاکھ انشی ہزار کو قواعد وغیرہ سکائی گئی ہے۔ اس صنف کی زمانہ جنگ تین لاکھ کی انتہائی جمعیت اندازہ
۸ لاکھ کیا جاسکتا ہے۔ مگر مجاہدین یا باشی خیز قوتوں کی تعداد جو شماروں میں ہزاروں سے کم نہیں ہوتی ان اعداد میں شامل نہیں۔

سلطنت عثمانیہ چھ جنگی اضلاع میں منقسم ہے۔ زمانہ امن ہر ایک کے ایک لاکھ آدمی کو درہت ہے۔ زیادہ جنگ اور
کو علاوہ ہر ایک ضلع لینڈ وہر افواج کو دو دو لینڈ ٹرم سپاہ کا ایک ایک رومی کو برہم پہنچاتا ہے۔

کارکن فوج میں سہرست ریفیل اقداروں کی ۵۰ پلٹنیں۔ دو دو پلٹنوں کی دو دو پلٹنیں دو اوقافی طرزی۔ چار چار
پلٹنوں کی ۱۰۳۰۰۰ تین تین پلٹنوں کی تین انڈسٹری ریفیل اقداروں کے دو دو پلٹنیں (جو کسی آدمی کے میں شامل نہیں) یعنی
جلد ۹۰ پلٹنیں میں۔ دوسری اوقافیہ سواروں کی پلٹنوں کی نام نہاد جمعیت آٹھ لاکھ سواروں کی سار باقی ماندہ فوجی
کوروں اور دو تینوں کی پلٹنوں کی بارہ با سو آدمیوں کی ہے۔ مگر نہ تحقیق اس قدر آدمی کہی نہیں ہوئی۔ تعداد مقررہ

تیس صفحہ (باقی) بری ہوجاؤں کو کل فائدہ ان کے گدار و مارا دہن پر ہوتا ہے۔ چالیس پچاس ہزار (۱۰ لاکھ) پلٹنیں فوج نظام میں پوری مدت کے لئے
جاتے ہیں اور پھر پچیس ہزار دو لاکھ پلٹنیں میں۔ یہ لاکھ دو لاکھ قواعد سکائے شوق و فوج ریزر میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ محاسبہ یونان کو شروع
ہوئی پر ایک ستر ہزار ترکی فوج کی جمعیت حسب ذیل تھی۔

فوج نظام پہلے لاکھ تین لاکھ پچیس سو لاکھ لاکھ پورے قواعد دان احمدیت یا فدا ایک لاکھ ۳ ہزار غیر تربیت یافتہ اور ڈیڑ لاکھ کر مطلقاً
غیر تربیت یافتہ۔ فوج ریفیل چھ لاکھ پچیس سو دو لاکھ انشی ہزار پورے قواعد دان اور باقی ماندہ غیر مطلقاً غیر قواعد دان فوج مستغفل میں نصف

پوری قواعد دان جو تین لاکھ ۲ ہزار میزان کل ۱۰ لاکھ تو ہر ہزار میں سے سات لاکھ ہزار پورے قواعد دان ایک لاکھ تین ہزار سیکھم
تو اعداد ان اور چھ لاکھ پچاس ہزار غیر مطلقاً قواعد دان ترکی سپاہی کو اوصاف ایسے شہر میں کیا دیکھی زیادہ تشریح کی ضرورت ہو۔

درست ہے کہ ترکی طاقت اس وقت ایسی نہیں جیسی کہیں برس گذشتہ کو تھی۔ "جنگ کے لگ و لیش" یعنی رومیہ کی بھی کی
ہے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہیے کہ یورپ میں کسی جنگ عظیم کے برہا ہوئے ترکی تو اب بھی دول یورپ کی مسادات کو قائم رکھنے

وقت بہت بڑا اثر رکھتی ہے۔ لہذا بہت بڑی فوج پلٹنوں کی ہے۔ اب میں دہلاؤ کے باشندوں کے خاندان بدوش قبائل پر بھی فوجی خدمت لازمی ہو
ہے یا جو خلیج اور جزیرہ فوج کیلئے وہم کتاب فوجی مقتدر الحق و مقدر الاسلام بحالات آب و کارکن اومانیا فوج پیدل اس چندہ اور کوجہ۔

اسی پلٹنوں کے اعداد کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہی پورے کوروں اور انڈسٹری فوج میں شامل ہے۔ یہی فوج نظام میں پوری مدت کے لئے جاتی ہے۔

جمیست کچھ کم ہی رہتی ہے۔ کیولری ساڑھے چھ سو گھوڑوں کی ۳۹ رجمنٹوں پر مشتمل ہے۔ آرٹلری فوج (توپخانہ) میں پانچ ڈویژن ایسی توپخانہ دار تین ڈویژن (جو ۲۲ رجمنٹوں پر منقسم ہیں) میدانی اور کوهی توپخانہ دار ہیں۔ ان کل ڈویژنوں میں چھ توپوں کی ۱۵۔ اسی۔ ۱۶۹ میدانی اور ۴۴ کوهی باتریاں ہیں۔ قلعائی توپخانہ میں چار چار او قلعی پلٹنوں کی ۵۰ ہیں۔ دستہ نمبر تین میں چار میدانی پلٹنیں تین کپنیاں سفر منیا کی چار کپنیاں قلعائی ٹاؤنریوں (میلدار سپاہیوں) کی ہیں۔ متذکرہ صدر افواج کو علاوہ ایک ڈویژن قطار بار برداری کا اور چار پلٹنیں میگنیٹینی توپ خانہ متعلق برسلخا کی ہیں۔ یہ کل افواج سات آرمی کوروں میں مرتب ہیں جبکہ صدر مقام ہندوار قططنیہ ایڈریا نوبل مناسطہ ارض روم و مشرق بغداد میں ہیں۔ الاحسا طرابلس الغرب اور کریت میں ایک ایک ڈویژن الگ رہتا ہے جبکہ کسی آرمی کور کے تابع نہیں۔ پہلے توپ آرمی کوروں میں سہر ایکس میں دو انفنٹری ڈویژن تین ریگیڈوں کا ایک ایک کیولری ڈویژن اور دو رجمنٹوں کو تین آرٹلری ریگیڈیں تین باتریوں کو دو ڈویژنوں اور ایک اسی ڈویژن پر مشتمل ہیں۔ ایک ایک پلٹن انفنٹری کی۔ اور تین تین رسالہ قطاری ڈویژن کے ہیں۔ ایک انفنٹری ڈویژن میں ایک پلٹن رائفل برادوں کو علاوہ دو ریگیڈیں اور ہر ریگیڈ میں ایک تین تین رجمنٹیں ہوتی ہیں۔ ساتویں آرمی کور میں فوج سواران اور توپخانہ نسبتاً بہت کم ہے۔ چوتھی چوتھی آرمی کور کی نظام سپاہ کی فوج سواران ایک کال کیولری ڈویژن بنائے گئے کافی سختی کورڈو کے ضلع میں ایٹس کی پلٹیا کیولری وائس کورڈو قبائل کی امداد و خسار کے حیدر کے نام سے تیار کی گئی ہے جسے چھ سو واروں کی چھ رجمنٹیں تباہی جاتی ہیں۔

جب کل اقسام کی فراہمی کا حکم صادر ہو تو پہلے پیشوں آرمی کوروں میں سہر ایک فوج رائفل کورڈو ڈویژن سہر ایک کورڈو کے لیے ضروری شات زمانہ اس میں بھی قیام رکھا جاتا ہے۔ اور کارکن فوج سوان روہنی ڈویژنوں کے لیے مطلوبہ کیولری و انفنٹری سہر ایک وینچا دیتی ہے۔ سہر ڈویژن کیولری کو علاوہ ایک ایک آرٹلری رجمنٹ ملتی ہے۔ روہنی پلٹنوں کی جمیست سو سو لکھ ایک ہزار آدمیوں تک کی ہوتی ہے۔ فوج مستحق چھ سو سو لکھ ایک ہزار آدمیوں کی جمیست رکھنے والی پلٹنوں میں منقسم ہے۔ اس فوج کو آدمیوں کے زمانہ جنگ قلعہ دار اور چھانوینوں وغیرہ کی حفاظت کا کام لیا جاتا ہے۔ تنہا فوج پیدل مارشی تہری

کو یہ تمام چوتھی آرمی کور میں ہی نہیں بلکہ اعلیٰ میں سے زیادہ فوجی اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن وہ صدر مقام نہیں جو چوتھی کور کا صدر مقام تھا۔ لیکن گیسبان میں جو ستر چھ افسانوں تک کو رکھے جانے کے چند ماہ بعد ہر جزیرہ کی کوئی قبضہ ہو گا۔ اٹل آباد ہو گئے ہیں۔ اور ڈویژن جیوٹاٹ سیر ایک کی پٹی بھی ترکی فوج کی ہتھ نہیں دے گا۔ آخری سٹی میں تنہا افواج نے جزیرہ کو قبضہ لکھ خالی کر دیا۔ جو زیادہ تر مقصد دینا کا اہلیان کو بھیج گئی۔ مگر چھ ایک دو دفعہ اور باہر مصری اخبار کا بیان ہے کہ چوتھی پلٹنیں اور چوتھی جنگی اضعاف میں دو لاکھ سو زیادہ سوار عسکر حمید میں ملے ہوئے ہیں۔ مگر افسانہ الغرب میں بھی جہاں دو برسوں سے تقریباً کل بادی حفاظت ملک است کو کیے مسلح کچھ ہیں اور قواعد ان بانی جاہری جو چند ہندوں سے عسکر حمید کی بنا قائم کر گئی ہے۔ اور اب تک راجستھان تقریباً چار ہزار سوار تیار ہو چکے ہیں

جانی تو اور بہت سادہ آدمیوں کو ان عذبات پر لگانے پر صرف ہوتا ہے۔ باقی ماندہ وقت رشتوں کی تقسیم پانی کو لانی اور چھوٹے قسم کے سفر پر سفر کو سون پر خرچ ہو جاتا ہے۔ ترکی سپاہ عموماً دن میں دو دفعہ صبح و شام قلعہ کرتی ہے جس میں وقت مقررہ اور نشستہ ہوتا ہے ایک قسم کے تاجدار نہیں کیا جاتا۔ وقت کی ٹھیک پابندی کا جس کے ہم یورپین لوگ نام نہاد ہو جاتے ہیں اور نیز ہم لوگوں کی طرح اپنے کام کو مسلسل توڑے کر کے کا، بالکل نظم و نشان نہیں پایا جاتا۔ لیکن صفت فرائض و داری اور نیکوئی کی کوئی کمی نہیں۔ اور کسی طرح کی عجزانی یا زیادتی بالکل ہی شاذ و نادر دیکھو میں آتی ہو مگر ساتھ ہی بریقینی امر سے کہنا بعد داری میں پر جوشی اور شوق یا انگ مسکی چاہئے۔ نہیں ہوتی۔

ترکی سپاہیوں کی فوجی تربیت بھی اس حد تک نہیں پہنچی کہ صادر شدہ حکم کی تعمیل میں سخت اور عظیم تیز شکلات کے حامل ہو لڑی بھی پر ناگھو کے اپنی طرف سے ہر ایک طرح کی جان توڑ کوشش کریں۔ ترکی سپاہی غیر متحرک یا در مزاحمت کنندہ رکاوٹ کو بے تکلف خدا کی مرضی پر سب رو لے کے اور سپر غالب آئینی کوشش کرنے سے کچھ بچک سا جاتا ہے۔ اسی جوش میں اور سپر لڑاوی جوش قلوب کا خاصہ جو ستولی ہو جاتی ہے۔ ناگہی کا رخ اور سو زیادہ دیر تک نہیں سنا۔ بلکہ جلد مکس ہو جاتی ہے۔ مگر یا نہم کے افسر قال و لایق ہو۔ تو وہ نے العوازی سپاہ میں اٹھک پر شوق اور بنظریر غائبانی کی روح بھوک کتا ہے۔ ترکوں میں جیسا کہ ان اقوام کا جو تہذیب کے کمتر درجہ پر ہوں خاصہ ہر شجاعت اور موت سے جیا کی ان دونوں اوصاف کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو کہ نظر ہر ایک چندان بانی نہ کرے نہیں کیا جاتا۔ ہر ایک فرد کی نسبت یہ فرض کر لیا گیا ہو اہو تو کہ وہ میں یہ خوبیاں موجود ہیں جسکو نشوونما میں مذہب سے بہت مدد ملی ہے۔ مسلمان موت پر شائع تو کرتا ہو مگر اسکا کوئی بیہودہ اظہار نہیں کیا جاتا۔ نہ لہذا جوڑا۔ نام نہا جاتے ہیں۔ کیونکہ موت سے اسکو کوئی خوف نہیں ہوتا۔ مسلمان کو ہر وقت یہ امر نظر رہتا ہے کہ موت ایک طبعی اور اعلیٰ امر ہے۔ یہی صفت ہے کہ ہر ایک کو حاصل اور وجاہت و وقایہ کوئی فرق نہیں آتا۔ اور اسکا دل اس مضبوط رہتا ہے کہ باقی اقوام کو بھی اس خوبی کی تقلید نہ کیا وہ جب ہر اگر اس کے کئی دست پر کوئی معصیت وارد ہو تو مسلمان اس کو ان الفاظ سے تسلی دلاتا ہے۔ خدا تجھ کو اس سے مدد فرمائے محفوظ رکھے۔ جو سپاہی ہر دو دفعہ شہر کا مقابلہ کرتا ہوا فوت ہوا اسکو کل قوم مبارک شہید گنتی ہے کیونکہ ایسا شخص اسکو اقتصاد میں نقصان بہت میں غل ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ترکی سپاہی خواہ سخت خطرہ میں مبتلا ہو جائے یا کئی تعداد دشمنوں میں گھیر جائے نہیں بلکہ یقینی تباہی اور ہلاکت کی موجودگی میں بھی کسی اوسان نہیں آتا۔ اسکا یہ وصف معتبر شہداء و قوی ہے یا یہ ثبوت کو چھین چکا ہے۔ یہ وصف جگہ و جہاں کو چلو پر لڑا ہو جو حیرت انگیز اور تخیل افرازانے دکھانے کی قابلیت پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ سچا و کھلو پر ہوئی صورت میں پر جوش شہید گنتی کی نسبت تحمل و ثبات کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس سے نتیجہ کلان ترکی سپاہی کو حق میں یہ صانع انصافی ہو گا کہ وہ ممکن ہو نہ کر کے کی طاقت نہیں کھتا۔ اور صرف سچا و کھلو پر کارآمد ہو سکتا ہے جس شخص نے پلویا کر محاربات کا تفصیلی حالات پر غور کیا ہو تو وہ کبھی اسکی غلطی میں نہیں پڑے گا۔ اور باسانی اسکی زیادہ کر سکتا ہے۔ ۱۲ ستمبر ۱۸۷۷ء کو ترکوں نے مصر میں ایک تاج محل سے متعلقہ ہو کر جو بے غل

لے یہ تفصیلی حالات کتاب پلویا میں موجود قریباً سولہ جہت میں۔ ترکوں کی بار بار قابلیت کے متعلق اس میں مشاہدہ میں مشاہدات اور محرم

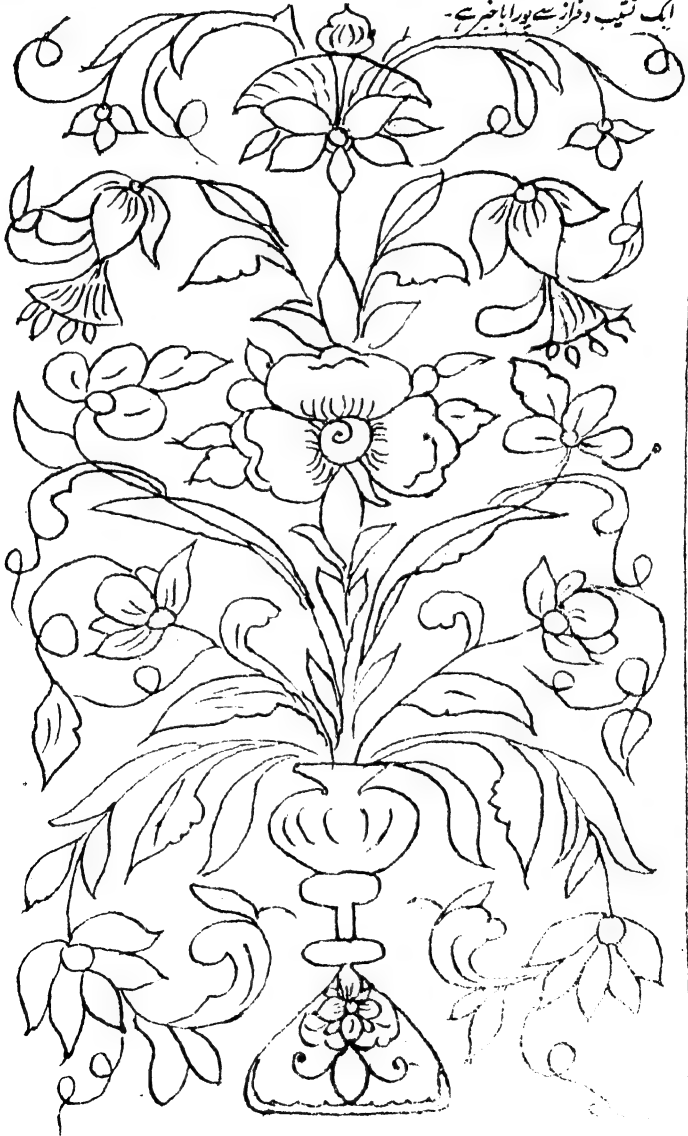
فرج میں اعلیٰ انصروں کی تقرری کا قاعدہ سلطان عبد الحمید کی وقت سے جنسی اپوزنے الواقع جو افراد اور مستعد باپ محمود کو اصلاحی کام کا سلسلہ برابری رکھا تھا۔ راجہ پر۔ بدینے افروز قاعدہ میں متورس ہیں۔ نگارو کی ناموری ٹپی ہے۔ اونکی فہرست میں عثمانیہ صفہ سابقہ ۱۲۰ پانچ کو مکمل چکھی آہیں پوش ہلالیہ پانچوں کو پانی بائیل تبدیل کر کے نئے چٹانوں میں ہیں۔ ایسا ایستبار زعفرانی ہر ایک اس میں حفظ حسن و کمشایہ جو صرف یہ فرق کہ اسکی آہنی چار سات پانچ موٹی ہے۔ آہنی کی دیوہ اور کون کوئی جہانہ اسد فرج لیکر روانہ ہو سکا۔

بہ ۱۲۴۰ (پانچ) سیشن ہر اولی میں فرج کو لیے چارہ رکھنے کی تعمیر کی گئی تھی۔ امیر علی علیہ السلام نے بحری میں چند تار پتہ کشیاں دوسرے کی سمندر مار کو کئی تار کجاری ہیں۔ دوسرے سالہ ٹھوڑے وغیرہ پیلیم (واقع قسطنطنیہ) باروں کو قیسر اور دو کئی اور وائیگیہ جاکینگے تھا فطرتا واقعہ ۱۲۵۰ء دیزو پاسیو کی پیشیں لیکر ایک ٹرین ہر اولی سے سالونیکا کو روانہ ہوئی جسے روڈس کو دیزو پاسیو کی چکی تھلہ بارہ پلٹیں جو اور دوسری آرمی کو سونپا ہے۔ اس سیشن میں انگریزوں کا استعمال کیے گئے تھے کہ وہ اس کو طلب کر گئے ہیں۔ صوبہ البانیا کے شہر میں تمام سقوطی کی مسئلہ آٹھ پلٹوں میں سے ایک لکھ فرج کا اضافہ کیا جائیگا (یہ مقام سرمرانیہ کے قریب ہے) فرمان شاہی صادر ہوا کہ اس سال کو ٹھوڑے باکسی کو وقت کو ٹھیک تاریخ معینہ پر پہنچی کرے گا وہیں اور اس کو بعد فورا انچوڑ اور دو کو روانہ کر دیا جائیگا۔

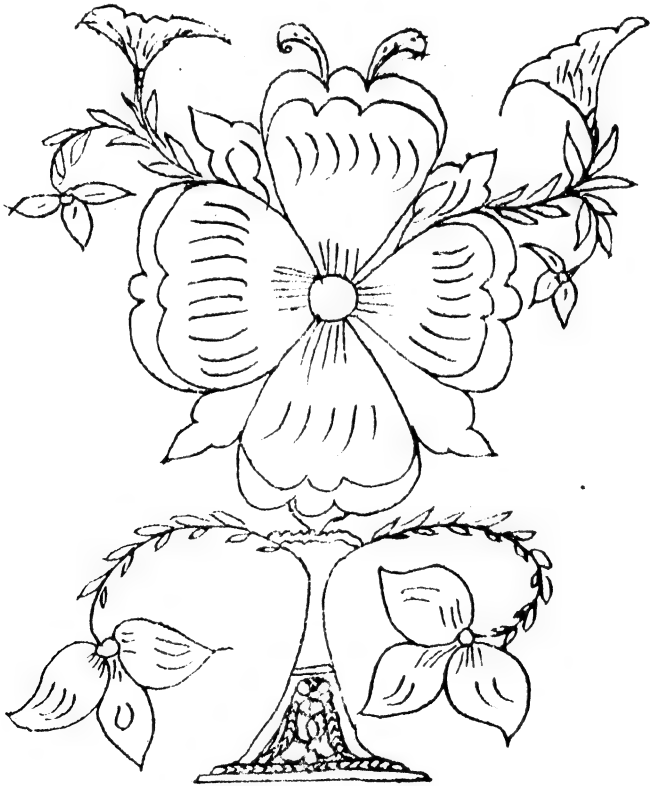
میں چارہ ہم فوجی آہنی دوسری آہنی کو کے کاندھ کے ایڈیٹنگ یا نیک لیو دس ہزار ماٹینی سہری رافیلین اور تیس ہزار کاتوٹر لیکر کل شام اٹھ پانچ بجے کو تھلہ ٹرین کو لینیکا کو روانہ ہوئی۔ روڈس کو بندر میں کل بارکش مویشی کی تعداد عظیم جو بندر یعنی بونی کے پورے حصہ اور دو کئی بونی سال یہ واقعہ ہی لانا کہتے تھے۔ اتاری گئی۔ بعض مویشی بحری سفر کی وجہ سے شکستہ حال تھے۔ جب راجہ پر لیکر روڈس پہنچے تھے۔ ان کو بندر گاہ میں داخل کر کے لے گئے۔ دو خانہ کشیاں مامور ہیں شروع اجتماع سے ۱۲ پانچ تک اس بندر گاہ میں ۱۶۰۴۰ اسپا یعنی ۲۰ پلٹیں تھیں۔ فوجی آہنی گیس یہاں پر ایک سپاہی کو چاروں کا راشن لکھا ہے۔ برویہ یا سلطان اناطولیہ کو رینہ و سپاہیوں کی بھی ۱۲ پلٹیں مامور سیکرین۔ انھوں کا استعمال سلیم کو لیے طلب کی گئی ہیں۔ سب اول ڈانڈیل کی رجٹ فوینکا پر کھڑا اور بالونی اٹھو قراہار کی پیشیں بالی جائیگی۔ ترکی اجار اقدام لکھا ہے کہ جہاز حمید یہ کو کشتان نے جو ترکی سلیمان میں تیار ہوا تھا تار دیا کہ یہ آہنی پوش نے فیصلہ میں ہم ایل سفر لے کیا۔ یہ فضا جنگی جہازوں کی اوسط رفتار سے نصف سیل زیادہ ہے

مجموعہ (۲۵ پانچ) دفائی چہاں تھائی ایک ہزار ریفین چالیس بحری سپاہی سالانہ جنگ کو کئی صدق اور بارکش مویشی کی آمد اور عظیم لیکر بندر گاہ واقع میں پہنچا۔ جہاز بحری سپاہیوں کو تار کر فرج کو تار کے کینے روڈس ٹھوڑے کو روانہ ہو گیا۔ مکمل کو طرازوں توڑ ہمارا درخونہ (واقعہ پستیا کو چک) کو ریفین تعدادی ۲۹۵۰ بندر لے ریل ہر اولی سے سالونیکا کو روانہ کیا گئے سالونیکا کو ریفین سپاہی جو دوسری آرمی کو ریفین میں سب کو سب لاسو پہنچ چکے ہیں۔ اور باقی اشیاء کی قسری ریفین پلٹوں میں سے ساٹھ واپس پہنچ چکے ہیں۔ باقی جاری ہیں۔ ان کو پہنچنے پر ان کی جنگی تیار میں کل پہنچ جائیگی۔

کیا پس یہ لہذا تو وہ تفسلی کہ سنگاخی اضلاع میں شکل ایسی حیرت افزا کامیابی حاصل کر سکتے۔ اگر وہ ہم پاشانی کامیابیوں کی نظر
 غور پر آئے گی تو ثابت ہو جائیگا کہ جس شاندار تفصیل وہ حاصل ہوئی ہیں۔ وہ سلطنت ترکی سے ماہر کا ہے۔ یہ دیکھ کر ہر ایک جو ابتداء پر مبنی
 بقیہ حاشیہ صفحہ گن نشتر کو واضح ہو جائیگا کہ ترکی کا صیف و رنگ اس عظیم ملک کو یہی ہر
 ایک نشیب و فراز سے پورا باغ ہے۔



پر عادی ہوئے۔ بالکل واجب طور پر کسی پر بھی صادق آسکتا ہے۔ کیونکہ یہ بخوبی معلوم ہے کہ اگر ہرگز کسی فتوحات پر نگاہ اور ہر
مصل پر چرسن فوجی اناجی کا ہی جہاں سے ملتا ہے۔ اسی سے لے کر ان کے پاس میں اور ہر جہاں سے پائی اناجی کا نشان پر تو جلد ملے گا۔
معارف یونان میں جو ملتا ہے۔ شال پر جو انیس سو ایک جہاں میں اس معارف میں علی طور پر کمانڈر نہیں بناتا۔ بلکہ یہ مشہور
آفاق اور عالمگیر شہرت و یکجہی کا مالک و قابض **غازی عثمان پاشا شہر ملیوینا** ہے۔ ساتھ میں ہونے والے تمام
انسان پر پیدا ہوتے۔ اور ان کی نسبت یہ کہنا ہے کہ ان کی حقیقت غلط نہیں ہے۔ بلکہ ان کے انہوں نے اپنے ملک کو کبھی باہر سے نہیں رکھا۔ وہ
صرف دو دفعہ روس کی فوجوں میں داخل ہوئے ہیں۔ پہلی مرتبہ اور وقت جبکہ سب لغت کی حیثیت سے وہ عمر پاشا کے زیر کمانڈ میں
میں جزیرہ ٹارکسیا کو تمام یونان کی اراکین میں شریک ہوئے۔ اور پھر اس اراکین سے بعد اس نامور یہ سال کا ساتھ میں یہاں سے اس کا



یہ یہ سربیکسہ اور کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ اور کریمیا کی طرح گذشتہ صدی میں ترکوں کو
لاعت تھا۔

گوگیا اور دوسری مرتبہ اس وقت جبکہ پلانی فتح ہو چکے تھے پراسر جنگ کی حیثیت میں گئے تھے اس کی بغاوت و روسان کو انطاکیہ
بعد عثمان پاشا کشتی کی کوربہ پر فائز ہوئے تھے ان میں کیٹ کی بغاوت فرار کرنے والی فوج میں شامل رہی۔ اول غلٹ کر نزل کو غلٹ
پر ترقی پاکر شاف میں داخل ہو گئے بحیثیت کر نزل دریف پاشا کو زیر کیا تھے اس میں جن میں حرکت آ رہی تھے ان کو موسم
خزل میں چر نل ڈوزن اور پاشا بنائے گئے تھے ان کو محاربہ روم و سرو با میں اور کچھ نیر کمان فوج جو فین میں مقیم تھی۔ ترکی
کی فوج ہر اہل تھی۔ اس محاربہ میں بمقام ولیکی الگور اور سیت شار موصوفت قابلیت اور فنون سپاہ گری کو ایسے جوہر دکھائی
کہ سن مذکور کو وزیر میں سلطان المعظم نے انہیں مارشل مشیر کا مرتبہ عطا فرما دیا تھے ان کو موسم بہار میں جب روم و روم میں لڑائی شروع
ہوئی تو وہ اس وقت ۳۵ ہزار فوج سب ویدن میں مامور تھے اس تمام سواروں میں لڑوسی فوج حملہ آور کے پہلو میں جا بوجے کیلئے
روایا یہ حکم کرنے کی تجویز کی۔ مگر اعلیٰ حکام سے منظور نہ ہوئی کیونکہ انہیں جرحانہ پہلو اختیار کرنے کو اجازت نہ عزم موجود نہ ہو کہ
بردار ہونا پڑا مگر جب روسی فوج حملہ آور کا قلب وادی انتر سے گذرنا جواثر نوازک پہون گیا۔ اور ۳۱ جولائی ۱۸۱۲ء کو درہ شیکا
کو رستہ کو بمقام کر گیا عثمان پاشا نے ناگہان بمقام پہون مانو دار کو دروس کو فوج حملہ آور کو مینہ اور عقب کی سلامتی کو
معروض خط میں ڈال دیا۔ اور تاریخ ۲۰ جولائی میں چر نل شیدر شولڈر کو اہد بتا دیا۔ ۳۰ جولائی روسی چر نیلاں کر ڈوزن اور
شافسکوئی کو شکست دی۔ اور دو گرجد میں رومانوی فوج نے پاشا، موصوف کو وہ سوچو جو کر کو تسلیس تھی چھین لی۔ مگر خاص میں
پر تھے جو روس کو سلسلہ در سلسلہ سے خوب محکم بنا لیا گیا تھا۔ روسی اور رومانوی و فوجوں کو حملوں کی کچھ پیش نہ جاؤ تھے۔
جولائی کی جان گذار لڑائیوں میں نتیجہ اب یہ کہ حدیں پاؤں نہ تھے غازی کا میل القدر خطاب عطا فرمایا۔
پانچ ششہ ان میں روسی نظریہ دی سوسا کی طنز پر انچ ملک میں واپس آئے تھے غازی موصوف نے عثمانیہ فوج کی اصلاح و ترتیب جدیدہ
کا م شروع کیا دیا۔ اور ششہ ان سے ششہ ایک وزارت حب و عہدہ پر مامور رہے تھے ان کو بلغاری ہنگاموں کو
دوران میں ۱۲ مہائی ڈوزن یعنی تین لاکھ فوج حیرت انگیز قتل و غارت میں بغیرہ نابالغان میں مع کر چکی تھی۔ اگر شامل موصوف
کی اعلیٰ انتظامی قابلیت۔ فوجی مہدی خدا واد استعداد و بی نظیر جنگی مہارت جو جرم اتالیقوں کی تجاویز کو نصف دایرہ
ہی استقبال کر کے جانتی تھی مدد و معاونت نہ ہوتی تو یہ شاندار نتیجہ کبھی مرتب نہ ہو سکتا۔

۱۔ ہم شاعر ارغمانیہ قیرتمشی کا مسلہ مظهر و تصور پہ سالانہ نمبر ۵۴ میں جو تجارتی و نہیں، مارشل و صوفی شکل
ہی ہوا تھی، صک مستعدی اور بیطی قوت برداشت و جفا کشی کا نتیجہ تھا تاہم جسم و دلتا ادا پرست و چابک۔ قدر و میاں سہ
گنہ گار تھیں۔ انہیں ہم لاوشکاف رفت و حرکات سبک لچکدار۔ اونچی نسبت ایک بھر کا یہ قول بالکل صداقت پر
مبنی ہے کہ ”اور ایسا آدمی جو جو چیز تو مانتا پر شیخی گھبار نیکی نہیں لے گا میں مصروف ہو سکتا ہے“ مثلاً ہمیں مجاہد بروم و روس
سے فانی عثمان کو فوجی کارناموں اور اوکو عبور و استقلال اور غمزدانہ اور شجاعت و ولادت شیراز کو کرشموں کو حالات بالخصوص
تعمیر کر کے لیے سلا لکھ کر و کتب عمارات لیے نامو عمارات و مدن۔

که مشرف بوزیر کرد یعنی کا عهده رکشتمو بیو کا امداد بات کرد و در آن میں دو کچھ عرصہ عثمان پاشا کو زیر کان ایک بیگیدار کا کان افسر بنو
اور اس زمانہ میں بھی سلطان العظمیٰ و در و نارت جنگ کو ادنیٰ طرف خاص توجہ ہو گئی تھی (البانیا کو صوبہ) قوصوہ کا گورنر بنی
بوزیر پاشا مشرف صوبہ اپوزیر حکومت صوبہ میں و سیاسی عہدہ انتظام قائم کر دے اس سماعیہ جیسا کہ بوسینا میں آسٹریائی فوجی کماقت
نے کیا ہوا تھا۔ مگر وہ اس عہدہ پر اتنا عرصہ نہ کر سکا کہ ادنیٰ سماعیہ عہدہ کوئی دریا تیرتھ پہنچا۔

معدودہ اور تقسیمی کی سرحدیں جمع شدہ ترکی افواج کی مکمل فوج پر مشتمل تھیں۔ یہ فوج اپریل ۱۹۱۷ء کو قسطنطنیہ کی روانہ ہوئی اور دوسرے دن کی شام کو آلاسونیا میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا۔ جنگ کا اعلان جوتی سپہ سالار مصوف نے بتایا تھا، ۱۷ اپریل کو فوج کو مشہور ہوا کہ وہ اس کو قریب دوجا کے لینڈوں کو چھٹی کری ٹری کی گڑھی کو موعا فتح کرے۔ ۱۸ اپریل کو انچراکلم کا پہلا حملہ تقسیمی کی بمباری میں ۲۳ میز بڑا ہوا اور ۲۳ کو ہتھام قزوہ توپخانہ کی باجی سازت اور جنگ مائی کے بعد یونانی قلب کو درہم کے کیم کے بعد ایک طرف یونانی فوج کو سیمینہ کی طرف کی گھیر لی۔ فوج کو خطرہ تھا کہ دوسری طرف اس قابل فوجی شاطرتے بتایا کہ ۲۴ اپریل کو ۲۵ اپریل کو لاریسا پر قبضہ کر لیا اور ۲۷ کو وہاں اپنا ہیڈ کوارٹر منتقل کر دیا۔ ۵ مئی کی صبح عرکہ آرائی کے بعد دوسری فرانسوس کو محصور کر لیا۔ جیسے یونانی فوج تقریباً مکمل تقسیمی کی فوج کو خالی کر گئی۔

۷ مئی کو حق تعالیٰ نے ان کے دل میں ہوا اور مٹی کو ترک و دو پر قابض ہو کر ان سے تیار کیا۔ یا جیوں کو اسلہ میں ادھر دھال کر غبارِ افواج کو جو بنائوں کو متبادل کیلئے جس گھنٹی سے گھنٹا نہ سمجھیں (سدا کا رم) بنا دیے گئے۔

ادب و شاکر شاف کا اعلیٰ افسر عمر شری پاشا تھایہ افسر دہلی اور شکر طبعیت کا آدمی جو پرائیویٹ کی شاف فوٹو گریفر
خود سستا انہ سبقت کر چکا شایع نہیں۔ اور صورت میں فکر دیگر تیار کو اور کو ملتا اور کا مدد یا موقوفہ کا انصرام میں کیطرح
کی کاٹ یا یہ ترمیمی پیدا ہو سکے۔ عمر شری محاربہ کا انصرام میں اعتدال اور جزم و جہد کو مد نظر رکھنے کی تاکید کرتے تھے والا غصہ
تھا۔ وہ اس بات کا اثر بھی تھا کہ جہاد پہلو پر جو بیچ سے جھک کر اور والی کجائی کے گرد لیرنہ عزیمت اور بے باک فوجی چالوں کا بہت تھا
مشتعل ہو کر محاربہ میں دشمن کی علامت و توب کی حکمانہ فوج میں محمود علی کا زید کمان نہایت مستعدی سے کام لیا تھا۔ اور شری
کا افسر مقرر کیا تھا۔ مستعمل بڑا اور شریفانہ طبعیت اور مختلف الانواع و گوناگون قابلیت و لیاقت کے ساتھ وہ سب لطیفیات
نے اس کی تمام محنت و مشقت کا جو بھی عطا کر رکھا ہے۔ اپنی خوبصورتی کی بدولت سلطان العظمیٰ اور عساکر عثمانیہ میں جو بعد دیگرے
نماز خدمت میں پانچ مرتبے تھے رہے ہیں۔ صدی کا آٹھویں مشہور میں وہ بحیثیت کرنل میلادیا کی غالبندی و حفاظت کی کیش میں رہا
پھر اول درجہ شاکر شاف کا اعلیٰ افسر اور نوبہ انداز پانچویں اردو (مقیمہ مشرق) کا کمانڈر ہوا۔ عمر شری اس عہد میں اپنی منصبی و فرائض
کو محال و ہر وقت جفا و اور عدم استقلال سے سراسر انجام دیا اور اس کا نام (گ) اور فرض یہ تھا کہ فوجی کو کھتیب میں آمدورفت کے بہتیل
کو کھانا کچھ اور ان کی کیطرح کی رکاوٹ پیدا ہو جوت۔ اور اس کے سبب بڑا درد و محال و سبب اللہ پاشا تھا۔ جو اکثر باتوں میں
نہایت شہسوارانہ و کج و کراہی اختیار کرتے تھے۔ ان کی سرکوبی کا کام بھی انہی کو سونپ دیا گیا تھا۔

اپنی افسر علی عمر شہی، سوا بالکل متغدا و اوصاف رکھتا ہے۔ اور بلا ریب نہ کی کو نہایت قابل مہر ترین اور امداد سرگرم اور
 مستعد شاف فسرین کو نزد میں نال جو حیرت انگیز رنگ قابلیت کا سادھی اوصاف خدا داد پلوینٹیک (دربانہ و معاملہ نمونی کی)
 لیاقت بھی موجود ہے اور مزید بیان بچا وینا دار ہے۔ اور جب منتقلی وقت جنگ کی سرزوت ہو اوس کی الفور بلا تکلف اختیار کر
 لیتا ہے و غالب جو یہ قابل جو کچھ شہنشاہ بنیہ شیر نگار اور تدبیر و سیاست کو میدان میں حیرت انگیز تر ترقی اور ناموری حاصل کر چکا وہ قدر
 روسی یونانی فارسی اور عربی زبانوں کا کمال استاد ہے۔ اور خاص مرتبہ امداد رکھتا ہے۔ گواہی کی پر جوش اور زندہ دلانیت
 بعض اوقات اوس کی آرائی کی تائید میں کیتقد افرط تک پہنچا دیتی ہے۔ سیف الدنور روسی محاربین کی تخت کپتان میں کوارٹیر
 شاف میں کام دیتا تھا محاربہ مذکور کو وعدہ اوس شتر لکیش کا جو دول یورپ نو لکیر یا کی صندھی کی کیلئے مقرر کی تھی مہر یا او
 پھر عرصہ نہ تک بیٹھ کر اوس شاف میں مامور رہا کچھ عرصہ کالڈی کی حریف کا لیمین گول پاشا کا ماتحت پر فیسری بھی کی۔ اور گیارہ
 برس سے زیادہ تصنیف کی عثمانیہ مناسبات میں جنگی امانشی (تاب) راقدہ ترقی اور ترقی بنگا کشی کی بنیظیر قومی عطا کر رکھی ہیں اور وغیر
 کا انھماک پیدل طنز والا ہے جنگی امانشی جو بیک زمانہ میں وہ تقریباً تمام زمانہ میں پیدل پھر نکلا اور ملک اور باشندوں کی حالات و
 ٹھیک اور کمال اوقیت حاصل کر لی اس اوقیت فراہم ہو چکا محارب میں شاکام دیا اور اوسکی بدولت اور اوسکی اعلا فسر کو اس کی
 نہایت بیش قیمت مدد ملی۔ لاریا کو قبضہ کو بعد سلطان العظم نے پاشا کا تہ عطا کر کے اوست قصبہ مذکور کا گورنر بنا دیا۔ مارہ کو دوران
 میں اوس کی بیٹھ کر اوس روز افزون رسوخ وقتہ اور ناموری حال ہوئی گئی۔ جبکہ راجینی نامہ نگار اور افسر ہیں جنگ
 میں موجود ہو۔ وہ سیف اللہ پاشا کو نہایت ہی خوش اخلاق اور متواضع ہو چکا اعتراض کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ کسی
 نے جب کبھی اوس کو کوئی امر دریافت کیا کسی معاملہ میں اوس سے شہرہ لیا۔ اوس نے لا انکار فرمایا کیا۔ اور اوس کی حریفہ و اخلاقیہ
 سے سب کو گرویدہ بنا لیا فوجی کارروائیوں کو برسر اندام ہو چکا تھا کام سیف اللہ پاشا اور انور پاشا دو نو کی سپہ و قضا۔ اور پاشا
 بھی جیدہ اور قابل ترین ترقی شاف فسر میں سے ہے۔ اوس کی تفسیر میں اپنی سلیح اور دلیرانہ کارروائیوں کو خاص امتیاز حاصل کیا اور
 بلا شک اس کیلئے بھی شاندار زمانہ استقبال موجود ہے۔ یہ نوجوان بیٹھ کر لا ایتھر ترین نظم میں ڈھکا۔ و کئی برس حریفہ علی بن
 کا تارہ پر فیسر اور پھر تیسری حریفہ مناسطہ کو خیر لسانی میں مامور رہا کوشاں فی فرامین سکھنے میں مشغول ہو کر باوجود ہر مستعد
 سپاہی راہی اس گئی برسوں کی عہد مشق و اسکی سپاہیانہ مہارت اور جہتی میں کوئی فرق نہ پڑا۔ اور باخصصہ جس محاربہ کو اس کے
 دوران میں اس معاملہ میں جرمی کی سیالی ہوئی کہ اوس کی اپنی اسکی سنگت سرور افسر میں بھی پیدا کر دی اور تمام دوزخوں کا تذکرہ
 ہوا۔ کہ محاربہ راہی و سپاہیانہ کی کارروائیوں کو مشاہدہ کیے سلطنت عثمانیہ اسی نوجوان کو مرکزہ روانہ کیا تھا جہاں کو وہ ستر برس کی
 کیجئے کہ طائفہ اپنی یاد اوجھل پور پور ترقی میں کر کے دولت علیہ کو بھی حاکم کے زیادہ پر خاص و بعد دہائی رگہ شہر کو تیرمیں مشغول
 آئی انھی سیادت قسطنطنیہ کو دوران میں حریفہ السہین کو یہی فرج کی طرح بحری طاقت کو بھی منسوب و انھماک کرنے کی دستا ز نامیہ اور سفارش
 کی جنگ یونان کو وقت کے ملاقات کو خود بھی اس طرف خیال ہو گیا تھا۔ ان دونوں سفارشوں کو مزید توجہ دلا دی اور اپنی دونوں کریم
 فیصلہ کر کے

میں اتحاد کی روح پھونک دی۔ جس کو وہ اپنے اعلیٰ انفسوں کی تجاویز کو قابلیت اور ذات کو ساتھ عمل میں لانے اور تجاویز مذکور کو کثرت سے پہنچانے پر قادر ہو گئی۔ شروع معاربہ میں انو پاشا لغت کرنل تھو اور سکوا خاتمہ پر مجید و کوفیات حسنہ جنرل کو تہذیب پر فائز ہو گیا۔ کچھ عرصہ وہ ان کی عثمانی سفارت میں جنگی امانت بھی سونپی ہوئی تھی۔

اب میں عساکر عثمانیہ مقیمہ تفسیلی کو اعلیٰ افسران کو عمل حالات درج کرتا ہوں۔ اول فیروز خیری پاشا کو ترکمان تھا پاشا موصوف کی عمر ۵۵ برس کی ہو۔ وہ جنرل شاف کا بیٹا کا پڑا نا طالب علم ہے طبیعت کو اللہ تعالیٰ اور صفی ہوئی وہ سب کو اوسکی کئی دغا انفسروں اور مامتوں کی بگڑ چکی ہے اوسی معاربہ میں وہ لغت کرنل بنا۔ اوپیش کو کمانڈر کی حیثیت میں امتحان ملیدونا امور اہم تھا۔ بعد ازاں حجاز کی پالیس کنندہ و کمیشن کا اعلیٰ شہ جوار اور کچھ عرصہ شاف میں رہا۔ لغت کرنل کو عہدہ پر ترقی یاب ہو کر وہ پہلے اوس دفعی ڈویژن کا جوہر و حصہ آیا اور پھر اس کے کمانڈر ڈویژن کا کمانڈر مقرر کیا گیا۔ آخر الذکر ڈویژن اسی کو ترکمان معاربہ دوم دیوان میں شریک ہوا جس کو کمانڈر پاشا موصوف کو تمام دفعی نیکے ڈیویژن درہ طوارپا قاضی ہو گئے لیے ہمارا دیکھ کر اسی کی البتہ اوس پر یہ الزام لگا دیا کہ یہ کفر سالیوس اور دو موکوس کو کھڑک میں دیا۔ ڈویژن کو مسرت یونانی فوج کی سپرہ و پڑا لکھا۔ جس نے گدشت کی وجہ سے یونانیوں کو اور زیادہ اچھی طرح پامال کر دیا۔ سوتہ ماتہ سے جاتا رہا۔

دوم ڈویژن کی کمانڈر پاشا کی فوج میں تھی۔ اوسکی عمر ۵۵ برس کی ہو۔ اس معاربہ میں پیشہ کی فوج کا کمانڈر و کمانڈر تھا۔ وہ نہایت ہی ذہین۔ باخبر تیز فہم آدمی اعلیٰ افسروں میں جو شامک جانتا ہے۔ اویہ عام قیاس بالکل درست ہو اوس کی اعلیٰ افسروں پر ایک صفت یہ مائل ہو کہ اوس کے ترکمان ایک بڑی عید ماسر افسروں کی سلسلہ نشا پاشا تھا۔ اوس میں ڈیوٹ کو مغربی علاقہ کی عثمانیہ فوج میں صفی شانہ ازادہ حسن کو ترکمان جنرل شاف کا اعلیٰ افسر تھا۔ بعد از اس جب دفعی فوج ترسٹھ ملین پر پشتمی شروع کی تو اس کو میدان پانچمہ کو موزوں کیا۔ ساتھ کہ کام سپر کیا گیا۔ اور اس بعد از اس کی صفات کو ترکمان موزوں اور کڑھوں کی توجہ کی گئی تھی۔ یہ سب شہنشاہ میں یونان کو گرفتار فوج فرامگم کیا گیا۔ فیصلہ کیا گیا تو وہ بروصہ کو دفعی ڈویژن کو کیکر لاسونا پوچھا گیا۔ گدشتہ معاربہ میں مامڈر دفعی ڈویژن اوسکی ترکمان تھا۔

فیصلہ شدہ (بقیہ) یورپین طاقتوں کی صحیح فائزہ فائدہ کار والی بگڑ جبر سے دفعی تفسیلی سفارش نکال دیا کہ دفعی ضرورت نہ ہو دفعی سلطان العظم برمنز لوق العیقین واضح ہو گیا کہ کچھ مجبوری اور سامعی مقدمات کی سلامتی حثت مجبوری حثت کے استحکام پر فائز ہے اور وہ پوری سرگرمی سے کیا کہ ایک آئینہ لٹ سے ظاہر ہو مائیکلا اسطرن ضرورت ہو گئی۔ لیکن اس کو یہ تیاس کیا جاو کہ اٹالیا پہلے بالکل ہی غافل تھی۔ جس کے ایس و والی گھبراہٹ کا حلاق پنے بھی کو یہ کو لیا نہ دیکھتا تھا۔ فرق یہ کہ یہ پیدیا کام گنیش پونچھ تھا اور اس میں صرف مردوں میں شمار نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ بچپن میں لگائی جاتی ہوا اور کام کو لکھی دوسری ضرورتوں پر فائز کر دیا گیا جو سلطان العظم کی سادہ مجبوری پامی پر ماضیات دوم ایک طویل حاشیہ پر بحث کر چکا ہیں۔ مترجم لکھا کہ ایک شعلہ آئینہ

جور دوسری جانب برباد واقع ہے۔
 ۱۷ جولائی ۱۹۱۵ء میں پاشا موصوف کو یونان کی سرحد کو دفعی ہنس جس کی شصت کی گولی چلانے سے موت ہو چکی تھی۔ جو کچھ

تیسری ڈویژن کا کمانڈر مہوج پاشا بھی تبدیل جنرل شاف کی تعلق رکھتا اور اس کو مستعد اور قابل ترین مانگا میں سے
تھا۔ روسی بحار میں بھی اس کو جبکہ وہ افسانہ نگار بن گیا تھا۔ خاصی ناموری حاصل ہوئی تھی۔ بحار یہ مذکور کہ بعد وہ چوتھی آرمی کو کمانڈ
کا چیف ہوا اور بعد ازاں ارض روم میں ایک بریگیڈ کا کمانڈر بنایا گیا۔ اس کمان کر زمانہ میں اس کو روسی و ترکی ایشیائی سرحد پر
قلعہ بند اور خوب محکم فوجی کڑھیں کی تیاری و تعمیر کی نگرانی کا کام بھی سپرد کیا گیا تھا۔ اس عہدہ کردہ فوج کی ترتیب جدید کر
کا میں مددگار بن کر وزیرت حرب کو دفتر میں بلایا گیا تھا۔ بحار یونان میں اس کے ماتحت بروصہ کار دیونی ڈویژن تھا۔ جس کے ایک کمانڈر
بقام علی بیوس اور ولیم بیوس یونانی مہوجوں پر کمال دلاوری کو حکم کیا۔

پچھلے دویزن کا کمانڈر جمی پاشا تھا جو فوج حملہ آور کر انتہائی میسرہ پر دے کر تہرہس میں بڑھتے وقت کا تیار اور دلیور وغیرہ
مقامات پر خوب بہادری جو لڑا۔ جمی مستند سپاہی اور کارکن بنی شہرت رکھتا ہے۔ شہر کو اور دن جاگتا دھر معرکوں میں
میں جو درہ شیکا پر ہوئی اس کی بی نظیر شجاعت و استقبال اور بہو مسلکی کی وجہ سے خاص ناموری حاصل ہوئی۔ رڑکی کو ایشیائی
اور افریقی مقبوضات یعنی دان بارٹن اور طرابلس العرب میں مختلف عہدوں پر مامور رہے۔ اس کی انچ ٹانگ کو حالات سے وسیع واقفیت
اور مختلف انواع وگوں کا کلم معقول فوجی تجربہ حاصل کرنا موقع مل گیا جب یونان سے لڑائی شروع ہوئی وہ طرز و فن کار
دویزن کا کمانڈر رہا۔ جہاں حکمرانی سے بغور جمع شدہ فوجیہ ہو چکی۔

چوتھو ڈوزین کا کمانڈر میجر جنرل میرد پاشا مثل اسمیل پاشا کا بیٹا تھا۔ اوسو انوپا کی سعی پارس جو بہت جلد ترقی کی جو نسبتاً چھوٹی سی عمر میں بی شاف میں کام کرنے کو منیر وہ کرل اور سلطان المعظم کا ایجنٹ ہو گیا۔ اس سے بعد اسکی ترقی کی فتنہ نسبتاً کثرت رہی۔ اور نظام برہم معلوم ہوتا رہا کہ وہ اعلیٰ حکام کو فداوش ہو گیا ہی۔ اس لڑائی میں پہلے وہ کسی حمایہ میں شریک ہوا۔ ۱۹۰۹ء میں بنانہ مناسب انچوہ وقت پر جریل کر جبہ پرفا زہ ہوا۔ اور لاسیکا کو زہنی ریجیڈ کا کمانڈر بنایا گیا۔ اس ریجیڈ کو ساتھ وہ میدان کا نڈا لڑ گیا۔ اور عمر شدہ کی ترقی پاکر حیف شاف فہر قمر بنو پر عمر شری کی جگہ پانچویں ڈوزین کا کمانڈر بنادیا گیا۔ طور مندرجہ صدر سے نظریہ پر واضع ہو گیا تھا کہ قہر شیا تمام سربراہوں اور فہر جنرل شاف میں رہ چکے تھے اور عساکر کثرت میں محض اپنی برجستہ علمی تعلیم حرلی اور فوجی خدمت کو ذاتی تجربہ اور وسعت معلومات کو طفیل بنہ بیج اعلیٰ مراتب پرفا زہ ہو چکے تھے صرف تیسرے ڈوزین کا کمانڈر مدموع پاشا ایسا فہر جو جسے معمولی سپاہی کو درجہ سے ترقی کی۔ اوسو ۱۹۱۰ء میں مقام پلیو نا منظر شجاعت و بہادت دکھائی۔ مگر محولن کو دروسوں کی بغاوت کو وقت تک اسکی جیت انکھن فوجی قابلیت پورائو و مانا سکی اور نہ دنیا پر فوجی بہرین ہو سکی۔ اس بغاوت پراوسو ۱۹۱۰ء میں شرکت کر باہم پاشا غالب آکر فاک اس حصہ کی خوفناک اور ویرانک بھسل گئی ہوئی رہائیوں کو کجباگی وادیا بغیروں کو دل بدل راہی منہ سعدی اور مہارت کی اس طرح نے الفو غالب آجا کر کوسلید

۱۹۶۱ء میں جو حالات ہو رہے تھے اس اور دوبارہ جولائی ۱۹۶۱ء میں جو صورت حال عہد حکومت کو ایک تھیم میں منظر میں آئی تھی اس کو نظر میں رکھ کر معاہدہ چھوڑ کر یہ لگا کر درود کو کہ یہ پہلی بناوت تھی سابقہ شورش کو حالات تاریخ خاندان عثمانیہ میں مندرجہ میں ترمیم

اوسے جنرل کے رتبہ پر فائز کیا گیا اور حیدر آباد کا گورنر بنا گیا۔ ۱۸۴۹ء میں وہ وہاں سے الہ آباد کو تبدیل ہو کر دہلی کا گورنر بنا گیا۔ کیننگھم کے علاقہ کو مشورہ پشت اور گجگنجا باشندوں کو تباہیوں میں رکھنے کے لیے زبردستی دلی داغ اور فوادی خیمہ رکھنے والے حاکم کی ضرورت تھی معاربہ روم و یونان میں اول سے آخر تک مشرور و منسرا کر دیئے ڈیزین اوسکے ماتحت رہا۔

توپخانہ کا کمانڈر رضا پاشا تھارہ نوجوان اور بخوبی تعلیم و تربیت یافتہ جنرل اپنے منصب کو متعلقہ دست و بیضا علی نقیبت رکھنے کو علاوہ اعلیٰ افسر کو فریض کو بھی پراپورا واقف تھے وہ گولڈن ملڈن (شاخ زندین پری فلیج قطنیہ) کے مدرسہ توپخانہ کا پرانا طالب علم جو کمانڈر پراپوراسکی عمر چالیس برس متجاوز تھی وہ بھی بہت ہی کم عمر تھا کہ اس سے نر تعلیم و مطالعہ کو ملے چار برس جزئی میں بسر کیا حکم ملا۔ اوسکے ساتھ ہی ۲۴ ویں فیلڈ آرٹلری (میدانی توپخانہ کی) جہت میں ایک فسر کی عہدہ پر مقرر کر دیا گیا۔

توپخانہ کے معاملات کو متعلق اوسکی توفیت۔ یاقوت اور ہدایت کسی قابل ترین و پرین افسر توپخانہ سے کہ نہیں۔ اوسکی تعلیم تربیت کامل ہے۔ اور جدید ترین اصولوں اور قواعد کی بخوبی ماہر ہونے کے علاوہ بہادر اور مستعد آدمی ہے۔ لٹری شروع ہونے کو کبھی کراؤ نہ بہت ہی متوسل و عرصہ میں فوج توپخانہ کو ایسی مہم کی اور کمالیت سے اس سے فروتر اور درست کر لیا کہ فوج نہ کوہنے زیادہ تر ماتحت و فطر کی عہدہ تربیت اور اداریہ اس وصف کی بدولت کہ وہ صادر شدہ احکام کی نفاذ فوراً کو پہنچ جاتا تو مجاہد میں شاندار کارناماں لکھا ہے۔

محبوبہ اپاسر میں تجربہ کار نبیرہ آغا محمد غفلی پاشا اعلیٰ کمانڈر تھے۔ اوسکی فوجی ناموری کا سکہ روسی معاربہ کو وقت سے بھیجا ہوا ہے۔ اوس وقت وہ عثمان پاشا کی زیر کمان فوج کو ایک ڈیزین کا کمانڈر تھا۔ اور اپنی فوج کو ملینا اور اور خانیہ کو مدینا مقام دو بینک کی عیادت طریق سے محافظت کی تھی۔ اس بہادری کی طفیل اوسکا نام شیر و دو بینک پڑ گیا تھا۔

اس معاربہ کے بعد وہ غلٹ جبل کو رتبہ پر فائز ہوا ۱۸۵۹ء میں بائینار جنوبی البانیا یا پیرس کے صدر مقام) کا گورنار اور ۱۸۶۰ء میں اس عہدہ کو ساتھ ہی ترکی افواج تھارہ سرحد یونان کا کمانڈر بھی بنا دیا گیا۔ معاربہ روم و یونان کو شروع ہو کر اپنی عمر ستر برس کی تھی جنہیں پچاس برس افسر اور تقریباً بیس برس غلٹ جبل رہا۔

بھاتوان تین کمانڈروں کا ذکر کیا جاتا ہے جو معاربہ کو دوران میں سرحد پارس پر کمانڈر تھے یہ کمانڈر غلٹ جبل بنیان مصطفیٰ پاشا عثمان پاشا اور محمد سعد الدین پاشا تھے۔

مصطفیٰ پاشا کی ملازمت کا حصہ کثیر و لذت جنگ کو فوجی اور انتظامی سرشتوں میں بسر ہوا تھا۔ جہاں وہ کسی قدر افسر شری و شاف اور کسی قدر کسرت کی تربیت پیدا اور دستی کو کار و بار میں مصروف رہا ۱۸۵۹ء میں یونان کا گورنری پر بھیجا کا کمانڈر تھارہ ہوا۔ اپنی علی خدمت کے متذکرہ صدر شعبوں میں جنہیں کام کو نوا کی نسبت طبعی طور پر بہت قیاس کر لیا جاتا ہے کہ وہ فوج کو کثرت و معاملات سے صحیح صحیح علم و توفیت رکھتا ہے۔ اوس کا اہل اصلاحات کی بنیاد قائم کر دی ۱۸۵۹ء میں اس نے بغاوت کو پہنچا ڈر

پر مصطفیٰ پاشا اور کو انظار پر مامور کیا گیا۔ اور اس کام کو متوسل سے عرصہ میں کامیابی کا ساتھ برسر انجام ہو چکا دینے کے صدیں لے اسکی مفصل کیفیت کے لیے دیگر معاربہات پر توجہ مرکوز م۔

لفٹنٹ جنرل کو تہہ پفاڑ کیا گیا۔ گدشتہ محاربہ یونان شروع ہونے پر وہ اپنا ڈویژن الیکاپاڑ گیا۔ لیکن اسی پہنچا ہی تھا کہ اسکی اہلانوئی پلٹوں کا ایک حصہ باغی ہو گیا۔ پھر وہ نظریہ ہو کر قسطنطنیہ پہنچا گیا۔

لفٹنٹ جنرل عثمان پاشا جبکہ وہ بحیثیت کپتان ہیڈ کوارٹر شاف میں تھا۔ دوسری رہنمون میں کام لیتے تھے کہ یورپ میں بھیج دیا گیا تھا اور ان دوسروں کو بعد میں پشیز برگ کی عثمانیہ سفارت میں لاشی ہتھ کر دیا گیا تھا۔ اوسنی ڈاروینلی کی قیادت اور استحکام میں قبل تعریف مذمت دی۔ اور اوسکی سول میں اوس اعلا کش کا ممبر بنا دیا گیا۔ جب قلعہ دیوں کو نقشہ اور تجاویز سپر وقصیں محاربہ یونان کو آغاز پر وہ لفٹنٹ جنرل اور ڈویژن کا کمانڈر بنا دیا گیا۔ اوسنی انواع کی کامیابی کے ساتھ کام لیا اور باضفصوص ہر کلاور میں بنات قابلیت اور شجاعت دکھائی۔

لفٹنٹ جنرل محمد سعد الدین پاشا سید کوارٹر شاف کا کرن اور ہر ہنگو دینا میں یہ پاشا کا ایڈیٹنگ تھا پھر محاربہ روس کی آخری حصہ میں سلسلہ یو کو قریب شریک کا زارہ محاربہ کو بعد کے دوران میں ۱۶۰۶ء کی چوٹی میں عرب میں کرنل کے تہہ پر فائز ہو گیا تھا۔ وہ کچھ عرصہ وزارت حرب کو سر شستہ میں مامور رہا اور کوالی صیف میں کام کرتا رہا۔

اسی بنیادت کو دوران میں امپیرل شلنر کی حیثیت میں وان کو بھیجا گیا۔ جہاں وہ ملا علیا کی پر حوشی و تشویش کو فرو کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اوقات کو صلیب سلطان المظلم نے اسے طبعہ ثنائی کی سر صبحا مل علیہ جمل عطا فرما دی۔ محاربہ یونان میں اسکو ایک دینی ڈویژن کی کمان تو فیض کی گئی۔ حالانکہ اسکی لڑائی میں عثمان کو ڈویژن کو ساتھ شریک تھا۔ فریق میں جنگ ملتوی ہو جانے پر پھر سر شستہ حرب میں اپنی پائے کام پر چلا گیا۔

فصل ہفتم ترکی بیروہ جہاز

جبر افکار بیان ہو کر برسی افواج کو علاوہ ترکی کی بحری طاقت کو بھی گو۔ و گدشتہ محاربہ میں ہی خیف قسم کا کام دیا اور اسکی فوجی قوت کا اندازہ کرتے وقت مد نظر رکھ لینا واجب ہو کر ترکی نوی (دو تہہ بحری طاقت اور جہازات) میں تین

لاس اسب کو قائم ہے۔ اس کی ترکی فوج کی نسبت ایک واقعہ اور ضعف مزاج فکر کی راجح جہاں سال کو تہہ اور شاہد کو مد قیہ لگتی تھی۔ یہ کہ دنیا بھر نہ ہوگا۔ انکا نام کپتان یمن ہو اور ولایت کو ایک ہزار برس کی فوج کی موجودہ حالت کا ششہ لائی حالت سے اوصاف متقابلہ کیا ہے۔ انکی تحریر بعد ان الفضل ماسدلت بر کلاخیا بنات قابل وثوق ہو سکتی ہو۔ صاحب موصوف نے دوسروں کو اسوقت کی ترکی فوج کی حالت پر ایک رسالہ شایع کیا تھا جس میں انہوں نے یقین کو ساتھ تحریر کیا تھا کہ ترکی فوج ان خطرات کے غلبہ سے علیحدگی کشن کی گراں ہر مگر یہ مجلس خود علیحدت ایر المونس میں اور جبرار برید کو شکیر اعلیٰ کر فی تہی ہو۔ یہ لگتی ہیں کہ کئی تہہ لڑائی میں غلام اسکا مد مقابل کوئی ہوا بی شجاعت و کارآمدی کا پورا ثبوت دیگی۔ وہ اب محاربہ روم یونان کا تہہ جو خوش ہو کو بی بیان باطل درست ثابت ہوا۔ لیکن اس مہم میں ترکی فوج معتبر ہو۔ اپاس کو مد کہ اسکا تہہ جو اور دوسروں کو

آہن پوش جہانوں میں توپوں کی حفاظت کو لیے پیپ پروف فائبر میں ان کو نام سٹوریج حیدر و آثار توفیق ہیں۔ اول الذکر
 بقیہ سٹوریج (بے) کی لڑائیوں اور محاربتوں کو حالات نہایت شرح و بسط کو ساتھ تحریر فرمایا ہیں۔ جس میں انہوں نے ترکی فوج کی ترقی کا ذکر کیا
 ہے جو اس کو پچھلے برس میں اصل ہوئی ہوئے شہر کی ترکی فوج کی نسبت وہ تحریر فرماتے ہیں کہ عمارت روم و دس میں ترکی فوج کو اس میں
 نقص یہ ہے کہ اسٹاف کا اس میں نام و نشان نہ تھا اور اس فیلڈ مارشل کا قال در جابل محمد مختار پاشا (سید اللہ افغان) کو ساتھ کوئی
 اسٹاف نہ تھا اور نہ کوئی افسران کو ساتھ تھا جو دشمن کی جمعیت اور ملک کی قدرتی کیفیت کو معائنہ کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ بہت
 تھوڑے افسر تھے جو بڑے کہتے تھے۔ اور تھوڑے ہی بہت تھوڑے تھے۔ اور جو تھوڑے ہی وہ آسٹریا کو چھپو سوئے میدان جنگ میں ترقی ہو کر آئے
 نہ کیا گیا تھا کہ ایک فاصلہ پر کھڑے اور پھر بٹھا کر وہ جانتے ہی نہ تھے۔ ڈوئیزوں پر گیندوں اور جھنڈوں کو کمانڈر اپنی اپنی فوجوں
 کا مہذب اور ان کی فوجی فعل و حرکت کرنے کو فہم نہ تھا۔ اور کپتوں کو صاف رکھنے کو کیوں کوئی کوشش نہ کی تھی۔ میدان جنگ
 لینے تقریباً کوئی ہسپتال موجود نہ تھا اور مجروح سپاہیوں کو عناصر قسطنطنیہ سے منظوری ملنے سے پہلے قطع نہیں کیا جاسکتے تھے۔ میدان جنگ
 میں جیڑ نہ ہونے کا لکل خالی تھا اور کمرسٹر کا انتظام کہیں نہ تھا۔ دینا تھا کہ اس میں کلاں فٹسٹ بلا پو ایو۔ ڈوئیزوں کو کمانڈر عثمان پاشا و
 ابیہ پاشا (سید دونو) افسر صوبہ اپاسر کی فوج پر مامور تھے حکماء مثل ام پاشا سے کوئی تعلق نہ تھا اور جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور علمی و علمی
 و فوٹو گرافنگ میں پورے مہارت تھے۔ اسٹاف افسر ایسٹریا چالاک اور نہیں تھے کہ کسی فوج میں ان سے بہتر نہیں دیکھا گیا۔ فوج پارٹ
 کے دونوں ڈوئیزوں کا اعلیٰ اسٹاف افسر سرجن اسد وصال لیکس کی برس جیڑ میں رہ چکے تھے۔ اور ٹوپی کی چوٹی سے لیکر بوٹ کی ٹری
 تک ہر چیز بند ان کی سپاہی گسری کا شاہ تھا۔ تمام جھنڈوں کا افسران اور اسٹاف افسران کو ملک کو نہایت درست نقشہ تقسیم کر کے
 تھے جب یہ اس کے بیان پر تھے۔ وہ بین کے کمانڈروں کو اس نقشہ کو علاوہ ایک ایک نہایت ہی عمدہ نقشہ لکھیں۔ اس کے بیان پر تھا
 ان کے عمدہ نقشہ کو کسی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ فوج کو ہلکا تھا۔ اور گویا سیانی یعنی اکثر اردوں کو کلاں جاتے تھے۔ تاہم حکم مذکور نہایت قابل فہم
 درستی اور سرعت سے کام دینا اور ایک دور کو ہر دو کو فرائض کو نظام فوج میں کوئی سمجھتی تھیں۔ اور وہ مذکورہ گیندوں پر گیندوں کو ایک
 صفائی و پاکیزگی میں اپنی آپ ہی نظر تھی۔ آدمیوں اور گھوڑوں کو پینے پانی کا الگ الگ انتظام تھا۔ پختا نہایت مہیا طعمہ بنائے گئے
 تھے اور ہر روز نصف لکھو جاتے تھے۔ میدان فوجی ہسپتال ہر ایک ویزن کو ہڈی کو اس میں موجود تھوڑے ایک ایک مقام پر یوزائن مقام فلپا ڈر ایک
 بمقام ہلاک اور پانچ جانی میں تھوڑے سبب مجموعہ دو ہزار بیار اور مجروح سہا سکتے تھے مگر خوشی کا مقام ہر ایک کی ڈاکٹر اور ہر ایک کی
 چنداں بھروسہ نہ تھی۔ قطع اعضا کو لٹو قسطنطنیہ سے اجازت منگوانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ یہ امر مہیاں کہ اعلیٰ طبیبی اس کے راز پر پھر
 جانیہ کو ہڈی کو لٹو فوجی خزانہ بھر رہا تھا۔ اور عثمان پاشا ہر وقت نہ فقط ان دھماکوں کو جتنو کا فوری بار بار دیکھو اس طرح کے بجائے
 کہ وہ دیکھتے تھے کہ لٹو فوج کو لٹو جہیز کرباں خیزی جاتی تھیں ان کی قیمت بھی نے انور اور گریڈ تھے۔ سپاہی بھی روپیہ نہ خالی نہ ہر
 تھے۔ ان کو بھی تنخواہ بار بار ملتی رہتی تھی اور گویا لٹو فوجی طبعاً لٹو مار کو عادی ہو گئے۔ گروم آدمی کو لٹو (رو) کے سپاہی نہایت
 احتیاط و التزام کے ساتھ ہر ایک چیز کی حکمت ادھیں ضرورت ہوتی تھی۔ قیمت ادا کر دیتے تھے۔ مٹی کے خیموں میں جانیہ (بغیر ۱۶)

دو ہزار آدمی سوار ہو سکتے ہیں فرنگیٹ حمیدیت کرکوں کی بحری صنایع و کاریگری کا نمونہ ہے اسکی تعمیر مکہ میں عبدالعزیز کے عہد میں شروع ہوئی اور بشکل تمام کہیں مکہ میں جاکر ختم ہوئی لیکن جب اسی موجودہ سلطان کو سعید و مفتخر نام سے مسووم کر کے سمندر میں اتارا گیا تو انجینئری اور عملاتی مقصود کی وجہ سے اسکی قابلیت ہوا بنا برین اسی پھر دوسری جہازوں کی تعمیر کا آغاز مین سپر بنایا۔ جہان و مہر سے اپنی زندگی تعلقنا غور نہ کر اور سچ بچا برین بسر کر رہا ہے۔

اسفرنگیٹ اس جہاز کو کہتے ہیں جو کاروت اور مصافی جہاز کو مین مین ہو۔ بالفاظ دیگر اسی جہاز مصافی جہاز کہتے ہیں۔ اسے بریکس انجینس میں ٹرکی کی موجودہ حالت میں لکھ چکا ہوں میٹر ویل نے سنیدین انجینری کی بات سال ۱۸۷۰ میں میدیکہ کارخانہ یا آرٹیفیکل سولہ ہزار ٹن کا مین و جہیز بتائی تھی کہ اسکی تسلیع و تدبیر وغیرہ نصب کرنے کا کام اب تک مکمل نہیں ہو سکا یہ جہاز اس پر مین جو مینچ ۱۸۷۰ کو گولڈن ہارن پر دروایا نکل گیا تھا اس پر ٹیو کی روٹنگی اور اسکی جہازات کو عمل حالات وکیل مورخہ ۱۹ اپریل ۱۸۷۰ کو مکند برڈیل نوٹس ملاحظہ ہے۔

قسط نظنیہ کو مکند گاہ گولڈن ہارن شرح زمین ۲۰۰۰ مچ کی تہ پر کہ جہیز غنائی جہاز اور مین تارینہ و کشتیان نائب دریا البحر حرن راجی پاشا کو زیر کمان روانہ ہوئے۔ انھوں قماشائی ان کی ردائی کو دیکھنے کیلئے بند گاہ کو سواہل اور مکافوں کو چھوڑا اور ویچوں پر جمع ہوا اور انکے جوش کا کوئی حدود حساب نہ تھا دسی سفیر اور کئی اور سفراء بھی موجود تھے۔ جہازوں کو گذرنے کیلئے پورے چار بجے گولڈن ہارن کو دو نوپلوں کو درمیان میں اٹھا دیا گیا۔ اور پلوں کو دو نوجانب فوجی پر کھڑا ہو گیا تاکہ اسکی ازائی کو عذاب پہی دفعہ کی میر و فائے مستقیم حرکت کی ہے۔

سب سے پہلے سم ویدیا میں پوش و حرکت کی اور اس کے کپتان نے اسکو نہایت سلیقہ اور پاکدستی سے چل کر درمیانی رہتے ہی چوتھے ٹنگے مقبلا گذرنا یہ جہاز ٹرکی پر مین سب سے پہلے اسکا وزن ۱۰۰۰ ٹن اور اس پر بھاری توپیں نصب ہیں اسکو تار ہوئے ہوئے اگر کہ اس پر گندہ مین لیکن پیچھے اول درجہ کا جنگی جہاز تھا جو تار ہوئے ہوئے غنیمت اس کی ٹیپ ٹاپ اور ہرنگ اور بھی زیادہ ہوئی ہے۔ اس کو بعد ایک چھوٹی سی گھر چلی مار پیڑ کو کشی گذری۔ اور پھر حمیدیت آہن پوش چوڑی کٹھن میں تیار کیا گیا تھا۔ اسکو سے سب سے چوٹا اسکا وزن ۶۰۰ ٹن ہے اور صرف ایک چینی دیوان بھگوان کی کٹھا ہے۔ اس کی قریب ہو چکا کہ اس کی کھولنے کا مدد نہ ہو گا لیکن کپتان نے پھر قریب کے جہاز کو بھی طرف لوٹا لیا۔ اور پھر سیداک کے پل میں ہو گا لا۔ حمیدیت کو بعد آہن پوش عثمانیہ نیز تار کی ساتھ بند گاہ سے نکلا۔ اس پر چھ ایک مار پیڑ کو کشی۔ اور ایک تار پیڈ وکرور روانہ ہوا۔ اور پھر آہن پوش عزیزیت شامیہ اور عزیزیت دونوں ایک جیسے جہاز مین ہر ایک کا وزن ۶۰۰ ٹن و رفتائی گھنٹہ ۱۲ میل اور ہر ایک پر ۲۰ کپ اور نارون فلت توپیں ہیں۔ یہ دونوں جہاز کل ٹرکی میں سے تار ہوئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کو بھید ہر گھنٹہ گذرنا۔ یہ ۱۰۰۰ ٹن وزنی ہے۔ اسکو تیار ہوا تھا۔ اور سابق الذکر جہازوں سے مختلف طرز کے۔ اس جہاز کو گذر کر وقت بارش ہوا جیسا کہ اکثر لوگ متشر ہو گئے۔ مگر تیار ہونے کی تعداد میں کوئی فرق نہیں نظر آتا تھا۔ سب آخر درمیانی اگن بوٹ ہر گاہ۔ اسکا وزن ۱۰۰۰ ٹن ہے جو ٹرکی گولڈن ہارن کو مکند برڈیل

برج دار جہازات۔ عزیزینہ۔ محمودیہ۔ عثمانیہ۔ اور انھان میں سے ہر ایک پر دفنی توپیں دو دو آہن پوش بیٹے زرہ چندان میں پر
تکی زرہ کی چادر میں دس انچ دیر نہیں نصب ہیں۔ ہر ایک پر دو لٹ۔ ۱۰۔ انچ کی۔ آٹھ۔ ۶۔ انچ کی۔ چھ چالیس کی۔ چار جلد چلو کی
اور سات بیٹنی توپیں ہیں۔ جو سب کی سب ایک قسم کی ہیں۔ علاوہ میں ہر جہاز پر ایک چھوٹی تار پید کشتی بھی رہتی ہے۔ اور ہر ایک
میں دو تار پید و نالیں لگی ہیں۔

انکے بعد برج دار جہاز عبدالقادر قابل کرے۔ جو آہن پوش کرندہ گشت کنندہ جہاز کا کام دیکھا۔ اور سکا وزن ۳۷۷۷
ٹن ہے۔ انجن ۱۵۰۰ گھوڑوں کی طاقت کو ہیں۔ جو جہاز کو تمام چرخوں سے چلائی گئے۔ اس پر جدید ترین قسم کی بہت سی توپیں نصب ہیں
ایم سی لیکس کو بیان کے مطابق یہ جہاز بھی تک تیغیہ ہے۔ مگر مکمل ہونے پر جدید ترین قسم کا اور ہر طرح سے ترکیبیہ و کھنیا
مضبوط اور کارآمد جہاز ہوگا۔ اور اس کے اضافہ میں بڑی کوبہت تقویت مل جائیگی۔ ان بڑی جہازوں کو علاوہ سات چھوٹی آہن پوش
کا روٹ فوج بلند مقدم خیر عون اللہ معین ظفر ابلائیہ۔ آثار شوکت اور نجم شوکت ہیں۔ انکے وزن دو ہزار سو لیکر ۲۸۰۰ ٹن
تک ہیں۔ اور رفتار اسی لیکر ۱۵ تا ۲۰ فی گھنٹہ۔ یہ گراں وزن کوٹھ کی طرف سے بھی جانیوالی آر مسٹر گت ورمیانی جہامت کی
کرپٹ کی جلد چلو والی۔ اور بیٹنی توپوں اور نیز لوازات تار پید سے مسلح ہیں۔ زیادہ ہو کر زیادہ ان کی صرف حفاظت ساحل کا
کام لیا جاسکتا ہے۔ مگر چونکہ ان کی زینوں کی چادر میں ۱۵ انچ سے بھی کم دیر میں وہ جدید ترین قسم کی توپوں کو سامنے زیادہ
عرصہ نہیں ٹھہر سکتے

شکی کو پاس دہر کر برجوں کا ایک ٹی ٹرآمد و جہاز موسومہ معظرمین بھی ہے۔ اور سکا وزن ۲۵۰۰ ٹن ہے۔ زرہ چندان میں
نہیں۔ رفتار صرف باہر ٹانگی گھنٹہ کی گھنٹہ کی مسافت ہے اور ٹونہ کی طرف سے ہرنو والی آر مسٹر گت توپوں کو مسلح ہے۔ آہن پوش
جہازات کی بڑی کوبہت دو دریائی لگن بوٹوں۔ قلع اسلام۔ و ممدیہ۔ اور آہن پوش لگن بوٹ شہر کا بھی ذکر کرنا لازم ہے۔ اول الذکر
دو جہاز نصف نال کی توپوں کو مسلح ہیں۔ اور ہر ایک کا وزن ۳۳ ٹن ہے۔ شہر کی جہامت چار سو ٹن کی ہے۔ اور دوسرے
کرپ۔ دو جلد چلو والی اور دو کھار توپوں سے مسلح ہے۔

متذکرہ صدر آہن پوشوں کو علاوہ شکی کو پاس تار پید و جہازات کا بھی معمول بڑی ہے۔ آہن تین تار پید و لگن بوٹ (موسومہ
نعمت پلنگہ) یوشا بن دیا) جدید ساخت کی ہیں۔ دو جہتی کو کارخانہ کارٹن کی ساخت میں اور ایک جسکی رفتار ۱۹۰ تا ۲۰۰ ناٹ
کے درمیان ہے۔ قلعہ طیف کی سلطانی کارخانہ بحری کی ساخت ہے۔ انکے علاوہ دو تار پید و غرق کنندہ جہاز (موسومہ برق افشان
و طیار ۱۵) اول درجہ کی۔ ۷ دوم درجہ کی اور ایک سوم درجہ کی تار پید و کشتیوں اور دو زیر آب چلنے والی کشتیوں میں برق
افشان اور طیار جزیری کو بندر کھیل کو کارخانہ جبرانیائی کی ساخت میں اونکی رفتار ۲۵ ناٹ ہے۔ تار پید و کشتیوں میں سے بھی اکثر جزیری
سے ڈالیکٹ سے چونا چکی جہاز جببہ عون توپوں کی صرف ایک قطار ہوتی ہے۔

تذکرہ بڑی کوبہت مانی ٹھہراؤ شہر کے لوگوں کو محاذ دہم میں دیا ڈینوب اور بحیرہ اسود کو نادر میں روسی تار پید و لگن بوٹ (موسومہ

مختلف کرافٹوں کی بنی ہوئی ہیں اور جدید ترین طرز کی ہیں۔ بالفاظ دیگر ترکی بیڑہ کا جدید ترین ساخت رکھنے والا حصہ یہی بیڑہ تار پینڈوان ہے۔

بلانڈرہ جہازات میں جو موجودہ زمانہ کی بحری لڑائی میں شامل نہیں ہو سکتے ٹرکی کو اب اس آٹھ اول دوم سوم درجہ کے کرور ہیں۔ ان میں سے چار جہاز کا نام دیں۔ کیونکہ گویا ہر کھٹیف اور کوئی راہ نہیں لیکن اندرونی طور پر وہ دو (کوئی تھیل) کے فولادی اور گاؤم ہونے کی وجہ سے بہت کچھ محفوظ ہیں۔ ان آٹھ جہازوں کے علاوہ ۱۴۸ اول دوم اور سوم قسم یا درجہ کے انگیوٹ کی بھی پیداوار اور چودہ چار چرخوں سے چلنے والی و خانہ جہاز (سٹیر) جدید بانی اور دیکھ بھال کا کام دیتے ہیں۔ متعدد تعلیمی اور کئی بار برداری کے جہاز بلانڈرہ جہازوں کی ترکیبی بیڑہ میں موجود ہیں سوخوم قلعہ کی ہم کے بندر جو بیڑہ پاشا۔

لے سوخوم قلعہ اور اس کے شمال مشرقی ساحل پر بندر پورٹی پچاس سالیں قبل بحال شمال واقع ہے۔ مسٹر اولیو تارخ میاں دروم و درو میں اس ہم کے حالات بالاجمل یوں لکھتے ہیں۔ ”روسیوں نے اسی قلعہ کو پچاس ہزار فوج لیکر دس ہزار ترکی فوج سے جھکا کا ٹر معین حملہ درو کی پھیل گیا تھا۔ اور ان کو فتح کر لیا۔ مگر اسی کو ترکوں کو بھی سوخوم قلعہ میں نمایاں فتح حاصل ہو چکی تھی۔ ۱۳ مئی کو چار سو پونش فرانگیٹ۔ چار بیڑے یا برمداری کے جہاز۔ ایک خبرسٹل کشتی۔ متعدد ہزار فوج۔ پانچ باری توپانہ۔ اور پچاس ہزار انگیوٹ کے جو بیسی باشندوں میں تقسیم کرنے کے لیے ساتھ لیا گیا تھا۔ پوٹی سے چالیس سال اور باسیہ کے ساحل پر بندر ہوئی۔ یہ سب جہاز اور فوج بحالی پاشا کو زیر کرائی تھی۔ ساحل کو قریب پونچھ ترکی فوج خشکی پر اترتی شروع ہو گئی۔ سوخوم قلعہ کا اندر نے یہ دیکھ کر کچھ فوج حملہ درو کا مقابلہ کرنے کو لیے اور طرف بھیج دی۔ مگر اسی دن رات کو وقت جلد ترکی فوج خشکی پر اترتی تھی وہ پھر جہازوں پر سوار ہو گئی۔ اور دوسرے دن صبح میریڑ قصبہ سوخوم قلعہ کے سامنے نمودار ہو گیا۔ یوم قبل کی کارروائی سے اس فوج کا حصہ کثیر شہر سے باہر چاچا تھا۔ ترکی امیر البحرین پاشا نے شہر پر گولہ باری کی۔ جہاں غنیمت چندان تقاریر سے جواب نہ دیا۔ بعد ازاں امیر البحرین نے کینڈا پر خشکی پر اتر کر اور انہوں نے آبادی کو مسلمان حصہ کی بددوشی پر قند کر لیا۔ اور پھر کچھ باقاعدہ سپاہی چند علماء سمیت چکر قابل میں میں جو بیسے باغی ہو رہے تھے۔ روسیوں کو بخلاف جہاز کا دھڑکے کو لیے جہازوں کو بھیجے گئے۔ ترکوں کی اس فتح سے امیر البحرین کی بغاوت کو مزید تحریک لگتی۔ اور انہوں نے کئی جگہ روسی افواج کو منفرد دستوں کو شکستیں دیکر بھجایا۔ اس ملک کے باشندے بیٹھے ہیں کہ کون سے بہت کچھ جیتے ہیں۔ اور اس جانگداز و بہادرانہ جدوجہد میں جو شہرہ کاف شامل روسیوں کی حکومت کو بخلاف کرتا رہا تھا انہوں نے بہت مدد دی تھی۔ یہ لوگ باقاعدہ لڑائی میں چنداں کارآمد نہیں مگر متفرق و بے قاعدہ طرز و طریقہ (یعنی انہوں نے) وغیرہ کے پناہ میں مکران الی کرنے میں عجیب جہارت رکھتے ہیں۔ ناظرین کو اس بات سے ہم کو محال حالت کے ساتھ ہی پہچان ہوگا جو کہ روس کے مورخ نے اس ہم میں جو برٹ پاشا کیسی اور انگریز افسر ملازم باجمالی کی شرکت و شمولیت کو گواہی دے کر نہیں کیا۔ پھر خوب کچھ یہ بھی لکھنے کے لیے ہم کی نسبت یہ لکھ دیا کہ وہ ان کی زیر کمان گئی تھی۔ اس تعصیب کے ساتھ ہی اسپاہیوں کی بغاوت کو مستحق دینا محال نہ ہوگا کہ گو شروع شروع میں اس کو بہت سی امیدیں تازہ ہو گئی تھیں۔ مگر بالآخر ہمارے کہ اختتام سے پہلے ہی روسی اس کو فرو کرنے میں کامیاب ہو کر

مان نقد بیک اور انکو شاد و کزیر کان دین شاد میں بھی انگری قوم کو انفرسے کہے لوین سیم کی تھی۔ تنکی آہن پر
 کہی بیڑوں میں جمع تھیں۔ دو ایسے جہازوں کوئی خدمت پیش نے پر ایک ایک جہاز ایک اسکو تار نامی کہی۔ دو چار کھی لکیریں
 چنے۔ تنکی دو چار کو ایک ٹر میں جمع کر کے مشق و فوج لگائی گئی۔ چنانچہ اگر اب صف آرائی کے دو چار کو انفرسے شاد و فوج
 نقل و حرکت کرانی جائے تو بحر میں خدمت کی طبعی قابلیت اور ستوراد کو اچھا جو تکی بیڑوں کو لاکھوں۔ سپاہیوں اور افسروں میں
 پائی جاتی ہے کیسے ہی مشق و فوج کا عادی و ندرہ جانی و جہد و شاکستہ شبہ تصادم وغیرہ کو ضرور نامبارک نہ جانتے ہیں۔ سلطان
 بیڑوں کو مجھو یا نہ گوشت نشینی میں نہیں گذشتہ میں شاد و فوجی نقل و حرکت پر نامبارک ہے اور فعل میں ایسی پرچہ و دراست کہی کہی کوئی تیار نہ
 کشتی تن تھا سمندر کو روانہ ہو گئی۔ اس کی کاری اور عادت گزینی کا نتیجہ ہوا ہے کہ جب بھی متحدہ جہازوں کو یکجا باہر بھیجنے کی ضرورت
 پڑتی تھی ہے جیسی کہ اوقات پیش آتی تھی جبکہ جزیرہ قیصر جہاز ہوں نہ لرون پر (۱۹۲۷ء میں) تعلقہ تعلقہ
 تھا اور چند کی جہازوں کا اوسکی پیشوا اور مستقبل کو لیا کہ جانا لائی اور تھا۔ تو غیر معمولی جدوجہد کرنا پڑا۔
 بیہ صفہ (بالت) جیسے ملک جو قوم تھا اور دیگر متعدد مقامات کو خود بخود غالی کر کے واپس چلے گئے۔ ترکوں کی اس کوشش کو مقابلہ پر
 روسوں نے بھی اسی عریا میں کو بناوٹ پر کھڑا کر دیا تھا لیکن اس بناوٹ کا انجام بھی اسیا میں کی بناوٹ ایسا ہی ہوا۔ ستر
 سالہ جرمی نوینہ کا یہ بیان ہرگز مبالغہ آفرین نہیں۔ چنانچہ جنگ یونان کو دوران میں جب متعدد آہن پوشوں کو بندر سے نکالنا
 حکم صادر ہوا تھا۔ کوئی ہتھیار یا دیوں میں صرف ہوئے۔ اور گولڈن لرن کو پلوں میں و جنہیں جہازوں کو گذرنے کو الجھ رہے
 کر دیا جاتا ہے۔ ان کو نہایت احتیاط سے لگایا گیا تھا۔ اور چونکہ کئی برسوں کو بعد پہلی مرتبہ ان پہنی قلعوں نے حرکت کی
 تھی۔ تقریباً دوا شہر اس نظام کو دیکھنے کو گئے گولڈن لرن کے دو نوکاروں پر جمع ہو گیا تھا۔ مگر اب یہاں کسی
 عاشقین تیار کیا۔ جن یہ کیفیت بہتر دیکھی تھی۔ آہن پوش بڑے کا قصد کثیرا بہ سمندر میں مامور ہو۔ اور صرف تھوڑے ہی گھنٹے
 لنگر کا میں باقی ہیں جو مرست ہو جائے کہ حد تقریباً ہر گھنٹے یہ اسی میدان کا شہر کا کٹر بڑا شہر ہے۔
 قیصر حمی و بارانہ طغیانہ کیا وہاں کے استقبال کے لیے تکی جہاز بھیجیں۔ ابغالی کو کوئی خاص تردد نہ کرنا پڑا۔ اس قابل
 جین فوجی انفرسے ایک جگہ تک کہ یہ پہلے وہاں بھی پر فزنی ہے۔ جسے بالکل بے بنیاد تو نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن حد تک
 سے ضرور بڑھ ہوئی ہے۔ ترکوں نے زبردست و کوجہ وہ انجینئری اور مدافعہ وغیرہ میں یورپین اقوام کے برابر بھی ملک ترقی
 نہیں کی لیکن اب وہ غافل نہیں رہ گئے۔ اور ہم پختہ کی لگنا کوشش کر رہے ہیں۔ حمید جہانیں قیصر اس ناقص رہ جائے
 اور کسمند پر ٹھیکہ قابو میں رہے گا کہ ایسے ہی صنعت کو ایسی کچھ ناقص نہ ہو کہ مکمل ہو سکے۔ یہ دیکھ کر ہم سب
 اس کو اچھی اندازہ ہارت بھی واضح ہو رہی ہے کہ ترکوں میں علم کجاست جہاز کے بنانے کی قابلیت پیدا ہو گئی ہے۔ مزید برآں
 جرمی انفرسے کی خبر یہ ہے کہ یہ طبع منکشف نہیں ہوا کہ ترک جہاز نہ کر کو نقص کو درست نہیں کر سکے۔ سلطان کا رخا کے چند
 حالات و ترکوں کی جہازی صنعت کی موجودہ کیفیت ایک نامور مہر وطن مسلمان یاغ شمس العلما موسیٰ علی نے اپنی سفر نامہ
 درود و نامہ میں تحریر کی ہے۔ جو صاف ظاہر ہوا کہ ترکوں کو اس صنعت میں بھی قابل تعریف ہمارے پیدا کرلی ہے۔ یہ ایک عمدہ فوجی ہے

کیلئے کھنسن اور صنعتیں مشکلات اور رکاوٹیں موجود ہیں۔ اور نہ صرف یہ بلکہ جو ایک چھوٹا سا گنچہ نمایاں ہے، یہ پلین خمر کی طرف منسوب
ہے۔ مشرق کی جانب کوہ اولمپس اور کوہ اوسا کے سلسلہ سے شمال میں سلسلہ کور کی ٹہری ہوئی شاخوں سے اور جانب جنوب
کوہ سارا و تھریس اور سر فلک شوار گندار جبال اور اثیاسے گھرا ہوا ہے۔

تفصیلی بات تک جس قدر خط ہو گا میں وہ تقریباً کہے سب سمندر کی بجائی شمال کی طرف سے پہاڑوں کو عبور کر کے کیونگے پیر
اسکی جہت شمالی سرحد کی طبعی بنیاد ہے۔ مشرق میں کوہ اولمپس بڑی عمارتوں کو بیرونی کوہ پر کپشتہ دار بنانا دیا اور
شکل میں سمندر کی طرف اٹھتا چلا گیا ہے۔ اور جاکھایق بادلوں اور گھاٹیوں سے ٹپکا ہوا ہے۔ بائیں کنارہ سمندر کو برابر کی ٹکر
جو اس سلسلہ کوہ کی عمودی ڈھلانوں سے گذرتی ہے۔ پہاڑی ٹیلوں اور آبشاروں کو مستطال اور پراثر آب و ہوا سے سیلابوں
کی وجہ سے نہایت خطرناک ہو رہی ہے۔ اور اسکے راستہ آبنماؤں کی فراغت اس موقع پر جہاں کہ یہ ٹکر وادی میں سے داخل
ہوتی ہے نہایت آسانی اور کامیابی کے ساتھ ہو سکتی ہے۔

مغربی کوہ پر کپشتہ دار بنانا دیوار کا کام مت نہ وہاں کوہی سلسلہ سے ملتا ہے۔ وٹسٹریا کی دریاہی وادی سے اور کیریف
جنوبی مقعہ و نیوہ کو ایک خاص قریب قابل گذر کر جاتی ہے۔ یہ ٹکر گرونیاسو ایک درہ کو جاتی ہے جو سطح سمندر سے ۴۰۰ فٹ
بلندی پر اس ٹکر کے رستہ سے متروک و اس پار میں کوہ مقام ہائیڈرا پر پتھری کرنا یا تفصیلی کو مغربی میدان میں سے ہو کر نکلا
پر پڑنا ممکن ہو گیا ہوا ہے۔ یہ ٹکر وہی درہ نکاس ہے جو جیکا اور پڑ کر ہو چکا ہے۔

ان دونوں کوہی شیعوں کو دونوں (شمالی) سر سے اونچا ہاروں کی دیوار سے آپس میں جوڑ دیا ہے۔ مشرق و مغرب میں بھی
ہو نہیں۔ یہ خاصیا اور بنیادیاں کو دشوار گذار و ہیبت پہاڑیں جنہیں سے ڈسکا ٹا اور ٹیکا لاگو دریاں صرف کپٹنڈیاں
سے گذرتی ہیں۔ صرف اس موقع پر جہاں کہ اولمپس کا مغربی دامن ان پہاڑوں سے ملتا ہے مشرقی شیب پایا جاتا ہے۔ شیب
اور جگہ اچھے ہے جہاں وادی زرغینہ و شتریزا سے بارہ یا تیر فٹ کی فاصلہ پر واقع ہوا اور مقام سرد و (قرنیر) اور
سرک کی سطح ہوتا ہے جو سطح سمندر سے ۱۰۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع و جہاں سے اس کو گذرتی ہے۔ جبکہ ٹکر کوں فاصلہ ۱۰۰ فٹ

بیشمار سابقہ) اور اسکی اشاعت و کامیابی کو کیے گوشہ کی مگر مسلمان ایسے نہیں سوچے کہ کسی کو جگہ جاک سکیں اور انہیں خصوصاً اہل
ہی جگہ کو جگہ کی ماں دریا رحمت الہی جو جاتا اور مرزا زغیب بروں آید و کار کی بکنہ انہیں کچھ خوش میں ملا تو وہ دوسری
بات ہے لیکن اس تمام کوئی اور وجود و کل اور سرسبز و دیگر جہاں قوم ملت اخبارات کو مضامین جو اس کو جگہ مشرق کی جگہ کو تھے۔ اس کتاب
کو آخری حصہ میں گذشتہ وار ڈاکمی رنگ شہر اوقات کے ساتھ

جو سلطنت عثمانیہ اور اسکے محلات تو بات میں گذرے ہیں اور اس میں جو کچھ نہیں کہ شاید اس کتاب کو ناظرین کو
ہی کچھ حد پر دکھائی اتر ہو جائے اور وہ بعد ازاں مطالعہ خود اپنی گھر سے ہی اس مبارک کام پر روپیہ کٹانے پر ہی آمادہ نہ ہو جائیں
بلکہ اسکی کامیابی و اشاعت عامہ کی امید بھی کوشش ہو جس میں کہ نہ تو فی ننگ و راز و ریزہ شخصی یا از روی ادرا و لوالہ الغری کو بغیر منافی تصویق
والہم الحوق و عیدہ اطفالہ

میں قسطنطنیہ کے حوالہ کی تھی۔ تو انہوں نے دریائے رخنہ کا کل طاس دریا و سکا قندرا جنوبی خم منتقل نہیں کیا دیا تھا۔ جبہ تبصرہ سوا و کوئیدہ سانی اور موقع حاصل رہا کہ وہ سر دیا کو قاعدہ الجیش بنا کر خواہ دریائے مذکور کو جنوبی پہاڑ کو گنارہ کنارہ و دو فی نیکو اور دماسی جا کر مغرب کی طرف سر ٹنارہ و اور لاریسا پر شقیہ می کر دیں۔ یا الاصونا و درہ ملوٹانہ وائی کو رستہ مشرق کی طرف سران و نوشہروں پر حملہ کر دیں۔

سرحد سرحد جنوب تین سی لیکر نو میلوں تک کو بعد پر دریا سکا ملوریا اپنی اس وادی ٹپیں بہ رہے۔ و سکا ملوریا و نائج تحسلی کو شمالی سرحد کو تقریباً بالکل متوازی ہے۔ یہاں سرحد سرحد مراد پولیٹیکل و ملکی سرحدی یونانی زبان بولنے والی آبادی کی سرحد اس سی چالیس میل اور اوپر جو دریا سکا ملوریا پر بڑے قصبہ ترکی کالا اور لاریسا واقع ہیں۔ ان کی آبادی داسے بیکر سولہ ہزار تک ہے۔ دریا سکا ملوریا کو بائینی حصہ کو شمال میں بالکل قریب کوہ اولپس ترکی ملا قیس ۵۰۰۰ فٹ بلند کھڑا ہے۔ یہ مشرق کی طرف خلیج سالونیکا کے جنوبی جانب عرب سالم دریا کی شاخ سنڈاپو وک یازر غیر ملکی کے گمراہ ہے۔

سنڈاپو وکس کی ایک چھوٹی سی شاخ پر جو سیدی اولپس کی نکلتی ہے۔ الاصونا کا چوٹا سا قصبہ جسکی اس محاربت کی طفیل عالمگیر شہرت ہو گئی جو واقع ہے۔ اسکو مسلمان باشندے دو سو گھروں میں دریا کو بائیں کنارہ پر اور یونانی الاصل باشندے چھپان گھروں میں دریا کو دائیں کنارہ پر آباد ہیں۔ یونان اور ترکی کی پولیٹیکل سرحد کو و نو طرف الاصل کی طرح اکثر دیہات و قصبوں میں مسلمانوں اور عیسائیوں کی مخلوط آبادی ہے۔ لیکن محلے جدا جدا ہیں۔

وادی ٹپس جب دلفریب مقام ہے۔ جبکہ دلکش منظر کو کناروں تک لمبر نہایت ہو کر چھپا رہی ٹالوں سے ہر وقت تانگی اور ٹنگھنگی پہنچتی رہتی ہے۔ و نو طرف کی پہاڑ و رختوں اور مختلف قسم کی گہا سوں سے ڈھنپ رہتے ہیں۔ پٹانوس سے عشق سچان اور دوسری قسم کی بلیں چھٹی ہوئی ہیں۔ اور ڈھلانوں پر جا بجا احتیاط و شوق سے نصب و کاشت کردہ بادام و انار کو درختوں کو تانگی بخش باغ کھڑے ہیں۔ اور انکی بیجوں بیج صاف و پاکیزہ پانی کے چشمہ جاری ہیں جسے ہر جگہ ہر اکمال منفع و خوشگوار و صحت بخش ہو رہی ہے۔

وادی ٹپس کو دانے سے چنیل لگے جانے چرس بابا کا گاؤں خود بخود نظروں کو اپنی طرف پھیر لیتا ہے۔ گاؤں کوہ کسا ووس (اوجہ) کو ہیں میں ایک مدور میدان پر آباد ہیں۔ اسیں ایک نہایت خوبصورت مسجد ہے جسکو گاؤں کو بانی حسن نام ایک شخص نے تعمیر کرایا تھا۔ یہ مسجد نہایت دلفریب موقع پر سرد اور صوبہ کریمینار و رختوں کی جہت میں واقع ہے اور چاروں طرف کیلے کو درختوں اور پاکیزہ و صفا و روشن گہری ہوئی ہے۔ شاہراہ دریائینی اس کو دیگر کنارہ کو باجرن بابا کو بچے سے گذرتی ہے۔ اور بنابرین لاریسا سے سالونیکا کو جانے والی مسافر عموماً اسکی سیر کیونکر انہیں گزشتہ سہ ماہیہ درہ صلح سمندر سے ۱۴۸۰ میل بلند ہے۔

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ حسن یا بزدلانہ قدیم کو مشہور قصبہ الایا کو موقوفہ پر آباد ہے۔ حسن بابائے آگے سرک کیلو
 کو درختوں کو ایک خوبصورت جنگل میں سمگلز کرتی جو ان گزیتوں کو جنگلی مہلین یا کی طرح لپٹی ہوئی ہیں۔ اور درختوں کے
 گھنے سایہ کی تاریکی میں دریا اس فرحت بخش اور روح افزا وادی میں سوائسی خاموشی اور مسکات کو ساتھ گزرتا ہے
 کہ گویا وہ اپنی منزل کے مقصود اور آرا مگاہ میں پہنچ گیا ہے۔ پانی بظاہر ساکن اور بحیر و حرکت نظر آتا ہے۔ کہ دیکھنے
 والے کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ برکنار جو ایسا دہ درختوں کی جڑوں میں نکل رہا ہے۔ اکثر جگہ دریا کو کنارے خوبصورت
 گہاس اور اوس درخت سے جسے یورپ میں پاک شجر کہتے ہیں ڈھنپے ہوئے ہیں۔

قدیم اٹلی تفسلی یہاں ہر سال اوس مہیب زلزلہ کی یادگار میں جسے تمام علاقہ کو ویران کیے کپ کی گھاٹی بنادی
 تھی۔ جن میں مٹا کرتے تھے۔ کیونکہ گہائی مذکورہ کو پر زور سیلابوں اور چشموں نے لاریا کو خوبصورت میدانوں کو پھر
 پہلے جیسا درخیز بنا دیا تھا۔ جن کو موقوفہ پر قریب و جوار کو قصبات کو تمام باشندہ وادی میں جمع ہوتے۔ اور ہر جگہ
 دیوتاؤں کو سامنے خوشبودار اشیاء جلائی جاتیں۔ دریا پانی اس کشمیں سے جو گاتارا دہر اور ہر جگہ لگاتی رہتیں ڈھنپ
 جاتا اور متصاع جنگلیں۔ مرغزاروں اور دریا کو کن روں پر میریزین پہنچ جاتیں۔ اس جشن میں ایک عجیب خصوصیت یہ بھی
 کہ اوس ہر غلاموں کو مالکوں کو ساتھ پوری آزادی اور مساوات کے ساتھ ملے جلنے کی بھی اجازت نہ ہوتی تھی۔ بلکہ مالک غلام
 ہو جاتے تھے اور غلام محمد دم۔

ترکوں کو تفسلی پر حملہ کرتے وقت اون دواضلع میں جن میں لاریسا و کو ریلیو لاین اور و لوکا لیکٹا۔ لاین رہا
 فیرو۔ ولسٹینہ اور تریکا لگنڈرتی ہے۔ کیڈر علی طبعی رکاوٹ یا تکلیف دہ وقت حال نہیں ہوتی۔ ان اضلاع میں زمین کی
 طبعی بناوٹ دشوار گزار اور بکھری ہوئی تھیں کیڈریرہ ناکہ دیگر اضلاع کی کیفیت ہے۔ مزیہاں ان لائنوں کی دوطرفہ
 اراضی زیر کاشت اور فروغ ہے جس سے حملہ آوروں کو بشرطیکہ فصلوں کو عذاباً برباد نہ کیا گیا ہو۔ کافی رسد اور چارہ
 یہم پہنچ سکتا ہے ضلع سا، وریا یا مخصوص نہایت زرخیز ہے۔

لاریسا اور الاصونا کو درمیان جو مخالف الفوج کو ہمید کو رٹھتے مندرجہ ذیل اس سے جو متحدہ ونوی و تفسلی سرحد
 سے گذرتے ہیں۔ موجود ہیں۔

اول۔ ایک پلڈنڈی۔ وادی ہیری آس سو ڈوہم نیک ڈاسی ہوتی ہوئی درہ راوینی میں سے جہاں سے یونانی
 علاقہ شروع ہوتا ہے۔ یونانی ٹنا ووس اور لاریسا کو جاتی ہے۔ یہاں بہت بہت لہنا ہے۔ پلڈنڈی کہیں دریا ہیری کی
 ویش کنارہ پر گذرتی ہے۔ اور کہیں بائیں کنارہ پر ہے۔ اسکی مشرق میں کوہ کتری کا سلسلہ جو کوہ اولپس کی شاخ ہے
 موجود ہے۔

دوم۔ وہاں سے جو الاصونا اور ٹنا ووس کو درمیان سے چھوٹا ہے۔ وہ اول الذکر پلڈنڈی سے جدا ہوتا ہے۔

اور کوسو پست سات میل بجانب شرق کو پارنا کوہ یا پالیما ڈیا کوہ میں دھونواس گرتا ہے۔ ترکی جانب درہ کی بلندی سطح سمندر سے ۸۸۵۰ فٹ ہے۔ اور چٹانی بہت سخت اور عموماً ہے۔ مگر ٹراووس کی طرف آرائی نسبتاً آسان و سہل ہے۔ یہ درہ عین سرحد پر واقع ہے۔ سوم اور چہارم درہ خراب اور دشوار گزار راستی میں جالاوٹا سوار کیا اور خاصکوی سے تحصیل نیزہ کو جاتے ہیں۔

پانچویں سنگر سمندر کو عموماً ساحل کو کنارہ کنارہ واپس کو مشرق میں بند کاسٹیریا سے پلاٹا مونٹانا واقع مقدونیہ کو اور وٹاں کی سالویرا کو دناؤ کو جاتی ہے۔

سطح زمین کی بناٹ ہر جگہ ایک جی ہو چو نہ دار چٹانیں سنگلاخ جنبہ صفت کہیں کہیں درخت ہیں۔ جاکجا پہاڑی ٹالواؤں رکھتے ہیں۔ درگچہ بالکل خشک۔ اور کہیں بہت ناک تیزی سے بہتے ہوئے سیلابوں کی وجہ سے قابل گزار۔ راستی خشک اور دو طرف کی چوٹیاں گنچی اور بے شجر ہیں کیفیت درہ ملونا کی ہے۔

ساتھ لایم اس علاقہ کی سرحد کی تعیین نے الجھٹل کی کو حق میں کی گئی تھی۔ مینا کسا اور جیلیا کی ترکی باتریاں درہ ملونا کو دونوں ہم ترین دھنوں کی بجوئی حفاظت کرتی تھیں۔ مینا کسا کی باتریاں درہ ملونا کی بلند ترین چوٹی پر جہاں سے کل وادی زمین رہتی ہے نصب تھیں اور مٹی کو دھنوں اور مورچوں کی محفوظ کر دی گئی ہوئی تھیں۔ و جیلیا ڈاماسی کو قریب ہے۔ دونوں مقامات کی باتریوں میں ۳۰۰ فٹ اور چھپچھپ نظر کی کپ تو ہیں تھیں۔ ان دونوں کے علاوہ درہ ملونا کے شمالی سرحد پر مقام سلورا کی بھی ایک ترکی باتری موجود تھی اور سرحد کو کنارہ تمام اہم اور کارآمد بلند یوں پر فوجی چوکیاں اور گڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ مگر یونانی جانب پر فقط معدودے چند گڑھیاں تھیں۔ ایک ٹوکرٹو کی گڑھی جس میں کو دھنوں سے سخت کر لیا گیا تھا درہ ملونا کی حفاظت کے لئے موجود تھی۔ با باقی کل سرحد پر درہ رونی کی سخت کو لئے مقام سدر و پولوس زرگوس کی متضاد بلند یوں پر مختصر سی مورچہ بندی کر دی گئی ہوئی تھی۔

شمالی یونان کو دریا جنگلی لحاظ سے چنداں وقت نہیں کھتی۔ موسم گرما میں وہ عموماً کم و بیش خشک ہو جاتے ہیں اور بنابرین اس موسم میں وہ دشمن کی پیش قدمی میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتی۔ موسم سرما میں پانی کناروں تک جمع ہوتا ہے اور بہت تیزی سے بہتا ہے۔ لیکن چونکہ ان دریاؤں کا پاٹ کچھ زیادہ نہیں۔ ان پر آسانی سے نل بنا کر جا سکتے ہیں مشہور دریا یہ ہیں۔ ساکم دریا جو شمال میں خیرے مشرق کی طرف بہتا ہے۔ چھوٹا سا سرحدی دریا آٹا جو مغرب میں ہے۔ اور آس پر دیوٹاموس جو جنوب میں بہتا ہے۔

دو لوگس لاریسا اور دو لوگس راہرکیا لاکا لاکا کی دونوں یلوگس لائمنوں نے یونانی فوج کو ٹراکام ویدارہ تعمیر و لایمہ اتھنسر سے لاریسا کو جو نہایت ہی اہم اور کارآمد یلوگس لائمن تیا کیجا رہی تھی۔ اور سپر وپیہ کی گنجائش نہ چلنے سے لایمہ میں کام بند ہو گیا تھا۔ جو ایک شروع نہیں ہوا اور لائمن بہتونا مکمل ٹھہری ہے چنداں نقصانوں میں

اس لین کو مکمل دکھایا گیا ہے۔ مگر بغلط ہے۔ تھمیلی غیر ساوی وسعت کو دو ٹیڑی میدانوں میں منقسم ہے۔ چھوٹا شمال میں ہے اور بڑا جنوب مغرب میں۔ ان میدانوں کو جبال دو داہی و دورہ وشی طاع (جو ایک ہزار سو بارہ سو ایک بلندی ہے) اور جنوب میں جبال خاصا دیاری و کوہ قرطاع (جو ۲۰۰۰ فٹ بلندی ہے) ایک دوسرے کو جدا کرتے ہیں۔ شمالی میدان کی جانب شمال تھملوی سرحد کے پہاڑوں کو گہرا ہوتا ہے اور سمندر ہی اسی اوسا او پہلی اون کے پہاڑ جدا کرتے ہیں۔ یہ تیز طوفان ہلندہ کو مہستانی سلسلوں کو محیط ہے۔ اور وکلو کار و تسا و تریکا لاکھ طرف فراخ گھاٹیاں اور جنوب مغربی میدان کو ملا رہی ہیں۔

تھملوی میدان کو جنوبی حصہ میں فرسالاہ یا فرسالوس کا مشہور قصبہ دریا راتی پیاس کو کنارہ ایک پہاڑی کے شمالی ڈھال پر ایک زرخیز میدان میں واقع ہے۔ قدیم اگر پولیس کو کھنڈرات اس پہاڑی کو طویل دونا دونا کر کے پکھڑا ہو سکی سابقہ عظمت و شوکت کا پتہ دے رہی ہیں۔ جنوب کی طرف اوس پہاڑی کا تقریباً سین ڈھائی ہزار فٹ بلندی سے جالتا ہے۔ وولوتریکا لاکھ یو فرسالوس میں بھی لارسیا لامیہ کی سرحد کو تقاطع کرتی ہے اس اتصال سے جنوب اوس کی قدر و منزلت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔

شمالی سرحد کی سرحد تک کو پنج کی طرف جنوب میں سلسلہ کوہستان اور تھریس فراخ و عریض فصیل کی مانند مغرب کی طرف و شاندار و ہر ہر اہرام کی شکل کو مخروطی کوہ ٹھفر ٹوس (ویوشی) سے شروع ہو کر مشرق میں فصیل و ہر تک چلا گیا ہے۔ اس سلسلہ کی سطح مرتفع جیسے جابجا پہاڑیوں کو سلسلے گہری میں سیر حاصل اور سرسبز ہے اور اون کی طرف میں جو چٹاندار ہیں تقریباً عمودی ڈھال کھاتی ہوئی تھیلی میدانوں کو جاتی ہیں۔ مشرقی جانب سطح مرتفع و ہر کی زرخیز ساحلی وادی کی دو طرف سلسلوں میں جا کر ختم ہوتی ہے۔ شمال کی طرف اس سلسلہ کو کئی ندیاں منقطع کرتی ہیں۔ دریا انی پیوس (شمار لی) اور اوسکی و دونو مغربی معاون۔ ڈومو کوئی کوئس اور تھیلی میدانی سلسلہ سے نکلتے ہیں۔ وادی انی پیوس کے پہلو پہلو جس طرح المیر کو ساحلی میدان کو جاتی ہے وہ بہت کمٹھن ہے۔ لارسیا و براہ لارسیا کو جو ہر سرحد کو جاتی ہے۔ وہ ڈومو کوئی کوئس کی وادی سے گزرتی ہے۔ اس وادی اور سرحد کی ایک عمودی فصیل پر ڈومو کوئس کا شہر واقع ہے جو اوس مغرب نظر کیوجہ سے جو شہر کوئس کوئس تھیلی اور اوسکو وسیع میدانوں کی جو جانب مشرق پٹی اون اور اوسا (کسا ووس) کو جانب شمال و لمپس کی برف سے ڈھنی ہوئی چوٹیوں سے اون کی غلب و ویوشی ادا کر افیا کو سرحد تک حال رخ برادران ہو گھری ہوئی ہے ہو سکتا ہے۔ عام شہر رکھتا ہے۔ یہ شہر ایک بلند کوئی کوہ کی پشت پر زین کھڑے بیٹھا ہوا ہے۔ اس میں سولہ سو مسلمان اور یونانی آباد ہیں۔ اور لاریہ فرسالاہ کا ایک مشہور پہاڑ ہے۔ ڈومو کوئس کو اسیل کے پہاڑ پر طویل خاصی سیدھی سرحد درہ فور کا جو جبال اور تھریس کا بہت ترین درہ ہے جاتی ہے۔ لامیہ اس درہ کو آٹھ ٹھنوں کی مسافت پر ہی بہت سرحد پہلے الجور نہیں۔ مگر کھنڈرات

دو سال کے لحاظ سے خاصی عمدہ حالت میں ہے۔ سلسلہ اوتھریس میں جبکی بندی ہزاروں لیکر چھڑا ریفٹ تک ہے۔ یہ ایک درہ چندان وسیع و فراخ ہے۔ باقی سب کے محض پتھر کی کوہی پکڑے ٹیاں ہیں۔ یہ کل پکڑے ٹیاں بلا استثنا ایک دوسرے سے ملنے کو بغیر سطح مرتفع سے شمالاً جنوباً گزرتے ہیں۔ برسات کی موسم میں ان پکڑے ٹیوں سے گزرتا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے اور اوتھریس اور بند گاہ سٹائی لیس کو تھسلی کو سامان حرب و رسد اور لنگ بھیجنے کے لئے صرف یہی حربہ سلسلہ اوتھریس اور اوئی ٹاکی درمیان وادی سپر کی اس میں مغرب سے مشرق کی طرف ایک خاص حقول سرک گزرتی ہے۔ یہ وادی بولی سے لایمہ کو اور وٹوں سے سٹائی لیس کو جاتی ہے۔ اکثر یہاں پکڑے ٹیاں اس سرک سے قطع کرتی ہیں۔

اس لحاظ سے سٹائی لیس کا بندر بہت وقت رکھتا ہے کہ وہاں ہر قسم کی ایک سمندر کا راستہ پہنچ سکتی ہے۔ ہر قسم کا سامان حرب و رسد سمندر کو پہنچا جاتا ہے اور پھر بارش کا فوریوں پر درہ ہڈ کا یا سلسلہ اوتھریس کو دیگر دروں میں سے کو بھیجا جاتا ہے۔ نور کا کہ علاوہ سلسلہ مذکور سے شمال سے جنوب کو تین ایسی پکڑے ٹیاں گزرتی ہیں جنہیں کھڑا چل سکتا ہے۔ اور دو مغرب میں ایک اور راستہ پہاڑ دینی کو جاتا ہے

ترکوں کو لنگ غیرہ بڑے فاصلہ سے پہنچانی پڑتی ہیں۔ مگر ایک تو خود صوبہ تھسلی ہی سے فوج حملہ آور کی ضروریات کے کچھ حصہ پورا ہو سکتا تھا۔ اور دوسری انہوں نے یونانیوں کی طرح اس معاملہ میں غفلت نہیں کی تھی بلکہ شروع سے ہی وسائل بار برداری کا خوب احتیاط سے انتظام کر لیا تھا۔ مزید برآں اس ملک میں جو زمینیں کی فوج کا تھ مشق اور جو لگا ہوا جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ آمدورفت کو کافی راستہ موجود تھا۔ اور گوریلو یا لائین یونانیوں نے بیکار کر دی تھیں۔ اور اسلئے ان کو کوئی فریق نایدہ نہ اٹھایا تھا۔ مگر اس سے بظاہر کوئی برائی نتیجہ پیدا ہوا شمال کی طرف سے حملہ کر نیوالی فوج پہلے میں اوتھریس پہنچتی کرتے وقت آخری قدرتی رکاوٹ جبال اوئی ٹاکی کا کھنچ سلسلہ ہے جو وادی سپر کی اس کے جنوب میں واقع ہے۔ اور جبال اوتھریس کو جنوبی جانب سے درجہ زیادہ بھیا تک۔ کچھ اور اور دشا رگزار ہے۔ جبال اوئی ٹاکی پہاڑیوں کو مجموعہ موسومہ کالی ڈر و مون اور ضلع لایمہ کے درمیان۔ تھروپا سلی کا مشہور درہ کہ ہستانی سلسلہ میں سے گزرتا ہے۔ زمانہ قدیم میں تھسلی سے وسطی یونان کو صرف اس راستہ سے فوج گز سکتی تھی اور اسلئے جنگی لحاظ سے وہ بڑا اہم وقت رکھتا تھا۔ مگر موجودہ زمانہ میں اس کی بڑھت بہت کچھ کم ہو گئی ہے۔ کیونکہ سیلاب اور طوفانوں سے اس کی بناوٹ بہت متغیر ہو گئی ہے۔ موسم سرما میں تو اب بھی زمین لدلی ہو جاتی ہے لیکن گجانیوں بالکل خشک ہو جاتی ہے۔ اور نابریں کو برسات میں کثیر القدا فوج کیلئے اور سپر سے گزنا مشکل اور وقت طلب ہے۔ لیکن اب یہ کہنا کی طرح درست نہیں ہو سکتا کہ در و تھروپا سلی غنیمت کی پیش قدمی کو روکنے کو لینے بہت دور رسد سکنڈ کا کام دے سکتا ہے۔

فصل تہسم الفواج کی صف اولین

یونانی فوج

یونانی فوج فوری اور پانچ حصہ تھیں ہی محاربہ کر لیتے تیار اور اسکی جمیعت جنگی معیار و پیمانہ تک بڑا دلچسپی تھی اور اسکا کچھ حصہ تہسی میں بیچ لگایا تھا۔ اور بقول جرمن شاف افسر اس تہسی کی نیو انتظام بھی کر لیتے تھے۔ کل جمشٹیں جو پہلے تین تین کی تھیں چار چار ٹینوں کی کر دی گئی تھیں۔ مگر اجتماعی کارروائیوں کو دوران میں بار بار کی قطار کو ناقص انتظام و رگہ وڑوں کی قلت بہت تکلیف اور وقت کا سامنا کرنا پڑا۔ ریزرووں کی پہلی طلبی کو وقت سے ہی اس معاملہ میں بہت کچھ کوشش لگائی تھی۔ مگر پھر بھی اس خرابی کا کامل فیض نہ ہو سکا تھا۔ جنگ کا اعلان ہونے پر سپاہ کو مصافی فوج کی صفوف میں مرتب کیا گیا۔ تمام اعلیٰ کمانوں پر افسر مامور کر دیے گئے۔ اور تمام اعلیٰ افسر سڈ کوارٹر میں جمع ہو گئے۔

یونانی افواج بقیہ تہسی کی جنگی ترتیب ذیل تھی

سپہ سالار - شہزادہ قسطنطین ولیعہد یونان۔	ہیڈ کوارٹر لاریسا
حاضر باش - جیٹنٹ۔	کپتان حاجی بطرس
اعلیٰ شاف افسر - کرنل ساوٹس ساکیس	اول ڈویژن فوج پیدل - مکمل افسر کرنل کریس
سیجینٹل - ڈریسی نوس۔	اول انفنٹری ریگیڈ - کمانڈر کرنل ڈیو پوکر
ایضاً -	ایضاً -
پاپاڈیامانو پولوس	اول انفنٹری رجمنٹ - دو پلٹنوں کی
گلیس -	تیسری - - -
زولوفوس	دوم انفنٹری ریگیڈ - کمانڈر کرنل انڈیا ناڈیر
چیف لفٹنٹ -	ہفتم انفنٹری رجمنٹ
اول کسٹڈ افسر - لفٹنٹ کرنل گالامینس	ہشتم - - -
اعلیٰ طبی افسر - ڈاکٹر ڈیامانو پولوس	

افواج ذیل بھی اول ڈویژن میں شامل تھیں

چار پٹن ریفیل برداروں (ڈویژن سپاہیوں کی)۔

یعنی اس ڈویژن میں دو ریگیڈ اور ہر ریگیڈ میں مذکور صدر رجمنٹیں تھیں۔

ایک رجبٹ سواروں کی۔

چار میدانی اور تین کوہی باتریاں۔

اول ڈویژن لاریسا اور قرب و جوار میں مقیم تھا۔ اور اوسکی بعیدی چوکیاں سرحد کو پہنچتی تھیں۔
قابلہ تھیں۔ یہ ڈویژن یونانی فوج کا دستہ یمن تھا۔

دوم ڈویژن کمانڈر۔ جنرل مارو میکالیس۔

سوم انفنٹری ریگیڈ۔ کمانڈر۔ کرنل ٹاسٹراس۔

دوم انفنٹری رجبٹ۔

چہارم رجبٹ۔

چہارم انفنٹری ریگیڈ۔ کمانڈر۔ کرنل کلامانوس۔

یہ ڈویژن ترکی لا اور کلا پاک میں مقیم تھا اور تسلیوی فوج کا دستہ لیا تھا۔ اپریل کو ہینس دو نوڈ وینس

کو ریزرو اور تحفظ فوج کی ہاپلینس ہزارہ کی مجاہدین اور نیزاجینی والینٹر بطور کمک آئے۔ انہیں اپنی علیحدہ

علیحدہ ہاپلینس بنائی ہوئی تھیں۔ کامل طور پر یونانی سپہ سالار کو ماتحت بنائے گئے تھے۔ اپریل میں جبکہ یونانی فوج

تسلیم میں جمع ہوئی اوسکی تفصیل و جمعیت حسب ذیل تھی۔ فوج پیدل ۳۴۵۰۰ فوج مستحفظ ۵ ہزار۔ ملکی مجاہد

۸ ہزار۔ فوج سواران و توپخانہ وغیرہ ۸ ہزار۔ مجاہدین شاسی پو قسم کی ریفیلوں کو مسلح تھے۔

ترکی فوج کو ان کے ساتھ مشکلات اور پیچیدگیاں شروع ہوئے پڑی تھیں۔ تیسری جیش مقیم مقدونیہ کی جمعیت

پہلے جیش (قسطینہ) اور ۱۳ ہاپلینس پانچویں جیش (دشوق) جملہ ۲۳ ہاپلینس بطور کمک اور ۱۵ ہاپلینس گئی تھیں۔

تیسری جیش مقیم مقدونیہ کی افواج کی فراہمی کے ساتھ ہی یورپ کو مشرقی اضلاع اور ایشیا کو چک سے فوج

دلف کو بلائے جانے اور یونان کو مقابلہ پر میدان جنگ میں اپنی ہزار فوج بھیجنے کے احکام صادر کیے گئے تھے۔

یہ فوج اپریل کے شروع میں اپنے اپنے موقع پر جمع ہو گئی۔ اور اوسکی کمان میں تفصیل تقسیم کی گئیں۔

سپہ سالار۔ فیلڈ مارشل اوہما پاسا۔

آٹھ افغان شاف۔ جنرل ڈوینن عمر شادی پاشا سیف اند پاشا و کنعان بک

آٹھ افسر توپخانہ۔ جنرل ریگیڈ رصا پاسا

اعلیٰ کمرشل افسر۔ جنرل ریگیڈ تھدی پاسا۔

اول ڈویژن۔ کمانڈر۔ ریگیڈ پاسا۔ یہ ڈویژن اول اول سلسلہ جبال میں مقام ڈومی نیک۔ پھر بقا مر مولو گشا

اور بعد ازاں ڈامسی و صحابہ جنوب بھما شیشی سارمیدانوں میں صف آرا ہووا

دوم ڈوین کمانڈر نشا پاشا سید ڈوین پہلے سلسلہ جبال میں مقام سکومبا جہاں اوسکا سارا وقت جیل کی سرکری لکھنے میں صرف ہوا پھر مقام ٹرنا دوس اور بعد ازاں جوں جوں فوج بڑھتی گئی اگر اگر کو صف آرا ہوتا رہا یہ دونوں ڈوین عسکر عثمانیہ کا مینی باز تھے۔

تیسرے ڈوین کمانڈر محمد جہا پاشا۔ اٹلا سلسلہ جبال میں مقام الاصونا جمع ہوا۔ یہ دونوں ڈوین فوج حملہ آور کا چہارم ڈوین۔ کمانڈر حیدر پاشا۔ اول مقام الاصونا جمع ہوا محمد پاشا کا زیرِ کان قلب تھو الاصونا سیدہ دونوں علی بریگیڈ جو کسی ڈوین میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اس ڈوین کو ساتھ رکھا گیا تھا۔ اور پہلے مقام الاصونا جمع ہوا تھا۔

پنجم ڈوین کمانڈر حقی پاشا پہلے ڈسکانا کی پیاروں میں جمع ہوا پھر قادریہ یا درہ ملونا سے گذر کر تھسوی میدانوں میں داخل ہوا پہلے مینا اور الاصونا کی مجتہدہ فوج میں شہر موصلت قایم رکھنے کا کام دیتا رہا۔ پھر فوج حملہ آور قلب میں شامل کر دیا گیا۔

ششم ڈوین کمانڈر حمید پاشا۔ پہلے لٹو کارہ (کار یا باغ اسکوی) کی پیاروں میں جمع ہوا پھر یونانیوں کی کوسٹانی چوکیوں کو ساتھ لگا کر مشعل پر کار رہا۔ اور آخر کار میدان میں داخل ہو کر مقام دلیر کو فتح کیا یہ ڈوین سیاح باز کا ایک جزو تھا۔

ہفتم ڈوین کمانڈر حسنی پاشا۔ یہ ڈوین پہلے کاترنا میں جمع ہوا۔ پھر وہاں کی حفاظت کر کے کافی فوج چھوڑ کر وادی ٹپ کی بہت میدان میں داخل ہوا یہ ڈوین جو سیاحی باز کا دوسرا جزو تھا محمد ذمہ تیار کیا گیا تھا۔ اور کچھ حصہ چوٹی نالی کی میگزین ریفیل سے مسلح تھا۔

کیولری ڈوین۔ کمانڈر سلیمان پاشا۔ یہ ڈوین ہزاو میں رہتا تھا

کل فوج مقیمہ وادی سالور یا علاقہ تھسلی { ایک ڈوین فوج سواران } یعنی تقریباً چار آرمی کور

ریزرو آرمی۔ نو باتریاں جو رہنا پاشا کے زیرِ کان الاصونا میں تھیں۔ ساتواں ڈوین مسرو کی حفاظت کر کے کاترنا میں مقیم تھا۔ یہ مقدمہ نوی فوج کو اولیس کو ڈبلاؤں پر بنایت محفوظ و مضبوط اور بحال احتیاط سے تیار کیا گیا مقام میں فوج کا بازو پر اس فرض جو مقیم تھی کہ اگر یونانی سمندر کی طرف اگر تکی علاقہ میں تڑپنے کو شش کریں تو اونکو اس کو شش میں یک مہذبہ ہوئے۔ ہر ایک ڈوین کی نام نہا جمعیت یہ مقرر کی گئی تھی کہ اوسمیں چار باتریاں اونی پلٹن ۵۰ آدمیوں کی جمعیت رکھنے والی سولہ پلٹنیں ہوں۔ مگر کل ڈوینوں میں یہ اصول قایم نہ رکھا گیا چنانچہ

مفسدوں اور ترافوں کو گروہ مدگرودہ مقدونی آبادی کو ترکی فوج کو عقب میں علم بغاوت بلند کر دینے کی ترغیب دینے اور ترکوں کو ایذا پہنچانے اور شتم کرنے کے لیے متواتر ترغیباتیں اور کشت و خون کرتے رہے مگر ترکی حکام ڈران نامردانہ کوششوں

لے ان یونانی فوجوں کی مفصل کیفیت ناظرین کو ترکی اخبارات کو مندرجہ ذیل اقتباس سے معلوم ہو جائیگی مگر اس کے اندراج پیشتر ترکی افواج کی عالی ظرفی محمدی اور سخاوت کریمانہ کی ایک حیرت انگیز واقعہ کو انگلستان کے اخبارات مورخہ ۱۶ اپریل کی سند پر بیان ہے کہ دینا نامناسب ہو گا۔ ۱۰ اپریل ۱۹۰۹ء کو یونانی لشکر میں سے ایک جماعت کثیر نے حدس گزر کر عساکر عثمانیہ کی ایک ردیفی دستہ سے جو چٹاک و آیتھاروٹی مانگی یہ یونانی شدت جمع سے بیتاب ہو رہے تھے۔ دشمن نواز ترکوں نے ہار دوا کو بھونچ کر شکم سے وارہاں کیا اور دشمنوں کی کیفیت حسب ذیل ہے۔

ترکی اخبار اقدام کو مقام الا صونا سے مندرجہ ذیل تاریخ ۱۹ اپریل موصول ہوئی جو یونانی فوجیں کریمیا میں جمع تھیں وہ اچانک سرحد سے عبور کر آئیں۔ ترکی افسر نے پہلے اعلان کو واپس چل جانے کے لیے زبانی فہمائش کی مگر ان کو انکار کرنے پر فوج قاہرہ نے جسکی شجاعت کل دنیا میں مشہور ہے۔ سلطنت کو حقوق کی حفاظت کے لیے حملہ کر دیا اور یونانیوں کی گولیوں کو جواب میں غنائیہ توپوں کو سب گولے چلائے اور رائفلس بھی سرکیں۔ یونانیوں کا بہت ہی سخت نقصان ہوا۔

الا صونا۔ ۱۰ اپریل جہاز رانی کل شروع ہوئی تھی وہ ابھی تک جاری ہے یونانیوں کا بے اندازہ نقصان ہوا ہے ٹھیک تعداد ابھی معلوم نہیں ہوئی مگر مارشل ادھم پاشا نے کورٹ مارشل مقرر کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یونانی جنکے سب سے پہلے گئے تھے پھر لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں ترکی افسروں نے تمام انتظام کا حقہ کر لیا ہے۔ ابھی خبر موصول ہوئی ہے کہ یونانی افواج ٹرسٹ مستو اور سپیلیو کی طرف ترکی علاقہ پر حملہ آور ہوئی ہیں غنیمت نے ترکی چوکی کے لئے نگرانی بمقام کریمیا پر بھیجا جمیعت کو ساتھ حملہ کیا ہے۔ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ناکو نہیں بلکہ باقاعدہ فوج نے حملہ کیا ہے۔ ڈسکٹ وغیرہ پر تیار کرنے والوں نے نقصان عظیم اٹھایا کریمیا میں گوتکی فوج کو تہی دستہ آوروں کو بجا بہت نقصان ہوا ہے پھر شہر دیا ترکی سے کا صرف ایک سپاہی ہٹا۔ شب گذشتہ (۹ اپریل) یونانیوں نے پھر حملہ کی تیاری کی مگر ان کی نقل و حرکت برقی روشنی کو ذریعہ معلوم کر لیا گئی۔ اور ان کو چھپر ہٹنا پڑا۔

(۹ اپریل کی لڑائی میں یونانیوں کو فاش شکست ہوئی۔ ترکوں نے ۱۶ سپاہی اور ایک افسر کو گرفتار کر لیا جو قتل یونانی سرحد عبور کے اس طرف داخل ہوئے ترکی افسروں نے نگرانی کنندہ دستوں کو بھیج دیا۔ تاکہ یونانی اچھی طرح سے آگ بڑھ آتش پھوڑ گھنٹوں کو جہنیم داروں کی شکل میں بڑھ کر غنیمت کا گناہ کا راستہ بند کر دیا۔ یونانی جان توڑ کر لڑے۔ مگر کچھ پیش نہ گئی۔ شب گذشتہ سات سو یونانی و جہازوں سے یورپیا کو مقابل خفگی پر آئے اور آج صبح کو گھنٹی کی چوکیوں پر حملہ کیا۔ ایک جہاز عرق کر دیا گیا چند اہل جہاز قتل یا زخمی ہو گئے۔

الا صونا (۱۰ اپریل شام) چودہ سو آدمیوں کو ایک یونانی دستہ نے آج آرمیا کو قلعہ پر حملہ کیا مگر سپاہی لگے پھیلے ہوئے پانچ سو یونانی

اور ایلدیزا نہ کاروائیوں کو نہایت تحمل اور بردباری سے دیکھتے اور صرف ان بزدلانہ اور متروانہ حملوں کو روکنے پر کفایت کرتے رہے۔
 حتیٰ کہ یونانیوں کی یورشوں اور تاخت و تاراج کو اصل مقصد مد علیس کوئی شک نہ ہو گیا۔ اور کل دنیا پر واضح ہو گیا کہ
 وہ محض ایسے کجبار ہی ہیں کہ پہلے مقدونیہ میں علانیہ بغاوت کی آگ مشتعل کر کے پھر جزیرہ نمابلقان کی کل اقسام میں جنگی
 حملہ آور ہو چکے۔ اور کبھی شکست ملی۔ لیکن کرکڑ کی ہر وقت انتظار ہو۔ یونانیوں نے مقام کراناک کی جنگی چوکیوں کو آگ لگانے کی
 کوشش کی جس پر سخت لڑائی شروع ہوئی اور آخر کار وہ سرحد پر پہنچ گئے۔

بقام ڈسک کی یونانی مقتول و مجروح ہوئے شہداء پاشا اوقعی پاشا ایسے موتوں پر جس جہاں غنیمت آسانی حکم کر سکتے ہے۔
 محکمہ جنگ ڈیڑھ سو ہزار و مقیمینا سطر کی ریز و فوج کو تین حصوں میں تقسیم کر کے بقام ایک کسو واد پر سری زندہ مقیم کیا
 فیصلہ کیا ہے۔

برگیدر جنرل عثمان پاشا (غازی عثمان) سے مراد نہیں آیا اور اعلیٰ حضرت مقام حنین کے ڈویژن کو شافعی افسر مقرربو
 مقام مذکور کو روانہ ہو گئے ہیں۔

معرکہ آرا فوج کو پہلے تین ڈویژن تین بارہ ہزار فوج پیدل چند دستہ فوج سوار میں میدان آؤ کو کبھی بائیں ہو چوٹی
 ڈویژن میں ۱۱۰۰۰ فوج پیدل۔ چند دستہ سوار چاریدانی اور ایک کوسہ بائیں ہے چھٹی ڈویژن میں بارہ ہزار پیدل اور توپ
 خانہ سوار پانچویں کو بارہویں۔ انہی علاوہ دو اور ڈویژن میں جن میں ایک پہلی میں چار رجمنٹ سواروں اور دوسری میں آٹھ
 توپ خانہ ہو۔ کل معرکہ آرا فوج کی تعداد علاوہ امدادی فوج کو ۷۰ ہزار پیدل ۶ دستہ سواروں اور ۱۵۰ توپ میں ہے۔

الاصواتہ ۱۱ اپریل جمعہ ۹ اپریل سے لیکر یونانیوں کی رات اور دنوں وقت ترکی فوج پر مختلف موتوں پر متواتر حملوں کو
 ہیں سکرالیکسینج نیرین پر قابض ہو سکے شنبہ کی رات کو ترکی سپرداروں نے مقام کویری پور کو قزاق میں رقی روشنی کی مدد سے چار ہزار
 یونانیوں کو ہارے آئے دیکھا جب سپردہ فوراً قتل ہو گئے تیار ہو گئے۔ لڑائی برابر لڑائی گھنٹہ ہوتی رہی جس کے بعد اٹھ یونانی عہد
 گنہ اور باقی اودن زیادہ عرصہ تک لڑتے رہے غنیمت کہبت سپاہی قتل ہوئے جن میں ایک اعلیٰ افسر بھی شامل تھا اس رات چار ہزار یونانیوں
 نے ڈسک کو قریب سرحد عبور کی مگر میں منٹ کی لڑائی کو بعد جھگڑا ہو گئے پانچ یونانی زندہ گرفتار ہوئے جو ڈویژن کو سپہ سالار کو
 پارس مجید ہو گئے صبح کو وقت تیرے بعد مقام صلی ہوا ترکی ہلاک میں داخل ہوئے ترکی افواج نے مار کر بھگا دیا۔

۱۰ کو تقریباً ایک ہزار یونانیوں کو پیرسلیو پر چلا گیا مگر تفصل عظیم کو ساتھ سپاہی لڑ گئے۔ ۱۱ کو یونانیوں نے کرینا پر چڑھ کر کیا۔ لڑائی
 گھنٹے لڑائی ہوتی رہی اور آخر کار سرحد پر چھوٹا ہو گئے۔ اقدام مادی ہو کر ڈسک پر پانچ ہزار یونانیوں کو چلا گیا سرحد پر ترکی فوج چوٹی
 حتیٰ وہ چھوٹے آئی ترکی جریل یونانیوں کو ہارے چلے آئے پراگئی واپسی کو روکنے کے لیے پانچ فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا غنیمت اس حال
 کو سمجھ کر اپنی مدد و شجاعت سے وقت ہو گیا۔ اور اوسو کی مورچہ بندی پر پڑی تندی سے حملہ کر دیا لڑائی تین گھنٹے ہوتی رہی آخر کار یونانی
 دو ہزار مقتول و مجروح چھوٹ کر واپس گئے اور ترکی فوج نے محض رحم کھا کر بھگوڑوں کو گرفتار نہ کیا۔

شہرک پیدا اور انکو عالمگیر جنگ پر آمادہ کر دیا جائے۔

جب ترکوں نے اس دیر انداز صورت میں جواب دینا پسند نہ کیا اور انکو وہ وقت تک شکیبائی میں کوئی فرق نہ پڑا۔ تو انکو انکسار کے دعا کو حصول کرنے کا قاعدہ دیلائی فوج کے افسروں کی کمرانی اور باہمی میں شیک جنگی ہول کے مطابق باقاعدہ فوجی حملے شروع کر دی گئے۔ اقسیم کی پہلے حملہ ۹ اور اپریل کو کی گئے۔ یہ نانی بقیہ عدہ سپاہوں اور مجاہدین کو دل بدل دو حصوں میں منقسم ہو کر ترکی علاقہ میں گھس گئے۔ ایک حصہ ایک طرف اور دوسرا دوسرے طرف بھاگ ہوا۔ ایک کا معاہدہ تھا کہ ترکی بیہمی چوکیوں کو دستوں کو لڑائی پر اکسائے اور دوسرے کا معاہدہ تھا کہ مشرقی میدان کا نام کو ترکی میدان کو لڑائی (لاصونہ) اور مغربی میدان کو لڑائی واقعہ اپائرس کو رشتہ میں ملت کو دو موقعوں پر حملہ کر کے منقطع کر دے اور اس میں کامیاب ہو جانے پر ترکی علاقہ میں گئے بڑھتا جائے۔ پہلے معاہدہ قطعاً ناکامی اور دوسرے میں جزئی کامیابی ہوئی۔ اس معاہدہ کے عمارت مجاہدین کا اعلیٰ منتظم اور سربراہ ایک ہتھیار دار اور بلند حوصلہ نانی افسر تھے۔ انکے زیر نواں تھا۔ اس نے اپنی ماتحت سپاہ کو سولہ حصوں میں منقسم کیا۔ اور انکا فرض یہ تھا کہ ترکی عساکر پہلوؤں پر اور عقب میں جھدے اور پوچھا جائے کہ پوچھ کر عیسائیوں کی انحصار افزائی کرنے سے عام قومی بغاوت پر کاربند ہو۔ اور ساتھ ہی تعلیم کی فوج مقیم ہر حصہ چھٹی چھٹی کر رہ کر استے ساتھ فوج کرتے ہیں۔ اس میں سو چار جہتیں مشرقی و مغربی میدان کو لڑنے کو رشتہ میں ملت کو منقطع کرنے اور غریبوں کی اولین صفوں میں ہر اولی مورچوں کو گذر جانے کے لیے بھیجی گئی تھیں۔ انکا حتمی پاشا کے ڈویژن مقیم ڈسکانتے مقابلہ ہوا۔ اور وہ حصہ کثیر کو سر بھڑوہ کر دیا پس لگ گئیں۔

اس افسر نے چند دن بعد نانی مورچوں کو پھر دوسری دفعہ اور پہلے سے زیادہ جہت کو ساتھ پیش قدمی کی گئی۔ جبکہ بالآخر جہت یہ معاہدہ چھوڑا تھا کہ ترکی افواج کا بھی رشتہ کو معرض خطریں ڈالا جائے۔ یہ کوشش ۱۵ اپریل کو کی گئی۔ اس میں کئی زبردست گروہ اضلاع میر قلی اور سیلوس کو جو لاصونہ سے بجانب شمال فرسنگل کو فاصلہ پر ہیں روانہ ہوئے۔ انکو ہمیشہ بھی کمال توان اضلاع میں فوج مطلقاً ہی نہیں ہوگی۔ اور اگر ہوگی بھی تو قصور ہی ہی ہوگی۔ مگر انکی توقع باطل ثابت ہوئی۔ ترکوں نے انکے حرکات کو دیکھ لیا تھا۔ انہوں نے مترددی کی خوب خاطر تواضع کی۔ جیسے یونانی بہادر گھٹ رشتہ سے انانہ سپین اور پونیکا کو بہادر دل کو جو عین ہر حصہ کو قریب واقع ہیں چھوڑ گئے۔ سرحدی لائن سلسلہ انالپسین کو برابر جاتی ہے۔ سلسلہ مذکور کو اس موقع پر جہاں وہ درہ جو مقدونوی میدان کو جاتا ہے زمین پر ترکوں نے ہنگوڑے غاصبوں کا تعاقب کیے۔ اس موقع پر نہ کہ انکا محاصرہ کر لیا کہ شاید اسیران چکا ہے۔ وہ اس امر کو ثابت کر سکیں کہ یونان کو باقاعدہ سپاہیوں نے حملہ کیا تھا۔ یہ لڑائی رفتہ رفتہ سرحد کو بار بار دونوں طرف پھیل گئی۔ اور خوب شورش و شغب اور انتشاری ہوئی۔ مگر فریقین میں کسی کچھ نقصان نہ پہنچا۔ نہ کوئی نتیجہ متبر ہو۔ ۱۶ اپریل کو لڑائی زیادہ تر ہو گئی۔ اور گذشتہ دن کی نسبت ذوق پر زیادہ آدمی شریک کار ناز و غیر لڑائی سالڈن اور ساری رات جو چاندنی تھی ۱۷ اپریل کو شنبہ کی صبح تک ہوئی ہی دوسرے دن

ایسٹر سٹریٹس، ایسٹری، اتوار جو عیسائیوں میں بمنزلہ عید کے ہوتا ہے) تباہی کے وقت فریقین کو بیکہ کوفتہ و مانڈہ ہو جانے سے لڑائی متوی ہو گئی۔ مگر اس عزم کہ ۱۹ اپریل کو پرورد و شنبہ پھر شروع کیجی گئی۔

ان لڑائیوں و التبتہ ایک نتیجہ ضرور مت ہو گیا۔ ترکوں نے بدلتہ سبھی ثابت کر دیا کہ یونانی باقاعدہ فوج کو آدمی انہیں شامل رہے ہیں۔ اور کہ ترکی افواج صرف مجاہدین اور مفسدوں سے مرکب تھے۔ انہیں ہی اس امر کو پایہ تصدیق کو پہنچ چکا۔ فوجی نتیجہ یہ ہو کہ ترکی گورنمنٹ یونان کو برخلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔

دیلمہ و قسطنطنیہ اور اسکے جنرل شاف نے جارحانہ پہلو اختیار کرنے کی بجائے پہاڑی دروں کی محافظت کی پہلو پر رہنے کا عزم کیا تاکہ غنیمت کو اپنی پوری طاقت کو کام لینے کا موقع مل سکے اور اس طرح ترکی فوج کی عقب میں بغاوت پر کار و بیکہ کیے بہت مطلوبہ مل جائے۔

فصل ہفتم قبضہ جبال کیلئے معرکہ رانی

ادہم پاشا نے یونانی فوج کو برخلاف کارروائی شروع کرنے کا حکام موصول ہو جانے پر بتاریخ ۱۸ اپریل پیش قدمی کا حکم دیا۔ بقول شاف اندر مذکورہ بالا پیش قدمی ایسے طریق اور بہ خاص مدعا نظر رکھ کر کی گئی کہ دراصل ایک چھوٹے فوج غنیمت کو سامنے کی طرف اپنے ساتھ مشغول رکھ کر باقی بیٹے لڑائی میں نہ شریک ہونے والی فوج یونانیوں کو میسر ہو کر اوپر سے بازو پر گڑ گڑا اور کچھ عیب سے جا اور پھر چند ڈویژن ٹرنا ووس کی سرک پر قابض ہو کر گئے۔ بڑھتا شروع کر دیں۔ اس جو نیکو عمل میں لانا اور شیب کی وجہ سے جو سرحدی لائن کو جنوب میں جو اور نیزہ وغاسی۔ ریونی اور کالاناک کی دروں کی وجہ سے جو ٹرنا ووس لاریسا سرک پر ختم ہوتے ہیں ممکن ہی نہیں بلکہ اغلب ہو رہا تھا اور ترک بالعموم پیش قدمی جو غنیمت کی عقب میں پہنچ سکتی تھی۔

اون مقامات کو پھر فتح کرنے کے لیے چند یونانیوں نے جارحانہ پہلو پر کارروائی کرنے اور غاصبانہ حملوں اور یورشوں کو دوران میں قبضہ کر لیا تھا۔ اور نیزہ یونانیوں کو سرحد پر چھپے ہٹاتے کیلئے ادہم پاشا نے دو کاملوں جو غنیمت پر سامنے کی طرف ہر محلہ کیا بڑی کالم ڈوم چارم ڈویژن تھے درہ ملو بازا اور دوسرے جس میں پانچواں ڈویژن تھا کٹسہ والی پر حملہ کیا۔ باپ سے گذر کر غنیمت کی عقب میں جا کے لیے ایسی سہ کو دریا زرفینس کی وادی کو بہت ڈوم نیکت ڈاماسی کی طرف جانے کا حکم ملا۔ اور ہدایت کیلئے کاس سہ کو تینوں ڈویژنوں کا رخ ٹرنا ووس کی طرف رہو میسرہ میں چھٹا ڈویژن۔ انا پسیر اور درہ نیزہ کو مقابل مدافعت کو پہلو پر رہا۔ انتہائی میمنہ پر تیسری ڈویژن مقیمہ سکاکا کی ذمہ ترکی پیش قدمی کی جانب ٹرنا ووس کو دشمن کی نظر سے ادھل گئے کا کام بہرہ ور کیا گیا۔

اس جارحانہ کارروائی کی بدولت کڑہ کوہ پر کئی متفرق لڑائیاں ہوئیں۔ بدلتہ ایل اور انکو ضمنی معرکہ لڑایا

۱۸ جولائی ۱۸۵۷ء تک نہایت استقلال ثابت قدمی اور مستعدی سے جو باتیں نہ ہی اور قومی تمصب اور غنا و فخر فقیں میں پیدا کر دی تھیں۔ جتنی باتیں تاکہ ناظرین کو ان معرکوں کی کیفیت بالوضاحت معلوم ہو سکے۔ میں انکو تین حصوں میں منقسم کر دیتا ہوں۔ خطہ محاربت کو مشرقی حصہ میں کوہ الہ پور اور درہ نیزہ کو قبضہ کر لیے لڑائی ہو رہی تھی۔ قلب میں تمام کاشتکاری کا محصول درہ ملونا تھا۔ اور مغرب میں پنجوڑ کی ہیمنہ پر درہ بلیوٹی اور اوسکی متصلا گھاٹیاں اور وادیاں بابہرہ خصوصاً تھیں۔ اس کی کوئی کام نہیں کہ ان معرکوں میں فزینین نے شجاعت و مردانگی کی پوری پوری داد دی جس کو کچھ کربے تعلق ناظرین غش غش کی ہنسنہ پر رہ سکتے تھے۔ یونانیوں نے ان دروں کی جو اونکو وطن ملک کے پھاٹک تھے۔ قابل تعریف نام دی اور ہوشیاری سے محافظت کی اور اس محافظت میں کئی دن تاکہ کیا یہ سب سے اونکو فتحیابی کی پوری توقع اور اس کے ساتھ ہی یہ قومی امید ہو گئی کہ قیامت ہمارے ہمسایوں سے بغاوت کر دینے کے لیے نیزہ دست تحریک لے کر شمال کا کام دینگے۔ اور کوہ عنقریب فتحیافتہ جیت منہ و نیزہ پر داخل ہو کر اس پر آزاد شدہ ہائیوں کو مصافحہ جاکر گئے۔ مگر خود غلط بودا چھ پانچ شتم یہ ہوس ہوس خام اور توقع توقع ہلاک ہوئی۔ ترکی بلڈین منظر استقلال و مسانت اور ثابت قدمی سے جو اوصاف فطرت اور رسم و رواج نے ہر فرد تک سپاسی ہر پیدا کر رکھے ہیں۔ ان کو بھی چوں پر چکی یونانی سر بائہ ہو کر حفاظت کر رہے تھے۔ حاکم کرنے کے لیے آگے نہیں۔

معرکہ کا حلقہ یونانی پوزیشن کو مرکز کر لیا گیا۔ دوم و چہارم ڈویژن ایک رسالہ سواران اور چھ باتریاں لیکر (جملہ ہل آرمی) دو گھنٹوں کی کوچ پر الا صوناس درہ کی طرف جسکی چڑھائی کا زاویہ تقریباً تین درجوں کا ہے روانہ ہوئے۔ زمین کی طبعی بناؤ یونانیوں کو حق میں بہت مفید تھی کیونکہ شمالی طرف کی چڑھائی اور اترائی نہایت سیدی اور کھڑی ہے۔ درہ کو سر پر دو گڑھیاں جو چھوٹے ڈوسٹوں کو قیام کے لیے تھیں۔ مقابل کھڑی تھیں۔ یونانی اپنی گڑھی میں چند میدانی توپیں لائے ہوئے تھے اور اونکو چلاؤ کر کے چند توپیں بھل بر داروں کی وردی ہینا کر سرعت تمام وہاں بھیج دی گئے تھے۔ لڑائی کو شروع ہوئے تھوڑی ہی دیر بعد ان توپوں کو سامنے کی ترکی گڑھی پر پھینکنے والے کو بھینک دیا گیا۔ جس پر ترک اسے خالی کر کے پیچھے ہٹ گئے۔ اور یونانیوں نے انھیں فوراً قبض ہو کر اسی خاکستر ناک زمین کو ساتھ ہوا کر دیا۔ اسی موقع کو دوسرے دن از سر نو حاکم کیا گیا۔ اور یونانی توپیں ایک چوٹی سی علامت پر جو سوختہ گڑھی سے سیکند رعقب میں ترکی علاقہ کی طرف ایک بلندی سے کھڑی تھی سیدی کر دی گئیں۔

اس بلندی پر ترکوں نے لڑائی شروع ہونے سے پہلے کی گئی باتریاں جمع کر لی ہوئی تھیں۔ ان باتریوں نے ایک او ہمسایہ باتری کی مدد سے جو قبضہ قابل قدر کام دیا۔ یونانی توپوں کا موقع نہ کر کے اونکی جارحانہ کارروائی کا ہیروئین خاتمہ کر دیا۔ اس ترکی کامیابی کو مقابلہ پر یونانیوں نے گریز والی کو سرحدی قلعہ کی قریب ترین گڑھی دیا واکر کے فم کر لی۔ اور بعد ازاں یہ غیر منفصل لڑائی کچھ عرصہ تک فزینین میں ادا ہوا۔ ہر ہوتی رہی جو کہ سرکار لائی کو جو ۲ گھنٹوں سے لگا تار جاری تھی اور زیادہ عرصہ تک فم کھنکی بالآخر جنگ گندگان میں سکت بڑھ گئی۔ دو طرف سے چوڑا حملہ (رائفلوں کی آتشباری) لگے تو پچیسوں کی وردی اسلئے بران کھنکی کہ فزینین لائی کو اویک پوٹاک کو یونانی لڑی میں توپوں کی موجودگی کا علم نہ ہو سکے۔ مترجم۔

بند ہو گئی۔ اور صرف توپوں کی گرج لڑائی کے جاری ہو کر کا پتہ دستی رہی جب تک انتشاری میں کوئی فرق پڑا بلکہ کوئی مزید
پر گولہ باری کر نیوالی ترکی توپوں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا اور اپنی توپوں کی گولہ باری کی اثر کو بذات خود مشاہدہ کر کے
اجہم پاشا نیز دو توجانہ کو کھانڈر رضا پاشا سمیت اون بندوقیوں پر چوسر کے اوپر تھیں تشریف لیکے ترکی توپیں
قابل تخریب استطاعت کو اوردار اندازی ہو گولہ باری کرست تھوڑو عینو میانی فاصلہ سی جبکہ سات ہزار قدم تک
ہزار اور بعض گہرا اس سو بھی زیادہ تھا لیکن اس بعد مسافت کی باوجود گولے ایسے دستی نشانہ پر بیٹھے تھے کہ ترکی گولہ زار
کی تیز نظری درست مشاہدہ اور عمارت کی پوری تصدیق ہو رہی تھی۔

ترکی توپوں کی نسبت زیادہ شدید گولہ باری اور ہتھوڑی سی دیوینائی گڑھیوں اور اونکلیں جو چوں و درہموں کو
جنمیں یونانی فوج پیدل موجود تھی۔ تو وہ خاک بنا دیا۔ اور اونکی باتریوں کو چپ کر دیا۔ اور اس طرح سہ درہ کو شیعہ محافظ
اون موقعوں کو چہرہ پہیلے قابض تھی۔ بعد پنج چھوڑتے جانے پر مجبور کر دیئے۔ الغرض ۱۹ اپریل کی سیکڑہ تک گرجی کر
شوہ کو بھی جو معرکہ الہی کو آخری جد و جہد کا مرکز رہی تھی یونانیوں نے خالی کر دیا۔ اور گھاتی کو جنوبی ڈھلوان کو چہند یونانی
مورچوں کو سوا کل درہ ملونا پر ترکوں کا قبضہ ہو گیا۔ وہ تمام گھرنیزا منگار جو ان دفع کی لڑائی کی جزو و کل کیفیت کو نشا
کیستہ ہر قسم متفرق ہو کر لڑائی کرتے اور صف آرا ہو کر مشغول بیکار ہوتے وقت دو دو صورتوں میں ترکی سپاہ کو نظام
باترتیبی اور غنیم کی آتشباری کو سامنے ثابت قدم اور مطمئن خاطر بنی کر تعریف کرتے جس میدان کا زار کا دایرہ تنگ ہو
اور جنگ کنندہ سپاہیوں کی متفرق جاعتوں اور دستوں کی تمام کوششیں ایک ہی معا پر مجتمع ہو گئیں۔ تو ترکی سپاہ
میں ہر فوج ترقی مستعد یہ کوئی طرز از سالوینکا اور انبار دینی سپاہیوں کے جوش و شہادت پیدا کیا بلکہ فریق کی ہی کوششیں کو نامی زبانہ میں دو فوج
بہر جوش و شہادت تھا جب درہ کو فتح کر لینے کو بعد سپاہیوں میں مسلسل معرکہ لڑائی کو چہرہ نہایت پالاں ہلاکت کی اور کت
نرنگی افسروں نے بھی کچھ کا بنامی نہ کھائی۔ بلکہ سپاہیوں کو خود شاندار نمونہ بن کر دکھایا۔ اور اپنی مثال اور نظیر اور انہیں
جان نثاری اور شجاعت کی روح بھونک دی۔ اور اذنی وہ کام کر ای جنہیں جیکر حیرت ہوتی تھی۔ فوج کو پرائے افسران
میں سے ایک کی شاندار شہادت و کل سپاہیوں میں جو قومی و مذہبی تربیت کی وجہ سے اپنی دلی ولولوں کو علانیہ اظہار کو چند
عادی نہیں۔ عالمگیر جوش اور ولولہ پیدا کر دیا۔ یہ شبہ معمر جرنیل کی گھٹ حافط پاشا تھا۔ جواب پوزی افسر کی منت
اور جو دفع کے پانچ لکھ درہ میں لڑا تو تھوڑے روز اور اندر کی گولہ باری کا پورا سپاہیوں نے ہاتھ بٹھا کر لڑا اور ایک ڈھلوان کو لڑا اور شہادت
نوش کر گیا اور شہادت پاشا کو دوسری بریگیڈ کے کمانڈنگ افسر جرنیل جلال پاشا بھی ماسی کر میں شہید ہو کر جہنم۔

۱۔ ارجانہ نام قوم و ملت کی تصور دوسری صفحہ پر بھیجی ہو اور اسکا اصل نام عبد اللہ بن ابی شامہ ہے مگر خداوند قرآن کریم کو یہ کیا باعث عجز و غفلت ہوا
 ۲۔ پکارا جلتے خود بوقت شہادت اور اعلیٰ عرشی برس کی اتنی شہادت کی پہلے یہ کہ خود زبان حق و مٹاؤسی برس جن کی خدمت میں سر کھڑی ہو
 ۳۔ اتنے ۳۴ محاربوں میں شریک رہ چکا ہو مگر خود پر شہادت کی کتنی شہادتیں خود اور کد کد کر رہا ہو اور کد کد کر رہا ہو اور کد کد کر رہا ہو
 ۴۔ پشاکرنا اور یگانہ کو مسموئی پشکوں کو علاوہ خزانہ خاصہ یہی حسین مقدس شہید عطا فرمائی ہیں۔

درہ میں سو گز نئے والی سرک پر ترکوں کا قبضہ ہو جانے سے یونانیوں کو لگنے گز و والی برابر محافظت کرتے رہنا نا ممکن ہو گیا۔ وائس دو ہزار یونانی متعین تھے۔ جنگ کو پانچویں ترکی ڈویژن کی سپاہ ڈیوڈن ریج اس اہم موقعہ کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ ۱۹ اپریل کی صبح کو یونانیوں نے ٹٹاؤ میں کیٹیف ہٹنا شروع کر دیا۔ اور اوپر ترکوں کی درہ ملونا کی متعلقہ بلندیوں سے گولہ باریاؤں اور اونکی گولہ باریاؤں پر حملہ کر دیا اور بالائی کیٹیف بڑے بڑے گڑھوں پر شہ قذمی سے اونکو یونانی بریگیڈ نے زیر کر لیا۔ ڈیوڈن کے پیچھے ٹٹاؤ ۱۸ اپریل کو درہ ملونا اور گز و والی کے ارد گرد جولا اٹلیاں ہوئیں اور انہیں ترکوں کی تیس پلٹین (تقریباً ۵ ہزار آدمی) اور چودہ ہاتریاں شامل ہوئیں۔ انکی مقابلہ پر یونانی صرف ۶ ہزار کے قریب تھے۔ ایک اجنبی نامہ نگار کا بیان ہے کہ ان میں ترکوں کی ۵۶ شہید اور ۱۶۰ مجروح ہوئے۔ مگر یونانیان کا اس سے بدرجہا زیادہ نقصان ہوا۔ مبصرین کا قول ہے کہ ترکی گولوں نے غنیمت پر سخت بربادی وارد کی اور کچھ گولے گویا جاندار تھے۔ اور بولی پر کام دیتے تھے۔ اسی موقعہ پر جاکر جیسے جہاں ابھی کیٹیف کی پناہ یا روک موجود ہوتی تھی۔

اس قلب میدان کی لڑائی کو ساتھ ہی جیسے جیسے کیا گیا۔ جو اہم پناہ یونانیوں کو اونکو بڑے خطرات کیٹیف پر وکیل ٹرینس کا یہاں ہوا۔ دو فوجیوں پر بھی ویسی ہی ثابت قدمی اور عزم کا جو انکی ساتھ لڑائی ہو رہی تھی۔

نسبتاً بے زیادہ مشکلات لیاری باز پر حملہ پاشا کی زیرکمان چھوڑ ڈویژن کو پیش آئیں۔ اس بازو کا میدان جنگ محافظین کو حق میں از حد مفید تھا۔ وہ نہایت عمدہ پناہ اور روک کی کچھ بلندی اور دو رنگ مارنے والی موقعہ پر کھڑے تھے جہاں سے اونکو وائی لینے یونانی کو ہستانی شکاری غنیمت پر پے در پے پخت ہو کر انتہائی کر رہی تھی یہاں (یعنی بتامہ نرسوس) ایک ہزار عہدین کو علاوہ ۵ ہزار یونانی سپاہ کو نیک کلا مافوس کی زیرکمان درہ کو دو طرفہ قابل گتہ اور غیر انحصار بلندیوں پر قائم تھی۔ اونکو کوہ انالپس کو دس جنز کوڑے تھے۔ اور موقعہ کی تنگی اور بلندیوں کی صحبت کی کیوچہ سے غنیمت کو مضبوط موقعہ پر زبردست حملہ کرنے کو لینے اپنی صفوں کو پھیلانے اور مرتب کرنے سے معذور تھے چنانچہ دو فرقہ ۲۰ اپریل تک پہاڑ کی گھاٹیوں میں اس طرح بالمقابل قائم رہے۔ کوئی فریق دوسرے پر کیٹیف کی غلبہ حاصل نہ کر سکا۔

یعنی بازو میں اس طرف کے دروں کی دو طرفہ بلندیوں پر جولا اٹلیاں ہوئیں اور بھی اس طرح بے نتیجہ رہیں۔ اور چونکہ حتیٰ پاشا کا ڈویژن متر درہ اور اوسے پیش قدمی میں جلدی و سرعت سے کام نہ لیا۔ یونانی ڈویژن زیرکمان جنرل مارونیکالیس نے مشتمل سپر اٹلس کا حصہ شیر قلب کو لینے دوغاسی اور رینی کی طرف چلا آیا۔ اور ان نئے موقعوں پر اپنی وقت ہو چکا گیا کہ ان جاگہ پر ترکوں میں جو ۱۹ اپریل کو شروع ہو کر شریک ہو گیا۔ اس کمک کے پہونچ جانے پر یونانیوں نے ملے گروہ ایسے موقعہ پر تھے کہ وہ ان کی ایک آدمی مداخلت کو پہونچا چکا تھا۔ اور ان پر بھاری ہو سکتا تھا۔ کہ ہستانی مالک اور

بکھری ہوئی دروں اور دشوار گزار گھاٹیوں اور بلندیوں پر محافظین کی جھوٹی سی تعداد بھی کثیر تعداد اور زبردست حملہ آوروں کو سب سے کچھ نقصان و تکلیف پہونچا سکتی ہے۔ انکی نسبت تو زمین کو کشتہ اور کڑی تباہی اور سن گزشتہ کوچلے دواہ کی ہمت و ہمتی کو بولی ہوئی ہجوم

غنیہم کو سانس کی طرف ہی مشغول رکھو، کوئی نئے الغور و جاسی کی ترکیب گری بہر حکم کر دیا اور ساتھ ہی اس وقت درہ روپنی
کی طرف بڑھ کر اوس سے عبور کر گئے اور دماسی کو میدان میں اپنی حصیں مرتب کر کے اون بلند میں پراپنا توپخانہ نصب کر دیا
جہاں سے مقام وینیا کی ترکیب و باری پڑو وادی شمالی سرحد پر واقع تھی گولہ باری ہو سکتی تھی جب یونانی وینیا کو مشرق پر
کوہ کیتس کی ڈال کر مختلف موقعوں یا کر میوں پر دو کوہی باتریاں نصب کر سنے کا ایسا ہو گا تو پھر ترکوں کی طرف درہ
درہ کو فتح کر لیا، اس سے کو گڈین کی تمام کوششیں بیکار تھیں۔ ایک انگریز نامہ نگار کا جو یونانیوں کی طرف موجود تھا بیان
کہ گو ترکی باتریوں کی کچھ اینج اور ۳۰ اینج قطکی کرپ توپیں کی طرح کی بناہ یا آڑ کو بغیر یونانی کیوں کی اہل توڑ باشر
کی زویم ہوئے، باوصف میں ایسی باقاعدگی سے کام کر رہی تھیں۔ گراونکی آتشباری سے کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ اونکی شہت
درست نہ تھی اور گولے گر کر بجھتے نہ تھے چنانچہ ترکی توپیں تدریج خاموش کر دی گئیں اور لڑائی با نتیجہ ختم ہو گئی۔ ۱۹۔

اور ۲۰۔ اپریل کو کو بہتان کو اس حصے میں جولا لائی ہوئی اودھو توپخانوں کی مبارزت کہنا چاہیے جس میں یونانی فائق ثابت
ہوئے۔ اور دونوں فریق اپنا اپنی موقعہ پر قائم رہو کیونکہ دوسرے کو یہ غلبہ حاصل نہ ہوا اس طرف اٹھارہ ہزار ترک ساڑھے بارہ
ہزار یونانیوں کا بمقابل تھے۔ آخر الذکر کا خوب محفوظ موقعہ پر ہوئی بدولت نسبتاً بہت خفیف نقصان ہوا اور کو صرف
ایک سو قتل و مجروح ہوئے مگر ترکوں کا اس سے بہت زیادہ نقصان ہوا۔

فوج حملہ اور کہ سپہ سالار ادیم پاشا نے جب دیکھا کہ جناحی ڈویژن ۲۰ اپریل تک کوئی غلبہ حاصل نہیں کر سکے اور نہ آگرے بڑے کمپن میں تو اسنو آئندہ کو ایسی ہیفتے تجویز کیا کہ دروہلو ناپرقاضی ہوتی ہی علی الغرض نیم کو قلب کو کوہستان سے چھپے پٹا دیا جائے تاکہ بارشوں کی افواہ کو اگر حرکت کر لیا موقتہ دل جائی یہ تجویز پہلی تجویز سے بالکل متضاد تھی۔ اول الذکر کا کہ تو یہ بدہ منشا تھا کہ جب تک یہ یعنی باز بید من اور کا لامائی کو دروں کو فوج کر کے یونانیوں کو بازو کو اوپر سے گز کر اوکھٹے میں لارسیا نہ پہنچ جائی قلبیہ مانت کہ پہلو پر رہ کر غنیم کو مصروف رکھا جائی جس تجویز پر جناحی فوج کو ناکام ہونے سے مل نہ سکا۔ اگر ترکی جناحی فوج ایسی ہی متضاد ہستہ اور بالعموم کرتی تو وہ غالب و جوشیکہ جسم کو نازک ترین حصہ پر کاری زخم لگنے میں کامیاب ہو جاتی۔ ترکی فوج کا حصہ عظمیٰ تمام فوجی کارروائیاں نئی تجویز کو مطابق کیں۔

۲۱ اپریل کو دو فوفرفی درہ لوہا کو جنوب میں ایک دوسرے کے بال مقابلہ ایستادہ تھے۔ یونانی ماتی میں اور ترک و لمانہ جبال کے قریب قرہ درہ میں بابین میت کدانی وضع اقامت دو نويس ۲۱ اور ۲۲ اپریل کو جاگداز سرک جو چوچہ جن میں یونانیوں نے غنیمت کو پھر پہاڑوں میں نیچے مکمل دیکھ کر لے لیا اس کو دستہ امین پر لٹ پٹنے کی کوشش کی۔ ان مہر کوں کا ایک حیرت انگیز اور بڑا واقعہ تین سو چکر سرکاروں کی اس کشمکشانی و دھڑکی پر یہ اثر مشہور ازجا بنامازی اور عجیب پر جوش متوکھانا دے اعظام دی و غنیمت کے قلب پر گہوڑوں کو سرپٹ دوڑا ہوا محسوس ہوا۔ اور مزید فیہ قادر اندازوں کی گولیوں کا نشانہ ہو گئے۔ ان میں سے صرف ایک غنیمت واپس پہونچا۔

یونانیوں نے یونانی اپنی پوزیشن دہرموں، سورجوں، خندقوں اور گڑھوں کو خوب مضبوط کر لی ہوئی تھی۔ ان کا اپنی بازو وارومیکالیں کی زیرِ نگرانی تھا۔ جکا ڈوینن جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ اسپرقلہ سا قلب میں بلا لیا گیا تھا۔ یساری بازو کا کمانڈر کرنل مسٹر اپس تھا۔ ان دونوں ڈوینن کو چودہ ہزار آدمیوں کو علاوہ ۳۶ توپیں اور ۵ رسالے قلاب میں ایک مناسب موقع پر قائم تھے۔ اس طرف ترکوں کو صرف نو ہزار آدمی تین رسالے اور ۲۲ توپیں تھیں۔ ہاشم کی ریکمان تھیں اور ریونی کو ناکوں کی محافظت پر کرنل سمولنسکی مامور تھا۔

۲۲ اور ۲۳ اپریل کو معرکوں کا خلاصہ چند لفظوں میں یہ کہ یونانیوں نے جنگ کو بقام کر تیری نہ بدست لکھا ہو گا۔ تھی۔ یہ کوشش کی کہ درملونا کو تہہ ترکوں کو لے کر بھیجے بیٹے کا راستہ نہ چوڑیں۔ یعنی اس درہ کو راستہ ان کو خطرہ اجوت کو منقطع کر دیں۔ مگر وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ ترک سپاہ کو کافی کمک پہنچ رہی ہو چکی تھی۔ اور وہ ہر طرح کی جارحانہ کوشش و حرکت کو روک کر قابل ہو گئی تھی۔

دوسرے دن ۲۳ اپریل کو فضا ط پاشا کو ڈوینن نے جسکی ۳۶ توپیں مدد کر رہی تھیں بجز مدد لیا نہ یونانیوں کو اپنی بازو پر حملہ کیا۔ اس سپاہی بالخصوص البانیوں نے جو سب پہلے تھے اور کل زور انہیں پر پڑا تھا جس تہی و تیرگی سے جیلہ کیا۔ اوس سے ان کی سپاہیانہ پرجوشی۔ اور شجاعت کی پوری پوری تصدیق ہو رہی ہے۔ ترکوں کو ٹبرو ٹبرو دستوں کی چکا سے جو پہاڑوں پر یونانیوں کو مورچوں کی طرف اتر رہے تھے صاف ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ بے فصد کن لڑائی اب ہو جا رہی ہے۔ یونانی پوزیشن ٹرنا ورس کو سرک کو آ پار شلٹ کا قاعدہ کی طرح قائم تھی۔ اس شلٹ کی چوٹی اوس درہ ملونا کا دانہ تھا۔ جہاں پچھلے چند دنوں میں کھسارن کارن تھا۔ ترکوں کی پانڈا پانڈا (موقع اقامت) جہاں سے انہوں نے حملہ کیا اگر بلند زمین پر تھا۔ جس پر موضع قرو دیال واقع ہے۔ اس موضع کو توپ خانوں کی اتشباری سے اس جگہ پہلے ہی بہت نقصان پہنچ چکا تھا۔

یونانی فوج پیدل پہاڑی کر تیری کو چھپے چومیدان کھڑی ہو کر اور سچاس فٹ سے زیادہ بلند اور نوی فٹ سے اوپر طیل ہے محفوظ ٹیلی ہوئی تھی۔ پہاڑی کو سامنے ساٹھ چار سو گز کو فاصلہ تک قادر انداز انگریزوں کو گڑھوں کی بندھ ہوئی تھی اور دائیں بائیں تریاں نصب تھیں۔ پہاڑ کی فوج پیدل اور سواران کو ملکر حملہ کیا۔ جس یونانیوں نے آسانی سے پسار دیا۔ بعد ازاں اتالی مبارزت شروع ہو گئی۔ صوبہ کا آٹھ سو سیکڑہ سپر کو پانچ سو تک جاری رہی۔ ترکی گوارہ کی طرح گرتے ہوئے میدان کا زار پر گز رہے تھے مگر شہرت ادرت ہوئی تھی۔ دوسری یونانیوں پر گرنے کی بجائے ایک کہیت میں جس پر آزدہ قلبہ کی ہوئی تھی۔ باشتیاق تمام اس کثرت سے گرتے رہے کہ گولوں کی خوب معقول فصل جسے کر کے گولہ باری کہیت پر مزید قلبہ کی کر کے باقیں متیاج نہیں ہو گئی۔ یونانی تو پچھانہ فی جس میں میدان اور ایک کو ہی باری تھی۔

نصف اولیٰ و نصف ثانیہ ۱۱۔ فتح جہاں فوج مرتبہ صفت آرا کی تھی یا جہاں سے وہ گاموں یا صفوں میں گام بڑھتی۔ مترجم

حکم نے پھر حشیش کھینچیں یہی منتشر ہو گئی تھیں اور چونکہ حکم نہایت تاکید سی تھا مہاجرت کی عیبت کو بڑا لگائی اور جبکہ فرج پید
بارو دمی گاڑیوں اور بارکش جانوروں کی قطاروں کی لمبی صفیں تبصیل و سرعت لاریا کی طرف سرگرم سرگرم چلی
جاری تھیں یہ شور بلند ہو گیا کہ ترک سوار عیاق میں چلا آ رہی ہیں یہ سن کر ہی کئی مغر و کینیاں دائیں ہاتھ بچھو کر کی طرف
مڑ کر رات کی گھٹا ٹپ تاریکی میں بارہیں سر کرنے لگ گئیں جس نے کسی ترک کو تو کوئی نقصان نہ پہنچا اگر کوئی ہوتا تو نقصان
پہنچتا البتہ قبل اس کے کہ ان کو افسر اس غلط اور بربادیا تشویش اور غلط فہمی دور کر سکیں ان کو ان کی ہی کئی سانشی جو عقب
میں چلا آ رہی تھے قتل و جرح ہو گئے۔

نمائندہ کارنامہ نگار نے رات ٹرنا دوس میں جب کہ باشندہ یادیو سپورٹر جھاگ گئی ہو رہی تھے بسر کی صبح کو اوسو دلی ایک
مستفسر بن گیا۔ لاریا کی سرگرمی پر اوسو کوئی آدمی دکھائی دیا۔ لاریا پہنچنے پر اوسو شہر میں عیب ہڑ لوگ اور یاسو کی عالم
دیکھ کر ہر دم نئی افویں پہنچ رہی تھیں۔ کوچہ و بازار میں سامان جنگ کی گاڑیوں کی قطار در قطار جو فرسالا کی طرف
جاری تھیں۔ راگنڈوں کو لینے کوئی راستہ نہیں رہ گیا ہوا تھا۔ باشندہ یادیو در جو ق گاڑیوں اور خوروں پرانچوں اور اسباب
کو باکیا ہو کر شہر سے بھاگے جارہے تھے۔ اور عمر مردوں عورتوں اور بچوں کی ایک لمبی قطار فرسالا اور وولو کی سرگ
پر چلی جاری تھی۔ یہ منظر اواقعی نہایت رقت انگیز تھا۔ باشندوں کو دلوں میں جو اٹھارہ برس پہلے ترکوں کی مکت تھ طرح
طرح کو ہم اور اوسو دور رہے تھے اور عالم تصویریں او کو داغ اون مظالم و جبر و تم کو فتنے بارہی تھے ترکوں کو ہاتھ میں بڑے بڑے
دار ہونا وہ یقینی سمجھ ہوئے تھے۔ یونانیوں کی تشویش اور ہمارے قصہ کو پس ہو کر کلچر میدان کارزار کی طرف متوجہ ہونا
کہ درینو لڑکوں کو کیا کاروائی کی۔ اور اونی کی کاروائی کی بدولت یونانیوں میں یہ بھاگ کر پڑی تھی۔

صف حلد یاز کی افواج کی صف مع کدائی کو میسر پہنچنے نیر و اور اناپس کی گھاٹی میں حمدی پاشا شہر شروع
میں ماضین کی دلیری معقول انتظام دہشت اور موقع کی دشواری کو جو ہر دورہ کو فتح نہ کر سکا۔ گرج اہم پاشا نے اوسو
لگ بھگ صدی اور اوسکی سپاہ کی جمعیت یونانی مدافین کی مقدار سے بہت بڑھ گئی تو اوسے پہرہ پیشی کی اور اوسد فوج
برگیدہ زیر کمان کا کلامانوس اور یونانی مجاہدین کو جو اوکو بالمقابل تھے سپاہوں کو قرب و جوار سے ہٹ دیر بچھو دیکر
میں کامیاب ہو گیا۔ اور یونانیوں کو ایسی سخت شکست دی کہ اونی صفیں بالکل رگنڈ ہو گئیں۔ اور وہ سرسبز
میدان جنگ سے فرار ہو گئی۔ کچھ تو گود اوسا سے شرق کی طرف کو سال کو گنیا و کچھ بحال تباہ لاریا کو ہٹ گئی۔ ۲۲ اپریل کو
چھٹے ڈویژن کو اوورنگے بلکہ اونی اصطلاح پر بحال رسانی و درہ کے متصل تہ قبضہ کر لیا۔ اور ۲۳ اپریل کو ڈویژن نے
کاہراول مسکو لوارڈیل میں پہنچ گیا جہاں سوزیائیوں کو اصل خط دہشت کا میمہ بالکل قریب تھا۔ ان کی خونریز مگر غیر مفصل
زائمی جیس ترک یونانیوں کو اوکو مضبوط پوزیشن پر جو سپاہوں کو دانا کہ متصل قائم لگائی تھی نہیں بحال کرتے تھے جیسا کہ
لے بیٹے ہارک رجسٹری بنائی تھا بچھو رہی۔ بلکہ ہر ایک کینی منی و حشیش بھی جہاں جہاں ہو گئی۔

اس جگہ پہنچی۔ ساتویں ڈویژن جو کٹر نیلا اور پلاٹا موناکو درمیانی ساحل کی حفاظت پر مامور تھا کئی دستوں محمدی پاشا کو زیرِ کمان چھوڑ ڈویژن کو آگے بڑھنے پر تیار تھا۔ ۲۳ اپریل کو کوہ اوسا سے لیکر دریائے نیاس تک ۱۲ میلوں کی لمبائی میں اہم پاشا کی فوج کا حصہ اعظم یعنی چھ ڈویژن انفرسٹری کو ایک آواز پر گھیرا۔ اور ایک ڈویژن فوج کی دوسری جمع تھا ترکی جرنیل کو تیار سے مذکور دوسرے دن حملہ کرنے کے لیے کل تیاریاں اور انتظام کر لیے۔ حکم کا نقشہ یہ تجویز کیا گیا کہ کالم جمع ہو کر بیڑوں کو میدان کی طرف اتریں۔ اور بصورتِ کامیابی ٹرنا دوس پر قابض ہو کر سید کو مار ڈالیں۔ قائم کیا جائے۔ مگر چونکہ مجوزہ کارروائی کا پہلا حصہ (یعنی میدانوں میں داخل ہونا) تجویز کار بند ہونے سے پہلے ہی منسوخ ہو گیا۔ اہم پاشا نے اب یہ مناسب سمجھا کہ فوج کو ایک دن (۲۴ اپریل) آرام دیکر اس دن اپنی فوج کی تمام ایسے دستوں کو جو دور دور و بھر ہوئے ہیں۔ اور جن کے کٹر سامان جنگ اور بارکس جافورن اور گاڑیوں کو کالوں کو کچا جمع کر لیا جائے۔ اور پھر دوسرے دن ۲۵ اپریل کو سب سے اول لاریاں کی طرف پیش قدمی شروع کر دی جائے۔

مخاریب کے پہلے حصہ پر جو دن ہوتا رہا۔ نظر ثانی کرنے سے یہ ثابت ہوئی کہ یونانی اپنی کوہستانی پوزیشنوں کی پناہ میں بالکل مداخلت کو پہلو پر ہے۔ اور غنیمت کو رخصت ہو متعدد کالوں میں مرتب ہو کر نقل و حرکت کر رہا تھا۔ کی طرح کی جارہا تھا۔ کارروائی کی۔ اس حیران کن وجہ شاید یہ خیال ہو کہ اگر دشمن کو مقابلہ پر جوتہ ادا میں بہت فوقیت کھائے کسی جگہ خفیف سی ہزیمت بھی ہو چکی تو مقدمہ دنیا کو باشندوں کو پھر بغاوت کرنے کی جرات نہ بچائیگی۔ اور سرور یا بلگیر یا وانی نیکو کو میدان میں اترنے کی توقع بھی مبہوم ہو جائیگی۔ اور چونکہ معاہدوں اور رقبا کی مدد کو حاصل کرنا نہایت ہی لازمی اور ضروری ہے۔ بنا بریں خفیف سی شکست کھٹھل سو بھی محترمز نہاد جب ہو۔

اگر ہمارے یہ قیاس درست ہو تو غرض متذکرہ بالا کو مد نظر رکھ کر دیکھنے سے تسلیم کرنے سے کیونکہ عد نہیں ہو گا کہ یونانی افسران مار کو میکائیس مسٹر اس سہولت سکریٹ اور کاٹھی نوٹس (جو مختلف پوزیشنوں کی حفاظت کے لیے منتخب کیے گئے تھے) احکام مصدہ کی جزم و عطا اور پامردی کو تسلیم کی۔ لیکن دوسرے طرف سپہ سالار اس اہم الزام کو بھی بری الذمہ نہیں کر سکتا کہ اس نے اپنی فوج کو کچھ کچھ کے بہت وسیع علاقہ میں منتشر کر دیا جس سے فوج مذکورہ کو مختلف دستوں میں وہ انصاف اور ربط نہ گیا جو نہایت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور بدینہ جو کسی ایک متحرکہ موقع پر نمایاں فتح کا امکان بھی ہاتھ سے کھو دیا۔ حالانکہ کسی ایسی ہی فتح کو ان لوگوں پر جیسے امداد و اعانت کی توقع تھی جو حوصلہ افزا اور جوش بڑا نہ لانا اثر کر سکتا تھا۔ اس غلط چال کو علاوہ یونانین کو اس سے بہت نقصان پہونچا کہ انہوں نے ترکی فوج کی اخلاقی طاقت اور کٹھنٹی اور اس کے کل فوجی انتظام اور جنگی نشو و نما اور ارتقا کا درست اندازہ نہ کیا تھا۔ یونانی افسران کی نگاہ یہ پام نظر انداز ہو گیا تھا کہ ترکی نظام جنگی اب وہ نہیں رہتا جو کہ دوسری ترکی مخاریب کو وقت تھا۔ اور کہ اس وقت سے وہ نہ صرف فوجی تعلیم سے لیجے بلکہ کسی ڈویژن میں شامل نہ تھا۔

و ترتیب اور معاملات ترتیبی میں ہی بلکہ مضر فائدہ حالانہ پہلو کی ہی بہت ہی مختلف ہو گیا ہے۔ اتھنز والو اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کر ترکی سپاہی صوف مدافعت کو پہلو پر ہی کام دیکھتا ہے۔ اور صرف خوب محفوظ یا قلعہ بند مقام میں ہی اپنی فرض کو جاننا کہ اور سر فرضی سوا کر سکتا ہے۔ اوس مضمبوط و زینٹوں اور کوی بلندیوں پر دلیری اور ثابت قدمی کو ساتھ حملہ کر سکی کہی توقع نہیں ہو سکتی۔ نہ ایسی کام کو اوس کو سر انجام کی توقع ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اول کو ہی دروں پر بالغ حملہ کرنا اور صحر زیناس و سالوریا وغیرہ دریاؤں کی پناہ میں جو جو یونانیوں مورچوں پر حملہ آور ہونا یہ ایسی کام میں جو کہی ترک سپاہی حسب مذاق اور اوس کو پسند خاطر نہیں ہو سکتی یہ درست ہو کہ اس کی ذہنی اور جسمانی قوتوں اور حکم کی بلا عذر اور کامل مشیت کی صفت اس کے کردی ہوتی ہے۔ مگر ویسوی اوس کی طبعی سرشت اور فطرت میدان جنگ میں بہت کرنے یا پر جوش اور متحمل پیش دستی کی قابلیت نہیں رکھتی۔

یونانیوں کی غلط چالوں اور کارروائیوں کو کھٹیر اور اونچی تباہیوں اور ذلت کا موجب اونکی ہی متذکرہ صدر غلط فہمی تھی۔ جو ترکی سپاہی اور ترکی نظام حربی کو متعلق اونہیں ہو رہی تھی۔

معاذ کہ پہلے نو دہائیوں میں ترکی فوج کو کل آدمیوں نے بلا استثنا ایسی جانفشانی اور جدوجہد کو کام کیا کہ یہ مہم یورپی طرح سے پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ اگر ترک نظام و ترتیب استقلال بیادری ضبط علی النفس جنگی سپرٹ و امنگ اور مطمئن خاطر میں یونانیوں کو مضائقہ نہیں تو کم از کم اونکی ہر بلکل ہم تہ ہیں۔ یہ نو دہائیوں ہر طرح کی سخت بے ارامی تشنگی و فاقہ اور محنت شاقہ کو نہ تھی ترکوں کا جہد و غم درہ بہرہ پست نہ ہوا تھا۔ اور وہ خوشی ان تمام تکلیفوں کو برداشت کرتے رہے تھے۔

ناظرین ہنس و ہنرمیں پڑ چکے ہیں کہ سرٹیمیلڈ بارٹلٹ الاصول اپنی پختہ ہی سرحد کی طرف کو توپوں کی رعد و گرج سننا و سیدیت اور سرفرومانہ ہو گئے تھے۔ وہ درہ ملونا کو معرکوں اور اوجہ پاشا کی کارروائیوں اور پیش قدمی کو حالاً اپنی کتاب کو فصل چہم و ششم میں بغیر تحریر کرتے ہیں۔

ادھم پاشا و درہ ملونا کے الاصولات درہ ملونا تک کی ہموار و چیل شرک پراسی گرمی میں سفر کرنا نہایت تعب و محنت کا کام تھا۔ سوار و مرکب و دو لوکیاں جرات۔ مانگی سفر اور ہوک و سچین ہو جو کچھ کر دو غبار جیسا بابتانہ آفتاب ناقابل برداشت تھی۔ اور کل سرک سپاہیوں۔ بارکش گھوڑوں اور گاڑیوں سے نکاد و طر فائنات لگا ہوا تھا بھری ہوئی توپوں کی آواز بند ہو چکی تھی۔ اور جوں جوں ہم پیادوں کو قریب پہنچتے جا رہے تھے یہاں سخت ہوا جاتا تھا کہ اوس دن کی لڑائی ختم ہو چکی ہے۔

لے انکو آفیشل کا نام جو درجہ صحت کے مواضع بیان کو ہیں۔ مگر اونکو حسب لکائی ذکر نہیں کیا نہ جنگ کو وقت یہ زمین اخبارات کی انکی قومیت کو متعلق عجیب غریب باتیں مشہور کی تھیں کسی زجر میں اصل بتایا۔ اوس کسی نے یونانی الجنس کو یہ سب من گھڑت حدت طرز بیان تھیں۔ غازی عثمان اور کفر قاسمین فوجی انڈسٹریل ایلچہ ادھم پاشا بھی غافل السل ترک ہیں۔ بقیہ جوف ۵، ۱۔

ادھم پاشا سے پہلی ملاقات { درہ کو دھن کو بالکل قریب میں لانے کا نام گار مسٹر کلاو گیم کول سے آتا ہے اطلاع
اوسنو اوسوقت اپنا نام ظاہر کر کے اوس سفارش کو لے کر پڑا اسکے یہ ادا کیا۔

جوینے اوسوقت کی تھی جبکہ محاربہ حسین کچھ دن پہلے ترکوں نے اوس مقام سالونیکاروک لیا تھا اور اگلی کی اجازت نہ
دی تھی۔ اوس ہی جنگ کا ردائیسوں کے محل حالات بتا کر کہا کہ مشیر تھوڑی ہی دور پیچھے چلے آتے ہیں۔ مشیر گیم کی نصیحت
ہمیشہ نہایت خوشگوار معلوم ہوتی رہی۔ اوسو اپنی نامہ نگارانہ فرائض کو بھی نہایت احتیاط اور عمدگی سے سر انجام دیا۔ وہ
سالہ گارڈین بن چکا ہے۔ اور کی نہایت عمدہ بولتا ہے۔ یہ دونو امور اوس کی حق میں بہت کار آمد ثابت ہوئے۔ حجاز پر اوس
جو کتا ب لکھی ہے۔ وہ پڑھنے کو قابل ہے اور وہی ہمراہ لیکر ہم آگئے ہیں۔ اور چند سنوں میں ادھم پاشا سے چکے پیچھے بہت سوا کا کافی

تہیہ فرمایا۔ اسی دوران میں ایک طرف انہیں یہی مزیدانی تھی وہ ملکیت جو کہ اگر مشیر موصوف بنائی ہو تو ان کا نام
بر در تہیہ کر لیں۔ پڑھنے کی بجائے اپنی بہادر کھیلنے کی طرف توجہ کی۔ مشیر نے اس بحث کو چھوڑ کر ہم ان کے اصلی حال ایک ترک کی خواہش و دل
میں درج کرتے ہیں۔

مشیر موصوف فرمودہ فندی چرکس کو فرزند ہیں۔ سہ ماہی میں پیدا ہوئے۔ انکو والد حسین بیک میں عظمیٰ کوئی کو کلام تھم اور انکو
در بار سلطانی میں قائم تر سلطانی کو عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوئے۔ مشیر موصوف کی والدہ بھی خالص چرکس کی قبیلہ تھیں۔ اور اوس کے
ماموں ولایت دوز میں اب بھی موجود ہیں۔ انہوں نے فلسطینیہ کو جنگی درس میں تعلیم پائی۔ فارغ التحصیل ہوئے۔ پڑھنے سے صرفت پاشا والی
وینر ریڈنٹ کونسل جریدہ کی ایک جگہ مقرب ہوئے۔ اس حیثیت میں یونانی کو درجہ برتری کی۔ بعد ازاں سیکسی کی درجہ برتر خاص سلطانی گارڈ
میں منتقل ہوئے۔ اور قائم مقامی کا درجہ پاؤنگ میں رہے۔

جبکہ دم دروس کی وقت وہ امیر لاکار درجہ رکھتے تھے۔ پلویا کو معرکوں میں غازی نشان پاشا کو انکی شجاعت و بہادری اور نہایت
قدیمی سہمت مدد ملی۔ آخر کار انکو سپردار کے ساتھ روسی لشکر کو لاکھ اسیر ہوئے۔ صلح ہو جانے پر جب دایخانہ وہاں آئے تو جو حکمہ مشرک
میں آستانہ علیہ کو لاکھ بڑے ہوئے۔ اور کچھ مدت کے بعد رتبہ فریق پر ترقیاب ہو کر محل بہاویں کو شاہی گارڈ کو دوسرے درجہ کو لاکھ بڑے ہوئے۔ بعد
از ان کرٹ کو فوجی گورنر بنا ہوئے۔ جہاں لاریہ کو راستی تشریف لگے اور جنگ جزیرہ میں ہر دوں کل امن رہا۔ اوسکی بہ صلاح
کی ولایت قصبہ کو گورنر اور بعد ازاں ولایت حلب کی ریف فوج کو قومنانی پر امور ہوئے۔ آرمینیوں کی پھیل بغاوت میں اغبان زیتون
کی سرکوبی

انکو سپرد لگائی۔ آخر مدت کو صلح میں مارشل مشیر کا رتبہ جلیلہ حاصل کیا۔ اسکو اب چند مدت انہوں نے کی جو وہ لاکھ بڑے ہوئے۔
سلطان المعظم کوان سے نہایت محبت ہوا اور انکو بھی حضرت جلال التاب و اسقدر اخلاص سے کہ بہت تہوروں کو انکو بار بار ہوگا۔ شاہی
اوقول سے انکو کمال افتخار ہوا۔ ہر ایک کام کو بہت فوریہ فکر کے بعد کرتے ہیں۔ اس معاملہ میں مشورہ لائے انکا شتاب اور احکام مذہبی کے
سخت پابند ہیں۔

افسر چلے آئے تھے ملاقات ہو گئی۔ مسٹر بھگت نے پاشا موصوف کو ہماری نام بتائی جس پر انہوں نے غصہ نہایت تک پہنچا۔ سلامت کر کے ہمیں اپنے ہم کاروں کے ساتھ معرفت کرایہ مارشل ڈارٹا دفرمایا کہ آج کو دن کی لڑائی میں کامیابی حاصل ہوئی۔ دشمن کو بازو پرسی ہو کر گھیر لینے کو لینے لئی جناحی عہد دیاتے لگا تاکہ بڑے جارے میں اور امید ہو کہ ہماری کل فوج غنیمت پیش قدمی کر کے قسطنطنیہ کو میدان میں داخل ہو جائیگی۔ مشیر مدوح نے یہ بھی کہا کہ عام ٹرانسپورٹ بالخصوص مسلمان حربہ اور گولبارود کی بار برداری کو متعلق بہت مشکلات لاحق ہیں۔ چونکہ سڑک کو میں کچھ عرصہ خود معائنہ کر چکا تھا۔ اس بیان کی صداقت میں مجھ کو کس طرح شک شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ہمیں اپنی گھوڑوں کو لوٹا لیا۔ اور ادھم پاشا کی ہمراہ الاصولان لگے۔ ان کو شافٹ کے افسروں کی سرپرستی میں طویل لنگھتے ہوئے جس سے مجھ پر جلد معلوم ہو گیا کہ پیش قدمی کی سبب فتناری سے عام آزدگی پھیل رہی جو اور نسبتاً کم عمر اور نوجوان افسر شنبہ اور کچھ شنبہ کی لڑائیوں میں درہ ملونا اور کل سرحد پر تیس حاصل ہو جانے کے باوجود شنبہ میں توقف ہو گیا مطلب سمجھنے سے بالکل قاصر ہیں اور بہت میں حیرت ہو رہے ہیں۔

اوس زمانہ میں اکثر اخبارات نے لیا کہا تھا کہ اس توقف کا باعث وہ ہدایات تھیں جو مجلس اوسلطان نے دینے سلطان العظمیٰ کو منشا تھی قسطنطنیہ سے موصول ہوئی تھیں۔ مگر یہ تو جیمہ بالکل ہی غیر غلط ہے۔ بنیاد معلوم ہوتی ہے۔ میرے اختلاف کو لینے کوئی معتدل وجوہات موجود ہیں جنہیں سے ایک یہ ہو کہ توقف و تساہل پر نہایت سختی سے اعتراض کرنا ہوا میں ایک خود سلطان العظمیٰ کا وہ یاور تھا جو جلال التاب نے فوج میں روانہ کیا ہوا تھا۔ اوسنی مجھ کو نہایت تلخی اور آندگی کے ساتھ کہا میں نہیں سمجھتا کہ اس شاذ فوج کو جس کے سپاہی دنیا بہر میں شجاع ترین کیوں نہ ہوں یہاں کیا بٹھار لکھا گیا ہے۔ حالانکہ سوقت تک اوسواریاں ہونا چاہیے تھا۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ اس توقف کو خود سلطان العظمیٰ نے بھی بالاسک شنبہ ناپن کیا تھا۔ اور اسی ناپنہد کی باعث جلال التاب نے غازی عثمان پاشا کو ادھم کی جگہ لینے کو کوسالونیکار واد کیا تھا۔ اور یہ سبب واقعی اس کے ہمراہ اپریل کے پیش قدمی اور عین بروقت قبضہ قسطنطنیہ نے بھی ادھم پاشا کو بدنامی اور ذلت سے بچا لیا تھا۔ اگر ایسا فوج میر نہ آتا تو وہ ضرور کچھ سے معزول کر دی جاتے۔ لڑائے پور کی مسئلہ بدیہی وقوت اور مشکلات کو علاوہ اس توقف کی اگر کوئی اور چیز بھی باعث تھی تو وہ ادھم پاشا کی بد رجہ غایت صحت و پراپی طرز کا فوجی افسر یا الفاظ دیگر نہایت محتاط اور سچ سمجھک چلنے والا جن کی خاطر وہ مدبر ہو اور کوئی کارروائی کرنے سے پہلے اس امر کی طرف پورا پورا اطمینان کر لینا چاہتا ہے کہ ایک چیز اپنے موقع پر بالکل ٹھیک اور درست ہے اس سے جتنے افواج اور جاکم خطرناک و دلدور اور غریب کو زمانہ میں ایسی کارروائی کر شنبہ ہو نہیں تو کوئی کلام ہی نہیں۔ اور کسی متعدد اور دلیر جنرل کو مقابلہ میں جس کو باس سپاہ بھی عہدہ ہوا اس کا تباہ کن نشانہ ثابت ہونا بھی امکان میں داخل ہے۔ ادھم پاشا کی تدبیر اوسکی علمی کارروائی سے بہتر تھی۔

مسٹر بیون کی تہ چینی کہ ممکن ہے کہ متفقہ کارروائی کو فقدان اور وقوتوں کا باعث جو امر متعدد لڑائیوں میں صاف ظاہر ہو گئے تھے خود مشیر کو کسی ایسی کوتاہی کی بجائے زیادہ اوسکو

تحت افسرین جن جن بیلان ڈویژن کو عیوب ہوں تمام غیر ترک مشاہد کنندگان کی عام اطلاع تھی کہ ادھم پاشا کی فوج کثرت
جریں کی مایات تھی اور انچو فلاض کو حسب حال قابلیت نہ تھے۔ مشرعی اسے ٹیوٹسٹ اخبار ڈی میل کو قابل مذکر
نے ایک مراسلت میں جو الارجون کو جناب میں شائع ہوئی۔ اپنی رائے حسب ذیل ظاہر کی کہ ترک دنیا میں بہترین سپاہی اور
بدترین افسر کہتے ہیں۔ ترکی سپاہی بہتر صفت تھیں اور عبور نامور ہونا موراوشیر دل کو شیر دل شجاع ایسے بچوں اور
فرشتوں ایسے مطیع و منقاد اور با انتظام و تربیت یافتہ ہیں۔ وہ اپنی فسیکی ایسی اطاعت کرتے ہیں جیسے کہ نیک لڑکے استاد
والدین کی۔ اگر افسر نے انہیں صرف یہ کہہ کر طوق مٹا دیا کہ ہاتھ نہ لگانا کہند یا تو سپاہی ذرا بھوکے پیاسے ہو رہے ہوں
ناپائوں کو باز آئیں یا کسی دکان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کو کہیں چپ چاپ گئے جانتے۔ البانوی ترکی سپاہیوں کو بہت
مختلف ہیں۔ وہ ادنیٰ نسبتاً پست قامت اور زیادہ پاکیزہ و ستھرے ہوتے ہیں۔ ادنیٰ تیزی طبع اور مزاج کی سرکشی کی
کوئی حد و غایت نہیں۔ مگر ترکوں (یعنی ترکی سپاہیوں) کی تو یہ کیفیت ہے کہ ادنیٰ حال میں جہیں کہ وہ اب ہیں یہیں کسی غیر تعلیم
تربیت والا بھی افسران ہی دنیا میں جو کام چاہیں سر انجام کر سکتے ہیں مگر افسران اچھے افسران کی ہی اونہیں کمی جو ترکی افسر
جائے نشست مرتبی اور عوام بزدل ہیں۔ ساری ہی ایسے نہیں۔ اس قاعدہ کلیہ کی مستثنیٰ بھی ہیں۔ اور جو سستے ہیں وہ
مستثنیٰ نہیں۔ دنیا میں غلبہ نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس ہے۔ بعض میں ایسا تو شکل کوئی ہے کہ جو کچھ وہ دیکھ کر دیکھ کر شرمینہ المیہ پڑا کہ اللہ
اشد جبار اس قدر شجاع ہیں کہ نسبتاً عمدہ و بہتر تعلیم یافتہ ہیں مگر ادنیٰ جوانمردی کا یہ عالم ہے کہ تینہ خور و قدر بناور بارہ افسران کہ
آتشباری کی زندگی پہلو بچاؤ دیکھا جو جنیوں بالخصوص جن بیلان ڈویژن کی حالت تو بالکل ایسی تھی کہ وہ سرکش بہت الود
باہم ملکر کام کرنے کا بلکل قابل اور خود اپنی توپوں کی زندا و پیسے جو حال میں تھے۔ حالت میں کہ انہیں یونانیوں پر براہ مراجعت
کر دینا واجب تھا۔ مگر عکس ایس یونانی نو فوج جاتے رہے۔ یہ افسر ایسے خوش ہوا۔ جیسے کہ خود دس سال کی بچی بڑی بھاری
کا میاں پر ہوتی ہیں۔ وہ بلا تصنع بالکل سچے دل سے دشمن کو پال کر دینا اور اسی مراجعت پر مجبور کر دیں گے کوئی فرق تمیز
نہیں کر سکتے تھے۔

مجھے مشر ٹیوٹس کی رائے سے جو ترکی افسران کو تھی میں بہت ہی سخت ہوا اتفاق نہیں۔ البتہ تسلیم کرنا ہو کہ ۲۴ اپریل
کی دلیلی کی لڑائی اور ۲۵ اپریل کی فتح لاریہ کو بعد ۳۰ اپریل کو معرکہ ولسٹون پہلے اور ۱۱ مئی کو معرکہ ڈووکوس
میں جو جنگی کارروائیاں لگتی تھیں ان میں اصلاح و ترقی کی بہت گنجائش تھی۔ ان موقعوں پر جو غلطیاں اور توقف سرزد ہوئے
وہ ڈویژنل اور ریگیڈی کا تذکرہ کی کہ تاہم ان اور فرقہ کلمہ شوق کا نتیجہ تھو۔ ڈووکوس اور ولسٹون میں قبل از وقت معرکہ
آرائی ہو جانے کی غلطیوں کو متعلق یہ یہ مذکر کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ زمانہ کی رہی میں تنگ ریفیوں اور دور ترک زد کرنے
والی اسلحہ کی موجودگی میں سپاہیوں کو قادیوں رکھنا مشکل امر ہے لیکن اگر ریگیڈی اور جمعیٹی اس قدر قابل ہوتے تو ایسا ظہور

یہ قابل ادیب اور غضبناک اور دھار دوز گزراں کو براہ دشمن کی حالت و عمارات اور سروراجی جو ان کا ناظرین کو مطلع کرنے کے لیے لگے تھے
سے آیا دیکھتے ہیں کہ مراد نہیں گیا۔ اس کے برعکس جن بیلان افسر نے جو ماخوذ از انہماک جریں ڈویژن کی نسبت ظاہر تھی جو وہ ناظرین پہلے عیاں
کر چکے ہیں۔

میں آئے۔ ان دونوں مقاموں پر ترکی فوج اڑانی کی نیت سے نہیں بڑھی تھی۔ صرف بحیثیت عظیم مستکشف اور دیکھ بہال کی غرض سے پیش قدمی کی گئی تھی۔ جو پیش قدمی دونوں مقبول پرافسروں کی غلطی یا نادانی یا پرچوشی کو واقعی جاگہ دار حملوں کی صورت میں تبدیل ہو گئی۔

ادھم پاشا سے مکالمہ ترکی شاف اور نیرنگریز یا نیرنگاروں میں جنہیں سو چار سو میکر پہلے ہی ان ملاقاتوں میں یہ خیال عام طور پر پھیلا ہوا دیکھ کر کہ توقف بالکل بھی اور نامناسب سمجھنے اوس رات کھانے کے بعد مشیر سر ملاقات کی اور اسکے شاف کو کئی افسروں کے سامنے جو میری معروضات سن کر بہت ہی خوش ہوئے ادھم پاشا سے مکالمہ کیا۔ دوستانہ پیرائے میں طویل گفتگو کی۔ میں نے مشیر موصوف کی تدبیر پر بی پرکسیط حال کی تحسین کرنی چاہتے تھے کہ نیرنگی محض پولیٹیکل ہیلو سے اپنے خیالات ظاہر نہ کرے اور عرض کیا کہ توقف سے نہایت سخت خطرات کو حادث کا اندیشہ ہے۔ یہ درست ہے کہ بلگیر باورسویا نا حال خاموش ہیں مگر خفیہ سے ترغیب سے وہ جماع افواج پر پائل ہو سکتے ہیں۔ اور اس وقت دونوں دشمن ترکی کے برخلاف میدان میں آئیں گے۔ یہ خطرہ میں یک محدود نہیں ایک اور دشمن بھی جو بلقانی ریاستوں سے بدرجہا زیادہ طاقتور ہے تاکہ میں میٹھا کر اوسکی طرف سے کبھی اطمینان اور سیکوری نہیں ہو سکتی۔ اور وہ اگر کسی وقت بالکل جاپانک سلطنت عثمانیہ کو عین مرکز اقلب یعنی خود قسطنطنیہ پر حملہ کر دی تو کیکو تعجب میں ہو سکتا۔ مزید براں ہمدردی انسانی کا بھی کچھ ہی اقتضا ہے کہ اس محاربہ جو مجموعہ اڑانی کی لگنے پڑا ہے جلد ختم کیا جائے۔ سیریل و کال فوجیابی سے دونوں فریقوں کو بہت کم آدمی ضایع ہو گئے اور سپاہیوں اور باشندوں کو مصائب میں مبتلا نہ ہو جائے گی۔ میری ان دلائل کی معقولیت اور جرجنگی کو ادھم پاشا نے بالکل تسلیم کیا۔ اور کہا کہ میری بھی خواہش ہے کہ جہانک علیہ ممکن ہو سکے محاربہ کو بہت جلد ختم و نصرت ختم کروں۔ اسی غرض سے میں آج بہت رات گئی اپنی شاف سمیت ایک ٹانک اور بعدی موقعہ کو معائنہ کیا جائے گا۔ تاکہ یہ طہینان کرلوں کہ آیا تمام سامان فیصلہ کن پیش قدمی کر لے لیا تیار اور درست ہے اور مجھے امید ہے کہ چند دنوں میں ہم لاریسار قابض ہو جائیں گے۔ مشیر موصوف کو ان رشات سے ادا کر کے شاف اور نیرنگی کو بے انتہا خوشی ہوئی۔ اور جب میں پاشا، موصوف کی خدمت سے رخصت ہوا تو بعد ازاں پرائیویٹ طور پر دونوں ب افسروں نے متذکرہ صدر معروضات کی متعلق بڑا بڑا شکریہ ادا کیا اور مجھے بڑی گرجوشی سے مبارکباد دی۔

ترکوں میں تکمیل شرافت تجیابی کی ناقابلیت ادھم پاشا پرانی طرز کو قابل جریں میں اس وقت اوکی عمر ۵۵ برس کی قریب ہو رہی تھی۔ وہ اعلیٰ درجہ کی جنگی شاطر و ماہر اصول حرب و محاط و باجزم لطف پرور اور کمال جسم مزاج و انسانیت کا رہیں۔ انکھیں روشن و دلاویز۔ چہرہ ہر وقت متین و سنجیدہ البتہ تبسم کم وقت اوپر شگفتگی اور درخشانی پیدا ہو جاتی ہے۔ بوقت تبسم انکی آنکھوں کی چمک اور لہلہا دہن میں ایک عجیب قسم کی سحر تاثیر و فزونی پائی جاتی ہے۔ پاشا، موصوف نے اپنی رحمتی اور اعلیٰ منتظرانہ قابلیتوں کا ثبوت

صرف قسلی میں ہی نہیں، بلکہ زینوں کو داخلہ کو دوران میں بھی بخوبی دیکھتے تھے۔ قسلی میں اونچی فوج کا چلن اور ہڑتاؤ واقعی قابل تعریف تھا۔ اور زینوں میں تو انہوں نے بیسیٹھ غصہ و زور گندہ کو کام لیا تھا۔ وہاں کار میں باغیوں نے پانچ سو تری گنگوٹوں کو کھل سنا کی اور سیر جمی ہو تیج کیا۔ مگر اس علی حوصلہ حمل سپہ سالار نے پھر بھی دانکی جان بخشی کر دی۔ اگر ادھم پاشا میں کوئی نقص ہو تو وہی جو فطرتی طور پر کل ترکوں میں لسنغ معلوم ہوتا ہے یعنی وہ فتح پانے پر اس سو پورا پورا فائدہ اٹھا کر اسے اس کی قمرات و شاہج کھل کر نیکنی قابلیت نہیں رکھتی۔ بالعموم ترکی جرنیل اپنی فوجیائی کو ایسی سیرل اور پے درپے ضربات سے جوڑ کر کو پراگندہ ہو کر کعبہ پھر سنبھلے اور منتہی فرج کو پھر مرتب و فراہم کرنے اور اس کے حوصلہ دلائی کا موقع نہ ملتی دینیں کھلنے کی قابلیت رکھتی معلوم نہیں ہو تو مشہور آفاق غازی عثمان پاشا میں بھی بمقام پلویا بھی نقص موجود تھا۔ وہ اگر بہت کرتے تو ستر ستر شاہ کی حبیب اور نہایت سخت ہریت روسیان کو کھیلو کی پراگندہ لشکروں کو دیا کی دنیوب میں وہ کھل سکتے تھے۔ یہی غلطی شدہ ملوم دیا کی لوم کو علاقہ میں مہرز ہوئی یعنی محمد علی پاشا کو جسے روسیوں کو کئی موقعوں پر سخت شکستیں

لے سرائیشیلڈ ہارٹلٹ ڈاؤنٹات و حالات متعلقہ پراطیناں خاطر اور مجموعی ہو کر کھیلو میرا قائم نہیں کی۔ اور غالباً مرٹسٹر کی کار میں ستر ستر کعبہ الفاظ لکھ دی ہیں۔ غازی عثمان روسیوں کی ہزیمت سے فائدہ اٹھا کر انہیں دیا پارا ایسٹے نہیں بھگتے تھے کہ انہوں نے کھیل فتح کی کوشش نہ کی تھی۔ یا کرنا نہ جانتے تھے یا قابلیت نہ رکھتے تھے۔ بلکہ محض کھیلو کھل کر لے لے کافی فوج نہ ہوتی اونکی فوج صرف بچاؤ پر مرکوز تھا۔ کھلوں کو کھلوں کو کھلیات کر سکتی تھی مگر پھر بھی غازی مدد سے کوشش کرنے سے دریغ کیا تھا۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی ظاہر تھا۔ اونکو جارحانہ کارروائی میں کامیابی نہ ہوئی۔ اس مسئلہ پر مرٹسٹر ہارٹلٹ اپنی بات پلویا میں مفصل بحث کی ہے۔ غالباً اس جو اندر عیسائی مجاہد اسلام و معاون عثمانیاں کی کتاب سر موصوف کی نظر سے نہیں گذری ورنہ وہ غازی عثمان پر یہ الزام نہ لگاتے۔ محارب یونان میں بھی دشمن کی ہزیمت سے بالعموم پورا فائدہ نہ اٹھائی کی وجہ تا قابلیت نہ تھی بلکہ ترکوں کی عالی ظرفیہ درگزر اور چند پولیٹیکل اسباب جو یونانیوں کو بالکل پامال کر دینے سے ماننے تھے اور نیز غنیمت کی کمال بے بضاعتی ایسا کئی دفعہ ہوا کہ البانویوں نے یونانیوں کو صرف پتھروں سے مقابلہ کیا۔ اور ایسا کرتے وقت یہ کہہ کر ایسے نامزدوں پر بند و قفس چلا کر مارواگی کو خلاف اور کار تو سوں کو سخت برباد کرتا ہے۔ یہ زندہ و مردہ کیساں جس پھر انکو ہلاک کرنے کی کیا فائدہ۔ پتھروں سے اونکو پکار دینا ہی کافی ہے۔ بعض کی انفرنس کو بیشک چند غلطیاں سرزد ہوئیں۔ مگر یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہر تدبیر کا تیر بہدف ہونا کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ اور انسانی طاقت کو دائرہ سے خارج ہے۔

مگر تاریخ سرٹیشیلڈ ہارٹلٹ کو اس بیان کی بھی تائید نہیں کرتی۔ یہ درست ہے کہ محمد علی کو چند فتوحات حاصل ہوئی تھیں مگر جب وہ علاقہ لوم کو لایا گیا تھا۔ اس وقت سے چند لوم پہنچے وہ ولسیہ روسیہ کی فوج کو مقابلہ پھر کھیلو کھل کر تیس سو فہت میں جیسے ناکام رہا تھا۔ بلکہ شکست یاب ہوا تھا چنانچہ جنگ دم و روس کو موز نے اس کی نسبت اس موقع پر یہ الفاظ تحریر کیے ہیں اس کو انکا نہیں ہو سکتا کہ جن امیدوں اور توقعوں کے ساتھ اسے روسیوں سے لاری کا عہدہ عطا کیا گیا تھا۔ وہ بالکل پوری نہ ہوئی تھی۔

دی تھیں عین اسوقت جبکہ وہ ولیعہد روسید (جو بعد میں ار سکندر ثالث ہوا) کی فوج پر آخری قطعی فیصلہ کن حملہ کر کے اسے باغی جوہریت بنا کر دیکھنے والا تھا۔ واپس بلا لیا گیا۔ اور اسکی جگہ ایک محقق و مہذب سالخورہ پاشا کو بھیجا گیا جسے محمد علی کو بعد پھر ایک دفعہ بھی جہاز خانہ حرکت نہ کی۔ غالباً خواہ پاشاہی جس شاندار ترکی جرنیل کو دسمبر ۱۸۰۶ء میں بھیجا گیا۔ یلینا ایک مسلم روسی ریجیڈ کو اسے جنگ بتایا تھا ایک ایسا ترکی افسر ہے جس پر پوچھ آپ کو جہاز خانہ کارروائی کو کئی نہایت مستعد اور زور آور ثابت کیا ہے۔ اگر یونانی فوج کا جبکہ وہ ۵۵ ہزار پرل کو لاریسہ کو سیرمہ دار بھاگی تھی لگاتار مستعدی کو ساتھ قاف کیا جاتا۔ تو وہ پھر با نظام اور مرتب جماعت نہ رہ جاتی۔ اور تاریخ مذکور سے بعد چار ہزار باس سو زیادہ جوہیا و شجاع عثمانیہ سپاہی شہید و مجروح ہوئے۔ وہ نہوتے۔

ترکی کا لارڈ جنرل (ارکان حرب) میں چند اعلیٰ درجہ کے ایسوا فسر موجود ہیں کہ یورپ کی کوئی فوج نہیں جو انکی موجودگی پر خوفزدہ نہ ہو۔ انیس اکثر نے جرنی میں جنگی تعلیم پائی ہے اور جرنی بوتھیں باسیو جہت و بہتہ عام خیال جو غلط محض تھا عام طور پر پھیل گیا تھا کہ بہت سے جرنی افسر ترکی فوج کو ساتھ تھے۔ حالانکہ صرف ایک جرنی افسر گرہن کو پاشا چوتھا ہی تھا سب اسے ہے۔ فوج مذکور کے ساتھ تھا۔ اور وہ یہی صرف سات دن رہ کر پھرتے پہلے واپس چلا گیا تھا۔ اور یہ عرض صحیح اور حقیقہ کا اثر میں کہتا تھا سیف الدین پاشا مصطفیٰ تاقی یک۔ ثابت یک۔ جن یک۔ سبب یک۔ اور یک اور رضا پاشا جو اٹلی کی کانڈیو نہایت لائق اور اعلیٰ تربیت یافتہ افسر ہیں۔ بالخصوص سیف الدین پاشا نے میلان جنگ میں فوجی کارروائی کی ہدایت و رہنمائی کرنے اور کوچ کو وقت نظام و با ترتیبی قائم رکھنے میں نہایت مستعدی اور قابل تعریف طریقہ کا مظاہرہ ترکی سپاہیوں کی نیک چلنی خوش اطواری اور صفت فرمانبرداری کی میں بڑی زور و شہادت دیتا ہوں۔ بیٹو اور ہر ایک انگریز نامہ نگار (جو اوہم پاشا کی فوج کو ساتھ تھا) اپنی نظر کے ایک طویل ٹیکہ ام سرفلپ کری۔ انگریزی سفیر متعین

بقیہ صفحہ سابقہ) ولیعہد روسید کی فوج کو خلاف گواہ شروع شروع میں کامیابی ہوئی مگر اخیر میں اس کا حال نا کامی ہوئی۔ اور مذا سے عثمان پاشا کو، مقام پلینا اور سلیمان پاشا کو مقام ڈرچکا کیطریقہ خود پر پھانسی۔ اس محزولی سے کچھ عرصہ بعد وہ صوفیا کی ترکی فوج کا کھڑ بنایا گیا۔ اس وقت پریلیمان پاشا نے اس کی بحیثیت سپہ سالار حکم مینا تھا کہ الینکو حدیس خواہ پاشا کی طرح سودا کر کے اپنی جگہ سے وہی روسیوں پر حملہ کرے مگر انہوں اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ اور اس عہد تھیل کیو جہو سلیمان پاشا اور اسکے نائب خواہ پاشا کو نہایت جو اندر دی اور قابل تعریف تدبیر سے آئینا کو روسیوں کو فوج کر لینے سے پرہیز فون بعد بتایا۔ ۱۴ دسمبر ۱۸۰۶ء میں چوڑو پنا پر ۱۔ اور وی اوس اہم مقام پر جو بلقان کو وسط میں واقع ہے دو بار قابض ہو گئے مصطفیٰ کامل آفندی میں جنگ میں دیوان محمد علی کو جنگ دوم روس کی اکثر سپاہیوں کا موجب تھامس اور مشر پر پوچھی اسکی نسبت اچھی تھا جرنیوں کی سپر صہر میں نہایت با سیرا شیلڈ ایبہ واقفکار اور با خبر سے ایسی ہم غلطی کی سطح سرزد ہو گئی جو محض جرنی الاصل تھا وہاں پہلے سے جہوئی عمریں بھاگ آئے اور کئی دریائی سفارتوں کو بعد غلطی میں کہ مسلمان ہو گئے۔ اسکو حالاً محرمات پلینو کو کسی حاشیہ میں درج ہے۔ سہ تہ بھی درست نہیں خواہ پاشا نے مسلم روسی ریجیڈ کو اس پر پھانسی کر کے اسے ساتھ پار کیا تھا۔ اس پر درست ہے کہ اگر ایک اور ترکی جرنیل کو مناسب تعمیل ہو جاتی تو ریجیڈ ضرور گرفتار ہو جاتا۔ مترجم

قطعیہ کہ بھجا جیسے ہتھیار عسکر عثمانیہ کی قابل تعریف نیک کرداری اور خوش چلنی کی کامل تصدیق کے خونی زری و سفلی اور تاخت و تاراج کو ان الزامات کی جو یونانی اس فوج اندھا دھب لگا رہے تھے پوری تردید و تکذیب کی لاریا کی فتح ہوئے پرتین سرکردہ ترکی افسر سیف اللہ پاشا مصطفیٰ ناطق بابک اور نجیب بک ساری ات خاص ٹپول (بھرتے) ایک شہر میں صرف اسیلے گشت کرتے ہوئے کہ کہیں کوئی واردات تاخت و تاراج کی امید ہم پاشا نے شہر میں اہل ہوتے ہی تمام عیسوی معابد پر پیر و جٹاؤ کی کوئی اور نہیں غنیمت نقصان بھی نہ پہنچا سکے۔ اور نہ اویچی کوئی بھی حیرتی ہو سکے۔

مشیک کو پاس سے واپس آ کر جب نیا ہنر دوست نامہ نگاروں کو علی الصبح تیار ہو جانے کی تاکید کی تو وہ سب کے سب کھل کھلا کر سن پڑے انکو سابقہ تجربہ و ترکی حرکات عسکر میں کمال امتیاز اور سوچ بچار نہ نظر آئے جانیگا کہ اہل یقین ہو چکا تھا۔ اور وہ جانتے تھے کہ بہت سویرے کبھی کوچ نہیں ہو گا تاہم منہ خدام کو گھبراہٹ سے صبح کو وقت بیدار کر دینے کاظم دیداد اور پھر اپنی دن بھر کی کارروائی پر خوش و خرم خواب گاہ کو چلا گیا۔

تھسلی میں داخل ہونا ہم دوسرے دن صبح کچھ گھر تیار ہو گئے۔ مگر ترکی میڈ کو اڑھ بج کر قریب ہونا کی طرف روانہ ہوا۔ دیکھ بھال کو کوٹھے اور یہ امر اذکو دیر کر کے چلنے کی معقول وجہ ہو سکتا تھا ہم استہانتہ فوج و ہوا سر فک پر کول (دھن) کی طرف نہ ہوئے۔ رستہ میں ہوا کی پروں پر سوار گاہ گاہ کو لباری کی آواز سنائی دیتی۔ ہی۔ مگر انتشاری باقاعدہ نہ تھی کبھی کبھی کوئی گولہ چل پڑا تھا۔ سڑک صرف پہاڑوں کو قریب جا کر بند ہونی شروع ہوتی۔ جہاں وہ یکبارگی بالکل عمودی شکل میں پھرتا تو سو فیصد کھل میں کولائی ہونا کہ مشہور درہ کی چوٹی تک بلند ہو گئی ہے۔ سڑک کا جو حصہ درہ کو جاتا ہے وہ بہت ہی خراب حالت میں تھا۔ اور کئی جگہ گہروں تک کولائی اوسیر کو گدے یا مٹیر یا محال تیار ہتھیں ہیں ایک ہاتھ کی ملی جلی ہر ایک توپ کو گہروں کے علاوہ چار پنج اور کچھ ہتھوں کچھ سپاہی کے گیسے ٹھیکڑا کچھ چھپرے وکیل کے ایک ایک بیل میں توپ کو پٹس تیس گراؤ پر تیار رہتے تھے۔ اور سطح علاج لنگھانے کے وقت کرتے ہیں۔ ہر دفعہ زور لگاؤ وقت باہم لگاتار لگاتے جاتے تھے۔ چوٹی پر پہنچتے ہی پہلے رتبہ جدال و قتال کو بولناک نتائج و فرائض کی علامتیں تین سوخت مجموع سپاہیوں کی شکل میں دکھائی دیں۔ ان کو ہسپتالی جنموں میں جو درہ کا ایک طرف نصیب تھے پہنچا یا جا رہا تھا۔ انہیں ہر ایک کی طرف نو دیکھا نہیں جا سکتا۔ نسل کو ٹکڑے سوار کا پھلا جڑا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہوا تھا۔ جس سے چہرہ بالکل انہیہ گیا تھا۔ اور بشرہ سمیت جسمانی تکلیف کا پتہ دے رہا تھا۔ دوسری کچھ پھروں میں گولی لگی تھی۔ وہ ہشاش بشاش نظر آتا تھا۔ مگر چہرہ پر مڑنی جھار ہی تھی تیسری کی دو فورانوں میں کوئی کھل گئی تھی۔ وہ اس معرکہ میں جو دامن کوہ میں ہو رہا تھا۔ مجبوراً ہوئے تھے۔ چونکہ وہ چلنے سے عاجز ہو گیا تھا۔ اسکو ٹاپیر ڈال کر اوپر لائے تھے جب اویچی اترنے کے لیے باؤس اٹھا لیا تو دوسرے سخت درد ہوا۔ ہسپتال میں مجروحین کو لیے عین بستر اور کافی ڈاکٹر و خادم موجود تھے۔ اس موقع پر اور نیزہ و ران بجا رہے

دیگر معرکوں میں سخت مجروح ہو کر کچھ جس صبر و تحمل اور نظاں ہر کیطری کی تکلیف یا اذیت کے بغیر اپنے بیوقوفین سوار بلکہ پیادہ طور کرتے ہوئے واقعی نہایت ہی حیرت انگیز تھا۔

مشر ایک بڑی خیمہ کے سامنے جو شرک و دایس ہاتھ ایک بلند چوٹی پر نصب کیا گیا تھا۔ کہلے ہوئے اس خیمہ کی اتر طرف ایک اور بڑی خیمہ نامہ نگاروں اور دیگر غیر مصافک نہ گان کو لیے نصب تھا۔ اہم پاشا ازراہ مروت و عالی ظرفی اپنے لیو و خیمہ پسند کیا جو دونوں میں چھوٹا تھا۔

چشمہ قرہ درہ اس موہو پر کھڑے ہوتے ہی ایک عجیب کیفیت بخش منظر ہمارے نظروں کو سامنے نمودار ہو گیا۔ سامنے تاحہ نظر قسلی کا زرخیز میدان پھیلا ہوا تھا۔ دور فاصلہ میں قصبہ زن داوس کی جہلی سی جہلک کھائی دیکھ رہے تھے۔ اور دریا زریاس (جہاں پر انام پور دیس تھا) کا خشک گدڑ گاہ فراخ و عریض براق شرک کیطرح میدان میں مغرب و مشرق کو چلا جا رہا تھا۔ اس سائے کو رخ پہاڑوں کی ایک شاخ سے سرخرازا اور درختوں کا ایک خوبصورت سبز قطع موضع دیکر کیطرح پھیل چلا گیا تھا۔ اور جانب کوہ شفاف پانی کا ایک چشمہ نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ جو مشرق کی طرف بہتا ہوا تھنہ کام میدان میں فرحت بخش سبزی اور روئیدگی کا خط کھینچ رہا تھا۔ اس چشمہ کو قریب ترکی باڑیاں کھلی جگہ میں نصب تھیں اور گوہ اسوت خاموش تھیں مگر تھوڑی ہی دیر میں اودین عجیب بات بخش زندگی نمودار ہو جاؤ والی تھی۔ ساتھ کے رخ دایس ہاتھ پہاڑوں کی ایک لمبی شاخ تقریباً عین جنوب رو پیدائ کو بڑی چلی گئی تھی۔ اس شاخ کی وجہ سے ہم ترکی زمین کی حرکات کو نہ دیکھ سکتے تھے۔

معرکاتی و لیل عین اہل تھ کیطرح بھی پہاڑیاں میدان کو آگڑی ہوئی تھیں جنکی وجہ سے ہم ترکی میسنر کی کڑواہی پر سو حمدی پاشا یونانی زمینہ کو پیچھے جو باد چو کو لڑو آگڑی جا رہا ہے۔ یونانی تو پچانہ قرہ درہ سے دو میل سیاحت جنوب ایک مستطیل پہاڑی کو گرد و بالا تعلق تہا میدان میں کھڑی تھی نصب تھا مگر جب تک اوس کو لہ باری شروع نہ کی۔ توپوں کی تیز کرکنا مشکل کام تھا۔

ترکی فوج کی یقین دہی کے متعلق جمعہ نہایت مبارک ن ثابت ہوا۔ اسدن و خوب تیز لڑائیاں ہوئیں۔ ایک میں فریقین کو توپخانوں و دو سو باہر مبارزت کی۔ یونانی اسے معرکاتی پکارتے تھے۔ دوسری ایک چھوٹے پیمانہ پر باضابطہ لڑائی تھی جسکو ترکوں نے موضع دلیار جو عین زمینہ پر واقع تھا یونانیوں سے نوک ٹکین دیا و اگر کہ چھین لینی پر ختم کیا۔ حمدی پاشا جو کہ کے انتہائی میسر رہتا تھا۔ مقام قریب لگاتار بڑا چلا آ رہا تھا۔ اوسو اون یونانیوں کو جنہوں کو گوہ اولیس کو قریب ترکی علاقہ پر یورش کی تھی کال شکست دیکر پسپا کر دیا تھا۔ اور اب قسملوی میدان میں بڑھ آیا ہوا تھا۔ اوسکا میسرہ دریا پر پانی اتر رہا تھا۔ اور زمینہ حیدر پاشا کی فوج سے متصل تھا۔ جبکہ دن لڑائی کا زیادہ حصہ اسکی فسر کو لڑا پڑا۔ اُسکی کمان درہ ملون کے

دامن سے موضعِ دلیدر تک پھیلی ہوئی تھی۔

محاربہ کر چھپے دور کی یہ اوجِ فاصلہ کن لڑائی تھی۔ لاریسا اور تھسلی کو حصہ کثیر پاسکی بدولت فی الغرضہ ہو گیا جن لوگوں نے ۳۳ اپریل کو معرکہ لڑائی و دلیدر کو دیکھا وہ اونکی قدر و منزلت اور اہمیت کو محسوس نہ کر سکے اور اگر انہیں کسی یونکیا تو ادنیٰ تعداد بہت ہی تھوڑی تھی۔ بہر نوع یہ یقینی امر ہے کہ ترکی ہمد کو لڑ کر کوہِ بعلبک نہوا تھا۔ کہ یونانیوں کو ان معرکہ میں کمالِ اہمیت و شکست ملی ہے۔ ورنہ وہ ہم پاشا و سات الاصفونا واپس جا کر نہ سوتے اور دہشت زدہ یونانی فوج کو نہایت سخت اور پامال کرنے کا قبضہ دریا پینی اس سے بڑا تھا نہ اور نہ وہ بچ جانے نہ دیا جاتا۔

یونانی گڑھیوں کی تسخیر ترکی قلبِ مدوح پاشا کو زیرِ کمان تھا۔ جسکا علاقہ درہ ملونا سے مغرب روئے اور یونانیوں کے قریب تھا۔ ۳۳ اپریل کو سخت لڑائی ہوئی تھی ترک جو پیش قدمیوں سے زیادہ عرصہ تک لگتا دلاڑتے ہی کو بعد ان فہیب بلند یوں کو فتح کر سکے تھے۔ پہاڑیوں کو بلند ترین کرارہ کو برابر یونانیوں کی گڑھیاں دوش بدوش موجود تھیں۔ اور بعض گڑھیوں پر نہایت سخت معرکہ لڑائی ہوئی تھی۔ ایک یونانی گڑھی کا قبضہ چار دفعہ ہم منتقل ہوا۔ اس یونانی گڑھیاں جو پہاڑیوں کی چوٹی پر بلونات عین بجانب غرب تھیں۔ ترکوں نے انوکھ گلیں تھیں۔ بہادر حافظ پاشا یہیں اپنے سپاہیوں کو آگے آگے جاتا ہوا شہید ہوا تھا۔ ترکوں کو نقطہ اون لوگوں کی تعداد جو شہید ہوئے ڈیڑھ سو تھی۔ یونانیوں کا اس سے بھی زیادہ نقصان ہوا۔ مقتولین بالعموم دفن کر دیے گئے۔ مگر بعض لاشیں سرسری طور پر پتھروں سے ڈھانپی گئیں۔ کیونکہ زمین نہایت سخت تھی اور گڑھوں کو نہایت مشکل اور وقت طلب کام تھا۔ چنانچہ کئی لاشیں پتھروں کو بچنے سے بارنظر آ رہی۔ اور زبانِ حال سے جملہ محاربہ کو میتھاک نتائج کی تشریح و توضیح کر رہی تھیں۔

معرکہ دلیدر کوئی مبارزت میں پہلا گولہ پوزدس بجو چلا۔ اور دوپہر کے پون بجو تک بلا توقف پھیر گولہ باری ہوتی یونانیوں کی طرف چار یا پانچ باتریاں تھیں جو دیرھیل کی انبانی میں بند ہوئے اٹھتی ہوئی بلند یوں پر مناسب موقعوں پر نصب تھیں ترکی گولہ انداز سے اہم معلوم ہوئے تھے۔ ہمیں چشمِ خود کی گولہ عین یونانی باتریوں پر جا کر گرتے دیکھو۔ یونانی گولہ باری کی قدر و منزلت کا اس سوا اندازہ ہو جائیگا کہ تین گھنٹوں کی مسلسل آتشباری سے صرف تین ترک جمی ہوئے۔ یونانیوں کو نقصان کا اندازہ معلوم نہیں ہوا۔ تاہم وہ ضرورتِ زیادہ ہوگا۔ یونانی افشار کی بڑی محنت اور سختی کو جس قدر کہ اخبارات میں بڑا چرچا ہوا تھا وہ اتنی حد تک گندا تھا۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک یونانی افسر کو ترکی گولہ سے مہلک زخم پہونچا۔ اور جبکہ وہ دم توڑ رہا تھا۔ ایک رفیق افسر نے ترکی گولوں کی ہوجہ کی کچھ پروانگو کو اس کا آخری بوسہ لیا۔ میدان کا زلزلہ اس حد میں کسی فریق نے ذمہ لے لیا۔ فوج سے حملہ کرنے کی کوئی کوشش نہ کی۔

معرکہ دلیلیہ جیدرپاشا کو ڈوینز کو میسر ہو چکی تھی تو یوں اور دیونانی با تریوں میں جو یونانیوں کی صف
جنگ کو مینہ پر تھیں مختصر تو پی جلد زنت ہوئی رہی۔ اور اوسکا ساتھ کبھی کبھی رائیسی با تریوں کی آواز
بھی سنائی دیتی تھی مگر وہ پہلے کوئی اہم واقعہ نہ گذرا۔ ڈیرہ بھو کو قریب دلیلیہ کی طرف سے جیدرپاشا جنگ پیچیدگی کر کے
یونانی مینہ کا لٹ پٹنی کی کوشش کر رہا تھا سخت رائیسی آتشباری کی آواز سنائی دی۔ اور تقریباً دو گھنٹوں تک فریقین میں
سخت لڑائی ہوتی رہی۔ بارہ بار بارہ جلتی رہی۔ اور ہوا اذکی آواز اور ہلوانک جہاں ہم نہایت شاذار موقعہ پر بیٹھ کر اڑائی کا
دیکھ کر دیکھ رہے تھے پھر پچائی رہی۔ آتشباری تین بجے کے بعد ہو گئی جس کو چھنے قیاس کر لیا کہ ترکوں کو ذلیل کر لیا ہے۔ مگر وقت
ما بعد وضع ہو گیا کہ یونانی اس وقت تک صرف ناف دیہ سے نکالی گئے تھے اور وہ ابھی گاؤں کو مغرب اور جنوب کی طرف
مکانات پر برابر قابض تھے۔ ترکی سید کو اور بڑا ساتھ جعد نامہ کا رتھ وہ یہ کہ با پانچ بچے لڑا لڑا اور وہ ان کو کچل کر ہم حکم اور
کی لڑائی کو حالت اپنی اپنی جانوں کی کھنکھتے ہیں۔ مگر کچھ شیرنگی نہیں ہوئی۔ سڑک فیصلہ کیا۔ ہمارے شیر و ہرن کی ایک یہ بھی
وہ مصلحتی کہ ہم نامہ گاروں کی طرح لڑائی کو مشاہدہ سے شکم سے نہیں ہو گئے تھے۔ اس جلدی کو کرنا جہاں ہم صلیب مل گیا۔ وہ یہ تھا کہ ہر
فیصلہ کن آخری ترکی جملہ جو جسے محاربہ کا پہلے دور کر لیا۔ اور تھیلی کی یونانی فوج میں قابل افسوں اور مضحکہ خیز بھارت اور سرنگی
والدی اپنی آنکھوں سے معاینہ کیا پھر بھوکا کہ رائیسی آتشباری تار بڑا شروع ہو کر تقریباً آدھا گھنٹہ ہوتی رہی بعد
انسان جیسا واروں کی آڑ میں جو خط رجعت کی حفاظت کر رہے تھے۔ یونانی میدان میں پھر ہتھیار دکھائی دیے۔ اور اوس دن کی
مطابق ختم ہو گئی۔ شام کو لڑا لڑا واپس جا کر میز نامہ نگاروں سے ذکر کیا کہ ترکوں کی اس فتح سے یونانیوں کو لڑائی میں موجودہ
پوزیشن پر وضع قامت کو قائم رکھنا میری رائی میں ناممکن ہو گیا ہے۔ مگر اس بات کا کہ لکھو شان گمان بھی نہ تھا کہ جبکہ ہم یہ باتیں کر
رہے تھے۔ یونانی غزالان ہشت۔ کھیلچ اندھا دھند سرسید اربھائے چلا جا رہے تھے۔

دبند پڑنا دوس کو شمال مشرق میں یا یونانی اس کو قریب واقع ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اس قدر کثیر التعداد فوج جیسی
کو اہم پاشا کو پاس تھی۔ آسانی سے تار دوس اور نیز لاریسا کی یونانی پوزیشن کو گھیر کر یونانی فوج کے لیے مراجعت کا راستہ
بند کر سکتی تھی۔ مزید برآں خیری پاشا کو ڈوینز کی مشق ہی سی ہو مقام داسی ہو ڈیٹھا تھا۔ جنوب مغرب کی طرف یونانی میسر
کو بھی حالہ میں جانیکا اندیشہ تھا پس اسی صورت میں یونانی بڑیل دلیلیہ کو فتح ہو جانے پر پشامہ جاز میں بالکل دست چال چلے
تھے۔ یہی وجہ لاریسا کو چھوڑ دینا بھی بالکل درست تھا کیونکہ اب اوسکی حفاظت بکامیابی نہیں کی جا سکتی تھی۔ اگر حفاظت کی
کوشش کیجاتی تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ فوج کی کل جی خط فوج ترکوں کا ہاتھ اسیر ہو جاتی اور غالباً شہر بھی لوہا رہی
سو منہ نہ بھجوانا۔ ایک ٹیپٹا دوس کی سرنگ پر ۱۲ مارچ کی رات کو جو بڑے شاندار اور ذلت بخش جھگڑا ہوئی اور نیز اس پانچا گلاز سترنگی
کو لیکے جو ۱۲ مارچ کو بڑے شہید لاریسا میں سیلی اور کل فوج کثیر باشندوں کو نوکم بھاگ گئی۔ کوئی وجہ پیش نہیں کی جا سکتی
مگر جیسی یونانیوں کی یہ مجموعہ نانہ وحشت اور سر اسکی حیرت انگیز تھی۔ ویسے ہی نہ کی ہینہ کو اور ٹرک یونانی بھاگتے تھے پھر بعض ہونا

اور عاقب مردانہ کی مطلقاً کوئی کوشش نہ کیا جا رہی کہ کچھ کم جرت آئینہ نصرت کی اگر وہ ان کے بسکوف غمزدہ مردانہ اور با اختیار خود قبلہ تعریف مستعدی کو کام لیتا تو تحصیل کو دار اختلاف کی طرف سے اکثر غنائیہ کو ٹیپہ کی پیشتر تر اغلب وجود اور پانچ دن درہ ملونا کو قرب و جوار میں ضایع کیا جاتے۔

ارنوط و قمریری { اسدن پہاڑی موسومہ کرتیری کی طرف سے بھی جو ہار دہیں تہہ تھی سخت آتشباری کی آواز سنائی دیتی رہی یہ بندہ اور دشوار گزار پہاڑی ملوٹا سوا پنج میل کو فاصلہ پر پہنچا منسوب واقعہ جو یونانی اسکی چوٹی پر قابض تھے اور اوکو دو مل سے ٹھانیکی کی کوششیں ناکام ہو چکی تھیں۔ پہاڑی شکوہ بنطاس ہر نافع السخبر نظر آتی تھی۔ ۱۳۳۰۔ اپریل کو ترکی نے قبضہ پیدل اصرینو نیوں میں سارا دن سخت آتشباری ہوتی رہی بزرگ پہاڑی کی مشتی کی جابا کچٹا فوں جو چوٹیوں کی طرف سے چڑھ رہے تھے۔ اور یونانی چوٹی پر تھے۔ ترک انہیں نکال سکتے تھے۔ اور نہ کچھ پہنچا جاتے تھے یہ معاملہ سطح پر پیش تھا۔ کارنو فوڈل کی پرزہ زدن پلٹن نے اذہم پاشا سے خاص قاصد بھیج کر پہاڑی کو قوت تہا فوج کرنے اور واپس بطور خود حملہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ اور چونکہ میر لوگ پہاڑی بزرگ زارائی میں بڑی ششاق میں دو جا غلبہ جو اس ہم میں ضرر کامیاب ہو جائے گا تو دیکر کو فتم ہو جائے گا اسے اذہم پاشا اس کو حکم میں پٹنے کی ضرورت نہ لگتی۔ اپنی باقی فوج کو میدان کو ہٹ جانے کی وجہ سے یونانیوں نے زارت کو قوت خود بخود پہاڑی کرتیری کو چھوڑ دیا۔ نشاطا پاشا کی بھی جو قلبی ڈو زین کا کمانڈر تھا۔ بمقام شاہ جہاں دہا کر ساسی علاقہ میں دایں رخ خیم سخت معرکہ آرائی ہوئی۔ ہم او سکی توپوں کی گرج سننے سے مرگے نہ طر دیکر وہ سوارانہ آتشباری کی آواز نہ سن سکے۔

مشرطہ بلوچ ایچ سٹل کو اس حاکم کے بعد جو اس قبضہ کے گنگ گراؤ کے گنہگار مینار پر بیٹھ کر گنگ ساؤ ودا کا ایک تھا۔ غالباً پھر کسی شخص کو ٹرائی کو برائیک پہلو اور جملہ حالات کو دیکھ کر کلاویا عہدہ موقوف نہیں ملا۔ یہاں تک کہ اُن لوگوں کو حاصل تھا جو مشیہ اوجہ پاشا کو ساتھ درہ لوناکا کی چوٹی پر بیٹھ رہتے تھے۔ ٹرائی کا مکمل منظر نقشہ کی طرح ہماری آنکھوں کو سامنے چھپا ہوا تھا۔ اور اگرچہ ترکی تو بیں جسے دوسل کو فاصلہ پر تھیں۔ مگر ہم کل کی تنہا ساری کو جیسے طرح سو دیکھ سکتے رہے تھے۔ ہوا ایسی شفاف اور صاف تھی کہ یہی معلوم ہوتا تھا کہ تو بیں صرف ایک میل کو فاصلہ پر ہیں تو بیں کو چلنے کے بعد جو دہواں اور کچھ موندھ سے نکلتا تھا۔ اذکی گرج۔ اور یونانی و ترکی لوگوں کے بیٹھنے سے جو گرد و غبار اور دہواں اُٹھتا تھا۔ انہیں ہم بخوبی دیکھ اور سن سکتے تھے۔

ترکی سپاہیوں کو بنیظیر جنگی و اخلاقی اوصاف کے ہمارے دیکھنے و سمجھنے کی مجروح و عیب مغرب شرقی کے ہوں بڑا و پرلاٹھ لگے۔ ان جانوروں کی بنیظیر عیب قسم کی قہیں ادا ہو جو جب بھی عیب گوناگون قسم و ہیئت کرتے۔ ان مردہ و در قریب لڑکر انسانوں کی شاہدہ و محاربا

لے لیا۔ وہ دوسل پہلا افغان نامہ نگار جو میدان جنگ کو گیا۔ یہ افغان نامہ نگار پہلے کہ مبارک میرایس شامل ہوا تھا۔ اور انگریزی کسٹریک کی بدانتظامی اور فوج کی حالت اور مصائب کو کہہ رہا تھا۔ انگریزوں کو کہہ رہا تھا کہ اس طرف متوجہ کر دیا جائے۔ یہ افغانی کہے مبارک میرایس نے کہ وہ ان ہی تھا۔

تاریخ میں مسیحتی بڑی شد و مد کو ساتھ جو غرض کہ سامنے نمودار ہوا تھا ہم سب و مصلح سپاہیوں کی سیل و میل لینی تھا کہ
 کہ اس سے جو کوفتہ و ماندہ آبد پہنچا رہی بہاری اور چھٹاٹھائی ہوئی ہو تھے بدگاندہ و مگر کہیں کی کوفتہ کرتے یا بیٹھ پیر کر
 واپس جاتے تھے۔ بیشک دنیا بھر میں کوئی سپاہی ترکی سپاہیوں سے صابری جانش اور سارڈینس میں ترکی سپاہی کی
 خوراک کو تو دھن لاشیو پکڑا کر رہا ہی معلوم ہے۔ لیکن اگرچہ ان کے منہ کی لہری لہری ہوئی ہو وہ بار بار پتہ چلا جاتا تھا کہ کبھی جو اس کو دیکھتے ہیں اور
 خطرناک و خطرناک موقع پر اسی کو کڑوا کر دیکھتے تھے کہ کبھی ڈگمگاتے تھے ترکی سپاہی کمال با صبر سلامت و سادہ مزاج یا انداز
 اور اسی بہادری کہ ان کی بہادری حد مناسب سے بھی تجاوز کر گئی ہوگی۔ جو واقف بالاصوات کی شرک پر جو تخیل سے زیادہ
 حویل سے ایک لاکھ سے زیادہ سپاہی گزری مگر ایک فرد بھی کوئی نامناسب حرکت سرزد نہ ہوئی۔ سب کا رویہ ایسا ثابت رہا
 کہ یورپین فوج کا بھی غالباً ویسا اچھا نہ پایا جاتا۔ یونانی نا نڈان پستور بہ من ایمان الاصوات میں مقیم ہو کسی زاد و بوم کی طرف
 ہلکے اٹھا کر نہ کھینچا۔ اور کچھ بلا خوف و خطر سپاہیوں میں کھیلنے کو دیتے تھے۔ تاہم نگار بڑی زور اور گرم چوٹی کو ساتھ ترکی سپاہیوں
 کی شجاعت و بہادری اور ناقابل تعریف جفاکشی اور مصلح کو معترف تھے۔ ان نامہ نگاروں کی پس پانچ انگیزی اخبارات کو نامہ نگار تھے۔
 ان نامہ نگاروں نے یہ نہیں بلکہ ہر یورپین و مسیحیوں کو کسی مجاہد میں دیکھا یہی راہِ ظاہر کی ہو۔ اور کچھ اعلیٰ جنگی اوصاف
 بنیظیر غرض اطواری کی مہیسی بزدست اور قابل شہادت مشر آجیلو ریس زدی ہو۔ ویسی اور کوئی نہیں دیکھا یہ فاضل
 ادیب اور قابل قانع نگار تھے کہ کون کون سے محاربہ روم و روس میں شجاعت بلکہ سار و دیلیاس روسیوں کو ساتھ رہا تھا۔ لیکن
 دو قسمی نہایت ہی قابل افسوس ہے کہ ترکی سپاہیوں کو یہ نام نہ تو ادا کی گئی اور نہیں دیکھا نہیں۔ جس طرح ہم انہیں تقد و نیاور
 تسلی میں دیکھ چکے ہیں اگر ان الزام دہندگان نے کبھی بھی اس کو اس طرح دیکھا ہوتا۔ تو انہوں کو پاؤں اور ہونٹوں پر
 مشر آجیلو ریس مشہور فوجی نامہ نگار نے نو برس لے کر سالانہ ٹیپو پتھر (انیسویں صدی) کی تصانیف سے، ہر
 ترکی سپاہ کی ایک چٹنی اور اوصاف مردانہ کی نسبت حسب ذیل شہادت تحریر کی تھی: "دیوار لوم سے لیکر دریا و تنگ اور دیوار
 سے لیکر پھان تنگ میں انچہ تمام سفر میں کسی شخص کو یہ شکایت کرتے نہ تھا کہ اس کو سالگشتہ کو دشمنیات کی بدولت ترک
 کرنا تھوڑا نقصان پہنچا گیا تھا۔ حالانکہ سارہ میں ہی نہایت جدوجہد و تنگ دو دفعہ تحقیقات کی گئیں کہ کسی مرد کو
 تلواروں سے زخم خوردہ نہ پایا۔ نہ کسی عورت کو بھرت ہوئی کی داستان سنی۔ میں اپنی سابقہ تجربات کی بنا پر یہ وثوق سے کہہ سکتا
 ہوں کہ اگر کسی عورت کو ساتھ ناجائز سلوک کیا گیا ہوتا تو وہ بلا تکلف اپنا جلا بیان کر دیتی۔ ہر لشکر میں کسان کی کھیت
 لے کر ہر ماں ہی سرسبز شہاقت نہیں ترکی سپاہی کی فوجی ہفت میں خود کیسے تعامل رہتا ہو مگر اس کی غذا کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور کھانا
 اس کو کبھی فاقہ نہیں آتا۔ آجائے بالی و کھلی سالگ اور سادہ طریق ہر دس گریہ ہو اس کو لڑا و چوں اور کپڑا کوئی لٹا چڑھا ہوا سامان
 نہیں لڑا پڑا۔ اور نہ اس کو حملہ کوٹا یا کوئی شہر یا کوئی درخت کا ٹھکانہ ساتھ کھنکھائی کیا جاتی ہے۔ اس جادو نگار و نصف مزاج
 واقف و صالحانہ فوجی اور مدد کو محض تعلق و ملت شہادہ کو خارج تعلقات اور جلال و تاب امیر المومنین کو تہ رضا و اکرام سے ملے ہیں
 ایک عظیم الشان شہادہ کی جو جگہ ترجمہ و تفسیر کیلئے تیار رہتا ہے۔

میں اور سکا پھیل کر میں کا ہوسہ برابر موجود ہو۔ اور انکو مکانات کی جھتوں کا ہوسہ تیار ہو کہ وہ تازہ نہیں بلکہ برسوں کا پراانا ہے۔
دوسالہ بچہ پھر میں اور اسکو شیرخوار بچہ کو ساتھ مرغزانوں میں چروا دکھاؤ دیکھو میں۔ اور بلغاریوں کو بیٹوں اور جانوروں
کی شکل و شبہات تیار ہی ہو کہ وہ پختہ عمر کریں۔ اور انکی بویوں کو بانی بھینچو مستی برتنوں کی شکل صورت تیار ہی ہو کہ وہ
کئی برسوں سے استعمال میں آ رہے ہیں۔ صرف ہیات کو بہنو والی بلغاریوں کو متعلقات اور ملک اور ملک ہی اسبات کا
ثبوت نہیں دیکھو کہ انکی معاشرت میں کیسی طرح کا دخل نہیں دیا گیا۔ اور انکو مال اسباب کو کسی ذلت و تالیخ میں
کیا۔ بلکہ شہری آبادی کو متعلقات سے بھی صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ انکو کیسی طرح کی اذیت نہیں پہونچائی گئی۔
بالفاظ دیگر ترکی کو سخت سخت استعمال لینو کے باوجود۔ اور باوجود اس امر کے کہ روس نے ظاہر محض بلغاریوں
کی خاطر اعلان جنگ کیا تھا۔ اور انہی کی حیات کا بہانہ کر کے ترکی پر حملہ کیا تھا۔ اور ترکی سلطنت کو معدوم کرنے کی کوشش
کر رہا تھا۔ نیز اس عام معلوم امواقع کا باوجود کہ روسی گھمشتوں کو دل میں سیاسی رعایت سے بغاوت کرنے کو لینے اپنی طرف
سے کوئی کوشش باقی نہ رکھ رہے تھے۔ باوصف ان سب باتوں کو کہ انہیں ترک کی بادی باریک یا قیاعدہ سپاہیوں کی
طرف سے بلقان و شمالی علاقہ میں بھرتی یا قتل۔ حتیٰ کہ تانت و تالیخ کے ایک واحد واقعہ کا یہی ارتکاب نہ ہوا۔ اور وہ برابر
کمال ضبط و تحمل کو کام لیتے رہے مگر جب پانی سرگز نہ گیا۔ اور یکس سلمان آبادی پر بلغاری عیسائیوں اور کاسکوں کی
سفاکی اور سیاہ کاری صبر و برداشت سے بجا و زنگینی۔ اور ترکوں کو کافی سکا فی ہشتغال مل چکا۔ تو پھر آخر اسوقت انہوں نے
بھی ترکی۔ ترکی جواب دینا شروع کر دیا۔

جنگ کا اعلان اپریل ۱۹۱۸ء میں ہوا۔ کل بلگیریا ترکی سپاہ سے بہرہ اڑا رہا تھا اور بظاہر کل معاملہ کہی بلغاری باعث وجہ
تھی۔ تاہم ناگفتنی ترکوں نے "اوٹو کیسی طرح کی اذیت نہ پہونچائی۔ کچھ عرصہ بعد روسی و ڈینوب سے عبور کر آئے۔ لائٹنی شروع ہو گئی
ترک بچے وکیل ڈو گئے۔ اور ظاہر حال ترک بازی بالکل مار بیٹھی۔ مگر پھر بھی مسلمانوں نے کوئی زیادتی نہ کی۔ بلغاری عورتوں
اور بچوں کو کوئی ابد سلوکی نہ کی گئی۔ اور بلغاری مردوں کو نہ یہ طریقہ کار عرض کیا گیا۔ الغرض یہ کہ کوئی ایسی گندہ گو اور ایک
واحد عیسائی پر بھی جبر نہ کیا گیا۔ اس بارہ میں سترارجی بلڈ فورس کی شہادت سے بڑھ کر کسی شہادت مستند ہو سکتی ہے
وہ متذکرہ صدر رسالہ کی صفحات ۵۵، ۵۶، ۵۷ پر حسب ذیل تحریر کرتے ہیں۔

"جب روسیوں نے ڈینوب کو جنوبی کنارہ پر اپنی قدم چلے تو ترکی سپاہی بالکل چپ چاپ کسی بلغاری مکان کو
ساتھ کسی درخت کی ٹہنی توڑ کر خف ترین حرکت تک ارتکاب کرنے کو کہیں نہ دیا۔ انھیں علی بھائی ایسے صیفہ
سول کا ہلکار اسطرح کسی ذرہ سی ناشائستہ یا جابرانہ فعل کو نہ تکب ہوئے کہ بغیر اسے پہلے چلے گئے ہوتے تھے۔ فوج سے
جدا شدہ سپاہیوں کو کوٹکسا نل کیساتھ میں دیکھتے ہوئے چھوٹے بچے کی سپاہی بنے کسی بلغاری کی ایک
مرغی تک چورانی یا اس کو بھیر کر یک بیٹہ تک لینو کا ارتکاب کیا۔ ایک ترکی فوجی دن قصبہ جبالا کو گزرنے پر کہہ دیا

روانہ ہوئی اور حالانکہ اس کے عقبی ستیس کلیم بیجا عدہ سپاہی تھے۔ مگر انالی شہر کو ذرہ بہر جرمانی یا مالی تکلیف نہ پہنچی۔ جب تنگی فوج لوم کو پسپا ہوئی تو مظہر جمعیت کو تمام ہتھیار بھی بٹناریوں کو بال بابر ہزار پہنچا۔ روسیوں کی پیش قدمی پر جب ترک باشندے ڈر ڈاکو ہو کر گھومنے لگے اور اوسو بعد ترکی سپاہ واپس پہاگ گئی تو ایسا کرتے وقت مسلمان باشندوں یا فوج نے عیسائیوں پر کسی طرح کی سختی نہ کی نہ کسی کو مال و اسباب کو لوٹ لیکئے۔ الغرض فریو پ اور بلقان کے درمیانی علاقہ کو خالی کرتے وقت ترکوں کی طرف کوئی ناشایستہ حرکت سرزد نہ ہوئی۔ بلناریوں نے اس شہر پر نفاذ بناؤ کا کیا معاوضہ دیا اس کے حالات پھر بعد میں لکھو گاہ۔

میں رات درہ ملونا پر سی اپنی خدمت میں بسر کرنا چاہتا تھا۔ مجھ کو میدقتی کہ دوسری دن بہت سویر ہی پیش قدمی شروع ہو کر کل سرحد کے رابر پہنچیں و فیصلہ کن جنگ بپا ہوگی۔ اویس اور کچھ مشاہدہ کو محروم رہنا نہیں چاہتا تھا۔ مگر مشیر نے مجھ پر اُنکے ساتھ الاسونا واپس بلو کا مشورہ دیا۔ اور کہا کہ دوسری بے آرمیوں کے علاوہ یہاں تمہیں غذا بھی کافی نہیں ملے گی۔ ہم سب شام کی چٹ پٹی تاریکی میں ہیڈ کوارٹر کو جو الاسونا میں تھا چلے کر ادھم پاشا اوس دن کی فتوحات اور کارروائی پر بہت خوش نظر آتے تھے۔ انہوں نے دوسری دن بہت سویر ہی پیش قدمی کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر کب میں کسی متنفس کو اسکا خواب و خیال پہنچتا کہ یونانی فوج رات کو کلیم غائب ہو جائے گی، چہ جائیکہ اوس بھاگے اور افراتفری کا جو ہماری دہلی کی وقت سے ہی یونان فوج میں پڑ گئی ہوئی تھی کوئی دھم دگمان نہ ہوتا۔

از ملونا تا لاریسا جمہور کے لڑائی کو خلیج ترکی ہیڈ کوارٹر کے سنات کی توقع سے بدرجہا زیادہ بار در اور اہم ثابت ہوئی۔ یونانی نہ صرف اُن ملکداروں اور دشوار گزار دروں پر بھی قبضہ قایم نہ کئے تھے جو دونوں ملکوں میں حد فاصل کا کام دیتے تھے بلکہ کئی کالموں کو بھی مختلف دروں کے ساتھ تقسیم کر کے ہوا رسیدان میں داخل کر کے نہ روک سکے تھے۔ الغرض ۲۲ اپریل کی جامعہ کی لڑائی سے لاریسا کی قسمت کا ہی فیصلہ نہ ہو گیا تھا بلکہ کڑکڑاتی لڑائی اب بھی کام تو جاری رہی تھی اور ختم ہو گیا تھا مگر یہ تو ان دنوں پہنچ رہا تھا کہ آوارہ کوا جلال الہیہ پر ترکوں کا قبضہ تھا وہ محال تھا۔ خلیج میں اصل واصل کے عالم میں تین گروہوں میں تقسیم ہو کر دو (غلوصل) فرسولوس (جیالجمہ) اور نیکول کو بہت گیا۔ اگر نہ انھوں نے قیام کیا جاتا تو تھسلی کی یونانی فوج باغلو جوہ سرپٹ و ڈری جاکر تہرہ یونانی کو تاریخی دروں پر ہی دم جالیتی کہہ نہ سکے بلکہ طبی بناوٹ ہی ہے کہ وہ اردو کہیں دشمن کو مقابلہ کر لیتے نہیں ٹھیکر سکتی تھی۔ اور صرف اپنی اردوں پر بشیر ٹیکہ اویس کوئی ہمت اور نظام باقی رہ گیا ہوتا۔ ملک بچاؤ کر لیتے اور مفید موقع مل جاتا تھا۔ یونانیوں کی اچانک سپاہی کا باعث رہ جانی پیش قدمی میں ہو چکی تھی جو ایک طرف بجانب سیر محمدی پاشا لونیزیروس اور دوسری طرف بجانب میمنہ خیری پاشا نے دایمی کسی کی تھی۔ جوہ کی لڑائی میں دیکھی شاندار فتح کے موقع پر جو عید پاشا نے کی تھی۔ یونانیوں کو ترکی فوج سپہ سالار کی شہنشاہی ادا و صاف جی کا ذاتی تجربہ ہو گیا۔ اور اس تجربہ کو کھرا کر ادھم دگمانوں میں کوئی تمنا نہیں رہ گئی تھی۔

ہم نہ کو صبح کو آٹھ بجے پہلوی آب و شجر گرد آلود بھیجا کہ سر لک پر الا صونا سے درہ ملنا اور واپس ہو کر آئے اور ماٹیل سے
 توئی ہی دیر بعد چوٹی پر پہنچ گئے۔ کل قبل شاف گھر کو صلاح و مشورہ میں منہمک تھا۔ سر لک کو گناہ ایک سیر پختہ بھیج
 ہو چکے تھے اور سب اپنے غور و فکر سے آپس میں صلاح و مشورہ کر رہے تھے۔ وہاں پہنچ کر ہی ہمیں معلوم ہو گیا کہ یونانی ہر موقعہ پر
 جگت چھوڑ چکے ہیں۔ اور کہ کل ترکی فوج عام ترقیدی کیا ہی جا رہی ہے۔ لیکن اشل حسب معمول سرعت تعمیل کو مرتز
 رہے۔ چنانچہ جب وہ گھوڑی پر سوار ہو کر پہلے درج چھڑی اور تقریباً عمودی پہاڑی کپڑڈی کو رستہ جو قسبی کو جاتی تھی۔
 اُنکے بڑے اور سوت ٹھیک ساڑھیں گیارہ کا عمل تھا۔ ہر ایک چھوڑی سے دیکر راتھلا اور سب کی زبان کو یہ فقرہ نکل
 رہا تھا۔ لا رسیہ کو چلو۔ لا رسیہ کو چلو۔ تقریباً دو گھنٹوں کی سواری کے بعد ہم میدان کو اوس دلفریب نالہ کو گناہ پر پہنچ
 جسکی خوبصورتی کا ہم کل پہاڑی کی چوٹی سے اعتراف کرتے رہے۔ تو اس کا شگفتہ و فرحت بخش آب زلال چٹانوں سے جو شر
 مار نکلتے کو بعد وطر فرغ از روں کو دو رنگ سیراب کرنا چلا گیا۔ تہہ رلب آب سبز اور تازگی بخش درختوں کا ایک نیا
 سا خلیستان کھڑا تھا۔ جبکہ کن ترکی توپیں اس کو قریب بیگیگی تھیں۔ گرمی کمال شدت پر پڑی تھی۔ اور یہی زمیں بچ
 سوچ کی جتنی ہوئی کروں کا انکسار آنکھوں کو چوندہ سیار تھا۔ ندی کو گناہ پہنچ کر ہی سواریاں سب سیر ہو کر پیاس
 کی لگ کو فرو کیا۔ اور درختوں کو سایہ کو بچے ذرا ہستان کے لیے ٹھہر گئے۔

مشیر و ٹرنا ووس (پسے جانے کی بڑے زور و التجا کی۔ اور عرض کی کہ قصیدہ کو رپر ترکی کی بولی قابل پس ہو چکی ہے اور کہ جو دن ضایع جلنے دیا جائیگا۔ وہ ترکی کو حق میں سخت مضر ہوگا۔ مشیر کو شاف کو قاتل ترین ارکان بالخصوص شاف
 بکا اور نجیب بکا یا در سلطانی نے بھی اس کی بڑی زور سے تائید کی۔ جس پر ایک سایہ دار درخت نیوں کے نیچے دیر تک وہ
 و مشورہ ہوتا رہا۔ اور بالآخر جب ماٹیل اٹھ کر گھوڑے پر سوار ہو گئے اور اس کا موٹہ ٹرنا دوسرے کی طرف پھیر دیا۔ تو ہم سب
 کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہ گئی۔ قصیدہ کو روٹل نو دس میل تھا۔ سر لک بھی تھی۔ مگر نہایت گرد آلود اور گرمی غضب کی پڑھی
 تھی۔ وہ ہوپ میر و مغز گس گئی۔ اور میں بعد کل میں پر ہتھیارہ سکا تاہم ادریس کا خطرہ یا وقت حادثہ نہ ہوئی۔ دشمن کا گھر
 نام و نشان نہ پایا گیا۔ اور ہمارے وہیں اُنکے پہاڑیوں کی چوٹیاں ترکی فوج پیدل کو کالوں سے جو اُنکے بڑے جابجہ پہنچی
 ہوئی تھیں۔ ہر تہ میں یونانی بھاگنے کی کوئی زیادہ علامتیں نہ دیکھیں۔ حالانکہ جو کیفیت یونانی فوج کو ہر کب انگریز نامہ
 لکاروں نے لکھی تھی۔ اس کو لحاظ سے یہ علامتیں کثرت تام ہائی جانی چاہیے تھیں۔ ٹرنا دوس کو مکانات و زمینداروں کو
 نمودار ہو کر پہنچ گھوڑوں کو تیز کر دیا۔ اور تین بجے شہر کو مصافات میں داخل ہو کر کوئی آسید داخل ہوتے وقت مشیر نے بھی ایک
 نہایت خوبصورت گلاب کا ہول عطا کیا۔ ہم نے شہر کو اندر جو رلب دیواریں اس ایک مختصر سا خوبصورت مقام کی چکر
 لگا کر دیا۔ بالکل خشک پڑا تھا۔ مارش نے چاند طرف کل علاقہ کی بڑی مینا طس دیکھ بھال کی کہ کہیں دشمن کا کوئی نشان نظر

نہیں آئے مگر کوئی نشان دکھائی نہ آیا آخر کار گری مجھ سے اور نزا دہ برداشت نہ ہو سکی ہمارا گدرا ایک خوشنما صورت مکان کو سامنے ہو
ہو سکتا ہے مگر اصل کا دروازہ جو نہایت سردی کھلا ہوا تھا میں گھڑی سے اسے ترک کر اندر داخل ہو گیا۔ اور ایک کہنے چارپائی پر چو
وٹن ڈیڑھی بٹھی لیٹ گیا۔ اور دوسرے دن صبح تک لیٹا رہا تب توڑی دیر بعد میسر نے اپنی ایک یا دو کی معرفت کھلا بھیجا
کہ اوکھا کپتہ قرہ درہ کھنار بونصب کیا گیا ہے۔ وہ رات میں جا کر سیر کر گئے تمہاری لیے بھی وہاں ایک خیمہ الگ کر دیا جا
مارشلے ٹرنا دوس میں شب باش ہونا مناسب نہ تھا کیونکہ دشمن کا ٹھکانہ ابھی تک معلوم نہیں ہوا تھا۔ مگر میں نے
میں واپس جانے کی سخت نذیکھی۔ علاوہ میں میں جانتا تھا کہ دوسرے دن مجھ سے یہ نہیں ہو سیکے گا کہ یہی مسافت کو پھر طے کرے
ٹرنا دوس اور لارہ سے ایک کی دس میل مسافت مزید طے کر سکوں۔

ایک جہز ان فسر کی مہربانی کہ جہز میں جنرل شاف کو ایک پٹن یافتہ افسر جہز ان وان سون برگ نے جنگی
اور اس کے حالات کی روایت کرتے ہوئے بھیجا ہوا ہے کمال شفقت و نوازش سے ہماری ساتھ ٹھہرنے اور حفاظت کو انتظام کر دیا
ذرا اور پھر نہایت قابلیت اور حسن لیاقت سے جو جہز میں کال قومی خاصہ ہو رہی تھی چہ سوائن کو جو ہماری خدمت و حفاظت
کے لیے بھیجے ہوئے تھے دو دستوں میں تقسیم کر دیا کہ ہر ایک دستہ چار گھنٹے گشت کریں اور رات کو ایک اور دستہ اپنی کوشش
کو افسر سرور تک کو ہر دو گھنٹوں کو بعد پیرلوں کا معائنہ کر لیں کہ کلم پیرن کو بذات خود بھی رات میں تین دفعہ گشت کی ہر
کیسٹر کا کوئی حادثہ نہ گذرے اور سرت ٹرنا دوس میں جو خون گراؤ صرف مرغیوں اور بیلوں کا تھا چہ فائدہ انوں کو سوا
باقی کل یونانی بادی تھہر چکر کھجاک گئی ہوئی تھی۔ ان فائدہ انوں کو کیسٹر کا تعرض کیا گیا تھا۔ شہر میں مرغیاں اور
کبوتر بکثرت اور چند مویشی موجود تھے یہ جانور کو فتنہ زدہ اور گرسلا سپاہیوں اور نیزہ باری لیے ایسے موقع پر خاص متاع تھے
تھو ریلین نہایت خوشگوار چرندوں کا شور باج کیا جہز میں خشک کر ساتھ لکھایا اور سپر ہو کر خوب بھیجی مینہ سویلا جس سے ہماری
دست پھر عورت لائی۔

دوسرے دن ہم دس بجو لارہ کی طرف جہز گر کیسٹر ہاشا کو قابض ہو جانے کی خبر میں تھوڑی دیر پہلے مل گئی تھی رہا
ہوئے ہماری جماعت میں سپر اور ایس اور کلا ویرن سون برگ بروٹف بک۔ آئیں اور چھ سو اسی آدمی کے ساتھ ایک قہر و قہر
ترکی رصلی کہ تیرہ زبان جانوروں کو ترکی سی مہربانی اور رحمتی پیش کرتا ہے۔ اور اسکا ہمہاں سے سنی بہت مل گیا
ایک چھوٹا سا بزرگال جوان سے پیدا ہو گیا تھا۔ سرک پر تھجیر جاتا پھرتا تھا۔ ایک سپاہی کو رجم کیا
اور اسے زخمی فرمایا۔ اور اگر دین پر رکھ لیا۔ دریا ہی پانی اس کو پل کے سرے پر پہنچے چند لمحوں کو لیے سنہریوں نورک لیا۔ اور
ہماری ایک طویل القامت۔ قوی زبان نضر صورت شاندار معر ترکی کر لیں ملاقات ہوئی۔ وہ سچی گرم جوشی اور خوش
اخلاقی سے جو تمام مہربانی طرز کی تربیت یافتہ ترکوں کا خاصہ ہے جیسے بلا۔ اور جب اس سے ہمیں کو دور کر لیے چلا نا سنا تو اس وقت

متعین تھو انکو تاکہ کسی حکم تھا کہ جس سپاہی کے پاس ذرا سا پیلوٹ کا مال انھیں دے اور انکو دیکھ لیں۔ دلیہ و گرنہ سپاہیوں کو حق میں دفعی سپاہی ہی سمجھتی تھی کہ انہیں سو بعض فی جوہر ہونے کے چور۔ گوشت کو ٹکڑی یا بانغریات کو تھیلے اور ٹھیلے تھے اور انہیں لپکے لپکے کو ان کے چہرے پر لگا دیا کہ ان کے ہاتھوں میں ہتھیار نہ ہو۔ یہی ہی نہیں بلکہ ان کا اسانہ لگا دیا۔ یہاں تک کہ ان کو جو نہایت سخت ہتھال دلا دیا تھو اور انہیں خیال کرنے سے ان کوں کا یہ شریفانہ برتاؤ اور جمل نظام و قی حیرت انگیز معلوم ہوتا تھا کسی یورپین فوج کا برتاؤ اس سے بہتر نہیں ہو سکتا تھا۔ بلکہ بہت کم دیا بھی پایا جاتا۔ اس نظریہ کا حسبِ نواہ اثر ہوا۔ اور پھر بہت کم سپاہیوں نے کسی چیز کو مانگ لیا۔ اگر یونانی باشندے پہلے کچھ چھوڑتے تھے تو یونانی حکومت کے آخری دوروں کی نسبت ترکی کی تولیت و فطرت میں درجہا چھوڑ کر دیکھ لیا کہ یونانی حکام شہر سے بھاگتے وقت تمام قیدیوں کو مارا کر کے انہیں انھیں دے گئے تھے۔ ان پرندگان جس غارت نے یونانی بقیعہ عہد سپاہیوں کی لپٹ اور آخر کے ساتھ ہمارے پند باشندگان شہر کا ناکہ بن کر دم کرایا تھا۔ اور لوٹ مار کا بازار خوب گرم کر رکھا تھا۔ ان لالائیوں نے اپنی بعض بھوٹوں کو بھینس عورتوں کو بھرت کرنے بھی دینے نہیں کیا تھا۔ یہ سب باتیں یہیں لکھنا نہ عیسائی باشندوں میں سو سرتر آرد وہ اشخاص جو جنہیں ایک پادری اور ایک اطالین تھا تاہم۔ ترکی سپاہیوں کو شاف و ناخست و آراج کو اسد کو کیلے ہر ایک کو کشش ہو سکتی تھی کی چند سپاہیوں کو چورے اور بڑے مالے اٹھا لیے کچھ دار میں یہ لگوا گئے۔ لاریس میں آتشزدگی کو صرف دو حادثے ہوئے جو باغلب وجوہ محض اتفاقیہ تھو۔ بلکہ شہر کے کچھ مالک تک کل استہ میں ہیں صرف تین لائیں نکالی ہیں۔ دو یونانی سپاہیوں کی تھیں۔ اور تیسری غیر فوجی شخص کی معلوم ہوئی تھی، سمجھ لیا کہ یونانی اسیران جنگ لے جاتے دیکھے۔ تین سپاہی۔ ایک کپتان اور دو غیر منظم بستی عہد فوج کو سپاہی تھے۔ یہ سب کو سب بست قامت۔ درود کرد و جسم اور کینہ شکل تھے۔ اگر یونانی فوج کو باقی لوگ بھی ایسے ہی تھے۔ اور یہ سپاہی سپاہ کا سوا نمونہ تھو تو وہ فرانسینہ مضبوط جسم خوش شکل۔ قوی الاعضا اور زنا قابل الغلوب غنائی شہروں کو سامنے آنا کا ایک نمونہ بھی تھیں۔ سنا دارہ بھر بھر انہیں نہیں ہو سکتا۔ اور اسی وجہ سے بھی صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یونانی گورنٹ اور انھیں کی شہر یا چہرہ نے بلا وجہ ایک ایسے غم جو ہر لحاظ سے غالب و فائق تھا۔ متعدد آخروں کے لئے اسی سپاہی کیسی اس مسئلہ اور ذمہ داری عاید ہو رہی ہے۔ ترکوں کو لاریس میں دس بڑی توپیں پانچ ہزار گران انھیں ہر قسم کو سامان جنگ کی افریقہ اور خوب مموگ و دام و ذخایر دے گئے۔

لاریس میں دو کہ پنی اس کو طویل بل سوزنے کے بعد ہم ٹرینوں کا راکسری میں مجھ کو نیچے چلے اور ہاں کہ قریب نہایت پریشنا موقع پرستادہ ہی ہوئی ویرا کہ وہ ہر ترکی فوج پیدل کو شہر میں لے ہو کر دیکھتے رہے۔ پیدل پلٹن ٹرین شہر میں داخل ہوئے تھے۔ سپاہیوں کے چہرے غبار و آلودہ اور گرمی کی شدت سے سرخ ہو رہے تھے۔ مگر انداز سب کا منکسر اور شا عانہ تھا۔ بیٹہ فاتحانہ سر سپاہیوں کو انھوں نے ترکی راجستوں کو بیٹہ صوفی نام میں اور یورپین افواج کو بیٹہ لوں کے لئے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے یہ حال ترکوں کی بد خوشی و عجز تھی۔ انہوں نے نہایت مستعد و عیس عیالات کے لئے اس شخص کی بھی اصلاح کر دی ہے

ایک اہم مقام تھیں گا اور اختلافات رفع کی جاتی تھیں اور ترکی حکم چھ دوسری دفعہ لاریسا پر لڑا تھا۔ ہمارے قریب سلطان باشندے کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا تھا۔ ترکی فوج کی آمد پر ان کی مسرت کی کوئی انتہا نہ لگتی تھی۔ چھپ چھپ کر دس (یا ان سے بھی زیادہ) یونانی عاکم شہر نے قیدیوں کو رہا کر کے مسلح کر دیا تھا۔ اور یونانی باقاعدہ فوج شہر کو دیکھی۔ محمد چچہ کر علی گئی تھی) غریب مسلمانوں پر بڑی سختی کے گذر رہے تھے۔ وہ کسی نہ کسی طرح ہماری خدمت کرنے کی ترغیب شتاق اور از روئے پانچ گنے کسی انہماک کو کہہ دیتے تھے اور رہنے کے لیے دروغ بولتے تھے۔ اور کوئی شراب اور روٹی لائے دوڑا لیا۔ مشہور ولدان اور چوپا بکریاں۔ فوٹو گراف سے اس موقع پر بھی ہماری جتنی جیکہ ہم سلطان کو یا دیریت گھوڑوں پر بیٹھ کر ترکی فوج پیدل کی با مسرت داند کو دیکھ رہے تھے۔ تصویر تیار کی

مصطفیٰ ناطق ایک لاریسا پر پہلے آئی گوریٹر تھے۔ اور اس نے انہیں

یونانی ناول سبب کی حفاظت

اور مشہور ولدان کو ایک میں لانا۔ لاریسا میں یہ سب سے بہتر مکان تھا۔ اور پریس قسطنطنیہ بھی وہیں فرار ہو کر رہا تھا۔ ایک کراچی کے کاروباری کمروں سے متصل قیاسی عاقبت اندیش حیرن کو غیر ترو ترو نہ ہونا ہم اس وقت کا لکھنا مناسب تھا۔ اور اس وقت کے ایک تمام دروازوں کو سر پر مشغول کر کے ان کی احتیاط کو نکالیں۔ بہترین مکہ دروازہ جو بکھڑا تھا۔ ہم نے اس کے ہمیں دیکھا۔ اوس میں بنگلہ بھی ہو رہے تھے۔ اور ہر قسم کی کپڑے بھانپا کپڑے جو بھی تھے۔ جس سے واضح ہو رہا تھا کہ اس کے یہ بنگلے ایک خاصہ قریب نہایت افراتفری کے ساتھ نصرت ہو رہے تھے۔ انکو دیکھ کر صاف معلوم ہو رہا تھا کہ یہ کسی یونانی بڑے بڑے افسانہ نویس نہیں ہیں۔ حیران کی خواہش میں جو ہماری مکہ سے متصل تھی۔ یہ بھی ایک ناول نویس ہیں۔ ایک ناول نویس ہیں جو کہ "اسرار سیر" تھی۔ اور باقی ناول "نانا" اور پولیس سوم کی خفیہ تاریخ "فرانس" کو زندہ فساد نگار زولائی تصنیفات تھیں جسے بقول حیرن موصوف موجودہ یونانیوں کی تہذیبی علمی مذاق کا پورا پورا اندازہ ہو رہا تھا

ہمیں یہاں سے بہت تکلیف ہوئی۔ قریبی کنوئیں کو پانی کا ذائقہ اور بو شہتہ تھی۔ اور جیسے جیسے منظور کیا۔ اور شراب بہت دیر کو بعد ملی۔ ترکی حکام نے علی الفور لاریسا کو بڑی ہوٹل "اولی" کو یہ خانوں کو جنہیں بے اندازہ شراب بند تھی، سب سے بہتر منتقل کر دیا تھا۔ جنہیں حکام کو کہا کہ ہم ہوٹل کو رخ سے قیمت ادا کر دیں۔ اسی ہوٹل کے حصار میں میدانانے جمع کر لیا جائے اور پھر شراب دیکھا جائے۔ انہوں نے ہم کو کھانا منظور کیا۔ ہوٹل کا مالک اکثر کاغذ داروں کی طرح بزم قابل کو فوج کے ساتھ بھاگ گیا تھا۔ لیکن جب ترکوں کی خوش اطواری کا عام علم ہو گیا۔ تو یہ لوگ تہہ تیغ واپس آ گئے اور اس وقت انہیں سوا کر کے کو حصار میں باک آؤنگو کاؤں اور مکانوں کو ترکوں کے آئینے پر پیشتر آئندہ قیدیوں اور بقیہ عہدہ تھیں نے لوٹ کھسوٹیں کیں۔ شہر میں جو یونانی باشندے پرچہ مسکن میں موجود ہیں انہیں ترکوں نے کوئی اذیت نہ پہنچائی۔ اور ان کو مال متاع کو کسی ڈانٹہ لگایا۔

فصل یازدہم تہسلی میں پیش قدمی اور اس پر صرف

جہر میں اسی کتاب میں لکھتا ہے کہ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے، اوسم پاشا نے ۲۴ اپریل کو غنیم کی پوزیشن پر مجتمع طاقت جمع کر کے انکا ارادہ کیا تھا کہ جیسا کہ تاریخ مذکور کو اوسکی فوجیں آگے بڑھیں تو ہراولی دتو دشمن کو اپنی سامنے مضبوط پوزیشنوں میں قائم پانے کی بجائے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لاریسا کی طرف ہٹ گیا ہے اور اپنی تمام کوسستانی پوزیشنوں کو چھوڑ گیا ہے۔ یونانی ولیعہد کو حکم سوراقتوں ایسی تیزی اور چھل کی ساتھ بھیجے گئے تھے کہ جیسے تک سید ان کا رزمیں اڈکا نام و نشان باقی نہ رہ گیا تھا۔ جیسی پاشا کی ڈویژن نے جو ڈی ماسی سو بڑا قتلے الغور ٹرنا ووس پقبضہ کر لیا اور ترکی میں لکھنؤ اور رٹر قرقر کو تھرا کر دیا گیا۔ اور حققی پاشا کی ڈویژن کو جو رٹکاٹا سو بڑا تھا۔ ریکا لا اور سلمو لیا کی ریلوے پر قبضہ کرنے کیلئے آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ ٹرنا ووس کو ترکی سپاہ تقریباً بالکل اٹھا ہوا پایا گیا کہ حالانکہ یونانی سپاہ کئی ہفتے مقیم رہی تھی۔ سامان رسد اور حرب کو بڑی بڑی گودام بھی تھیں جو موجود تھے۔ سامان رسد میں زیادہ تر گیسٹیں۔ آچار۔ انگوڑی شرب۔ برانڈی اور دیگر وغیرہ اجناس کی وافر مقدار پائی گئی۔ اوسم پاشا نے فوراً شہر کی ایک مقامی حاکم مقرر کر کے اوسکی دکانوں کی حفاظت اور کسی طرح کی لوٹ مار اور سخت تاراج نہ ہونے کی یقینی پیرہ لگا دیئے کہ حکم دیدیا جیسی سپاہیوں نے تقسیم حکم شہر کی وافر ذخیرہ بڑی محنت کے ساتھ گوداموں اور تہ خانوں سے نکال کر باہر بھیج دیئے۔ اوپر ذکر کی گئی مسلمان کو ۱۰۰۰۰۰ اوسکی موجودہ انکا نیکان خیال نہ تھا۔

رفتہ رفتہ وہ یونانی سپاہی جو اوسم اور جیسی ہوئے لڑناں ترسار بیان بخشی اور ان کی انجامش کرتے ہوئے حوصلہ کر کے باہر نکلنے لگے۔ اور کہا کہ یونانیوں میں بیہوش ہو کر گیا تھا کہ جو آدمی فاتحین کے ہاتھ لگاؤ وہ زندہ نہیں رہے گا۔ ترکوں نے ان کو متقی دولا سا دگر مطمئن خاطر کیا۔ اور پھر کھلا پاتا زہ دم کرنے اور نہیں رہا کر دیا۔ پھر اوڈکشت کا کام باقاعدگی کو ساتھ اور با ترتیب انصرام پاتا رہا۔ اور گجھوں اور کینسوں کا پورا پورا احترام اور ادب کیا گیا۔ ترکوں کو سامنے اب دوسرا مرحلہ لاریسہ کی فتح کا تھا جسکی نسبت عام مشہور اور معلوم تھا کہ وہ مورچوں اور مدخل سے خوب محفوظ و مستحکم کر دیا گیا ہے۔ اور تمام اہم ناکوں اور جوتوں پر کیمپ تھیں نصب ہیں۔

لاریسا کا نظارہ نہایت ہی دلکش اور خوبصورت ہے۔ چاروں طرف تنگھنڈے درہنہ درہنہ میں اور مسجدوں کی مینا گرجے۔ اور خوشنماں اوسکو نظارہ کی دلخیزی کو اور بھی بڑا ہے جس میں مسیحی تہاد میں ۲۶ اور گرجے اٹھ ہیں۔ مگر اکثر مسجدیں اب بند پڑی ہیں۔ وہاں کی مزاروں میں تہسلوی و متعاونوں کو تمام نمونے دکھائی دیتے ہیں۔ ان لوگوں کی قطع وضع نہایت دلچسپ۔ اور انکی گاڑیاں اتناک زمانہ قدیم کی گاڑیوں سے بہت ملتی جلتی ہیں۔ منڈی میں غلہ۔ تنباکو۔ چٹا

اور دیگر وطنی پیداواروں کی خرید و فروخت سے ہر وقت چل چل رہتی ہے۔ لاریا کی شراب بالخصوص بہت مشہور ہے اور دیگر کی عرفت کا عام رواج ہے۔ میں برس برس ہونے لاریا کی آبادی میں ہزار تھی۔ اب صرف پچاس ہزار باشندہ آباد ہیں۔ پانچم ہزار مسلمان تین ہزار یہودی اور باقی کلیسا رومانی (آرتھوڈوکس) کے متعلقہ عیسائی۔

کوہستان سے چھوٹے جاتے کے بعد لاریا میں ۲۵ ہزار یونانی فوج جمع ہو گئی تھی۔ انہوں نے وقت کر کے شہر کا محفل وقوع نہایت مناسب اور مفید تھا۔ دو نو بازو دریا کموریا کی پناہ میں تھی۔ اور زمین کی طبعی بناوٹ اور سطح بالخصوص سبھاؤ کی کارروائی کو لینے خوب موافق تھی۔ اور انہی فوائد کو لحاظ سے ترکی سپہ سالار کو یقین تھا کہ گوانی کی لڑائی کو بعد جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ فریقین میں بہت مسافت حائل ہو گئی ہے پھر ہی لاریا پر یونانی جان توڑ مقابلہ کرینگے۔ ترکوں کی پیش قدمی پر جمع ہو جا رہی نہیں تھینگے۔ اس موقع پر گریکسکوپا اناٹولیوچانہ عساکر عثمانیہ کو تھکر کر دے بیان کو درج کرنا بھی نہ ہوگا۔

پاشاہ و صوفیوچانہ کو ساز و سامان کی نگرانی اور فوج کی عام حالت پر پورٹ کرنے کے لئے قطعہ فطینہ میدان کارزار کو بھیجا گیا تھا۔ سپہ سالار کی اجازت سے وہ فیم کی پوزیشن کی دیکھ بھال اور استکشاف کر لئے ۱۲ اپریل کو دس کمزور رسالہ جنہیں کلمہ چودہ سو سوار تھے اور ایک پسپا توپخانہ کی باتری لیکر لاریا کی طرف روانہ ہوا۔ اور شاہجے صبح کو قریب اس سنگی کلان پل پر پہنچ گیا جو لاریا کو سانسے سالوریا پر بنا ہوا ہے۔ مگر جس دیر انداز ستادی کو اسوئلا لاریا کو فتح کیا اور اسکی کیفیت خود فاتح کو الفاظ میں بتانا زیادہ مناسب ہوگا جو حریف میں۔

”یونانی میدان جنگ سے ایسی افراتفری اور گھبرائش کے ساتھ فرار ہوئی کہ گویا وہ نہیں کسی فیصلہ کن لڑائی میں کامیاب نہ ہوئے۔ حالانکہ جو لڑائی ہوئی تھی وہ ایک سبھی لڑائی تھی درہ ملونا کو فتح ہو جانے کے بعد میں ایک رجمنٹ سواروں کے ساتھ ٹرانس وینس تک بلا مزاحمت استکشاف کرتا چلا گیا۔ اور چونکہ وہ مقام خالی پڑا تھا مینو اور سپر فضا کر لیا۔ رات کو چھائٹر سنڈی (ایٹر) کی توپوں کی آواز کی رات تھی وہیں شب باش ہوا۔ اور پچھلی رات لڑائی بھی صبح کو قریب لاریا کی طرف روانہ ہو گیا۔ چچو کو کلک پہنچ جانے پر میری پاس ساڑھے چودہ سو ایٹو کولری کی تین رجمنٹیں اور ایک پسپا باتری ہو گئی تھی۔ بڑی سے تھوڑی دیر بعد میں رسالہ کا ایک پتہ ملا جو لاریا کی فیصل تک پہنچ کر واپس آ رہا تھا۔ اوسنہ میں خوشخبری سنائی کہ وہاں عجب خوفناک گھبرائش اور ہسیت چھائی ہوئی ہے۔ اور سب لوگ بے تماشا بھاگ چلے جا رہے ہیں یہ سن کر میرے حالات موجود

سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے
 اور شہر کو ترک کر کے چلے جائیگا عزم کر لیا۔ اور دل میں سوچ لیا کہ اگر وہاں غنیمت کی زبردست صحبت موجود ہوگی جسے غنیمت کرنا ہماری طاقت سے باہر ہو تو پھر لڑائی کو چینگے۔ اور محض استکشافی کارروائی پر اکتفا کر کے واپس آ جائینگے جب ہم شہر کو قریب
 لے گئی کی یہ وجہ کہ یونان کے ساتھ اتحاد ہو جانے کے بعد اکثر مسلمان بھگتے ہوئے وطن کو فوجی جہازوں سے آبا و احوال دشمنانہ کو ہرگز گنہگار

پہنچاؤ کے لیے سوانح مزہا ہے! آرا لگو گئے ہو گئے۔ یہ بڑے عجیب ملو کی لائن کو پاس سے دستیاب ہو گئی۔ ان توپوں کو ملا
سامان حرب اور کار توپوں کی وافر مقدار اور سامانِ سدا۔ اجناس۔ چادر۔ ہسپتالی سامان اور ادویات کو وسیع ذخیرہ
ہمیں غنیمت میں ملے۔ اگر ان چھ توپوں کو کام لینے کے لیے صرف ساٹھ گولنداز ہی موجود ہوجاتے۔ کوئی اور فوج نہ ہوتی تو
پھر بھی ہم بالکل پامال ہوجاتے۔“

اسی نامہ نگار کو سبکو پاشا نے ترکی فوج کو متعلق حسبِ قبل راجح ظاہر کی ”جو فوج اسوقت میدانِ جنگ میں موجود ہے
وہ اولن تمام فوجیں پہلے ترکی میدانِ کارزار میں سمجھتی رہی ہے افضل و اعلیٰ اس کے افراد صفت و شناسی بالکل متغی
ہیں۔ او کی تعریف ہو ہی نہیں سکتی“ افسروں کی نسبت پاشا موصوفہ لکھا کہ وہ سب عمدہ ہیں۔ وہ تمام افسر جو گولنداز پاشا
کی تعلیم و تربیت کو فیضان یافتہ ہیں۔ اسوقت میدانِ جنگ میں موجود ہیں۔ سیف اللہ پاشا خبرل شاف کا قابلِ تعریف اعلیٰ
افسر ہے۔ اور تقریباً تمام کمانڈر بالخصوص حق پاشا۔ کرنل انور بکا و سابق کمانڈر توپخانہ جواب جرمینی لوگیا ہوا شاندا
افسر ہیں۔ موجودہ کمانڈر توپخانہ علی رضا پاشا جس نے ترکی توپخانہ کو اعلیٰ ترین توصیف حاصل کرنے کا قابل بنانے کے لیے اعلیٰ
وزارتِ کوشش کی ایسا دلا و افسر جو کہ جہاں کہیں گولندازی کی سب سے زیادہ بارش ہو ا کرتی وہ اور جگہ موجود پامایا
تھا۔ سپاہیوں کی اخلاقی حالت نہایت عمدہ ہے۔ ایک دفعہ ہمارے گزر دینی سپاہیوں کی ایک نئی پلیٹن پر ہوا۔ میرے بچشت
(نائب) مصطفیٰ بگنے ان سپاہیوں سے پوچھا یہ تم اپنے خاندانوں کو جڈا ہوئے ہو اور اس تو نہیں ہو۔ جواب ملا تمہاری دوہر
ہوئے کیامر ہو پھر اکثر نے یزبان ہو کر کہا تمہاری زبوں نصیب کہ ہمیں اپنی پانچویں جانیں اپنی بادشاہ کی خدمت میں شاکر کیا
سوقہ ملا ہے۔ اس سے بڑھ کر ہماری کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے؟“ اوسوقت دوسروں کو پکار کر کہا کہ کیا ہم اس مقدس قوت
اور اسی عید دن کے لیے پیدا نہیں ہوئے جو مطلقاً ہمتیہ کے مسلمانوں کی جب الوطنی۔ اور جانِ شامی کا اسی سوا اندازہ ہو چکا

سلطہ حب الوطنی اور جانِ شامی اور مذہبی خدمت کا شوق اور جوشِ مردوں تک ہی منحصر نہیں۔ شہداء کو محاربہ روم و روس میں
ایک عرب خاتون نے جو قید کے کئی سو سوار لیکر ترکیک کا رزمہ ہوئی تھی۔ اور ایک لڑائی میں اسی شہیدِ دل خاتون کی شجاعت و بہادری اور
قابلائے مشورہ کی بدولت ترکوں کو روسیوں پر نمایاں فتح حاصل ہوئی تھی۔ اس نوعِ دوشیزہ کا نام فاطمہ تھا۔ اور مذکورہ صدر لڑائی
۵۸ رگت ششہ لٹم کو آرمینیا کو گولندازوں میں بے مقام قزل تپہ (سرخ پہاڑی) پر ہوئی تھی۔ محاربہ یونان میں بھی کئی غیور و جانباز
سستراٹ نے میدانِ جنگ میں جانا پانا تھا مگر امیر المومنین اس محاربہ کو ایسا سمجھا کہ عورتوں کو بھی جانِ شامی دکھایا کہ اسوقت
دیاجائے۔ البانیہ کے مسلمانوں کی جب الوطنی کا مزید حالات سرلشیںڈ ہارٹک کی تحریر سے جو دوسرے حصے میں مندرج ہیں معلوم ہو جائیں
سہروردی اور اخوتِ اسلامی کا دیرِ تمام مہذبِ اسلامی ممالک میں حیرت انگیز تیزی کے ساتھ جو جزمین جو رزمہ تھا۔ نجد کو امیر محمد ابن عبداللہ
نے ۱۰ لاکھ سواروں سے اور شام ایران نے معقول فوج سے مدد کرنیکی درخواست کی۔ اور شمالی افریقہ و مصر کے اکثر ممالک سے ہزاروں
فوجوں نے غزائیں شام پہنچی اجازت پائی۔ مزید برآں سلطنتِ عثمانیہ اور مصر میں اعانتِ حریہ کے لیے تہوڑی دہائیوں میں کئی لاکھ پونڈ

کہ پریزینڈ (البانیا) کے مشہور شہر کا ایک ستر سالہ رئیس پانچ بیٹوں سمیت بطور مجاہد محاربتیں شریک ہوا۔ بارہ گھوڑوں ساتھ لایا تھا جنکو اس نے فوج سواران کو لیکر سرکار کو نذر کر دیا۔ اور اپنی نسبت کہنا کہ ہم سیدل بھی بخوبی لڑ سکتے ہیں۔ تہذیب و تمدن کے بقیہ معتمد سابقہ جمعی ہو گئے۔ مگر افسوس کہ ہندوستان کو مسلمان مذہبی ہمدردی سے بڑھ کر کچھ نہ دیکھ سکے۔ جنکو یونان و مصر کے باشندے کی حب الوطنی کے حالات بتا کر وکیل نے بایں الفاظ غیرت دلائی تھی۔ (از وکیل ستر روزہ - ۱۱ - اریلا شمشاد)

یہ نیکان اور مصر والوں کی جب وطنی یہ فائدہ کی بات ہو کہ غیر مذہب کی رعایا کو کلام مذہب اور انفرادہ وہ حکمران فریق سے خوش ہوں یا ناخوش حکومت کو خوش رکھو اور اسپرانی و فاداری کا اظہار کرنے کو لیے ہر ایک مناسب موقع سے فائدہ اٹھا کر سچو ہیں۔ مگر ان کے ساتھ ہی وہ محکوم قومیں جو مدہ اقوام کی ذیل میں داخل نہ ہو گئی ہوں۔ دنیا پر اپنی زندگی اور جب قومی اور غیرت وطنی کی موجودگی کو واضح کرے کہ کبھی نہیں چوکتیں۔ بلکہ بعض وقت قومیت اور وطنیت کے خیالات و جذبات یہاں تک بڑھ جاتے ہیں کہ وہ محکوم قوم حکمران فریق سے عملی مخالفت شروع کر دے۔ لیکن پھر بھی انچہم مذہب ہم ملت بہائیوں کی دستگیری کرنا لینے اور ان کی حکومت کے تعلقات معاذ نہ ہو گئے ہوں۔ اپنا اہم فرض سمجھتی ہے۔ چنانچہ بتیوں کی غیبتیں اس وقت عظمت عظمیٰ عثمانیہ کی یونانی رعایا میں جو زندہ قوموں میں داخل چھپائی جاتی ہیں۔ یہ سب معلوم ہے کہ ترکی سلطنت کو اگر کوئی اندیشہ ہے تو یورپ کی عیسائی سلطنتوں سے اور اونچی کی دستبرد سے بچنے کے لیے اس اپنی فوجی استعداد کو ہر وقت بڑھاتے رہنے کی ضرورت ہے۔ مگر اب یہ جب سلطنت عظمیٰ نے ردیف فوج کے سامان حرب کو لیے چندہ کی فہرست کہو لی تو اکثر یونانیوں نے (جو عیسوی المذہب ہیں) اس چندہ میں شریک ہونے پر ناامدگی ظاہر کی اور روپیہ دیا حتیٰ کہ اس وقت بھی جبکہ خود یونان کو ساتھ لڑانی ہو جائیگا تو قومی جمال ہو اور ترکی اس کے مقابلہ کے لیے سرتوڑتیا ریاں کر رہی ہو۔ ترکی اخبار صبح لکھتا ہے کہ طرابلس کو یونانی باشندے اپنے خرید و کچھ کو فنڈ میں چندہ دیجی کی اجازت لگی ہو۔ اور اس کی فراہمی کے لیے اپنی شہر کے نائب صدر پارسی کو زیر صدارت کچن قائم کر دی جو دوسرے طرف اپنی قومی ہمدردی کا ثبوت اس طرح دے رہے ہیں کہ عیسائی قومیں اسوجہ سے ناراض ہو کر کہ اس وقت ترکی کی تائید کر کے یونان کی مخالفت کی اور کریٹ کو متعلق یونان کو دوسری طاقتوں کو بڑھ کر دیکھی دی ہے۔ تسلط ظنیہ اور سرتنا کو یونانی آجروں نے اس سے تمام تجارتی تعلقات منقطع کر دئے ہیں۔ سمرنا ایشیائی روم کا تجارتی صدر مقام ہے اور تسلط ظنیہ نہ صرف یورپ میں بلکہ کل جنوب مشرقی یورپ میں تجارت کی سب سے بڑی منڈی ہے۔ اور دونوں ملک یہی سلطنت عظمیٰ عثمانیہ کی تجارت کا زیادہ تر حصہ یونانی تاجروں کے ہاتھ میں ہے۔ گویا اُس طریق عمل سے ترکی کی محکوم یونانی رعایا نے جرنی کو تباہ کیا ہے کہ وہ یونانی رعایا کو مردہ نہ سمجھے۔ وہ اس گستاخی کو جو یونان کی گئی ہے محسوس کر رہی ہیں اور اس کا ترکی ترکی جواب دوسرے پیرایہ میں دینے پر قادر ہیں۔ قومی ہمدردی کا تیسرا درجہ اوجا متبائی نہیں ہے۔ وہ ہے جو کسی کے براہ راست تحت صوبہ شام کے عیسائی یونان کے لیے چندہ جمع کرنے سے اور ترکی کے بالواسطہ ماتحت بندار ملک مصر کو یونانی یونان کو مجاہدین اور روپیہ سے مدد کرنے سے کل دنیا پر ظاہر کر دے ہیں مگر وادی برعالم مسلمانان

(واقعہ مقدونیہ) کو ایک مستقل ذخیرہ و عین کی باربرداری اور خبر گیری کا انتظام اپنے خراج سے کیا۔ ہر مہینہ ہجر میں کی فرج و صلی کے ساتھ روٹی۔ پارچہ۔ تباکو۔ لیمونڈ۔ اور نقدی وغیرہ سے تواضع کی جاتی تھی۔ آریاسے زین سوار واپس آئے وقت یہ صفحہ سابقہ) وہ ایسی چھ فینڈ سورس میں جو خراب عدم سے کی طرح کم نہیں۔

افریقہ کی اسلامی ریاستوں کو مسلمان جہالت، ناواقفیت، اور عدم مطاعت کا بہانہ کر سکتے ہیں۔ روس کی مسلمان رعایا اور ایس طرح ہیں۔ جہاں کو مسلمان اپنے حکمرانوں کی جاہلانہ پالیسی کا یا اگر کوئی اور عذر پیش کر دیں تو ایک خفیف حد تک معذور بھی سمجھ جاسکتے ہیں۔ لیکن مسلمان ہند کو پاس کیا حجت ہو، انگریزی گورنمنٹ کو انکو تعلیم سے مستعد کر دیتے، جس سے وہ نہ فقط اپنی بلکہ کل مسلمانوں کی پستی سے واقف ہو گئے ہیں۔ گورنمنٹ موصوفے کو انکو اس حد تک کمال آزادی دے کر بھی جی کی کوئی رعایا مستحق ہو سکتی ہے۔ اور سب سے بڑا کہ یہ کہ ہماری حکمران جماعت اپنے طرز عمل اور اپنی تعلیم و تعقیب سے بالواسطہ بلا واسطہ دونوں طرح سے اپنی حکومت رعایا کو قومی ہمد دی اور اخوت کا برسوں سے سبق سکھا رہی ہے۔ یہ اسی خوش نصیب اور با اقبال قوم کو فیضان حکومت و محبت کا اثر ہے کہ ہماری ہمسایہ قومیں ان تمام اوصاف سے جتنے ہر ایک قوم کا اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لیے متصف ہونا ضروری ہے بہرہ ور ہو گئی ہیں۔ ہمارے ہی مصری مسلمان بہالی ۵ برسوں کی انگریزی حکومت کی فیصل مردوں کی صفے سے ملکر زندگی کی قطاریں شمار کیے جانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ جس قوم میں یہی بابرکت حکومت سینکڑوں برسوں میں بھی قومی سپرٹ، قومی ہمد دی، اور قومی اتحاد و ایلاف اور قوم کا ردیدانہ کر سکے کیا اس کو سن جیت القوم زندہ قوم کہا جاسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہر خلاف امید اس کو افروسی پر ہمید رکھنے کی جرات کرتے ہیں کہ شاید اپنے مصری بیانیوں کو انتہاء ویداری کو حالات پر پہنچے اور ان میں سے بھی کسی کی عزت و حیثیت متحرک ہو جائے اور وہ مسلمانان ہند کو سن جیت لافروسی مردہ ہو جانے کی سند ملنے سے بچائیں۔

ہمارے نظریں کو غائبہ معلوم ہو گا کہ سن گدشت میں صرف چند جب ملک کی اخبارات نے کئی لاکھ روپہ اپنے مسلمان خدیو سے مفکوک الحال مسلمان کرٹ کو لیے جمع کر کے * * * * * جزیرہ کوروا کے کیا تھا۔ چنانچہ ان کے اخبار المومیل کو تھریا دولاکھ روپہ دین مینو، کا اندر وصول ہوا۔ علیحدت امیر المومنین نے نومبر گدشت میں فوج، دلیف کو اٹھ کی جزیرہ کیلئے مسلمانوں کو چندہ ادا کرنے کا حکم دیکر اس کو ایک طرح سے مسلمان رعایا پر لازمی کر دیا تھا۔ چنانچہ پاس حکم کے مستہر ہونے پر مصر کا ایک عرب قبیلہ آل عبد الحلیف پانچ سو پونڈ ادا الخلافہ کو روانہ کیا۔ اسکے بعد مصر میں یہ ہندوستان کی طرح چند ماہ تک مسلمانوں نے بالکل کروٹ نہ بدلی۔ ان کی یہ فعلت اور لا پرواہی دیکھ کر سخت افسوس ہوا تھا۔ مگر انگریزی حکومت کی تائید سے قومی سپرٹ مصر میں سرایت کر چکی تھی البتہ اس کو نمایاں کرنے کے لیے کسی تحریک کی ضرورت تھی یہ تحریک ان کو بمصر داق، خدا شہر، رائیڈ کو خیرہ اور و باشد، ہارٹ کو فتنہ برپا ہونے پر یونانی ساکنین مصر کے انگریز ریاست اور باغیوں کو لیے چند جمع کرنے سے پوری طرح ہو گئی۔ ملی اخبارات نے اپنے اپنے ملک کو یہ آیت کریمہ لی تالو الہی حتی تفقوا

مجموعہ میں چند نووارد و پٹنیں ملیں مینہ اونکو اپنی ملازمت فتحیابی کا قصہ سنایا جس پر خوشی ظاہر کرنیکی بجائے انہوں نے لاشی شکایتیں شروع کر دیں۔ اور کہہ پاشا اپنے تو ناموری جہل کر لی مگر تباہ و اگر کسی حال رہا تو ہماری بادی کتب کی

بقدر مایہ صغر سابقہ محتجون سنا کر اپنی خلافت عظمیٰ کی امداد و اعانت پر ابھارنا شروع کیا اور ساتھ ہی یہ بھی جتا دیا کہ اس سہم شکی مالی امدادی قصہ و نسب بلکہ بڑا دعا اپنی ہمدردی اور جذبات اخوت کا اظہار ہے آفرین ہے مصروف کی حمیت اور غیرت پر کہ اجناد کی یہ اپیل سن کر ہی مصر کو تمام اکناف اطراف میں ہمدردی کا دریا موجزن ہو گیا۔ قاسم میں جہاں دس پانچ دوست ملکر میٹھی میٹھی لپٹا لپٹا کر دیر اپنی بی بیوں خاکی کو کے سینکڑوں، وید جمع کیلئے اور پنجن عالت کی بنا کر کنگہ چندہ کی فراہمی شروع کر دی۔ اور تھوڑے عرصہ میں نوجوانان قاسم نے کئی کٹیٹیاں قائم کر لیں جہاں ہر ایک نوکیلا کچھلے بستے لکھنا دیکھنا چاہے مذہب و المکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر اوس سرپرستہ بننے کی دعوت کی جو بڑی خوشی سے منظور کی گئی ۱۲ مارچ سے لیکر ۱۶ مارچ تک ہر اور دیکھ مہار مصر میں ہو کارروائی فراہمی چندہ کو متعلق ہوئی جو وہ پچھلی ٹاک میں موصول شدہ اخبار الموبد کے حالات سے ذیل میں دہر کر دیا جاتی ہے جس سے ہم ناظرین مصر یوں کی مالی تہی اور فیاضی کا ذخہ و اندازہ کر لینگے۔

صاحب الدولت سابق وزیر اعظم ریاض پاشا کو مکان پر ایک جماعت کشینہ جمع ہو کر زیر صدارت وزیر موصوف اعانت عساکر بشا نیکو جمع کرنے کے لئے بڑی کمی قائم کی جس نے شمال ۱۳۰۰ھ بروز جمعہ ۱۲ مارچ چندہ جمع کرنا شروع کیا اور اسے چودہ سو چالیس پونڈ مصری ایک پونڈ مصری ۱۲۰۰ شنگل یعنی تقریباً ۱۰ روپیہ کے برابر ہوتا ہے جمع ہو گئے۔

۳ مارچ کو صاحب اسادات علی طرغی پاشا پر پریسٹنٹ علیحدہ کونسل مصر کو مکان پر ناظرہ کے بعد علی اکرام اعیان دولت اور تجار و الامنہ کے جم غفیر نے مجلس منعقد کی جس میں شیخ جمال الدین آفندی قاضی قضاۃ مصر شیخ حسوت النوادی شیخ شہرہ الامامہ و مفتی دیار مصر عبد الجبار الخانی سجادہ تاج کے صدر سید علی البہلادی نقیب اشراف دیار مصر شیخ سلیم الشریعی علیہ السلامی وغیرہ وغیرہ علماء اکابر حیدر پاشا و نائب پاشا وغیرہ سابق وزراء اسماعیل پاشا محمد مکمل مجلس شوریٰ قوانین و احکامات پاشا چیف جج عدالت عالیہ ڈیوڈ کعبہ داران اعلیٰ شامل تھے۔ سب اہل الطغی پاشا نے چندہ کی ضرورت پر مختصر تقریر کی۔ انکو بعد قاضی اکبر نے ارشاد فرمایا کہ مسعدت دولت علیہ اور نصرت مولانا خلیفہ ذات وعلیٰ و اب مسلمانوں پر فرض محکم ہو گئی ہے۔ جائز ہے

کو شیخ اعظم نے ارشاد کیا کہ عوام الناس کو دولت علیہ کی مسعدت پر آمادہ کرنا جو کچھ مسلمانوں پر فرض عین ہے حضرات علماء پر وہی ہے جو سب آئندہ دولت تلواریں پاشا نے تقریر کر کے بیان کیا کہ قبل ازیں ۱۴۴۰ھ پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔ اب چندہ کی کارروائی شروع کی جائے۔ اس پر سب پہلے جناب قاضی مصر نے پچاس پونڈ مصری عطا فرمائے۔ بعد ازاں دیگر حاضرین نے حسب توفیق رزچند لکھا یا جس کو کل تعداد ۲۱۰۰ پونڈ مصری ہو گئی۔ اس کارروائی کے بعد مختلف محلوں میں شایض قائم کرنے کی تجویز پیش ہوئی۔

۱۰ مارچ الازہر کی تحریک پر منظور ہوا کہ ہر ایک شاخ میں جامع ازمہ کی طرف سے ایک ایک شیخ شامل ہوا کرے۔ چنانچہ اوس دن ۱۴۴۰ھ سب کٹیٹیاں قائم کی گئیں۔

جو انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ قرین و تہذیبی علم حکومت مصر علیہ السلام اور انکو موت کرنا ہے تو یہ کھیلنے دیکھو کہ یہ کھیل ہی طرح ہے۔

اس سے بڑھ کر استقلال و عزم واد کیا ہو گا کہ سخت و سخت مجروح بھی ہسپتال پہنچا جو جانی سے انکار کر کے ہسپتال کا نذرانہ کوٹ لٹ جاتے۔ جزیل ہو لیکر دے تین سپاہی تک سب ایک ہی رنگ میں رنگے ہو کر اوپر نظر شجاع ہیں۔ الغرض بقیدہ صغر ساعدہ حضرت عزت لعلی کے منہ پر کربا شام حرم میں المظہر عثمانی کی خدمت کے لیے عنقریب سرحد یونان کو روانہ ہو نیا لیکر ہم امید کرتے ہیں کہ دیگر نوجوان بھی اس جوائنٹ کی تقلید کریں گے (المویدہ ۱۴ اپریل) مندرجہ بالا رقم کے علاوہ احمد رشید پاشا نے ۵۰ پونڈ نکالے اور دو بک سجان مہر مجلس شوریٰ العوامین اور ایمان ضلع السیوٹ نے چالیس پونڈ چندہ بھیجا ہے

دولتو غازی مختار پاشا عثمانیہ ملی کشتہ تیغہ مصر نے ۵۰ اپریل کو زبردست ریاض پاشا فرامی چندہ کو لیے مجلس کبرے منعقد ہونے کی خبر اطلاع دے کر زبردست تادیب کے جواب میں بارگاہ ہمایوں کو ریاض پاشا مدوح مہربان انجن کبرے و مہربان کشتی اور چندہ دہندگان بلکہ امت مصر کا بذریعہ تار شکر یہ ادا کر کے کمال خوشنودی کا اظہار کیا گیا۔ اور ساتھ ہی بک عثمانی کی مقررہ شائع کو مکمل دیا گیا اور جمع شدہ غیر کمیشن لینے کو وصول کر لیا کرے۔ دولتو غازی عثمان مختار پاشا نے چندہ دہندگان کی آسانی کے لیے کو ایک ریال سو لیکر سو ریال ان کے عثمانیہ نوٹ منگو لیے ہیں۔ ایک ریال کی قیمت میں قرش ہے۔ اور بغرض تہسلیں گلہ زری پونڈ کی قیمت ایک سو بیس قرش۔ اور مصری پونڈ کی ۲۳ قرش قرار دی ہے۔ (المویدہ ۱۶ اپریل)

۵ اپریل کو کسٹ پر کرم سادات ابو ریاض پاشا شیخ کبیر علیہ السلام ازہر عظمیٰ پاشا و دیگر مہربان دولت خدیو المکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ بھی اس کا خیریں شریک ہو کر مہربان انجن کی حوصلہ فرامی کریں۔ خدیو العظمیٰ پیوٹیشن کو کمال تواضع پیش آئے اور عنقریب چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ اسکے بعد ڈیوٹیشن پر پنس حسین کمال پاشا (خدیو المکرم کے چچا) کو مکان پر گئے۔ اور وہاں بھی فائز برار ہو کر۔ بعد ازاں پنس ابراہیم علی پاشا خدیو کو دوسری چچا کو در دولت پر حاضر ہو کر معقول امداد کی درخواست کی جو بڑی خوشی سے منظور کی گئی۔ الغرض ڈیوٹیشن خاندان خدیو کو تمام رالین کو پاس فرما دیا اور بے اس کا خیریں بڑی خوشی سے شریک بنا منظور کیا۔ البتہ خدیو المکرم کو پہنچی پنس حسین پاشا طوس اور خدیو کو برادر خدیو پنس محمد علی اپنے مکانوں پر نہ ملے اور اپنے مکان میں گئے ہوئے تھے۔ اور کئی طرف دولتو ریاض پاشا نے خط لکھ کر جو یقین کامل ہو کہ مقررین باجابت ہونگے۔

غازی احمد مختار پاشا کی حرم محترم نے فند زراعت میں پانچ سو پونڈ انگریزی چندہ دیا ہے۔ دولتو غازی موصوف بدلت خود پہلے اکبر پاشا پونڈ عطا کر چکے ہیں۔ احمد فواد پاشا عزت نے ۵ سو پونڈ امداد تے مابہ فاطمہ خانم آفندی فاضل حرم پاشا موصوف نے تین سو پونڈ اور خانم کی والدہ مکرم نے ایک سو پونڈ اور پاشا مدوح الشان کو برادر خدیو عزیز بک عزت نے ۵۰ پونڈ اور حرم محترم نے ۲۰ پونڈ یعنی اس خاندان نے سترہ سو پونڈ (۲۸۰ روپے) چندہ دیا۔ اور عبد المجید پاشا صادق اور عبد الباقی محرم ستم زادہ نے ایک ایک سو پونڈ اور احمد کامی بک نے ہندو گاہہ قمیے میں پونڈ (۵۰ اپریل) المویدہ کے دفتر میں روانہ کئے قینا کو حکم اوقاف کو حکم علی احمد آفندی فواد نے انجن فرامی چندہ کو تار دیا ہے کہ میں چھ ماہ تک اپنی تنخواہ کا تیسرا حصہ فندہ اقا میں دیکر دینگا (۱۶ اپریل) فواد پاشا کی تحریک پر دیگر ملازمان نے بھی تنخواہ کا پانچواں حصہ دینا شروع کر دیا ہے۔ دولتو ریاض پاشا

ان بیادوں کی بنو آرمائی جاننا ہی سرفروشی سپاہگری اور شجاعت و مردانگی کا منظوری نہایت ہی شاندار اور حیرت افروز تھا ایسے بہادروں پر جہاں گہوار اور خچر بھی شکل میں نکلتے تھے میر تو آدمی اپنی جان پر کھیل کر توپوں کو تو بھیا برف بقیہ صفحہ سابقہ کے تمام سپاہیوں کو فوجی چندہ میں ہی موخر کی تاکہ کرنے کے لیے حوصلہ بڑھانے اور غیرت دلانے والا الفاظ میں خط تحریر کریں۔ اور سپاہیوں کی تعداد بڑھانے کی بھی تاکید مزید کی ہے۔ چنانچہ ۱۶ مارچ کو پہلی ۳۲ کو علاوہ ۱۶ اور سپاہیوں قائم ہو گئی ہیں۔ ان میں سے ایک کشتی کو صدر مراکو کے سفیر متعینہ مصر میں ۱۵ مارچ کو قصبہ سیوط میں عالی بہت مسلمانوں نے جسبکہ کر کے چندہ کی کارروائی شروع کی۔ نصرت و امداد سلطنت علیہ کو مسلمانوں پر فرض میں ہونیکے متعلق اکثر اہل کرام نے تقریریں کیں۔ پڑھنا ۲۳ ۲۵ پونڈ مصری چندہ جمع ہوا۔ قصبہ منصورہ میں اسی تاریخ ۲۱ پونڈ چندہ جمع ہوا۔ ۱۶ مارچ کو عالیجناب خدیو المکرم ازرائی ہزار پونڈ مجلس کے لیے کوکڑی کو ارسال فرمایا۔ مھر کی مہذات کو بھی یہ دیکھ کر یونانیوں کی عورتیں اپنے بھوکھوں کو لیے چندہ جمع کر رہی ہیں اور ملک یونان نے بذریعہ مارا و کاشکرہ ادا کی ہے سخت غیرت آگئی ہے۔ اور اگر خاقان غنٹ اپنے چندہ توں سے بطور خود اپنی ملاقاتوں کو روپیہ جمع کرنا شروع کر دیا۔ یہ سب عالی خاندان بیگمات ۱۵ مارچ کو دولکوریاض پاشا کی حرم کے پاس جمع ہوئیں اور اوکو صدرۃ الامکن السدا بنا کر رہا کہنے اپنی اپنی واقعہ عورتوں کو روپیہ جمع کرنے کا عہد کیا۔ چنانچہ ۱۶ مارچ کو اس انجن فوئیرر بیونڈ الوید کو روانہ کیے۔ مندرجہ بالا سپاہیوں کے علاوہ مدسین طلبہ کلاہ اور فوٹ اور گاڑی بانوں نے بھی عمدہ و علیحدہ کیٹیاں قائم کی ہیں۔ جنکو سپاہیوں کی تعداد ۲۸ مارچ کو ۳۲ ہو گئی۔ نوجوانان مصر نے پرنس ابراہیم پاشا حرم کو فرزند امیر میٹیل محمد کا والدین کی زیر صدارت اپنی علیحدہ کیٹی بنائی ہے۔ ۱۶ مارچ تک جنرل کیٹی فامر و گوس ۸۰۵ پونڈ مصری وصول ہوئے (الوید ۱۶ مارچ) مھر کے قصبہ شرقیہ اور روضہ میں کلاہ اور تاجروں نے اعانت عسکرہ شامانیہ کے لیے انجنیں قائم کی ہیں۔ رقم جمع شدہ کی میزان اگلے ہفتہ بتائی جائے گی

ریاض پاشا علم لطفی پاشا بلع پاشا و دیگر معزز اراکین انجن معونہ نے ۱۸ مارچ کو خدیو کی خدمت میں حاضر ہو کر معقول رقم چندہ عطا کرنے کا شکریہ ادا کیا۔

امیر بہرہ و علیل پرنس عزیز بیگ برادر چاراد و خدیو عاکر عثمانیہ میں داخل ہوئے کو لیے مصر سے جانوالے ہیں۔ پرنس محمود نے جرمنی میں فوجی تعلیم پائی ہے۔ اور جرمن و انگریزی فوج میں داخل رہ چکے ہیں۔ دولکوریاض پاشا طوس خدیو کے ہوتے ہیں۔ ۳۰ مارچ کو حرم نعمت اند خاتم قذی نے دو سو پونڈ دیے ہیں۔ ۱۸ مارچ کی صبح تک صدر انجن کو ۹۵۷۵ پونڈ مصری وصول ہو کر مھر کے نصبات بار و در۔ تہا۔ عطف اور ابو قرقاس میں اعانت عسکرہ کے لیے ۱۸ مارچ کو انجنیں قائم ہو کر ابو قرقاس کی انجن نے پہلے دن پچاس پونڈ جمع کئے۔

دولکوریاض پاشا امیر مجلس انجن کے لیے نے مھر کے ہر شہر اور قریب کے مسلمان کے نام اعلان جاری کر کے انھوں نے ایک کیرہ جو تعداد نو اعلیٰ اللہ و التقویٰ و لا تعاد و اعلیٰ الاشر و العبد و ان تمام مسلمانوں کو حضرت سرور کائنات کا یہ حکم کہ

کی سطح تک کھینچ لیا تھے۔ اور ایک نئی کیلئے سستانا ایک سطر کا حرف حکایت زبان پر لانا تو کئی لطایف و ظرائف اور جنسی مذاق و ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھاتے بنتے کھیلنے اور گاتے ہوئے ہمارے دو تکلف پر چڑھے جاتے۔ جانا بازی، بیباکی، اور زندہ ملی میں ہمارا ابا نوبی بالخصوص سب سے بڑے ہوتے تھے۔ اور ان کا دشمن بچہ ایک ایسا بچہ تھا کہ ابا نوبی بغیر نوبی کو دیکھ کر ہر چیز میں ناچوں کو ہاتھ پاؤں بھول جاتے تھے۔ اور ان کو جسموں پر پرزدہ پڑ جاتا تھا۔ وہ قومی گیت اور رجزیں گاتے اور اچھلے کودتے خوشی کے ترانے لگاتے ہوئے کارزار میں شریک ہوتے تھے۔ یوں انہیں پر ثبات ہو گیا تھا کہ یہ شیر موت کی کچھ حقیقت ہی نہیں سمجھتے تھے۔ ان کی نیند پر نظر آتی تھی کہ وہ عجب تکلف و زور و فکال ہمارا اور نظر تیری پڑ جاتی اور وہ تمام مٹی پٹی بھول جاتے۔ "لاریب میں چاہیں تو میں تیری سپہ سالار، نو آہنا سپہ کو اڑھائی کر دیتا۔ تاجین کو چھ چار راج کی کرپ تو میں اور ایک میدان باری دیگا ایسا بچہ جہاں کے علاوہ غنیمت میں ملی۔"

نرک جیسا کہ حالات تذکرہ صدر سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہو گا کوہی دروں سے تھکسوی میدان میں کوئی ایسا بڑا نقصان اٹھانے کے بغیر داخل ہو نہیں سکتا۔ وہ ان دروں سے گزرنے کے بعد اپنی افواج کو جمع کر کے لاریب میں بقیہ صفہ سابقہ کے المؤمن المؤمن کا لبسنا ایشاد بعضہ بعضاً دولت علیہ تعالیٰ کی امداد و معاونت کی تحریک کر رہے ہیں (الکوہی ۱۸ مارچ ۱۹۴۶ء)۔

ان چند سطروں کو پھر مسلمان نہ بچ اپنی غفلت اور بے پروائی کی طرف خیال کر گئے تو اس میں کوئی کلام نہیں کہ وہ بڑے دلیس خیل اور نادان و غور ہو گئے۔ یہ درست ہے کہ مسلمان ہند اس وقت قحط و افلاس اور دباؤ علاوہ ہندوستان کو اندرونی پالیسی اور بی ہمسایہ قوموں کی فائزوں کی وجہ سے کچھ بے بس اور لاچار ہو رہے ہیں۔ لیکن اگر وہ بھی مسلمان بن جائیں اور کھلانے کے مدعی میں تو انکو آیہ کریمہ حبیب الناس ان یرکبوا ان یقولوا آمنا و ہم لا یفعلون و لو کفد فکنا الذین یرکبوا فلیعلل اللہ اللہ صدقوا و یعللن الکاذبین (سورہ عنکبوت رکوع ۱۱) پر توجہ کرنی چاہیے اور اس سے حوصلہ پکڑ کر ان آزمائشوں اور تباہوں میں ثابت قدم رہو کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور انسانی قوتوں اور مصیبتوں کو گہرے آراء تکریر: "ومن الناس من یقولون آمنا باللہ فاذا اؤذی فی اللہ جعل کعداب الناس کعداب اللہ (سورہ عنکبوت پارہ ۲۰ رکوع ۱) کا مصداق بننے سے بچو اور انکو بچنے کی کوشش کریں۔ اور ہر ایک مصیبت اور مشکل کا مردانہ مقابلہ کر کے زندہ قوم کو افراد ہو کر ثابت دین و پیوستی نہ کریں۔ وعلینا اللہ" (الکوہی موضع دار پراچ میں عجیب خیرو عبارت ذیل سناتا ہے)۔ یہ کو متبر شخص سے معلوم ہوا ہے کہ مسلمان ہند کو غیا ب کی ریر سے ایک نئے دولت علیہ کی اعانت کیلئے پانچ لاکھ پندرہ (۱۵ لاکھ روپیہ) چنیدہ دیا ہے۔ اور امیر المؤمنین کی قدرت مبارک میں تار و پاستا کے میں دولت و ملت کی خدمت کیلئے اپنی کل جائداد اور املاک تیار کرنے کو متہد ہیں۔ پس مبارک ہو یہ موت اور مبارک ہو یہ حیرت علیہ یہ کوہی کی ثقاہت و ستائش پر کامل ہر دستہ ہوا و رانی ہیں کہ اسویہ خبر ہر وہی مودل لگی کرنے کے لیے یوں نہیں لکھی۔ مگر یہ کو نہایت فہم کو ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ کل ہندوستان بہر میں اول تو میں کوئی ایسا مسلمان مٹی نظری نہیں آتا جو اسی لاکھ روپیہ نقد جمع کرے

داخل ہوئے اور اس فریختیابی کو بعد محرابہ کا دوسرا دور شروع ہو گیا۔ جبکہ حالاً شروع کرنے سے پہلے یونانی افواج کی تازہ ترکیب کا یہ دھڑا
کی اجمالی کیفیت تبادینا ضروری ہے۔

یونانی فوج نے بائستنا و مجاہدین اور بیقاعہ سپاہیوں کو دستہ کو جمالی نہر دو معرکہ لڑی میں غالب کرکے صرف ہتقات اور
جوانمردی و کھائی بگرید اور تھیں کی طرف نہر آیکا حکم شے کو رفت سپاہ کو جو علیہ بطرح بہت ہو گوا اور او کو نظام و رابط
باجی کو بڑا حصہ پہونچ گیا۔

و لیعہد ۲۳ اپریل کا ہی شہزاد دوسرے سالاریاں لگا گیا تھا جہاں اوسیدن سپہر کو دو بج کر قریب سخت گولہبار کی
آواز سنائی دی۔ رگواس سالاریاں کس طرح کا اضطراب ناشویش پیدا ہوئی۔ کیسکو خطرہ کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اور ایک
عظیم غم سہی رسم کی بجائے اور کسی کیلینڈر و شہر تیاریاں ہو رہی تھیں۔ چہ بچہ فیلعہد نے فرزند کشندہ افواج کو ٹرانڈا دوسرے ایک حکم
بجیجہ یا جسکو سپاہیوں نے مرلہ لکھی۔ حکم نہ کوئی کوئی اور چہلہ کسی سپہر میں نہیں آتی تھی۔ نہ اسکو کوئی دھرتیا لکھی۔ اور تو فہمنا لکھی
بارہ ہزار نو ہزار نو کو کا باعقل ہو چہ تو تاریکی بڑھ کر کوئی ایک مناجت باقاعدہ رہی۔ فوج سواران بھی علیٰ غلی جب وہ فوج
پیدل کر عقیب میں پہنچی تو یونانیوں نے تاریکی میں انہیں ترک سوار سمجھا لیا۔ اور اپنے آتشباری شروع کر دی۔ جس سے قابل بیان
گھبراہٹ اور سرگرمی پھیل گئی۔ اور تاریکی انہیں اور اضافہ کر دیا۔ سپاہی ہتھیار چھین کر بے تحاشا ٹرانڈا دوسرے کی طرف
اٹھ دوڑے۔ اور چاروں طرف بھی آواز سنائی دیتی تھی۔ ”ترک آہستہ۔ ترک آہستہ۔“ ٹرانڈا دوسرے بھی اس طوفان بے نیازی
میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ خوف نے سپاہیوں کو جبار انسانیت سے محروم کر دیا۔ وہ محروم اور بچوں کو گال بیدری اور لاپرواہی
ادھر ادھر گھومتے ہوئے بازاروں میں سب گھٹ دوڑے جا رہے تھے۔ افسرین کی تمام کوششیں بے وقوفی۔ کوئی اور کمی نہیں رہتا تھا۔
گر وہ غبار نے تاریکی کو اور زیادہ کر دیا تھا۔ اور بچپن اور کمی پر دوسرے نہاں ہو رہی تھیں۔ بگوروں کا پھلہ حصہ دھکا
لگاتے رہا۔ خستہ خوردوں کی شنی ٹکلیں تھیں۔ آہی ہاتھ کو قریب لایا۔ سپاہیوں نے چہ بچہ فیلعہد کو ایک ناخشا نہ کیا۔ سوار بلا اسب
پیدل بلا اسلحہ اندازہ نہ دہتے۔ ہر گھسے چلے آہستہ ہو چکو۔ دیکھ کر شہر والوں کو بھی یہی ہو چواس گم ہو گئی۔ یہ طوفان بھی نہ دروازے
تھا کہ لکھنؤ راجہ و حین۔ یوکر اسٹیشن پر لاکھ گئے۔ نہ یوکر لایعہد نے جنگی کونسل ہتھیار کی اور شہر کی حفاظت کرنا فیصلہ کیا۔
اس فیصلہ کو مطابق فوج کو پھر ہتھم کرنے کے لیے منڈی میں نکل بجائے گئے۔ مگر سپاہی بھی حاضر نہ ہوئے۔ اس خبر کو ترک شہر کے سارے
بہو بچے کو نہیں۔ تشویش و پریشانی اور بڑھ گئی۔ اس فوادہ شہریوں اور فوجیوں پر چا پکا نہ وحشت اور ہیبت طاری ہو گئی
قلندر اوس بیان کرنا کہ انہیں رکھتا۔

تھوڑی سی دیر بعد ایک اور غلط افواہ شہور ہو گئی کہ ولیعبد شہر سے چلا گیا ہے جس سے تشویش و سرایت کی کمرساتھ چلی

بقیہ صفحہ سابقہ کے ادب و تعریف محال اگر کوئی ہو بھی تو ایسی فیاضی اور عالی ہمتی کا وہ جو مسلمانانِ ہند کی جماعت میں ملنا بیشک ناممکن ہے۔ اور بنابرین المونیک کی روایت پر ہمیں شک بھی نہیں بلکہ اس کو محض بے بنیاد دہن پڑا ہے۔

ہے۔ اور بنا برین الوتیک کی روایت پر ہمیں شک ہی نہیں بلکہ اس کو محض بے بنیاد کہنا پڑتا ہے۔

ناراضی اور غیظ و غضب کی بھی کوئی انتہاء نہ تھی۔ ہر ایک شخص کی طرف اُٹھ دوڑا۔ اس دھڑ میں جسے زیادہ تر قند
اطالین مجاہدین نے لٹکانی، ان جوانوں نے وہی دھڑوں تک کہ اوپر اور دھڑ تک نہ لے اور دیوانہ وار طریق میں چھلنے کو تیار تھی
گھس گھس کر یہ دھڑانے حرکت دیکھ کر باشندوں سے ضبط نہ ہو سکا مہنوں نے مجاہدین پر بندہ قیس سرکیں۔ جبکہ ان کی طرف بھی
ترکی ترکی جواب دیا گیا بالآخر وہ بعد چار ہزار سپاہی جمع کر نہیں کیا میراب ہو گیا۔ جبکہ ساتھ لیکر وہ فرساکہ کی طرف سرکل کر
روانہ ہو گیا۔ اور کرنیل ٹیلور کی کوجو یوشی میں سامو رہتا۔ حکم بھیج دیا کہ وہ سپہ سالار کو فرساکہ آئے۔ بہار میں پہنچے یونانی سپاہی
ایسے حواس ہو گئے کہ انہوں نے فریادیں بھی دہرائیں۔ بلکہ یہی ہر دو لوگ بھاگ چلے گئے۔

ایسے تھیں جو کہ انہوں نے لاریہ میں بھی دوسرا بلا لیا۔ بلا لیا یہی وہ دو ملک تھے جہاں پر لاریہ سے۔ ایک انگریز نامہ نگار ٹرانس جود سے لاریہ کی طرف یونانی سپاہی کی کیفیت حسب ذیل دلچسپ پریچہ بیان کرتا ہے۔ اسی یونانی فوج کی اس جگہ کو پختہ خرم حیات کیا تھا۔

جب میں لاریہ کو جانوالی شاہراہ پر ہتہ مردہ اور قریب المرگ آدمیوں اور گھوڑوں سے متواتر ٹھوکریں کھاتا ہوا دکھایا تو بنور ہتہ میں نہایت ہولناک منظر شاہدہ کی گونین سامان تنگ کو خند و قوں شکستہ گاہیں ساز و سامان کو کھنبوں بستروں سپہلوں کو کھنبوں اور کہا نا چکانے کا ہڑتوں سے جو نو پھینک دے گئے تھے۔ باجہوڑ دنگ کے تھو۔ اور گھوڑوں کی پاؤں سے جاو پر سے گزری تھو کھٹے کھٹے ہو گئے تھے پٹی پڑی تھی۔ تو پاؤں اور سامان جو ب کی گاہریاں دوسری گاہریوں کو ساتھ کھڑی چوڑ دنگی ہوئی تھو اور اوسنے بڑی تھی میں اور بھی اصناف ہو گیا ہوا تھا۔ کسی گھوڑے بے سوار اور پھر ہتہ کہیں کوئی بڑا سپہا کی کسی گھوڑی کو کسی کسی طرح پھونکنے کی کوششیں کر رہا تھا۔ اور کہیں کوئی سپاہی راہ چلتے سوار کے پیچھے چلا گیا تھا۔ اور کہیں بیٹھ جاتا تھا۔

میں نے اس کی سب سے زیادہ تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسی ہیروئن ہے جس نے اپنے ملک کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔
 میں نے اس کی سب سے زیادہ تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسی ہیروئن ہے جس نے اپنے ملک کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔

”لاریا کے قریب سڑک دریا سالوہ (پانی اس) کو ایک مل پسو گزرتی ہے۔ یہاں گاڑیوں۔ توپوں۔ گھوڑوں۔ اور آدمیوں

کا ایسا الجھاؤ ڈھانچا ہوتا تھا کہ گھٹنوں تک اوپر گزرتا تھا لیکن راجپوتوں میں لاریسا میں داخل ہوا تو بازاروں اور چوکوں میں عجیبے بنگلے دیکھے تو پچانہ پیدل فوج فوج سوار لیں۔ الغرض ہر قسم کو سپاہیوں کی ٹولیاں بلا واسطہ بے سکت زمین پر بیٹھی ہوئی تھیں اور جنگوں کی آوازیں یا زبانی احکام کو جو صفوں میں مرتب ہو جانے کو لکھنے دی جا رہی تھیں گزشتہ کے برابر سمجھ رہی تھیں نظام و آئین کا خاتمہ بالآخر ہو چکا تھا۔ شہریوں نے رات کو ہجرت و مراجعت کی خبر سنی، اور انہوں نے بھی اسی وقت گھر کو بند کر لیا کہ راہ فرما اختیار کی جس سے پھیل کر مبنیوانہ دشت اور طوفان بے تیزی کے عناصر میں اور اضافہ ہو گیا۔ اور اس سیلاب عظیم نے تمام سمندر کی پُراشوب موج بلانیز کر لیچ اندرون ملک کی طرف رخ کر لیا۔ لاریسا کو بجائے جو بکلی رقت انگیز واقعات مشاہدہ کیے جاسکتے تھے خوفزدہ باشندہ ہاندا ہندو ڈور ہو جاتا فوج کو منتشر دستوں سے مل رہی تھی، مائیں سوچنا پندی کی کرتوتوں اور بیوقوف کو جنہیں وہ گہروں سے اٹھا کر ساتھ لائی تھیں ناکارآمد و ناجیز ہو جہت سمجھ کر ہستہ میں پھینکا پھر خود دس سال بچوں کو اٹھا کر جلی جا رہی تھیں۔ باشندہ وکلا بلامبالغہ سب اہل متاع صنایع ہو گیا۔ قصبہ مسلمان کے غضب آلود اور بے رحم کے ہو کر باشندہ نے چند بھگدڑ سے یونانی افسروں کو گرفتار کر کے انہیں گولیوں سے مار ڈالا دینے کا عزیمت کیا۔ اجنبی نامہ نگاروں نے مدخلت کر کے اونچی جانیں تو بچا دیں، مگر بائی نہ دلا سکے۔ باشندوں نے اونہیں ایک باغ کی چوٹی پر بھیج دیں جس میں بند کر کے مقفل کر دیا کئی سیلوں کی مسافت طے کر لینے کے بعد بھی ترک سر پہنچ گئی، کی آواز ہیبت و خوف اور دہشت چیلادی ہو کر کوفت کر جاتی تھی۔ یہ جھمکانہ بھگاڑ جائیت بھی تعاقب کنندہ کو خوف سے پھٹی ہوئی تھی ترکوں کو قح میں بلاشبہ نہایت مفید تھی، انکو سامنے ایک ایسی فوج تھی جو زیادہ تر لیشیا کو آدمیوں کو مرکب تھی۔ اور ابھی حال میں اس کی تعداد مطلوبہ تک بڑائی گئی تھی۔ اور جسکو افسر اپنے آدمیوں پر ناگانی اقتدار رکھتے تھے اور جسکو سپاہی غیر ملکی تعلیم و تربیت یافتہ تھے ایسی بڑبڑاؤ بے نظام فوج میں نامسعود حادثات کو ظہور پزافروں اور سپاہیوں دونوں کا حواس پر ختم ہو جانا لازمی امر تھا۔ یونانی فوج کی قوت مدافعت پہلے ہی کچھ ایسی زبردست تھی، متذکرہ صدر متوحشانہ مراجعت بجانب لاریسا۔ سپاہیوں کو اپنا پورا فوج پر اعتماد نہ رہ جانے۔ اور خود افسروں میں پولیٹیکل اغراض متضاد کی بدولت بخش پیدا ہو جانے یہ طاقت اور بھی کمزور ہوئی اور یونانی فوج آئندہ کارآمد ہو سکتی کے قابل نہ رہ گئی، صرف فوج نہیں بلکہ مجاہدین کو جو صلہ اور انگلیں بھی ملتی تھیں پوری پہلی سماعی اور ناکامیوں کو بعد بالکل ہیست ہو گئیں۔

سر ایشیڈ بائیڈا اپنی کتاب کو فصل ختم ہونے پر محاربہ پر ایک سرسری نظر اور محاربہ کو دوسرے عنوان سے رفع و قبضہ لاریسا تک مکمل فصل حالات پیدل تحریر کرتے ہیں

محاربہ پر ایک سرسری نظر کی سرسری اور عاریہ دوم یونان کی عام نظراتی کو لکھتے ہوئے مناسب بگاڑ خیالات اور تفصیلی حالات عام محاربہ پر ایک سرسری نظر کی سرسری اور عاریہ دوم یونان کی عام نظراتی کو لکھتے ہوئے مناسب بگاڑ خیالات اور تفصیلی حالات عام

اونکی پیشقدمی کو وہاں سے آسانی روکا جاسکتا تھا۔ مزید برآں تھیںسی و مقدونیہ کی شاہ راہ پر وہ ملوث تھے قریب واقع ہونے کی وجہ سے وہاں سوجا رہا نہ پیشقدمی بھی بلا تردد ہو سکتی تھی۔ یونانی لاریسا اور تریکالامیں اونیز سرحد اپائرس پر مقام آرتا اپنی فوجیں جمع کرتے رہے۔ محاربہ کے لیے سب سے زیادہ تحریک ایک زبردست اور وسیع لارنٹھیہ انجمن ہوئی۔ اٹھینکی ہٹیار (قومی انجمن) سے ملی تھی۔ یہ انجمن گویا حکومت کے اندر ایک اور حکومت تھی۔ اور ایک وقت یونانی پارلیمنٹ اور سیاست کی عنان تقریباً نصف اسی کو اٹھ میں تھی۔ اس کے ارکان میں یونانی پارلیمنٹ کے بے شمار ممبر اور یونانی فوج کے افسران اور افسر شامل تھے۔ محاربہ سے قبل کی ستمیابی میں وہ باضابطہ گورنمنٹ سے زیادہ طاقتور تھے، ان کے خفیہ حکام کی تعمیل سے انحراف کرینیکا کیس کو یاد نہ تھا۔ اس رویش کنندہ جماعت کو جس کے گریوینا پر حملہ کرنے سے ہی آتش حرب مشتعل ہوئی تھی۔ اسی خوفناک انجمن نے مسلح تیار اور ترکی علاقہ میں بھیجا تھا۔

اٹھینکی ہٹیار ایک ہٹیار تھی ہٹیار بلاشبہ نہایت ہی خوفناک اور اشد شرارت انگیز جماعت تھی۔ اس خفیہ انجمن میں یونان کے تقریباً نصف نوجوان شامل تھے۔ اور اسکے سرغنے اور محرک بنات ہی حویلیں شہرت و طامع اور ساتھ ہی تقریباً بالکل غیر ذمہ دار تھے۔ یعنی نظارہ انصرام مہام سلطنت سے کسی طرح کا باضابطہ تعلق نہ ہونے کی وجہ سے ہر طرح کی مسکوتیت اور نیک و بد کی جوابدہی سے آزاد تھے۔ اس انجمن کے دو بڑے کاموں میں سوشلائزیشن مانڈان کو کڑی سادش میں مجبوراً شریک ہونا پڑا اور اس خوفناک تحریک کا مقصد ہٹیار اچکواہ قابو پر حکومت کو بے اثر کرنا تھا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ لاکھ ملکات میں غراب ہونے سے بچا بیٹھے۔ اور انکی کاشتوں سے باغیان کرکٹ بھی مٹا دے عرصہ کے بعد فتنہ و فساد سے باز آجائیٹکے۔ فلن غالب ہے کہ اس خفیہ سے فارغ ہوتے ہی دول یورپ اصل بادہ فنا دینے قبضہ مصر کا جو یورپ کے امن و امان کو ہر وقت خطر میں ڈالنے کا موجب بن رہا ہے۔ ضرر و فطعی خفیہ کرکے یا تو انگریزوں کے متعلق قبضہ کی ضرورت کو تسلیم کر لیگی۔ اور یا ان کو مسلح و زنی یا سختی و دہاؤ کو مصر کو چھوڑنے پر مجبور کر لیگی۔

بہر حال اس معاملہ کا دوسرا رخ بھی ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے (جو اس امکان کے ظہور پر ہونے کی نظر ہر کوئی توقع نہیں) یونان کو ایسی زبردست تحریک ترغیب دی گئی ہو کہ وہ اپنے سوداے عام سے باز نہ آئے۔ اس صورت میں گئی کو جنگ کیو اسطے ہی ویسی طیار ہے۔ جیسی کہ زنی اور آشتی سے معاملہ کو سلجھانے کے لیے یونان کی سرکوبی کرنے پڑے گی۔ اور جب ایک دفعہ ناخوشیہ حل ہوگی۔ تو تمام یورپ میں جو اس وقت خشک بار و کھائی گریز بن چکا ہے۔ پھر نظارہ سے الگ الگ جانیگی۔ جو تہذیب کل دنیا میں پھیلنے کی تختوں کو فیت و نابود کرے تا بعد ازاں کو بے تاج اور خدہ الکی جہری کیستی کو فناک سیاہ کر دیگی۔ واللہ اعلمنا من کل البلیات

فرمان کر ٹی میں اسلحہ و منسہدین بھیج دی گئے۔ اوسکا دوسرا فرماں جہاد و ہوا اور شاہ گوارا و سید قتل و اسوس اور اسکی
 فوج کر ٹی میں بھیج دی پڑی تیسرا حکم جاری ہوا اور گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور سروسز و سینیٹری پر فوج کی جمعیت کثیر جمع کر کے فرما
 کر دی بیرونی دنیا کو اسوقت اس بات کا بہت کم علم تھا کہ یہ آئینہ کی بنیاد پر لڑائی اور ہمدردی کیلئے کسی زبردست طاقت کہتی ہو
 ایشیا کو چھک اور مصر کی یونانی آبادی کو بھی جہاد پر آمادہ کر کے کہنے لگے آئینہ کی بنیاد پر لڑائی بڑی سرگرمی اور مستعدی
 سے کوشش کی۔ اوسو سلطان المعظم کی نو عمر یونانی رعایا میں ہی ہزاروں کو اپنا سرید بنالیا اور قسطنطنیہ سے نرنا اور اسکندریہ
 سے سیکرل بلکہ ہزاروں یونانی لوہے اور برہمن جہاد میں شریک جبکہ کہنے لگے یونان کو چھک کر ترکی حکام نے ان مشتاق جہاد
 ہی معزول کردہ کونکی چند ان کوشش کی۔ مگر بے ثمرانہ نظر میں پھر واپس آئے پر ان یونانی مجاہدین کو قدر عافیت معلوم ہوئی
 البتہ مقدونیہ کی یونانی آبادی میں جہاد کے حکم فوج کو کینچہ ناخوش یا سودا و غزوہ جہاد میں مبتلا نہ تھی۔ اسراچمن اور نیز یونانی
 گورنمنٹ کی کوششیں بار ورنہ ہوئیں۔ اپائرس کی یونانی آبادی میں غلج تو بہت پڑی لیکن عملی نتیجہ بہت تہوار نکلا۔
 جہاں جہاد میں یونانی شکست یا بے ہوئی کے آئینہ کی بنیاد پر لڑائی طاقت گھٹتی گئی۔ اور یہ ثابت ہو گیا کہ اسکی اپنی
 ملک کو حق میں نہایت ہی تباہی کش تھی۔ بالآخر آئینہ کی بنیاد پر لڑائی فی الواقع حقیقت ہو گئی۔ اور اپنی سراج شکست ہو رہی گئی
 کہ کسی کو خیر میں ایم لیں جدید وزیر اعظم نے اس کے تمام کام ذات ضبط کیے۔ اور اسکو کارکنوں پر فوجی اسی مقدمات دایر
 کر دی کی دہکی دی۔ اس مرحلہ اور مناسب و لبراز کا۔ والی کے بعد آئینہ کی بنیاد پر لڑائی کا پھر بہت ہی کم کر دیا گیا ہے۔

نازک وقت

دو نملکوں کے تعلقات کو حق میں نہایت نازک ہو گا۔ چنانچہ دو طرفہ فوجوں کی جمعیت بہت بڑا
 ہو گئی تھی۔ اور کشیدگی خوب تیز ہو گئی ہوئی تھی۔

سرحد کا طول جسکی برابر بارہ و نو فوس بالمقابل پڑی ہیں دو سول ہوا و پرتھا۔ یہ مشرق کی طرف سرحدی قصبہ پلا
 سونا کو قریب جو قصبہ ہے اس پر شروع ہو کر جانب غرب کی طرف آڈر یا لکھنے آنا اور پھر یوٹیا لکھ پھیل جوی تھی۔ تمام سرحدی
 علاقہ کا حصہ کثیر نہایت کوہستانی اور کچھ اچھا تھا۔ صوبہ تحصیل کی تقریباً کل سرحد پہاڑوں کو گراڑوں کے برابر بار چلی
 گئی تھی۔ اور پہاڑیوں کی چوٹیوں پر ترکی و یونانی گڑھیاں ایک دوسرے کے بالمقابل موجود تھیں۔ سرحد اپائرس کو جنوبی حصہ
 کے محاذ آنا کو قریب یونانی علاقہ نسبتاً ہلکا اور کھلا تھا۔ ترکوں کی طرف دو بڑی مرکز مقدونیا و تھیسالی کیلئے الاصولا و لیا پڑ
 کیلئے پائینا تھے۔ یونانیوں کی طرف محاربہ کو شروع میں علی الترتیب تحصیل کے لیے لاریسا اور (پائرس) کیلئے لکھیا کو لکھیا
 کاظم پاشا گم کر ترکی فوج کا حقیقی قاعدہ اچیش اور اسار جرات عسکر سولہ کیا تھا۔ اچیش قریب تھیسالی کی زمین میں
 قسطنطنیہ سے ریلوے جو صلیت کا سلسلہ مکمل ہوا تھا یہاں کل فوجی نظم و نسق۔ اور فوجوں اور مہمات
 و ذخائر وغیرہ کو آگے بھیجنے کا کام ایک نہایت ہی قابل اور ہوشیار فاضل کاظم پاشا کو ہاتھ میں تھا۔ اوسکی گورنر رضا پاشا

[illegible][illegible]

یورٹس گریونا کا ساتھ ہی اوجسبھی کئی یورٹس یونانیوں نے ترکی قلمرو میں کیں۔ ۴۷ اپریل کو ٹیبل کے کرائیکل کے بیانات کو مطابق یونانیوں نے حسب ذیل حکم کو (اول) دریا آڈاس گزر کر اپاؤس پر۔ اس میں کئی ہزار یونانیوں نے بیانیہ کی طرف پیش قدمی کی (۲) بالٹی مون پر حملہ جس کے حالات اوپر درج ہو چکے ہیں۔ (۳) ڈسکا پارو جو ٹرانڈوس کو بجانب شمال مغرب، پہاڑ کے فاصلہ پر جو چوتھی یورٹس جیل نیز روس جو وادی پٹہ کو شمال میں واقع ہے۔ مشرقی علاقہ پر لگی تھی۔ بالٹی مون الی یورٹس کو سواؤ اور کئی یورٹس کو قابل ذکر نتیجہ مرتب نہ ہوا۔ ان کے قابل اعتبار تفصیلی حالات معلوم ہو چکے ہیں۔ ان بقاعدہ حملوں کو ترکی میں سخت ناراضگی پیدا ہو گئی۔ اور اب عالی نے ان کے متعلق ایک باقاعدہ شکایت ہیڈ کوارٹر

نظام پاشا کے زیرِ نگرانی سکوپلیس سوئم چہارم مدوح وحید پاشا کو زیرِ نگرانی الاصولیاس پانچواں حق پاشا کو ماتحت سکوپلیس کے مغرب میں بمقام ڈسکانا اور چھٹا حدی پاشا کو زیرِ نگرانی لیبو قرین تھا۔ علاوہ بریں فوج سواران کا الگ کئے دو ڈویزن سلیمان پاشا کو زیرِ نگرانی بمقام ہرنالی اور بارہ باتریاں کا ڈویزن توپخانہ رضا پاشا کو زیرِ نگرانی الاصولیاس پانچواں ایک ہوا ڈویزن ہی محاربہ کو ختم ہونے سے چند دن پہلے وہاں جمع کروایا گیا تھا۔ ان کو علاوہ اور دس ہزار آدمیوں کا ایک اور دستہ سلام پاشا کو ماتحت ڈسکانا میں متعین کیا گیا تھا۔ دو ڈویزن حنفی پاشا اور مصطفیٰ پاشا کو زیرِ نگرانی اپائرس میں تھو انہیں تیس ہزار کے قریب فوج تھی۔

تمام ترکی فوج پیدل یا ہنری ریفائل اور ہنری سنگین سے جو نہایت ہی کارآمد ہتھیار ہیں مسلح تھی۔ صرف نشا پاشا کے (دوم) ڈویزن کا ایک برگیڈیئر نئی ماسٹر ریفائل سے مسلح تھا۔ اس برگیڈیئر کو دو موکو کس کی لڑائی میں بہت نقصان پہونچا۔ ساتویں اور آٹھویں ڈویزن ہی جو بعد میں فراہم ہوئی وہ سب سے شریک کا نذرانہ ہوئی ماسٹر ریفائل رکھتی تھیں۔ یونیفارم (وردی) نیلگوں، جنٹنا کوٹ و تیلون و مسخر فیس تھی۔ پاؤں میں چمڑی کی نئی ہوئی جوتیاں تھیں۔ جو وردیاں منیر کھنجر اور نیس سے اکثر پوشیدہ اور گھٹن سال تھیں۔ چنانچہ محاربہ کو آخری دنوں میں سپاہی بالعموم یونانی وردیوں کو مختلف حصے جو انہیں قیمت میں ملی تھیں استعمال کرتے رہے۔ البانویوں کو سرسرفید رنگ کی فیس تھی۔ جو سرسرخ و سبز جھکڑی تھی۔ گرگن کوٹ عام تھے۔ مگر ایک سپاہی کے پاس نہ تھی۔ ہر ایک سپاہی کو پاؤں کے نیچے ڈالنے والی کار تو سوں کی ٹیڑھی اور تین کی قول پانی رکھنے کو لینے تھی۔ اپنا دو سر سامان سپاہی حسبِ پسند وضع میں بیٹھ کر رکھتے تھے۔

اس ترکی فوج کا بہت ہی تھوڑا حصہ نظام یعنی کارکن فوج باقاعدہ سے تعلق رکھتا تھا۔ تین چوتھائی رو لینا یعنی ریزرو فوج کو سپاہی تھے جنکی عمریں ۲۵ اور پچاس کو درمیان تھیں۔ زیادہ تر تیس اور پچاس برس کو درمیان عمر کے ہوتے تھے۔ یہ رو یعنی سپاہی نہایت مضبوط۔ خوب تناور اور کمال جفاکش و ہتھیاری لوگ ہوتے۔ جو تھکنے کا نام نہ جانتے تھے۔ اور بہا رہی بھی شاد و نازدار و سپر غالب آسکتی تھی۔ البانوی آٹھ دس ہزار کو درمیان تھے۔ جو بہتر قدر ترکی لپٹوں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ وہ علاوہ فارقتیم کو حصول پر بہتر تکی لگتی ہوتی تھیں۔ اور جس جس قصبہ یا ضلع سے آئی تھیں اسی کو نام سے پکاری جاتی تھیں۔ عساکر عثمانیہ میں بہتر شمار پلٹین نہایت شاد و کھیمیں گھڑاڑوں کی ٹپش خاص طور پر قابلِ تذکرہ ہے اور سب سپاہیوں کو دیکھ کر طبیعت کو خالص فرحت ہوتی تھی۔ وہ ہماری گنبدیئر گارڈ پلٹن کو سپاہیوں ایسے طویل القامت اور مضبوط جسم تھے۔ اور جھانکشی مرتقو اونیو بدجہاز یا وہ فاتی تھے۔

عثمانیہ کیوری (فوج کیوری تعداد میں بہت تھوڑی مگر اوصاف اور خوبیوں میں منظر تھی۔ اسکے تمام آدمی طویل القامت۔ شہزادہ اور عمدہ شہسواری تھے۔ ہونے دیکھنے میں پست قامت اور لاغر اندام مگر بلاکے جفاکش۔ نہایت قدم۔ اور مضبوط۔ انکے چہرہ پندرہ ٹھہریں کو درمیان تھے۔ انہیں عربی خون کی بکثرت آمیزش

تھی مجسٹ شات کو انہوں نے ہنتوں بلکہ مہینوں تک بلا تکلف برداشت کیا۔ اوس سے انگریزی گہوڑے چند دنوں میں ہی راہی ملک عدم ہو جاتے۔ یونانیوں کو خیال تھا کہ ترکی کیواری چرکوں سے مرکب ہے۔ کیونکہ سواروں کو سر پر سیاہ رنگ تیز کی کپال کی ٹوپیاں یا قلیا تھیں۔ اور اس خیال کو جوہر کے دلوں میں ترکی سواروں کی سخت دہشت طبع لگتی ہوئی تھی۔ لیکن درحقیقت چوٹائی سواروں سے زیادہ چرکس تھے۔ سواروں کو پاس لے بیٹھا۔ رائفل اور گندہ پر ڈالنے والی کار تو سچی مٹی تھی۔ اور وردی بیٹھی چوٹا کوٹ۔ پتلون۔ اولینو بوٹ۔ اوکی زمینیں پڑانی طرز کی اور چوبین تھیں۔ اور رکابیں عواما عجیب و غریب طرز وضع کی مشرقی فیشن کی بڑی بڑی۔

ترکی تو چنانہ نہایت عمدہ تھا۔ توپیں ۳۰ انچ قطر کی کرپ اور بارہ پونڈ وزنی گولہ چلانے والی تھیں۔ خود توپیں اور اونچی متعلقہ گاڑیاں بہت اچھی حالت پر تھیں۔ گہوڑے خوب مضبوط اور دوامت تھے۔ فنی باری چھ توپیں ساٹھ گھوڑے اور اسی آدمی تھے۔ مگر ترکی تو چنانہ نے محارب میں قابل تعریف قادر اندازی نہ کہا ہی۔ بقول مشر گلم افسر کافی تربیت یافتہ اور گولہ انداز بخوبی ماہر تھے۔ مشر موصوف یونانی توپ خانہ کی نسبت عمدہ رائے رکھتے ہیں۔ مگر جب تک میں میدان کا نہا میں رہا۔ بلکہ اوسکو جو بھی یونانی تو چنانہ کی کار گزاری بہت رسی تھی۔ اپنی تو چنانہ کی تین باتریاں (پونڈ توپوں کی) کیواری ڈوین کو ساتھ تھیں۔ اور تین باتریاں کو بی توپوں کی چھوں پر تھیں۔ تو چنانہ کا افسر علی رضا پاشا کو اعلیٰ قیمت یافتہ۔ نہایت ذہین و مستعد اور اول درجہ کا لایق افسر تھا۔ مگر تو چنانہ نے بہت کم علمی و مفید کام کیا۔ فوج کا دستہ انجینران چند ان مضبوط اور قابل نہ تھا۔ طبی شاف اور منتظام شفا خانہ۔ جہاں تک مجموعی دیکھنے کا موقع ملا۔ اچھا تھا۔ جس قدر سرجن اور ڈاکٹر سنے دیکھے وہ قابل اور دلی شوق سے کام کر رہا تھا۔ اور آلات جراحی جیموں اور ادویات مسکنہ کا ذخیرہ کافی تھا۔ لیکن ہسپتال کی دوسری لڑائی اور معرکہ ڈوکوس میں سامان ناکافی پایا گیا تھا۔

ترکی فوج کا جنرل اسٹاف (ارکان حرب) عمدہ تھا۔ اکثر قابل ترین افسر جرمنی میں تعلیم و تربیت پا چکے تھے۔ اور جرمن فوٹو انسیسی بلا تکلف بول سکتے تھے۔ وہ تیز فہم مستعد۔ باہر سوار و حرب وطن جیٹلین تھے۔ دنیا میں کوئی ایسی فوج نہیں جو اونکی ہوجوگی کو باعث فخر نہ سمجھے۔ جرمنان ڈوین عموماً کم لیاقت تھے۔ اور اونکو شاف بھی دیے۔ اچھے نہ تھے جیسے کہ ہونے چاہئیں تھے۔

یونانی فوج یونانی فوج تعداد میں ترکی فوج کو دو ٹٹ تھی۔ تفصیلی واپارنس میں کمیوت فوٹو ہزار سے زیادہ یونانی فوج جمع نہ ہوئی۔ یونانی فوج بیدل فلسیسی ساخت کی گراس رائفل سے مسلح تھی۔ اونکی وردی و کپا یہ تھی۔ نیگنوں چوٹا کوٹ۔ کتاہ پتلون۔ اور فوٹو انسیسی طرز کی ٹوپی۔ فوج نظام کا حصہ کثیر بہت قامت و نحیف کشتہ و شجاعت و استقلال سوا کل معرقتا۔ اور فنی (کوہستانی) گہا گرہ پلٹن کی طرح ایک قسم کا گندہ دار گہا گرہ پتھر میر اور انکی ٹوپی ترکی فوس سو بہت مٹی جلتی ہے۔ انیس سے بعض خوبصورت جوان اور ہا کو قادر انداز تھے۔ کئی موقوفوں پر

بالخصوص لہذا۔ ولستینو اور فرسالمیں یہ لوگ خوب لڑے۔ باقی تو زوال محض تھوڑا ہی چہ سوکرنے فاصلہ پر ہو کر یونانیوں کا حصہ شیر کجبار کی پیٹھ پھیر کر بہاگ جاتا۔

یونانی تو پچانہ تعداد میں کم مگر یوں اچھا بتایا جاتا تھا۔ تو پس کرپ اور افسر خاصے تربیت یافتہ تھے۔ فوج کیوں نہ ہو نیکو بابر بھی۔ ٹرینپورٹ اور رسد رسائی کا انتظام بالکل ناقص۔ اور سامان حرب پیچہ ذخیروں میں بالکل ناکافی تھا۔ ملکی فوج کو علاوہ تقریباً پانچ سو چھٹی چھابین کا ایک سہ تھا جس میں زیادہ تر اٹالین اور انگریز تھے۔ اکثر اطالیز کاروبار شروع شروع میں تو نہایت بزدلانہ لڑا مگر شوق و مہارت و اونچی حالت بعد میں بہت سنور گئی۔ انگریز مجاہدین نے معقول شجاعت و شائستگی دکھائی۔ بقیہ عامہ افواج جنگو اٹھنے کی ہتھیریا نہ مرتب کیا تھا۔ محض درسد اور اٹلی لکڑی کا موجب تھیں۔ وہ جس طرح شیشیاں نگہارنے اور قتل کرنے میں سب سے آگے ہوتے تھے۔ اسی طرح میدان مصاف سے پیٹھ موڑنے میں سب سے پہلے رہتے تھے۔ اونچی مدد فراغت ایسی عام مشہور ہو گئی تھی کہ جو چہنی نامہ نگار یونانی فوج کو ساتھ تھے۔ وہ جس وقت ان بقیہ عامہ سپاہیوں کو مصافی صفت پیچہ پیچہ دیکھتا اور سبقت سمجھ جاتے کہ لڑائی کا اختتام اب قریب ہو۔ اٹلی یونانی افسروں میں صرف جنرل سولسکی نے نمایاں کارگزاری دکھائی۔ عام مطعون کرنل مانوس کو اگر اخص سے کافی لگ پہنچتی رہتی تو غالباً وہ بھی اچھی کارگزاری دکھا سکتا۔

ترکی فوج کو متعلق منہ رعب ذوال اعداد و شمار میں مسئلہ کچھ کی قابل تعریف مختصر سی کتاب سے اخذ کیے ہیں مشیر موصوف کو بیان کو مطابق ایک ترکی ڈویژن میں تخمیناً ساڑھے بارہ ہزار آدمی یا چھ تھہ ہزار آدمیوں کو دو دو برتھڈا ہو ہیں ہر بریگیڈ میں تین ہزار آدمیوں کی دو دو جنٹیں اور ہر جنٹ میں ساتھی ساتھی آدمیوں کی چار پلٹیں اور ہر پلٹ میں چار چار کپنیاں ہوتی ہیں۔ مزید برآں ہر ڈویژن میں ۱۲۰ سواروں کا ایک رسالہ تین ہزار تین آدمی (بازی چہ تو میں وای آدمی) اور تخمیناً ایک سو چالیس غیر مصاف کنندگان ہوتے ہیں۔ کیلوری رجمنٹ میں ایک ہزار سوار یا دو دو سواروں کو پانچ رسالہ ہوتے ہیں اور ایک آٹھری پلٹ میں تین ہزار یا اٹھارہ تو ہیں۔

ترکوں کی صحت ترکی فوج کا عجیب ترین خاصہ یہ ہے کہ ترکی سپاہیوں کی صحت بالعموم نہایت اچھی رہتی ہے۔ وہ ایسی آبادی کو لیے جاتے ہیں جو جنگی کاموں کو لیے دنیا میں بہترین ہے۔ وہ یورپ اور ایشیا، عثمانی و قفقازوں کو جو سادگی اور سلامت روی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ بہتر کیے جاتے ہیں۔ وہ کھجور سے سادہ روٹی اور صاف پانی پر پرورش پاتے ہیں۔ محرمات و منشیات کو کبھی چھوئے تک نہیں۔ اور گوشت بھی کم کھاتے ہیں۔ اس سادگی غذا کو علاوہ وہ کھلم کھلاؤں اور عمدہ آب و ہوا میں رہتے ہیں۔ شہروں کی غلط اور صحرانہ ہوا کو انہیں کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ ان بوہٹ و ترکی و مقنن کی جسمانی ترکیب و بناوٹ ایسی مضبوط ہو جاتی ہے کہ کلان یا بیماری اوسپر کوئی اثر نہیں کر سکتی۔ اور وہ قلیل ترین خوراک پر ستانہ کارنامے دکھا سکتے ہیں۔ امراض متعدی و

تناسلی اور اچھے خطرناک نتائج امید کارکوں میں نام و نشان نہیں پایا جاتا۔

ترکوں کی شجاعت ثابت قدمی { شجاعت ترکوں کا قومی و موروثی خاصہ ہی نہیں مذہبی شعار بھی ہے۔ وہ نہلا بعدل اُن جہادوں کی پشت سے چلے آتے ہیں جو خوف یا دشمن کو مقابلہ سے موٹھ پھرنے کا نام تک ہی نہ جانتے تھے۔ عثمانی ممالک کو شکم سے ہی جدی حیت و رسالت ساتھ لیکر برداشت کرتے۔ جس اور زاد شجاعت کا اوسکو مذہب و ملت تقویت پہنچ جاتی ہے۔ اوسکا مذہب اوسکو تعلیم دیتا ہے کہ جو عثمانی اپنے مذہب اور اپنی ملک کی حمایت میں لڑتا ہوا میدان جنگ میں شہید ہو۔ ملامی آسائش و آرام اور خلدیریں اوسکے معاوضہ میں ملتا ہے۔

محاربہ تحصیل کو دوران میں عساکر عثمانیہ کو معقول غذا ملتی رہی۔ بقول مسٹر گیمز اوہنہیں پچاول۔ شوربا۔ گوشت۔ اور زیتنا کو ملتا تھا۔ مدد کو جاتے ہوئے جو سپاہی بیماری سے ناقابل ہوئے۔ اونکی تعداد نصف فیصدی سے زیادہ رہتی تھی۔ یعنی دو سو میں سے صرف ایک بچا رہا۔ کل شفا خانے بالخصوص سالونیکا اور سرخچی کے ہسپتال نہایت پاکیزہ اور خوب آراستہ تھے۔ ڈاکٹر اور خدام بھی اعلیٰ تربیت یافتہ اور بڑے مہنتی آدمی تھے۔ سرب لڈیگار وٹسٹ اور عثمانیہ تک نے بنام شفا خانہ ہلال احمر جو شفا خانہ بھیجا۔ اوسنی نہایت عمدہ کام دیا۔ اور ترکی سپاہی بڑے شوق و خود دہائی معاویہ کرتے تھے۔ مختلف یورپین ممالک کی انجمنہاؤ صلیب حمہ کی طرف سے بھی دو نو فوجوں کے ساتھ شفا خانہ کو بولدیے گئے ہوئے تھے۔ جس صبر و تحمل سے ترکی مجروحین زخم و جراحت کی سنت و سخت تکلیف اور درد کو برداشت کرتے تھے اوسکو دیکھ کر بلا مبالغہ حیرت ہوتی تھی۔ اجنبی شفا خانوں کو ڈاکٹروں و اس مضمون کی سینکڑوں روایتیں اور واقعات شائع کیے ہیں کہ ترکی مجروح تکلیف دہ و تکلیف دہ جراحی عمل کو وقت بھی افاقت نکھوتے تھے۔ مسٹر گیمز عثمانیہ سپاہیوں کی شجاعت و رسالت پر حسب ذیل لکھتا ہے۔ مگر میری رائے میں اس شجاعت کا باعث و موجب بتانے میں۔ ٹھیک انصاف و کام نہیں لیا۔ ”رجمنٹی منسروں کو حصہ کشیر میں یا تو کم تر و ترک غنیلین میں۔ جاگرچہ اپوزن میں کوئی زیادہ قابل نہیں۔ مگر نہایت خوش اخلاق اور خاصے شجاع ہیں۔ اور یاد کہن سال۔ پچھنکار۔ اور قوی اینیان لوگ ہیں۔ جو تیس چالیس برس کی فوجی خدمت کو بعد سپاہی یا سارمنٹی کو درجہ سے تہ تیغ کینائی اور میجر کے رتبہ پر فائز ہوئے ہیں۔ آخر الذکر کے خیالاً اور اطوار اور طریقے بتاتے جنٹوں ایسے ہیں۔ مگر انکو اپنی سپاہیوں پر بڑا اقتدار حاصل ہے۔ اور شجاع و جاکش تو ایسے ہیں کہ انکو کبھی درست اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔ بلکہ قی الامریہ ہو کہ لفظ شجاعت کو ترکوں کی طرف منسوب ہی نہیں کیا جاسکتا جہاں تک میں غور و فکر کرنے کو بعد سمجھ سکا ہوں میری رائے میں فہنی طور پر ترکوں میں خوف کو محسوس کرنے کی حس ہی ہونے نہیں اور وہ خطرہ کی کچھ پرواہ ہی نہ سمجھتے اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔ برعکس ایس الہانوی اسبابہ میں بہت محتاط ہے۔ وہ قمر الاسکان گولی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور پناہ و ڈار کے نوائے کو خوب سمجھتا ہے۔“

اعلان جنگ

کتاب تاریخ ۱۷ اپریل بروز شنبہ سلطان العظمیٰ نے مشورہ مجلس شوریٰ یونانی پورشن کو جوہر یونانی کے برخلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ پرنس اور کورڈو یونانی سفیر متعینہ قطن غلیہ کو راہداری کے پروانہ دیدیو گنگو۔ اور ترکی سفیر کو انھیں سے بلا گیا۔ یونانی رعایا مقیم ترکی کو عثمانیہ سرزمین سے چھل جانے کے لیے چودہ دنوں کی مہلت دیدی گئی۔ اعلان جنگ کا فوری اور قریب ترین باعث وہ یورش ہوئی تھی جو ۱۶ اپریل کو یونانی باقاعدہ فوج نے ترکی قلمرو میں مقام قریہ پر کی۔ یہ موضع وادی ٹپہ کو شمال میں جہیل نزیروس کو قریب سرحد میں تین یا چار میل کو فاصلہ پر واقع ہے۔ ۱۷ اپریل کو فریقین میں یہاں باقاعدہ لڑائی ہوئی جیہیں محمدی پاشا کے ڈویژن کی بارہ پلٹینیں شریک ہوئیں۔ اور بالآخر یونانی پاپا کو دنگے۔ درحقیقت ۱۷ اپریل کی یونانی پورش کو دقت سے ہی کل سرحد پر لڑائی جاری تھی۔

معرکہ ملونا

اس لڑائی کو ختم ہونے ہی تمام سرحد پر نازہ حرب بیکارنگی مشتعل ہو گیا۔ اور مشرق کی طرف سرحد پر دیر لیکر جنوب مغرب میں ڈھاسی سے برو تک پچاس میل کی مسافت میں دونوں فوجوں کو درمیان حالانکہ سرحد آریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تقریباً ہر گاہ یونانیوں نے پیشہ ستی کی۔ اور شروع شروع میں اوکوچوڑو کی مدد سے بھی ہوئی۔ درہ ملونا میں جہاں لڑائی کا سب سے زیادہ زور دیا انہوں نے ترکی گڑھی کا احاطہ کر کے کل درہ پر قبضہ کر لیا۔ جسے رات کو وقت اونکی دو پلٹینیں میدان میں ہی آرائیں۔ اور خود الاصبونا کی طرف بڑھنے لگ گئیں۔ مگر اونکی پیشقدمی زیادہ دیر قائم نہ ہو سکی۔ چوتھو ڈویژن کو کمانڈر حمید شاہ شاہ کھنڈر میں آیت اور پھر جمعیت کشیدار کے ادھنیں پھر بیانی چوٹیوں کی طرف بھاگ دیا۔ یہاں درہ کی چوٹی پر بنایت سخت سلائی ہوئی۔ ترکی فوج نے ترکی گڑھی سے جسکے پچاس آدمی شروع سے اب تک دشمن کو کمال مردانگی سے مقابلہ کرتے رہے تھے۔ دشمن کو حلقہ متحد کیا۔ اوکوچوڑو کے مقابلہ میں یونانی گڑھی تھی اور اسکا قبضہ چار دفعہ فریقین میں منتقل ہوئی کو بعد طبعی طور پر ترکوں کے تصرف میں آیا۔ ملونا میں یونانی اچھوڑے۔ وہاں عموماً اویزونی (کوہستانی) ترکوں کو مقابل تھے۔ جو باقی یونانی سپاہی مدد و قیامت اور شجاعت میں بہت فائق ہیں۔ ملونا میں یونانیوں نے فیصلہ کن حملہ مدوح پاشا کو (سوم) ڈویژن نے درہ کی بائیں جانب بگڑا کر دی کیلئے ہر بار بڑا بڑا کر کیا۔ حافظ پاشا کو زیر کمان برکٹ نے تین گڑھیاں جو خاص ملونا کی گڑھی سے جانب جنوب مغرب تھیں ان کی نگہباز کر کے درہ ملونا کو سرحدوں میں فریقین کا نقصان کثیر ہوا۔ ترک دوسری زیادہ شہید و مجروح اور یونانی نامی ان کے کم پانہ قتل و زخمی ہوئے۔ انھیں میں ملونا کو مقتول و مجروح یونانیوں کی تعداد کا اندازہ ایک ہزار کا کیا گیا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی ترکوں کا نقصان اس سے بھی زیادہ بتاتے تھے شجاع و دلدار و ہر دازما۔ حافظ پاشا اس وقت پرانے بھگید کے آگے آگے جاتا ہوا شہید ہوا۔ اس کے نامہ نگار نے اس جو ان کی مردانہ موت کو حالات حسب ذیل تحریر کیے۔ اس لڑائی کے متعلق میں جنگ روم و روس کا ایک بہادر حافظ پاشا بھی شامل ہے۔ اسی برس کبیر مردو کے باوجود اس کا گوش

جوانوں کو بڑا ہوا تھا۔ وہ برہنہ سر پہنے سپاہیوں کو لگے لگے گھوڑے پر سوار جارا تھا جب گویاں سپاہیوں کے سروں سے گذرے لگیں تو اردلی نے عرض کیا۔ آپ گھوڑے کی نیچو اترائیں، شیر دل حافظ نے جواب دیا۔ میں روسی ہمارے ہم گھوڑے سے نہ اترتا۔ اب کیوں اتروں؟ میری پچھڑی چلو، ایک منٹ بعد گولی کے بانیں بازو پر لگیں، جس پر چند نظروں کو لیتے اسکا آسن اکر گیا۔ اس کے شفاف ذیچھر گھوڑے کی اتر کر وہ اس چلو جلنے کو لیتے عرض کیا۔ مگر بے سود چند منٹوں کے بعد ایک دوسری گولی نے دایں بازو کو پارہ پارہ کر دیا۔ تیسری گولی پیٹھ پر مل گئی۔ وہ سپاہیوں کا حوصلہ بڑانے کو لیتے حوصلہ افزا فرما رہا تھا کہ گولی عین حلق پر لگی۔ اور یہ کہ منس کو توڑ دیا۔ جس سے طائر روح فراتو نفس غصری سے پرواز کر گیا۔ ڈیلی نو زایا صاحب جبار بھی اس مایوسی سالہ شجاع و جوانمرد کی تعریف کی تو فیروزہ سکا۔ اسکا لفظ حسب ذیل تھو گیا شجاعت و لبائت کی کوئی کہانی اوس داستان سے بھی زیادہ موثر اور رقت انگیز ہو سکتی ہے جو آج صبح موصول ہوئی ہے۔ اور جس میں بتایا گیا ہے کہ حافظ پاشا کس طرح شہید ہوا۔ یہ شہر دل اتنی سالہ پیر مرد تھا۔ اگرچہ وہ اور بہادروں کو حالات مظہر میں کہیدان جنگ میں اونچی پر جوشی اور دلاوری اور جہاں معرکہ کارن ہو دینے پر تیار تھا۔ مگر باوجود عمدہ نادہنیں کوئی صدمہ و آسیب نہیں پہونچا رہا۔ اس بہادر کو ساتھ اسکے برعکس سالک نہ را جو بد جہ غایت موثر اور ناسف نیز ہے۔ آخری گولی اس مجروح و خستہ سالک کیلئے پیار محنت تھی اسنے اسکی تکیا کیا۔ فوہ انور خاندہ کر دیا۔ اور اسی شاندار شہادت کا مرتبہ بخش دیا۔ جسکا وہ متلاشی تھا۔ اور جسکی ہی خاطر سو کالی چہرہ ناخوش ہو گیا تھا۔

حمیدی پاشا و معرکہ قریہ کہ انتہائی میسر و حمیدی پاشا نے تہ تیغ اون یونانیوں کو جنہوں نے ترکی قلمرو میں داخل ہو کر قریہ پر حملہ کیا تھا۔ پسپا کر دیا۔ الا صواتے اوی دو طین فوج پرید اور توپخانہ کی کمک بھی گئی۔ ۲۲ اپریل تک یونانی فیز روس اور صلح پاشانی سے بکتر تھے پٹ گئے تھے۔ اس جہت کنندہ یونانی فوج کا ایک حصہ دریائے پینیاس کو اوس ٹل سے جو اوی ٹپکے پائیں تھا عبور کر کے جنوب مشرق کے رخ ساحل کو برابر بارہ دو کر شاہ۔ اور گذر نیکے بدل کو توڑا گیا۔ میری گرفتاری اور مشکلات بعد کا باعث یہی سنگینی ہوئی تھی۔ یونانی میمنہ کا حصہ کثیر درہ پسانی کے رستہ قلب لشکر کو جو نہادوس کو سامنے ولیدہ ملی کو درمیان صفت آیا و تھاٹ گید

اون بند یوں پر جو جنوب مغرب میں اواناس و ماسی تک پھیلی ہوئی تھیں۔ تین دن تک متفرق لٹائی جاتی رہی۔ یہاں نشاٹ پاشا کا ڈوین مقیمہ سکوپا اور خیری پاشا کا ڈوین مقیمہ و ماسی پہلے تو یونانی حملوں کو روکنے میں مصروف رہا۔ پھر انہوں نے یونانی حملہ آوروں کو سکوپا آورد یوٹی وروں کو رستہ ہتسلوی میلان کو پیچھے ہٹا دیا۔

کو ہی سلسلہ جو فاصلہ کل کام دیتا ہے۔ ملواتے تھینا پندرہ میل تک کیمالگی جنوب کی طرف کہ جہاں کیہا ہے

اور قبضہ ٹرنا دوس اوس ہمارے میدان میں واقع ہے چنانچہ عظیم کوہی جو کچا کو جنوب مغربی میں اور مشرق میں ہوا ہے جس وقت کسی خیزی پاشا درہ یونانی سے میدان میں داخل ہو چکا قابل ہو گیا۔ یونانی قلب لشکر کی حالت چرنا دوس سے دس میل بجانب شمال کی سے ولید تک پھیلنا تھا۔ نازک اور مراعت شد ضروری ہو گئی تھی۔ پہلے شروع شروع میں تو خیری پاشا کو سولہ سکی کو پر زور حملہ کر مقابلہ پر اپنی جگہ کوہی سنبھلے رہنا کیتھد شکل ہو گئی تھی۔ مگر دوسری کمانڈروں کی ناکافی سے سولہ سکی کی کامیابی بھی خاک میں مل گئی۔ اور ۱۱ مارچ کو اوسر مجبوراً اپنا ستہ درہ یونانی کے رہتہ لاریسا پہنچا جانا پڑا۔ انشا پاشا کا ڈویژن مقیمہ سکوپیا۔ داسی اور ٹونا کو درمیان کی گڑھیوں اور گراڈوں سے یونانیوں کو کھانڈویر مشغول رہا جس سے وہ ۱۲ کو فارغ ہوا۔ اس تاریخ عرف ایک مقام پھے کہ تیری کی سرحد فلک اور تقریباً صبح کھول چوٹی جسکے پائین میں ٹرنا دوس واقع ہے۔ یونانیوں کو قبضہ میں رہ گئی۔ ۱۴۔ اور ۱۵ کو درمیان ترکوں نے اسپرینی دہا وی کی کچھ مگر بے سود۔ ۱۶ اور ۱۷ کو اسپرینکا نار تشبہ کی کجائی رہے۔ اسکا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ پہاڑی کی طرفیں نمودار نہ تھیں۔ یونانیوں نے اوپر خوب محکمہ و جو بھی تیار کر رہے ہو تھے۔ چنانچہ ترکوں کو ان فضول بلوں میں دوسو زیادہ شہید و مجروح ہو کر تیری کو فتح کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی۔ ترک اسے محصور کر کے بلند شہ آگے بڑھ سکتے تھے۔ کیونکہ گودہ درہ سکوپیا کو ناکہ پر واقع تھی۔ مگر ٹرنا دوس کو شاہراہ کی اوس مقام سے کوئی حفاظت نہ ہو سکتی تھی۔ نہ وہ واک کس طرح زور میں تھی۔ بالاخر یونانی اس موقعہ کو ۲۳ مارچ کی رات کو جس رات کو وہ پہے تاشا و سر سیمہ وار لاریسا کو بھاگے تھے خالی کر گئے۔

یونانی فوج مقیمہ سیلی ہماری کہ شروع میں یونانی فوج مقیمہ سیلی جو قعدہ میں ساٹھ ہزار سے متجاوز تھی دو چوتھوں میں تقسیم تھی۔ جبکہ سید کو اٹر لاریسا اور ترکیان میں تھی۔ جنرل مقریس اور مارو ویرکا کے انکے کمانڈر تھے۔ یونانی کو قعدہ میں ترکوں سے لڑتے تھے۔ مگر ایک تو وہ پہاڑی سرحد کی اندرونی جانب پر تھے۔ دوم ان کو پار ترکوں کی نسبت عمدہ وسائل نقل و حرکت و آمد و رفت موجود تھی۔ اونکے سمندری قاعدہ انجیش و ولسو دو نو بڑی قواعد انجیش تک پہنچ جاتی تھی۔ چنانچہ اگر یونانیوں میں استعداد لیاقت یا شجاعت ہوتی کہ وہ ترکوں کو طویل اور متفرق خطوط مدعت کو کسی ایک موقع پر کلمات جمع کر کے پُر زور حملہ کر دیتے تو باغلب وجہ ترکوں کو حتیٰ میں اسکا نتیجہ اچانہ ہوتا۔ مگر یونانی انسٹرلائیٹ محض تھی۔ اور یونانی جنرل شاف کی ایدہ حالت تھی کہ اوسو سبقت تھی چھوٹا غفلت کو سیکرٹے ہی کوئی نقشہ یا ملین تجویز بھی ہوئی تھی۔ بقول سٹرنٹ برلی جنرل مقریس کا زیر کمان بمقام لاریسا اور اوس و شمالی علاقہ میں ۳۵ ہزار فوج تھی۔ نامہ نگار مذکور اس جنرل کی بہت تعریف کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ وہ خوش طبع۔ ہوشیار اور مستقل مزاج افسر تھا۔ اوسکی عمر ساٹھ سال ہو چکا۔ اور قد لٹا تھا۔ شاہزادہ ولیعہد کو سپہ سالار اعلیٰ مولیٰ پر وہ شاہ کا افسر بنا گیا۔ جنرل مارو ویرکا لیس بھی طویل القامت اور ساٹھ سال سے زیادہ عمر کرتا ہے۔ بقول سٹرنٹ کے ملاحظہ

مملات میں پہنچا کر۔ مگر علی ایاتت مریم میں مقرر ہو کر۔

ولیعہد و جنرل سولنکی کسٹرنڈ کو رشاہزادہ قسطنطین کی کم لیاقتی کا ذکر کر کے یونانی کمانڈروں اور جنرل

نادر بندی بکھرنے سے سخت عجز و غفلت کو ترکیب ہو گیا۔ ولیعہد پر الزام لگایا جاتا ہے کہ اوس کو کسی اثراتی میں علی حصہ دیا۔

مگر میری خیال میں ایسا کرنا یہ سالاری کو فرائض میں داخل نہیں۔ مسٹر برلے جنرل سولنکی کی جو برین الاصل اور ۴۴ سالہ بہت تعریف کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ اس نے صرف سات کمزور پلٹنوں سے ایک ہفتہ تک ایک سالہ ترکیبی فوج کو درہریبی میں داخل نہونے دیا۔ اور صرف اوس وقت اپنی جگہ شاہجیکہ دوسری یونانی فوج ۲۳ اپریل کو دشت زدہ دوسرا سیمینڈا دوس سو فرار ہوئی۔ جنرل مذکور کی قابلیت اور کامیابی کی نسبت میری ذاتی رائے بھی اچھی ہے۔

مسٹر برلے کی رائے مسٹر برلے مراجعت کو ایک غلط حکم کے متعلق بھی جو ولیعہد نے ۱۹ اپریل کی دوپہر کو صادر کیا تھا

بمید کو اڑھائی سٹاف کو ایسی عجیب و غریب حرکتیں سرزد ہوتی رہی تھیں۔ کہ اگر گیدستان بھی درست ہو تو کچھ عجیب و غریب مشرق و صوف بیان ہو کر تین گھنٹوں کو ہی بعد اوس کم کو منسوخ کر کے پھر گئے بڑے حکم نافذ کیا گیا۔ مگر درخوا فوج کو رشاہزادہ والی کی پہاڑی کو چھوڑ چکی تھی اور دوسرے دن ترکوں کو اوس کو پھر فتح کرنے کی کوشش میں جنرل اور میکالیس کے دو ہزار آدمی مناج پھر مسٹر برلے اپنی تحریروں میں ایسے کے عوض موضع درہ لی لکھتا ہے۔ جو صحیح غلط ہے۔ درہ لی موضع بابا کو قریب وادی ٹپہ کو دانہ پروا ہے۔ اور دلیلاتی و تخمیناتی میل بجانب مشرق اور رشاہزادہ دوس سو میل جنوبا شمال مشرق واقع ہے۔

۳۲ آرمی کی شام کو حمدی پاشا کی فوج کو دلیرانہ بغض ہوئی۔ یونانی سیمینڈ شکست یاب ہوا تھا۔ اور لارینا کی طرف ہرجت کرنا لازمی ہو گیا تھا۔ مراجعت یونانی فوج کو کمال تباہی و بچانے کے لیے بیشک ضروری تھی۔ مگر اسکے انداز بندہ بہادر میں متبدل ہو جانے کی کوئی وجہ موجود نہ تھی۔

مسٹر موصوف جولائی ۱۸۷۷ء کو رسالہ فورٹ ناٹیلی ریویو میں یونانی فوج کو نظام اور اوسکی فسطوں کو متعلق حسب ذیل رائے تحریر کرتے ہیں۔ جنرل آرمیس کو اپنی ۳۵ ہزار فوج کو لارینا اور رشاہزادہ کو درمیان مقیم رکھا۔ حالانکہ اس کو عظیم ہرجاؤ اور دوسرے میلوں و درزدوں کو دانوں پر مقیم تھا۔ حکم کر کے کام نہایت آسانی سے لے سکتا تھا۔ یہی نہیں۔ وہ اس کو بھی زیادہ کرتا تھا۔ وہ ادھم پاشا کو لارینا سے روانہ ہونے سے بہت پیشتر اپنی فوج کو وادی ٹپہ میں سے گذار کر کوہ اولمپس کی مشرقی ڈالوں کو دامن دہن ترکی فلو میں داخل ہو سکتا اور یونانی پٹی کے ترکوں کے سپرہر کو شکست دے سکتا تھا۔ یونانی درپانی اس کو خوش دھار کو بجا چٹانوں اور دشتوں کو روک کر لارینا اور

تھیں بلکہ کثیر کی حفاظت کا عارضی انتظام کر سکتے تھے۔ ایسا کرنا یہ ملک کچھ حصہ پروردگار بانی صلیب نامہ جو ترکوں کی پیش قدمی میں بہت کچھ خارج ہونا اگر لڑ تو وہ ملک ہوتے تو ترک و یاسو آسانی عبور کر سکتے۔ اس طرح کو اور سیکڑوں انتظام کر ہی جاسکتا۔ رشتہ جہانے پائیں تھے۔ مگر نہ کر سکتے۔ جنرل مالدور میکالین کی بی بی پوزیشن کی ترکوں پر جو یہ اسی سے اکالاباکمک و ذوق و فوس کی جانب پرستیم تھے۔ جناحی حکم کر سکتا تھا۔ جو اسنو نیک۔ حالانکہ قبائل ترکوں سے لڑائی کا وہ مشتاق تھا۔ ایسا کوئی اور یونانی نہ تھا۔ یہ یونانیوں میں لڑائی کے لیے جو جوش پھیلا ہوا تھا۔ اس کی کیفیت پہلو نہ کو یہ چکی ہے۔ مگر بہتہ شتیان میاں پر کیلئے جسے نوادہ انہوں نے برپا کیا۔ ان جو افرادوں نے کوئی معقول تیار سازی کی اور ایسے چلتا رہیں خود ہار میں کود کر انکو یس نہ کوئی خبر سانی کا صیغہ تھا نہ نصرت اور دور میں تھیں۔ اور نہ سیکڑوں کو یونانیوں پر قابضی شاعیں ڈاکٹر مقررہ علاقوں کو ذریعہ باہر تھیں لڑائی کیلئے کافی سامان تھا۔ اور اس لیے نالایق اور افسی مذکور کسی فوج کو نصیب نہیں ہو سکا۔ کل کشمی (سعد رنگ) قوام میں سپاہی مہانتک مجھو تجربہ ہوا تقریباً یکساں اوصاف رشتہ ہیں۔ فوج کی باہمی قدر و منزلت اور کارزاری قابلیت میں جو کچھ فرق ہو۔ وہ صرف افسروں اور تربت کی وجہ سے ہے۔ جس ملک کی فوج کو افسر اور تربت عمدہ ہوئی۔ وہ قابل ہو گئی اور کچھ ویسے ہنر مند و ہنر مند اور لایق تھی۔ یونانی فسر و تربت کی گولوں اور گولوں کی بوجہ شروع نہ ہوئی نظاہر خوب جو افسر و کمانی ہو۔ مگر اوقت ترکی نام ہو جاتی۔ اور نے افسر و فوج کو ظاہر کے باجپتے۔ بیشک بعض ادینس ایسی ہی تھو جو اس وقت ثابت قدم رہتے اور بہادری سے اپنا فخر ادا کرتے۔ مگر ایسے بہت ہی تھو رہتے۔ اور وہ بھی جب کوئی گولہ ان کے قریب جا کر پھٹتا تو نہایت مجروح و غلام سے ان جو جموں کی صلیب کا نشان بنانے واپس خطرہ کو مرتد سے عیاں ہوتے تھے۔

مسٹر ڈول کی کمرہ کے اندر جو دن بونانیوں کا شہر خیر خواہ اور دینت جو لائی شہرہ کو ریا کی گنہگار پریری اور لائی
میں بونانی فوج پر بالظہر ذیل صفت لکھن میں کرتا ہے۔

یونانی گونٹ اہمیت سے جاتی تھی کہ یونانی فوج کو کارنامہ کوئیے و ملطت کہی تریست نہیں ملی۔ اکثر عطا افسر
ایسے اوصاف کو تہہ بہ تہہ اور ترقی باب ہوئی جس جو میران کلند را دوکاپ کی بجائے درباروں اور بانوں یا تفریحی
مجاہدوں کو زیادہ حب حال میں اور کہ چند شاندار مستیانات کے بعد وہ ایسا افسر شاہ ترقی کر سکتے ہیں۔ اور نمایاں کر گذر
کی توانا و تعلقا مید نہیں پہنچتی۔ وہ بخوبی جانتے تھے کہ وقتاً فوقتاً مکمل تعلیم کر لے جو جوان افسر مالکے غیر کر بھیجے جاتے
ہرگز نہیں۔ وہ بلاستنا و سفارشی نہ تھے۔ جب کہ بہت اور بارہنہ زدہ دست اور لوہی چھپر ملک میں موجود ہوتے تھے
اور دوائی نسیات یا دوائی و دھنسی یا جھگی اوصاف کی بجائے زبان و قسامی دو گوش کی سفارش پر بھیجے جاتے تھے۔ اور بارہنہ
وہ انکے غیر کی تعلیم اقامت کو کوئی فائدہ اضافی کی قابلیت ہی رکھتے تھے۔ وہ اس سوچی سمجھی کہ یونان
میں جنگی تربیت کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ اور کہ فوج کے کسی سینہ کر بہانہ خرمیض کہ ایک شہنشاہ سر انجام

کر سکتا نہیں تھا کیا۔ جو اس وقت جنگ بیکانگی بہت بڑے پیمانہ پر سرجام نہ لے چکے۔ یونانی فوج کا سب سے نمایاں وصف یہ تھا کہ اوسم نظام و طاعت کا نام و نشان ہی نہ پایا جاتا تھا۔ جو ادنیٰ فسر کی وجہ سے شایق اور متیاز حاصل کر کے موقع ملنے کے خواہاں ہوتے۔ اونسے اونکھے اعلیٰ فسر بطور قاعدہ و کلید زمانہ امن کمال کے خلعی سے پیش آتے۔ اور یہ اعلیٰ فسر بجائے خود ہر وقت اپنے اعلیٰ افسروں پر کھٹے مینہ ہی ہوتے رہتے۔ بلکہ یہ یقین رکھتے تھے کہ جو بدتر سے بدتر الزام بھی لگائے جائے۔ وہ بالکل درست ہیں۔ ایسے یقین کا عام ملن پر جیسا بڑا اثر پڑ سکتا اور پڑتا ہے اسے بیان کرنے کی قہیا جہ نہیں ملے۔ بات یہ ہے کہ بری بکری فوج کو ہمیشہ انتہائی شین کا ہم جزو سمجھا جاتا ہے۔ اور وزیر اعلیٰ کے افسروں وغیرہ کی زبانوں کی مدد سے ان پر فزنی کو برس حکومت رکھتے رہے ہیں۔ قوم روپیہ ادا کرتی ہے۔ اور وزیر عظمیٰ اس کو خرچ کرنے کے لیے آدمی منتخب کرتا ہے اور پھر یہ کہیں نہیں کہتا کہ وہ اس کو سطح خرچ کرتے ہیں۔ بلکہ اس اصول پر غلطیاں خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھاتے۔ ان لوگوں میں سے بعض شاہی خاندان کی سفارشوں پر مقرر اور ترقی پاب ہو تو ہیں اور بعض بارسوخ تنہا ص کی دیکھیوں یا درخو استوں پر قابلیت اور ایات کو لحاظ سے کہ اپنی اوصاف و افسر فوج ہو سکتا ہے بہت کم منتخب کیے جاتے ہیں۔ تمام سرحدی کراروں اور کوچی دروں پر ترکوں کو قابض ہو جانے لڑائی کا پہلا دور ختم ہوا۔

محاربہ کا دوسرا دور ۱۲۳۱ اپریل میں شروع ہو کر مئی کو ختم ہوا۔ دلیک لڑائیاں تیار ہو کر ۱۲۳۱ اپریل یونانی فوج کی بیگز و سرحد پر لڑا۔ دوس۔ لاریس۔ ترکیکا اور تمام شاہی قبیلے پر ترکوں کا قابض ہو جانا اس دور میں شامل ہے۔

معرکۃ فی دلیک ۱۲۳۱ اپریل بروز جمعہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۱۸۱ھ میں شامی شافون کو سامنے ہو کر دھڑلے لڑا اور دو گھنٹے تک لڑا اور کارروائیات مستعد کی توجیز کرتے رہے۔ تمام نامہ نگاروں کو عام مل کر چکا تھا کہ اس دن کوئی نہ نہیں بھجا جائیگا۔ جس سے وہ انہوں نے فیس کر لیا کہ کج کوئی نہ کارروائی ہو تو والی ہے۔ انکا یہ قیاس درست ثابت ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اطلاع پہنچ گئی کہ انتہائی سیرہ پر چھدی پاشا رپانی سے میدان قبیلے میں اٹل ہو گیا ہے۔ اور انتہائی مہم پر پھری پاشا درہ ریونی میں زر کو بی لڑنا دوس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

بدھ یعنی ۱۲ اپریل کو محمد پاشا تیر لڑوین ایک مستقل جیگڈ زبرکمان محمد پاشا اور کورلی ڈوین لیکر درہ ملونا سوی میدان میں لڑ گیا تھا۔ دلیک فوج پر درہ میں پاشا کی جانب سے اپنی افواج کو صف باندھا اور ۱۲۰۰۰ فوجیوں کو لڑنے کے لیے ترقی گولباری کرتے رہے۔ پاشا ۱۲ اپریل کو ایک جیگڈ لیکر کا اس سے ملنا چاہتا تھا۔ جیسا کہ پاشا نے فوجی ڈویژن سے درہ ملونا کی سرحد کو درست اور توجہ ناکہ زبرکمان قابل ہونا را مستقل جیگڈ انتہائی سیرہ پر تھا۔ وہ اوسیدن چھٹی ڈوین زبرکمان چھدی پاشا سے ملنے چوکیا۔

۱۱ بجے شروع ہو کر پانچ بجے تک لڑا۔ اس وقت گولباری ہوتی رہی۔ ترکوں کو پاس چھ دیوینا میں کہ پاس پانچ بجے

مخالف تو چنانچہ میں تین ہزار گز کا فاصلہ تھا۔ ترکی تو میرے قہر و درہ کو آب خشک کے میدان میں صف آرا تھیں۔ یونانی
 باتریاں اس جناح کو دیکھ کر ہراسہ و شرم سے شروع ہو کر جو کہ تیری کوجوبی و امن ہو میدان کو چلی گئی ہے۔ دائیں ہاتھ دیکھ کر قریب ایک
 پھیلی ہوئی تھیں۔ وسط میں ایک سٹیل سی بلندی موجود تھی جس کو اون یونانی توپوں کو جو وہاں نصب تھیں عام
 پناہ ملگئی ہوئی تھی۔ آتشباری پر بار و بار دوا دوا گولوں کا تو بہت خرچ ہوا مگر نتیجہ بیچ بھلا ترکوں کو چار گھنٹوں کی گولہ باری
 سے حالانکہ اونکی توپیں بے پناہ تھیں۔ اپنی صرف تین آدمی مجروح ہوئے تھیں۔ دو پہر کو وقت انتہائی میسر رہی مگر گولہ باری
 شروع ہو گئی جبکہ ساتھ سخت رائیالی آتشباری بھی شامل تھی۔ یہ آتشباری دیہات قرہ جالی اور دلیل میں اور انگریز
 گرد ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دلیل میں لگ کر شیلے بڑک اٹھیں اور دامو وضع کر گئی۔ اسی اور دلیل دو نو بجے آتشباری
 ہم یکے کو بعد بند ہو گئی۔ مگر اس وقت یہ نہ معلوم ہوسکا کہ آیا کسی فرق کو کچھ غلبہ حاصل ہوا ہے کہ اتنے میں ساڑھے چھ بجے
 کو قریب رائیالی بائیں ہیلو سے زیادہ تیزی اور شدت کے ساتھ شروع ہو گئیں۔ اس آتشباری کا کل نوچند مضافاتی مقامات
 پر جو دلیل کے جنوب اور مغرب میں تھے جمع تھا چند منٹوں کے بعد ہنر پیدل آدمیوں کو گھروں اور باغوں سے جلد جھٹک کر
 دیا کی طرف جو دلیل کے جنوب میں بہتا ہے۔ اوکچہ سواروں کو جنوب مغرب کی طرف ہنر چلتے دیکھا۔ یہ یونانی انگریزی
 کیولری کی مراجعت تھی۔ ادھم کو افواج کی اس فتح نے یونانی مینہ کو الٹ دیا اور انکو ایسے عام رجعت کو لازمی بنا دیا۔
 جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ میں اس کل محکمہ کو درہ ملونا کی چوٹی سے ایسی صداکت کے ساتھ دیکھا کہ گویا ہاتھ سامنے
 نقشہ بچھا ہوا تھا۔ روسکا ناگہ ۱۲ اپریل کی سڑ پر کو یونانیوں کے ساتھ تھا۔ اس وقت کوڑے ماتی و دلیل کی جو کیفیت تھی
 کی جو تندرہ صدمہ کیفیت کو بالکل مشابہہ۔ جس میں نارنگار مذکور کو ماسد کو پڑنے سے پہلے لکھا تھا۔ بقول اسکے ڈیو
 کے مین میں بمقام دلیل آٹھ پلٹیں (۱۰ ہزار آدمی) جنرل ماورہ میکالینس کو زیکان میسر میں بمقام ماتی پانچ پلٹیں
 (پانچ ہزار سپاہی) اور توچانہ میں چہد باتریاں (۱۳ توپیں) تھیں۔ مزید برآں پانچ رسالوں کا ایک کیولری ریگیڈ تھا
 جس میں غالباً پانچ سو آدمی تھے۔ اوپر مذکور کی ایک پلٹن قلب میں ایک پست سی پہاڑی پر مورچہ بنا تھی۔ ترکوں کی جمعیت
 کا اندازہ تو ہزار کرتا ہے۔ اور توپوں کی تعداد ۱۲ بتا کر ہے۔ ساری دو پہر ماتی کو سامنے فریقین میں سخت تڑپی مبارزت ہوئی
 رہی۔ ایک چوتھیں ترکی پلٹوں نے ذفرہ جالی سے حرکت کر کے دلیل کے قریب موضع کوڑیاری پر جو یونانی مینہ پر تھا حملہ کیا۔
 یونانی فوج زیر کان میکالینس نے دیکھ کر کہ جو انفرمانہ محافظت کی۔ یونانیوں کو لگ بھگ گئی۔ اور وہ کوڑک تھریٹ
 اڑا کر ہزار گز کے بڑے آئے۔ کوتاری پر برابر قابض رہی۔ چار بجے ترکوں نے یونانی میسر پر پھر گولہ باری کی۔ مگر یونانیوں
 کا دعو ہے کہ انہوں نے ترکی ہاتھی کو خاموش کر دیا۔ کوتاری کا نام ذکر بھی ہے۔

فیصلہ کن روائی دوسرے مراسلہ میں بھی اسی طرح تو فیض مزید کر کے لکھتا ہے کہ چار بجے یہ سہیل گیا تھا کہ کوڑی
 ختم ہو گئی ہے۔ ترکوں نے دو باتریوں کو کوتاری اور دلیل پر پھینکے والی گولے چلائے

اور انکی پیدل فوج زد و پیشوں کی لگ لگ پیچھے بنا کر پکڑا دی اور دلیلہ پر پہرہ کر دیا۔ یونانی بیدگوار کر دی خیال رہا کہ ترک پکڑا کر دیکھنے میں لاکھوں کی ہمارے دن کی ایک جماعت کو تادی کی پشت پر کے جنگلوں میں سرآمد ہو کر اور ترکی سواروں سے آملی جو پہلانی اور دہلے سے آئے تھے بالفاظ دیگر حمی اور جیتری ڈوینوں کا باہم مصافحہ ہو گیا۔ اور سواروں دلیلہ اور کوتادی کو گولوں سے آگ لگ گئی اسوقت شام ہو گئی تھی۔ مارے ٹکارنے سوچا کہ باقی لڑائی کل صبح ہوگی۔ وہ واپس چلا گیا مگر یونانی رات کو ہی جمع ہوئے گنو اور وٹیس وہ بہا کر لڑ گئی۔ جبکا حال بچہ بچہ کو معلوم ہے۔

صرف اس لڑائی کی کیفیت درست درست یونانی فوج کو سہاڑی مارے لگا بھیجے گئے۔ اور کسی لڑائی کو ویسے درست لڑا انہوں نے تحریر کیا۔ یا نہ کیے۔ اس بیان میں صرف ایک غلطی ہے جو آخری ترکی حملہ کے نتیجے کے متعلق ہے۔ دلیلہ کو نے حقیقت ترکہ نے سات بجو ہی فتح کر لیا تھا۔ اور اس فتح اور حمی کے ڈوین کی آمد نے لڑائی اور نیز شمالی تھیل کی قسمت کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اسکو بعد یونانیوں کو اپنے فوج کو سلاست رکھنے کو وسط مہم جیت ضروری ہو گئی تھی۔ اسدن کی لڑائی ترکہ ترکوں کی طرف تھینا ڈالنی شوشیدہ مہم جو کر۔ اور یونانیوں کی طرف تین اور چار سو کے درمیان۔

اور سدن ہم بہت رات گئی مشیر کے ساتھ الا صونا واپس گئے۔ جہاں اس لوفان بڑی تیزی سے پہلے بغیر یونانی فوج میں برپا ہو رہا تھا آرام سے سو کر رہے۔ میرے خیال میں یونانیوں کو اپنے مہم جیت کو سوار کوئی چارہ نہ رہ گیا تھا۔ یا پھر ترکی ڈوینوں سے کھیل دی وائرلری جنگی جمعیت کی طرح ستر ستر ارس کر رہے تھے۔ لاریا پر چھا کر نے یا کھلے میدان میں جنگ کر کے اپنے باسانی کیچا فوج سے بچتے تھے۔ ترکی تو پچھانے زیادہ طاقتور تھے۔ مزید برآں ایک چھٹا ڈوینوں بالکل قریب تھا۔ اور بشرط ضرورت بلاتے کے متحد ہو کر سواروں سے مزید جہاز زیادہ طاقتور تھے۔ مزید برآں ایک چھٹا ڈوینوں بالکل قریب تھا۔ اور بشرط ضرورت بلاتے موقد پر پہنچ سکتا تھا۔ اگر موقد بار پر یونانی لاریا کی حفاظت کیے کی طرح پچاس ہزار سے زیادہ فوج جمع کر سکتے تھے۔ اور انکی شکست یقینی تھی جس شکست کا تمام یونانی فوج کی کامل بربادی بلکہ دنیا کی کو سوار اور کوئی مطلب نہ ہوتا البتہ دو تین سو سمجھیں نہیں آئیں ایک ایک کہ ۱۲۳ مئی رات کو یونانی فوج میں وہ جیت آئیں بھاگ کر کیسے پڑی۔ اور دوم یہ کہ ترک فراری یونانیوں کو چھپے چھپے کیوں نہ ہو اور انکی سہاڑے کیلئے انہوں نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔

لاریا سے یونانیوں کی بھاگ کر کسٹریلے ۱۲ اپریل کے رسالہ فورٹ ٹائیٹل میں یونانی بھاگ کر کی حجت پانچ پچھل گئے ہیں جنکی تھی۔ یعنی نہ زادوس کے قریب پہنچ گئی تھی۔ کہ کیا۔ گی اور سپر بلاوہ متوجہ نہایت مستولی ہو گئی۔ کوئی کسی وجہ پر کہہ سکتے ہیں اور کوئی کہہ

یونانی کیولری اور آرٹلری خیالی طور سے پہنچنے کیلئے بے تحاشہ اپنی فوج پیدل کی صفوں کو چیرتی ہوئی اندامند لاریا کو آٹھ روزہ سی تاراجی بن کر لڑ گئی۔ رائفلس سر لگائیں۔ انکہ سب سے ٹھہر لگا لگتی آرمی اور جہاں تہہ مورتے

ادھم پاشا اور اٹھارہ سالہ لکھنؤ پہنچا۔ اسی آہستہ آہستہ ملتان سے تھیں ملی کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ہراول سواروں نے شہر کی صبح کو ٹانواؤں پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے شہر کو یونانی فوج اور باشندوں، دونوں سے غالی پایا۔ صرف چھ خاندان باقی تھے جنکو کوئی اذیت نہ پہنچائی گئی۔ ادھم پاشا کو ٹانواؤں سے جانے پر رضامند کر لیے گئے۔ اور وہ ۲۴ کو دہرے ۲ بجے پہنچے۔ مگر جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ رات وہاں بسر کرنا مناسب سمجھا کہ شام کو قرہ درہ واپس چلے گئے جہاں ان کے خیمے نصب کر دیے گئے تھے۔ اور تارکا سلسلہ بھی وہاں تک بڑھا دیا گیا۔ وہاں سو لیکر ٹانواؤں اور لاریہ تک یونانی تارکا سلسلہ صبح سالم موجود تھا۔ یونانیوں نے وہاں ہی کے وقت سرکوں یا سلسلہ تارکو کو بھی نقصان نہ پہنچایا تھا۔

۲۴ کی شام کو گرہ مکوف پاشا نے جو ایک نہایت قابل جرمن افسر اور ترکی توپ خانہ کا انسپکٹر جنرل تھے، ایک لٹا سواران ساتھ لیکر بغرض شتکشاف پیشقدمی کی۔ اور اس واسطے دوران میں معلوم ہو گیا کہ یونانی لاریہ سے بہانہ گئے ہیں چنانچہ دوسرے دن علی الصباح وہ اور سیف الدہ پاشا ایک بتری اسی توپخانہ کی اوکھی رسالے لیکر لاریہ کو روانہ ہو گئے۔ شہر کے قریب پہنچا کہ انہوں نے شہر میں آتشباری کی آواز سنی جس پر گرہ مکوف نے چند گولے شہر پر چلائے جانے کا حکم دیا۔ اور پھر دو نو فسر دیامینی اس کو کھان سنگی پل سے گزر گئے۔ پل کو نیچے یونانی ڈائنامیٹ رکھ رکھ گئے تھے۔ ایک نیکست باندہ نے ان کو ہلکی اطلاع کر دی۔ اور گرہ مکوف کے حکم سے ثابت ہوئے وہاں سے ہٹا کر پانی میں چھپا دیا۔

دنیا بہترین سپاہی کہ ماتی دلی لڑائی کے موقع پر میں اور گرہ مکوف چند ترکی پلٹنوں کو پاس سے جوہر میں دیکھ کر قہقارہ بخارا۔ اور تقریباً اسی گیارہ گیارہ گیارہ والے اور بچہ قانع و صبور غریب سپاہیوں کو دیکھ رہے ہو۔ صاحب میں میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ دنیا بہترین سپاہی ہیں۔

لاریہ کو مسلمان اور یہودی باشندوں نے نہایت گرجوشتی سے ترکوں کی آڑ بھگت کی۔ اور بتایا کہ جمعہ دن سے جبکہ ملکی گورنر نے تمام قیدیوں کو رہا کر کے ادھیں رافیلین دیدیں۔ شہر میں عجب ہڑو بگ برپا رہی ہے۔

ادھم پاشا کو کال قاضہ ہو جانے کو بعد اس کی خبر ہوئی۔ ہم (یعنی میں) وان سون برگ۔ ایلس اور سہارا اسکوٹ) اتوار کو دہرے کے ایک بجے گرہ مکوف سے جا گئے۔ بعد لاریہ پہنچے۔ اور عین اسی وقت سلطان المعظم کا یا ورنجیب بگ اور دیگر ایک یا دوسرے گھوڑے دوڑاتے پہنچ گئے۔ لاریہ میں اسی (کو ستم) کو دہرے پہنچا رہا آباد ہے۔ دنیا نہایت تیزی کی ساتھ شہر کی مغربی اور شمالی جانبوں میں ٹھکراتا ہوا بہتا ہے۔ شہر کے متصل امیکا پانی عمیق اور دارا بہت تیز ہے۔ اور دونوں طرف خوبصورت درختوں کی قطاریں اور سرسبز مرغزار موجود ہیں۔ سبز جامع مسجد جو برلن یا بیتا ہے۔ پل دیا اور اس کی پرلی طرف کو زرخیز میدانوں کا نظارہ جگہ بہ قدیم دیا میرا ب کرتا ہے۔ کل یونان میں نہی تھیں تھیں اپنی نظیر نہیں ملتا۔ شہر کی عمارت بھی نہایت خوبصورت ہے۔ کچھ مکان پرانی طرز کو دیکھنے والے طرز کے ہیں۔ جواول الذکر

ایسے دلچسپ نہیں مجلس اسرار قدیم جو سرشار شہابی (اسکی سلاطین) قوناق جو ٹپے چوک میں واقع ہے۔ نیک اور اولیٰ ہونے سے سب بڑے عالیشان مکان میں۔ تہ تیغ طرز کو مطابق مہلے شکل کو بڑے بڑے بچے بھی بیٹھا ہیں جن میں بعض میں ترکی خاندان سے ہیں۔ قسطنطنیہ کے ان میں کو حصہ کثیر رہا ہے۔ ایک مسلمانوں کا بھی قبضہ و تصرف ہے۔ مسجدوں کو بھی ابھی تک کئی مینار الیسا وہ ہیں جو قسطنطنیہ پر صدیوں تک ترکوں کا قبضہ رہنے کی شہادت دے رہی ہیں۔ ان میناروں کو جہاں کہیں وہ ہوں منظر کی دلچسپی میں جو اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ سیاحان مشرق سے پوشیدہ نہیں۔ اکثر مینار یونانیوں کے گرد دیے ہیں۔ جیسا کہ مینار کھڑے تھے۔ اس وقت شہر کی خوبصورتی۔ ایسے بہت ہی بڑے ہوتے تھے۔

لاریسا کی کیا حالت تھی لاریسا کو شہر غمناک بنا دیا تھا۔ تمام مکان بلا کہیں تھے۔ اکثر مالک کو با حیات و تمام متفضل و ریچ بھی بند تھے۔ بعض کو دروازہ ٹوٹ ہوئے تھے۔ اور اندر تمام اسباب بیکار ہوئے نظر آتا تھا۔ شمال مشرقی جانب کا محلہ بالکل تاراج و زخمیہ ہو گیا۔ یہ محلہ یونانی قیدیوں اور بے قاعدہ سپاہیوں کی کارروائی تھی۔ جن بد ذاتوں نے یوم و شب گذشتہ اپنے مقنوم مردوں اور عورتوں کو یہی ستانے اور بھرت کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذشت نہ کر کے جو کچھ لگا اُسے لوٹ لیا تھا۔ لے کر یہ سپاہ کی خوش اطواری۔ فوجی برجنگ اور تیز رفتاری اور یونانیوں کی با اطواری کے متعلق ٹائمز ایسے تعصب اخبار کے نامہ نگار کو بھی شرم اپریل میں حسب ذیل اعراف کرنا پڑا۔

”نئی مورچہ نہایت مضبوط اور“ x x x x x x x x x x x x x x x x

ناقابلِ فتح ہیں۔ فوج کا سامان پوشاک سب سے مکمل ہے اور سپاہی نہایت تربیت یافتہ اور فرمانبردار ہیں۔ ان کو ہر روز قواعد کرائی جاتی ہے۔ وہ نہایت نشاط و خوش اور لڑائی کے بہت خوش ہیں۔ کئی پلٹوں نے کہہ دیا ہے کہ تم تو انہیں لینگے۔ اور جب تک ضرورت ہو ملک مذہب کی خدمت میں جنگ کریں گے۔ یونانی ضلع آٹا کو مقابل ۲۲ ہزار ترکی فوج جمع ہوئی۔ تمام سرحد پر ہزاروں کی چوکیاں مقرر اور کارآمد ناگوئی حفاظت کیلئے پہاڑوں کی چوٹیوں پر زبردست باتریاں نصب کی گئی ہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ مقدونیا کے دشمنان بغاوت کر دیں گے۔ وہ لوگ بالکل خاموش اور بڑی خوشی سے ترکی افواج کی رسد رسائی میں حصہ نہیں لے رہے۔ ترکی سپاہ بھرتی جانتی ہے کہ اگر اسے اجازت دیدی جائے تو وہ ۵۵ دن کے اندر یونانیوں کے ایک ایک سپاہی کو کھسی سے باہر کالہ لگی سرحد مقدونیا و یونان پر کوئی بچے جمع نہیں ہیں۔ بلکہ ایک لاکھ چار و سہ ہزار ماورائے بحیرہ کارہا اور کچھ عہدہ ہے۔ اکثر افسر نوجوان ترکی جماعت سے ہیں۔ جو جان فداہی میں دوسرا سفر سے کم نہیں۔ اوہم پاشا سپہ سالار کو فینڈا ارشل کے اعلیٰ ترین فوجی عہدہ کہتے ہیں ابھی عمریں صرف ۴۵ برس کو ہیں۔ گذشتہ جنگ روم و روس میں پلٹوں کا محاصرہ کے وقت شیرلیو ناغازی عثمان پاشا کے ماتحت پہلے وہ ایک پلٹوں کے کرنل اور پھر ایک دستہ کو انعام بخیر و برکت دیا۔ اور نظیر شجاعت اور کمال استقلال و تحمل کی وجہ سے بڑے نامور ہو گئے۔ ترکی آتھام

شیش پر قسم کا اسباب بکھرا تھا۔ دہشت زدہ باشندے شنبہ کو جبکہ ہر اسان و فخر وہ سپاہ کا سیلاب شہر میں منڈا آیا تھا ہزاروں کی تعداد میں وہاں جمع ہو گئے تھے۔ خود شیش اور اس کا متصل میدان بشمار مند و قوں - قسیلوں - ٹوکرو - تقدیر سالی و فراہمی فوج ایسا معقول ہو کر باوجودیکہ بذریعہ سمندر و دریاں و سڑک طویل مسافت طے کرنی پڑتی ہے۔ اس وقت (۱۴ اپریل) حضرت الامونامیں ایک لاکھ سپاہیوں کو لیے بندہ دن کی خوراک و سامان جمع ہو گئے ہیں۔ عبدالکیم پاشا و انی مناسطہ اپنے صوبہ میں امن قائم کئے ہیں۔ شہر میں مستعدی دکھائی دیتی ہے۔ بمقام سورج اوہنوں نے کئی الہکاروں کو فوجی ریسر سالی کو تحفہ نام معقول منت لکری کر کے پر قید کر دیا۔ اور اکثر قزاقوں کو گرفتار کر لیا۔ ہے۔

یونان میں یونانی ترکوں کو طرح طرح کی انیتیں دے رہے ہیں۔ اور ان کی بحیرتی کرنے میں کوئی دقیقہ و نگہداشت نہیں کرتے وہ لوگ ترکی ٹوپی کو دیکھ کر ایسے جل نہیں جاتے ہیں کہ کسی ترک راہ گزر کو سر پر اس کو دیکھتے ہی اس کو فوراً اوتار کر پاؤں کو نیچے کچنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسکے برخلاف ترک اپنی علاقہ میں اپنی جلی شرافت اور سچی تہذیب کا پورا ثبوت دے رہے ہیں۔ ان کی فوجی خدمت مقام الامونامیں یونانی عید کی شہرت آباد ہیں۔ جبکہ ساتھ نہایت عمدہ ساوگ کیا جاتا ہے۔ وہ اور ان کی عورتیں بلا نظافتی کو بیچ میں لیتی ہیں۔ کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا سچی کہ وہاں خود یونانی تو قہرسل کا یہی موجود ہے۔ اور یونانی جہتاً ان کی مکان پر لہرا رہا ہے اور ترک اس کو یکیدہ خاطر نہیں ہوتے۔

کیا دنیا میں کوئی دوسری قوم ایسی عالی جو صلیگی دکھا سکتی ہے۔ ترکوں کی ہر عالی ظرفی ملک کی یونانی رعایا تک پہنچتی نہیں رہی۔ بلکہ صلیک ناظرین کو تار و کونکو مطالعہ سے علوم ہو جائیگا۔ اوہنوں نے یونانی شہروں میں کثرت یافتہ داخل ہوئے ہیں جو یونانی وہ کہ اپنی طبیعتی انسانیت پر غالب نہیں ہونے دیا۔ مگر اس امر کا ان کو کافی موقعہ بھی نہیں ملا کہ یونان کے ہر ایک انڈین اخبارات کو بہادر رحمل اور فرشتہ سیرت یونانی مصداق چوس کر ڈاڑھی میں تنکھا اپنی مسلمان ہونٹوں پر جو رستم کر کیا خمیاں لٹے اور خوف سے ترکی افواج قاہرہ کو قہسلی میں داخل ہونے سے پہلے ہی اپنا اپنے شہروں اور دیہات کو خالی کر کے بیوب کی طرف ہٹا گئے لیکن بریقینی امر کو لگا کر یہ بدولت ہو گئے ملک کو چھوڑ کر نہ ہی فرار ہوتے تو ہی اونکو کوئی اذیت یا تکلیف نہ پہنچتی۔

ایک دوسری انگریزی اخبار کا نام رنگا۔ ایلاسونا سے ترکی فوج کو چندیدہ حالات ۲۰ اپریل کو اسطرح لکھتے ہیں کہ یوگیا کا ویریا سوچو ایلاسونا سے تقریباً ۱۰۰ میل پر شیش ہوا ترک ۷۰ میل تک سرنگ پر سفر کیا جو نہایت عمدہ حالت میں ہے۔ اسطرح اپنی طرح مزید مدد ہوا تو سو کم کلار بن بہت کچھ کچل گئی ہے۔ صرف پیاٹوں کی چوٹیوں پر باقی ہے۔ رہت میں مینو پیاٹوں کی کلبی بھی قطاریں دیکھیں۔ جنہو ترکی فوج کی بار برداری کا کام لیا جاتا ہے۔ یہ جانور نہایت سخت تعجب فیض طور پر جھٹکے۔ بڑے بڑے بوجہ ہوا ٹھکانہ بعض اوقات چالیس چالیس میل ایک دن میں طے کرتے ہیں۔ پیدل سپاہ تو بھی اپنے آپ کو سموتیے پر ہر طرح قابل اور جھٹکنا ثابت کیا ہے۔ کیونکہ ترکی یونان نہایت باقاعدہ کچ کر تے ہوئے وہ دن کا لگا تار سر کر کے بند و قوں اور کار توں کی گتھوں کو لے ہوئے مقام مقصود پر تازہ دم ہو گئے ہیں جس میں تہہ سیر گند ہوا ہر ایک جوان نہایت شجاع اور پورا پورا سپاہی سر پر تنگ نظر رہا تھا۔ جو جو بے بنیاد افواہیں سپاہ میں

اور ہر قسم کے پلاندوں اور ٹرنکوں کو لمبے سوٹھا ہوا تھا۔ بجٹ شہری انپائل منقولہ اسباب ساتھ لیکھے تھے مگر حکام نے ہر ٹرنکوں میں اسباب ساتھ نہیں رکھنے دیا تھا۔ اور شہریوں کو سب سامان پیچھے چھوڑ جانا پڑا تھا۔ جسے رات نہ قیدیوں اور بگھوڑے سپاہ کے فضلہ نے جو نیز شہر کی لوٹ میں شامل ہو گئے تھے۔ لوٹ لیا لمبے میں ایک بڑی ٹرک پر شہر (اگر یہ خاتون مسز اور سٹیشن چانٹ کا نام ہو) موٹے حرفوں میں نقش تھا۔ ایک بگھوڑا نامہ نگار نے خاتون مذکور کی اس ٹرک پر یادگار کامیست تمام فوٹو اتار لیا۔

لاریا میں ہر جگہ یونانیوں کی دہشت زدہ بھاگنے کی آواز دہرائی دے رہی تھی۔ بد معاشوں کو صرف متذکرہ صدر محلہ کو ہی لوٹ کر از سر نو پالا خالی نہیں کر دیا تھا۔ بلکہ دیگر محلوں کو اکثر مکان بھی لوٹا لے گئے تھے۔ بارکوں کا کچرہ حصہ ہی جلا رہا تھا۔ اکثر خواتین تک یونانی مجرمین کو ہسپتالوں میں لاوارث چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ترکوں کو دس قلعہ شکن توپیں صحیح سالمہ سے پانچ پندرہ سو زیادہ گزرائیں اور سامان حرب کی کثیر مقدار غنیمت میں ملی۔

جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ ادھم پاشا نے اپنی فوج کو یونانیوں کی تقلید اور پیروی سے روکنے کے لیے پورا پورا انتظام کیا۔ البتہ البانیوں نے جو ہمیشہ سے شور و ہشت اور سرکش چلے آتے ہیں۔ پہلی رات کہ یہ قدر لوٹا کہ سوٹ کرنے کی کوشش کی۔ مگر سید کو اڑی سٹانے اور کونے الغور روک لیا۔ کئی ارفوٹوں کو بید کی سزا دی گئی اور دو کر لیے گویوں کو مروا دیں جو جیسے حکم صادر کیا گیا۔ مگر اس نہایت ہی سنگین سزا کو بعد میں معاف کر دیا گیا اور سو فٹ لاریا میں جہدہ یو پیٹ چڑھ گئے۔ وہ بلا استثنا اس امر کی شہادت دینگے اور تصدیق کریں گے کہ شیر اور ان کے شاف نے نظام و مہر قائم رکھنے کے لیے نہایت

سلسلہ یہ خاتون انگلستان جو یونانی مجرمین کی تیمارداری کے لیے یونان گئی تھی۔

بقیہ صفحہ سابقہ کی فادکش اور بے لباس ہوئی آڑی حصہ وہ بالکل لغو اور سرسبز چوٹ ثابت ہوئیں۔ کیونکہ ان کی وردیاں ملے درجہ کی مکمل تھیں اور خوراک سامان بے نقص اور مکلف سب بڑھ کر تعجب ناک سپاہیوں کو پرلے درجہ کا جوش اور سرگرمی تھی۔ سچا اسکے کہ یہ لوگ مضطرب آرزو دار لاہور واپس ہوئے۔ لڑائی کے واسطے سچ و تاب کھا رہے ہیں۔ دیہاتیوں اور ملکی خدمات پر مامور لوگوں کی بیشمار عرضیاں دن بدن چلی آ رہی ہیں۔ بیس روزہ است کہ ہکوبطور و الیٹروں کے فوج کے ساتھ شامل ہونے کی اجازت ملے۔ کئی ایک چھوٹے سے گانوں کے پاس سے میرا گزر ہوا جہاں پچاس تو موٹہ جوانوں نے مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونے کو واسطے درخواست کی۔ کراویر اور ایڈارٹ کے درمیان سرخچی سے آدھے رستہ پر میں گورنر کے ساتھ کھانا کھانے کی واسطے ٹھہرے۔ یہاں ایک وسیع ہسپتال تیار ہو رہا تھا۔ یہاں کئی ایک کرپ توپیں بھی مد سامان گولہ بارود کے موجود تھیں۔ یہاں ہر کچرہ میں جی مند مقام میں لچا لیا گیا جہاں ادھم پاشا کا ڈیڑ پچیف غایت درجہ کی خوش خلقی کو میری ساتھ پیش آؤ۔ یہ اس موقع میں ایک چاروٹے مکان میں مقیم ہیں۔ دار بڑی رکتی ہیں میانہ قد اور عمر کوئی ۴۵ سال کی ہوگی۔ چہرہ سوسنات ہر افرار حوض نماں ہے اور ہنسی کی کچھوں سے فرہم و غارت ٹپک رہی ہے۔ تھوڑی فرانسیسی بول لیتے ہیں۔ اور اپنا مطلب ایسی طرح ظاہر کر سکتے ہیں۔

قابل تعریف اور بیدار کش کی میں اس امر کی حلقہ شہادت دے سکتا ہوں کہ جب تک میں تحصیل میں رہا تو میری فوج ہر قسم کی سخت و تاراج سے قطعاً محترز رہی۔ اور رعایا پر خفیت ساقط نہ ہوئی کیا گید اکثر علاقوں میں تلاء چیل قتل گندروں پر اکثر بارہا وفاق دیہات موجود تھو جو ہر قسم کو موٹی۔ میٹر بچری۔ اور مرغیوں۔ وغیرہ کو بھرتے ہو جتے پچھلے دوف میں ترکی سپاہیوں کو رسد کی طرف بہت دقت رہی۔ اور انہیں بہت کم غذا دستیاب ہوتی رہے۔ مگر حالانکہ اونچی آنکھوں کو سامنے یہ بہتات اور اضطراب وجود تھی۔ اونہیں سے ایک تنفس نہ بھی کہی رعایا کی کسی چوٹی سی چیز تک کو اتھ نہ لگایا۔

ولیعہ یونان کہ شاہزادہ ولیعہد کی نسبت ہمنے لاریا میں عجیب و غریب دہستائیں سنیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسی بہت بڑا مشورہ ملا میری خیال میں غالباً خود شاہزادہ اس شاہکارانہ اور حقیقہ مندرجہ کا اس قدر ذمہ دار نہیں جہد کہ اس کا کوئی منظور نظر تیز و طرار یاد۔ مگر ساتھ ہی اس امر کو بھی فراموش کرنا زیانہیں کہ بہت فائن اور مستحسنہ بہار کے وقت تمام نظام و انتظام اور ادب و احترام مفقود ہو جاتا ہے۔ اور یہ یقینی امر ہے کہ یونانی سپاہیوں میں کئی سربراہانہ اور ملاض آدمی موجود تھے۔ یونانیوں کا بھی فرانسیسیوں کی طرح یہ قاعدہ اور خاصہ ہے کہ خواہ اونہیں اپنی ذاتی بزدلی اور نالائقی کی بدولت شکست ملی ہو۔ وہ کل الزام افسروں پر تو پتے ہیں۔ اور یہ بیکار شہر کر دیتے ہیں ”ہمیں ان لوگوں نے برباد کیا“ الغرض خود سربراہی واجب یا نا واجب جنگی یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ بقول اسٹر برلے کئی سپاہیوں کو ولیعہد اور اسکے شاف کی طرف بند و قیں سیدھی کر دیں۔ اور کہ سقد رہن نظام قائم ہو نہنگ بہگور سپاہیوں کے حصہ کو غیظ و غضب و تاج و تخت یونان کو ولیعہد اور سپہ سالار کو بچا نا ضروری ہو گیا۔ اور اس ضرورت کی وجہ سے ولیعہد تاریخ ۲۴ اپریل اپنی فوج کو چور چار کر ضبط ہو گیا۔ گو یہ ضرورت ایسی تھی کہ اس نامزدانہ کارروائی کیلئے وجہ ہو سکے۔

شنبہ کو علی الصبح جو ٹرین سے پہلے شیش مرچوٹی۔ اوسپر شاہزادہ اور اسکے شاف سوار ہو گیا۔ اور بلصیبت شہر چنے تمام گاڑیاں کچھ کچھ بھری ہوئی تھیں باہر نکالے گئے۔ فقط شاہزادہ اور شاف ہی اس ٹرین پر سوار نہ ہوئے۔ بلکہ اونکو گھوڑے بھی اس ٹرین پر سوار کرادئے گئے اور کل جماعت براہ ولسٹینو فرسائلہ کو روانہ ہو گئی جو ریل کی رہتہ لاریا سے پچاس میل سے زیادہ ہے۔ مگر خشکی کی شرک کے رہتہ جو بالکل سیدھی جاتی ہے اور نہایت عمدہ حالت میں تھی۔ صرف ۲۲ میل ہو جو مسافت کو گھوڑوں پر تراسانی تمام چار گھنٹوں میں طے کیا جاسکتا ہے۔ فوج کی خوف ہراس کو کم اور گھوڑوں کو پھر مرتبہ کر کی کچھ کوشش کرنا شاہزادہ ہمارے فرض منصبی میں ہی داخل تھا۔ بلکہ اسکے مرتبہ اور شان کا بھی یہی فرض تھا۔ اگر اوس سربراہ نہ ہوگا تھا تو کم از کم اتنا تو کہنے کہ وہ اور اسکے شاف سرک سرک گھوڑوں کو ہمارے فرسائلہ کو جاتا تھا۔ بعد میں سید کو اثر قائم کیا گیا تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شاہزادہ کے شیروں نے یونانی سپاہیوں کی جنگی سربراہی اور جیو ہی دیکھ کر اوس

ایسا کر لیا کہ مشورہ دیا اور سچا لاسو جو وہ میر شورشہ عین دانی پر پہنچی تھا مگر اوسو بہادر نے کوئی نہیں سمجھا۔ گویا یونانیوں کی نالائقی اور بد ذاتی میں مطلقاً کلام نہیں۔ اپائیس کی مہارتوں کے بعد قوم و سپاہ نے کرائل مائوس سے جوشیہان سلوک کیا۔ اوس کی خوبی ثابت

لہ اسی وقت اور دیگر معاملات حرب کے متعلق ایک نامہ لکھنے اپنے خیالات حرب ذیل ظاہر کیے تھے۔

ترکی جرنیلوں کو مقابلہ میں یونانی جرنیلوں کی ناقابلیت کے بعد خط میں تحریر کیا کہ چاہوں کہ میدان جنگ میں ضروری خبریں آپ کی بڑی اہمیت سے ایسا ہی جانتے کیونکہ جو وقت میں خطرہ واقع ہو گا۔ اسکو توڑی ہی دیر بعد میں خبروں میں بڑے بڑے حروف میں "ادیم پاشا کی واپسی" اور چھپا ہوا لکھا جائے گا۔ تمام نامہ نگار جو کہ ترکی فوج کو ہمراہ میں ادیم پاشا کی قابلیت حسن تدبیر کی تعریف میں ایک ساتھ طلبہ اللسان میں لایے گئے، انکا کٹاپس ہائے جانے سے اسکو اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ترک تباہ کرنے کے لیے بڑے رہے تھے۔ واپس کوئی دیوانگی ایسے وقت میں بیک فوج و شکست میں شکست اور پھر بے جرنیل کے واپس طلب کرنا جسے اپنی فوج کے ذریعہ سے تمام مترفعین سے تعریف لی ہو کسی بڑی معیبت کو آثار معلوم دیتے ہیں۔ یورپ کا مرد بہادر جوانی اس آخری کوشش میں اپنی نازل شدہ طاقت کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ پھر ایک دفعہ سلطانی محل کی بدکرداری اور سازش کو اپنے سعی میں کام لے لیا۔ ادیم پاشا کی جگہ پر ملوٹ کے بہادر غازی عثمان پاشا کی تقرری نے عین طوفان میں گہوڑی نہوڑنے کے خوف نامک خطرہ کو کم نہیں کیا تاہم مشیران سلطنت نے قطعاً طعنے میں ادیم پاشا کو تنزل کا ٹیڑا اٹھالیا ہوا تھا۔ جس توقف کی وجہ سے ادیم پاشا کے دشمنوں نے اسے ناقابلیت اور بزدلی کا الزام لگایا تھا۔ وہ صرف اس لیے تھا کہ سید زبردست آدمی ترکی فوج کی قوت کو ایک مرکز میں لا کر اپنے دشمن پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ ادیم پاشا کو طلبی کا پیغام پہنچا۔ لیکن وہ پیغام فتح کی خوشخبری سن کر منسوخ کر دیا گیا جسوقت اس کام کا انتظام مکمل ہو گیا تو یونانیوں کو جو چوکیوں کی فتح کو بڑی نگین عبارتوں میں تحریر کر رہے تھے معلوم ہو گیا کہ جنگ ایک عظیم شکست پر ختم ہو گیا ہے۔ انکے جرنیل ترکی فوج کے جرنیل کو مقابلہ میں چھپ چھپ اور انکی فوج ترکی کو سامنے نکال رہا جیسا کہ وہ درہ ملوان سے توپوں کو گولوں سے تباہ ہوئے ہائے دیسا ہی وہ میدان ٹرائوٹس سے پیٹھ دکھا کر وہ لاریا کی حفاظت کر کے اور اس بے سرو سامانی سے بھاگ کھڑے ہوئے گدا نہیں سزاور پاؤں کی خبر نہ رہی اور تفصیلی کو زیر خیر علاقہ پر ادیم پاشا قابض ہو گیا۔ اس بے سرو سامانی اور پرکندگی نے راسخ کام بھی بگاڑ دیا۔ درہ رونی میں جیٹھ یونانیوں کی فوج میرے ترکوں کی فوج کو روک رکھا۔ اگر انکا قلب بھی سیٹھ ادیم پاشا کے قلب مقابلہ کرتا رہتا جو پہاڑ کو سانپ قتل کر دیواروں میں چھپ چھپ کھائے ہوئے تھا تو اسکا وقت جنگ پر بڑا ضروری اثر پڑتا۔ اگر یونانی اس درہ میں ادیم پاشا سے لڑتے اور اس درہ کی سلسلہ دریاں کو جسکا سید کوٹرا لاسونا ہے توڑ دیتے تو ادیم پاشا کی حالت بہت ہی نازک ہوجاتی نہیں۔ اگر وہ صرف اٹھ ہی رہتے تو اس صورت میں بھی اسکا سلسلہ دریاں کبھی خطرہ سے خالی نہ ہوتا۔ لیکن جب یونانی فوج کا قلب سمجھوٹا ہوا گیا تو یونانی فوج میرے سلسلہ دریاں کو توڑ دینے کا خطرہ جاتا رہا۔ کرائل سمول کی جو درہ رونی میں یونانی فوج کا کمانڈ تھا۔ ایک بہادر اور سہزادہ جرنیل ثابت ہوا۔ اسے بھاگ جانے کے پہلے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی۔ ایک اور حکم ہوا جسکی استیصال کی اور اپنی فوج کو تباہ

مُجَبَّانِ یُونان کی شد و غرضی کے گہروں میں ماتم پر پاہو گئیں۔ اونکو داغ قتل ہو گئے اور وہ عجیب

غریب ہزین بننے لگے۔ بطور مثال ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء کو جنرل ڈیل کرائیکل کے ایک لیڈنگ آرمیکل کاکچہر اقباس ناظرین کی لچری

لے ہندوستان کا اکثر شنگھ وائٹین اخبارات کو حزن و اندوہ کا ہی ادھوٹ کوئی حد و حساب نہ رہ گیا تھا۔ اور کچھ ہاؤسز میں جو حکومت کے

پہلوں پر تصور کیا تھا بڑی بڑی امیدیں تھیں مگر جب ایک ہفتہ میں ہی یہ سب امیدیں خاک میں مل گئیں تو قریبی اخبارات کی طرح وہ عجیب محکمہ

انگریز ہزین بننے لگے۔ گھو جیسے کچھ تو یونانیوں پر پیش ظاہر کیا جاتا اور کچھ پیچ و تاب کہا کہا کر کچھ ترکوں کو تسو دے جاتے اور انہیں بلقانی

عیسائی ریاستوں کو اتحاد کی دھمکیاں دیتا تھا۔ یہ سب سب بطور نظیر اس موقع پر تذکرہ صدر اخبارات کے چند مضامین مع ادون ایڈیٹوریل ٹیکسٹ

کے جو خام دم قوم وکیل امر تشریح اپنے تحریر کیے تھے غفلت میں درج کر دیے جاتے ہیں۔

یونان کے شکست اور اسپر ایڈ انگریز اخبار کا لوجہ کہ جنگ ختم ہو یونان کو چہرے سے پہلے ہی مہیا کہ ہم ترکوں کو مفصل اور سچو

حالات پر یہ ناظرین کر چکے تھے۔ ان کو بخوبی واضح تھا کہ یونان ترکوں کو سامنے مطلق کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ اور جو پالیسی جسے اس شجاع قوم عثمانی

کی ظاہر کی تھی اس کو یہ ثابت تھا کہ حضرت امیر المومنین اپنی طاقت بہت کچھ دے کر کھنا چاہتے ہیں۔ اور یہی باعث انہوں نے متواتر یونان

کی حماقت پر دول یورپ کو لکھا کہ اسکو سمجھا دو۔ مگر حمایت کی گدی نے سوائی کو کلات مارنے کی جرأت کر دی دی۔ اور باوجود اس کے کہ ترکوں نے

دول یورپ کی درخواست پر اس شوریدہ سر قوم کی پہلی خطا معاف کر دی تھی اور اسوقت تک عام حکم دیا تھا کہ یونان کی با

قاعدہ سپاہیوں کے ساتھ ملکر ترکی کی سرحد عبور نہ کرے تھی۔ اور صرف یہی بات گفتا تھا کہ عثمانی جو اس نے انکو ایک جنگل میں

گھیر کر انکے ہتھ پیر چسپ لیا اور انکو مار بھگایا تھا۔ مگر آخر کار ترکوں کو مجبوراً خود ہی اس ننگی ہی بے حقیقت قوم کو سزا دینے کی سب سے مضرت

کرنی پڑی۔ مگر وہ بھی اس طرح کہ جب یونانی اپنے سفارت پر کوشش کو ابل کر سرحد عبور کر آئے تو ترکی سپاہ پہلے خود بخود پیچھوٹ آئی

صرف اس غرض سے کہ وہ مل پور پاکو بعد میں کوئی عذر مبنی رہے کہ پہل ترکوں کی طرف سے ہوئی تھی۔ لیکن آخر کار وہی شل ہوئی۔ مگر وہ

کاغذ نہ یادہ مار کہہ لے کی نشانی ترکوں کو حرکت کرنی پڑی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج ترک مقام و ولو کے قریب موجود ہیں جہاں سے پیچھڑ

دار سلطنت یونان صرف ستتر میل کے قریب رہ گیا ہے۔

یورپ میں پریس اور نیوز کی جنسیوں نے اس موقع پر بھی سولی اور عادی طرفدار ہی تھیں۔ اور غلط بیانی سے کام لیا۔ مگر صداقت چہی

نہیں پرچکتی۔ لاجور کار و زمانہ سول ملٹری گٹ بیس یونانیوں کی اس رنگ پرہیت کچھ جنہی پایا اور کھسیا نہ ہو کر خود ہی یونانیوں پر

ظہن کر رہا ہے۔ اور انہیں پرہیسی اٹھا رہا ہے۔ مگر دراصل اس نے ایک مرثیہ لکھا ہے جس میں باریستوت در دول اور قتل کے ساتھ ساتھ

بقیہ صفحہ گذشتہ اور وہ کسی مقام کی طرف ہوتے ہیں کچھ نمونے تم بینک نہیں معلوم نہ ہو کہ جنگ کا دلچسپ مرکز کجگاہ ہوگا اور جس ہی کا وہم ہوا

نے کی طرف راہ دیا۔ وچتر ہوا یونانیوں کو قلب تک جا نہیں پایا اور لڑائی ختم ہو گئی۔ جو کچھ باقی رہا تھا وہ نامہ نگار کو مجھے آتا تھا۔ یعنی ایک

مقام پر تو وہ شکست کو خطرات بیان کرتے ہیں اور اس مقام پر جنگ کے باقی ماندہ مہیب آثار مل کا ذکر چھپا دیتے ہیں۔

کیلیے یہاں فرج کر دیا جائے اوس سوا کو کو معلوم ہو جائیگا کہ ان نیکیوں کا مذہبی جنونی اور سودا گسہ بڑے تک بڑے گناہ تھا
”وہ خشیوں کا دل بادل کیوں اور نہ اعلیٰ کو ملک ترین اور تیرے چنانچہ کوئی ہو گا مگر مسیحی ملک میں بڑا بڑا جابر کا

بعض سنی علماء تعصب اور طرفداری کی سخت دوا پی ہے۔ اپنے کو کچھ جتنی بڑی نسبت کہا ہے اس کی نسبت بہار اعراف اس قدر مکہ بند ناکافی ہو گا کہ اخبار و کتب کے پیچھے بندوں میں کل حقیقت کا قصہ بدنام و ناظرین کو بھی کہتا ہے۔ ہم اس انگریزی اخبار کو خود کا فطری ترجمہ یا ترجمہ فارسی کرتے ہیں تاکہ ناظرین و قعات سے خود اس کے نسبت و فرق کا اندازہ کر کے اپنے واسطے مناسب ترجمہ نکال سکیں اور وہ ترجمہ یہ ہے۔

یونان کے دیھیاں اڑ گئیں چوتھے سے باہر یونان نے جس پہلے پر گونا بیت بڑے شور سے اپنے اس جابر کی مزاحمت کی کہ
یورپ کی تمام بڑی بڑی سلطنتیں بھی ہلا کر نے میں تال کرتی تھیں۔ ہر ایک شخص کو گواہ سے بہت ہمدردی ہوگی۔ مگر مجبوراً تسلیم
کرنا پڑتا ہے کہ آغاز جنگ ہی سے میدان کا انداز سے مستقل طور پر یونانیوں کا چپٹے پھٹا اور معاً ایک ہفتہ بعد تمام طاقت کا قطع و قسم
ہو جانے اس قوم (یونانی) کا نہایت دردناک نظارہ جو باہمی پہلے پہلے اپنی دونوں میں اپنے دارالسلطنت کی سڑکوں پر جنگ کیوں
جوش و خروش رہی تھی۔ سب سے بڑا کہ بدستوری یہ ہے کہ انگشتی ترکوں کی اس فتح و نصرت کے کا نامہ کار اثر اچکل کوڑ و دیتھہ جزیرہ زمین
پر ہو گا کہ انکی وقعت بحیثیت ایک جنگی طاقت کو اور انکی منزلت اور تربتہ مشرقی یورپ میں بہت ہی بڑھ جائیگا۔ چنانچہ یونان کی فحمت
کا صریح نتیجہ یہ کہ اسکی جنگی شہرت بالکل نہایت دبا ہو ہو گئی اور پولیٹیکل خیریت کے سر پر تباہی اور بربادی اڑ گئی۔ لڑائی چپٹے
سے پہلے تھے کہد یا تھا اس جگہ کے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ یونان میدان بحری میں فوقیت لھیا جائیگا۔ لیکن اگر ترکوں کو دیگر یورپ میں طاقتوں
نے نہ روکا تو خشکی میں وہ یونان کا قطع و قسم کر دینگے۔ مگر یہ پیش بینی تو اچکل ہمارے خواب و خیال میں بھی نہ تھی کہ ہماری پیشہ بندی
اس قدر تباہ و اس قدر سرفست سے پوری ہو جائیگی۔ خصوصاً پورچو فرطاری یونان کی کر ٹا ہے۔ اور جو صاف ظاہر ہے اس سے یونانیہ
کی قطعی تباہی اور بربادی زیادہ واضح اور صریح ہے۔ لڑائی کے پہلے ایک دو دن تک تو ایسے حال ہمارے سننے میں آئے جسے معلوم ہوا
کہ یونانیوں نے اپنی استادانہ مزاحمت میں اپنی جنگی محل وقوع پر قرار رکھنے میں معجزہ دکھلایا ہے۔ مگر اسکے کو ایف بالکل صاف و قوی لیکن
اگر ہم فتنہ پر فوج کی حرکات و سکنات کو تلاش کریں جیسی کہ وہ اب تک معرض تحریر میں آئی ہیں تو یہ امر ہر جگہ یکساں واضح ہو گا کہ
سمند میں ہر مقام پر معانفتہ یونانیوں کا ہاتھ ہی ہے۔ مگر وہ اس قسم کو دراصل سبیل بحر کو ایک قدم ہی آگے نہ بڑا سکے۔ اور خشکی پر ہر
جگہ ترک ہی حملہ آور ہوئے ہیں۔ اور جو حرکات انہوں نے کی ہے اس میں آگے ہی ٹپے ہیں۔ اس آخری قاعدہ کی ایک بے شمار صرف یہ ہوئی
ہے کہ یونانی اسپیس میں مینیکہ مقابل ٹپے ہیں۔ مگر جسکی نسبت ہم سننے میں کہ یونانیوں کو کہاں بھی آگے ٹپنے میں منزلت ہندو کے
آدھے ہی رستہ میں ترکوں نے نہایت سرعت سے روک دیا۔ آغاز جنگ پر ہی جیسا کہ ہم نے کہد یا تھا۔ تمام سرد اس سرے اس کے
بلک مغرب پر ویسا لکھے و سطیں گریوینا اور مشرق میں کرانیاک میدان کا رانڈائی مگر جس روز سے حقیقت لڑائی شروع ہوئی
یونانیوں کے حملہ آور وہ جنہوں نے دراصل گریوینا پر خود حملہ کر کے ٹل کر مجبور کیا۔ اب تا مگر مدوم ہو گئے اور ترکوں نے اپنی تمام حملاً
طاقت کو انیاکے پاس درو ملونا پر جمع کر دی۔ اور یونانیوں نے اپنی طاقت پر ویسا واقعہ منع آرا اور اپنا پس پر

یہ ہے۔ آج کی خبر لیکن خدا کا شکر ہے کہ جنگی ہیلو جیسا کہ ہم بعد میں بتائیں گے۔ بلکہ ایسا بڑا نہیں جیسا کہ ہندی انسانی اور بہتہ کوئی ناسے ہو۔ البتہ آخر الذکر امور کو لحاظ سے یہ امر نہایت ہی خطرناک اور سخت رنجیدہ ہو حکمران ترک (جہالت تاب سومرا دہی بے صفو سابقہ) اب سے پہلے ترکوں کی سینے کے لال ہی ہم اون کو ایلا سونا پر دیکھتے ہیں جو اونکی اپنی سرحد سے پار ہے۔ اور یہاں وہ نزاروس اور کرانیا کے جنوب مشرق سے درہ لونکے رہتے آگے بڑھنے کی دہکی دے رہے ہیں۔ پھر کئی ان کی سینہ ٹوڑا لائی کے بعد چاکیکہ سنتے ہیں کہ ترک ایلا سونا کی جانب جنوب مغرب ٹرنا دوس پر پونچھ اور گوریوٹرنے اس معاملہ کو اچھی طرح وضع نہیں کیا اس اور نیز یونانیوں کے نہایت سرعت سے لاریا کو ہٹ جانے سے جو ٹرنا دوس کی جانب جنوب واقع ہے صاف ظاہر ہے کہ ترکوں نے ایک اور ہی طرف سے سرحد میں سکراؤ غنیمت کے عقب پڑ جانے سے یونانیوں کی ایک ہیلو کی فوج کو ہٹا دیا۔ چنانچہ سطح پر ایک تہہ اس نائیس بھی وہی فن جنگ کی تبادی کھلی گئی جس کا اظہار تھراٹوٹی پر ہوا تھا۔ مگر لیونڈا کے برعکس اس زمانہ کے یونانیوں کا وہ دائرہ وہی نہیں جو کہ اپنے آپ کو غنیمت کے رنے میں پھنسا دیں اور میدان کا زاریس شیر کھٹ ہمیں ہوں۔ لیکن یونانیوں کی رحمت صرف لاریا ہی تک ختم نہیں ہوئی بلکہ ایک نیک شکل ہی اس شہر تک پہنچ گئے کہ ہم سنتے ہیں کہ آگے بڑھتے ہوئے غنیمت ترکوں کے غورے ہی سنکریشہراور نیز ب ذخیرہ فوجی سامان کا چوڑا کرا سطح ہاگے کہ زمانہ حال کے یونانی شجاع (ہیرا) ڈیوک آف سپارٹا گائے اور ساری فوج پیچھے پیچھے اچھے بھرہرک آگے چلا گیا اور لفظ زرکوس اور نیز نقشہ سے وطن کی ترکی فوجیں اب زرکوس پونچھ گئی ہیں جو لاریا کو جنوب مغرب کو میل پر واقع ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یونانیوں کو ہرگز رہنے اور مطلق گوارا نہیں کی جاتی رحمت میں حملہ آور دن کو اپنا آپ تو ایک قدم بھی آگے جانے دیں۔ یہی حکم کرنا دلچسپ ہو گا کہ یہ کیا سیاب ہوتا دی فن جنگ کی کہا شک ترکی کی خبروں کا حصہ جو نہیں ہو ایک کو اس تھوڑے سے وقفہ میں بھی ماتحت بنا دیا گیا ہے۔ (اشارہ ہوا دم پاشا کے اچھٹ خیرالو غازی ٹھان پاشا کے کہ سروس کے لطف) اور کہا شک یہ جرمن ان فسرٹ کی طرف جنوب کی جا سکتی ہے۔ جنہوں نے ترکی فوج کو تعلیم تربیت دی جو بہر حال فاعہ کچھ ہوا اس فوج نے اپنی شہرت پھر یورپ میں ثابت کر دی ہے کہ وہ تمام سرزمین عرب میں سب سے بڑا کھڑے اعلیٰ درجہ کی رائے والی ہے۔ کیونکہ خود جرمن فوج بھی اس تھوڑے سے وقفہ میں جو اسکو ملا ہے اس تو بڑا کچھ نہ کر سکتی۔ یونانیوں کی رحمت کا دوسرا رپاؤ فرسالاہو جو صوبہ تھلی میں نصف علاقہ ہی بھی کچھ آگے ہے۔ چنانچہ اس طرح ایک ہفتہ میں ہی آداما صوبہ یونانیوں کو مات سے نکلیا۔ اور یہ خود اپنا تہوں ایسی تباہی اور بربادی کا طوفان اپنی سربراہی میں جس کو کوئی واسطہ کوئی معجزہ درکار ہے اور اسے چھ دن کے معرکے میں ان جہان دہک کر یہ سٹار کوئی بات قابل فخر نہایت ناز ہو تو اتنا تو یہ کہ انہوں نے زمر رحمت کا کچھ بیت کیا جو ملے دیکھ درہ تہہ زپوئی و مشہور درہ یونان کا ہر حسین شہر قبل مسیح اکہزار یونانیوں زیر کمان یونانی جنرل لیونڈاس اور تمام فوج سلطنت ایران میں مشہور اڈائی ہوئی تھی ریتن دن تک معرکہ گرم رہا یونانی مطلق زیر ہوؤ۔ مگر آخر کا چوتھے دن ایک شخص دھوکہ دیکھو ایرانی فوج کو پوشیدہ رہتے ہوئے ہارلی دوسرے طرف نکال لیا۔ اور اس طرح ایرانیوں نے جنگی قہر اولاکھوں تک میں اکہزار یونانیوں کو اس درہ میں دو طرف سے بند کر لیا۔ تمام یونانی ڈیسر ہو گئے کہتے ہیں کہ صرف ایک شخص زندہ بچا تھا۔ لیونڈاس بھی ڈیوک آف سپارٹا کہا جاتا تھا۔

ناظرین معاف رکھیں۔ نقل کرکے نہ شائع نہ ترجمہ جسے تمام اچھے آدمی کمال نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جو نہ بچے۔ صغیر و کبیر مرد و عورت سب کو یکسر قتل عام کرنا لاماثبات ہو چکا ہے۔ جسکی یہ ناگفتنی بدمنشی و زوروش کی طرح ہو گیا ہو چکی ہے۔ جو نہ

حاشیہ صفحہ سابقہ) اب ہم کجری لڑائی کو لیتے ہیں اور ہمارے خیالات پر کیا ایک تیسرا لائق موجد ہے۔ یونانی بیڑوں نے سرحد تک ایک حد پر عین کی حد کو اپنی طاقت جمع کر دی اور اپنی حیطہ زو میں یونانی ہر مقام پر کامیاب ہوتے ہوئے یہ ہمیشہ ہیں کہ ترکی بیڑے ایک ڈارڈینلز (درمانیل) میں کھڑا ہے۔ کیونکہ کپتان و سکومند میں جلاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اسباب میں بھی آغاز جنگ سے پہلے ہی ہم کھینچے ہیں کہ ترکی جہازوں کو گولڈن مائن میں پکڑ لیا ۱۲ برسوں کی کڑے کہا ہے ہیں۔ مگر ہم کو یہ امید تھی کہ یہ جہاز اس قدر ناقابل ثابت ہو گئے تھے کہ یہ کپانی بیڑے کی مطلق مزاحمت نہ ہوئی۔ اور شرقی سال پر اس بیڑوں نے جو سہ ہزار ایک لاکھ روپے ہوا تھا پلاٹا اور توحہ کی کو شہر و پور چل گیا۔ اور ترکوں کے انتظامات کسرٹ کو برباد کر دیا۔ اگر یونانیوں نے اپنی طاقت کا تمام تر حصہ ہی بلکہ زیادہ نہ کیا ہوتا تو اب تک وہ صرف اسی قابل ہو گئے ہوتے کہ ترکی مسلسل رسل و رسایل ہی کو منقطع کر دیتے بلکہ اس قدر کافی فوج خشکی پر تیار دیتے جو انکے عقب میں بہت ہیبت ناک ثابت ہوتی کسی بیڑے کا سلسلہ حد و قہ سال بھر پرے ایک فوج کے ساتھ متحد ہو کر کام کرنا محذو کرنا کہ ایک نہایت ہی خوفناک طریقہ ہے جسکا تصور میں آنا محذو ہو سکتا ہے خشکی پر ترکوں کی برتری ہر جہاں تمام تر سب سے بڑا کہ کسی اور امر سے ثابت نہیں ہو سکتی کہ وہ نہایت جرات و اتنی گجائش دیکھ سکتے تھے کہ انہوں نے اپنا سلسلہ رسل و رسایل تمام تر غنیمت کے بیڑوں کی زد میں کھلا چھوڑ دیا۔ اور ادھر خشکی پر یونانی فوج کا یہ حشر ہوا کہ حد ہر ترکوں نے فرج کیا اس کو برباد کر گئے۔ اور حواس باختہ ہو گئے یہ بھی غلبہ کے ایک ایسی فوج کو جسکے انتظامات کسرٹ اسے خفیف ہوں مہی کی ترکی فوج کے اور جگہ گارہ اور اس رات مار پھوجو اسکے سامنے آجائے۔ محکمہ کسرٹ کے تباہ ہونے سے بھی چنداں وقت نہیں لائق ہو سکتی۔

اب ہم مغربی سال کی طرف پھرتے ہیں اور ادھر بھی یونانیوں کا طریق جنگ اس طرح دیکھتے ہیں۔ یونانی فوج نے ترکی قلعہ پر دیرسا کو خاموش کر دیا اور سند۔ کو گولڈن مائن سے جزیرہ کا۔ فوج کے مقابل بیڑی اور یونانی خشکی کی فوج کو ایک پہلو کی بھی ریشہ پناہ بنی جو صفینا کی طرف بیڑے ہی تھی۔ مگر یہاں پہر ثابت ہوا کہ ترکی سپاہ کا دل و گردہ تمام محنت و استعداد فن جنگ سے بڑا واسطہ ہے۔ یونانیوں کا نہایت ستیا محنت متبادل کیا گیا۔ اور ابھی آرمسفری سٹاک انہوں نے شکست فاش کھا لی۔ اس طرح صاف ظاہر ہے کہ اپنی بیڑہ کی مدد یونانیوں کو سرحد کو ہر ایک کنہ پر پہنچا طعنہ جنگ کے فائدہ رہا ہے۔ مگر اس فائدہ سے ترکوں کی جنگی قوت کی برتری کے مقابل میں کچھ نہ آتا۔ آبیاری و شفق پر دو گئی موقوفوں پر ہر کوئی تھکے ہیں کہ ترک بیڑا طوقہ خاند۔ رسالہ اور تعداد کو یونانیوں کو دیر جہاں بڑے کہیں مگر یونانیوں کو ہر طرح محذور رکھنے کی تمام خوش قسمت کو مد نظر رکھ کر یہ بھی سمجھ کچھ کلام نہیں کہ ساتھ ہزار فوج جو خود اپنے ہی پہاڑوں و پہاڑی قلعوں کو کیسے کہوں میں جمع ہوا۔ اور جسکے پہلو پر ایک خوفناک بیڑہ ہو جسکے سامنے غنیمت کا عقب تمام تر اس سرسبز اس سرے تک زویم کہلا ہوا ہو یہ قوت ہی چاہیے کہ وہ اچھی طرح لڑتی نہ کہ یہ سیدھی گہر کھاتی۔

اگر یونانیوں نے نہ اذخیف سبھی کچھ عرصہ متکا بلکہ ہوتا تو ریاستہا بلقان میں شور و غوغا نہ دیکر آنا تھا ظاہر ہے۔ اور شرح

صورت سخت دشمنی و درندہ حیوان ہو چکے نام کو ہی سنگر بن پر لڑ رہا تھا ہے۔ جس پر اسی اگلے دن انگلستان کے وزیر اعظم نے سخت غضب آئی اور وہ نیکی پیش گوئی کی تھی۔ جبکی ظالمانہ سرکشت کو لگام دینے کے لیے عین اس وقت بھی کل یورپ نہایت جا ملے لارڈ اسبری کی اس تقریر کی طرف اشارہ ہے جو اس نے نومبر ۱۹۱۹ء کو لارڈ امین کے سالانہ دعوتی جلسہ میں تمام گھنٹوں کی تھی۔ یہ تقریر بعد رہا رکس بہت سارا عہد حکومت میں راج ہے۔

فقہہ حاشیہ صفحہ ۲۳۵) اغلب کہ ترکی فریج کو عقب کی آبادی اس وقت پر اپنے ظلم کرنے والوں (ترک) کو بر خلاف علم وفات بلند کرتی بلگیر کا اپنی فوس جمع کرنے کی بجلی دینا اورم ابانیں بلالین کا بغارت کرنا ایک ایسے طوفان پر وال میں جو ترکی کے پاس ہونے کی پہلی ہی آثار پر اچھے سر پر ہوٹ پڑنا جس طرح بزدل یونان سرنگون ہوا ہے اس کو کوئی موقع اس امر کی کچلی کا نہ ملا اور اب یہ کہہ سکتے ہیں کہ بلگیر با فوس نہیں جمع کرے گی۔ طاقتوں نے مہفلت کی ضرورت پر غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ پہلے یہ قرار دہنی کہ یورپ کی تمام طاقتیں اس وقت تک بڑ لوٹ اور صلحہ ہیں۔ جیتک کہ کوئی فریق جو خود خواست نہ کرے۔ بلگیر و قحط کا رخ پٹنے کا خیال کر کے ڈرنے لگا اور اب اکیلے جرمنی کا خیال ہو کہ یونان کو ابھی اور سبق سیکھنے کی ضرورت ہو کہ وہ آئندہ نصیحت و تربیت کو متابعت و قبول کرنا سیکھ جائے طاقتوں کی مہفلت اسی لایہ ہے کہ اب اس کیچپ سوال کی گنجائش ہی نہیں باقی رہی کہ وہ مہفلت کب ہوگی۔ اب ہم سب جو کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اب ترک بھی اپنے مظفر و منصف کو چیر رک جائیگے یا نہیں۔ کم از کم ممکن ہو کہ کیا ملی سے نہال ہو کر یہ اس سے نکال کر دیں اور اس کا کار کا یہ مطلب ہو کہ کر ٹکی کے مقابلہ پر ایک متحدہ عام جنگ ہوگی۔ اور سب سے بدتر یہ ہوگا کہ طاقتوں میں نفاق اور پھوٹ پڑ جائیگی۔ اور تمام یورپ تہ و بالا ہو جائیگا۔ بہر حال ہم اب انجام کو آغا نہیں پہنچ گئے ہیں۔ اور یہ کہ یہ نہ انجام یورپین جنگ کی صورت نہیں اختیار کر گیا۔ ہر شخص چند ذرا تیز تاک و قحط کا انتظار کر گیا کہ کچھ یار کر کے طرف پٹنے سے گزرا کہ کی طرف پڑے۔ یونانی اب اس معاملہ کو سہل نہ کرے اور ان کی جنگی شہرت ایک مرتبہ پھر تمام یورپ کو دھلے باعث بنی اور ترخہ بنی ہے۔

ہم عصر روزانہ اخبار رسول مؤرخہ ۱۲ مئی میں اکو لیدنگل آریککل شایع ہوا ہے جسکے دیکھنے اور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اخبار مذکور یونان کی شکست اور ترکوں کی فتح سے اس قدر کھسیا نامور ہو گیا کہ اسکے حواس بھانپیں ہو۔ اپنا زہرا لگات اور ترکوں کو کوتا ہو اور غصے کی اس حد تک پہنچا ہے کہ سرزمین کے سوا کوئی طرح وہ اپنا اڈا اپنی ہم نہر بلطونوں کا غنیمت اور مارا نہ چھپا سکا اور ہمارا در کال عال ٹرکی نے اسکے اپنے ہی منہ سے وہ باتیں دریافت کر لیں جو پہلے گو وہ عام طور پر کل سلسل کو معلوم تھیں وہ ظاہر کرنا پند نہ کرتا تھا اور انکا عام اور کھلے پر ظاہر کر دینا بعد از مصلحت خیال کرتا تھا لیکن جو برتن میں تہ ذہبی آہیں جو کھلتا ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں چھپکے آخوش یہ سپید خود آہیں حضرت کو سہنے سوا نشانہ نہ تھا اور ہو گیا۔ خدا کا راز مذہب الاسباب ہے جس قوم اور ملت پر وہ اپنا قہر نازل کیا تھا پتا ہے وہ خود ہی انیس سے ایسا سبب پیدا کرتا ہے کہ نظر ہر تہ ذہیل معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن انجام کار اسکا نتیجہ جانتے تباہی اور مرگ ونا ہو گئی کہ اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہ اثرات نشانہ

اور قطعی فیصلہ کی تجاویز دینا میرے سوجن میں صرف بتایا جاتا ہے۔ یہ شخص فرمان و خندان اپنی دیکھتوں اور سودی جہادوں کے ایک چوٹی سی عیسائی قوم کو پانچ سو سالوں کے لیے لگا کر تیار کیا ہے اور دھوکا تو عیسائی بادشاہ ایک طرح سے عیسائی بیڑے میں گھونٹا ہے۔ گو سول نے دیگر اقوام کو غیرت اور جوش لالہ کے لیے کی ہیں لیکن اس امر پر متعجب کو یہ نہ سمجھا کہ عیسویوں نے خلیفہ المسلمین کو ملک پر چلنے والے بندے اس عہد سے (جس سودہ فریاد کر رہا ہے) ہی آگاہ ہیں) دہن ہو جائیگا تو وہ اپنی تعزیت اور دین تین کی حفاظت کے لیے کیا کیا کچھ نہ کریگا۔ لیکن جب اٹے دن آتے ہیں ایسی ایسی باتیں فتنہ ہو ہی جا یا کرتی ہیں بقول حضرت ابن عباسؓ میرے سمت کی برائی نہیں ماتی یہ مجھ ہی ہوئی تیرا ہی نہیں جاتی، دیگر آئے جہاد کا لگ الا پنا سرخ کر دیا ہے۔ لیکن ہم بڑے دعوے کو کھ سکتے ہیں کہ وہ ریاستیں جو کانا نام لے کر لفظ جہاد وہ اپنی نعم سے نکال رہے اور بیان کرتا ہے کہ وہ محض کسی پولیس کی وجہ سے اس جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس بے تعلقی کا اندازہ حضورؐ نے غلط قیاس کیا ہے وہ ریاستیں جانتی ہیں کہ پرنے جہاد کے لیے کیا کیا کام ہو چکے اور کھلے انکے چر ڈھیر دل و شاہ انگشتان جو کل دول یورپ کی نوین جمع کر کے بیت المقدس کو مسلمانوں کے اقد سے چھوڑنے کے لیے صلح الدین پر حملہ آور ہوا تھا) صلح الدین کی فوج ظفر موج کو اس نے لومٹی کی طرح دم دبا جاگ کھڑے ہوئے تھے۔

ہم سول تو درخواست کرتے ہیں کہ وہ آئندہ جہاد کے مسئلہ کو نہ پھیریں۔ غالباً آپ کو یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اگر بد دل نے جہاد کیلئے حضرت سلطان اعظم امیر المومنین و خلیفہ المسلمین درخواست کی ہے اور نیز ایران کی ۱۹ ہزار فوج خادم الشرفین کی خدمت کیلئے سرحد آرمینیا پر منتظر احکام کھڑی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دول اٹھا کر لینے کو دینے پڑ جائیں اور بچاویں نازنین لیدیاں باپ (سنگاری) کی تائیں خوشی کی راگ بجانے کی بجائے اپنے سروں کو بالوں کی تائیں بنائیں اور جیسا کہ فلورن کی شکست و تمام کھا لینا تمام کدہ ہو رہا تھا تمام یورپ ان پری پیکر دس کے بنیوں اور لوگوں سے منہ نہ جانے۔ ہم اپنے معزز بھروسے التجا کہتے ہیں کہ اونچی یہ آہ و زاری اور شیون کا کسی کام نہ آئے گا مگر بہتر تو یہی ہے کہ وہ بجائے ایسے مضامین شائع کرے کہ اس حال کے شہرہ کی تائید پر بلکے سامنے پیش کریں۔ چونکہ دوسرے شخص کاٹنے انہیں غور ہی طرز کلام سے ادا ہو سکتا ہے لہذا ہم سول کا ترجیحاً ذیل میں درج کرتے ہیں۔

”غنائم و فتنہ“۔ ”دو کوکس“ (یونانی اقوام کا) جو تکتا اور سلطان کا جنگ کو روک دینا۔ یہ فتنہ جنگ کا اختتام خیال کیا جا سکتا ہے اگر تمام طاقتیں بالاتفاق کارروائی کریں تو اب صرف غنیمت کی تقسیم باقی ہے۔ اگر کوئی وقتہ جنگ کو کسی موجود مدد دہی پڑنا اور لاپیش نہ آگیا تو غالباً یہ کار نامہ تاریخ میں پہلے جنگ کے نام سے یاد کیا جاوے گا کیونکہ جیسا کہ ہم نے لاریا سے اچانک تاجت کو وقت لکھا تھا۔ یونان کی نہایت علاقہ یقین کر لیں گے تھی۔ اور تو کوئی فضیلت تسلیم ہو چکی تھی۔ اور جو کچھ کہ انکے بعد وہ قہر و محض تاج کا آشکارا ہونا تھا۔ اس وقتہ جنگ کے عرصہ میں کوئی چیز سوار کوں کی اعلیٰ قدر کے معلوم نہیں ہوئی جو شاید یونانیوں کی غیر استقلال کی وجہ سے کہ وہ سلامتی کا کوئی ہتھ قاپوش لاسکتے تھے۔ تو کوئی طرفداری کا ایک بڑا جزو تو کوئی فوج

اوسکی ادا کر رہی ہیں۔ بلکہ اونیسے ایک تو اپنے فسر اولین صف جنگ میں لڑنے کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ خدا کی شان اور نیکو قسمتی آج یہ دستور پیش نظر ہے جسے کوئی عیسائی شکل ہی اعتبار کر سکتا ہے۔ مسلم دشمن جو صدیوں کی بہادرانہ مسابقت اور جدوجہد کے نتیجہ صحت بخش (کا کثیر التعداد) اور جو ہے سلطنت عثمانیہ ایک لاکھ ستر ہزار یونانی فوج کے مقابلے میں جس میں کل قابل جنگ آدمی شامل ہیں سات لاکھ فوج میدان جنگ میں لاسکتی ہے۔ البتہ ترکی تھیلی کی دور دراز سرحد پر اپنی تمام فوج اکٹھی نہیں کر سکتی۔ تاہم یہی ظاہر ہے کہ آجکلہ یہ فوج نسبت یونانیوں سے بہت زیادہ ہے یعنی یہی ہزار کے مقابلے میں دو لاکھ ہیں۔ ایک مقابلے میں دس سے زیادہ۔ اور اس نے اپنی اس یاد دہانی کو ہر موقع پر پورے پورے استعمال کیا ہے۔ بار بار دورہ یونانیوں کو لارسیا۔ ویلیٹرینو فرسانہ۔ اور ایلین کرکٹ و کوکوس ریفج کو اسطرح بھیدلایا ہے کہ یونانی فوج اس میں گھر جائے اور اس کا عقب خوف زدہ موجدائے کی ملکیت پر عائد کیا ہے اور ہر ایک موقع پر صرف خوف ہی کافی ہوتا رہا ہے۔

اب خور و واقعہ کو یونانی پہلو پر چلیے۔ ظاہر ہے کہ محض ایک مجتہد انھوں نے پیشہ رکھے کہ وہ لڑائی کرتے ضرور اس فوج کے اندازہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تعلقینیاں کر لیں ہر گاہ کا کھانا پینہ دیو گئی احاطہ تجسس و بہت دور نہیں ہو۔ ترک سرحد تھیلی پر اپنی فوجی دستوں کو جو کیس وقت یونان کی طرح ترکوں کو غلام اور ادنیٰ رعایا تھے۔ اور اب یونانیوں ہی کی طرح اوجھی ہر ایک مشکلات کو ناپیدہ آٹھانے اور گندہ شہ ظالم کا بدلہ لینے اور اپنے نہر نشین فوائد کے حاصل کرنے کے لئے مشتاق رہتی ہیں گھڑے ہوئے میں سروریاں لگیا رہا اور باغی نیکو بھی ترکی پر چلنے کے وہی بوہٹ کھڑی ہیں جو یونانی رکھتے تھے۔ ہر ایک جگہ اپنی حدود کے پرے یونانی اپنے ہزار ہا ہم منصب اور ہم ملک آدمیوں کو دیکھتے تھے کہ ایک ہنسی کا ذرا اور ظلم گورنٹ کا جو اچھے کیلئے بڑی بے مہربانی سے تملایا رہا اور ان کا ایک ہی وقت اس جو جہاد میں شریک نہ بنا اس امر پر محمول ہے کہ قومی رضا کو ان کے سرداروں اور وزراؤں نے ٹپکھ دوڑا دینا پس نے رکھ رکھا جو کہ اپنے مریضوں کو باقاعدہ احکام کے جو یورپ کے بادشاہوں ہی میں سے ہیں فرماں بردار ہیں برومانیا جرمنی کو کچا کام کا پابند ہے۔ بلکہ یار اور باغی نیکو روس کو اور سروریاں کی سرپرستی میں ہے۔ لیکن آغاز جنگ کے وقت یونانی یہ امید کرنے کے ہر طرح سے حذر رہے کہ لوگوں کے جذبات اور سچے دین کا جوش اور عادیوں کی موروثی نفرت بادشاہی ڈپلومیسی یا دور اندیشی کو مقابلے میں بہت زبردست ثابت ہوگی اگر ریاستہائے بلقان ایک ہی وقت اپنی قسمت یونان کے ساتھ ہلستہ کر دیتیں تو جنگ کسی اور صورت میں واقع ہوتی

رومانیا کی فوج بوقت جن ۵۰۰۰ ہزار ہے اور ضرورت کے وقت ۸۰۰۰۰ ٹیرٹریل فوج میدان میں لاسکتا ہے۔ بلگیریا کی فوج بحالت امن ۴۰۰۰۰ اور جنگ کے وقت ۲۰۰۰۰ ہو سکتی ہے۔ سروریا بھی اسطرح ۲۰۰۰۰ اور ۱۰۰۰۰۰ فوج تیار کر سکتا ہے۔ باغی نیکو کے پاس جیسا کہ یہاں بلقان میں سب سے چوٹی ریاست ہے کوئی باقاعدہ فوج نہیں لیکن وہ ضرورت کے وقت ۵۰۰۰۰ فوج تیار کر سکتا ہے۔ اسطرح یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ یہ ریاستیں ملکر ترکی کی فوج سے جوہ میدان میں لاسکتی ہے کہیں زیادہ ہو سکتی ہیں۔ مزید برآں ترکوں کو دشمنوں کو ملک میں جنگ کرنا پڑے گا۔ جبکہ تمام صوبجات انکے چھپے نہایت کر رہے ہوں گے

بلقان کو تمام حصوں سے بچھتا ہو گئے تھے۔ اب پھر روپ میں اتحاد جیتنے سے پیش قدمی کر رہے ہیں۔ ہلال صلیب کو دیکھنے
چاہئے کہ یہ سبھی دنیا کا مقدس نشان اب نشانِ فتح و ظفر نہیں رہ گیا۔ قسطنطین دہائی قسطنطنیہ کو فرشتوں نے آتش بڑھ
بقیہ صفحہ گذشتہ کو قیام عملی ہو گا اور مسلسل سالوں سے دو دو ہو گا۔ اور کوئی سبزہ جہازتِ خراب اور ذریعہ ہمہ پہنچانے کیلئے
موجود نہ ہو گا۔ یونانیوں کی پالیسی ظاہر تھی۔ یہ صرف ایک ٹھیکہ لڑو تھا جس تک یہاں تباہی نہ ہوتی تھی۔ جو جس نہ ہو جائے اور
وہ کھلے طور پر دیکھی طرف ہونیکا اظہار نہ کریں۔ یہ بات لاریب ہو جاتی اگر یونانی اپنے خیال کے لحاظ سے متعادل سے مقابلہ
کرتے اور لاریا کو ملیو نہ کر دیکھتے۔ لیکن جس گھمبلی نے یہاں اون کو قابو کیا۔ یہ اون کی کوشش کوئی سخت نہایت تھی۔ اور یہ
وہ اپنی حالت سنبھالنے کا قابل ہو گیا۔ اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یونانیوں نے نصف نتائج متعادل ہونے کی وجہ سے وہ موقعہ کو کھو
ہے جسکی وہ پہلی ہی دیکھنے ہوئے۔

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ وقت کے شرف کا مردار اس لیرا نہ جاندار کی غیر متوقع اور ناخوشگوار اظہار سے کیا حاصل کر سکتا
سلطانِ باقی وہ وہ مطالبات کرنے میں جسکی اسے ضرورت ہو بہت مغرور نہیں۔ تاہم اس کے تمام صوتی سولہ کرور روپیہ اور
رعایت بین الاقوام کی خبریں کے مطابق اس کے بقدر نہایت ہی قابلِ گرفت ہیں۔ صرف سوال یہ ہے کہ کوئی سلطنت اس قدر
کوفائی سخت قرار دے کر بند کر دے اور وہ پھر خود بخود اس سوال میں الجھ جائے گا کوئی دو سلطنتیں ایسا کر سکیں۔ ایک پر جوش اخبار لکھنے
دوں بیان کیا ہے کہ اتحاد دیکھ پ کیا ہے۔ بین مطلق اچھا۔ دو علامہ اور ایک بڑا۔ اور یہ بالکل بیکار ہے۔ مطلق العنان
ایک سترہ اور علاموں میں سوا ایک اٹلی اتحاد و ملائکہ کے روستے جرمنی سے ملے ہوئے ہیں۔ فرانس و مسک غلام ہے۔ اور انگلستان لاڈ
سلسلہ کی اس قسم دیکھی کہ جو کہ وہ تہہ کی نہیں کہہ سکتے۔ جب تک سلطنتیں متفق نہیں ہو سکتے۔ اسلئے صرف یہی دو
نوجوان شہزادے ہیں جو اس واقعہ کیلئے کسی کام آسکتے ہیں۔ اس کا کافی ثبوت اس امر سے مل سکتا ہے کہ سلطان نے
سفیروں کو متفقہ نوٹ پر کوئی نوٹ نہیں لیا اور اردوس کہہ چکے ہیں اسلئے اسے قطعاً جنگ بند کر دی ہو۔ جرمنی نے سلطان
کو اول درجہ کو بدستور ہے۔ اور روس نے وہاں کو سب سے تباہ بلقان کو رو کر دیکھا۔ بات یہ ہے کہ یہ دو مطلق انسان اپنی دستکاریوں کو
نتیجہ کو کافی طور پر ڈھکیں؟

اس مسئلہ کے پھر میں ایک نام لکھا۔ قسطنطنیہ اور خلافت کی حقیقتی اندوہی جانب کو علامہ علم اور سلطان کو ذاتی وقت
کی وجہ سے عبداللہ کوپ کی عام رائے کو سمجھتی ہوئے۔ ملاحظہ نظر پیش کرتا ہے لیکن یہ بھی اقرار کر لینا چاہئے کہ یہ شخص ہے جو اپنی رائے
کا روائوں اور جنگ کی سخت آزمائش سے اپنی پالیسی کو ختم انجام کو ساتھ نہایت مستعمل ہے۔

یہ رائے نگار خیال کرتا ہے کہ بعد اول درجہ کا ڈپلومیٹ ہو چکی آپریشن نظر ایک بڑا خیال رہتا ہے۔ جسے ہر ایک امر میں
اسلام کا خلیفہ بننے کا خیال اسی مطالبہ کیو آرمینیا یا ہشاکو چلا کر خاص قسطنطنیہ کو اردوں میں مسیحائیوں کو قتل کا اندازہ سوچ کر لیا گیا
ہے۔ ان راجہ سواروں پر ایک دفعہ اس مسلمان آبادی میں جوش پیدا کر دیا جائے اور انہیں اس بات کا خیال دلا دیا کہ یہ عیسائی مسلمانوں کے

دیکھ بشارت دی تھی کہ ”اس نشان کی بدولت ہر وقت فتح و نصرت تیرے ہمراہ رہے گی“ آج یونانیوں کیلئے جیسا کہ تمام یورپ شاہدہ کر رہا ہے عیسائی مسیح کی صلیب پر مصلیٰ رکھتے ہی ”اسکی بدولت تو شکست باب ہوگا قتل کیا جائے گا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جو ایک جنگی زمین پر قدامت دشمن ہیں۔ دس ہزار عیسائی خاص قسطنطنیہ میں سفیروں کی انہوں کو سامنے قتل کر دیئے اور کوئی شخص سزا بابت نہ پایا۔ پہلی جگہ پر ایسی ہی دیکری اور دوسری جگہ پر ایسی کامیابی نے صرف اسکے اپنے ہی ملک کو مسلمان کی نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی تعریف کو اپنی جانب کھینچ لیا ہے نیز تہذیب ہندوستان بھی اسی قدر اس تعریف کی بڑ بڑاہٹ کو جس سو فیصد ترک کی کو مبارکباد دیکھتی ہے۔ سنا ہے۔

قدیم کوتاہ سلطان نے ایک نئی جوش کی پالیسی اختیار کی جو اور خاقانوں کی مقبوضات کو گاہے گلے پیچھے کر کے بے نقص رکھ کر اس کے دیکھنے میں مصروف رہی ہیں کہ اس کی پالیسی پر مشرق و مرقعہ کی رگوں میں نئی زندگی پونجی ہو لڑائی کے چھڑ جانے سے پیشتر پھر کتنا مزگ کرنے تحریر کیا تھا کہ فوج کبھی ایسی سلع یعنی ادنیٰ میدان میں ایسی ہم کے ساتھ ڈالی گئی تھی۔ اور نہ ہی سطح پر اسباب ہم پہنچا گیا تھا۔ یہاں گذشتہ چند ہفتوں کو عرصے میں ڈارڈنیل کی مورچہ بندیاں گذشتہ دو سال کی نسبت اب ڈنگنی مضبوط ہیں اور دیگر سرحدی قلعہ بات کرپ تو بول سو خوب مسلح کیے گئے ہیں۔ سیطرہ قسطنطنیہ کی چٹان لائن کی مورچہ بندیاں جو بحیرہ اسود کو لیکر مار وراکھ پہنچتی ہیں مضبوط اور مسلح ہیں۔ سلطان کا یہ مدعا ہے کہ جنگ کو روکے رکھو اور اپنی تمام تجارتی ڈپلوماتک ہنرمندی سونا بے چلا جائے۔ لیکن وہ جنگ کی ضرورت کیلئے تیار ہو اور اسے یقین دلادیا ہے کہ جنگ کی تیاری کرنا اس کی ایک ضمانت تھی۔ سلطان کہی ایسا مضبوط نہیں ہوا۔ جیسا کہ وہ اس وقت سے گذشتہ تین ہفتوں کے واقعات کو اس اندازہ کی حرف بحرف تصدیق دیتی ہے۔ اور اگر سلطان گذشتہ تین ہفتوں کو پیشتر مضبوط تھا تو وہ اب کیسے جب کہ یونان تین ہفتوں میں فتح کر لیا گیا ہے۔ اور اس کی فوج کی جنگی شہرت پھر اگلے درجہ پر قائم ہو گئی ہے ؟

اب یہ سوال پوچھنا باقی ہو کر ان دو شہنشاہوں میں سے ہر ایک کو اس نئی اور مشرق میں خون کا سلطنت کو دلیری دینے اور کیا حاصل کرنا ہے۔ وہ بحساب فوجوں کو کھلاؤ گئے ہیں جو کہ بالکل نئے دائرہ قدرت سے باہر ثابت ہو گئی ہیں۔ اور اب وہ دونو ایک ہی وقت اس نتیجہ پر پہنچے معلوم ہوتے ہیں کہ اب انہیں نہایت زبردست ترکی سے کچھ حال کرنے کی امید نہیں رہی جو نئی کردہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ سالسبری بھی انکی تائید کرے گا۔ اور جو نئی کہ تیرہ نونوں ملطینیہ متفق ہو گئیں تو پھر یہ ناممکن ہو کہ سلطان کی طرح سے سوائس ڈپلومسی کو جس سے وہ آجنگ اپنا کام لیتا رہا ہے اور انکی مخالفت کرے۔ یہ صرف اس وقت تھا کہ وہ کسی ایک اور سرکاری سلطنت کو مدد دینے کے مخالف کر سکتا تھا۔ اور اسی وجہ سے وہ سلامتی میں قصداً یک طرح کی کامیابی اتحاد کو سطلے نجات ہے۔ تین مطالبوں میں سے جو اسے کئے ہیں رعایت میں الا قوام کی منوخی صرف یونان کو تعلق رکھتی ہے۔ اور اسلئے وہ غالباً قبول بھی کر لیا جائیگی۔ تاوان جنگ ایک کرڈو پٹا سولہ کرڈو سپر کی رقم سے ٹکس فوج کو زیادہ مضبوط بنانا ہوگا۔ اور اسلئے غالباً طاقتیں اسکی مخالفت کر نگلی ایم ریل کا یہ طعنا کہ وہ کوئی تاوان جنگ ادا نہیں کرے گی۔

ایڈاپوٹیا یا جانیگا۔ اور تخت و تاراج کیا جائیگا۔ انگلستان بھی ان طاقتوں میں جو ہاتھ پر ہاتھ رکھے کھڑے نہ ٹانہ دیکھ رہے ہیں۔
شال ہے۔ پس ہم انگریز لوگ بھی اس جرم کیس میں شریک ہیں۔

نقیضہ صفریہ اسمعہ محض فضول ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ ادا کرنے کی قدرتی ہی نہیں رکھتا اور واقعی نہیں ایک کرڈر پونہ حاصل کرنے میں تاراج جنگ کی ادائیگی کیونکہ بہت سی مشکلات پیش آئیں گی۔ اسلئے اسکا غالب نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک قلیل سی رقم کو طے کرنے میں مصالحت ہو جائیگی۔ بانی یہ قبضہ سو قسملی تو سوال ہی میں نہیں۔ لیکن حال بیادوں کو قبضہ کے بارے میں سوچ و فکر لگائی ہے۔ راولپنڈی کو لکھنؤ پہنچے ہی بڑی کوریڈر لگ گیا تھا۔ اور وہ ہی غم غصہ کی سرحد کی کچی ہے۔ اسلئے اس طرف تھوڑی سی پیر کوئی حاصل عہد تو نہیں۔ اب جبکہ تمام طاقتیں متفق ہیں بنیاد ممکن ہے کہ وہ اس و زیادہ منظور لیں گی۔ جتنا کہ ترکی ہی غنایم فخر کو کار کرنے کو لیے لڑائی کرنے پر تیار نہ ہوں لیکن یہ بھی سب طرح ناممکن ہے۔ تاہم غنیمت کی سطح تقسیم کو سچا پڑ تو چھوڑ جائے کہ واسطے بعض حالات میں پھر بھرتی ہو جائے۔ اس اور جنگ کوئی ایک امر فیہ فیصلہ باقی رہ گیا۔ اس وقت تک یہ یورپ کیلئے ایک محذوشت نامہ نہ ہوگا۔
رائلٹری جنسی حسب معمول جیسا کہ اسلامی ممالک کے متعلق اور کا خاصہ ہے۔ اس لڑائی میں بھی عجبے نکچے کے ساتھ نہیں۔
بھیتی ہے۔ جیسے انگریزی اخباروں کو بچت زبرد تو بچ کر لی پڑی۔ بطور نمونہ ایک لکھنؤ انڈین اخبار کی تحریر درج کر دیتی ہے۔
سہ ہزم غیا میں جتنے اسے اچھ پڑدور دل لاکھ چھپا یا نہ چھپا۔ دیوڑ بننے ترکوں کو کہتے اور لکھنؤ کے پراڈ مار کھایا ہوا ہے۔
جنگ کی لڑائی کے متعلق ایسی سب سے اور نو خبریں ارسال کرتا رہا ہے اور ابھی تک کر رہا ہے کہ خود انگریزی اخباروں نے سماجی
لسن طعن کرنا اور ڈانٹ بنانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ۲۲ مئی کے روزنامہ معصر سول میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جسکا ترجمہ بخشم
ذیل میں درج کرتے ہیں۔

”آٹھ سو کھار جہاں یونانی سپاہ کو آخر کار ہٹاؤ۔ ڈو مو کوں کو جنوب جھیل نیر دوکیشک دوسری آواز اور تھروٹی
کے کسیتہ دشمنان عرب میں واقع ہیں۔ اس طرح تین ہفتوں کو عرصے میں جس میں کوڑائی ختم ہوئی ہے۔ یونانی تمام طول و عرض قسملی
سے یعنی ٹپک کی گھاٹی سے لیکر تھروٹی کی گھاٹی تک منہ نہ دیکھا نکال دئے گئے ہیں۔ آف۔ دو دنوں تاریخی نام ناپاک کیو جائز
اب چونکہ جنگ ختم ہو رہی ہے اور جنگ ملتوی بھی کر دیا گیا ہے۔ اسلئے یہ لکھنا یہاں مناسب نہ ہوگا کہ کھٹے دیوڑ بننے جنگ
کے بارے میں ہر ایک تاخیر بھیجے میں یونانی طرفداروں کو یہ نظر رکھا ہے۔ ہر ایک موقع پر جنگ کی ٹھیک۔ پر پہنچنے کے لیے ہر ایک
تاریکی جو اس ملک میں آتی ہے وہی کم از کم تین دن تک چھان بین کرنی پڑی ہے۔ پہلے روز یونانیوں کا یہ اتہاد دیر اور شجاعت
سے لڑنا اور ترکوں کا پس ہونا یہاں کیا گیا ہے۔ دوسرے روز ترکوں کو کثیر تعداد میں اور یونانیوں کو گھر جانے کے باوجود بھی تحریر
کیا جاتا ہے کہ یونانیوں نے دن بھر اپنے قدم مضبوطی سے جما رکھے۔ اور آخر ش کی مصلحت فرزند جنگ کی غرض سے ہر جہت لگے۔
لیکن تیسرے روز طوفان و آند لکھنا پڑا ہے کہ یونانی شکست فاش کھا کر بے سرو سامانی کی حالت میں بھاگ کھڑے ہوئے اور ترکوں
نے بڑی سرگرمی سے انکا تعاقب کیا۔

مسلمان کے ساتھ آیا اسکے پاس گھوڑا زمین یا تھیں کچھ تھا جبریں مار مار کر لے کر گئے نام لگا کر دیکھ کر میں تو خود اپنے میں اوروں اپنے انگریزی رفتار کو لازماً عیش و رقت کو سخت تعجب و حیرت اور شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن جبریں رشک و حسد و اعلیٰ و ارفع تھا۔ اس کی طبیعت ہر وقت مسرور و مستحجہ اور پیشانی خندہ رہتی۔ اُسے محاربہ کو آخری وقت کو بھی چھٹی طرح سے دیکھا۔ مگر آخر مسٹر مانگمری کے ساتھ ہلیروس کے قریب یونانیوں کو بچھیں چھین گیا۔

لاریاسے وادی ٹپہ بہت مسافت پر ہے۔ جب ہم گئے اس وقت دھوپ بھی بہت تیز ہو گئی تھی۔ روڈ بک او چار سو اڑھاروی ہزار تھے۔ اس وقت وادی کو ریں کوئی ترکی دستہ تعین نہ تھا۔ وہ ترکی عیدی چوکیوں بہت بعید تھی اور بدولان محاربہ سے پہلے صرف ایک مرتبہ ترکی فیس اس دلفریب خوشگوار وادی میں دکھائی دی تھی۔ منظر مستعد و چالاک اور ہر جا حاضر و ناظر سیف اللہ بک سے پیشتر لاریاسے ساغسی (چاکراس) تک جا کر واپس لوٹا تھا جاتی و خدہ ہیں راستہ میں کئی یونانی تہان بہت تمام لاریا کو جاتے تھے۔ وہ اون طرح مرتفع ہو جواد ی ٹپہ سے پر زنیروس کے قریب آتے ہی جاتے تھے۔ اور یہ شکایت کرتے جاتے تھے کہ دلاک (والیشی) اور گلیگ (ارنوطی) چھاڑوں سے اثر کرنا دیکھتے ہیں گھس گھس اور ہوشی و پارچاٹ لٹ رہے ہیں۔ انہوں نے کسی کو کوئی جملانی اذیت نہیں پہنچائی۔ مگر چاکراس آتا ہوا کہ نہیں چھوڑتے۔

میری رائے میں تاریخ نگار میں الیشی کوئی نہ ہو گا۔ بلکہ ناصر الہاویوں ہی کو ہی دستہ تھا جو بطور خود چھ لٹ کھوٹ کرنے کو لینے فوج سے جدا ہو گئے۔ یہ تہان دہم پاشا کو پاس پر درخواست کرنے جا رہے تھے کہ دیہات کی حفاظت کے لیے ترکی بانیو کا سپرد میٹھا دیا جائے موضع بابا میں جو وادی کے دانہ پر ایک کلاں تھی جو بہت بڑی مرد باشندوں کو پایا۔ پادری کو ساتھ لیکو ہمارے استقبال کو آگئے آئے۔ اور بڑی تپاک سے ہماری آؤنگٹ کر کے باغیلا کہ ہم ترکہ نسر ہیں باضابطہ طور پر اطاعت کا اقرار کیا اور پھر حفاظت کی درخواست کی۔ ان دیہاتیوں پر اب تک کسی نے یورش نہ کی تھی۔ مگر وہ دیہات ملحقہ پرارنوطوں کی اخت تاز کی خبروں سے بہت ہم رہتے۔ اور ان کو خوف و اپنی تمام عورتوں اور بچوں کو قصبہ ہی لایا میں جو اوسا کی سر بفلک چوٹی پر واقع ہے بھیجا تھا۔ ارنوط دریا کے شمالی کنارہ پر چند میلوں کو فاصلہ پر پستی جاؤ متو۔ سیر واپس آ کر اوسا کے ہلے اہم پاشا کو کل اجناسایا مگر شیر مہر سے ہمارے کہنے سے پہلے ہی دیہاتیوں کی درخواست پر نظام سپاہیوں کی ایک کمپنی کو مل کر دی ہوئی تھی۔ ایک مہنت بعد جب دوسری مرتبہ ہمارا لگد وادی میں سے ہوا تو یہ سپاہی دامن متصرف تھو اور باشندہ کو بڑا ڈسے سب طرح سے خوش و مطمئن تھو۔ ہم وادی کو بچوں بیچ واپس تک جہاں کہ وہ کیے بعد دیکھتے نہایت خوبصورت مرغزاروں میں پہلی شروع ہو جاتی ہے بڑے گئے۔ مگر چونکہ بہت دیر ہو گئی تھی مینی اس کو کل تک جاکے اور بنارین یہ تحقیق کر کے کہ آیا لے کر توڑ دینے جانے کی خبر درست ہے۔ دہر وادی سے ہم سات گھنٹوں میں لاریا واپس پہونچے۔ اس وقت آدھی رات ہو چکی تھی۔ اور سوار و مرکب دونوں سخت تھکاں زدہ ہو رہے تھے۔

ترکی و یونانی نقصان

مسٹر کلارک نے اپنے نامہ نگاری کی روایت کے مطابق جسے ترکی میں کلاوٹرسٹاف میں بہت ہر دھڑلے سے بیدار کی تھی۔ اور بسا اوقات اوسے نہایت ہی اہم خبریں اور غنیہ حالات بتا دیتے جاتے تھے۔ ہر اپریل اپنے لاریا کے قبضہ تک تو کس کو صرف چار سو شہید و مجروح ہوئے۔ یونانیوں کے نقصان کا بھی مسٹر کلاوٹرسٹاف کا اندازہ کرتا ہے۔ لیکن اگر چار سو صرف مقتولین ہی مراد ہوئی اور مجروحین نہیں شامل ہوں پھر بھی یہ تعداد قابل اعتبار نہیں عقل کہی اور نہیں کہ کبھی کہ چار سو سال لنبی سرحد پر ملنا تیسری روایت کا اور دلیل وغیرہ کی جو جائیداد اور خونریز لڑائیاں ہوئیں۔ اوسیں ترکوں کو صرف چار سو آدمی ضائع ہوئے۔ اگر یہ تعداد درست ہے تو ان لڑائیوں کو نہایت ہی سخت ہونے کے متعلق جو حالات دو نو فوج کو ہر کاپ نامہ نگار اخبارات میں شائع کرتے رہے تھے۔ انہی صداقت پر سخت حفا آتا ہے۔ میری خیال میں لڑائی کو پہلے دو مہینے فریقین کا نقصان دو ہزار سے کم نہوا جنہیں سو تختینا پانچ پانچ سو آدمی دو نو طرف سے قتل ہوئے۔ اور باقی زخمی۔

ادیم کی بہانہ سازی

ادیم پاشا کو جب لاریا کی خبر پہنچی تو انہوں نے فوج کی ترتیب جدید کیلئے ۵۲ ہزار پانچ سو بجانب جنوب غرب اور ترکیا کو نصف اہل قلعہ رہنے کا حکم ملا۔ نشاط پاشا اور دوسری ڈویژن کو خیری پاشا کے میسر پر پیش قدمی کرنے کا حکم دیا گیا۔ مدوح پاشا اور تیسری ڈویژن کو لاریا جانے کی بہت کرکھی۔ اور پانچویں ڈیویژن کو چھٹی ڈویژن کے ساتھ کوزیر کمان تھی۔ لاریا کو بائیں ہاتھ کی طرف سے چکر کاٹ کر شہر سے پانچ میل بجانب جنوب کھٹ میدان میں ٹہرے۔ ڈولنے کا حکم ملا۔ حیدر پاشا اور چھٹی ڈویژن کو جسے ملنا کی لڑائی میں سب سے زیادہ کام دیا تھا۔ درہ میں اور اسکے ارد گرد سے چکر لگایا۔ کیواری ڈویژن کو بھی بجانب جنوب پانچویں ڈیویژن کے کھٹے میدان میں قیام کرنا حکم دیا گیا۔ مگر افسوس کہ کارروائی سب سے مقدم اور ضروری تھی۔ وہ نہ لگئی۔ میزولینوپور جو یونانیوں کو نئے خطہ فتح پر نہایت اہم مقام تھا۔ ان فورہ جمعیت کثیر پیش قدمی کرنی چاہئے تھی جو نہ لگئی۔ وہاں دو لوہ۔ فرساولو لاریا کی رگڑوں میں پھنس گئے۔ اور لاریا کی تسخیر کی خبر پہنچنے پر حالات اب نے تیار کچ ۵ اپریل ۱۹۱۹ء کو الا صوفیہ لشکر ہمایوں کو کمانڈر

مارشل ادیم پاشا کو جوہ ادنی بہادری اور غیرت اور علاقہ خدمات اور صداقت کے نشان امتیاز اور جو غیرت و شجاعت اور علاقہ خدمات کو الا صوفیہ لشکر ہمایوں کو پہلے ڈویژن کو کمانڈر جنرل خیری پاشا اور دوسری ڈویژن کو کمانڈر جنرل نشاط پاشا اور تیسری ڈویژن کے کمانڈر جنرل حیدر پاشا اور پانچویں ڈویژن کے کمانڈر جنرل حقی پاشا اور چھٹی ڈویژن کو کمانڈر جنرل حقی پاشا اور چھٹی ڈویژن کے کمانڈر جنرل جدی پاشا کو مع نشان شہانی عطا فرمائے گئے۔ اسی طرح سے لیکن پہلے شہانہ کمانڈر کو جنرل شہزادہ گارڈن شہزادہ کی درخواست پر عثمانیہ جنگ کو چار سو مجرمین کی تہذاری کا نام لکھ کر والا صوفیہ سپتال میدان گلستان کو کمانڈر کی اجازت دی گئی۔ مگر بعد میں کمانڈر کو اپنے شاخا کو بہت لڑائی چاہیے کہ وہ کو کس عمارتیں ہی دوسری سو مجروحوں کی تہذاری لکھی اور

ملتی ہیں۔ ولستیکو کفتح ہوتے ہی دولہ تو تقریباً اور فرسائوس قتل گئے پناہ ہو جاتا۔ اور یونانی کہی انکو بچا نہ سکتے۔ اور سپر کوئی کلام نہیں کہ اگر ترک فے الغور بہاری جمعیت کو ساتھ ولستیکو چمک کر دیتو باغلب وجہ بلا مزاحمت اس کمال اہم موقعہ پر قابض ہو جاتے۔ دس دن بعد حکمرانے کا یہ نتیجہ ہوا کہ اہم پاشا کو ولستیکو کی سولہ لکھی کو نکالنے پر کئی سو ہزار آدمی ضائع کرنے پرے۔ میں شہر کچھ مدت میں یہ عرض کرنے سے بچو گا کہ وہ اپنی فوج میسرہ کو بلا توقف ولستیکو اور دولہ پر پڑاویں۔ شیر محمد نے فرمایا میں تمہاری صلاح سے خلاف نہیں کرتا۔ کریمیری تجویز یہ ہے کہ بظاہر ڈر پوک بنکر اور جلد بحدہ شیعہ کی نہ کر کے یونانیوں کو کھیلے میدان میں جکر لڑائی کرنے کا حوصلہ دلاؤں۔ یہ بہتانا فضول ہے کہ یہہ تجویز بالکل خود ہیودہ تھی۔ یونانی شجاعت اور اوصاف سپاہیانہ میں ناقص اور ان کی معرکہ میں مگر عیاضی اور مسکاری میں کمال سنگاہ رکھتے ہیں۔ وہ ایسی ہوقوی کب کر سکتے تھے کہ اپنے محفوظ پیلڈی موقوف اور مورچوں کو چھوڑ کر گھست مہوار میدان میں اہم پاشا کے مقابلہ پر آجالتے اور اسے یہہ موقعہ دیدیتے کہ وہ انہیں بالکل معدوم کر دی۔ اہم پاشا کا یہ خیال عجیب تھا کہ خیر تھا کہ وہ بیکاری سے یونانیوں کو دام فریب میں پھنسا سیکے گا۔ کیا وہ اندہ ہوتے اور یہ نہ دیکھ سکتے تھے کہ پاشائے موصوف کو پاس نو ہزار شاندار عثمانی موجود ہیں۔ اور نیز کیا وہ میدان تہذیبی کے دہن پر رکوں کو جو بہرہت ہی اچھی طرح سے نہ دیکھ چکے تھے کہ پھر کھلنے میں انکے سامنے آنے کی جرأت کرتے۔ ایسے ہیو کم عمر لڑکے کو بھی یہ خیال نہایت عجیب معلوم ہوا۔ اور ہم بھی جبکہ ایکرات از حد متین اور کم گو شیر نے خلاف معمول بڑے جوش میں اگر اپنی تجویز کی توفیع و تشریح بمشکل تسلیم کر ورک سکے۔ اسوقت میر جو اور ایس کو سوار و نامہ نگار بھی شیر کے پاس بھیجے ہوئے تھے۔ میر جو خیال میں شیر کے توقف کی دراصل یہہ وجہ نہ تھی۔ اور نہ ہی اسوجہ کہ وہ خود بھی دست ورجہ ہر کہہ رہے تھے۔ بلکہ ہمارے تقاضا پر جو دلیل معذوری کی اور میں سے پہلے سو گئی وہی تبادلی۔ وہ بحقیقت اسکا سبب کچھ اور ہی اور اس عذر سجدہ جہا زیادہ اہم تھا۔ ممکن ہو مقرر باعث سامان حرب اور کولہ بارود کی قلت تھی۔ اہم ایسا خوش اطلاق اور فاضل آدمی ہو کہ میری رائے میں وہ جواب دینے سے انکار کر کے دوسرے کی دلکشی کرنا کہی نہ کر کے کسی کسی حجت سے اسے خوش کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔

اس موقعہ پر یہ تبادلیا مناسب معلوم ہوتی ہے کہ اہم پاشا سے بڑہ کر شریف اور کمال فضیلین کہی عالم خیال میں بھی نہیں دیکھا جاسکتا۔ وہ عثمانی شرف کا بہترین و کمال نمونہ۔ باوقار و رحمدل کم گو۔ بہت بازاور ساتھ ہی کمال خوش طبع و ظریف مزاج ہے۔ ہر شخص اہم کا شاخو ان اور اوپر فریقہ تھا۔ ایک ایسا آدمی ہے جسکو وعدہ پر تم کمال بہرہ دے کر سکتے ہیں۔ اور جو اپنے عزت و ناموس پر ذرا سی الزام بابتان کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ سینے اسے نہایت ہی اٹھاک کام کرنے والا دیکھا۔ وہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ کہی سو تے ہی نہیں۔ و دو دو چوہرات گئی اور پلٹ پلٹ بچے صبح کو سویر کے وقت میزا سے بیدار اور کام میں مہمک دیکھا۔ مرن ایک دفعہ میزا کو آرام کر کے سوچا

میں نہیں ملے گی۔ سب پر کثرت تھا۔ اور گرمی نہایت تیز نہ رہی تھی۔ انکے بارہ نے بہت کہا کہ تمہیں بڑے اصرار سے انکو چھوڑ
آرام کرنے کے لیے عرض کیا تھا۔ وہ میری درخواست قبول کر کے ذرا لیٹ گئے ہیں۔ اگر آپ اسوقت انکے بیدار نہ کریں تو
کمال حیرانی ہوگی۔ میں ساری دنیا کو معاوضہ پر بھی ایسے جاکش اور شیریں طبع عسکری کے آرام میں کبھی غفل
ہونا منظور کر سکتا تھا۔ پھر ایسی صورت ملک گوارا کر سکتا تھا۔ جبکہ یونہی شوقیہ ملاقات کو گیا تھا۔ اور ہم کی شب بیداری
کا اس کو کچھ اندازہ ہو جائیگا۔ کہ جبرائیل نعیم باشا کو ولستینور چلا گئے میں ناکامی ہوئی۔ اور وہ پسپا کر دیا گیا۔ تو مسٹر
مائیکل کی اور ایلمن قاصد کے پہلے ماشل کو پاس پہونچاؤ۔ اور سوقت رات کا ایک بجتا تھا۔ مارشل نے الغور انکو اندازہ لایا
اور آدھا گھنٹہ ایک طرف بڑی توجہ کے ساتھ انکے رازی کے کل حالات جزو کل سنتے رہے۔ اور دوسر طرف نقشہ کو دیکھتے
رہے۔ ابھی سوچ طلوع نہ ہوا تھا کہ بارہ ہزار سپاہ کا ایک سالم ڈورین نعیم کی ہزیمت خودہر گیند کی ملک کے نیے
سڑک چلا جا رہا تھا۔

ترکوں کی خوش اطواری کہنے اپنی اقامت کو کل دوران میں صرف ایک موقعہ پر ادھم پاشا کو آزدہ
بابائی شو شکایت کی کہ عثمانیہ سپاہی تفسلی پر سخت ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ ایسی میرج بے بنیاد اور جھوٹی شکایت نہ ہوتی
ایسے محتاط صاف بالوں اور بیٹھے منظم جنرل کو سخت رنج پہونچنا طبعی امر تھا۔ مگر بائینہمہ اونکے رنج و خفگی میں غضب
وغصہ کما میز نش پر بھی بالکل موجود نہ تھی۔ اوکی خفگی ویسی ہی تھی جیسی کہ شریف آدمیوں کی نہایت کینہ اور استغلاط
الزام دہی پر ہوتی ہے۔ تفسلی میں ترکی فوج کا براؤ ایسا قابل تعریف رہا تھا کہ جقدر انگریز فوج مذکور کو ساتھ تھے۔
اونہیں بھی جھوٹا الزام سنکا۔ ادھم پاشا نے بھی بڑھ کر طیش وغصہ لایا۔ جس نے فی الغور بھیجا جسے ہر ایک طویل ٹنگی کام
سرفیلپ کری کو بھیج دیا۔ اور اوسمیں بیان کیا کہ ہم حلفاً دایا نا اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ترکی فوج ایسی خوش اطوار
کوئی فوج اب تک ہمارے مشاہدہ سے نہیں گذری۔ عیسائیوں پر خفیف سا جرم و ستم ہی نہیں کیا گیا۔ بلکہ یونانی حکومت
کے وقت سے بدرجہا زیادہ اتہام و قیاس سے اوکی حفاظت اور حفاظ داری کیجا رہی ہے۔ کسی گاؤں۔ قریہ یا قصبہ
میں کوئی لوٹ کھسوٹ نہیں ہوتی۔ نہ کسی عیسائی کو جسمانی تکلیف پہونچائی گئی ہے۔ اس امر کی تصدیق خود یونانی
باشندہ کر رہے ہیں اور وہ ترکوں کو معاملہ سیسہ طرح خوشنود میں۔ لاریا میں جو تھوڑی بہت تاخت و تاراج ہوئی۔ وہ
خود یونانی قیدیوں اور اراذل کی کارروائی تھی۔ جسکا ترکوں نے شہر میں داخل ہوتے ہی کمال انداؤ کر دیا۔ اب تک صرف
ایک یونانی قریہ دلیمر میں آتشزدگی کا واقعہ ہوا ہے۔ مگر وہ بھی صرف لڑائی تھی۔ بلا سبالتہ ترکی سپاہ کا رویہ
کمال حیرت انگیز اور نہایت ہی قابل تعریف رہے۔ ایسی خوش اطواری شاید کسی مہذب و مہذب یورپین فوج سے
بھی ظہور میں نہ آتی۔ نیزہ ذرا نیسی بان میں بھی گئی۔ کیونکہ تار باؤوں کو صرف اونہیں تاروں کو بھیجنے کی اجازت

ہی جو فرانسیسی بارتکی میں ہوں۔ اور وہ اپنی زبانوں کو سمجھتے تھے۔ اس پر حسب ذیل اشخاص کے دستخط تھے۔ اسی شہر میں
بارٹلٹ۔ ممبر پارلیمنٹ۔ کلائیو جیمز نامہ نگار، ٹائمز جارج آرٹنگلے کی نامہ نگار سینڈرڈ۔ ڈیوٹیوین منہ نگار ڈی بیلیکراف
۱۷۹۶ء متعلقہ صفحہ ۲۲۶ پر تاریخ امدان کے موقع پر ۳۰ ستمبر ۱۷۹۶ء کو اور اس سے بعد جو ہندو باندھ کرکات مصری و سوداگری پٹنہ
گورہ افواج اور ان کے انگریز افسروں سے ٹھہریں آئیں۔ وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں رہ گئیں۔ اور جو کوئی شریف انفس
انگریز انیسویں صدی کی نفرت کو ساتھ سخت لعل طعن کر رہے ہیں۔ ہزاروں مجروح درویشوں کی بدتمیزی و داری اور ہمہ تنی لگیگی کے کمال
بیدری کو ساتھ میدان جنگ میں جو گزرتے وقت انکو سنگینوں اور گولیوں کا نشانہ بنا دیا گیا۔ شہر میں اعلیٰ پو کے بعد کی
وزارت لوٹ مار کا بازار گرم رہا۔ عورتیں عذریہ حیرت لگی گئیں اور کسی گھر میں کپڑے کا بھی ایک ٹکڑا تک نہ رہے۔ دنیا بھر کی
قیمتی اشیاء کا ٹوک ڈال دیا۔ ہندی کی لاش کو ۱۲ برس بعد قبر سے اُکھا کر الیہ کسی بہادر (خبر کار) نے توئی کے جو انگریز تھے
نے اسکو سر کاٹ لیا کسی شریف و رحل انگریز نے انہوں کی اور کسی نے پاؤں کی انگلیاں انچو سپیں بدن مشقوں کو دلائی
لیجا کر اپنی بہادری کو ثبوت میں دکھانے کے لیے کاٹ لیں۔ اور پہر باقی جسم کو سخت حیرتی کے بعد دیایا جانوروں کی خوراک کیلئے
نیل میں پھینکوا دیا گیا۔ مسجد کو جلا لیا۔ کل شہر میں ایک ہی مسجد تھی۔ اور اس عام خوریزی قتل عام اور عالمگیر تباہی کو بعد بھی پھر
پچاس ہزار مسلمان باقی رہ گئے تھے۔ فوج کی قاعدہ اور میگزین بنالیا گیا۔ اور پھر لطف یہ کہ ان حرکات پر ناموس ہونے کی بجائی ہوئی
ضرورت و معقولیت ثابت کرنے کے لیے عجیب و غریب سونپا پانہ دلائل پیش کی جاتی ہیں۔ لارڈ کچنر پانٹا والی سودان و جڑوٹوم ٹرپوٹو
سے اقبال کرتے ہیں کہ ان ہندی کی لاش ہمارے عوامی حکم سے ذیل لگی تھی۔ اور ملکوئی صفات لارڈ ڈوکر دمر نکھے اس فعل کی بڑی
کرمجوشی سے تائید کر رہے۔ خدا کی شان ہو کہ اوسے گیدڈ ٹنوں کے بیٹے کو جو شخص روایات کی بنا پر ترکوں کو ظالم اور وحشی
پکارا کرتا۔ اور یورپ کو انہیں سچستان سے نکال دینا کی نصیحت کرتا تھا۔ اب جو اپنے مقوم افسروں اور افراد کسان البیہ نہ نھال
پر علانیہ ترے بھیجنے پڑے ہیں۔ اور مسٹر ڈمنڈ ونٹ وغیرہ حقیقی اور خالص عیسائی ان شیطانی کر تو توں پر تہ دل جو نفرت
بھیج رہے ہیں۔ ترک سپاہ کو تباہ کرنے کے متعلق متذکرہ کے مقابلہ پر مظالم در مان کی نسبت مسٹر جی این ہنٹ کی تحریر عجیبہ
بہمان وجہ کو دنیا مناسب ہوگا۔ اس تحریر کو شائع ہونے پر چند دیگر انگریز نامہ نگاروں اور ایک جرمس ٹاپچی نے جو سزا کچنر کو
ساتھ تھے۔ اسکی تردید کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر ان تردیدوں کی متذکرہ صدر قبال جواب کوئی وقت نہیں رہ گئی۔ اگر
موقد پر وحشی و ظالم و سفاک۔ درویشوں کی نسبت یہ بتا دینا بھل نہ ہوگا کہ انکی وحشت و سفاکی کی بدولت تو انکو جو بڑے
قیدی سولہ برس کی حراست کے بعد ہی زندہ و صحیح سالم پائے گئے۔ اور کئی (جیسا کہ ہم سوڈان کے محکمہ سلاطین پانٹا سے
سلوک کیا گیا) قیدیوں کو خلیفہ اور مہدی نے اعلیٰ درجہ عطا کر کے غلام کر لیں۔ اور انعام و اکرام عطا کئے۔ اور ہندو
و شائیتہ تاقین نے ام دربان تھیں کسی درویش کو انیس ہونے کو لیے زندہ ہی نہ چھوڑا اور اس کر کے پتہ تیار اور غیر
کی لڑائیوں میں جو اسیر ہوئے انکو سخت حراست میں رکھا ہوا ہے کہ گویا وہ نہایت ہی خوفناک جہاں ہمیشہ بد معاش میں رہتے

ایچ اے گوین نامہ نگار رائٹر ایچ بی ویلیو میٹیسون نامہ نگار ٹی بی میل ہیلٹن ویلڈن نامہ نگار رانڈگ پوسٹ
بیمہ صحت گشت کی تحریر میں ایک ہتھیار کے کو حب ذیل ہے۔

دریشوں کو ان کے پہلے حلیم گشت دیکر جب ہماری فوج اندر ان کی طرف بڑھی تو میں بھی کرنل ایوس کو دیسی بھینٹ کے ہمراہ
تھا۔ صورتی دور گئے تھے کہ بائیں طرف جبل فرعام کو نشیب میں انگریزی کے شاکر دیشیہ اور دیسی ملازم سفید پوش مجھ کا
جنگ میں جھکوا ہمارے اتواب یا بی مشور و ہندوؤں کی گولیوں نے زخمی کر دیا تھا پھر تھے نظر پڑی۔ یہ شہریت ریلو
بہاؤں اور سوئٹس کو مسلح ہو کر جوتا جانے انکو کس طرح لگے تھے۔ یہ قسمت زخمی جو زخم کیمال میں جھجھک رہا تھا
جسم کو دم گرا کی سخت دھوپ کو پکائے کو لیے چٹانوں یا جاڑیوں کو سایہ میں لگے تھے۔ ان دیسی ملازموں نے بڑی ہیر جی سے
ان کو سوئٹس اور گولیوں سے روناہ عدم کیا۔ یہ زہل ملازم دریشوں کو ہتھ دڑتے تھے کہ زمین پر پڑی ہوئی لاش کے قریب
جانے سے پہلے اس پر چڑھ گولیاں سر کر لیتے تھے اور جب اس طرح اطمینان ہو جاتا کہ وہ بالکل بے جان ہو تو اس کے قریب جا کر اس کو
کپڑے اس کے جسم سے اتار لیتے۔ چونکہ یہ پیر ویش کی اعتیاد کو نہیں بے پروائی سے زمینوں پر گولیاں چلاتے تھے۔ اس لیے اگر گولیاں
اوپر ادرہ نکل کر خود ہمارے سپاہیوں کو لے کر باعث خطرات ہو رہی تھیں۔ چنانچہ داروک رحمت کو چار آدمی ان کے پیٹ
گو لیوس مجھ پر پڑا۔ واقعی بے لگام شاکر دیشیہ انگریزی سپہ سالار کی آنکھوں کے سامنے اس طرح قتل و غارت کا بازار گرم کرنا
نہایت شرمناک تھا۔

یہ قتل عام صرف عربی خیموں تک ہی محدود نہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ مجروحوں کے قتل کر نیکا حکم عام دیدیا گیا تھا۔
خواہ ایسا حکم دیا گیا تھا یا نہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ سوڈانی شاکر دیشیہ نے اپنی راہ میں میٹیسون زخمیوں میں سے ایک کو بھی زندہ
نہیں چھوڑا۔ درویش چند گروں کو فاصلہ پر پت پڑے تھے۔ ان پر بد روی گولیاں چلائیں۔ سنگینوں کے وار لگ گئے۔ انکو اہل
کے چالوں سے روانہ عدم کر دیا گیا۔ ایک خیمے نے ایک کو مارا ہلاک کیا اور یہ دیکھ کر کہ ابھی اسکے مالک میں کوئی دم باقی ہے وہ
آوازوں سے اٹھ کر چہرے میں ہونک اور پھر اپنا پٹ اسکے سر پر بٹک کر دوسرے اس خون آلود آنکھ لگا کر بڑا۔ وہ عرب جو کہ قدر
فاصلہ پر دم توڑ رہے تھے فوراً گولیوں سے چھد کر روانہ عدم ہوئے۔ بعض اوقات اس قدر قریب گولیاں چلائی جاتی تھیں کہ
زخمیوں کے گوشت کی جلنے کی جوش سے داغ پھٹا جاتا تھا۔ سوڈانی ملازم ایسی لاشوں پر سنگین آڑتے تھے۔ جبکہ
بہت عرصہ پہلے پرواز کر چکا تھا۔

اس گشت و خون کو عمل میں آنے کو کسی کو مجال نکار نہیں لیکن اسکے متعلق تین سوال پیدا ہوتے ہیں پہلا سوال یہ ہے کہ کیا
زخمیوں کو ہلاک کرنا ذاتی بچاؤ کے لیے تھا؟ اسپر مشینٹ حبیل ربارک کہتے ہیں۔

معارف سوڈان کو تجربوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مسلح زخمی درویش کے قریب پہنچنا خطرے سے خالی نہیں۔ ایسی
مثالیں بھی مل سکتی ہیں جن میں زخمی دشمنوں نے انگریزی سپاہیوں کو نشانہ اہل بنایا۔ سینے خود ایک بھار کو جو زمین پر زخمی تھا

دوسری جہز میں مصنف شاف نے لڑائی کا پہلا دور قبضہ اریا پر ختم کیا ہے۔ سریشیلڈ باٹل فتح لاریا کو دوسرے دو میں شامل کرتے ہیں۔ گریٹ جہز نویندہ کی تقسیم کو مرجع سمجھ کر موصوف کی تقسیم کا خیال نہیں رکھا۔ اور افکی

بقیہ حاشیہ سے کہتے ہیں کہ اشتہ اور گھوڑی دستہ پر گولی چلائے دیکھا۔ لیکن گولی نقصان پہنچانے کو نیر جہاز و سرور کا اور پتے گذر گئی۔ ایک اور موقع پر ایک درویش زور سے اٹھ کر پے در پے کئی مصری سواروں پر پہلے رسید کیے۔ قبل اسکے کہ اسے روانہ عدم کیا جاتا۔ وہ سات آدمیوں کو مجروح کر چکا تھا۔

بہر کیف ایسی مثالیں جنہیں زخمی درویشوں سے ہماری فوج کو گزند پہنچا۔ نہایت کم ہیں۔ پس ابن شاد نار و توقعات پر زخمیوں کو قتل عام کا گویہ کیا کی طرح ہی جائز تصور نہیں ہوسکتا۔ ہر ایک شخص جو سوان کو حملات کا سیدھے بھی تجربہ رکھتا ہوگا۔ وہ تسلیم کرے گا کہ اگر کوئی زخمی سپاہی کو نشانہ اہل نیا کیلئے لینے نہ دے تو اٹھائے یا بھلا مارے گا اور وہ کہہ تو سپاہی پر اسکا خون بلیج ہو جاتا ہے۔ لیکن غیر مسلح تھے اور بے کس دے بس زخمیوں کو توار کے گہاٹ اتارنے کے جواز پر کوئی دلیل پیش نہیں کی جاسکتی۔ افسوس کہ اگر مدد مان میں بعد جنگ ایسی ہی انسانوں کا حالت دیکھنے میں آئی یا درجہ جو درویش کو جرمیدان میں غیر مسلح بحالت زار پڑے تھے اپنی نہایت بیدردی ہو سکیں۔ آزمائی گئیں اور انہیں نشانہ بند و قہ بنایا گیا۔

دوسری دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ درویش ہمیشہ قابو پانے پر ہمارے زخمیوں کو قتل اور مقتولوں کی اعضاء جمل کر دیتے تھے۔ بلاشبہ انگریزی فوج کا یہ دعویٰ صحیح ہے۔ لیکن کیا الالبیک کے سامنے ہماری اس قسم حرکت کی جبر و قیوس کو نہ پسند ہوگی کہ گناہوں نے زخمیوں کو اعضاء و جہانیں کو گرا کر قتل ضرور کر ڈالا اور وہ یہ الزام انگریزی فوج پر بھی اٹھا سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ ایک مہذب شاہ فوج جو ایک یورپین سپہ سالار کی ماتحتی میں ہو اس سے ایسی حرکات کا وقوع میرا اسکی شان سے باس متعہ ہے۔ نیز اس امر کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مہدی اور اسکے خلیفہ نے کسی یورپین یا گور۔ جو جبر کے قیدی کو حالانکہ انہوں نے خود اسکے برخلاف ہتھیار اٹھائے تھے قتل کرنا پسند نہیں کیا۔

ایک زخمی درویش اسوجہ سے کہ دشمن کو اٹھتے تھے کہ تھکے موت مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ نہایت خوفناک ہو جاتا ہے اور قبائیک کبیر جم سنگین اسکے جسم میں اٹل ہو کر اسکی زندگی کا خاتمہ کرتے وہ ایک اور کارکردہ قتل کر کے ثواب حاصل کر چکی ہو کر توتے۔ لیکن مجھ کو خیال کہ جو تسلیم کرنے میں کلام ہے اگر جنگ الالبیک اور سوڈان کی ابتدائی لڑائیوں میں ہم زخمیوں سے ایسی بدسلوکی نہ کرتے تو زخمی ہم سے مہذبانہ سلوک کی توقع رکھ کر کبھی ہمارے سپاہی کی ہندو قہ یا ہمارے سے جان لینے کی کوشش نہ کرتے۔ ایک لفسر جسے میں جانتا ہوں بظاہر مقتول ویشوں کی قطاروں کے قریب گہرا دوڑائے ہوئے گذر رہا تھا کہ اتنے میں ایک درویش بڑی تکلیف اور مشکل سے اپنے آپ کو اٹھا کر افسر مذکور کو کھڑکھڑاتے ہوئے تھپائی جب افسر نے چلا کر اسے ہندو کو اٹھتے سے کہہ دیو کے لیے کہ اب اور زخمی کو بھی یقین آگیا۔ کہ وہ اسکی جان لینے کا ارادہ نہیں رکھتا تو اسے فوراً ہندو قبیلہ کی سی اور عبا کا دھن اٹھا کر اسے موت کی مسکراہٹ سے اپنے جسم کا نصف بچا لٹھ دیکھ لایا۔

کتاب کا ترجمہ بھی فتحہ لاریہ نامک حاصل کر لیا ہے۔ آغاز محرم ۱۲۹۰ پر ایٹلی کے واقعات کا جو لمبہ خلاصہ
وکیل نے متعدد آرٹیکلوں میں شائع کر کے ساتھ ہی شفا، اکثر عام غلط فہمیوں اور نادرست روایتوں کی بھی اصلاح کر دیتی تھی

بقیہ حاشیہ سمو گزشتہ حصے کے پٹے والے گولے نے تقریباً دو حصوں میں کاٹ دیا تھا۔

مسٹر ٹیٹ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ لڑائی میں کچھ ناک و حلاوت اور اسی تقسیم ہوتا ہے۔ اور قتل و خیزری کو کچھ بابر
ہیں غے الواقع جب تک انسانی وجودہ حالت پر رہیگی۔ اس وقت تک فتح کے نشہ یا دشمن کی پرزور مدد سے کج حالت میں قیام جنگ
کو ملحوظ رکھنا نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ انسان کو خون میں گرمی اور جدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انسان قتل و خیزری پر بالطبع غلبہ
ہوتا ہے۔ اور مدافعین میں بھی درویشوں کو قتل کر بارہ میں دشمن کو اعلیٰ درجہ کجی جو خوش یا سخت مدد میں سو کوئی ذیل
پیش نہیں کیا جاسکتی۔

ایک ایسی لڑائی میں جس میں انگریزی فوج کا دو فیصدی اور درویشوں کا ساٹھ فیصدی نقصان ہوا ہو۔ انگریزی
فوج کو اس قسم کو وحشیانہ جوش کا اظہار کیلئے کوئی وجہ تراشنے کی گنجائش نہیں مل سکتی۔ نہایت سخت اور طویل طویل خیزری
لڑائی کے بعد کسی مذہب یا مذہب کا خون کا پیا سا نچا مانگن ہو لیکن یہاں تو حالت ہی مختلف ہے۔ نہایت
لڑائی ہی ہوئی اور نہ انگریزی فوج کا کچھ زیادہ نقصان ہوا اگر کسی شخص کی انگریزی سپاہ کو صرف پانچ سو آدمیوں کے
نقصان پر درویشوں کو چھبیس ہزار سپاہیوں اور افسروں کے مقتول و مجروح کرنے سے بھی تسلی نہ ہو۔ تو اسے انسان کا سیکو
خونخو شیر کھنا چاہیے۔ دویم یہ کہ کیا قاتل سوڈانی تھے؟ اسپر مسٹر موصوف لکھتے ہیں کہ اس بزدلانہ کام کا حصہ صرف
کالے سپاہیوں پر نہ تھا بلکہ خاص ہمارے انگلستان کو سولجروں نے بھی اس غیر سپاہیانہ کام میں حصہ لیا۔ بینا یک ضعیف العمر
اور سفید ریش بوڑھے ترک کو دیکھا جو دینی مانگ میں خنم کہا کرتے پڑا ہوا تھا۔ اسے نظارہ حریف کی تھیہ سپاہ کے ساتھ اندر مان
کی طرف بھاگنے کی کوشش کی تھی۔ مگر خنم نے اسے پٹنے نہ دیا۔ اس سے آگے کر بچے اسکا لڑکا جبکی عمر ستر سال کی ہوگی، اسی قسم
کے زخم سے زخم پر پڑا تھا۔ باپ بیٹا دونوں ہی تھے۔ باوجود اسکے ایک لینڈ راگورس سپاہی نے اپنی صف سے آگے بڑھ کر پیر مرد کو
سینہ میں اپنی سنگین بھونٹ دی۔ مظلوم درویش نے بیجا بدھ رحم کے لئے گڑا گڑا کر التجا کی اور دوبارہ ضرب
سے بچنے کے لئے جوش دلائی جس سے دونوں تہوں کو سپاہی کا خون کھل گیا۔ اس طرح اسکے اپنے جسم کے خون۔ کے دونوں تہوں کو
تھما سوال یہ کہ کیا قاتل عام سپہ سالار کو حکم سے قتل کیا تھا، اگر یہ بات نہ تھی تو کیا افسروں نے اس کو قتل
قتل کو اندام کو بارہ میں اسی اشارہ نہیں کیا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ اگر سپہ سالار کے حکم سے اس سفائی کا ارتکاب کیا گیا
تھا تو پھر اسے رکھ کر قتل نہ ہونے کی کوشش فضول اور غیر مؤثر ہوتی بخلاف اسکے جیسے یقین ہے کہ افسر جنہوں کے بزدلانہ
قتل کو دل سے ناپسند کرتے تھے۔ اگر انہیں اپنے دشمن کے مطابق کارروائی کرنے کی آزادی ہوتی تو فوراً اس قتل کو روک دیتے۔

مسٹر ٹیٹ دو انگلش افسروں کی انسانی ہمدردی کی مثال دیکر قہقہہ اڑا رہے ہیں۔

اوسے ہی ناظرین کی مزید دلچسپی اور آگاہی کر کے اس پہلے حصے میں سو وہ متعلق میں ازاد کر دیا جاتا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ بعض بزرگ برحق فساد سپاہیوں نے بھی ان درویشوں پر جو ہماری اتواب کے گلوں سے رحمی ہو چکے تھے۔ شفقت ظاہر کی۔ چنانچہ مکہ مندرجہ بالا شتی القاب یورپین سپاہیوں کی مشہور دُند و دق کی سنگین اس معرضہ کی جہاتی میں ہو کر اٹھا اور ان کے سر اٹھا کر تھرا لی ہوئی ٹکڑیوں کو اس بزدلانہ قتل کی کارروائی کو دیکھا اسنے اپنے اٹھ بیجا زہ وضع کر رکھ کر یہ تصور کر لیا کہ عنقریب اس کا بھی کوئی دم میں ہی انجام ہو جائیگا میرے بڑا واس لڑکے کو چند بسکٹ و دیگر ایک اور پٹن کو دو سپاہیوں نے لے لے پانی کا گھونٹ پینے کے لئے دیا اور ان کے ناپاؤ اٹھ میرے اٹھ میں ہو چکا میرا آپ کیوں قتل کیا گیا ہے؟ میں سوال کا جواب نہ دے سکا اور ان کا تو بیا یک سیل تک میری ساتھ نہ گذرا تاہم اگلے بعد وہ ان قیدیوں کو گروہ میں شامل کر دیا گیا۔ جھگڑا کر فساد کے اندامانے جاری تھے۔

اگر سردار کچھ کو زنجیروں کی غداری اور دغا بازانہ گولیوں کو سر جوئی کا اندیشہ تھا تو وہ اپنی سپاہ کو میدان کو اترنے سے جہاں زخمی و رویش بخت پڑے تھے بچا کر لے جاسکتے تھے۔ ایک رستہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کرنا کچھ مشکل نہ تھا۔ جو کہ دشمنوں کو فار کچھ زیادہ فاصلہ پر نہیں پہنچتے تھے ایسے بارانقصان اٹھائے بغیر ایک ایسی راہ اختیار کر سکتا جہاں نسبتاً خروج کر پڑے ہوئے نہ ہوتے۔ ممکن تھا۔

ادریان برفضہ کر لینے کے بعد ہماری توپوں نے مغزوں پر گولے برسائے شروع کر دیے۔ اسپر مسٹر بیٹ لکھتے ہیں۔
 تسخیرِ ادرمان کو متعلق ایک اور بھی نہایت قابلِ افسوس واقعہ ہوا جب ہم درویشوں کو آخری حکمِ شکست کی خبر تیری ہو
 ادرمان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ تو وہ بازارِ ادرمان کو جنوبی دروازوں کو جلتے تھے مغزوں کو بہرے ہوئے گیارہ سو اوروں اور
 پیادہ درویشوں کو پیادہ دستوں کے پیچھے بہت سی دہی باشندہ جو چکا لڑائی کو بھول چلق نہ تھا اور کثیر تعدادِ ازن و مرد اور بچے
 اونٹوں گھوڑوں اور گدہ ہیں پر اپنا اسبابِ لاد و عجب سراسیمگی سے جنوبی رخ کی جانب روان تھے۔ انسانی ہجوم اور چارپائیوں کی کثرت
 سے طوفانِ بدلتی رہی بڑا تھا اور دیوانہ وار بھاگ جانے کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرا پڑا تھا میں اس حالت میں اپنے زوایاں کو اس کثرت
 حکم دیا گیا۔ تو بھی بلند مقام سے اچھٹے مغزوں اور شہر کی دیواروں کو دیکھ سکتے تھے۔ پس انہوں نے بے نال ابنِ باز را
 پر جو انسانوں اور جانوروں کو سمور تھے۔ آگ برسانی شروع کر دی۔ ایک بازارِ درویشوں کو جاتا تھا اسپر مسٹر کو توپ کا اس کثرت سے
 گولے پڑے کہ گویا گولوں کا طوفان آگیا اور چھت بجنے لگے جو کہ ہزار سالہ مہر وں میں جا ملے۔

فے اوافتاح لشکر مجاز ہے کہ وہ دشمن کی مغرور فوج پر آگ برسا کر سولاطین کو تعاقب میں بھیج دیکھیں جب کثیر تعداد جنگ سے بے تعلق اشخاص اور زنان و مرد بچے مغروروں کو ساتھ شامل ہو جائیں تو اس حالت میں اپنی سرگرم اقواب میں گول باروں کو ایک نہایت آزرک و فمرداری حملہ یعنی کے برابر ہے۔ دوسروں کو انجسوس لاشیں اسیان کے بازاروں میں خریدی ہوئی شامیں

یونان کی خود سری اور دول یورپ کی باہمی نا اتفاقی آخر اپنا رنگ دکھانے بغیر دوسری جنگ و م یونان

اور ۶ اپریل ۱۹۱۷ء سے شروع ہوا اور یونان میں باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی۔ ترکی کو قانون بین الاقوامہ کو روسو و سیوٹ یونان پر حملہ کر دینے کا حق حاصل ہو گیا تھا۔ جبکہ فروری گذشتہ میں یونان کی جہازات مخالفانہ نیت سے کریشے سمندر میں اور اسکی کچھ فوج خود جزیرہ میں داخل ہو گئی تھی۔ لیکن سلطان المعظم نے ایک وقت معین و مناسب

بقیہ حاشیہ گذشتہ کہ جنس بے بس عورتوں کو سوا معصوم بچوں کی بھی نبی لاشیں تھیں دو عورتیں اور ایک لڑکی دیا کہ لڑکی کہڑے تھی ایک تو بچی ابھیں کچھ لڑ لاکر میں اسی اس مرد کو ان عورتوں سے جدا کرنا ہوا۔ اسکے ساتھ ہی یکسہم تو آپ سوا لائی آواز آئی۔ وہاں صاف ہونے کے بعد بچے دیکھا تو وہ تینوں مرے پڑے تھے۔

دو عورتیں ایک درویش کی لاش پر پہنچے و ماڈوہ کو آنسو بہا رہی تھیں کہ ایک غیر کیشین یافتہ افسر نے دیدہ و دلہنہ نمبر سے ایک عورت کو روایا لوسو ملاک کر دیا۔

ان امور کو نہ کر کے بعد یہ کہنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ کہ دیکھنا یہ کہ انہیں طرف لائسنر دستوں نے پشیدہ کی وقت فوڈ کش متھانوں سے بلا قیدت سامان رسد حاصل کیا۔

یہ منکر غالباً کوئی شخص متعجب ہو گا کہ امداد پر قبضہ کرنے کے بعد تمام شب سو ڈانی سپاہ آزادی و شہر پر گشت کرتی رہی رات بھر گولیاں چلنے کی آواز آتی رہی۔ جب کوئی سو ڈانی سپاہی انہیں فوج میں لیکر لوٹنے کے راہ سے نکلتا ہے تو اسے کچھ گٹک ناموس۔ جان آبرو کا ذرا بھی پاس نہیں ہوتا تین روز تک مفتوحہ شہر لٹا رہا شہر میں محل جو ہوا کو کچھ تھوڑے سے کہ سپاہیوں کی چوٹی چوٹی ٹولیاں لوٹ کر مال و اسباب سولہی ہوئی جا رہی تھیں تین تین بکری کو مجبور دو پین سپاہیوں کے قریب گذر نیکا اتفاق ہو جو زبردستی رویوں کا ایک تھیلہ چھین کر کپ کی طرف جا رہے تھے۔ ایک دیسی ملازم اپنے قاتل کیواسطے کچھ قیمتی کپڑوں کی تہاں چند روپے بکس اور ایک ہاتھی دانت لایا اسکے آگے کہا کہ اگر اسے ہاتھی دانت کی قیمت معلوم ہوتی تو وہ نصف درجن سے کم نہ لانا معلوم ہوتا ہے کہ غلیفہ کو بیت المال خزانہ میں اسے داخل ہو نیکا موقعہ لگیا تھا۔ گارڈ کی موجودگی اسکے اغراض سے دیسی اور یورپین سپاہیوں نے ایک ایسے شہر کو خوب جی بھر کر لوٹا جکی خاکی کو انکے سپہ سالار نے باقاعدہ پر قید کر لیا تھا۔ ایک دن ہو پ کی گرمی ایسی سخت تھی کہ میں چند ٹھنڈوں کے نیلے سایہ دار جگہ پر بیٹھ کر پیرے پیرے بزار کے ایک مکان میں داخل ہو کر بیٹھ گیا۔ بڑے آدمی کو نصف گھنٹہ کو آرام کے لیے بچوٹے کی درخواست کی یہ بسترہ اور برسی کہاں اس گہری کلکانات تھی۔ جو غار گر کچھ پور لگے تھے۔

امدراں میں لوٹ کھسوٹ سے زیادہ قبیح حکمت ظہور میں آئی۔ ۴ ستمبر کو ایک عرب سربسید میر خیمہ میں آیا اور شکایت کی کہ

تک جنگ بچے رہے کی نئی قدیمی اور نہایت ہی ضروری پالیسی پر کاربندہ کردول یورپ کو اپنی صلاح و مشورہ اور مجوزہ اصلاحات کا ناکارہ پن جنہ کے لئے خاموشی اختیار کر چکی۔ لیکن ساتھ ہی یونان کی اس ویرانہ اندازی کو جواب میں اونپر اپنی طاقت پر قابضہ ہو گئے گذشتہ کے دیسی سپاہی ہمدردی کو مدد پہنچے بچہ کے زبردستی اپنے کس میں لیکے ہیں۔ جو تین میل کو فاصلہ پر لب دریا واقع تھیں۔ اور ان کے سامنے ایک گاہ تھا۔ اس طرح ان کی تائید کی جو عرب کو کچھ پناہ وال اور بکٹ دی۔ اور اس سفاکین پناہ کے پاس اسٹریٹس جو جدید لاکر اس سے پہلے تودہ اسکی داو خواہی کرتے اور جوت اور اسکا بچہ عرب کو واپس لاکر نیز میرے ملازم نے تباہ کیا گذشتہ شب اسکے ایک دوست کو اسوجہ سے ایک سو ڈالنی سپاہی نے مار ڈالا کہ اس نے رومیوں کی تھیلی دینے سے انکار کر رکھا تھا۔

جہاں تک کہ ایک چشمہ درمیان دوسری میان کی بالکل تردید کرتا ہے۔ وہاں تو ناظرین مجبور ہیں کہ انیس سو ایک کو چھوٹا سمجھیں۔ لیکن خیال ہوتا ہے کہ مشرق کا نوکینا ضرورت پڑتی تھی کہ وہ بالکل جھوٹی اور بے بنیاد داستان لکھتا کہ جیس اوکسی اپنی قوم کو کپاسا میں اور افسروں پر جرمی اور سفاکی کا الزام طاری ہوتا تھا۔ اس کی طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی داستان کے بیان کرنے میں مبالغہ اور جوش ہو کام لے رہا ہے۔ کیونکہ وہ خود لکھتا ہے کہ لڑائی میں مدد انہیں ملے۔ اور علاوہ اسکے ہر سپاہی کا حق ہوتا ہے کہ اگر فریق شامی کا سپاہی اس پر حملہ کرے۔ تو وہ اس کا وارڈ اٹھے۔ یہ جالیگہ مجروح سپاہی حملہ کرے اور اس کو دوسرا مار ڈالے۔ لیکن اس کو ہر سبب اس بات پر ہے کہ نہ صرف سو ڈھائی شاگرد عیثیٰ ہی کو کھلم کھلا بند و قوں اور خیزوں سے مجروح تھے۔ وارڈ نے لڑائی کو بڑھایا۔ لیکن خود گوری سپاہی مجروحوں کو قتل کرتے رہے جس سے وہ نتیجہ نکالتا ہے کہ فوجی افسروں کی فوجی کے سوائے ایسے انہیں ہو سکتا تھی بات کو کیا تان ٹین میں نے یہی مانی ہے کہ میدان جنگ کو مجروحوں کو مارنے کے سوا ہی چارہ نہ تھا۔ یہاں سے خبر لکھ کر کیا تانید کیے گی۔

مسٹر بڑی کی ہیرائے نہایت معقول ہو کر یہ متوقع درویشوں کو یقین تھا کہ وہ بہرہ فرخ دشمن کو اکثر دیکھ کر کٹھن کی موت
اور عجائبات کی تالیسی حالت میں اگر کوئی لائے ہو کر انہوں نے نہ سنے سے پہلے اپنے خیال کے مطابق اور ایک آدھ کا فروکار کر مارنے
..... کا ارادہ ٹھان لیا تو بالکل قدرتی بات تھی البتہ اگر انہیں یقین ہو کہ دشمن
کی قید میں ہو کر وہ مار نہ گئے ہائیکہ تو ان کے مجروح کو لیاں نہ چلائے۔ اسے نہ یہی کہاجاے کہ نہ فرج کو لکھائے ہوئے کی کوئی
وجہ نہ تھی کیونکہ انہیں سو فیصدی دوسو زیادہ جان کا نقصان نہیں ہوا تھا۔ بقابلہ متوقع کے ساتھ فیصدی نقصان جان

اس لیے مہذب فتح فوج کو جیتی سوڑا دیوں سوھر میرزا دہ شایستگی رحمدلی اور انسانیت کے برتاؤ کو جان جائیے تھا رسول اللہ
مٹری کرٹ اسواقہ کی تاویل اس طرح کرتا ہے: ”ہر شخص پر جو مؤخر الذکر (مسٹر بیٹ) کا آرٹیکل پڑے واضح ہوتا ہے کہ اس نے ایک شہیلی
اور بھگوان لے اون محلات کی نسبت پیدا کر لی جو جنگ کے بعد پیش آئی۔ اس نے بہت سی مثالیں تنہی کی دیکھی تھیں۔ اور وہ

و مستعدی ظاہر کرنے کی غرض سے ہر سہرے تھیلی پر فوج تیار کرائے کرنا شروع کر دیا۔ اور اس بات کی کو مد نظر لیکر جو ہم کئی دفعہ واضح کیچے ہیں یونانی مضمدین اور باقاعدہ فوج کو عام آدمیوں کو لباس میں علاوہ عثمانیہ پر تو اس طرح کئے جاتے رہی کی صورت میں ہی صرف مدافعت پر جھڑکھا۔ اور یورپ کو عالم آشوب جنگ کے خطرات محفوظ رکھنے کے لیے بیوقوف یونان کو بوش میں لانے کا کام دول یورپ کو سپرد کیا۔ جسکو بظاہر انہوں نے اپنے ذمہ لے ہی لیا۔ لیکن جنگ کے چٹیر جانے لقیہ صفحہ سابقہ اور اسکی راہ میں پیداوس تمام دغا بازی اور دھن دھن دیوانگی سے بڑھ گئی تھی اسکی بدولت یونانی عمل میں آئی۔ وہ ایک انگریزی سپاہی کی نسبت وحشیانہ حرکت کی مثال بیان کرتا ہے۔ اور یہ اسکو اداون بہتے واقعات سہر دی اور ہربانی سے جو سپاہیوں نے دشمن پر سرعی رکھے تھے اور جسکو وہ مذکورہ بیان کرتا ہے زیادہ مخصوص معلوم ہوتی ہے۔ اس کے بعد یہ خبر لکھتا ہے کہ جنگ کے فطرات اور حالات نواحی نے لڑنے والوں کے فیصلہ پر اثر کیا ہے کہ جسکی مسٹر برلی اور جرنل ناچی پوری تردید کرتے ہیں۔ گرمی و خیال میں پوری تردید مسٹر بیٹھ کو بیان کی اتناک نہیں ہوئی جیسا کہ ٹیپری ریو کو کے آرمی کے واضح ہے۔ اور یہ خیال اور بھی مسٹر بیٹھ کو مضمون کی تائید کرتا ہے کہ جنرل کچر شایہ ایسی ہی مہم خطوم کے ہمراہ جنگی نامہ نگار کا لیجا پاپینے اپنی نظر کرتے تھے۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ اس جنگ کی تمام تجاویز بہت مدت پہلے سے ذہن نشین کر چکے تھے۔ جنگ مسٹر برلی اور کپتان ٹیلین کو مفصل مضامین دیکھ چکے تھے۔ یہ راہی بدلتی مشکل معلوم ہوتی ہے کہ یہ ان ادرمان میں زخمی درویش راہی کے بعد قتل کیے گئے ہیں۔

گمراہ و غیر جو زیادہ معقول و متین اخبار ہو وہ اس بات میں سوال نہ ٹھہری گزٹ کی خیالی توضیح کے بالکل خلاف راہی دیتا ہے وہ لکھتا ہے کہ کیوں کپتان وان ٹیلین جو میں ناچی کی شہادت انگریز نامہ نگاروں سے زیادہ قیمتی اور معتبر ہونی چاہیے جیسا کہ صورت موجودہ میں پیش آیا ہے کہ یہ کپتان ہی ہمیں جنگ ادرمان کو بعد مجرمین کی کیفیت ویسی ہی بتاتا ہے جیسی کہ ہمار اپنے نامہ نگار نے بتلائی تھی۔ سو ڈانی اور مصری سپاہیوں کو لایا یہی حکمت عمل میں لانے کی اجازت دینے کی کہ جو قابل یا خوفناک ہیں۔ لیکن غالباً سو ڈانی دشمن کو طریقے جنگ کے بعد ایسے شیطانی اور وحشیانہ میں کہ اس بارہ میں صاف انکار کرنا نہ موثر اور نہ عقل کی بات ہو۔ ادرمان میں کیا پیش آیا اسکے تعلق ہمارا اپنا نامہ نگار جو کہ جنگ کے ایک ہفتہ بعد تک کمپر رہا تھا بیان کرتا ہے کہ جنگ کے بعد پہلے چار روز تک ٹوکالے سپاہی بالکل اٹھ سے نکل گئے تھے۔ اور یہ تمام عرصہ ادرمان میں رہا۔ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ جب بڑی بڑی سرکاری عمارتوں میں سلاح خانہ و بیت المال پر پہرے لگائے گئے تھے تو وہ ہدی کی قبرا اور خلیفہ اور ہمہدی کے گہروں کی حفاظت نہیں لگائی جو جلد ہی توڑ دے گئے اور انکی ہر چیز لٹ گئی۔ "الخصر بہرہ" رکھنا لایے حالات میں کئی ایسی چیزیں واقع نہیں ہو سکتیں جو انگریزی ناظرین کو صدیہ پہنچائیں غیر متوقع امید ہے تو گویا اس ساری راکم کہانی کا مطلب یہ نکالنا کہ وہی درویش مجروحوں کو میدان جنگ میں سخت بی رحمی قتل کیا گیا ہے۔ اور سپاہیوں نے افسر کی اجازت یا کرم خاص خواہ کیا گیا ہے جو کسی مہذب فوج کے لیے عینا شرمناک کارروائی ہے۔

نہ ثابت کر دیا ہے کہ ان سلطنتوں کی اغراض اب ایک دوسرے سے متضاد اور مغایر ہو گئی ہیں کہ وہ کوئی کام یکدل اور متفق
 الائی ہو نہیں کر سکتیں اسی کی کال یقین ہو رہا تھا جس کا ہے کہ انہی دول عظام میں سے جو نظاً ہر ہر ملکہ یونان کو بھجواتی یا
 اوسپر دباؤ ڈالتی ہی تھیں۔ چند ایک ضرور پر وہ یونان کی پیٹھ چھینکتی رہی ہیں۔ اس وقت تک ایسی سلطنت کا نام انگلستان
 بتایا جاتا ہے۔ اور دوسری سلطنتوں کے افعال ہی اسی خیال کی تائید کرتے ہیں۔ تاہم دول یورپ کی کیا نداری اور دوستی
 پر کھینچا ہوا سرکاریا سخت غلطی ہو گئی کہ انہیں جرمنی یا یونان کے قریب قریب واقع ہونے کی بنا پر ان کا اعلان کیا کر سکی ہے یا انسانی فطرت پر ہر دوسرے
 ہو سکتا ہے۔ یہ سلطنت اب کیسے وقت سلطنت غلط عثمانیہ کو چھینا نہیں دیگی۔ خیر یہ بحث تو پھر کیجئے گی۔ یہیں اس بات کا
 سخت فہم ہے کہ اولیٰ مسلمانوں کو ہونا چاہیے کہ یونانی مفسدین کی شورہ پشتی اور کرپٹ میں مسلمانوں کے لگا کر شہر و
 خون نے سلطان المعظم کو آخر پائی بالیسی چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اور جب انکو یہ یقین ہو گیا کہ زیادہ دیر تک فوجی رہنا بیکار
 صوبہ مالاکا سے بھی جہاں ان کی عیال کی آبادی کچھ نہیں شور و شر پر کاروبار کا موجب ہوگا۔ اور یونانی تلواریں ان کو شمال اور جنوب سخت تھلا دیں گی تو ان کے خیال سے
 ان کو یونان سے ہٹ کر آکر ان کو کام دینا میدان جنگ سے جو خبریں اس وقت موصول ہوئی ہیں وہ تاروں کو کالم میں فوج میں
 میدان جنگ سے صحیح خبروں کا پتہ ہو چکا تھا کہ ہر ایک فریق اپنے حق میں خیر خیر شہر کرتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک
 نہیں کہ ترکی افواج بہت جلد یونان کی فوج کا جو اس وقت سب کی سب سرحد پر جمع ہے قلع قمع کر کے صوبہ تھمیلی پر قابض ہو جائے گا
 اور اس پر قبضہ ہونے ہی کی غرض سے کہ اول تو خود یونان یورپ سے صلح کر دینے کا ملتی ہوگا۔ ورنہ یورپ کی کوئی نہ کوئی سلطنت ضرور
 بیچ بچاؤ کر کے ترکوں کو خاص اہمیت تک پیش قدمی کرنے سے روک دے گی۔ یورپ کی طرف سے ایسا ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ مثلاً انیس
 سو دہائیے جب بغاوت کر کے ترکی علاقہ پر حملہ کیا تھا۔ اور ترکی افواج نے بہت جلد اس کو نہایت پرہیزیت دیکھا اور اسکے دار الخلافہ
 بلگرید پر پیش قدمی شروع کر دی تھی تو جھٹ رہے یونان میں کوئی عارضی صلح کرادی تھی۔ ان اس وقت اتحاد فوجی ضرور ہے کہ یورپ کی
 بعض دول عظام ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کرنے پر بھی تلی ہو چکی ہیں۔ اور ممکن ہے کہ وہ اس چہرہ چہاڑ کی آڑ میں یہیں ٹہر
 جانے کیلئے کوئی جہانہ ڈھونڈ لیں۔ اکثر لوگ تعب کرتے نظر آتے ہیں کہ ترکی کی سرحد پر کئی لاکھ فوج جمع ہے اور یونان کی کل
 فوجی کائنات صرف پچاس ساٹھ ہزار ہے۔ یہ پر کیا وجہ ہے کہ باوجود اٹھ دس دن گذر جانے کے ترکی فوج کل یونانی لشکر کا کام تمام
 نہیں کر سکی اس کا سبب جواب یہ ہے کہ یونانی فوج مضبوط سپاہی مقامات میں قلعہ بند ہے۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ ایسے مضبوط
 مقامات سے حملہ آور فوج اس کی تعداد خواہ کیسے قدر زیادہ ہو کہ ہتھوں یا دونوں میں بچاؤ کرنے والی فوج کو نہیں نکال سکتی۔ اس کو
 واسطے کچھ مہلت دے کر رہتی ہے۔ جواب قریب الانقامہ ہے۔ جس کا عثمانیہ سرحدی مقامات کو فتح کرنے اور یونانی فوج کا ستیا ناکر
 کرنے میں ابھی اور پانچ سات روز صرف کرنے پڑینگے۔ اسکے بعد پھر مصر پر مصر پر میرا کے جنرل کو یہ تک کل مطلع صاف اور یونان
 ترکی جملہ کو سیلاب روکنے سے بالکل عاجز رہے بس ہوگا۔ تاروں میں ناظرین کئی خبریں اس مضمون کی یہی پائیگی کہ یونانی فوج
 مختلف ترکی بندرگاہوں کو براہ کمر ہوگی۔ ان خبروں کو غلط ہونے کی وجوہات ان خبروں کو اس کا ساتھ ہی تاروں کے کالموں سے

وجہ کر دی گئی ہیں۔ آجکی تاروں میں ریوڑ بھینسی نے ایک اور شوشہ چھوڑا ہے کہ ترکی بڑے جہازات جو پانچ کو قطن خطہ سے لے کر
جہاں ہاں ہی ٹکڑے ڈنیلز میں پڑا ہوا ہے۔ اور اسکو کپتانوں نے رپورٹ کی ہے کہ ہمارے جہازات سمندر میں جانے کو قابل
نہیں۔ لیکن ناظرین سلامی خبروں میں پڑھ لیتے کہ عرصہ ہوا یہ مذکور کا نصف حصہ سالونیکا اور دوسرے سالوں میں پہنچ چکا ہے۔ انہیں
خبروں میں ترکی میں ہوش جہازات جو کچھ کر کے سمندروں میں کر رہے ہیں۔ اسکی کیفیت درج کر دی گئی ہے۔ اگر ترکی جہازات
میں چلنے کو قابل نہیں تو وہ کئی جہینے ہونے کی ٹیمیں کس طرح پہنچ گئے۔ اور کیونکر وہاں یونانی جہازوں کو گرفتار اور کریم
باغیوں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ برخلاف اولن رپورٹوں کو جبکی خبر یوٹو دیتا ہے۔ آہن پوش حمیہ کو کپتان نے اجمالی میر
رپورٹ کی ہے کہ میر جہاز جنگی جہازوں کی اوسط رفتار سے نصف میل تیز چلا ہے۔ یہاں سے جہاز کی کیفیت جو شش میں
تیار ہونے کو بعد اب پہلی مرتبہ سمندر کو گیا ہے۔ تو جہاز قبل ازین سمندروں میں سینکڑوں مرتبہ تکت کر چکے ہیں۔ اور کئی
بہر اعتراض حقدار نے کیا ہو سکتا ہے اسکی تشریح کی ضرورت نہیں۔

آج ہی کی تاروں میں ناظرین شریلیٹیا غازی عثمان پاشا کے سپہ سالار مقرر ہونے کی خبر دیکھیں گے۔ اس بار کا یہ مطلب
نہیں کہ اسٹائل اوہم پاشا اس منصب جلیلہ کو قابل نہیں پائے گئے یا یونان کی طاقت ایسی زبردست کہ اس کے زیر کرنے کے لیے
غازی عثمان پاشا سے کیا ضرورت پائی گئی ہے۔ غازی عثمان کا نام بھی شمنوں کا دل و لہا دینے کے لیے کافی ہے
اب انکی بذات خاص موجودگی کا جو اثر پڑے گا وہ محتاج بیان نہیں۔ لیکن جہاں تک قیاس ہو سکتا ہے اس نامور میر کی
تقریری ان وجوہات سے نہیں ہوں۔ بلکہ انکو مسرحد یونان پر اسوقت تقریباً کئی لاکھ فوج جبار جمع ہو چکی یا ہو جانے والی
ہے۔ اور اسقدر جبار فوج کی اعلیٰ کمان جو ہماری ہندوستان کی تمام فوج سے تعداد میں زیادہ ہو صرف ایک مارشل جیٹ
دینی کہی مناسب نہیں۔ اس کے واسطے نہایت تجربہ کار معتبر اور بلند مرتبہ فوجی جیسے جو عثمان پاشا تہہ کر اور کون سکتا
تھا۔ باقی رٹا یہ امر کہ یہ جنگ صرف ترکی اور یونان تک محدود رہتا ہے یا کہ اس عالمگیر جنگ کا جک کل دنیا کو تظا
ہے پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ اس کے تعلق پیش از وقت کوئی رائے نہی کرنے کی نسبت و اوقات کا منتظر نہاں تب معلوم
ہو سکے۔ اور بصورت موجودہ اس امر پر کوئی پختہ رائے قائم کر سنا ہی قریباً محال ہے۔ (از وکیل ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء)

مصر میں سلطان المعظم کی مالی امداد کے لیے بے جوش کے ساتھ چندہ جمع ہو رہا ہے۔ بقول انصاف جامع العلوم

ایک ہمارے ملک کے بولے پانی پیٹ پالنے والے مسلمان میں کدو ٹمک نہیں لیتے۔ یہ ٹھیک ہو کہ یہ بالکل دار میں لیکن
جب کبھی روپیہ صرف کر کے دینے کے لئے کی امید ہوتی ہے۔ تو پھر ان ہی مفلسوں کے پاس کہاں سود دولت ابل پڑتی ہے۔ کوئی
انہیں عیاشی کا یا طریقہ بتا دے تو بیوی کا پا جامہ بھی بیچ ڈالیں۔ لیکن اب دین کی خبر پر تشہہ رکھا ہوا ہے تو انکی جوتی سے۔
اس غفلت کو جرم میں دینا وہی نتیجہ تو کچھ عرصہ بعد انکو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ لیکن عاقبت کی بات معلوم کرنا بھی دشوار بات
نہیں رہی ہے۔ آخر مصری ہی تو مسلمان ہی ہیں یا کوئی فرشتہ ہیں؟ اسکا یہ کہ ایک دکاندار نے اپنی کل نقدی و اسباب اپنی

میں دیدار یہاں کوئی حبیبی دنیا گوارا نہیں کرتا۔ وہاں ہر سہی میں منہ دوق رکھ دئے گئے۔ اگر یہاں بھی رکھ دئے جائیں تو کیا کوئی آفت آئی ہے۔ مگر یہ کام تو جب ہو کہ خدا نے اتنی توفیق دی ہو۔

ایک انگریزی اخبار کا نام گارنر اپریل کو لندن سے جنگ دوم یونان کے متعلق ایک خط لکھتا ہے جس میں وہ تصدیق کرتا ہے کہ آخری مرتبہ یونانی سرحد روم و یونان کو جب عبور کر آئے اور انیس سو چھتر زخمی اور قیدی ترکوں کو ہاتھ آئے انہوں نے خود اقرار کیا کہ ہمارے کمانڈر یونانی باقاعدہ فوج کے فہرستے ان ترکوں کو اس سپاہی ذمہ داری سے سبکدوش ہوئی کی معقول دلیل لگائی۔ جس قابل تعریف عمل سے ترک ان شورش انگیز اور سخلین اور جھوپڑوں سے اُبلتے ہوئے یونانیوں کے مقابلہ پر خود اپنا چپاؤ کر رہے تھے۔ اس میں کچھ کلام نہ تھا۔ انہوں نے صرف ایک شرط کی تھی کہ یونان کی باقاعدہ فوج ان حملہ آوروں کے ساتھ شریک نہ ہو۔ چونکہ یہ شرط ٹوٹ گئی اسلئے انجام کار لڑائی کی فوج آئی۔ یہاں اکثروں کا خیال ہو کہ جرنی کی تحریک پر ترکوں نے لڑائی شروع کی۔ یونانی باقاعدہ فوج کے افسروں کی موجودگی نے جو حملہ آوروں میں شریک تھے معقول غصہ ترکوں کو بڑھایا۔ یہاں پیدا کر دیا اور ترکی فوج آگے بڑھی۔ ابھی چند سال ہی گزے ہیں کہ یہ کہنا ایک عام رواج تھا کہ ترکی فوج بالکل ٹوٹی بیوٹی اور کچی ہے۔ اس میں تو کبھی کسی کو کلام نہیں ہوا کہ ترکوں میں سپاہ گری کے قابل تعریف اور بے نظیر جوہر موجود ہیں مگر کسی شخص کو یہی یہ میدان تھی۔ اور نہ کوئی اسکے واسطے تیار تھا کہ پہلے جو نامہ نگاران جنگ اوسم پاشا کے کمپ میں پہنچ گئے انہی تحریروں سے یہ معلوم ہو گا کہ وہ ترکی فوج دراصل حقیقت کیسی ہے جسکی نسبت کہا گیا تھا کہ اسکے پاس کثرت نہیں ہیں۔ اسکے پناہ بہرے میں رہیں اور انکو تھوڑا ہلکا نہیں ملتی۔ اب انہوں نے جو حالات بھیجے ہیں انکو پُرکھ معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے جس شجاعت اور جواہری کا میدان کارزار میں اظہار کیا ہے۔ جرم سپاہی اس سے بڑھ کر ثابت ہو سکی۔ وہ تو پناہ ترکوں کا جو کچھ سمجھا جاتا تھا کہ ان میں رنگ آلود تو ہیں۔ گہوڑے بالکل نادر اور گولہ بارود نام کو نہیں۔ اب وہ کیا نیکیا کو بھی باتریاں میدان قلعہ شکن تو ہیں۔ گہوڑے نہ ہر دست۔ سپاہی اور جانور سب عمدہ سے عمدہ اعلیٰ درجہ کی حالت میں اور اعلیٰ سے اعلیٰ بارود اور شایستگی اور تربیت بے نظیر اب رہی بیدل فوج۔ اسکی نسبت صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ پہلے ہی دن کی لڑائی میں جس دلاوری سے اسے یونانیوں کے مورچے کیے بعد دیگرے سنگینوں کی لوک پر رکھ کر فتح کر لیے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ اب تک اس سوہ جرات حوصلہ دلاوری اور بہت دور نہیں ہوئی ہے جسکے بل پر عثمان پاشا کو بے نظیر عالیشان مگر بے مرنے ہوئے حاصل ہوئی تھی۔ وہ ملونا کی لڑائی میں جو جنگ کی کامیاب ابتداء ترکوں کے واسطے ہوئی۔ اور جس سے انکی نمایاں فتح کا آغاز ہوا۔ یہ میدان کی حالت کو باعث صرف تو پناہ اور بیدل فوج سے ہی کام لے سکے۔ مگر یونانیوں کی خوب ہی درگت بنی۔ اور جی طرح پیٹنے۔ جسکے پاس تو پناہ ہی سرے سے نہ تھا۔

دو ملونا ترکوں کی فوج میں آنا تھا کہ یونانیوں کو مدد مقام لاریا اور وولونک اور اگر اوسم پاشا کو پسند ہو تو خود اتھنہ کر کے تیاب اور نظیر فوج ترکوں کے واسطے شریک صاف ہو گئی۔ ترک جوں جوں آگے بڑھتے گئے اپنے صدر مقام سے

دوسرے گئے برخلاف یونانیوں کے جو اپنے صد مقام سے قریب ہوئے گئے۔ مگر اس سبھی یونانی کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے اور اسکے بڑے کرب کی ترکوں کا جی پلہ بہا رہی رہا۔ اور ہم پاشنک ساتھ جو نامہ نگاران جنگ سے کل تمام دن انکی طرف سے کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ گو پراپیوٹ تاریں ویرہ دیتی رہیں۔ مگر اسکے برخلاف یونانیوں کو کبھی ناگوار نہیں کہ اپنی خبریں خوب رنگ آمیز اور چکنی چٹری عبارت میں سپید و سیاہ ملا کر بھیجیں۔ برخلاف اسکے ترکوں کی طرف سے اس خاموشی کا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ انکی ترک ملی۔ اور وہ اپنی سخت کی مصیبت بہرہی خبریں بھیجا چاہتے تھے نہیں۔ بلکہ اور ہم پاشنک یہ میں دانائی تھی کہ اسے قبل از احتتام جنگ خبروں کا بھیجا جانا روک دیا تھا۔ اور نیز یہ خیال ہی تھا کہ ترک فوج کا نقشہ عمل حرب عام طور پر معلوم نہ ہو جائے۔ سارا دن برابر ڈائی جہاز رہی رہی خبر موصول ہوئی ہے اور یورپ نہایت اضطراب سے جنگ ٹرنا دوس کو نتیجہ کا منتظر ہے جسپر اسکی قسمت کا بہت کچھ دار و مدار ہے۔

ٹرنا دوس کی لڑائی تو ایک طرف ایک یونانی بڑے سربہر احکام لیکووانہ جو ان احکام میں بہت نہ لکھا ہو کہ ڈارڈینل میں گہس جاوے اور قسطنطنیہ پر گولہ باری کروا۔ اخیر یہ تو باتیں بہت دور کی ہیں۔ مگر اکثر لوگ خیال تھا کہ جنگی بیڑے کا لحاظ رکھیں د جاپان والی نظیر پیش آئی۔ مگر انوس کہ ترکی بیڑوں یونانیوں کو واسطے آسان لقمہ نہ ثابت ہو۔ اور یا سہاٹی لمقان کی طرف سے بہت کچھ خوف تھا۔ مگر انکس ان میں کسی نے کوئی خلاف امن حرکت نہیں کی البتہ عام فواید کو بیکار لینے اسمی طرح پر کرکس کوخٹ پر مقدمہ دینے میں پانچ یا دہریوں کو تھکر کھڑے کر دیکر فوجیں جمع کر کے دی چکی دی ہے۔ لیکن باطلی نے اسکا جواب نہایت ہوشیار اور دانائی بہر ادا ہے۔ اور ساتھ ہی بہر نہایت کر دی ہے کہ ہلالیے مطالبہ کیا واسطے یہ کوئی وقت جو یہ باتیں فرصت کی ہیں۔ ذرا یونان کو ساتھ لڑائی ختم ہونے دو۔ پھر اسکا فیصلہ ہی کر لینگے۔ اب دیگر یا سہاٹی لمقان کی طرف سے جی سی فک کا اندیشہ ہے۔ باطلی کہاں تک انکی ساتھ مراعات نہ نظر کرینگا۔ آخر اسکی کوئی حد ہے۔ اور یہی یورپ کی عالمگیر جنگ کی کاہد ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ آرمینیا و کرکٹ کو فسادوں اور جنگ یونان میں سنگڑوں مسلمان ظلم۔ ہزاروں مستورات بیوہ اور ہزاروں یتیم بچے لگے ہیں۔ باغیوں کو قصبہ کو قصبہ اور قریب کے قریب جنہیں مسلمان ہتھیاتے چھوٹ کر خاک سیاہ کر ڈالے مسلمان خاتونان عفت تاب اور مسلمانوں کو معصوم بچے یونان اور اوس ہزاروں ہمارے پھر رہیں۔ جنگی دستگیری اور امداد ہر ایک مسلمان پر واجب ہو۔ عیسائی اپنے عیسائی بہائیوں کو لینے تمام دنیا میں چند جمع کر رہیں۔ اگر جن میں فتح یونان کو لینے دشمن مانگ رہے ہیں۔ مگر انوس ایک ہمارے ملک کے مسلمان میں کہ روپیہ سوا مارا کرنا تو درکنار۔ مدگاہ سب اعلیٰ میں اپنی ظلم و پائیوں کے لیے لڑتے اٹھا کر دعا کرتے سے ہی دینے کرتے ہیں۔ مصر کی طرح اگر ہندوستان کی مسجدوں میں مسلمان مصیبت زدگان سلطنت عثمانیہ کو لینے صندوق رکھ دے عیاش۔ تو ایک معقول رقم فراہم ہو سکتی ہے۔ اور تو اور اگر عید الضعیف کے ہمو قہر قربانی کی کہانیں ہی معلوم و بیکس چوگان و تیان سلطنت روم کو لینے دیدیجائیں۔ تو ہزاروں روپے کی رقم جمع ہو جاتی ہے۔ علاوہ انیں شرعاً اس سے بہتر طریقہ کہا لوں کو مصرف کا نتیجہ ہو سکتا کہ ہزاروں و عباد فی سبیل اللہ مسلمانوں کو معصوم بچوں اور عیسیٰ ہزاروں کا کام کریں

مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر ان میں کچھ جوش اخلاقی ہو اور وہ اصل قرب کو طلب ہیں تو قربانی کی سب کھالیں اس کا خیر میں دیدیں جو صاحب ان کا خیر میں شریک ہونا چاہتے ہیں وہ قربانی کی کھالیں ہمارے دفتر میں بھیجیں۔ انکو باضابطہ رسید دفتر ذلت و بیجاگی اور مجموعی رقم کی رسید باضابطہ ٹکسٹ و تفصیل خیرات معینہ مبنی سے سنگوا کر مشہور کیا جائیگی جو صاحب کھالیں دفتر ذلت ارسال فرمائیں گے ان کی تحریر پر زور دہ کو حق اقدت بھی دیکھا دے گا بے رجحانیت میں جو صاحب اس نیک کام میں حصہ لینا چاہیں وہ کھالوں کو فروخت کر کے نقد روپیہ دفتر ذلت میں بھیجیں۔ بار سوخ و صحاب باخصوص خیر اراں اخبار وکیل کو چاہیے کہ وہ اپنے اپنے شہروں اور تقصیروں کی کھالیں جمع کرنے سے ابر عظیم کے مستحق نہیں۔

ہمہ تجویز کی کہ اب کو عید الفصحی کی نماز کو مقدمہ پرامت سر کی نماز کے موقعہ پرامت سر کی عید گاہ میں مسلمانان صحت زدگان سلطنت عثمانیہ کے امدادی چندہ کے لیے منہوق رکھا جاوے۔ امید ہے کہ او شہروں کو مسلمان بھی اسکی تعلیقہ کر کے سادہ دین مال کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہمعصر جسٹس امدادی پلس لکھتا ہے کہ کبھی کہ منہوں میں زیادہ دلچسپی ہو اس بات کا مشورہ ہوا ہے کہ علمت سلطان المعظم کو حال کی فتح کی مبارکباد کا تائید کیا کی ہندو پارٹی کی طرف سے وزیر صیغہ خدایہ کے نام روانہ کیا جائے اور ہمعصر جامع العلوم وادب کے ایڈیٹر شریانا پرشاد صاحب صوفی میں بہت زور سے نکلے گا امدادی چندہ کی تحریک کر رہے۔ اور نہایت پر جوش الفاظ میں مسلمانوں کو حیمت و غیرت دلا رہا ہے۔ مگر افسوس! مسلمان نام کو مسلمان! ہیں کہ چندہ دینا اور مبارکباد کو تائید نہ کرنا اور کفار غلیفہ المسلمین کو لینے دلا گئے ہو تو دہتے ہیں۔ البتہ سندہ اور مدراس سے جو دعائیں اس ہفتہ ہمارے دفتر میں پہنچی ہیں۔ اور جس دلی جوش اور خلوص و صدقہ سے علمت حضرت سلطان المعظم کیلئے وہیں دعائیں مانگی جاتی ہیں اس سے پایا جاسکے کہ وہاں کو مسلمانوں کو دلوں میں ابھی بہت کچھ تو زبایان باقی ہے۔ ایک منظوم دعا جو سندہ سے موصول ہوئی ہے اس کے چند اشعار ہم ملاحظہ ناظرین کو لینے دے دیں میں درج کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم مسلمانوں کو اپنے بہائیوں کی ہمدردی اور استقامت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

مومنو تم اب بدرگاہ خدا	اللہ اٹھا کر سب کرو ملک دعا۔	ساتھ میری تم بھی اپناں رہو	میں دعا کرتا ہوں تم آئیں کہو
اپنے دل کو جانپ حق و درجہ	التجاء کجہ خدا سے باخضوع	یا الہی یا الہ العالین	بہر ختم نبیسا و مرسلین
کردہ سلطان مالیشان کی	حضرت سلطان بن سلطانی	یعنی سلطان الزمان عبدالحمید	ابن شامہ اور عبدالحمید
جو کہ ہے خادم تیرے درگاہ	اور جو خادم درخیز الوڑے	اسکا ہوا حامی و ناصر حق خدا	واسطے شافع احمد روز جزا
واسطے صدیق و صادق و کج	روم کو سلطان کو درخیز و کج	واسطے عادل و عسکر کے یا الہ	کرشہد شاہ روم کو شہر تباہ
واسطے عثمان بن عفان کے	شادمان خاقان بن فغان	واسطے حیدر امام تقیین	باطفر ہو و موسیٰ المؤمنین
امین	واسطے خاتون بنت فاطمہ	سلطنت ترکی ہو دایم قائمہ	از وکیل مورخہ اسمی شہید

جنگ روم و یونان کا پہلا عشرہ

گویا گئی جانچیں تھیں اور یورپین پریس کی رہنمائی کا نتیجہ تھا کہ دنیا پر ظاہر کر دیا تھا کہ ترک ہونے کے قماش ہو رہے ہیں سپاہیں کو تنخواہ نہیں ملتی۔ درمیان بالکل نہیں۔ توپیں رنگت لودہ میں۔ پس ایک حملہ ہوا انہیں۔ اور یونانی ترکوں کو معہ بوری بدستجو کو بند آؤ تاکہ کال اس پر کھینکے لیکن سچ اب یہی اس راکہ میں تھوڑے سے شہر باقی تھے۔ اب وہی مصعب یورپین پریس کان دبا کر معیوہ اخلاقی طور پر اپنے جھوٹ اور دھوکا دہی کا افکار کر رہے ہیں۔ یونانیوں کی جو تہذیب اور شائستگی بہری صفات اس معرکہ کو متعلق ظاہر ہوئی ہیں۔ انکی نسبت سب سے پہلے ہم ایک انگریز نامہ نگار قاہرہ کی ٹیپی سے چند فقرے یہاں اخذ کرنا چاہتے ہیں۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ یہاں یونانیوں میں انتہا درجہ کا جوش ہے۔ دھڑا دھڑا دیر میں جمع ہو رہا ہے۔ میدان جنگ یونانیوں کی طرف جو آتے آتے سرسبز جھوٹے سولہ رہنے اور یونانیوں کا اسپر ایمان ہوتا ہے۔ یورپین پریس میں ان خبروں کی تردید ہوتی ہے اور جو صلی حقیقت معاملہ کی یورپین پریس ظاہر کرتا ہے اسپر یونانی لوگ اعتبار نہیں کرتے۔ اور اپنی قوم کی طرف موصول شدہ جھوٹی اور استرنا پخلط خبروں پر کال اعتبار رکھتے ہیں۔ دارالسلطنت آئینہ سے جو خبر تے ہیں اور خبر یہاں کو یونانی خود جی کہو لکھتے رہتے ہیں صرف کرتے ہیں وہ بے شرمی اور حیائی کی درجہ تک جھوٹ ہوتے ہیں۔ ان خبروں کا نتیجہ یہ تھا کہ جس شخص کو اصل معاملہ نہ معلوم ہو۔ وہ ان کو سچو اسکے اور کچھ یقین نہیں کر سکتا کہ یورپین فوج ہو گی یونانی فوج کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور سرحد ترک اور صیغہ کو یامین جہد علاقہ جو سب یونانیوں کو باپ و داد کی ملک بنچیلے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یورپیا کو یونانی جہازوں کے ہاتھوں نہایت خفیف سافقصان پہنچا تھا کہ ترکی توپوں نے تمام یونانی بیڑہ کا موہ نہ پھیر دیا اور ترک دی آٹما کا ترکوں کو قبضہ میں لانا بالکل معمولی بات ہو گئی۔ کرنل منیس کو ماتحت مقام پٹی کچا ڈیا یونانیوں کو ترکوں نے خوب ہی ہنگامہ لگا کر مارا۔ یہ تمام صیغہ اور آٹما کو صیغہ طیس جو اب ہم یہاں قاہرہ میں آخری جنگ کی خبر آنے کے منظر میں جسکا مطلب یہ ہے کہ فساد پر یا اسکے جوا میں فیصلہ کن جنگ ہوئی ترکوں نے دو لو پر قبضہ کر لیا۔ آٹما فوج ہو گیا۔ اور اب ترکی فوج تین سو چھلوں پر حملہ آور ہے۔

اسکے بعد یہی نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہاں ایک اخبار فرانسینی زبان میں شائع ہوتا ہے۔ جسکے معاون اور سرپرست یونانی ہیں۔ اس میں ایک برسر صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ترکوں کو سرحد یونان اور لیبیا پر روکنا اور وہاں سے مقابلہ کرنا اور لٹانا سرسرخ غلطی تھی۔ اصلی مقام جہاں انکو روک کر یونانی ان سے لڑنے فرما لیا تھا۔ لیکن اس کے بعد ہم سینگے کہ مناسب مقام ترکوں کے روکنے اور اس جنگ کرنے کا تینہ تھا۔ اور اسکا کچھ یہ صیغہ تھیں کہ ترک باقی تمام ملک یونان عبور کر لیتے۔ ہر حال یونانیوں کو باہر تخت پر تمام جمیعت فراہم کر کے انے لڑنا چاہیے تھا۔ آخر میں نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ دو ہزار تالیف النیظرو یونانی سپاہ کی جو شامت آئی تو باپائیر میں جلی گئی یہاں البانوں نے قاعدہ فوج سے اٹکی

مٹھ بیڑ ہوگی! البتہ میرے اپنے جوان کو مخاطب کر کے کہا: "ان لوگوں کو ایسے گارے تو بن نہ خراب کرو۔ صرف تمہارے سوان کی خبر لو، نہ چاہتا ہوں کہ انہیں اسوہ نامی محافل میں رستہ فروشوں کا کٹہر کبھہ ٹوڑے اور مشکل مہ سوجان بچا کر ہنگامہ سکے!"

یہ ذکر بھی کر دینا چاہی کہ ہنگو کہ شاہ لیوان جو حال ہی میں ایک فرانسیسی اخبار کو نامہ لکھنے ملاقات کی ہے شاہ بہت کچھ لکھیا نامہ کو رسوا جواب دہو میں اور اپنی فتح کی ناموری پر بہت و افلاک کا ہے مگر ایک است خاص طور پر یہ بیان کی ہے کہ جو کچھ بعض یورپین سلطان نے میرے ساتھ کیا اسکی قلعی کہو لو کا اچھی موقع نہیں ہے اور جو تہ و درانیہ جو دنگے تمام دنیا کو وہ جاہل زایل اور تہمت معلوم ہو جائیگا یہ بکواس شکار بنا ہوں :-

غرض سرحد پر ترکی فوجیں جمع تھیں اور یونانی بزدلانہ حملوں سے انکو تنگ کر رہے تھے۔ مگر ترکوں کا قتل تھا کہ سوا اپنے بچاؤ کو انہوں نے ایک قدم ہی آگے نہ بڑھایا۔ صرف اسلئے کہ قسطنطنیہ یونانی کا حکم ہی نہ تھا موصول ہوا تھا۔ ادھر پاشا متواتر باجیالی کو اطلاع دیکر کہ قسطنطنیہ کا رونا دن بدن شکل ہو رہا تھا ہے۔ مگر حضرت سلطان اعظم پی سعادتمند اور بردباری کو سے الامکان ماعدہ نہ دینا چاہتے تھے۔ آخر کار عالم حکم ترکی صلیبیہ متعینہ نے ہنر سے وزارت صلیبیہ فارسیہ فرانس کو بڑا کام پیش کیا۔ یونان کی زیادتی اور بیہوشی کے باعث دونوں سلطنتوں میں سفارتی تعلقات قطع ہو گئے۔ یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ دو دیگر قونسلوں کو سلطنت عثمانیہ میں بھیجے جانے کا حکم ملا ہے۔ اور اسید طرح ترکی سفیر متعینہ یونان کو قسطنطنیہ واپس آنے کا حکم وصول ہوا ہے۔ اس اعلان کو بعد تمام رعایا یونانی کو لازم ہے کہ ان کے اندر ترکی عملداری سے چلی جائے عثمانی رعایا کو بھی جو صلیبیہ یونانی میں سکونت پذیر ہے چل دیکر کہ وہ بھی نہ بدو ان کے اندر عملداری نہ کر چھوڑے۔

۱۷ اپریل کو سفير انشائی کو جو یورپ کی اور مسطون کو دربار میں تعین ہو ایک گشتی مراد بھی گیا جسمیں موصوف کی خدمت میں مقابلاً ملازہ کی مندرجہ تھی اور یونانیوں نے جو گرانیا پرورش کی تھی اوسکا ذکر کھا اور اس امر کا اعلان تھا کہ ایرانی بقاعدہ سپاہان خطہ اور اوسا کا ساتھ شریک تھی ۔

اس گنتی مراسلہ میں اس نیکو اظہار کیا گیا تھا کہ طاقتور یورپ عدل و انصاف کو مد نظر رکھ کر اس بار میں متفق ہو گئی کہ جنگ کی تمام ذمہ داری یونان کو سہجے۔ اور آئین میں یہ درج تھا کہ شکی کو فوج کی مطلق خواہش ہیں بلکہ ایک اور تازہ ثبوت یہی کہ اس پسندی کا یہ کہ وہ اپنی فوجیں سرحد سے ہٹانے پر رضامند تھی مگر یونان اپنی فوجیں سرحد اور کرپٹ و بلبلس

اب، اپریل کو سرحد چڑھات تھی وہ اس روز شام کی ایک تارسی دینے پر جو ایسا سولستہ جو درملو ناگوارہن میں واقع ہے ایک انگریزی لٹا کر گناہ گارنے پہنچا تھا اور جو حسب ذیل ہے: میں اپنی کاریگاہ میں جہاں تمام دن گشت و خون ہوتا رہے صبح کو میں یہاں پہنچا تھا اور تین گنہگار کے کاریا پہنچ گیا۔ لڑائی جاری تھی اور میں جہی پاشا کو خیمہ کو پاس سے جھپٹ کر دیکھ سکتا تھا۔ پاشا موصوف چہرہ صبح کے گلہ میں فریقین دو پہاڑوں پر جمع ہوئے تھے جو ایک دوسرے کے بمقابلہ میں۔ اور جگہ کے دریا ایک میل کا فاصلہ ہے۔ دینوں کی جمعیت جس میں یونان کی باقاعدہ فوج شامل ہے۔ رات آٹھ بجے سرحد پڑائی ہوئی۔ ہندوادی کو کچھ

بڑی چلی گئی مگر آج علی الصباح ہم ترکی ٹالین ڈانکی خوب خبر لی اور انکو سرحد پار بنگا دا لگو یونانی ادھر سے نکلا ایک دو پہاڑیوں پر
پیر عجم کو اور دس سو پہاڑی لڑائی شروع ہوئی حملہ آورد میں ایک معقول تعداد مسلحی کو لایٹروں کی پی جو دگھنٹہ بعد یونانیوں
ترکوں پر حملہ کیا مگر ترک سپاہی نہایت قتل ہو جا اور برقرار بلا کسی قسم کا اظہار جوش کو اپنی جگہ جم کھڑے ہو۔ اور صرف اپنا بچاؤ
کرتے رہے اور اس طرح انکا کثیر نقصان ہوا میری سانسے توڑی ہی دیں ۸۰ زخمی افسر اور ۵۰ افسروں کی لاشیں فوج سے ہار
انکا لگے ایک مفصل تعداد مقتولوں کی معلوم نہیں کیونکہ ہسپتال میں صرف زخمی لاؤ جاتے ہیں ساڑھے چار بجیں کا ریاٹے پر
ہوا۔ رہتے ہیں اور یہی زخمی ہے جو ہسپتال میں لاؤ جا رہے تھے۔ میں ابھی کار یا ہی میں تھا کہ حمی پاشا کو اس ادھم پاشا کا ایک
تار پہنچا۔ جنہ ضحون کہ جنگ کا اعلان ہو گیا ہے اور کل صبح حملہ کیا جائے گا۔ اس خبر پر ترکوں کا جوش قابل دید تھا۔ اور جنگ عرصہ
تک رہی۔ ایک نعرہ سو تمام پہاڑیوں کے ساتھ تھی۔

ریوٹر کا خاص نامہ لکھا اپنے ایک تار میں جو نے اسی دن ستر پہر کو درہ ملو نا کو اس سرور دانہ کا عقد ۱۰ تاریخ کو جنگ کی کیفیت
اس طرح بیان کرتا ہے۔ اس وقت درہ ملو نا قبضہ کرنے کے لیے میدان کارزار گرم ہے۔ اور سخت کشت خون ہو رہا ہے۔ مگر ترک متعطل
سے قدم جانے جا رہے ہیں۔ اب تمام کہ پروانوں کو اس صرف دو سو چورہ گنوں ہیں۔ ساڑھے دس بجو ادھم پاشا اپنے ریزو و لاؤ اور
ان کو درہ ملو میں چوکیں لگا دیں۔ دوم تہ تو پناہ لانے کے واسطے ترکوں نے کوشش کی مگر زمین کی نامفہمت نے کامیابی
نہ دی۔ طرازیوں البانیا اور سالونیکا کی محض اس وقت لڑ رہی ہیں ترک نہایت برقراری اطمینان اور قیام المزاجی سے لڑ رہے
ہیں ان میں یہودہ جوش ایضاً کا بالکل نشان تک نہیں انسرتا امانت ٹپک رہی جو اور قدم قدم پر بے نظیر شجاعت اور دلاگری
ظاہر ہو رہی ہے۔ ہم کہنے لگے نہ یہی اور لڑائی برابر جاری ہو۔ ترکی تو پناہ سے اسلحہ درجہ کی مشاقی اور تیرہ کاری ظاہر ہو رہی ہے
ترکی تو پوں سے ۳ میل اور ۶ سو گز پر نشان نہایت عجیب تک ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی ہی دیر میں ترکوں کو قاتل گولوں نے یونانیوں
کے پیرا لہاڑ دیے۔ ۴۰ گھنٹے ہو کر میں کہ میدان کارزار گرم ہے۔ شام سر پہ آگئی۔ اور ابھی تک کشت و خون جاری ہے۔ ترکوں کا
نقصان بہت ہی خفیف جو ۳۰ جوان مری ہیں اور کوئی ۵۰ زخمی ہوئے ہیں حالانکہ قسم کی طرف صرف ایک ہی پہاڑی پر ۱۰۰
لاشیں پڑ گئی ہیں ہسپتال کا انتظام قابل تعریف ہو۔ ترکی سپاہی کہتے ہیں کہ یونانی شراب میں متوال ہیں۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد
اکو شہر با پالی جاتی ہے۔ جہاں سے عساکر نظر آ رہے۔ فریقین جان مار کر کوشش کر رہے ہیں کشت و بستی کی واسطے عہدہ جگہ بھجائے۔
یہی نامہ نگار و بچہ رات کو لکھتا ہے۔ ہر ترک علی طرہ تمام درہ پر متصرف ہو گئے ادھر ادھر کی پہاڑیاں بھی انہوں نے فتح
کر لی ہیں۔ جنگ میں جو بادی اور متعطل ترکوں کو دکھلایا ہے۔ اس کی تعریف کا حق نہیں ادا ہو سکتا۔ میں ترکوں کی مستقل مزاجی اور
شجاعت کا اظہار دیکھ کر حیرت و تعجب رہا ہوا تھوڑی لڑائی کو عین زور شور کو متوقف ہو کر بعضی حکام متعطل اور مسانہ اور تیرہ زور لاؤ اور قاتل
تعریف ہی بطور مثال کریں اپنا ایک ختمہ یہ واقعہ بیان کرتا ہوں ہم ترک سپاہی حملہ آور سی کا کوچ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔
اور اپنی فوج سے جدا ہو گئے تھے۔ سانسے یونانی گولوں اور گولیوں کا مینہ برسا رہا تھے۔ اولوں کی سطح گولے پڑے تھے۔ مگر باوجود اس کے

اور فرج سے علیحدہ ہو جانے کے یہ نہایت خود ہمتیاری اور استقلال ہو کر رہ گئے۔ ایک کو گولی لگی اور اگر

دوسرے اور تیسرے کو بھی گولی لگی اور گنگو گڑھ چوہا سی طرح اپنی طبیعت پر قابو کئے ہوئے اور استقلال سے اپنی جان کی ذرہ بہر بھی پرواہ کو بغیر آگے ہی بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ یونانی سپاہیوں نے ایک نہ کار کا نڈر خیف کی نسبت لکھتا ہے۔ اٹائی جہوقت عین زور شور پر تھی منظر نہایت دلچسپ اور قابل دید تھا۔ ادھر پاشا مع اپنے شاندار شائق کنہایت نمایاں اور خوبصورت مجمع نظر آ رہا تھا۔ اردلی روپوں میں لانے اور احکام لیجانے میں مچھتے اور گاڑیاں زخمیوں سے بہری نہایت سرعت سے لیجائی جا رہی تھیں سپاہیوں کو سبب ناک چہرے بارود سیاہ ہو رہے تھے۔ اور اکثروں کو خون سے رنگے ہوئے تھے۔ ادھر پاشا نہایت شہادت اور استقلال سے اپنی دو دہن کو ذرا نیڑے لای کر ایک پہلو اور سر طرف برابر نظر دوڑا رہا تھا۔ سینے کو کھینک کر دیکھتا تھا اور پوٹوں میں جو میدان جنگ میں معروف افسروں کو لباس سے موصول ہوتی تھیں کانٹا کھینچے چھوٹے پرچوں پر تھیں۔ خبر پوٹوں کی چھٹیش پڑی ہوئی تھیں۔ افسر اور سپاہی یکساں بارود اور گرمیں لپٹی ہوئے تھیں۔ دو دن اور دو راتیں گزری ہیں کہ انکو سونا نصیب ہوا ہے جو خط بنوا نا۔ اور نہ ہنا۔ فیما بین پاشا جو تو چنانہ کا کامیاب نہایت با عجب اور شاندار افسر ہے۔ توپوں کے قایم کرنے اور شہت باغی میں اسنے قابل تعریف جو سر دکھلائے ہیں۔ پیر کی دو پہر تک ترک تمام درہ پر سلا تھے۔ اور یونانی بے تحاشا ہلک رہے تھے۔ یہ تمام چوٹیاں ترکوں کو حوالہ کرتے ترکوں نے سوچوں کو لینے میں جس استقلال کا اظہار کیا وہ بے نظیر ہے۔ ۲۰۔ اور پھر مرتبہ ایک چوٹ پر انہوں نے حملہ کئے۔ اور آخر کار فتح کر کے چھوڑا۔

روٹ کر نامہ نگار اسکے بعد کہتے ہیں کہ صرف ایک یونانی بالین جو عقب میں تھی ایک چوٹی سی پہاڑی پر باقی ہے جسے حملہ کرنے کی بات ترک تیار کر رہے ہیں۔ اور بہترین باتریاں پہاڑی توپوں کی مقابل میں ایک چوٹی پر لیجا رہی ہیں۔ تمام سپاہی نہایت خوش و خرم ہیں اور کسب میں ہیں۔ سچوں کی طرح ہنستے اور گاتے ہیں چیلے کی طرح جا رہی ہیں۔ ایک اور باتری پہاڑ پر سے ہاتھ بٹو یونانیوں پر چھو میدان میں گولہ بازی کر رہی ہے جس سے بکثرت یونانی مر رہے ہیں۔ میں اپنی آنکھوں کو گولوں کو یونانی بالین میں گر کر پھٹنے دیکھتا ہوں جو ایک دوسری پر گرتے پڑے جا رہے ہیں۔ آج صبح تھکے میں ترکی لین میں گیا پہلے مورچہ پر فوس آفندی جھے ہوئے تھے۔ یہ تمام ترک فوج میں ہر دلعزیز افسر میں پہلے ہی میں ان کو ملاتا تھا اور ابھی جنگ نہیں چھڑی تھی مایک چوکی کی کمان ان کو لباس تھی۔ اور مجھ کو غایت درجہ کی خوش خلقی اور سروت سے پیش آتے تھے اب یہ میرے ہی کہنے لگے کہ ۱۰ گھنٹہ کا دل ہو چکر کر لڑائی میں مصروف ہوں۔ نہ کہا نا کہا ہے نہ پانی پیانے شام کو دو بالین انکو زخمی کمان یونانیوں کو مورچہ پر حملہ کی تیاری کر رہی تھیں کہ انہوں نے سپاہیوں کو مخاطب کر کے چند الفاظ کو یاد دہا کر میں بولے میں اب جبکہ خدا تعالیٰ سے محبت ہو وہ مجھے کہو نہیں۔ آقا ہی کہنا کافی ہو گیا۔ اس فقرہ کو یاد دہا کر کہ ایک سپاہی نے ہوا تو مورچہ پر چڑھ گیا۔ بلکہ پھر ان ہی جو بارود گولی لائیں مصروف تھے اس وقت پھر چڑھ کر اور جوش میں مجھ کو گانگے ساتھ شال ہو گئے۔ چنانچہ اس طبع ان جو انور نے کہہ کر گھمگھمائیوں کی دھمک پر خوش اس سو اور بندی پر ایک مورچہ تھا اور یونانی نہایت دلیری و شامان اسکو بخیر کی دستبرد سے بچا دے۔ ۱۰ گھنٹہ تک

نہایت خنزیر لڑائی جاری رہی مگر آخر کار یہ بھی سنگینوں کی نوک پر فتح ہو گئی۔ ترکوں کی حملہ داری فن جنگ اور دلاوری کی منتظر
مثال تھی۔ جس سے غایت مدد کی شان کا اظہار ہو رہا تھا۔ سپاہی غریب مار کر وہ دونوں پر چڑھتے چلے جاتے تھے۔ اور اس قدر جان
نوٹ کر بڑھ رہے تھے کہ انکار کو نہ سمجھو معلوم ہوتا تھا۔ یونانی اور یہی سپاہی تھے کہ جب ترک تیس گرنے کے فاصلہ پر نہ گئے۔ تو ہنگام کھڑے
ہوئے۔ صرف اس حملہ میں ترکوں کو ۱۶ اچان کام آئے اور ۷۰ زخمی ہوئے۔ اس روز کسی اور مقام پر ایسی سخت لڑائی نہیں ہوئی
ترکوں کی شجاع حافظہ پاشا کی شہادت پر بہت افسوس ہو رہا ہے۔ ۸۰ برس کو بڑھ چکے تھے کہ شوق شہادت میدان میں کھینچ لایا۔
اپنے دستوں کو اٹکائے گئے بھڑے پر سوار درہ ملو نائیں بڑھ چلے جاتے تھے۔ اور سارے یونانیوں کی توپوں کا مینہ برس رہا تھا۔ اردل نے
عرض کیا کہ جناب اگر بھڑے کو اتار لیں تو نامناسب ہوگا۔ لا پرواہی سے کہے۔ ہونہ۔ اہم ویسوں کو ساتھ جب لڑے تو اس وقت
نوٹ بھڑے سو اتار دیتے۔ اب کیوں اتاریں؟ معاملے کے بعد بائیں بازو پر گولی لگی۔ مگر بہادر گاہی بڑھے گئے اور بھڑے سو اتار دے دی
گولی ہنسوا دیا۔ مگر اسپر ہی اس شجاع کی ہمت اور دلاوری نے بھڑے کو اتار لیا۔ گوارا نہ کیا۔ یہاں تک تیسری گولی میں
حلق میں پڑی۔ اور اس مرد میدان کو جام شہادت نوش کیا۔

ملو نائے کے بڑے اور اہم پاشا نے جو تار حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت میں ارسال کیا اس کا ترجمہ یہاں درج کرنا
خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ وہ تار یہ ہے۔ اب اگر صرف ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہے۔ ہم نہایت گھمسان کی لڑائی لڑے ہیں۔ ۵۳ ہزار
ترک سینہ سپر ہم ہزار یونانیوں کے سامنے کھڑے تھے۔ ہماری سپاہیوں نے بہادری کو سمجھ کر دیکھا ہے۔ میں غمخیز کسی فتح
عظیم کی توقع ہی اس معاملہ میں نہ کرنا۔

ایک نامہ نگار۔ ۱۰ اپریل کو ملو نائے بڑھ کر خبر دیتا ہے۔ ترک درہ ملو نائے نکل کر تھلی کو میدان میں پہاڑ کو نیچے پر روک
بڑھ چلے جا رہے ہیں۔ صدر مقام کا شاف ملو نائے چوٹی پر سے ترکوں کی پوش و کپہہ رہے۔ اور ہم پاشا دم بدم اپنی اعلیٰ قابلیت
فرج جنگ کا ثبوت دے رہے۔ اسکی تجویزوں اور تدبیروں نے اتنے کام کی طرح کام کیا ہے۔ اور ان میں غیر معمولی دانائی اور ہوشیاری
ثابت ہوئی جو ہم صدر مقام کو شاف کو ساتھ ہوں۔ مگر نقشہ تعیل جنگ کی مفصل کیفیت فوجی اور جنگی ضابطوں کو باعث تہذیب تیار
کے۔ چند البینی جوشوں کو کئی ایک مورچوں پر نادوس کو اتار دی ہیں۔ یونانیوں کو تو چھانہ کو بار بار ہنگام پہنچ رہی ہے۔ تمام میدان تھلی کا
ہمارے سامنے نقشہ کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ تمام ترکی سپاہیوں میں جو سرگرمی اور عام شوق جنگ بھڑکا ہوا ہے۔ اسکی میں ایک مثال
تیار نہیں۔ اسپ سوار اور دلہ صدر مقام شاف اور صرف کارزار فوج میں برابر پورٹوں اور احکام کو لانے اور بچانے کا کام
کر رہے ہیں۔ یہ پیام برحق کسی افسر کا نہ صرف بلکہ حکم دینے والے ہیں۔ اور جواب کو اسلے چند خطہ ٹیسرے ہیں۔ تاسی اضافہ کیا
اسکے کہ گولیوں اور گولوں کی زد سے علیحدہ ہو جائے انھیں کچل دیتے ہیں۔ اور جو ۵۰ انٹ جواب لیتے تھے ہیں۔ ان میں غم
پر گولیاں مار تو ہیں ترکوں نے ملو نائے کا ٹکڑا لگایا ہے۔ ترکی رسالہ نے یونانی تار توڑ دیا۔

ایک اور امر ترکوں کی شہرت اور تہذیب کا مثال کو طور پر بیان کرنا نامناسب نہ ہوگا۔ یونانی جس میدان میں پہنچے ہیں ان

مقتولین کا کپڑے اتار کر لیجائے میں مگر ترک جب وہاں پہنچے میں نہایت اصرار سے انکو اٹھا کر سیاہ دارمقات پر دفن کر دیتا ہوں۔
آج رات ترکی فوج تھلی میں ان جنوں میں آرام کر چکی جو یونانی چورگر بہاگ گئی ہیں۔

۵۔ اسے رو بہک چڑا نہشتی سچا خوش و باش سرخچہ گردی و دیدی سزائے خویش
جب عساکر عثمانیہ نے ملو پاس رقیضہ کر لیا ہے۔ وہ براہ یونانیوں کی نظر میں بڑھ چکے ہاتھ ہیں۔ اور اب تھلی کا سلطنت
اؤ کو قبضہ میں ہو اگرچہ کچھ بچہ ہفتہ میں کچھ جنگ ہوئی مگر لاریسا بلا کسی کشت و خون کے ترکوں کے ہاتھ آ گیا۔ اور یونانی ماری ڈنک
بہاگ گئے۔

جمعہ کو دن عبدالصباح ترکوں نے مقام ملی پر حملہ کیا۔ اس کا قصبہ یا قریہ تو نہیں کہہ سکتے۔ البتہ ایک مختصر سپاہی تھا
ہے جس میں ایک چوٹا سا گرجا واقع ہے۔ اوچند سردار شیریں بانی کے چشمہ ہی موجود ہیں لڑائی صبح سے شام تک متصل
جاری رہی۔ اور یونانی نے کچھ میدان میں اسٹور ہے۔ ولیعہد یونان (کمانڈر انچیف) اور پرس نکولس بھی میدان جنگ میں موجود
تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ پرس نکولس نے بہت کچھ جو انفرادی دکھائی۔ یونانیوں کو سینہ کا سردار کرنل سیوٹ میچلس تباہ چکے تحت
میں آٹھ سو اسیادہ فوج تھی۔ اور سیرہ کا کمانڈر کرنل ٹراس تھا جسکے زیر کمان پانچ سو جوان تھے۔

توپخانہ میں ۳۶ توپیں تھیں جو ملی کی سڑک سے ولید ترک فوجی ایمین کو مطابق لگی ہوئی تھیں۔ علاوہ اس فوج پیادہ کی
پانچ دستہ سواران کی فوج کو تھے جنکی تعداد بھی پانچ سو کم نہ تھی۔ اسکے مقابل میں ترکوں کی کل پیادہ فوج نو ہزار سے زیادہ تھی
اور فقط تین ہزار سالہ کو سوار تھو تو میں ۲۲ تھیں اور پور کا کمانڈر ٹاپ دیا کو کیا سٹنہ دکھائیگا جو ترکوں کی ہر ایک فیم
کو اوبی کثرت تعداد میں منسوب کرتا تھا) طلوع آفتاب دو پہر تک انتشار میں مسلسل طوفان سے جاری رہی۔ مگر قریب ایک بجو
ترکوں نے یونانیوں کو سیمینہ چمکایا۔ اور شام کو کچھ عساکر عثمانیہ نے اؤ کا سیمینہ اور میسور بڑی جو انفرادی کے ساتھ توڑ دیا۔ اور
طلبہ کریں ہی سخت تر زلزلہ واقع ہو گیا۔ اس موقع پر ترکوں کو سواروں نے واقعی بہاگ لیا اور جو انفرادی کی داد دی۔ اور ایسے ستوار
چلے گئے کہ معاذین کو چپے چھوٹ گئے۔ اگرچہ لڑائی کم و بیش رات تک جاری رہی۔ مگر شام کو قریب چھ بج کر کرنل میسور میچلس
نے کرنل سولینسکی کا ڈیڑھ سو یونانی کو ایک تار اس مضمون کا دیا مجھے شگفت ہوئی ہے اور کراکھ کی بجا بارہا میں تم اپنی
عقل و قیاس کو مطابق کام کر دو۔ لڑائی کی یہ صورت دیکھ کر ایک مجلس کل افسران فوجی کی منعقد کی گئی۔ جسکے صدر پنجر ولیعہد
یونان تھے (پنچیس اصحاب باید رسو پنچیس) جنہوں نے یہ قرارداد کیا کہ سوا کی طرف بہاگ جانا قریب سلطنت ہو چنا چہ ایسا
عمل میں آیا (اور وہ فوج جو قطن طینیہ میں اپنا علم گامٹے کہتے تھے تھیں نہایت ذلت کو سٹہ کمال سرسبکی میں اوٹھ پڑے
بہاگ گئیں) مقام ولید پر جو جنگ ہوئی اسکی یہ صورت ہو کہ عساکر ترکی کے کمانڈر نے جب دیکھا کہ مخالف کا میسرہ کیقتہ
نسبتاً کمزور ہو تو اسے یہ عقلمندی کی کہ ایک دستہ فوج پیادہ کے ساتھ فقط اوسی پر حملہ کیا۔ اور اپنی فوج کو مکد یا کراکھ کی طرف
نہ چاہئے۔ بلکہ برخلاف اسکے دودھ کر کے سپاہی اپنے پیچھے بددیواری علاء و ہوں۔ جسکا فائدہ یہ ہوا کہ یونانیوں کا تو پخانہ اور بارود

مقتضایں ہو گئیں کہ چونکہ ترکی سپاہی جو دود کو رکھ کر چار سو توپوں کو فوجی قاعدہ کو مطابق سچا جانتے تھے۔ برخلاف اسکے یونانی جو پر اماندہ تھے ہوشیاری اور ہوشیاری کے لئے تھے۔ ترکوں کو تو بخار کی زمرہ سے بالکل نہ پہنچ سکے۔ اور ترکوں کی ایک گولی بھی ضایع نہ گئی۔ ترکی فہر کی اس ہوشیاری اور یونانیوں کی حماقت کا یہ نتیجہ ہوا کہ انکی صفیں بالکل ٹوٹ گئیں اور انکی پاؤں اکٹھے ہو کر اور بہت سرسبکی اور بدحواسی میں انہیں میدان جنگ سے ہٹا کر پڑا۔ اور ترکوں نے بڑی بہتری اور سرعت سے کچھ بچکر اونکے موجود ہونے پر قبضہ کر لیا۔ اتنی بڑی لڑائی میں ترکوں کو فقط دس جوان کام آئے۔ اور ہم زخمی ہوئے۔ اور یونان کو مقتولین اور مجروحین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ میرے کا یہ تنظیم کے ترکی کمانڈر نے دوسری تیارہ فوج کو طلب کر کے بھیج دیئے جنہوں نے جاکر انکو نہایت کشت و خون کے ساتھ پسپا کیا۔ جب قلب اور میرہو یونانیوں کو ایسی فاسق شکستیں ہوئیں تو ترکوں نے آسانی کے ساتھ پاس کو دو مقبول پر قبضہ کر لیا۔ یونانیوں کی یہاں تو یہ گت ہوئی۔ اب اس فوج کا حال سنئے جو مقام مزیر سے آئی تھیں۔ انہوں نے اول مقام ڈاماسی میں سخت شکست کھائی۔ جب وہاں سے سپاہیوں نے توجا لے کر ویکلا پر قبضہ کریں مگر وہاں سے بھی ترکوں نے مار کر ہٹا دیا۔ احمدی پاشا جنہیں نے یہ پہلی دو شکستیں دی تھیں۔ ان سیکڑوں کا تعاقب کرتا ہوا اپنی صدر مقام کاریہ سے مارشل اوجم پاشا کی فوج میں جا ملا۔ اور دونوں جہولوں نے بافقہ ہمارے سپر کے روز میج کو وقت ٹرینو بہا پر قبضہ کر لیا۔ جسے یونانیوں نے ایک دن پہلے بوقت شب ہلا کر کسی جملہ کے ڈر کے مار کر ماری کیا ہوا تھا۔ اس روز یعنی سچھ کو تار اوجم پاشا نے قسطنطنیہ کو بھیجا اور اسکے الفاظ یہ ہیں۔ لیڈا کی کا پہاڑ جو پکا کا آہ مقام شمال میں واقع ہے۔ ہماری سپاہیوں نے ۲۴ ماہ حال کو لے لیا ہے۔ احمدی پاشا کی فوج کل مقام کاریہ سے اگر مقام ملاری میں ہماری فوج سے آئی ہے۔ اور ہماری فوج قصبہ ٹرینو پر چولا ریل سے دو گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے آج کے روز قبضہ کر لیا ہے۔

اوجم پاشا نے چودہ سو روز یعنی اتوار کو سرکاری طور پر قسطنطنیہ کو مراسلہ بھیجا تھا اور اسکے الفاظ یہ ہیں۔ "لاریا حضرت اقدس کو قدموں کو لٹے ہے۔ ہمارے دستہ سواران کو اوپر بلازمزحت قبضہ کر لیا ہے۔ یونانی ماری خوف کو چھوڑا گیا ہے۔ اور یہ کہ تمام سامان جنگ بارودیں ہاتھ لگے۔" اوجم پاشا خود منہج ظاہر کرتے تھے کہ یونانیوں نے ایسا مضبوط مقام کیونکر اس طرح چھوڑ دیا۔ مگر یہ کہ یہ سب کچھ اس حکمت علی کا اثر ہے جو ترکی کمانڈر نے بعد فتح و لیکری تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ مارشل اوجم نے بعد فتح و لیکری حکم دیا تھا کہ ترکی میرہو اپنے آپ کو ایک حلقہ کی صورت میں قائم کر کے یونانیوں کے عقب کو روکے۔ تاکہ انہیں واپس جاننا نہ ملے۔ مگر البانیا کے سپاہی جو شجور کرنا اور خاموشی کے ساتھ حملہ آور برخلاف وضع بلکہ جو جب عارضہ تھے انہوں نے بجائے اسکے کہ اس حکم کی تعمیل اندر میری رات میں چپ چاپ کریں۔ یہ لیکری کے وقت پر با وازنہ کا ناشروں کی ایک بھٹی آواز سے یونانی خبردار ہو گئے۔ اور اپنی آپ کو زخمیں پہنتا دیکھ کر محض اس آواز سے ایسے نوک دھم ہمارے صبح کی وقت و انکی فوج کا ایک فرد بھی موجود نہ تھا۔ مارشل اوجم پاشا نے طرقتا تہذیب دوسرے دن اپنی زبان سے یہ بھی کہا۔ "کہ ان البانیا کے سپاہیوں کی بیعت جو انگریزوں نے لیا ڈو دی۔ اور یونانیوں کو ہٹا گئے کا موقع مل گیا۔" ورنہ اس جہت کو ضرور کروں پرنس کو اپنی فوج

مہمان کرتا اور انہیں ناچار میری ساتھ ڈنکر لہا کر لیا۔ بعد فتح لاریا اگرچہ یونانیوں کو پاس شاہانیا کی چٹی تھی۔ لیکن جب یہ لوگ نے لاریا کا حال سنا تو وہ ایسے بیدل ہوئے کہ بھاگتے ہی بن آئی۔ اس مقام پر پہلی ترکوں کو بہت سالانہ غنیمت اور اسباب حرب اور خوراک اٹھ آیا۔

اجناد ٹالاکس کا خاص کارپانڈنٹ جو یونانی فوج کے ساتھ ہے وہ لاریا کی فوج کی نسبت اسلحہ چر نظر از ہے جو سرسنگی اور بے ترتیبی لاریا سے دہری کے وقت یونانی فوج میں واقع ہوئی ہے وہ غلط فہمی کے سبب سے وقوع میں آئی۔ کمانڈر پرنسپ اور اوکوٹا نے جب دیکھا کہ ترکی رسالہ ہمارے سینہ کا ستیا ناس کر رہا ہے اور وہ متواتر حملوں کی تاب نہ لے لائے۔ بلکہ اونچے پاؤں اکھڑنے والے ہیں تو انہوں نے حکم دیا کہ تمام ہوتی ہوئی فوجیں لاریا میں واپس آجائیں۔ یہ حکم مذراہ برقی روشنی کو اس یونانی فوج کو بھی پہونچا گیا۔ جو پہاڑوں پر پڑی ہوئی تھی۔ رسالہ آٹھ بجے شے کے حکم پہونچا اور فوج نے اوس وقت حرکت شروع کی۔ سپاہیوں کا ہرجال تھا کہ سارن کو تنکے اندر۔ بہو کو تشنگی سے عاجز ہو رہی تھی۔ علاوہ ان سب باتوں کو ترکوں کو تو یونانی نے انکا نام میں دم کر لیا تھا۔ اسی بدحوشی کی حالت میں وہ اس برقی روشنی کو حکم کو سمجھ کر ترکوں نے کل پہاڑی ہوچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ سمجھنا ہی اونکی بدحوشی کو لیے کافی تھا کہ کیا ایک ایک آواز آئی کہ ترکی رسالہ پہونچے آئے ہیں۔ اس آواز سے ہر سب سے اسان خطا ہوگئی۔ اور سرسنگی اور بے ترتیبی اور بدحوشی کمال کو درجہ کو پہونچ گئی۔ زیادہ غضب یہ تھا کہ انہیں سری رات میں جب دست و دشمن کو تیز کرنا ناممکن تھا۔ اپنی سایہ سوجی دنگ تھا۔

اس بات کو عالم میں ایک سرسپاہیوں کا لاریا میں ایک بحورات کو پہونچا۔ انکے پہونچنے کی خبر لاریا میں دفعتاً پہونچی اور شہر کو باشندہ اوس وقت اپنا اپنا اور یاد ہنا بازہ کر رہا گئے کو تیار ہو گئے صبح کو وقت کروں پریش ہی بسواری ریل لاریا سے روانہ ہوئے کیوں نہ ہو۔ ۵۰۰ اڑھد گوسر شہر و انیا دیروں پڑ بصفائے کہ تو از خانہ بدرے آئی۔

اوس روز یعنی اتوار کو صبح کو کچھ بچہ عساکر عثمانیہ نے لاریا پر قبضہ کر لیا۔ یہاں ترکوں کو چھ بڑی توپیں اور بہت سا اسباب حرب اور خوراک علاوہ ایک پہاڑی توپخانہ اور بہت سی قیدیوں کے اٹھ لگا۔ ترکی کمانڈر نے داخل ہوتی ہی مختلف جوب میں سواروں کو دستو یہ حکم دیکر روانہ کیا کہ اگر یونانیوں میں سے کوئی بقیہ اسیف رہا ہو تو اسکا قہقہہ ہی پاک کرو۔ مارشل اہم پاشا نے شہر میں داخل ہوتے ہی حجت احکام جاری کر دی کہ کوئی سپاہی کسی کمال وغیرہ نہ لوٹے اور کسی قسم کی دست اندازی نہ کرے۔ اس حکم کی یہاں تک تعمیل ہوئی کہ ایک ترکی سپاہی جو ایک فیس ایک کھلی ہوئی دکان سے اٹھ گیا تھی فوراً قید کیا گیا اور قیدیوں کو حوالہ کی گئی۔ یونانی فوج کی نسبت یہ حکم ہوا کہ وہ ریڈ کر اس اسپل کے سپرد جائیں۔ اور ترکوں نے نہایت انسانیت اور رحمہ کی ساتھ سلوک کیا۔

یہی کارپانڈنٹ لکھتا ہے کہ قریب چار سو قیدی ترکوں کو پاس میں اور چار پانچ سو شہر کو باشندہ ہی لاریا میں ہیں جنکو ساتھ ترکوں کو بڑا دھنیا بہت قابل تعریف ہے۔

ان لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ تین دن پہلے سو یونانی سپاہیوں نوشہر کو لٹنا شروع کیا ہوا تھا۔ اور انکی شور و شہی اس درجہ تک پہنچ گئی کہ اکثروں نے یکس عورتوں کی عصمت میں بھی خلل اندازی کی۔ اور اسمعالمہ میرا دھنیں ہم بندھی کاپار بھی نہ رہا۔ اس سبب کہ یہ ہوا کہ جب دو سپاہی آپس میں کسی امر پر جھگڑتے تھے تو علانیہ آپس میں جھگڑ جاتے تھے اور کشت و خون کی نوبت پہنچ جاتی تھی۔

اسی کار سپانڈنٹ کی رائے ہے کہ لڑائی کا پہلا مرحلہ تو طے ہو چکا ہے۔ اور متحین صین کی حالت اور جغرافیہ دیکھ کر یہ رائے قائم کرنا کچھ مشکل نہیں کہ یونانیوں کو ایچ مناسب بلکہ ضروری یہ ہے کہ وہ اس شوخ چٹھی سے ہمتا میں اور اپنے آپ کو ترکوں کو رحم چاہتے ہیں جس قدر وہ یہ سرکاری ناک وغیرہ کا ہاتھ لگا کر اور کایہ نظام ہوا کہ اسے دقتوں میں مبتلا کر کے ان کے ہتھیاروں کو خالی کر دیں۔ اور اس کام کو واسطے ایک مجلس مسلمانوں کی قائم کی گئی جو کچھ سپرد یہ تمام ہوا ہے یہی کی جیسے کسب عیسائی ہو گا نہ انہوں نے اپنی اپنی دکانیں کھولیں۔ وہ سب معاملہ کی ہر صورت دیکھ کر رضامند تھے۔

ریوٹر کا کار سپانڈنٹ جو کہ عثمانیہ کے ساتھ لاری میں نقل ہوا تھا کہتا ہے کہ اگرچہ یونانی باشندے سب کے سب ہمارے گئے ہیں۔ مگر اصل اقلیت سے ایک ایسا شخص مجھ کو مل ملا جس سے کس قدر حالات معلوم کر سکا۔ اس نے بیان کیا کہ ہفتہ کی شب کو متواتر لوگ بھاگتے رہے۔ فقط چندہ الیٹرہ گئے تھے جو اس ناک میں رہے کہ اپنی فوج نکلے تو ہم لوٹ مار شروع کریں چنانچہ ایسا ہی کیا کہ جہاں اپنی فوج نے قدم بام کا لایا وہیں ان بد بختوں نے ہمارے وہیر میں شروع کر دی جلیانوں کو دروازہ کو کھول دی اور وہاں سے جس قدر بد معاش آزاد ہو کر وہ بھی ان کے ساتھ تاخت و تاراج میں شریک ہو گئے اور خوب جی ہر کشتہ کو باشندوں کو لوٹا جب عیسائیوں کو ساتھ یہ مسلک کر کے تو مسلمان باشندگان پر بندہ قیاس چلائی شروع کیں مختصر یہ ہے کہ یونانیوں نے بہت بڑے کٹو مسلمانوں سے کیا یہاں تک کہ جب کبھی ان میں سے کوئی بازار میں جاتا تھا تو بدو کی ٹوپیوں کے پہنے جبراً اوکھا لیتے تھے۔ اسی کار سپانڈنٹ کی تحریر کے رو سے ظاہر ہے کہ لاری سے یونانیوں نے جمعہ کی شب سے ہمارے شروع کی تھا کیونکہ مجھ کے کہہ انہیں دلیلی کی شکست کی خبر ملی۔ انہوں نے ہمارے کوئی ٹھکانہ ہی تھی مشہور ہے کہ کروں پرس نے ہر چند چاکہ ذرا ٹھہر کر کسی نے نہ مانا۔ اس کی کار سپانڈنٹ کا بیان ہے کہ کچھ عرصے کے لیے سختی سے یونانیوں نے ہمارے کھلے چکی وجہ سے ہوائی اسکے کچھ اور ہیرے بچے کی کہ ان کو حواس بالکل پرانہ ہو گئے تھے۔

آگے چل کر ٹائمر کا کار سپانڈنٹ کہتا ہے کہ لاری سے ان کو کوئی ایسا مقام نہیں جو ترک صبیہ شروع سپاہیوں کی زد کی ایک صدمہ تک نہ لاسکتا۔ جبکہ سواروں کی بہتری اور جنگی تیغ خانہ کی اعلیٰ مشائی ثابت ہو چکی تھی۔ البتہ اب جو ہمدہ کو اڑیونانی فوج نے قائم کر لیا ہے۔ یعنی فرسالاہ ایسا مقام ہے جہاں یونانی کچھ عرصہ تک اس کے میں یہ مقام ایک بڑا تاریخی مقام ہے یہیں فلپ شہزادہ مقدونیا کو روادالوں نے شکست دی تھی۔ اور یہاں ہی جگہ سیر نے سینٹ کی فوجوں کو جو سپی کے تحت کمان تھی زیر و بالا کیا تھا ان یوں ہے کہ اسمعالمہ یہی سب کچھ نے اپنے پرانے شعار کو نہ چھوڑا اس میں طبع سابق میں سیر وانی دشمنوں نے یہاں کے

بادشاہوں کو شکست دینے میں ویسا ہی ایک ہی ترکوں نے یونانیوں کو کر لی۔ ان جہاں یونانی اپنے آباء و اجداد کو خلف لایا تھا اب مقام فرسالا پر چالیس ہزار یونانی فوج جمع ہوا اور مورچہ بندی عام رائج کو مطابق سرحد کی مورچہ بندی سے کہیں نہ چڑھ کر رہے۔ غازی عثمان پاشا واپس بلاؤ گئے میں مظاہر اجب ابتدا میں صورت کس قدر متوش ہو گئی تھی تو اوجھل کر کیفیت نہ از مغل میں آیا تھا مگر جب دوسری روز فوج پر فوج ہو گئی تو اوجھل پاشا کی خاطر کو پیش نظر رکھا اور انہیں وہی حکم آگیا اور غازی موضع کو یہ حکم مقام دیر پر ملا تھا جس کو وہ سلونیک میں تشریف لینگے اب وہ اوسی مقام پر احکام مزید کی انتظار میں بیٹھیں۔

ترکوں کو شوق شہادت اس قدر تھا کہ ہر شے کو ایک لڑائی کو موقعہ یا لینا کی دو جھٹیں دو رنگیں تو ان کے فہم میں نہ ہر تیز اور انہیں ایسی کا حکم دیا اور یہ سمجھا یا کہ ایسے مقام پر جہاں دشمن کثیر تعداد میں قریب ہے اور ہماری کمک بہت مسافت پر ہے زیادہ رہنا خطر سے نالی ہیں۔ مگر انہوں نے یہ حکم کا کل شبانہ روز میں مقام کی اکثر ترکوں کو لے لیا اور اسی کو واپس آنا کوئی وضع کو خلاف ہے۔

یونانی افواج کا ہنگامہ

کر پڑا کا سپاہ نہ ٹھ مقام آہستہ سے لکھا ہے میں بسبب چند جہوں کہاں آ گیا ہوں اور اس میں جو ان حالات کو لکھو گا جو میری آنکھوں کو سامنے واقع میں آئی ہیں جب میں پہلے خط جمعہ کو روز مقام ٹر نو دی لکھا تھا۔ اوس روز دن بہر میں طرفین کی نزاع زمانی دیکھتا رہا اس میں کچھ تنگ نہیں کہ یونانیوں کی مڑاؤ قابض نہ فایم۔ مگر ترکوں نے میمنہ کا ستیاناس کر دیا تھا اور برابر دوئل تک موضع کوٹا دی میں مارتے مارتے آگئے تھے۔ جب شام کو کچھ بج گئے تو عام جنال ہو رہا کہ اب لڑائی میں کچھ تھک چکا ہے۔ مگر مارا جو دیکھو کہ ترکوں کی دو جھٹوں نے مقام کوٹا دی اور دلیار پخت آتشباری شروع کر دی۔ اور یہی جانب سے ادنی ایک اور جھٹ جنرل ماور و میل کی فوج پر آتشباری کرنے لگی۔ اول ایک پہاڑی تو چنانہ دلیار کوٹا دی کو درمیان نسب کر دیا۔ اسی آتشا میں یونانیوں کی آتشباری میں منعکس آثار نظر آئے گئے اور ہمارا خیال یہ تھا کہ فریقین کا سارا دن ہی الحار تھا۔ اور کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ مگر کیا کیا ہمارے کو عجب جنگلوں میں سو کرنا کہ ایک زبردست رسالہ لکھو دی اور آتا ہوا موزار ہوا اور میدان میں گر کر چند سواروں کے دستوں کو و ظاہر ایدہ بی و آہو تھے شامل ہو گیا۔ ان سواروں نے جو برق و بلکہ طیر آ رہے تھے آتھ ہی موضع کوٹا دی اور دلیار میں آگ لگادی۔ اور ایک آن کی آن میں جہاں تک نظر کام کرتی تھی سوائے آگ کے شعلوں کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔

اب مجھ یقین ہو گیا کہ کل صبح پہلوانی شروع ہوگی۔ چنانچہ ہی غرض سے میں شب کو موضع ٹر نو دی میں چلا گیا۔ اور پہاڑی مارا کہ مکان میں جا رہا جو ایک ویرانہ میں آتھ تھا۔ یہ جو ساتھ لعلٹ و سٹن بھی تھا جو سوڈن سے بغرض شمولیت جنگ آیا ہوا تھا جب لڑا گیا کہ جو تو میری دلیں خیال آئے کہ سوڈن سے پہلے ایک نظر میدان جنگ کو دیکھ لوں۔ چنانچہ میں باہر نکلا اور میرے گنے لگے اتفاقاً میری نظر ایک بار وہ کی گاڑی پر پڑی جو میدان جنگ کی طرف سے واپس آ رہی تھی مجھ پر دیکھ کر تعجب ہوا کہ میری طرف سے وہ چپکے کیوں واپس آ رہی ہیں۔ جب میں اسکی وجہ لوگوں سے پوچھی تو معلوم ہوا کہ یہاں حصہ ہوا ایک بے کمرنگ

کورتوالی سو درہ الیاس کو رست بڑی جمعی کے ساتھ آگئے ہوئے آ رہی ہیں۔ ایسے اس مقام سو فوراً ساگ جانا چاہیو چنانچہ تعجب اس ملک کو گل یونانی فوج بہاگ گئی ہے۔ میرہ کو چند بقیہ سیلف رجمنٹس تو پہلے ہی فرار ہو گئی تھیں۔ ساقب اور میمنہ سودہ لاریسا کی طرف ترنگار کی سرنگ کے رہتہ سو کو ہم بہاگ ہو گئیں۔ اور کروں پرنس اور جنرل میکرس ٹاں پہلے ہی سو ہو چکا اپنے ڈیڑے ڈال چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ آٹھ بجے شب کی ہوا ہو گا۔ کیونکہ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے یہ ملک ہوا تھا کہ مالک غیر کے ڈپٹی لاریسا کی طرف بہاگ جائیں۔ چنانچہ وہ فوجی آئیں کو مطابق نصف شب کو وہاں پہنچے۔

اس ہنگامہ کی وجہ سے اس کے اوپر نہیں کیونانین کو میمنہ کو جو تخت کمان کرنل میور ایچل تھا۔ ترکوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا۔ اور انکو ترکوں کو بڑھ جانے سے دو قہی جان کو لالے پٹکے تھے۔ اور میرہ کو جو کورتوالی کے پہاڑوں پر تھا ترکوں نے پہلی شکست دی تھی چونکہ میری گاڑی خطا وغیرہ لیکر پہلے ہی لاریسا کو روانہ ہو چکی تھی۔ ایسے سینے اور لفٹ ویٹر نے عزم کر لیا کہ ہم پیادہ ہی جائیں گے۔ ابھی ہم کو ٹیل پر چلے ہو گئے کہ اسٹرٹڈ لندن نوز کو کا سپانڈنٹ گاڑی میں سوار ہیں۔ اُسے عجوبہ اپنی گاڑی میں بیٹھے کو کہا اور ہم نے اسکی دعوت کو قبول کیا کوئی ٹیل ڈیڑے میل گئی ہو گئے کہ ہمیں اسی رستہ میں یونانی سپاہی بہاگ ہوئے دکھائی دیے۔ اہل حالت ناگفتہ بہ تھی۔ پانوں میں ڈاڑھے ہوتے تھے۔ چار دن کی شانہ روز محنت شاد اور ترکوں کی سخت آفتاب نے انہیں بالکل بیکار کر رکھا تھا۔ انکے چہروں پر ہوائیاں چوت رہی تھیں اور ہوش و حواس بالکل مفقود ہو رہے تھے۔ وہ ایسے دیک کر چپ چاپ جا رہے تھے۔ گویا انکو منہ میں زبان نہیں۔ حالانکہ یہ اونکی عادت و خلاف ہی رات سخت اندھیری تھی اور ماٹھ کو ماٹھ سو جہاں نہیں دیتا تھا فقط جنوب و مشرق کی طرف موضع کو مادی اور دلد میں جاگ لگ رہی تھی وہ ہمارے لیے روشنی کا سہارا تھا۔ ہر ستر میں کیں یونانیوں کو تو پھلنے اور اسکو متعلق گاڑیاں۔ اور چروں کی قطاریں اور ہزاروں اسباب کو صندوق دکھائی دیے جو ترکوں کی زبردست آفتاب سے جوا یک بہا و سو بہا و فوج کو عاجز کر دینے کی قدرت رکھتے ہیں بے ترتیب پڑے تھے۔ ان کو ساتھ ہی بہت سی گاڑیاں دکھائی دیں جنہیں ہاں کو باشندہ کچھ کچھ پہنچے تھے۔ اونکے شور و ادا سے کچھ دہن تھا۔ بیکس عورتوں اور مصوم بچوں کی حالت نہایت درد انگیز تھی۔ اور اس طوفان بے تینری میں فوجی اور غیر فوجی میں کوئی تمیز نہ تھی۔ سب کچھ بکال بقاء قیاعدگی اور پریشانی کے ساتھ بہاگنے میں ایک دوسرے پر ہمت کر رہے تھے۔ اس مصیبت میں انڈونی رنگہ روٹوں کی ایسا چھین زخموں پر ہنگامہ کا کام دیتی تھیں جس مقام میں کل اور رٹرو نو کی سرنگیں ملتی ہیں۔ وہاں بہت سے آدمی جمع ہو گئے اور باعث قلت مکان اس پاس کو مزروعہ کہتوں کا سخت نقصان ہوا۔

اب یہ بگڑی ہوئی جانکاہ مصیبتوں کو پہل گئی اور سجایا اپنے حال پر نوحہ کرنے کے نہیں کو اونکی نالائقی کی دہلے گالیں دیو اور دلا مت کرنے لگے اور وہ وہ لعنتیں اور پھنگاریں یں کر چکا کوئی ٹھکانا نہیں۔

اسوقت ہماری گاڑی نہایت آہستگی کے ساتھ ہزاروں ناکرہ گنا ماورسکین عورتوں اور بچوں میں سو گزر رہی تھی جنکو سر پر اسباب کی گٹھڑیاں لدی ہوئی تھیں۔ اور جو کمال بے ترتیبی اور سرسبکی سے اپنی جانیں بچانے کو لیے بکھے تھے۔ انہیں بعض

تو دشت زدہ ہو کر بہاگتے جاتے تھے۔ اور بعض ماری خوف و ہراس کے قدم تلک اٹھا سکتے تھے۔ یہاں پر ہمیں ملنے کا کارسپانڈ ملا اور ہم نے اسے اپنی گاڑی میں بٹھالیا۔ کیونکہ اس کا اپنا گھوڑا اور سارا اسباب کہو گیا تھا۔ اور وہ خود بھی مشکل جو جان بچا کر تھپکا پہونچا تھا۔ اسے اشارہ کر دکھایا کہ یونانی درہ بونگاری پر رتی روشنی کو ذریعہ اپنے سپاہیوں کو واپس حکم دے رہے ہیں۔ ابھی یہ دکھانے چکا تھا کہ اتنی میں ایک سخت شور ہوا جسے فوج کو سہو اسان بگاڑ دیا۔ آواز اس شکر کی طرف سے آ رہی تھی اس کے کیتوں سے آ رہی تھی۔ جہاں قافلوں کے قافلہ مفلک یونانیوں کو جا رہے تھے۔ پہلے تو کوئی مفہوم اس آواز کا معلوم نہ ہوا۔ مگر بعد میں جب آواز قریب تر ہوئی تو یہ سنائی دیا کہ ترک سمیرا رہی، ابھی اس دشت ناک جس کے حق و باطل تدارک دینے کا وقتی ہی نہ ملتا تھا کہ اتنی میں کوئی دس بارہ گھوڑے سواروں کو گھنٹ و در و در کو دکھائی دے جو بائیں طرف سے تڑا رہے تھے۔ اور ان کو ساتھ بہت سپاہی بھی تھے جو کمال جوہی میں با واز بند کہتے جاتے تھے کہ وہاں گوبارگو ترک آہونچے، ایسے وقت میں جبکہ تارکی اپنے پوری جون پہنچی رہا ہو گا تو الوں کو دل پہلے ہی سے انداز دیتے جاتے تھے۔ اور ہوش و حواس غایب ہو رہے تھے۔ اور عھت میں کوئی دستہ سواروں کا ہی نظر نہ آتا تھا جسے ڈوبو تو کھینکے کہ سہار اکھسکیں اس مولناک آواز نے مورا سرفیل کا کام کیا۔ جبکہ بدیہی تھپکا ہوا کہ سب کی سب بیکارگی آگے کو ٹوٹ پڑے اور وہ بے ترتیبی عمل میں جبکہ معرض میان میں آنا ممکن نہ ہو۔ لوگ کمال پر جی سے جانوروں کو تیز چلنے والے سے ہٹ جانے کو کہتے۔ عورتیں اور بچے اور جوان و سپاہی ایک دوسرے کے گرد پڑے تھے اور دوسرے پہاگنے میں سبقت کرتا جاتا تھا۔ سینکڑوں رتن چلش میں زمین پر گر پڑے۔ اور گاڑیوں گھوڑوں۔ اور آدمیوں کے ہٹنے کے کچلنے۔ بیسیوں چکرے جنہیں فوجی سامان اور دیگر غنائد واری کو اسباب ہر و محو الٹ گئی اور ان کے ساتھ ہی گہڑے۔ بیل خچر کہ ہر کوئی کو کسی طعمہ اجل ہوئے۔ ہماری گاڑی پر بھی دو سپاہیوں نے سوار ہونیکا ارادہ کیا۔ جب ہم نے انہیں منع کیا تو انہوں نے چاہا کہ اپنی بندوقوں میں سے مارڈالیں چنانچہ جب پہنچی تو سوار ہوئے تو ان کے بوجہ سواروں کی گاڑی چیر گئے ہی فوق العادت ہوتا لدا ہوتا اولٹ گئی۔ اور ہم سب سے بگڑ گئے۔ اور گاڑی باطل چلنا چور ہو گئی۔ میری ٹانگ میں ضرب لگی۔ مگر اسی حال میں افسان و خیزان حل پڑا یہاں میری سب سے بڑی سبب تھی کہ نہ میری میں مجھو جا ہو گئی۔ فقط ایک عٹر کا رساڈنٹ چھو گیا۔ باقی نہ معلوم کہاں بہر اس وقت یہ جگہ میدان مشترکا ہونا تھا جسے قیامت صحرے کہنا بالعمدہ میں عمل نہیں۔ بدحواس سپاہی ملک اس پاس کو زمیندار بے محابا اپنی ہونٹوں پر گولیاں چلانے لگے۔ چاروں طرف سے بندوقیں چل رہی تھیں اور مظلوم عورتوں اور بے زبان جوانوں کے سینے ان کے آجگہ بڑھ رہے تھے۔ میری اپنی آنکھوں سے وہ دھچکا اور پلونا کہ مشہور معروف کشت و خون کچھ نہیں۔ لیکن یہ محشرستان بے تیزی جو یہاں آکر دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے عمر بہر یاد ہو گا۔ تمام میدان میں ان بزدلوں کی بندوقیں کو چرانا ہو گیا تھا۔ میں نے ٹرک کا رساڈنٹ لٹا لیا۔ دقت میں ساتھ قایم رہ کر نہ ضروری جھکا دیا کہ ایک کہانی کی طرف شکر کہ ایک کنارے پر لیکھا۔ مگر دال ہی دم لینے کی جہت نہ ہوئی۔ اور لوگ ہم پر آ پڑے۔ اور ایسا ہلکا کہ ہم دو نو خندق کو اندر گر پڑے اور دس بارہ آدمی مجھ پر آ پڑے۔ جب یہی مشکل سے اپنی آپ کو سنبھالا اور اٹھ کھڑا ہوا تو کیا کہ ایک سپاہی بولا کہ ہم

اپنی بندوبست خالی کر دی۔ اور اگر میں عداوت آپ کو گرا نہ دیتا تو یقیناً سرگیا ہوتا یہ گولی قحط تین پانچ میرے سرگروہ گذری۔

خیر جان تو بگلی مگر رفیق سفر نہ معلوم کہ ہر کھلا گیا۔ یہ ایسا وقت نہ تھا کہ میں اس کی تلاش یا انتظار کرتا ناچار تنہا تھا
میں بھی میرے کوٹھہ اٹھا بیٹھ گیا۔ کبھی خندق میں گرتا تھا کبھی باہر نکل آتا تھا اور مرز و مہکتوں میں جان بزدلوں کو اٹھ سہ
دیران ہو چکے تھے جا پہنچتا تھا۔ غرض کہ اسکی جیم ورجا کی حالت میں افغان و خیزان میں دو رنگ نکلیا۔ حالانکہ چاروں طرف سے
لوہیوں کی بوجھاڑ ہو رہی تھی۔ یہ حالت کوئی تیس منٹ تک ہی اسکے بعد مغرب کی طرف سے گل کی آواز آئی جس میں ہندو تو
لے دیے تھے۔ دو گئے۔ گرائے طوفان بے تیزی میں ایسے حکموں کی جو تعمیل ہوا کرتی ہے وہ ظاہر ہے۔ چنانچہ مدت مدید کو بعد خدا خدا
کر کے گولیاں بند ہوئیں۔ اور بجاریوں کو اسختہ رکھنے والوں کو نے الجھلاطین کی صورت دکھائی دی۔ یہ دار و گور قحط غرض
مقام پر نہ وہ نہ تھا۔ بلکہ چند میل تک یہی عالم تھا چنانچہ میں برابر دیکھتا گیا کہ رستہ میں انسانوں اور حیوانوں کی لاشوں کو پیش
لکھے ہوئے تھے۔ اور ہزاروں صندوق بارود و اسباب حرب کو کمال پریشانی اور بے ترتیبی میں پڑے ہوئے تھے۔ ساتھ ہی اٹھ ہوئے چکے تھے
گولیاں لوگوں کو بستر سپاہیوں کو کھل اور بیٹھائیں کہ استغاثی کچن زمین پر جایا نظر آتے تھے۔ خاصکہ اسوقت سخت پریشانی
ہوئی تھی جبکہ گولیاں گھوڑا دوڑتا ہوا کسی ٹین کو پسٹ نکھاتا تھا اور اسکی آواز سے ڈر کر کوئے لگ جاتا تھا تو اس کے ساتھ اور جانور
کا بد لگام ہوتا اور بچاری کچوں یا منکول کمال غور توں کا بد عوسی میں دوڑتا اور بسا اوقات جھپٹ میں کر دے جانا واقعی
آٹھ آٹھ آنسو رلاتا تھا جقدر توں اور بارود کو صندوق رستہ میں پڑے ہوئے تھے۔ وہ بگڈروں کی بے مسافت میں اور سدا
ہوئے سواروں کو گھوڑوں کو گنگ اسفرض سے کاٹ ڈالتے کہ وہ پوری زور سے دوڑیں۔ اس پر قحط یہ ہوئی کہ اکثر سپاہی گھوڑے
کو پسٹ سے سواروں کو قتل کر کے آپ گھوڑے پر چڑھ جاتے تھے۔ بعض ہونانی افسروں نے اگرچہ گلا بٹا پھاڑا کر سپاہیوں کو پیسے
کا حکم دیا۔ مگر صدا طوطی کی سنا کون ہو تھا خانے میں۔ کرنل مارمچیل جو پہلے سے لاریا میں پہنچا تھا اگرچہ یہ حال نہ کر دیا۔ کیا
گزارہ کی یہی کچھ پیش گئی۔ ایک
اور افسر لاریا سے وکیل اس طرف محض اسفرض ہوا یا کہ لوگوں کو اطمینان دلاؤ چنانچہ ایک کچی کو نصف سپاہیوں نے ایک مقام
پر ڈیرہ بھی کیا۔ گویا قیادی حالت لاریا تک پہنچے۔

جب میں لاریا میں پہنچا تو بہترین سخت شور اور اضطراب تھا ہزاروں سپاہی بلا لحاظ کسی فوجی آئین یا اپنے افسروں
کے حکم کے جہاں سینک سہاؤ اور سیطر کو بالکل بے ہمار چلے جاتے تھے۔ اور جہاں اطمینان کی گنجائش نظر آتی وہیں بڑھتے تھے۔ یہاں
کے لوگوں کو رات کے دو بجے تباہی کا علم ہوا۔ اور اسی وقت اپنے مکان سے نکل کھڑے ہوئے۔ ایک اطالیہ کے وائٹینے عالم
بد عوسی میں اپنا آپ کو بندہ وق مار کر مار ڈالا فقط ترکوں کا نام اونکی وحشت اور ہراس کا موجب ہو جایا کرتا تھا جہاں کسی
نظر ترک منجھ سے نکالا لکھے ہوش اڑھاتے تھے۔ رات پہری عالم رہا۔ البتہ جب پہلے پہر جانے اپنی صورت دکھائی تو کسی قدر
امن کی صورت ہو گئی تھی۔ مگر صبح تک کہ وحشت اضطراب رہا۔ لیکن صبح ہوتے ہی وہ وحشت اور دیوانگی تو دور ہوئی۔ البتہ اسکا

مٹا دیا۔ اب کوکاب لوگ ادھر ادھر بازاروں میں پھرنے لگے اور آئندہ تدبیر کرنے پر بال جو کوکاب لیکر نہ چاہیے۔ اس امر کا مجمع انعام بہت مشکل ہو گئے آدی اس ناز گریہ کا دم آؤ۔ بعض ۵۰۰ بعض ۶۰۰ تخمینہ لگاتے ہیں لیکن صحیح تعداد قیام کیا بہت مشکل ہے۔ البتہ اتنا کہ غالی از مبالغہ ہو کہ بہت سی گاڑیاں لاشوں سے لدی ہوئی جاہی نظر آتی تھیں

پانچ چاروں کو کار سپانڈٹ اس مصیبت میں گرفتار ہو گئے اور حسن اتفاق کو پانچوں ہم سالم جان رہے۔ ان میں ایک تو ٹانگہ کا اور دوسرا الٹا تھا۔ ان میں جوڑکا اور میسر اپنا شکر گارڈین کا اور ایک سوئڈن کا ایک چنار کا اور پانچوں میں تہہ ڈھکی کر شکل کو کار سپانڈٹ ڈیو ہوشاری کی کرات پھر ڈوئیس را اور جہاں سوہا تھا اس مکان کی کھڑکی پر یونین جیک (ریشاں انگریزی) اسٹریٹس ہو گیا اور جب ریل ٹیکے تو ہم انگریز سمجھا کہ چوڑ گئے۔ وہ ہم سے کیتھدر بعد لاریا میں پہنچا الٹا تھا لیڈن جوڑکا سپانڈٹ کی سب تصویریں نقد و منس از ہر باب غارت ہو گئیں اور وہ نقطہ ایک مینی و دو گوش و سیا ایک ہو چکا۔

صبح کو تھوٹ اپنے ہسپتال سے لاریا کو چرک میں یہ شہر بچا شروع کیا کہ یہ نانیوں کی اس دہی میں ایک فوجی حکمت مد نظر تھی خبر یہ اسکی فصول گویا ہوتی ہے کہ جہاں جہاں لڑائیوں نے ٹرکوں کا مقابلہ کیا وہاں وہ مستعدی سے تیار ہو کر اگر کچھ جنرل ترکی جنرل کی لیاقت اور تدبیر کے پایہ کا تھا۔

۱۔ دکھان اس فوجوں کو ناز کی طاقت نہیں ملتی۔ ابھی سر مشق نہ ہو جو چرسخ فریڈ کیمنچو
اسکی چال زبردست تھی اور یہ میدان مار گیا۔

اس وقت انسروں نے یہ کوشش کی کہ اپنی پرانہ فوج کو خیر الامکان بہت بیکر جنوب و مغرب کے رہتہ فارما پر یہ جیسے چنانچہ بہت سے ہو جو سپاہیوں کو آج وہاں روانہ ہو کر یا بعض ان میں سے بھی تھے جنہوں نے وہاں کی محرابہ کو دن و رات نگہداشت اس امر کو اٹھا نہیں ہو سکا کہ صدی کی ساری لائن چو منہ سے تمام بریتسی پاک تھی۔ وہ یونانیوں کو قاعدہ سے ٹکرائی ہے۔ البتہ یہ بھی لیکر اس میں ایک ایسی یونانیوں کا قبضہ ہو گا کہ وہ اس کا یہ خبر سوچی تو وہ ضرور اپنے سواروں کو اگے بڑھا آؤ ڈھکی کی طرف سے دولاؤ۔ لاریا کی ریلوے لائن قطع کر دیا کہ چونکہ اسلئے ہولیس ٹیلی گراف سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو اس کے خبر تھی یا کوئی اور گہری ملک ہوگی۔ آخر میں ایک تہہ ہضون کا ایک دفعی سپاہیوں کو ایک سپیشل ٹرین میں دو لوہے سے اور ایک اسپیشل ٹرین میں کروٹ پر نرس مع انچ شافٹ کا فارما کو براہ و شینور روانہ ہوئے۔

جبوقت یہ خبر عام ہوئی کہ لاریا سے ہانگ چلے آئے سو فکیر کیا حالت سخت درد انگیز تھی اور رات کا سماں یہ پہنچا کہ وہاں ایک اور فوجی نقشہ بننے لگا تھا کہ ہزاروں باشندے وہاں میں دم خود کھڑے تھے۔ نانیوں کو لوگ لگی تھیں۔ اور انہوں نے اپنی فوج لکھ کر کوکاب کو دیکھا تو تھے جس کو انکی مراد یہ تھی کہ ترک اگر چاہے لکھ لکھ کر ان کے گھر اور سوخت اس حسرت تک نظر نہ پڑے کہ انکی فوج کو کرنے کی فرست کو قائل نہ ہو۔ اتنا فانا ہزاروں آدمی شہر سے باہر فارمائی ایک پھول کو غول سخت سرسبھی کی حالت میں نظر آتی تھی

بعض خوش نصیبوں کو اسباب اور بچوں کو لڑکے کاڑیاں اور چمکے ملے تو اگر کمزور ترین اندہ نوز بچہ پایا یا عیال کی گنتہاں سر ملاد
کر دے تو حق تو اوردائیں مارتو عا ہر تھے۔ اور ہر ایک زبان کو ہر لڑکے کے رٹا تھا کہ لڑکھو یا عیال دینا یا پس یونان تیرا کیا حال ہر ایک
بیرمزا دوستی کہ وہ قطعاً اپنی تباہی نہ سمجھتے تو بلکہ قوم کی غارت خیال کر رہے تھے۔

[illegible]

اِس وقت سٹرک پر ایسی گھڑیاں اور سائیکل کونسل کے سٹرک چارجمنٹس کے زیرِ نگرانی متعینہ اینسٹرکٹور ڈاڈیا کے یہاں صورت بہت نازک ہو گئی ہے اور ان کو دروغت کی کہ ایک جنگی جہاز پہاڑی حفاظت کیلئے بھیج دے۔

انہی کو دو ہسپتالوں میں ہی ہسپتال اور مشرف الی اور سر رائے اور ڈنبر کے ہسپتال و گھاسٹہ لگئے اس میں ہی خون تھا کہ کہیں اس جہاز پر ہی باشندہ کو وسیط حملہ نہ کریں اسلئے اوسے دو ہند گاہ میں لگئے اور جنسوں کو ڈاکٹروں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں سوار کر کے انٹک پہنچایا یہ جہاز جس کا نام قسطنطنیہ تھا نو چوبیس کے دو سو و ستر ہوا جہاں فقط چہر زخمی سپاہی سر رائے اور ڈنبر کے جہاز میں رہے مگر بعد میں یہ لوگ بھی انگریزی کو تسلیم کر پائے گئے اور مشرف الی نے یہ حوصلہ دکھایا کہ میں اپنی ہسپتال میں ہو گئی ہفتہ کی رات کو لوگوں کو درمست اور مضطرب کی وہ حالت رہی اور دوسرے روز تو ان کو حالانکہ

یونیکا کا اشتہار لیکن لوگوں نے کوئی خوشی کا اظہار نہ کیا۔ جو اس دن کو ہمیشہ رہتا ہوا کرتی تھی۔ اور سونہا لاکھ ایک توپ ہی لایا
تھے پہونچائی مگر لوگوں کی محنت میں کچھ کمی نہ ہوئی۔

اس توپ کو کوئی گھوڑا یا کوئی اور جانور نہ کھینچ کر لایا تھا بلکہ چند آدمی اور بہت سولہ سٹیکس لے آئے تھے۔ اور ایک سپاہی نے
سب کا تحریک تہلہ بعد میں چند توپیں دلوں سے جہاز میں لے آئے کنگلیں اس سے لوگوں کو کوئی طبیعت نہ ہوا۔

رات کی وقت بہت سی کشتیاں غائب ہو گئیں۔ چونکہ ہر کوئی اطمینان نہ تھا کہ پیر میں کس وقت پہونچ سکیں اسلئے
میں مناسب خیال کیا کہ ایک کشتی کرار پر ایک پولس میں جو جزائر آدمی میں واقع ہے چلا جاؤں۔ جب میں وہاں پہونچا تو کچھ مستقیم
ایڈی سوس میں چلا گیا۔ وہاں ایک کشتی تھی جس پر سوار ہو کر مقام کا لکھن میں پہونچا۔ اچانک پہونچ کر ایک اور کشتی تھی اور اس پر
بیشکر اور وپس میں پہونچا یہاں سوار ہو کر کشتی میں اتہنہ نہیں پہونچا اور حالت میری یہ تھی کہ کال چارہ واد پانچ شب میں مڑو
پر کھڑے یا بوٹ نہیں اوتا تھا۔

ایک انگریز ورنسیر کے مشاہدات اخبار رائٹر کا کارپانڈٹ متعینہ اتہنہ حسب ذیل نظر آئے۔ پہونچ کر

تھا۔ یہ شخص ایک انگریز ورنسیر تھا جو اب اتہنہ کے ہسپتال میں ایک زخم سے بیکار ہو کر پڑا تھا۔ اور یہ زخم اسے جو کہ شہر کا
تھا۔ اس کا بیان یہ کہ وہ اپنی ورنسیر لاریسا کی بارکوں میں یہ کی شام تک ٹھہر رہا تھا۔ وہاں ایک ہفتہ تک اونکا قیام رہا
اور وہ کب اس سے ملے تو یہی سے آگئے۔ آخر اللہ نصف شب کے وقت کوچ کا حکم کیا گیا۔ اور لوگ خوش خوش روانہ ہو گئے

مگر انہیں کیا خبر تھی کہ آگے کیا ہو گا کہ رات سخت ناموں اور جہاز تیار اور سکر سے پڑے تھے۔ اور کچھ سپاہی آگے بڑھ گئے
تھے۔ بعضوں کا تو یہ حال ہوا کہ اس آگے بڑھنے سے وہ آگے جاسکے اور مجبور ہو کر کہ ہیں رہ جائیں۔ طلوع آفتاب کو وقت یہ لوگ

ایک ایسے مقام پہونچ گئے جو یہاں کے سورج منسوب بہ تمام ٹی کو مغرب میں واقع تھا۔ ابھی تو سوری دیر نہ گزری تھی کہ ٹی کو توجانہ
سے آتھاری کا آغاز ہوا۔ اگرچہ یہ لینڈ سٹریٹ کی آٹھیں تھیں۔ اسلئے وہ لوگوں کو زور دے دھونڈ رہے۔ دو طرف کو توپیں چلتی

ہیں۔ مگر غیبت یہ کہ کوئی انسانی دستک نہ ملے۔ یہاں تک کہ پہونچ چکے تھیں کہ ایک ہنس جڑو ہو کر تھا۔ جہات کو نقطہ توجانہ
کی لڑائی رہی اور ایک بندوق ہی فریقین میں سرکشی نہ نہیں چلائی۔ شب کو یونانیوں نے اپنی پیادہ فوج کو چند مستحکم مقامات پر

نصب کر دیا۔ کیونکہ قتال تھا کہ ترک شہر کر گئے۔ جب آتھاری بند ہوئی پہونچا کہ زارام کہیں گرونیوں کو بہنو کو سب سے اپنے
اپنے کپال لکڑیوں پر بند ہو جہاں وہ بہت ہی حالت میں اٹھ رہے۔ بدن پر نہ تھا اور سوری کو ہانڈیاں ٹھہر گئی تھیں۔ دو دفعہ

رات میں شور ہو گا کہ ٹی کو نہیں جہاز پیادہ فوج پر حملہ کر رہی ہیں۔ پہلی لڑائی تو نہایت مختصر تھی۔ نقطہ میں ہزار گولیاں چلیں
دو نوپس ترکوں کو نہایت بہت ہی اور انہیں واپس بلانڈیا اور کچھ وقت یعنی جمعہ کی صبح کو مسالامات کی صورت میں کوئی تغیر نہ تھا
نہو تھا۔ اور دو نو فریق اپنے اپنے مقامات پر قائم تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت فریقین کو توجانہ نے آتھاری شروع کی مگر ترکوں

کے کچھ بچہ سچ چند ان نقصان ہوتا تھا جب وہ ٹل گیا تو ترکوں نے اون ہارڈی پھر فیصلہ کر لیا جو ہمارے مقابل میں واقع تھے اور جسکی نسبت عین یقین تھا کہ ایسا ہنسکی شیر مار کی غیر متین فوج کے قبضہ میں ہیں۔

ہمیں صاف دکھائی دیتا تھا کہ سواروں کو دستہ برآئے جاتے ہیں۔ لیکن بعد مسافت کی وجہ سے ادھی نقل و حرکت کا صحیح اندازہ مشکل تھا۔ مگر ترکوں کا یہاں تک پہنچنا جانا ہمارے لیے کوئی آسان امر تھا۔ ہم خوبی جانتے تھے کہ آج شب میں معاملہ فیصلہ ہو جائیگا۔ تختہ باختہ۔ شام تک ترکوں نے ہماری پیادہ فوج پر برآئے تباہی جاری رکھی۔ اور ہمیں مجبور چھوٹنا پڑا میری خیال میر ہمارے حیثیت دس ہزار کی تھی۔ اور ترکوں کے پچیس ہزار جو مل گئے

قریباً ہمیں حکم ملا کہ کوچ کے لینے تیار ہو جائیں۔ ہم یقین تھا کہ مالک حکم ہوا ہے۔ مگر یہ حکم سب دھوکے کی ٹٹی تھی۔ کیونکہ کچھ ترکوں پر چڑھنے کے لاریاں سامنے مہجرت کا حکم ہوا۔ اس حکم سے صاف ظاہر ہے کہ ہوائی کیسے بزدل ہیں اور یہ حرکت کسی بزدل اور بزدلانہ یعنی کہ بلا مقابلہ اس طرح رات کو اندھیری میں چوروں کی طرح ہوا جاوے جب شام پڑی تو پختہ جہت تہقہ شروع کی اور کوئی دس بارہ میل کے نظام اور سلیقہ کو ساتھ جلتے رہے۔ لوگ سخت تنگے ماندے اور چور ہو چکے تھے۔ اگر یہ زیوریت دیکھ کر سخت دل شکست ہو گئی۔ وہ اس بزدلانہ ہزیمت کو سخت غور سے دیکھنے پر تڑپتے تھے کہ وہیں اپنی حرکت کو دیکھیں کہیت ہیں۔ اور یہ سوائے کلنگانہ پشام سے نہیں۔ جب لاریاں بہت قریب گئیں تو غصے سے کسی نے شور کیا کہ ترک آپڑے یہ آواز سننا خاک فوجیوں کو جو اس مفقود ہو گئی اور عالم خود شکلی میں انہوں نے بے محابا پٹ ہی رہا پر گولیاں چلائی شروع کریں۔

ہمارا کار پاسنٹ لکھتا ہے کہ جب یہ بم رانی نے کہا ہوا تھا کہ اصل میں یہ شور اسیلے ہوا تھا کہ مالک غم کو دلنیشیوں نے ہوائی کو پر جیتا ہے کیونکہ یہ نہ پاؤں کہ اس امر کو صاف کر لیں۔ نہ پاؤں ہوائی حقیقت پہنچی تو جواب دیا یہ بالکل غلط ہے کسی غیر مالک کے پیش رو نے کیا نہیں کیا البتہ وہ دونوں لشروں نے ایک دوسرے کی سوار پر حملہ ضرور کیا تھا۔ مگر وہ بھی دید و دستہ نہیں صرف دیکھ ہی نہ کی گئی شب میں دوست دشمن کی تمیز مشکل ہو جاتی تھی۔ جب یہ گولیاں چلنے لگیں تو سخت چھٹش ہوئی آدمی گھومے کچھ گھومے۔ بگڑے اور پھر ایک دوسرے پر گری پڑتی تھیں۔ کوئی سلیقہ کوئی ترتیب۔ کوئی قاعدہ۔ کوئی ضابطہ۔ تہا ایک طوفان بلکہ طغیان سےجی تریا تھا جو اٹھا جلا آتا تھا۔ اس طوفان کی امواج بلائے شاہراہ اور قرب و جوار کی ہر زوعد زمینیں مطلق محفوظ نہ تھیں۔ ہمارا فرسکستان پرچے حکم ہی دیا کہ ایک صف تیار ہو کر چلیں اور جن زمین پر گولیاں چلنے لگی ہیں ان کی گردن بڑھادیں۔ صف ابھی غصہ خیز طغیان کو دیکھا حقیقت تھی تھی۔ ابھی صف قائم ہی نہیں تھا کہ چھوٹے لاریوں کو بلا ہوا کہ سب سے بہتر ترتیب ہو گئی۔ یہ دیکھا کہ یہ قیامت مصر کا نقشہ ہے۔ اور ہر شخص کو نفسی نفی کی پٹی ہو اسیلے نہ تو اپنا کھل کر دوسرے کا کچھ نہ سہائی کوٹ زمین پر چھینک دیا۔ اور خود فقط ایک بندوق اور کار توں والی پی جیسر ساتھ کار توں ہم لکھ رہے کہ کچھ اٹھا لیا۔ پڑا سیدہ شاہراہ میری نظروں سے غائب ہوا اسیلے مجھ کو باہری نشیب فراز زمینوں اور مزید گھبرائے اور بنا اوقات چٹانوں پر دوڑنا پڑا۔ زمین سے تیرہ بہت سی ٹھوکریں کیاں اور بارگرمی پڑا مگر میری بیباکتار۔ یہاں تک کہ لاریاں کوئی ایک یا دو ٹل گئیں مسافت پر پہنچا۔ جہاں آج واقعہ قاتلک گھوڑی لڑیے روزہ کو دلتی جہاں کسی کو نہ دے جا رہا۔ یہ جگہ جہاں میں گرا ایک لڑکا تھا

اور سلمان جنگ بھی پاس نہ رہا تو چارچوبہ شہنا پڑا۔ یونانیوں کو ڈیڑھ سو سپاہی کام آؤ اور زخمی بھی بہت ہوئے۔ آج صبح (ہفت) کو یونانی دور جھنڈیں پھاڑیں اور ایک ایڑہ فی جہت اور چھ توپیں پر میدان میں لاؤ۔ اور ترکوں نے خود بخود پیر و پیر مقام چھوڑ دیا۔ ہر ترکوں نے سب یونانی قیدیوں کو مسخ اذیت کر دیا ہے۔ مگر قسطنطنیہ میں اس آخری خبر کی گندیب نہایت عداوت کو کھاتی ہو (احمد علی الراوی)

افواج متعینہ جینا کا گذر تو قسطنطنیہ میں بہتار دیا جو کہ مفتہ کر روز سارا ہوتا گھسنے کی سخت لڑائی کو بعد ہماری فوج نے قلعہ بیش ہزار قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں یونانیوں نے مورچہ بندی کر رکھی تھی۔ اور جبکہ پیر و پیر ہماری سرحد مقام دوروں سے عبور کر کے قلعہ نشین ہو گئے تھے۔ بعد اس فوج ہماری فوج نے مقام نیو بیوکیو ویا پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

یونانیوں کو تین سو آدمی اس لڑائی میں کام آئے اور ۱۹۰ زخمی ہوئے اور ۶۲ زندہ گرفتار ہوئے۔ اور ترکی سپاہیوں میں سواہ شہید اور تین زخمی ہوئے ہماری فوج کو بہت سی بندوقیں اور سلمان حرب ہاتھ لگائے۔

اب یونانیوں نے قسطنطنیہ کے مقامات پر مورچہ بندی کی جو ہمارا ہاتھ لگتا ہے کہ یہاں البانیا کی سپاہی کسی بات پر نہ بڑھتے تھے۔ اور شہریوں کو بھی دھمکا رہا تھا۔ مسلمانوں نے سخت شہر چھوڑ دیا۔ مالک خیر کو قسطنطنیہ نے اطلاع دی کہ عیسائیوں کی حالت نہایت نازک ہو اور یہیں بھی چڑھائی کا خطرہ ہو کیونکہ دالی شہر کو باشندوں کو بندوق اور بارود نہیں دیتا تاکہ ان البانیا کو ستم نہ کر سکے۔ لہذا ان پر کریں۔ اسپر سیرسٹران مالک خیر نے ابالی میں درخوست کی کہ بہت جلد شہریوں کی حفاظت کا انتظام کیا جاوے۔ لیکن اب وہ باغی سپاہی رہتے ہوئے آگے ہیں۔ اور کیا آدمی حکام پر آنا وہیں (واہ) کو نقصان یہاں تو بنی نوع انسان کی ہمدردی نے فرشتہ طینت سینروں کو ابالی میں درخوست دینے کو مجبور کیا۔ کیونکہ عیسائیوں کو تھکانے پڑتے۔ کہ وہ مسلمانوں کو قتل و غارت کریں۔ اس وقت وہ صفات ملکی کہاں گئے تھے جب میسالی پر بار مسلمانوں کی ٹوٹوں کو ہنسنے لگے اور کہاڑ تھے اور اونہیں ہلاک لیاں دیتے تھے۔ یہ سب سہ تہ وہ ظالم کہ نموشی کو نقصان پہنچتے ہوئے ہم یہ عاجز کہ تعاضل ہی سہم ہے کہ ہو۔

ایتھنز کی حالت

کہ اگرچہ اسپر کے کھیلنے سے کچھ بڑی خبریں وصول نہیں ہوئیں۔ مگر یہ بھی یہاں کی حالت سخت نازک ہے۔ ایتھنز کے جملہ وزراء اور شہر کو باشندے لاگ رہیں درخوست کی کہ سب مسلح ہو کر سرحدی فوج کی امداد کریں۔ اور سنا ہے کہ نقطہ ایتھنز پر تیس ہزار بندوقیں جمع ہو گئیں۔ وزیر صنفہ اٹلی نے حکم دیا ہے کہ تمام مغرب میں فوجی جماعتیں قائم کیجاویں۔ مصر پر پنی فوجیں بھیجے گا۔ انتظام بری سرگرمی ہو رہی ہے اور ایتھنز کی پولیس بھی اس کام کے لیے مسلح ہو رہی ہے۔ شہری پولیس بھی ضرور ایسی ہی جاتی۔ مگر یہ قیدیوں اور جینوں کو قتل توڑ ٹیکا اور گراپا تھا۔ ایلیہ پر بیوقوفانہ فعل موقوف رہی۔ موضع کالکس کے قید خانہ سے ایک سو قیدی بچھریں تو اگر پہاگ گیا جو شاہ یونان و جمعہ کو روز ایک فرمان جاری کیا ہے کہ قیدیوں کو مارنے کے وعدہ جو سہ ماہہ ۱۸۸۰ میں قائم ہوئے تھے مسلح ہو جائیں۔

۲۲ مارچ یونانیوں کا گذر اٹلی سے تھا۔ اور سب حملہ نزار و آرمی شہر کونستینٹینوپل پر کہیں پادریوں کی سواہی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً ہی مری کا خیال نہ کیا۔ اور شہر کے کچلے سرے اور مقامات بعیدہ سے اگر وقت پر بلکہ وقت چلے شامل ہوئی انکو دلوں میں بہہ خیال یا جاہو انسا کہ جا رہی ہو ایسی تازت اور صحت حرارت میں ہے تاہم فائدہ میں گہنہ دشمنوں کو مانتے اور اونے لڑتے اور توپوں بند و قوس کی زلزلہ اٹھانے سپاہیوں پر چڑھ رہی ہیں مسجد کعبہ میں بائیس بیٹے چڑھنے میں کہا کھنکی کلیفت کی ای ایک میں کچھ ہمدانی بہا کہ مسجد میں باوجود ہمدان وسیع ہونے کے تل کھنکے کو جگہ نہ تھی چنانچہ اول مولوی غلام حید صاحب ہلوی نے وعظ فرمایا جمیع اخوت اسلامی کو حقوق نہایت قابلیت اور تانتہ کا توضیح بیان کیے بعد ازاں فیضہ ناز سے فارغ ہو کر مولوی بی بی محمد صاحب مشہور وعظ جانندہ سری نے ممبر پر جلوہ افروز ہو کر سامعین کو اتحاد کی پھر اور ترغیب نہایت مؤثر الفاظ میں کی اور آیت کریمہ فاعلم بین ملکوں کی تفسیر فرمائی مقولت سے فرمائی اسکے بعد حضرت سلطان المعظم خلیفہ المسلمین اور امیر المؤمنین کی بقایا سے عمر و دولت اور فتح و نصرت کے لیے نہایت مجاز و جوش و دعا کی گئی اور سوت کی قوت اور مضبوطی اور شوع و قہم دیکھنے سے تعلق کہتا تھا بیاختہ لوگوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دیا بہا تھے جو مختصر یہ کہ اسکے بعد مولوی غلام حیدر صاحب نے پھر اوشکر سامعین کو انکا مضمون جکارا نہ کرنا تجویز نہ تھانسا یا سنے بالاتفاق اوس پر اپنی رضامندی ظاہر کی چنانچہ چھوٹے اوس وقت پر قرار دیا کہ حضرت اقدس کیند مت عالی میں یہ تازہ ناز دیکھا جاوے

بعد ازاں مولوی عبدالحج صاحب نے اپنی دلاویز وعظ سے حاضرین کو داخل حسانت کیا۔ اتنے میں نماز عصر کا وقت آگیا اور صل حاضرین نے مولانا ابوالحسن اولانا مولوی غلام رسول صاحب مفتی اور امام مسجد کے پیچھے فیضہ عصر دیکھا اور بعد نماز عصر ہی دعا اور اسی حضور و شوع کے ساتھ لگئی گئی نیز گورنمنٹ انگریزی کے بقایا سے دولکے لیے دعا مانگی جسکے سایہ عاطفت میں ہمیں یہ آزادی حاصل ہے کہ ہم خلیفہ المسلمین کو ساتھ اسطرح علی رؤس الاشہاد اطہار عقیدہ تہدی اور خلوص کر سکتے ہیں اسکے بعد یہ مبارک جمع قریب چھ بجے شام کے رخصت ہوا اگرچہ لوگوں کا جی ابھی سیر نہ ہوا تھا۔ اور بیٹھے کو اور بہانہ چاہتے تھے شام کے وقت شہر کی بہت سی مسجدوں بلکہ مسلمانوں کے مکانوں پر روشنی لگئی اکثر مساجد میں وعظ کی مجلسیں بھی زور شور سے ہوئیں۔

محاربات تھسلی حصہ اول

قسم شہ

(۲۳) - تفریق محضی پاشا۔

(۲۴) - تفریق عثمان فیضی پاشا۔

(۲۵) - توفیق مسدد الدین پاشا۔

(۲۶) - رضا پاشا سرعک۔

(۲۷) - یلگرمکوف پاشا اتاتیک توپخانہ۔

(۲۸) - میرا پاشا ناظر تشریفات

(۲۹) - حضرت بک مگر ٹری و بارہا یون۔

(۳۰) - میر علی عظیم غیل دوست پاشا

(۳۱) - توفیق پاشا وزیر خارجہ۔

(۳۲) - میرزا رضا پاشا انصر توپخانہ۔

(۳۳) - میرزا اسحاق توپکوا براہیم پاشا۔

(۳۴) - جبرل قزوینی زوانی۔

(۳۵) - تفریق محلی پاشا۔

(۳۶) - عثمانی سپاہی۔

(۳۷) - عثمانی ایلانی۔

(۳۸) - ایک نوموشتی بیلہ۔

(۳۹) - البانوی کوہستانی۔

(۴۰) - البانوی دہقان

(۴۱) - میرزا محمد پاشا۔

(۴۲) - میرزا محمد طاہر پاشا۔

(۴۳) - میرزا احمد شوکت بک۔

(۴۴) - تائیم مقام جید غنی بک۔

(۴۵) - میرزا اسحاق مظہر پاشا۔

(۴۶) - میرزا اسحاق مظہر مظہر پاشا۔

(۴۷) - یلگرمکوف وزیر مظہر زمان۔

(۴۸) - تائیم مقام کاظم بک۔

(۴۹) - میرزا علی ولی بک۔

(۵۰) - محی الدین بک فوجی توپخانہ ودلو۔

(۵۱) - میرزا لشکر پاشا انصر توپخانہ انیا فوجی۔

(۵۲) - تائیم مقام غزلور جانی بک انصر ارکان حرب جس نے

مگرکوش پسینا زمین بنطیہ پالت و کھائی۔

(۵۳) - محاربہ یونان کا تہ سلطان۔

(۵۴) - براہیم بک ناظر تشریفات سلطان۔

(۵۵) - شالہ بک ناظر تشریفات وزارت خارجہ۔

(۵۶) - جاوید بک پیر قزوینی دوست پاشا۔

(۵۷) - نقشہ میدان جنگ قسیمی۔

(۵۸) - نقشہ محاربات مرزا و برادر مرزا۔

(۵۹) - ایضا۔

(۶۰) - ۲۵ - اپریل ۱۸۹۵ء کو فریقین کی پوزیشن

مکان نقشہ۔

(۶۱) - ۲۴ مئی کو فریقین کی پوزیشن مکان نقشہ۔

(۶۲) - اول سکر وائیچ۔

(۶۳) - ایضا۔

(۶۴) - مگرکوش و مگرکوش۔

(۶۵) - ایضا۔

(۶۶) - ۲۴ مئی کو فریقین کی پوزیشن

مکان نقشہ ترمیم سرحد۔

تمام شد

کتاب فہرست

جو ان خود جاکر کوٹھنے میں ہے۔

معارف پلویا کتاب ایک انگریزوں نے
میں بطور وسیعہ اور فائدہ مند
کے تحت پلویا کے قیام تک کیا گیا اور اس میں
میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس میں انگریزی تحریر کی ہے اور
کا ترجمہ ہوا ہے۔ اس میں انگریزی اور اردو کے
کو اردو میں لکھا گیا ہے۔ اس میں انگریزی اور اردو کے
کیا ہے۔ اور اس میں اردو اور انگریزی کے
میں انگریزی اور اردو کے
میں انگریزی اور اردو کے

قسط پلینس کتاب ایک انگریزوں نے
کے تحت پلویا کے قیام تک کیا گیا اور اس میں
میں انگریزی اور اردو کے
کا ترجمہ ہوا ہے۔ اس میں انگریزی اور اردو کے
کو اردو میں لکھا گیا ہے۔ اس میں انگریزی اور اردو کے
کیا ہے۔ اور اس میں اردو اور انگریزی کے
میں انگریزی اور اردو کے
میں انگریزی اور اردو کے

مفروضہ منظم کتاب ایک انگریزوں نے
میں بطور وسیعہ اور فائدہ مند
کے تحت پلویا کے قیام تک کیا گیا اور اس میں
میں انگریزی اور اردو کے
کا ترجمہ ہوا ہے۔ اس میں انگریزی اور اردو کے
کو اردو میں لکھا گیا ہے۔ اس میں انگریزی اور اردو کے
کیا ہے۔ اور اس میں اردو اور انگریزی کے
میں انگریزی اور اردو کے
میں انگریزی اور اردو کے

وہمات کتاب ایک انگریزوں نے
کے تحت پلویا کے قیام تک کیا گیا اور اس میں
میں انگریزی اور اردو کے
کا ترجمہ ہوا ہے۔ اس میں انگریزی اور اردو کے
کو اردو میں لکھا گیا ہے۔ اس میں انگریزی اور اردو کے
کیا ہے۔ اور اس میں اردو اور انگریزی کے
میں انگریزی اور اردو کے
میں انگریزی اور اردو کے

منہج اخبار وکیل امرت سار

مُحَارِبَاتِ تَحْسِیْلِ

یعنے

کارزار روم و یونان ۱۸۹۷ء

تین حصوں میں

جو ایک جرمن شاف ہنر کی کتاب جنگ روم و یونانی اور انگلستان کو مشہور مہر و نوینہ سر اسٹیمڈ ہارٹ
کی کتاب کار ارتقائی کا پورا ترجمہ نیو کے علاوہ حسب موقع ہینارٹ نوٹ اور وحشی اور متعدد دیگر
اور کارآمد ضمیمہ ایذا کر دیئے گئے ہیں۔ اوتھام نامور پاشا کوں اور چند یونانی ہنروں کی نہایت درست
تصویروں اور میدان کارزار اور مختلف لڑائیوں کو نقشے درج کر دیئے گئے ہیں۔

مترجمہ مرتبہ مولوی محمد انشاء اللہ زمیندار انعام آباد وجہار ضلع گوجرانوالہ

حصہ دوم

۱۹۰۰ء

طبع روز بازار امروہہ ہائے فاضل شیعہ علامہ محمد
سید نذرت مطبع شایع ہوئی

طبع اول (حفظ بطور شری لکھی ہے) قیمت فی حصہ ۴۰

فصل دوم از دهم (ب) جنگ ڈوموکوس (از کتاب جرمن یوغ)۔ ۱۶۰۔ تا ۲۴۲۔

فصل سیزدهم از کتاب جبر من مبرخ (در غرر کاو و سلسله و تعمس کو معرک و دینانی و تنکی افواج کو فنی کا نام) ۲۵-۳۲

فصل چہارم (الف) (۱) کتابہ سریشید بائیں ممبر الیٹ) وٹینو کی علی الاوی سریشید بائیں ممبر الیٹ (۲) دینہ مملکتی لپٹا نیوں کی بیان
نیر پاشا غلام کرگشت پٹی ان پر دوا و ترکی مجروح ہوا کی از عثمانی کی کرتی۔ شکستہ فرحتت ہمسایہ تاتاریت پیدار لو۔ لاریہ
میر آجری ہن۔ وٹینو۔ وولو میر غلام شہینجی۔ وٹینو کی دوسری الاوی جنگ فرسا۔ اتر ہم پاشا کی آفرنج قیدی قلعہ دو کوکوس قریح
نظام کا نشان دار حلقہ ۳۲-۳۴

نظام کا شان و ارحمہ - ۳۲ - ۴۴ -

فصل پانزوم۔ بحری صحرے۔ از کتاب جوہن مؤرخ و کتاب السیر الشمیدہ بارٹلٹ ۱۸۶۷ء۔

فصل ستون و دوم بحارہ کی آخری دوندوں کا اجمالی بیان (از کبیل امیر) بحارہ کا دوسرا تیسرا عشرہ جنگ اپنا سر مختصر
 کی حالات بکری کی حالت - مصالحت - قلعہ بننے سے بدھ اور سلطان کی تعلقات و اوقات - علی جنگ لیسو - و لو کا قبضہ ایک
 ترکی جہاز گارڈ رستہ ہونا - جامع العلوم کی رائے بحارہ کی آخری ہفتہ دار التوائو جنگ - جنگ دو کوس باہر او کما سباب - جنگ پائرس
 مصری اہل ناز کی گرفتاری اور بدبختی حالات - التوائو جنگ کے بعد کو اوقات اور یورپین بدترین کی آرائے - ۱۳۱ تا ۱۳۱

مصری جہاز کی گرفتاری اور دبئی میں حالات، السواوی جبکہ واقعات اور یوپی میں بدبین کی آرائے۔ ۸۱ تا ۱۳۱

فصل اول در بیان اقسام زمین و آب و آتش و باد و غیره

میسی جہاز پران۔ یونانی جہاز اعلیٰ کریشیہ۔ کپتان کوٹور وٹس۔ پرنس جارج ۱۳ تا ۱۳۸

مسلم شد بهرم لایحه تسلیم طلبت اور یونانی امپراتور یونانیوں کو مکمل ماکم حرم و جا کی حالت میں رکھنے والی لڑائی جہاد الیونیا بشہید کیا
فقدت۔ ایک یونانی نبر و مظلوم شہر جزیرہ نیگروپولٹ اور اہل ایمان کا میدان جنگ۔ یونانی ڈاکو۔ مشر مکس کی اہلیہ نکا و نکا
فی ذی قسط ۱۲۸ تا ۱۳۹۔

فی وزیر عظم ۱۳۸۱ تا ۱۳۹۱ -

ملفوظ دہم (از کتاب سرایشیہ) پائیسرس و تیغز مثل پوٹن - اور ایم رالیس - وزیر عظم کا دفتر طالعین مجاہدین - ۱۵۰۰ - ۱۵۰۱

جلد ہفتم - (از کتاب سلسلہ شہدائے شاہ ایران و طوایف - ۱۵۳ تا ۱۵۹)

مل است ویکم از کتاب سرائیشیم قطیفیه بحیره مجمع البحرین و از دینار زکی استراره کلاصهار قطیفیه کی قدومه مترت.

ضیغہ کی قد و منزلت قلعہ طنبیہ کی فوجی بکری اہمیت ۱۵۹۔ تاہم ۱۶۰۔

وں حصوں کی فہرست تقاویر پہلو حصہ میں دیدی گئی ہے۔

حصہ دوم

تاریخ جنگ و مہم یونان

محاربہ تھیسالی کا دوسرا دور

فصل دوازدہم۔ آغاز سال (۱۲)

سب سے پہلا بڑا شہر { لاریسا بقول جرمنی مریخ پیرسلا } بڑا شہر تھا جس پر فتح و فتح ترک کی فوج کا بعض ہوا
 ترکی سپہ سالار اور اسکے لشکر کو بہت کا بڑا خیال تھا کہ شہر میں جو ناگہان
 اور غیر متوقع طور پر داخل ہوئے ہیں وہاں سپاہ کی طرح کی زیادتی نہ ہونے پائے۔ اور حتی الامکان باقی ماندہ باشندوں کی مرضی اور
 خوشنودی کے برخلاف کوئی افراتفری نہ آنے دیا جائے۔

ترکوں کی خوش اطواری { اجنبی نامہ نگاروں کو تو یہ تھی کہ ترک شہر میں داخل ہو کر جبر و ستم کا کوئی
 دقیقہ و گزشتہ نہ کریں گے۔ اور یہی توقع بالکل غلط ثابت ہوئی۔ وہاں تک
 رائے فاحشین کے ہر طبقہ و جماعت کی خوش اطواری نیک طبعی اور حسن
 حوالت کو معتبر اور انوکھا کام نہ تمام و با برتبی کی طرح و تمامین طلب
 ہیں۔ اور تحریر کرتے ہیں کہ باشندہ و کمال و حساب اور اماں کی حفاظت کو لینے جو جمع و دوسے چند ایسی تنظیمات و تدابیر ضروری
 تھیں اور انکو بھی نہایت عدل اور ہر طریقہ سے کہ کسی کو ناگوار نہ گذرین مل میں لایا گیا جو بھی کسی سپاہی کو کوئی ایسی چیز ملے جائے
 دیکھا جاتا جس پر لوٹ کا مال ہر یکا شہر پہنچا تو اسے فوراً فرو کر لیتا اور اسکو مال غنیمت جہان کو اٹھایا تھا وہیں وہیں جا کر کھ
 آنے یا جہان نہر سے تھلاؤں بلائی جگہ کھدینے کا حکم دیتے جو بصورت و تہذیب و زبان و یونانی و عجمیین و عجمیین سے باہر کچی گھنٹیں

کیونکہ اس طرح غیر متوقعان پران سے نپلی طبیعتوں پر پورا پورا قادر و سرکش کی کمال توقع نہیں ہوتی تھی۔ لیکن ناظرین اس کی دیکھ سکتے ہیں کہ اس کی نسبت کوئی بری رائے نہ قائم کر لیں۔ وہ سب بارہ مین بہت کچھ حذب و بین۔ اور کچھ کثیر کر اسی تک تہذیب و شائستگی کی ہوا نہیں گئی۔ اور وہ یہ علاقوں کے باشندے ہیں جو ہنوز اسی حالت میں ہیں جس حالت میں قدرت نے ان کو آباد کیا تھا۔ پیرا کیا تھا شائستگی و تمدن کا ایک نشان تھا یہاں کوئی دخل نہیں ہوا۔

یونانیوں کے اسیر ہونے کی شائستگی
 کی سیرنگی اور دیکھ سکی کی نسبت جو تیس کی کیا تھا وہ بالکل درست تھا۔ وہ سب جہان ہو کہ یونانیوں نے مقابلہ کے غیر شہر کو کیوں چھوڑا۔ وہ نہایت محفوظ تھے۔ پر واقع تھا۔ سانسے کی طرف دیر یا سالو یا کوئٹم) نہایت محکم پناہ کا کام دے اٹھا۔ یونان اور فیصلوں پر بارہا فتنے کی توہین محلی باتریوں کے علاوہ موجود تھیں۔ مناسب موقع پر سپاہیوں کو لیے گئے تھے۔ ہر کوئی ہر کوئی کا راندہ موقعہ سرچرچ سے جو نہایت عمدہ ہوئے تھے۔ یونانی تہا مغرب پر ان سالو یا کے چل کر مہمدم کرنے کیلئے سب سامان تیار تھا۔ مگر یونانیوں پر کچھ اسی دہشت تسلط ہو گئی کہ سب کو چھوڑ چھاڑ کر ہباگ گئے۔ اور کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھا۔ میدان (فوجی) ہسپتال مجروحین کو علاج معالجہ کیلئے ہی پورے طور سے مرتب اور آراستہ بھی نہ ہو چکا تھا۔ کہ موجودہ زمانہ کو مکمل ووافر جدید ترین لوازمات بحیثیت اسی نیم مرتب حالت میں چھوڑ دیے گئے۔ انگریزی اور فریسی ساخت کے حصہ دتوں سے ہسپتالی بستے اور بات و آلات بھی کچھ نکال گئے تھے۔ اور کچھ حصہ دتوں میں ہی بند تھے جو سامان کا لاچار تھا۔ ہمارا اس کے بھی عجیب (ترقی) کے ساتھ جابجا انبار لگو ہوئے تھے۔ بیش قیمت سامان مریم ٹی و نفیس مملون نکلا۔ اس میں جو کچھ نو دار و دون نے تو لیا۔ اور جہازوں کا کام کیا۔ یونانی فوج کے اعلیٰ فہر شہر کے بہترین کماندین نوکش ہرے تھے۔ جہاں وہ پونٹھے اور تمام خط و کتابت مکمل چھوڑ گئے۔ ناظرین خیال کریں کہ یہ مکمل جیسی ان بہادران پر گر سکوت پاشا کی چہرہ سی فوج کو نروا رہے تھے۔ جس میں چار سو زیادہ سوار تھے۔ سستی ہوئی تھی۔

غازی عثمان پاشا کی تقرری کی خبر
 اسی دن ترکی جمہور کو اڑتر میں یہ خبر شہر ہوئی کہ وزیر ملوینا غازی عثمان پاشا دونوں فوج و مقیم اپا برس تھیلی کے اعلیٰ کمینڈر مقرر ہوئے ہیں۔ مگر لاریسا کی فتح اور یونانیوں کے متوشناہ جانگاہی و جہ سے اس خبر سے ترکی جمہور کو اڑتر میں کوئی ہل نہیں ہوئی۔ اور نہ مارشل ادھم پاشا کی سطح کی کچھ شورش لاحق ہوئی۔ پاشا مصروف و ابکلی نہ تھے۔ لہذا ان کے خلاف کے معاملات کی صورت حال پر باہم گفت اور حکم کھلا پانی رائے حسب ذیل ظاہر ہو۔
 یونانیوں کو اگرچہ کمال کی نہیں ملی مگر وہ یہ نہ سکتے تھے۔ دل اور نئے ارمان ہوئے تھے۔ مین کہ وہ لاریسا کو جسو حال میں

اونہوں نے حکم امداد پر بند کیا تھا بچانے کی جرات کر سکے اور توین اور سان وگو داہم چھوڑ کر فرسالہ کو ہٹ گئے۔
ایسا کر نیٹے اونہوں نے تھیلی کی کل میلان اوس کو قصبہ تارسیا تریخا لہ وکار و تتر اور نیز وڈو کی شہر کو جو یونانیوں کا
حقیقی قاعدہ آئیش ہے ہمارے ہاتھ میں چھوڑ دیا ہے۔ اس شہر کا یونانیوں کو تصرف میں نہ رہنا ہمارے لیے جنگی لحاظ سے
جیسا کچھ کہ قابل قدر اور مفید ہے۔ وہ صاف ظاہر ہے۔ اسی بندرگاہ کو لستے کل یونانی فوج ترکی سرحد کو بھیجی گئی تھی اسی کے
رہتے یونانی سپاہ کو ملک اور مدد وغیرہ بھیجی رہی تھی۔ اور اسی بندرگاہ سے جنوبی یونان سے سلسلہ ریل کر مال تمام کھنے
کیلئے سب کو ترمیم اور تسان پر یہ درست ہو کہ وولپرا بھی ہمارا قبضہ نہیں ہوا اور یونانی اسی طرف دیر و طریق سے بھیجے
ہے ہیں کہ اوس شہر کی جو درہ ٹیگٹوس میں سے گذرتی ہے کچھ عرصہ حفاظت و مدد نہت کر سکتے ہیں۔ اور جو شہر کی حفاظت
یونانی جہاز کر سکتے ہیں لیکن وڈو لہ تارسیا کیلئے ہمارے تصرف میں ہے اور نیز یونانی ابارس لائن کو بھی منہ کر
صدر لائن کو ٹریڈ میں ملتی ہے۔ اور فرسالہ کے پاس کو گذرتی ہے کوئی قاعدہ نہیں اٹھا سکتے پس بالفاظ دیگر مرکز کی طرف
تفصیلی کی جو یونان کا زینترین اور سب سے بارز و قوی صوبہ ہے پوری پوری ملک ہو۔ اور اس کی پوزیشن اور وضع اناست ہے
کہ یونانیوں کے دوسرے خط و مدد پر حملہ کر نیسے بیشتر سرحدی درون کے رہتے جس قدر اور جس طرح چاہے۔ ملک کا
سکتی ہے۔

ترکی میڈیکو اور طین، ۱۲ اپریل کو معلوم ہو گیا تھا کہ یونانی فرسالہ کے قریب ایک سکھ دور پر بند ہو
فرسالہ کو ہٹ گئے ہیں۔ اور نیز وڈو کے شمال مغرب میں اس موقع پر بھی جہان و ایشیو کا کیسے تسال ہو سکتے
کثیر قاضین ہیں۔ فرسالہ اس موقع کو میدان جنگ ہونے کی وجہ سے جس میں تیسرے جیٹس سینئر نے ۲۲ مارچ سے اپر قریب
پایسی کو جس کے پاس وگنی فوج تھی مسج قبل مسج میں شکست دی تھی قدیم الاہام سے مشہور چلا آئے۔ وہ جیسا کہ پہلے بتایا
جا چکا ہے جو شہر اور جیسا کہ سلسلہ کوستان و تھوڑی سی ادن شاخون پر واقع ہے جن کے قریب سو درہ زینترین اور شہر
ہو ملے جس کو ویدانی اپنی اس میرا کرتا ہے۔ یہ چھوٹا سا قصبہ جس میں چھ ایک ہزار باشندے آباد ہیں ایک درہ وڈو کی کل
میاڑی کو دھن سے لیکر تقریباً چوٹی تک منزل بنزل چلا گیا ہے۔ یہ بہاری تھیں تین سو ساٹھ فیٹ بلند ہے شہر سے اور وڈو
زمانہ کا ایک شعور کل بچا کھڑا ہے جس کو ترک تھیلی کو یونان کے حوالہ کرنے کے وقت تک ندان کا کام تھے ہوتے۔ اس پر بچا کھڑا
ہو نیسے تمام شہر امدیدان کا نظارہ انھوں کے سامنے پڑتا ہے۔ نگاہ میدان کو گدگدے بجانب شمال اور پس کی چٹانوں پر اور
بجانب شمال مشرق اور سا اوپلی آن کی چٹانوں پر جا ٹیپرتی ہے زمانہ قدیم کی عمارت تقریباً مہمدم برگی ہیں۔ صرف قلعہ کو
پر ایک پرانی نیز زمین عمارت کو گھنڈ رات و قدیم قلعہ کی دیوار دیواروں کے نشان باقی ہیں۔ گنہی مادیہ میں فرسالہ
تھیلی کے متعدد ترین اور نہایت ہی آباد شہر ان میں داخل تھا۔ اسکی سابقہ عظمت و جلال کا اب ایک شے ہی باقی نہیں بچا
وڈو کے بندر کے ساتھ وڈو تریخا لہ کا لہ لائن کے دیو و شہر و عمارت قائم ہو جائیے۔ اسے کوئی قاعدہ نہیں پڑتا اور

اس سے اسکی رونق و خوشحالی میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا شاید اسکی وجہ یہ ہو کہ شیش من مہبت سے بہت دور ہے۔ غبار کو در شاہ راہ جو لاریا سے شروع ہو کر میدان میں سے ہوتی ہوئی آتی ہے وہ لکھ بھٹ چھی حالت میں ہو۔ قوسا لے لکھ نہا چٹانوں کے پہاڑوں کے گرد چکر لگاتی ہوئی دو دو کوس کو او۔ ومان سے وسطی زبان کو بڑی چلی جاتی ہو۔ قوسا لے لکھ لکھ کے ساتھ دو دو کوس ساتھ لکھ لکھ سافٹ پڑے۔

یونانیوں نے اسی کو سانی علامت میں جو میدان قوسا لوس کو وسط میں واقع ہے اپنی پوزیشن نہایت عمدہ موقعہ قائم کی۔ اور کا سیرہ ایوانی سے ملحق تھا اور میسرہ پہاڑی سلسلہ کے متوازی چھپ چھپ کو خم کہے ہوئے تھا۔ بمقام دیشیو ان بلند یون نے جو پلاؤ تیر کی بار کون اور تھر کے درمیان تھیں اور نیز سیرہ سیغا لیک پہاڑیوں نے یونانیوں کو مدافعت کر بیٹھے بڑا کام دیا۔

بلاتر و دفعان لاریا پر قابض ہو جائیے طبعی طور پر ترکی کمانڈروں کو غنیمت کا بغور تعاقب کر چکی تھی غنیمت تاکہ یونانیوں کی گہرے لہڑاؤ سے تیزی سے ناپاؤد ہو کر شہر اسکان تمام یونانی نو جو مزید جدال کشال ہو سکا کر دیا گیا یہ صاف ظاہر تھا کہ پیش قدمی کس طرح کرنا چاہیے۔

سب سے پہلے یہ عاید پیش نظر تھا کہ یونانیوں کو دو ایڈوانس مندر سے پرے ہٹا دیا جائے۔ یونانیوں کی صفائی کارروائی کا بڑا دار و مدار اسی مقام پر تھا۔ یونانی نو چکی شہر کی دہلی تھی اور اسی مقام سے صفحہ جنگی کے ساتھ مزید کلینچ جانیے جانی فوج کا حصول اور طاقت پر پہنچ سکتی۔ درلوس کو شہر پر پہنچتے۔ باغیہاؤں کو دشمن کی مذمت متقابل کے تمام اسکان کو شکوہ میں ہی دبا دیا جائے۔ لاریا کو قرضہ کے بعد بغیر وجہ کثیر کا ومان لان کر نہایت ضروری تھا۔

وسطی صفائی وغیرہ کی کمال جس مقام کو سب سے اول سر کرنے کی کوشش کی جانی لازمی تھی وہ وسطی تھا۔ وسطی مقام میں ریلوے لائنوں کا محل اتصال اور اس طرح کو تاکہ یہ واقع ہے جو چھیلوی میدان سے پہاڑیوں میں سے ہوتی ہوئی مندر کو جاتی ہو۔ اسکی جنگی اہمیت میں اس سے بھی بہت اضافہ ہو گیا ہو لہذا کہ دو نو سے پار کرنے مرحلت کرنے وقت اس منہ سے تعاقب کنندہ غنیمت کی رجعت کنندہ فوج کو چھانیکے بغیر رجعت کی جاسکتی ہے۔ اگر ترک لاریا سے مستقیم فرما لے پیش قدمی کرنے تو وسطی یونانیوں کے قبضہ میں ہو سکے۔ بعد میں ترکی سیرہ کیسے یونانیوں سے خطرناک مقام ہو گا۔ تھانہ مارین ولیمیر مطلقین نے ان تمام قوانین سے مستثنی ہوئے۔ یہی کیسہ جو ولیمے کا زمانہ نام سے حاصل ہو سکتی تھی۔ وسطی کا بعض نہا ضروری تصور کیا یونانی ٹیڑھ دو لوگے بند۔ میں نگارن تھا اور تمام ریلوے کو دواؤں ومان جمع تھے۔ ترک یونانیوں سے کوئی روزگار ملے گا (گاطیان وچن) ہونے کی وجہ سے کوئی ناپاؤد نہ اڑھا سکتے جو یہ مقام وسطی اور لوس کے درمیان کوئی انون اس طرح سے تقسیم لکھیں کہ وہ دن تمام حکم بلند یون۔ جو باہم ملکر محل سپرنگی کل بناری تھیں۔ قابض ہو گئے۔ ایک پہاڑیوں کی کو سیرہ چور و لو کی طرح وہیں ٹھہرتے ہوئے ہے۔ بجانب غرب اس پہاڑی کو دامن میں سیغا لے دیا (کٹاؤ)

والتی ہے جیسے ترک کا بعض پورا اور دوسری طرف دیکھو ہے جو ترکی پوزیشن سے نظر نہیں آتا، لہذا اس پہاڑی کو متصل
جیسٹن نزل کا شفاف پانی ایک خیز و سبز گھاٹی میں چمک رہا ہے جھیل کی چاروں طرف گھوم چکل موجود ہیں جن میں کہیں
کہیں خوشبو کی جھین اور ان خنوں میں سے دیہاتی مسابکے پینا جلوہ دکھاتے مگر نگارہ کی لطفی کو اور بڑا بہترین
چلاؤ پتہ کی باکین وسیلوں سے شہر مشرق میں ہریلوے شریک ہی نہیں بلکہ وہ شاندار جنگی شاہ راہ بھی جو دو کو جاتی ہے
ان بارکون کی زمین پورا اور بدین کا نظریہ تمام پورا اور اوس کو سنو رن کی حفاظت کرنے نہایت اہم اور کامیاب ہے
بارکون کو قریب ایک شریک دو لو کی شریک سوجا ہو کر براہ چسی ملی ٹا میروس کو اور دہان کو براہ سو پنی بند کیا نہ کر کے باقی
ہے سینہ سیفا لہ کی بنیدیاں سلسلہ کوہستان فرہٹل سے متعلق ہیں راجہ پاشا فرٹ لہرا ایک کشانی جاعت آریا
سے غنیم کو تعاقب میں چھری ۛ

و سٹونو بر سہیل متقابلہ } م فریقین میں نئی پوزیشنیں بن پتھارم ہونے کو بعد پہلا مقابلہ ، اہل پرل کو براہ سلیما
تصادف ہو گیا اس کا مہین چالیسین ساٹھ نہایت کمزور سالے تیرہویں و چودھویں (جسٹ) ایک سو کھڑی اور دو چالیس
تھیں دور سالہ ہارلی دست کی ملک کو اگر بھیجے گئے ، اوکو کو نائینٹھ نے سپا کر دیا اور پانچ گھنٹہ بعد کیوری ریٹید پرسٹنکی
طرف کو لو کی شکر کے اور بائیں ہاتھ کی طرف لپکاؤ پتے سے گولہ باری شروع ہو گئی جسکو چوبیسین ترکی کو پانچا نے ہی گولہ باری
شروع کر دی ، یونانی گولہ باری نے اس موقع پر بعد قارڈ باری دکھائی ، اوکو پہلے گولے بھی مین ترکی کو توپوں پر اگر کرے
مگر پہلا ایک بھی نہ لپکاؤ دست نشانہ باری سے خبر ہو کر ترکی باتریوں کو تین ہندسہ میں منتقم ہونا پانچا باری شروع
ہوئی تھی ، اور یونانیوں کا یہ تیرلی کیوری کی مرحمت کا تہ نہ مسدود کر سکے لیے رضا کو کم نہایت مزہ نہ تھا ، پس توپوں
کو بچاؤ کر لیے اب نہایت تمام اونہیں بھیج پٹا لیا نا نہایت ضروری ہو گیا تھا کیونکہ مرحمت سلیئم صرف ایک ہی بل ہو چکا
باتریوں کو مرحمت کا موقعہ دلانے کے لیے تیرہویں نہایت پھر غنیمت کے تلبا دستخانہ پاشا اوکو مسرہ کی طرف بڑا ، وینڈا تانیا
سرٹ زنتار سے لپسے گزرتین جی کے بعد اول تیرہویں اور پھر چودھویں نہایت بائیںگی ، پس شین ترکی کیوری کسٹن
کو طبع سے لڑی میٹھی نہایت توسن پر ہی کرکٹا باری کرتی تھی جس کو طبی طور پر شین کو کچھ نقصان نہ پہنچا ، ایسیجا توپوں
خفیت لیکن ناشہ خطر کے باوجود ترکی سواروں کو حوصلہ برا بر قائم رہے ، اور اونہوں نے حیرت انگیز بہات و شجاعت دکھائی
وشمن کرسائے سر وہ نہایت بائیںگی اور لپروائی کے ساتھ بھیجے گئے صرف اس وقت گھڑوں کو کیفیت تیز کر کے جب کہ انکو
اور دشمن کے درمیان ایک کانٹوں حائل ہو گیا ، وہ غری کی شتر کی کی طرف گھمرو ، وہاں انہیں بروصد کی رویت ملان آئی
جسٹونے انکو تھکائی مینی سوچنا نا شروع کر دیا ، اور اچکی پناہ میں کوفتہ دمانہ فرجستہ جی بھیجی تاکہ کھانا اور پانی نہ ملا تھا ، اہم
کیا ، اہل پرل کو ہمدک ، رفیق ملٹن ایک میدانی ہاتھی بہت بھروسہ لگاتے تھیں ، ۱۰ کو کرنل محمد وک زمازی غما پاشا

عثمانیہ جیت کیشتر مصر کا میٹا پہنچ گیا اور اسکی زیر ہدایت ۲۹ و ۳۰ کو غنیم کے سوچون پر حملہ کیا گیا کرنل محمود فاضل ہوشیاری اور متعدد سے کام کیا مگر دینیو لا غنیم کو گواہی تک فرساکہ و دلو ریوسے لائین پر حصر تہا کم از کم آٹھ پیشوں کی لٹک پہنچی تھی۔ اوس دن سپرل کی دوپہر کو ترکی سینہ کو گوتک کمال دلاوری سے لڑے۔ سپا کر دیا جبہر میرد کو بھی جو پلاؤتہ اور رضا لوم کی طوت تہا چو بیانیہ پر گیا۔ اس سپائی سے تعویذ ہی عرصہ بعد ترکوں کو دوسرے پیشوں اور دو ہاتریوں کی کمک پہنچی۔ مگر ترکی کا مشدوں نے فیصلہ کیا کہ جب تک فرساکہ فتح نہ ہو جائے اب دسینو پر چھڑا۔ نیکر جائے۔ ۳۰ اپریل کی لڑائی میں کرنل محمود ایک نئے شجاعت و تہمتا مست اور جوفری و بسات کا عجب شادار اور قابل ذکر نمونہ دکھایا۔

محمود کا ہلے فنی پیدل کوشا نیک کچھ متوجہ دلائیکو لے اوس فاصلے انسرون کو دشمن کو ایک مورچہ پر جو بیاری کو کارہ پرتا اپنی جہت سواران کرساتھ ملکر کسے کی اجازت طلب کی جبکہ اجازت ملنے پر اوسنے ہلکرے کچ کر یا۔ بہتہ میں اوسکا پیش قیمت گھوڑا دشمن کی گویوں سے ہلاک ہو گیا مگر عیہر جازو پیدل اپنے سواروں کو آگے بڑھایا۔ ایک یونانی کپتان نشانہ بازہ کو سپہم اور سپر گویان چلاتا رہا مگر کرنیل کا بال مینکا نہ ہوا۔ بالآخر ایک ناطو لین کا رپول سوار نے اس کپتان کا کام تلوار سے تمام کر دیا لیکن افسر خود بھی شہید ہو گیا۔ کپتان کی بدوق بہری ہوئی تھی۔ کا رپول فوجاٹ غصہ ایک ہاتھ۔ اوس بدوق کو پکڑا۔ اور دوسرے ہاتھ سے بدوق دے لے پر جو اوس کے پیاسا نسر کو نشانہ باز رہا تہا تلوار کا کا تہہ صاف کیا۔ رنیل اس جھٹا چٹھی میں سر ہوئی۔ اور اسکی گولی نے بہا اور جوفانی شمار کا رپول کو دھین جام شہادت پلا۔ محمود کے اس بہتہ گھوڑوں کے علان۔ ۳۰ مار شہید و مرجع ہوئے۔ مگر جب وہ مورچہ پر جابض ہو گیا تو تین طرفوں سے دوسرے رنیل پر جھار شروع ہوئی۔ اور پھٹنے والے گواہی پٹنے لگ گوا۔ اس کو مجبور ہو کر کسے لاجار دھس بیٹ آنا پڑا مگر گویوں کی تابرتور بارش کے اوجہ و تکی سوار قابل تعریف باتر بیسی سچھو شہرے ترمیمی اور گہرا بیٹ کا نام و نشان نہ پایا جاتا تھا۔

پلاؤتہ کی سطح مرتفع نے یونانیوں کی پوزیشن کو مدعت کیلئے ایسا حکم کردیا ہوتا تھا کہ ترک آؤٹو نے میں کا سیاب نہ ہو سکے۔ بلکہ اور میدان و دنوں اس مندی کی زمین تہو پلاؤتہ کے سخر ہوجانے پر یونانی ریلوسے لائین کو کوئی فایزہ نہ اڑا ہا سکتے۔ اور دکنی فوج کو رسدینہ نہ پہنچو کا بہتہ بند ہوجاتا جس کو وقت نہ زمین شلا ہوجاتی کہیں کہ جس کو شانی مٹا میں وہ موجود تھی۔ دن کو بہت ہی کم سدو چارہ دستیاب ہو سکتا تہا پلاؤتہ کی اس بہت کی وجہ سے ترکوں نے سبہر فوج مگر نیکو غم کر یا ہوتا تھا گو وہ یقینا جانتے تھے کہ فوج کرنے کی کوشش میں بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ مگر ساتھ ہی وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جب ایک مدفع فوج ہو گیا۔ تو دلو خود دلو اس کے بمبھین آجائیگا جہاں انہیں صرف ہوئی ہی فوج کھینچی پڑے گی۔ میرد کی باقی کل فوج فرساکہ پر باز و کیطرت و حملہ کر نیکو لینے فارغ ہو جائے گی۔ دسینو پر اب تک تہی اڑا

ہوئی تھیں وہ دراصل خفیف سی معرکہ آرائیاں تھیں چشمہ پشاہوں کا بیان ہے کہ یونانی گردہ باری کی نشاندہی اسی جہتی نہ تھی۔ اور ان کو گولے بھی نہ چٹوتے تھے مگر ترکوں کی آتشباری خوب موثر اور نہایت مہربان تھی ترکوں کے گولہ راز نسبتاً بہت زیادہ باوجود اس کے اور قاعدے ان نفس تویہ یونانیوں کی طرح وہ بھی صمد اور مضطرب نہیں ہو جاتے تھے۔

ان معرکہ میں کل چار پانچ آدمی ضائع ہوئے ان میں سے پہلی لڑائیوں میں طبعی مصائب کئی گان کے زیادہ راہ تھائی جراح اور زخمیوں کو چٹانوں کے ٹکڑوں اور پرچوں سے جو گولوں کو گھسنے لگتے تھے انہوں نے ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ کی ہمتی کہ تعجب ہوتا ہے کہ ترکوں کا یہ نصف نقصان کیسے ہو کر نیکل محمد دیکھ کر یوں کہے جو انہوں نے ایک جنگی اداشی سے ذکر کیا کہ تقریباً دو میل مربع رقبہ پر گولہ بون کی پیم ہارش ہوتی رہی تھی۔

اس بہادر فہر کا گھوڑا اس دیراز حملہ میں جوتے یونانی پوزیشن کے بازو پر کیا تھا۔ ہلاک ہو گیا۔ اور وہ بھی گھوڑے کے ساتھ زمین پر گر پڑا اور بعد ازاں جا بھڑکا۔

اسی دن کی اس باہمتعلیٰ اور تعقل حفاظت خدمت کا فخر کرنل سمون کی کو محال ہے جس کا میاں کی کفیل کرنل دھنوں اور کرنل مائوں کا ہمسہ ہو گیا۔ اور علی تعریف و توفیق کا مستحق ہو۔

جنگ کے سلسلے میں اہم پاشا کو لاریسا سے چٹھہ کی کتے وقت بشرط مکان آپاریس کی ترکی فوج سے تعلق وارڈ باط صاحب ملو رہوئے اور نیز اس وجہ سے کہ ٹری ٹری سائنس میں مل کر تھیں اس واسطے اس فوج میں بڑا وقت نہایت اختیار کو دیکھ کر کھانا لازمی ہو رہا تھا جب خرمو اختیار کیا کہ ترکوں کے میدان کی کارروائیوں پر بھی طبعاً بہت اثر پڑا۔

ترکی سپہ سالار کا منشاء یہ تھا کہ عظیم کھمبہ کو ٹیٹ ڈینوس سے اسے فرسالی کی پوزیشن چھوڑ دینے پر مجبور کرے یہ خبر کئی مہینے پہلے پاشا کا ڈوئین چٹھہ میں آگئی اور آپاریس کے درمیان مسلسل رسائل و مطلق باہمی کو قائم کر کے ترکوں کے کھانا کھانے کو سکامین تقسیم کیا گیا تھا مگر اس دوسرا لاریسا کی فتح کے بعد سرعت لاریسا بلوایا گیا جہاں وہ ٹیٹ کی کڑا ہو گیا۔ دوسری طرف دل ڈوئین ڈیڑھ سالانہ خیر پاشا کو چٹھہ کو بہتین مقام ٹیٹ کی لڑائی کی تھی زرخیز تیر خجاکہ۔ کاروشا و مسکی پی پرتبضہ کرینچو کے بعد فوج کا انتہائی بہترین لڑاکے جڑھنے آکر پوزاراک سے یونانیوں کی پوزیشن بہت دور سال کے میسوکو سونوخل میں ٹو انچ کا حکم دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی پانچ ڈوئینوں نے طرہ ہم پاشا کی زیرکمان سائے کیلے اس فوج سال پر چٹھہ کی کڑا پھندہ حسبے وقت اس سے چٹھہ کی کڑا پھندہ کے علاوہ ان کو ہشتانی اور باشندے ترکوں کو قسین تھی مزید برآں کئی فوج کی باڈی کی کو نظام کی مشکلات اور زیادہ درنگ ہو گیا فوج کو رسد کے سامنے تھیں۔ علی کے زرخیز علاقہ باخجھو صلہ لاریسا کی لپہ سے بہت مدد ملی جو رشتہ سالانہ کا ختم ہو گیا اور انھوں نے پائی گئی۔

فرمان دوسرا لاریسا کے تباہی بخش توہات کو بعد یونانی فوجی جن عظیم تغیر و تبدل کھاتے تھے یہاں تمام جرنیلوں کی کھاتے

آدی بھیج گئے۔ اور اعلیٰ شان نہر سارپوٹ ساڑی کی جگہ ایک بزل شافانہ لفظ ٹکریل لاسٹیس کماڈ ٹریف کو زیر فرمان مل پیرا ہونیکوینے مقرر کیا گیا۔

یونانی فوج کا حصہ کٹر اور بلند یون چتر سالہ سے بجانب شمال میں قائم تھا۔ اوہم پاشا کی فوج ایک طرف بہت آگے کے ساتھ طبری۔ چنانچہ فوج ہرول کے سوا کہیں نہ رہی کہ جاکر کیطون سواہی اور دوسری طرف سکوروول پہنچے۔ مگر یونان سالہ سے بجانب شمال ٹھہریل کے فاصلہ پر اور آخر الذکر مقام وہاں سے بجانب غرب، ایل کے فاصلہ پر فرسالہ ترکا لائون پر واقع ہے۔

دوم پنجہ شوشم ٹو وین ان سارون کی وسط میں آئی تھوڑی دور پہنچ یونانی پوزیشن کے شمال و شمال مغرب میں تھی اور باقی فوج ابھی فرسالہ سے تقریباً ایک دن کی مسافت پستی۔ ترکی فوج حملہ آور کہیمزہ مغرب کیطون بہت دور تک پسپا ہو گیا تھا۔ جس سواہیوں کو بھی صاف نظر آ رہا تھا کہ ترک میلان کا زار پر یونانیوں کو بازو سے پکڑ کاٹ کر عقب میں جا پھرنے کا ارادہ کھینچتے ہیں۔ یہ صفائی تدبیر اول ٹو وین کی شاطرانہ چال سی علاوہ غشی ہم ٹی کو بڑو وین پوزیشن کا جو فرسالہ سے چودہ میل بجانب غرب پہنچ گیا ہو تھا۔ جہاں سے سلسلہ پیش قدمی کر کے یونانی پوزیشن کو عقب میں پہنچا تھا۔ مگر یہ صدیقینا ڈو وین فوج کو پیچھے چاہیے۔ وہ فوج ٹو وین بغیر ضرورت کام ڈو وین کی زیر دین تھی۔

ترکی نو جلی صف اول میں نے تاریخ سے ہی علم اس صبح چاہیے کہ وقت حرکت شروع کی مارشل کا مشاہدہ تھا کہ ایسا کن حملہ ہوشی کو کیا جاویں تاکہ آخری پاشا کو یونانیوں کے میسر ہو پہنچ کر کیلیم کافی وقت میلائے مگر ہوشی کو بے میدان جنگ میں پہنچنے تو پیدل فوج غنیمت سے گھڑی تھی۔ دوسالہ لاریسا سے عینا ہائیں سین بجانب جنوب یونانی اورن ہائیڈریکی وٹو وین پر جو میلان فرسالہ کو احاطہ کر رہے ہیں نہایت عمدہ موقع پر قائم ہے۔ اور وہاں خوب حکم مورچے تیار کر لیے ہوئے ہیں۔ لیکن دونوں بازوؤں پر جنگل موجود تھا اور تو پناہ کا زیادہ حصہ مینہ پر ضرب تھا۔ شروع شروع میں یونانی گولہ خوب نشانہ پر گزرا۔ غائب اونکے گولہ اندازوں کے ذریعہ سے پند و نون میں اپنے نشانوں کو خوب پتہ کر لیا اور مختلف سائنوں کو چھی طرح اندازہ اور پائیہا تھا مگر وہ پھر کے قریب ترک شجاعانہ دھاوا کر کے غنیمت کو اسکی پوزیشن سے ہٹا دیں کہ اسباب ہو گئے اور یونانیوں نے ترکی حملہ کی تاب نہ لا کر اون میں یون کیطون جو میلان کو دوسرے کنارہ پر تھیں سلسلہ نشانہ شروع کر دیا اس پسپائی کی مدت وہ ترکی تو یون کی صاف دین رہے۔ اور بالخصوص لاکو سیمہ کو بہت نقصان پہنچا۔ مگر اونکے دیر کا ٹو وین اور دوسرے عقب فر باقی نو جلی سہا نیکو لینے روانہ و اپنے تئیں قربان کر دیا۔ پسپائی کے شروع ہونے کی دیر تھی کہ پھر ترکوں نے غنیمت کو ایک محلہ پہر کی فرصت دی۔ نہ انکی انتہائی ایک لاکھ کیلیم ہم ٹری یا بند ہوئی جب حملہ آور بلند یون کے بالائی کنارہ پر جہانے کل میلان نے نظر تھا پہنچے تو دشمن کی سرنگی و جہاں اور اپنے دوسرے دستوں کی سلسلہ پیش قدمی دیکھا اور انکے حوصلہ اور تیز ہو گئے۔ وہاں بائیں دونوں طرف ترکی فوج پیدل کے کالم سیاہ گھسا کیطون آگے بڑھے جا رہے تھے۔ اور زار پاشا حضرت خلیفہ

دائیں ہاتھ حضرت اسکا پھلتا چلا گیا تھا۔ دو کو بیڑ غرسال کو احاطہ کنندہ بلندیوں کے دہن میں وادی تنگ ہو گئی ہے اور اوس کو پہنچے اور تھریس کے سیاہ و مہیب پہاڑ سر بھٹک کر پڑے ہیں۔ تمام میدان یونانیوں سے جو برعزت عدم اور ٹھٹھے جا رہے تھے بھرا ہوا تھا۔ سب کا رخ ایک سنگی پل کی طرف تھا۔ جو ایک چوڑے سونالہ پر بنا ہوا تھا۔ درینوں کی تو پناہ ان کے بڑے بڑے جانناہت عمدہ متوجہوں پر قائم ہو گیا تھا۔ اور ہنگوڑے یونانیوں کے کالموں پر گولہ پر گولہ پھینکے ہاتھ ہنگولہ کے گرنے پر جب گرد و غبار کا طوفان طغیانیوں سے اٹھتا تو بھگوانوں کی زقار اور زیر ہو جاتی۔ اور ان کے ہمیشہ دست و پاؤں کے کپڑے ہونیکوٹے اٹھتے کھو دوڑتے تھے۔ جہاں سے وہ مسلسل آشباری کرتا رہا۔ لیکن ترکی فوج پیدل کی کثرت افزا کی بہانہ مدافعت پر غالب گئی۔ ترک ان کو ٹھیکے بعد دیکرے ایک سو دوسری پوزیشن کو دیکھتے گئے۔ ترکوں کی شیرازہ شجاعت و توحی قابل دیدنی تھی۔ ان دنوں نے کسی پناہ یا اوٹ کی حفاظت کو منظور نہ کیا۔ اور بلا توقف و قیام بار بار بڑھتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ یونانیوں سر کر نیکی لیے کسیرت گھنٹوں کو بھی زمین پر نہ لگایا۔ چلتے چلتے آشباری کرتے رہے۔ جب کہ یونانی پل پر سے گزرنے لگے جمع ہو رہے تھے۔ ایک ٹرین فوج لیکر دو کو بیڑ و اس کی تھی۔ ایک چٹنوں والا گولہ اس ٹرین کو لگا جس سے یونانیوں کو بہت نقصان پہونچا جس وقت یونانی تبدیل کچل سے گزر گئے اور دیریا ان کے او۔ ان کے تعاقب کنندگان کے درمیان حائل ہو گیا۔ کو ان کے نیم و دھبوں میں پہرہ کسیتھرجان پڑ گئی۔ اور رٹائی میں ہی تھوڑا سا وقفہ چر گیا۔ لیکن اہم پاشانے اس فتح کے بعد بلا توقف و رسالہ کی طرف بڑھے۔ جانی کا غم کر لیا۔ وہ ایک تری لیکر میدان میں آکر اسے داخل بردار کی ایک صفت لگو کر دی۔ اور غیم پر پہرہ لکھ دیا جس کے دوران میں اسی سخت لڑائی ہوئی کہ سب سے پہلے ہی سخت لڑائی نہ ہوئی تھی۔ ایک چوڑے موضع پر جو بجانب سینہ تھا۔ اسی تار تو آشباری کی گئی کہ ترکی سپاہی دھوین میں نظر نہ آتے تھے۔ رہی تھی کمر گولوں نے پوری کر دی۔ اور ترک موضع پر قابض ہو گئے۔ یونانی و رسالہ کو ہٹ گئی۔ اور طرک کے لیے لڑنے پہرہ کی پلٹیں صفا راہ کر گئیں۔ سوچ غروب ہوا شروع ہو گیا تھا۔ مگر جب تک دھکی روشنی رہی ترک شہر ہمارا بر گئے۔ پھیلنے رہے۔ باتری پر باتری پچھم سے چلی اگر شہر کے گرد اگر و قیام ہو رہی تھی۔ حتیٰ کہ چار دن طرف سے شہر تو پناہ کے علاقہ میں آگیا۔ بلاخر تائی کی نے گولہ باری کو بند کر دیا۔ اور یونانی تاریکی سے فائدہ اٹھ کر اپنی کل پوزیشنوں کو خالی کرنے اور پناہ میں پناہ جالی بیکر مگر حجت کا بہتہ معرض خطر میں تھا۔ اور ترک و رسالہ دو کو کوس کی سرنگ پر قابض ہو چکے تھے۔ دوسرے دن جب حمدا ورمز کے ڈویشن و رسالہ کی ہتھکڑی بلندیوں پر قابض ہو گئے۔ تو پھر حمدا پاشا کے ڈویشن کو بیکر مگر کمان حسن پاشا نے خوشنہر پر بھی قبضہ کر لیا۔ شہر اودہ و بعد بہادر کا کل سامان۔ چھ تو بیڑ و بہت سامان حرب غنیمت میں ملا۔ ایک لکھ بی افسر جو موقعہ پر موجود تھا۔ وہ ان کے محاربات و لٹیر و رسالہ کی کیفیت جنگی برص کے پہلو سے طرح بیان کرتا ہے۔ عمر نشاط حمدا ورمز کے تینوں ڈویشن متوازی صفین آگے پہنچے۔ طرح سے صفا آرا ہو کر کہ ایک ڈویشن سب کے آگے و رسالہ اس سے کچھ چھوڑ دینا اور تیسرا اور تیسرے سے فاصلہ پر پہلے کو بائیں ہاتھ تھا۔

کیطرن و ٹبر ہے۔ تیغیوں سطح جدا جدا مرتب ہو کر یونانیوں کی پوزیشن کی طرف ٹبر ہے۔ لہذا وہ انہوں نے قرۃ دہری بیکہ اور فرسار کی طرف کو بل پڑھ جو موضع تاتاری سے میدان کیطرن آتی جو ریاضی گڑھوں سے محکم کیا ہوا تھا۔ یونانیوں کی محبت و مان چارواکھ پلٹنوں کے درمیان تھی۔ اور ہر ایک باتری میں سرور نہایت تھی۔ یہ نہایت مسلسل گولہ باری و آتشباری تھی۔ رہنمائی کے باوجود یونانی سپی بگھڑ پر قابض ہونے کے بعد آخر پہنچوٹے پر مجبور ہو گئے۔ اور وہ کال باتری تھی کے ساتھ بلند لو کے کرار سے میدان کو ہٹے۔ اور کوئی تائبین صحت حسن پاشا کا ریگیلین میدان با تریان اور ایک کو بی باتری بیکو کے بڑا۔ ترکی کوئے خوب نشان پر کرتے رہے۔ جو عموماً یونانی دستہ عقب کو سکڑا۔ شرون یا ریشیل کرار و شرف بہر کرٹنے والی کی تپلی صف پہنچتے دکھائی دیتے رہے۔ لیکن بائیں ہند دوسرے دن جب ہم اس موقع سے گزے تو گولہ باری کے موثر ہونے کی کوئی علامتیں نہ دیکھیں۔ سچنے کسی جھڑپ کو ٹرک کرار ہتہ واپس جاتے نہ دیکھا۔ اور تھیلین کی بھی بہت کم تعداد دیکھی۔

پس ان لڑائیوں میں زیادہ نقصان ہونے کی روایتوں کو کس قدر مشتبہ سمجھنا مناسب ہو۔ باضابطہ طور پر ترکوں کے نقصان کی تعداد ۸۰۰۰ ظاہر کی گئی تھی۔ میدان میں بھی حملہ آور دن کا مقابلہ کر نیکیے لیے یونانیوں نے ایک پوزیشن تیار کی ہوئی تھی۔ منبع و آبی کو محفوظ کر کے اوس کو گرد گریلی گڑھے کہو دیئے گئے تھے۔ اٹھ تازہ دم پلٹن اور ایک باتری بیکے عقید میں جمع کی گئیں۔ اور رگڑوت چار پلٹنوں کا ایک کالم اس پہاڑی سے جو فرسار کے عقب میں ہے میدان میں آ کر آیا۔ انقض و مان تھو گیا ۳ پلٹن یا دو پلٹنوں کی ڈویژن موجود تھی۔ لیکن ان کو اس تصادم کا خاتمہ کر دیا۔ اس کو کوٹلائی نہیں کہا جاسکتا۔ وہ محض تصادم تھا۔ جس کا جب ترک اگر بڑھے۔ تو انہوں نے فرسار کو خالی پایا۔ یونانی ڈومو کو اس کو ہٹ گئے تھے۔

اوسیدن جب کہ قرۃ دہری پر لڑائی ہوئی۔ اسٹینوین بھی لڑائی ہوتی رہی تھی۔ لی

اسٹینو کا دوسرا مرکز

دستہ کو مرکز کے بعد جس میں ترکوں کو نہایت بچی تھی۔ انہوں نے تھی پاشا کو کل ڈویژن کو جمع کر لیا تھا۔ یونانی واوی کے جنوب مغربی گوشہ میں ایک نہایت مستحکم موقع پر جہاں سے میدان و ردو کو کی جنگی مرکز ان کی زمین تھی قابض تھی۔ ریاضی گڑھوں درمیان چون اس موقع کے طبعی استحکام کو ہیا مضبوط کر لیا گیا تھا کہ سانسے کیٹر سے حملہ کر کے اوجھ کرنے کی کوشش کا نتیجہ خواہ علمائے فوج کی حمیت کے بغیر یا زیادہ کیوں نہ ہوتی تھی۔ نقصان و ہٹائیکے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ مان نوہار سے زیادہ یونانی فوج مستحکم تھی۔ کیونکہ مالک لبنیہ کے تو فصلوں و ردو کو ترکوں کے پڑ کرتے وقت بیان کیا تھا کہ نوہار سیاہ و مان نوہار زون پر سوار ہوئی ہے۔ اور اس کے علاوہ کچھ فوج خشکی کے رہتے بھی نجاب جنوب مالیرس کو ٹپھی تھی۔ خالی کار تو سونکی مقدار سے جن کو اتار پانیا لگو ہوئے تھے۔ ثابت ہو رہا تھا کہ تھی پاشا کی فوج پیچ و سلسل آتشباری کرتی رہی تھی جو عموماً یونانیوں پر ساتھ ساتھ حفاظت کی حد تک کھڑی ہوئی آگے بڑھی تھی چٹانی میں

پر قدرے قلیل آلات اور اس سے یونانی فوج تین کھوڑا سہل کام نہ تھا۔ چہ جائیکہ دشمن بھی اوپر سے تار تار کو کون اور کوبنا کی ہوجھا کر رہا ہو مگر فرسالہ کی فتح نے انکو طویل معرکہ آرائی سے بچا یا اس فتح سے ترک فرسالہ کی طرف سے اور ٹینو کو عقب میں ہینچا رہا کیونانی فوج کی مزاحمت کا بہتہ بند کر نیکی قابل ہو گئی ہے۔ پس اگر یونانی اور ٹینو کو خالی کرتے اور مزاحمت و مہمت پر قائم رہتے تو ہنگامہ فتح کامل برپا دی کے سوا اور کچھ نہ ہوتا۔ سات نبی کی لاکھ تو مہرج پاشا کا کل فوج و دشمن تھی پاشا کو حملہ میں مدد و کچھ کو فرسالہ سے جیگا گیا مگر یونانی اور کچھ بچے سو پہلے پسا ہو چکے تھے۔ چنانچہ آئی کی شام کا لاکھ ہم پاشا جاتے ہوئے اور ٹینو کو کیلے ٹینو میں شب باشن ہوئے۔

یونانیوں نے فرسالہ کی تعلیم پوزیشن کے چھن جانے پر زیادہ ترادوں معرکہ کی وجہ سے جو ترکوں کی سیمین پر چڑھے فرسالہ کو خالی کیا تھا اور یونانی سپہ سالار نے سپاہیوں کی پاشا کی پیش قدمی سے عقب کی طرف ہٹو کا بہتہ محدود ہونے لگا تھا۔ یونانیوں کا بیان ہے کہ مزاحمت کمال با ترتیبی سے کی گئی تھیں ان کے بیان کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ فوج کی شروع ہی سے متعلق و تجربہ کر لیا گئی ہوئی تھی تاہم اسی پوزیشن پر قائم ہونا چاہیے تھیں طور سے نہیں بلکہ صرف عارضی طور پر قابض ہونا اور وہ ہنگامہ اب کو لحاظ سے ہمیشہ سخت غلطی متصور ہوتا ہے اس پوزیشن پر عارضی طور پر قابض ہونا صرف اور صورت میں مناسب معلول ہو سکتا تھا کہ اگر ترکوں نے ٹرنا دوس اور لاریس کی ہاگرا کا مستعدی کو ساتھ ساتھ ترکوں کا قبضہ کیا ہوتا کہ یہ کسی صورت میں فوج کی بچہ سی و ہتھار کو فید اور اس کی پرگندہ صفوں کو متربہ معرکہ کر لیا تے سب سے پہلے محفوظ موقع سے فائدہ اٹھانا تو مصلحت ہی نہیں بلکہ کھیل سے لازمی ہوتا مگر ترکوں نے کوئی تدابیر نہ کیا اور یہی صورت میں پہلوی سے سپاہی کا ارادہ کر کے اس موقع پر قائم ہونا گویا فوج کو مزید مزاحمت و اور شکست دل بنانا تھا۔ یونانی کمانڈروں کو یہ موقع پر قائم ہونا واجب تھا۔ جہاں وہ ہو کر مقابلہ کر لیا کا ارادہ کرتے تھے اور جو وہ نہیں کر لیتے نہ سبب تھا۔

یونانیوں کو فرسالہ کے موقع پر قائم ہونے سے صرف یہ فائدہ ہینچا کہ کرنیل سمونسکی کیلئے اور ٹینو پر قابض ہونا آسان ہو گیا اور دشمن تھیں سے اور دومان ایک ایسی فوجی کامیابی حاصل ہو گئی جنہو اسے مانوس اور دیگر بعد و دو چند فوجی قابل یونانی فوجوں کا ہمہ نوا ہوا۔

کرنیل سمونسکی کی مزاحمت کا حکم ہی کی شام کو وصول ہوا۔ اور اسے کثیر و درگت نبی کی طرف ہٹانا سبب ہوا۔ یہ مزاحمت فرسالہ کی تھام پوزیشن صورت بردار ہو جائیگا لازمی نتیجہ ہی یونانی فوج کا بڑا حصہ اور سو کوں کی طرف ہٹا جہاں کی سپاہی پر لے کر کسی تو میں نصب کر دینگین جب وہی کو یہ اچھی طرح سے معلوم ہو گیا کہ یونانی کا حال پلاؤ پتہ پر بالآخر کام قابض ہیں ترکوں نے انکو وہاں ہونے کیلئے نہایت ہی قابل مزاحمت مستعدی دکھائی۔ ایک طرف ترسار کے قریب کڑویشن میں سے ایک کو دو کچر سید اور ٹینو کو روانہ ہو جائیگا حکم دیا گیا۔ دوسری طرف جو فوج میں درون کے رہتے

لاریس پہنچ رہی تھیں۔ اذکو ولسٹینو کے حلقہ میں شریک ہو کر نیے نیے افسر تیار کر دیا گیا۔ اور فیصلہ ہو گیا کہ مٹی کی دوپہ کو تین ڈوئرن عینم کے پوزیشنوں پر حملہ کریں۔ ترکوں نے ان دنوں میں اتنی لمبی یعنی مسافیتن طے کیں کہ اذکا خیال کر کے حیرت ہوتی ہے۔ مٹی کو علی الصبح ولسٹینو اور فضا لوم (ریز و مایکوس) کے درمیان دو ڈوئرن حملہ کیے بالکل تیار کئے تھے۔ اذکو سرے کا مقرب پہنچ جانا لفظاً یقینی تھا مگر عین حملہ کے وقت معلوم ہو گیا کہ یہ سرتیاران فضول تھیں۔ چالاک و عیا فیہم بہ ہاتھ سے نکل گیا ہے۔

حقاً پاشا کا ڈوئرن قلب لشکر کے میسرہ کی حفاظت اور ولسٹینو کے قریب کو درون پر قابض رہ کر کیلئے ولسٹینو کے قریب قیام کھایا۔ اس ڈوئرن کی کچھ فوج نے بطور کبیر دستہ جبل پیتی اوں پر گشت کر کے مالیروس کی شکر قبضہ کر لیا۔ اور بقام کیشی اپنے ہراول و قیوم کر دیا۔ اس قبضہ کی بدولت اون ڈیہوان سلیمان پر جو مالیروس کی طرف تشریف کہا جاتی جاتی ہیں۔ دستہ مذکور اذکا ایک یونانی بریگیڈیٹن جس کے ساتھ دو مائین باترین تھیں خفیہ سی لڑائی ہوئی یونانی مالیروس کے میدان کو کھیل دی گئے مگر ترک اذکا تائب کر سکتے تھے کیونکہ یونانی بیڑ جہازات کا حصہ کثیر مالیروس کرسٹا لشکر انداز تھا۔ اسے بیکر اسی تاک ترکی میسرہ پر صورت معاملات یہ رہی جلد پر مذکور ہو چکی ہے۔

اسی کو ترکی افواج فرما لے کر گرج ہو گئیں۔ اذکو کو مطلع جسے تقسیم کیا گیا۔ اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ ہفتم۔ ڈوئرن پہلی صفین۔ توح و جری کے ڈوئرن دوسری صفین اور حیدر پاشا کا ڈوئرن قلب کو عقب میں بقام کبیر کھایا گیا۔ بیڈ کو اڑسہین کچھ میں تھا۔ اور بیڈی چرکیوں کی صف جنہیں صف اولین کے ڈوئرنوں سے آدمی مامور کئے گئے تھے۔

لے حق پاشا سپاہ لار دوڈ سوم (فریق سوم) جنگ کو پہلے صدر جنرال (یعنی پولیس کمانڈر) سلطنت عثمانیہ کے یکم شعبہ میں فوج میں داخل ہوئے صدر سر جرمے بنگلہ ہی عہدہ لفٹنٹ سے ممتاز ہوئے۔ حق پاشا ماسی ٹیکر کی لڑائی پر روانہ کیے گئے تو یونان کی کئی کئی کے ستوار و حکم مقام پر حملہ آور ہوئے۔ جس کا ردایان کے صلہ میں عہدہ کو ان آغاسی یعنی جوٹنٹ بیجہر پر ترقی پائی۔ شعبہ میں سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے ایڈیکالنگ مقرر ہوئے۔ اور عہدہ میر لائی لفٹنٹ کزن سے ممتاز ہوئے۔ اس کے بعد علی حضرت سلطان اعظم کے دوم جہیز میں مقرر ہوئے اور شعبہ میں ہراول کا ہمایون سلطان اولی اولی جہیز میں سفر پر وہیں شریک رہے۔ شعبہ سے شعبہ ملک ارض سوم کی کنسل کے چہارم وجہ کے رکن جوٹنٹ اور شعبہ کے مرکز میں بقام تارن حق پاشا نے جنگ لڑا جانے میں نمایاں بہادری ظاہر کی جس کے صلہ میں تو ایسے بریگیڈ جنرل کے عہدہ سے ممتاز ہوئے۔ شعبہ میں سلطانینہ کو دس آئے۔ اور جنرال راپولس کے مہارت سے سرسرازا ان عہدہ ورتی فوجی بیڈ ڈوئرن جنرل سے ممتاز ہوئے۔ حق پاشا ایرانی فوج گادی ہے۔ لیکن اول وجہ کے ریاضی دان ناظم و رہنما کمانڈر اور ہمدرد ملک و قوم ہے۔ انہوں نے جنگ کو چند ماہ بعد بقام جمعی اکثر بریڈ شعبہ میں فوت ہو گئے۔

سپیل سوہیل فرسالہ کے جنوب میں تھی۔ دس ملین تریخالہ پر قابض ہوئے لیکن یہ بھی تھیں۔

ساتواں ڈویژن ڈیریکان جسی پاشا جو پہلے کارینا میں رکھا گیا تھا تمام کمال لایسہ میں جج ہو چکا تھا اور وہ ملونا سے ٹرنا و دس تک کر پتہ کی حفاظت کا کام نورا درگی وستون کے سپرد تھا۔ الفرض ساتواں ڈویژن اول دوم سوم چہارم پنجم ششم ہفتم لاریسا۔ دوا فرسالہ میں شلشکی شکل میں تقسیم ہے۔ زمین تریخالہ میں تھا۔ جہاں ایک مضبوط ریگڈ مامور تھا۔

پاکو د مٹی سے اٹھی تاکہ مسلسل جدوجہد و مصہبت کو بعد کافی آرام ملے گا۔ تہا مزبور آن جارا نا کارروائی کو جاری رکھنے کو یونان میں ایک ایسا تہا ہو گیا تھا جو سب کو نہایت پسند کیا یعنی تہا پاشا کی ترکی انواع میں تہا پاشا کو اسلحہ کا تہا نہایت تھو۔ اور اس تہا سے فوجی کارروائیوں کے نہا کے تعلق و ربط و تہا و حال ہو گیا تھا۔ جسکی تہا فوج تہا اور اس کے تہا تہا ہو گئی تھی کہ اب تہا جارا نا کارروائیوں کے تہا ہونے پر دونوں فوجیں ایک ہی مدعا نظر رکھ کر ایک دوسرے کو فوجی بدوش کارروائی کر گئیں۔

ترکی محفوظ و یونان فرسالہ سے دو ٹونک پھیلی ہوئی تھی اس کو بالقابل یونانی دو ٹونک سے آئیں اس تک قابض تھے ٹونکوں میں اور ایک کراڑی کو (دو ڈویژن) اور ملیر میں میں فوجی کا ایک مضبوط ریگڈ ایک رسالہ۔ یا میں پاشا اور تہا جہازات کا تربیت حصہ موجود تھا۔ جو یونانی فوج مٹی کو دسٹون میں تقسیم تھی۔ اور اسی دن رات کو دت و دوسرے جہازات پر سوار ہو گئی تھی۔ اور اسکا کچھ حصہ دو ٹونکوں کی فوجی ملک کو بھی گیا۔

یونانی فوج کی نسبت بالکل جابلو پر تہا اس کا جاسکتا ہو کہ اس وقت اور کی حالت کچھ اچھی تھی جس فوج کا تہا تہا سے پاشا کے سوا اور کوئی کام نہ ہو۔ جو اس اثنا میں ایک فوج میں ہانہ تھی ہو چکی ہو جسے انصرون کوئی سپرور ہو گیا ہو اور جہیں تربیت و فوجی کلام نام و نشان نہ ہو جہاں حصہ کثیر تھیل و جلدی میں جج اسلحہ کو گئے اور ڈیڑھ ہزار اور جس کو فوجی فریاد ہر ہر بندہ یون کے جذبات کا شکا رہیوں۔ اور اور تو کئی ملون اور الفا لاس مانوس ہوں مگر فوجی کے نام سے بھی افغان ہوں۔ یہی فوج جو کچھ اس طرح جنگی لواض تھے گمانان حرب کا محفوظ ذخیرہ یونان قوت اور فوجوں کی تعداد میں بہت کمی ہو گئی تھی کیونکہ ہر تربیت کی تہا گولہ بارہ کی و تہا اور ایک یا دو باتریاں بھی ہو تھیں اور جاتی رہی تھیں۔

تجربہ کار اور تربیت یافتہ فوج کے فقدان کی وجہ سے یونانی سادہ ترین جنگی صورتوں کی غلات روزی مسلسل تہا ہو تہا تہا تہا بطور مثال ایک لہر کا تہا دینا کھایت کر گیا بیدی چوکیان بالعموم صفائی صحت سے فاصلہ پر ٹپائی جاتی تھیں کہ ان کو پاشا کے دت اپنی فوج کو جاملو کیئے بالکل بلا اور دسویں فاصلہ طرے کرتے تہا تہا سپاہیوں کے آرام و آسائش کا بھی کوئی کافی انتظام نہ تھا۔

ٹرنا و دس اور لاریسا کی طرح فرسالہ اور دسٹون میں بھی یونانی فوج تہا کر پتہ کو کھلا اور سند سے تعلق قائم ہو گیا

یونانی فوج کی نسبت بالکل جابلو پر تہا اس کا جاسکتا ہو کہ اس وقت اور کی حالت کچھ اچھی تھی جس فوج کا تہا تہا سے پاشا کے سوا اور کوئی کام نہ ہو۔ جو اس اثنا میں ایک فوج میں ہانہ تھی ہو چکی ہو جسے انصرون کوئی سپرور ہو گیا ہو اور جہیں تربیت و فوجی کلام نام و نشان نہ ہو جہاں حصہ کثیر تھیل و جلدی میں جج اسلحہ کو گئے اور ڈیڑھ ہزار اور جس کو فوجی فریاد ہر ہر بندہ یون کے جذبات کا شکا رہیوں۔ اور اور تو کئی ملون اور الفا لاس مانوس ہوں مگر فوجی کے نام سے بھی افغان ہوں۔ یہی فوج جو کچھ اس طرح جنگی لواض تھے گمانان حرب کا محفوظ ذخیرہ یونان قوت اور فوجوں کی تعداد میں بہت کمی ہو گئی تھی کیونکہ ہر تربیت کی تہا گولہ بارہ کی و تہا اور ایک یا دو باتریاں بھی ہو تھیں اور جاتی رہی تھیں۔

کامیاب رہے۔ اس وقت تک ترکوں نے ان دونوں باتوں کی طرف کچھ توجہ نہ کی۔ وہ صرف اسی پر تعلق رہے کہ غنیمت کے ایک بار پر کثیر فوج کی کڑی سوسے ہو گیا۔ اور یہاں پر مجبور ہو کر دیکھا اور انہوں نے دشمن کی اوجھٹ کا بہتہ بند کر کے اٹھ کر گناہ یا ہیر ہو جانے پر مجبور کرنے کی کوشش نہ کی۔ اگرچہ یہی پاشا کا ڈوٹین فرسائل پر ٹھیک مقررہ وقت پر پہنچ جاتا تو یقیناً ولی عہد بہادر کی فوج کا کام تمام ہو جاتا۔ اس طرح اگر دسٹینر وولو سٹیک پر حملہ کیا جاتا تو سمندر سے بے تعلق ہو جانے کی وجہ سے یونانیوں کی بڑی تلام ہو جاتی۔

غنیمت پر بلا تعلقہ اتفاقی ہو چکے اور جو ترکوں نے ہکا کوئی نمایاں ثمرہ نہ اٹھایا۔ اور کاٹھیر جہازات کو زور ہونے کی وجہ سے انکو محاربین کوئی مدد نہ دیکھا اور بنا مرین یونانی پٹی پوری طاقت کی طفیل جہازوں کو متحرک قاعدہ تکبیل اور اس اس حرکات کا کام دیتی رہی۔ کیونکہ دیکھو گئے نیامسن ڈیوٹر لینے اور فیصلہ کن نیروانائی سے بچو رہنے میں کامیاب ہوئے رہے۔ اگر یونانیوں کے پاس تربیت یافتہ اور تجربہ عظیم فوج ہوتی جو تعداد میں خواہ زیادہ نہ ہوتی مگر مسلسل حرکت اور مرکز آرائی کی شہقت و تکلیف کا باقیات مقابلہ کرنے کی قابلیت رکھتی تو وہ اس نوعیت کی نظیر اور میں بہا فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ کوسا حل پر جابجا علی غنیمت موجود ہیں۔ یونانی جہازات ان غنیمت میں دھل ہو کر باسانی تمام شکلی پر فوج آتا سکتے تھے۔ جو بحریہ کثیر تر کی فوج کے ہر ولی دستوں پر مسلسل حملہ کرتی رہ کر اور کھوپا کر سکتی تھی اور جو بچھو سے ان سوتوں کو لگا پہنچ جاتی تو جہٹ جہازوں پر سولر ہو کر غائب ہو جاتی تھی۔

یونانیوں نے غنیمت کیلئے دو مختلف سٹرو اختیار کرنے میں بھی غلطی کی اور انہوں نے کچھ فوج فرسائل کی طرف ہٹائی۔ اور کچھ وولو کی طرف۔ اگر وہ سب کرب وولو کو پھٹے تو محاربہ کا نتیجہ قاعدہ و اساس وولو قبضہ میں رہتا جو بیلوی لائینوں کا محل تھا اور ایسا بندر گاہ تھا کہ فوج کو براہ رست ومان سے لکھا اور رسد وغیرہ پہنچ سکتی مگر غائب اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ایسا کیسے اختیار کرنا بہت غنیمت کیلئے کشادہ ہو جائیگا۔

اگر وہ تجھیز کی ہی حفاظت کرنا چاہتے تو انہیں وجہ تھا کہ وولو کی سرک کو کھلا چھوڑ دیتے اور لاسیر کی طرف ہٹتے۔ کیونکہ آجینز کو صرف وہیں سے ہو کر رہتا تھا اور اس صورت میں وولو کا چند دن پہلے یا پچھ غنیمت کے قبضہ میں چلا جانا کوئی دن نہیں لگتا تھا۔ مگر ہر حال میں ہی یونانیوں نے غلطی ہوئی وہ تجھیز کا راستہ فرسائل سے بند نہیں کر سکتے تھے بلکہ صرف کوہستان اوٹھریس سے قبضہ لیا اور پلاؤپٹ کی پوزیشن جیسا کہ تجربہ سے ثابت ہو گیا نہایت حکم تھی اور کل یونانی فوجی ومان سامی ہو سکتی تھی مگر انکے اعلان کر نیل آئوس کے سپر کی جاتی اور کل فوجی طاقت ومان جمع ہوتی تو باغلب جہہ دہم یا شکا بھی اسکو بازو پر چھوڑ کر تجھیز کی طرف بڑھنے کی جرات نہ کرتے بلکہ پوزیشن کو اس پوزیشن سے ہٹا لینا ضروری تصور کرتے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر علما حکم و محفوظ پوزیشن میں جسے مورچوں وغیرہ سے باسانی اور بھی محفوظ کیا جاسکتا تھا معقول فوج متحرک ہو تو ترکی فوج بلکہ کسی دن تک متواتر حملے کرتے رہنے کے بعد بھی اصل اس معام میں کامیاب ہو سکتی۔

مگر یہ ناموزون عملی سے وہمات و باطل مختلف روش صورت اختیار کی۔ ترکی فوج و دلو کو تباہی ہو گئی۔ اور ملک کو روٹنگ شاہ کو جو تمام و مان حج تھا ملک کو دنیا او کی مرضی پر منحصر ہو گیا۔ دلو کے قبضہ کو بعد بالآخر معمولی خرچہ قیام اور بہت بیچ بچار کے بعد دلو کو کوس اور وہ فوراً کاؤنٹری تیار کیا گئیں۔ دلو کے قبضہ اپنے متعلقہ وہمات کی وجہ سے ایک خاص قسم کا واقعہ تھا۔ وہ طرح سے ترکہ کے قبضہ میں آیا۔

فوج ابھی وہاں سے روانہ ہوئی تھی۔ لیکن جنگی جہاز جو بہہ وجہ لڑائی کیلئے تیار تھے تباہ حال بندر گاہ میں موجود تھے۔ شہر ایسے باشندوں سے پر ہوا تھا جو ایک دوسرے کو خون کے پیاسے تھے۔ یونانی جنگی جہازوں کے علاوہ اور دیگر طاقتوں کے جنگی جہاز بھی پہنچ گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی اپنی رعایا کی حفاظت کیلئے بحری سپاہیوں کے دستوں کی پُر تارینے۔ یہ کوئی نین کوہکتا نہ کہ علان شخص شہر کا ایک ہی مختلف پارٹیاں اور فوج ایک دوسرے کا گلا گھٹنے کو تیا تھے۔ ایک ناز کا پٹنے روز پنجہ میں صورت حال کی یہ دلچسپ کیفیت بھی کرتا ہو۔

شہر میں داخل ہونے پر وہاں عجیب و غریب سمان نظر آیا ناگزیری۔ نو سیم اہلین بحری سپاہیوں کی ٹوہان دس پندرہ پندرہ کی جماعت میں اپنے اپنے تھیٹرون کو اوٹھائے اپنے ہم وطنوں کو حسب ضرورت اسلحہ و نو کیلئے بالکل تیار بازار میں ان کھڑی تھیں۔ اسٹریٹنگی کے کانہ سے یونین جیک (انگریزی علم) کے سایہ میں خوش خوش اور اُدھر سپر ہوتے ناگزیری علم ہمارے سروں پر لہرا رہا تھا۔ اگر وہاں جہاز شہر پر گولہ باری کرتے تو ہم نے انور انگریزی کشیون پر سوار ہو کر انگریزی گنپٹن بٹلاری پر چلے جاتے اور پھر اس انگریزی سرزمین سے بالکل محفوظ و مطمئن خاطر اسٹریٹنگی نظر رکھ کر رہتے۔

دو دن بولا اہم پاشانے دلو کے ان چار نوصلوں کی معرفت جڑ و نہیں بمقام و ٹیٹون گئے ہو یونانی ایڑیڑو کہلا بھیجا کہ وہ دلو میں باسٹمان داخل ہونا چاہتے ہیں۔ پھر عجیب و غریب کوئینڈ جھنڈا دیکر روانہ کیا گیا۔ ان کے ہلہ تھا۔ جب شہر کے قریب پہنچے تو اس کے کوہستانوں نے باہر کر نہایت بے ہمتی سے ہمارے استقبال کیا۔ دروازہ میں داخل ہونے تک لوگوں کا جھوم پڑا۔ گید اور بالآخر ہمارے گرد و باجم جمع ہو گیا۔ سب کو سرنگے ہو سارا وادی کی بجائے زیادہ تر خوشی اور کچھ ہراس سے ٹپکے ہی تھی۔ دیتیری بازار تک جمع کی تعداد ہزاروں تک پہنچی۔ پہلے ہمیں دلوں والے کا پتہ ذیل سکا۔ ان فوجیہ قوتوں میں قوتوں جو یونانی بل سکتا تھا پر پھنچا۔ چٹا ہمیں ان ملک نیکیا ہم نے ہمیں داخل ہر کر کہا کہ ہم پر گولہ مارو۔ فوجیہ جیٹریٹ ویر مجلس سیرمیٹی (کر مینا چاہتے ہیں۔ مگر وہ منلا تھوڑے سے غنڈے کے بعد ایڑی گولی جو گولہ مارنے کی عدم موجودگی میں قاتلہائی کرتا۔ پہنچا۔ عجیب و غریب نوٹسے مارشل کا اعلان دکھایا۔ ہمیں اہم پاشانے یہ کہا تھا کہ شہر کے تمام باشندے تنہا پناہ میں لے گئے ہیں۔ اور ان کو جان مال کی حفاظت کی جائے گی۔ وہ حسب تصور سابق باسٹمان اپنے اپنے روزگار میں مصروف ہیں۔

جب سید گونی اعلان کو پڑھ چکا تو ہم سب آواز بلند لوگوں کو سنانیکوئے جہر کہہ پڑ گئے سینے مدت اہم میں پہلے کبھی ایسا وقت انگریز مخالف نہ دیکھا تھا ہم نے زور و اوراد پر کواٹھائے ہوئے چہرے کا تماطلہ مندر دیکھا جو اپنی قیمت کا فیصلہ کرنا اور الفاظ کو سننے کو اپنے چون گوش روزہ دار بڑاواز اللہ کے عجب جعبہ کی کے ساتھ منتظر کھڑے تھے قایم مقام سے اعلان کو بلند پڑھنا شروع کیا اگر ایک آواز ایسی بہت تھی کہ کوئی مطلب نہ سمجھ سکا۔ لوگوں نے پکارنا شروع کیا کہ بلند آواز سے پڑھو ہم کچھ نہیں سن سکتے تھے اس پر تیسرے کوئی نے از سر نو پھر شروع سے آواز بلند پڑھنا شروع کیا اور اس فہم مطلب لوگوں کے ذہن نشین ہوتا گیا۔ اور جب انکو اعلان کا مدعا معلوم ہو گیا تو کل انہو نے بڑا قیامت خیزی کی ایک لمبی سانس لی اور پھر کیا رنگی سب میانستہ نہایت جوش و خروش کے ساتھ پکار اٹھے وہ خداوند کے سلطان کی عہد دار کو کسے ترکہ و ترک سلامت ہو اعلان کو پڑھے جانے کی قوت ہمیں تین یونانی جنگی ہاڑوں کی سیاہ ٹکلیں بندر گاہ میں دکھائی دیتی تھیں یہ یونانی ہیرالبر کا اچھی تک جواب موصول نہیں ہو تھا ہر ختیب بک فریجہ اور دو اونانہ نگاروں کو یونانی کمانڈر کا فیصلہ معلوم کر نیکوئیے اوس کے جہاز پر بھیجا لیکن ہمیں گھٹاٹ پر ہی دول انجیہ کے جہازوں کے کپتان امیر البحر کا پیغام ملا تھے ملگجو۔ اسنے کہلا بھیجا کہ جب تک مجھے یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ ترکوں نے فی الواقع باغی امان شہر پر قبضہ کیا ہے میں بندر گاہ میں رہوں گا یہ نہ کہ ختیب بک فریجہ سا اکریطون کو جواب دیا کہ تھ سلطان اہل ظلم کی افواج ہیں شہر کے باشندوں کی جن خواہاتہ اعتدیل کر لی ہو حفاظت کرنا اچھی طرح سے جانتی ہیں۔ پولیس کے فرائض ادا کر نیے میرے صحت ایک پٹن شہر داخل ہوگی۔ باقی فوج باہر خیرین بیگی۔ امیر البحر براہ مہربانی تشریف لے جائیں۔ ورنہ ہم اوسکی موجودگی سے جو نتیجہ پیدا ہوگا اوسکے ذمہ دار نہیں ہونگے۔

فصل دوازدہم (۱۲)

ماثرل ادبہم پاشانے م اسی کو فرسالہ بین اوراوسکے ارد گرد زبردست جمعیت فراہم جنگ دموکوس کر لی اس کے علاوہ سینہ و سرورین بتعام ترکیگاہ وولٹینوا ایک ایک زبردست ڈوٹرین موجود تھا پندرہ ٹی کو بیہ کراٹر کے مسرون نے غنیمت کی پوزیشن کی گرد آوری کی جس کے دوران میں کون حملہ اس کی فتح پر ہم پاشانے جلالت آب کی خدمت میں ۲۹ اپریل کو تہ مارصال کیا تھا۔ پنج ۲۹ اپریل کی شام کے ہوجو ترقیا کو فوج ظفر موج نے فتح کر لیا۔ اور شہر میں داخل ہوئے پہلو خیری کہ یونانیوں نے دوسو دایم پس عید یون کو مار دیا اور ۲۴ ہزار بندوق سعد دیگر سامان حرب کی امانیاں شہر کو رہے بغرض حال کر کے چلتے ہوئے کہ اوس سے ترکوں کا ساتھ مل کرین راتانی دوسرے صفوں پر

کہہ دو موکو کس کے شالمین ایک نہایت مضبوط قلعہ پر قائم ہے۔ اوسکی پوزیشن کا سنا چھ میل میں پھیلا ہوا ہے اور چاروں طرف مورچوں اور زینوں کی گڑھوں کی چھ قطاریں اور پانچ تیار کر لی گئی ہیں۔

اسی کو اس پوزیشن پر حملہ کر نیکا حکم صادر ہوا اور سندھ ڈیل انوں کو پیش قدمی کی ہدایت کی گئی۔ بھانجہ بہنہ تھری پاشا کا ڈوئرن ایک کالم میں دو موکو کس کی شاہ رام کے دائیں ہاتھ ہڈی عکرا دیکر لڑے رہتے تھے اور اس کا شہسار کو اور شہسار پاشا کا ڈوئرن جس میں تین بریگیڈیں تھیں۔ ایک کالم میں شاہ رام کے دونوں طرف اگر طے ہے۔

قلب میں حمادی پاشا کا ڈوئرن جس میں دو بریگیڈیں تھیں۔ دو کالموں میں شاہ رام کے مشرق میں دریا۔ دروای سکارا۔ اور کرستوبا کو رستو پور نای پر طے ہے۔

میسور پر مدح پاشا کا ڈوئرن ترقہ چالی اور کالی کے رستہ ضمیمہ کے میمنہ اور خط حرکت کی طرف جاتے اور جید پاشا کا ڈوئرن قلب کے عقب میں رکھ پیش قدمی کرے۔

حملہ کی تاریخ سے ایک دن پہلے یعنی اس کی کو قحی پاشا کو ایسے دوس پر پیش قدمی کر نیکا حکم چھکا تھا تاکہ وہ سترہ گھنٹوں کے شام مغرب میں ترقہ دہتی کے قرب و جوار میں غنیمت پالیک ساتھ حملہ کر نیکے لیے اپنی کل فوج سمیت آدھ پاشا کا اگر ہاتھ بنا تیرہ گھنٹوں میں فوج کی یادداشتوں کے مطابق جس جرم گورنٹ نے باضابطہ طور پر حالات جنگ کی خبر دی تھی سب سے کہنے کی فوج میں بھیجا ہوا تھا۔ اون میں تین ڈوئرنوں نے جنہوں نے ایک ساتھ غنیمت پر حملہ کرنا تھا۔ اسی کو علی الصبح چار اور پانچ بج کر دریاں حرکت کی نیو موکو کس کو تحریر کردہ حالات باقی کل نامہ لگا روئی کی تحریروں صفائی بیان۔ علی تحریر و عبارت۔ سلامت و وصاحت اور ہم حالات کو نظر انداز نہ ہونے دیو میں بہت ہی نوعیت کھتو ہیں

بلیک حاشیہ صفحہ ۱۱) سکین (کمانڈر) پہلے فرقہ کا تھری پاشا شہر میں داخل ہوا۔ اور یہ شہر شاہی کی کہ ہم گھنٹوں کے اندر چھس آتے حرب ہماری تحویل میں نہ دیکھا وہ سزا پا دیا اور یہ جس کے پاس فوجی ذخیرہ ہو یا جس کو انکی اطلاع ہونہ حاضر کرے۔ ورنہ اغفار کرنے والا بھی مستوجب سزا ہے اور ایسا دیکھا

قصبہ مذکور اور قصبہ قادیوچ کے کل باشندوں نے بلا تین مذہب و قومیت مغرا و دو کا پکا ہوا دنوں اپنی حالت اور ان کے عقائد حسیلی عریضہ رسال کیا ہے چند روزہ سولہ برس و ہم لوگ یونان کے دستِ ظلم سے تباہ و تاراج ہو کر ترقی سے سخت مجبور ہو گئے تھے اور سطرہ یہ کہ جب یونانی لشکر ترکوں کے ہاتھ سے ہزیمت کھا کر واپس لوٹا تو ہاتھ بٹاتے ہی ہمارے سرور کھیتوں اور قصبہ کے مال و سب کا کتابہ و بر باد کر کے ہمارے قوت کیا ہے چند ہم چھینے چلاتے رہے نیکانہ کی غلامی پر کوئی توجہ نہیں جو تباہی جات تک کر کا شکر آج پیا اور تب ہوا مان می۔ یہ قوم ہماری مذہب کی محافظہ واری نگاہ نارس اور مال و متاع کی نگاہ ان اور خطا صحت کی پوری پوری سائی ہیں جس ہماری خدمت ہے کہ ہماری روی حالت اور ترکیب کار کے تمام درمصلحت کی حکمت پر مشتبہ پاشا ہوں کو نہایت عرض کریں کہ آئندہ ہمیشہ کیلئے ہکو ہونائی گورنٹ کو حوالہ کریں۔ اور اس کے دستِ قہری سے نجات دلانے میں سعی ہوں۔

دس ہجر صبح کے وقت تیرجری پاشا کو ڈوئیزن کا ہارل مین انتہائی سینہ پر بمقام سیویا غنیم کے سر پہ پہنچایا۔ اگرچہ وہ ان یونانیوں کی ایک تھوڑی سی کمزور خیف اور بوسیدہ کھوری موجود تھی مگر تیرجری نے ان کو مقابلہ کیلئے ایک سالم انفسری تربط کو صفا آرا کیا اور صریح نہایت قیمتی جوت کا کباب گھنٹہ خلائج کیا گیا۔ کیونکہ اس صفا آرائی اور فصول تبادی کی وجہ سے وہ کباب و بھر سے پہلو تیرجریا پر قابض نہ ہو سکا۔ تھوڑی پاشا کے ڈوئیزن کا ہارل بھی دن بھر کے قریب فحمن سے کھٹ گیا۔ اور اس طرف سے شائبہ تک تفسیری کی اواز بار برسائی دیتی رہی۔ قلب بین حمی و انشاؤ اور نیزہ پسنہ پر تیرجری پاشا کو اوسدن حسینیل موزن پیش آئی۔ انشا طے کے ڈوئیزن کا ہارل غنیم کی پوزیشن کے سامنے جو ڈوئیزن کو کس کے مقابل تھی۔ دو پہر کے قریب پہونچا اور سو بارہ ہجر غنیم کی سب سے بالائی صف و چار پنج قط کی چار کرپ توپوں سے اُس پر گولہ باری شروع کر دی۔

تیسری پاشکے ڈویشن نے سید یاکوچ کر نیکی بعد نہج کے توبہ غنیمت کی پامیٹھنوں اور کئی میدانی باتریوں جو خوشحالی اور بالائمی کی درمیانی بلند یوں اور اتر کر میدان میں صف آرا ہوئی تئیں نہر و آزمائی شروع کی یہ بلند یوں ڈو کو کس کو تیرہ بائیں ہاتھ واقع ہیں سہجوت یزانیوں کی دوسری صف نو اشفا کی فوج پیدل پر تین باتریوں سے گوسے رسافو خرغ کر دیئے سواتین جو اشفا کی ہر ادلی ہازی کمال شجاعت کے ساتھ پیش قدمی کر کے یونانی کو پچانہ سے ۲۸ سو گز کے فاصلہ پر پہنچائی سلاخ تین ہجو دوسری تنکی باتری انہو جامی اور چار ہجو کمانے مان اباتریاں جمع ہو گئیں جو ترکی قلعہ یونانیوں پر لٹ جانے کا سلسلہ گولہ باری کرتی رہیں۔

[illegible]

شام کو چھ بجے کو قریب پہلی مرتبہ بگنید کی دوسری جھٹ اپنی فریق جھٹ کی مدد کیلئے اگڑا ہائی گئی جب تک ایک سیاح بھی حالاکہ اس کے متقدرومی ضائع ہو چکا ہے۔ اس کی مدد کو بھیجا گیا تھا۔ وہیں بڑا ذخیرہ بھی بلا غرضیم کو اپنا سانس

پساکرے نشاط کے سینہ پر زہنی فوج کو از سر نو صفت اراکیا اور اوہ نشاط کے دوسرے ڈوئرن نے پوزنائی کو فتح کر لیا شام کو سات بجے قریب نشاط کا تیسری گھٹ صفت راد ہو کر آگے بڑھا ترکون کو یقین تھا کہ یونانی اڑ کو بہتے جوباب میں متذکرہ صدر رجسٹرن پر بال مقابل دوا کر گئے اور اسی بال مقابل ہمارے روکنے اور نہ کا تھا بلکہ کھینکے کیوتیہ سلا برٹینڈ آگے بڑھا گیا تھا مگر یونانیوں نے کوئی ہتد نہ کیا۔

تو فی سبازت تادیکی کے بعد تقریباً سو فوجے بند ہوئی یونانیوں کی پوزیشنیں یون میں ساری رات الا و جوت رہے مگر اسی کی سبک معلوم ہو گیا کہ وہ تمام موقع چھوڑ کر نوپک ہو گئے ہیں۔ اور یہاں بھی اپنی توپیں چھوڑ گئے ہیں۔ اور نہیں اس لیے چپا ہونا پڑا کہ تدریج پاشا انکے بازو پر سپر چو گیا تھا۔

حدی پاشا کی ڈوئرن کا مقابلہ دن بھر کے قریب وصال کے قریب وجوہ میں ہوا جہاں جو گئے یونانیوں کو دستہ مقدمہ کو اپنی بڑی اور اصل پوزیشن کی طرف ہٹا دیا اس ڈوئرن نے کسیتہ رسا ہل اور سی کے ساتھ حرکت کی مگر شام کے قریب وہ پوزنائی تک پہنچ جائیں جو دو کو کوس کے شمال شرق میں کا سیاب ہو گیا اور وہ اسی کی رات کو یونانی سینہ پر شب باش ہوا حدی کا ہمایہ سیر پر تدریج پاشا ہوا جو صبح کے وقت عینم کو سیات سے نکال کر پھر لگلی پہنچ گیا تھا۔ اور طرح درہ نور کا سے وہ بھی اسقندر فاصلہ پر تھا یعنی فاصلہ کو یونانی تھے۔ اور اسی اسٹہ یونانیوں کو اور اسی کی درمیانی رات کو دو کو کوس سے چلنے پر مجبور کیا مگر چلتے ہوئے ترکون کو دھکا دینے کیلئے آٹو وغیرہ دشمن چھوڑ گئے جن کی دشمنی سے اس قریب بھی ترک ہو کر ہٹا کر وہ یہی سمجھتا رہے کہ یونانی برابر موجود ہیں۔ انکو کہیں بھی پہنچے اس بات کا پختہ علم ہوا کہ یونانی پوزیشنیں خالی چری ہیں۔ جو نہ کرنے اس لڑائی کے حالات متذکرہ صدر فوجیاء مختصر اسے ساتھ تحریر کیے ہیں جبکہ مقابلہ پر ٹولی نیز کے نامہ نگار کی مطلق و شرح وچسب تحریر کا ذکر دینا نامناسب ہو گا۔ نامہ نگار مذکور یونانی سید کا ارٹو کے ساتھ تھا۔ اور اسی کی لڑائی کوئی کیفیت ظلم نہ کہے ہوئے وہ تحریر کرتا ہے کہ یونانیوں کو یقین تھا کہ اب اور لڑائی نہیں ہوگی اور در باطن انکو توقع تھی کہ یونانیوں میں نامہ پیام شروع ہو گیا ہے جبکہ نتیجہ التواے جنگ ہو گا۔

نامہ نگار مذکور جب یونانی لشکر میں پہنچا تو اسے فوج کے قیدیوں میں صورت حال نہایت ہی اتر لائی۔ سپاہی بے ترتیب ہستہ حال بارش اور کوہی سردی میں بے پناہ خزاں خاک پر لیٹے ہوئے تھے۔ خیموں کا سایہ اور بچاؤ بھی انکے لیے موجود نہ تھا۔ بلکہ کین کا ٹیڑن سے خبر چھوڑ دیہ اور سامان و گودام ہاتھ لٹی ہوئی تھیں اور تمام کمال جو یہی کے ساتھ دشمن کے پہنچ سے حتی الامکان فوریہ و فریج کیا گئے۔ اور اوہرو و ڈر ہوتے۔ درمیولا ترکستان ترکون کے رستہ جو فاسی و ماری کی چوڑی میں سے ہوتی ہیں فرسائے جنوب کو آتی ہیں۔ آہستہ آہستہ اگر بڑھ رہے تھے۔ عینم کو مغرب کی طرف کی موضع ریاضی و ذرہ نکالی سے درمیانی موضع تاملی سے اور دشمنی فزلا سے گذرتی ہے۔ آؤانہ ذکر ترک کو کہنے جو ترک کا لم چلا آ رہا تھا اسے جبرائیل کی کے دستہ کو سمجھ کی فوج سے منتقل اور یہ یونانیوں کے سینہ کو معرض خطر میں ڈالنے کا حکم تھا۔

مناوی صفحہ یمن باترین جو جانب غرب قابل تعریف تہقاسات و عزم و لاوارض کے ساتھ اون مود چون پر جہان اویر زونی اور اہلین و اہلیہ قاضی تھو اعتباری کہتے ہوئے اگر بڑھنا شروع کر دیا۔

اطالین بجا ہدین کا اہل کما تہرہ کی کوئی گاڑی بالائی اوس قوت غیر ملکی یونانیون کی پلٹن میں تہا اور کسی جگہ سپرانی برسر کمان تھا۔ جو باہرین اور یونین کی کنگ کیلکٹون اور چون کر چکے گئے ہوئے تھے۔ اس مود پر لڑائی نہایت حدت و تیزی کے ساتھ ہوئی ترک بنڈیتر تھا۔ و پامردی سے اگر بڑے آہستہ سے اور اوہر اہلین و یونانیون و تہقاسات کے ساتھ گولیوں کی جھج جھج مارتو رہا تھ کہ رہتے۔

نامہ نگار اطالین بجا ہدین کی شراب زروش عورت کی جو اس وقت تیار داری کا کام کر رہی تھی بہت تعریف کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ چیز تھی یہ تہری عورت جو کمال لاپرواہی کے ساتھ گولوں اور گولیوں کی مسلسل بوجھار میں پھرتی رہتی تھی کوئی زخمی ہو کر نہ تھا جھٹ اوسکی مدد کرتی جس کو پاس کا رتوں ختم ہو جاتے اور اسے کاروں میں چھپا دیتی اور خود وسیلے سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر جگہ جاکر اوسکی ملامت و لغو تہی کو اور دوبارہ لاکر دیا ہوتا۔

درینو لاتی کی مسدود تہیج آگے بڑھا چلا اور اٹھارہ لاکھ گولوں کو قلب و بھی بڑھنا شروع کر دیا تھا جنرل مار میکا لیر نے جھٹ پلٹن ہزار آدمی و زونوج سے وٹو کو اس کی پوزیشن کے شکام کیلکٹون بھیج دیے اوس قوت کل یونانی قوت مسدود کا زارتھی ترکون نے یونانیون کے مسدود بھیج دیے اگر یونانی کو چھپنے کوئی نہایت تیزی کے ساتھ وٹا کر دیا ہوتا تھا شا کسات جو لڑائی و دونوں طرف سے ہم پڑ گئی تھو غرب آفتاب تک تہیج باکل بند ہو گئی صرف دونوں کرپ تو میں ترک تھو پیر گئے برساتی میں کہتے ہیں کیا یہ یونانی کیوری جیسے لڑائی میں بہت کم حصہ لیا تھا میدان سے نکلا وہ تو کاکل سرگ شک پھیر پٹی جانی رہا تھی۔

اس وقت تک ان تمام لوگوں کا جو لڑائی کو یونانیون کی صف کر قلب ہو دیکھتے تھے یہی خیال تھا کہ حملہ اونہی شجاعت و کثرت کو باوصف یونانی پوزیشنوں کی صف کو نہیں دوسرے اور لڑائی کا طعی فیصلہ کرینکے کل بھی ضرور لڑائی ہوگا بیشا ہر اس امر پر بھی متفق الہ تھو کہ جس تہقاسات و پامردی کے ساتھ نو عمر سپاہی اور وہ لوگ جو باقاعدہ تربیت یافتہ سپاہی نہیں۔ آج اڑے ہیں وہ بھی بے انتہا تعریف کی مستحق ہے مگر دین اثناء ترکون نے کثرت تعدا کی طفیل سپہ کے اور تین گئے دربان یونانیون کو انتہائی مہینہ کو جو کبھی کی میں تہا لپٹ دیا تھا اور وہاں سپاہ تھو سے سوتلہ کے بعد صبح زوری کیطرت ہٹ آئی تھی۔ وہاں پینکچر جنرل اگر کسی نے کلک کر چھپ جائے جو کہے اسے سخت ناکیر کہ بھیجی تھی دشمن کا تھا بلکہ لڑنے کی کوشش کی۔ لڑاکا کو کچھ پھیر کر وجہ سے وہ زیادہ دیر مزید نہ کر میں ٹھہر سکا۔ اور بہت تھام واپس ہٹانے پر مجبور ہو گیا رات کو اٹھ نچے اوسکی فوج میں ایسی بھاگ پڑ گئی کہ ڈو کو کوس کی پوزیشن پر قائم رہنا نامکن ہو گیا چنانچہ آتشی کی سپاہی کی خبر سننے ہی کل نو کما و صحت کا حکم دیا گیا۔ فرسار اور فرنادوس کی سرحد کیطیل اس ملامت کو وقت بھی رہے چلنا شکل ہوتا تھا

۱۹ مئی کو طے صبح حمی کو ڈوئین کی بیداری چوکیوں کو معلوم ہو گیا کہ درہ نور کا خالی پڑ چکا ہے جیسے شاہ راہ کو رستہ
تائید کی طرقت انور مشقیدی کیسے جائے گا حکم صادر ہو گیا۔ واپسی کی دوپہر کو بائیکل پانک اور غیر متعجب طور پر دشمن سے ایک
اور مقابلہ ہو گیا۔ جہاں اڑتھڑ کی جنونی شاخوں کے آخری سلسلہ کے مقابلہ تار تار تار میں جولا میر سے دو میل شمال میں ہوشیار
کی دس پلٹنیں اور دو پلٹنیں بائریوں کے ایک نہایت سنگم تر تھوہ پر تھوہ پائی گئیں۔ درہ نور کا سے لڑتے ہوئے جہاں کو بعد
غیرم کی یہ نئی اور جگہ کی لحاظ سے کیسے سمجھ میں نہیں آتی تھی کیونکہ اگر یونانیوں کا فساد و غارتگری کا کیا تھا تو ہر شخص کیلئے
لایہ کے متعلقہ علاقہ کی نسبت درہ نور کا بدرجہا زیادہ مناسب دکھائی دے رہا تھا۔ اوس کو قرب و جوار کی طبیعت بناوٹ سے اس کی
مذہب میں زبردست مدد کی تھی مغربہ بران اس پسند کردہ پوزیشن سے لڑائی شروع ہو جائیکہ بعد مرحمت کرنا ایسا سنگ
تہا کہ عقل کہیں باور نہیں کر سکتی تھی کہ یونانی ومان جو مقابلہ کرنے کی کوشش کرینگے۔ پسپائی کے وقت اودن کو لایہ کو مدین
سے گزرنا پڑا۔ جہاں ترکی بائریاں جو تھیں بلندیوں کے آخری سلسلہ پہنے انور نصب کر دی تھیں اودن کو فو اودن جہوں
ڈوئین۔ یہ مسالہ اس لحاظ سے بھی نہایت حیرت انگیز ہو رہا تھا کہ یونانیوں کو جہوں نے لڑائی کی تھیں سے فائدہ اڑھا کر
مراحت کرتے رہیں۔ مگر کمال کر دکھایا تھا۔ یہی حالت کہاں سے پیدا ہو گئی ہے کہ اس موقع پر مقابلہ کیلئے تیار ہوئے ہیں
جہاں خود تار کی سیریلے بانی میں بدل کر دیکھ سکتے ہیں۔

یہ بلا سامتہ عقدہ ملا خیل تھا۔ لیکن کیا کہ بھرتی کرنے کے بعد اور بقا کا حیا رز زردن نے تھوڑی ہی دیر میں
حل کر دیا۔ چھ ترک پلٹنیں جن میں زیادہ تر اب نوی تھے۔ اور وہ سب ہی اسے تعین حکم کیلئے صف آراء ہوا۔ لیکن ترک بائریوں
نے موقعہ پر وقتہ قائم ہونا شروع کر دیا۔ اور یونانیوں پر مسلسل آتشباری کی جو چار شروع ہو گئی جو بار بار دو گشتوں ہوتی رہی پھر
سے لگاتار تازہ دم فوج کی ملکیت نیچ رہی تھیں۔ اور سپاہی شہر حملہ کا تہیہ کر رہے تھے کہ کیا رنگی سب کی یہ خیال پیدا ہو گیا کہ
غیرم کی مرحمت کا رستہ بند ہو گیا ہے اور چار بجو کے قریب کل نقشہ کھینٹ دے گیا۔ ایک گاڑی جسے سپرینڈنٹ نصب تھا۔ اودن یونانی
صفوں کو قریب پہنچی جو باقی فوج کو لایہ کی طرف بغیرت مرحمت کر جائیکہ موقعہ دلائیے بغیر روستہ عقب کام دی رہی تھیں جہاں
گاڑی نے دریا کی فاصلہ کو طر کیا تو اوس سیریلے کا گورنر ہر ان صحن مع چند افسروں اور اہلکاروں کو بھیجے۔ اتر آیا۔ اودن کو ان سے
معلوم ہوا تھا کہ وہ کسی خاص کام کو لیے آئے ہیں۔ گورنر جہاں باپ شاہ اودھ کے ساتھ بوریاسے یونان گیا تھا۔ اور اصل تھیں
وکالت کا کام کیا کرتا تھا۔ اور محاربہ کے شروع میں لایہ کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ وہ یہ خبر لایا کہ لوکی نے ہوا لا التوا سے جنگ کو منظور
کر لیا ہے۔ اودن کو بھیجے واپسی کی جگہ کو تھیں۔ اس امر کی بضابطہ اطلاع موصول ہوئی جس کو ساتھ مجبورہ و جہت لگی تھی کہ
میں یونانی ہیڈ کوارٹر کو نے انور اس کو طر کر دوں۔ مگر خبر تھی ہی جو گاڑی پہلے نظر پڑی اوسے بگاری چلی۔ اور اوس کے ایک گلو
کا سفید غلام پھانک سفید جھنڈا بنایا۔ شاہنشاہ کا فہرہ سیف اہل پاشا حسن اتفاق سے موقعہ پر موجود تھا۔ اوسے گورنر کے
پہنچام کے جواب میں کہا کہ اس صورت میں آتشباری کو متیک نو ہند کر دینا ضروری ہو گیا ہے۔ لیکن لڑائی کو باقاعدہ التوا سے

دل ہمد کی طرح ہوتا ہے کہ اس کا موصول ہونا ضروری ہے۔ فرتیقین میں اس کی گفتگو جو من زبان میں ہوتی کیونکہ
یونانی گوئی اور حبشیہ لفظ دونوں اس زبان کو کمال شمار تھے۔ اور اس کے ذریعہ ایک دوسرے کا مطلب بہترین طور پر
سمجھ سکتے تھے۔

یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ شہزادہ بہادر اپنے مہینہ کے شکست یاب ہو کر پسا ہو جانے پر دوسو کوس کی مغیبت پر زین
کے خالی کیئے جانیکا حکم صادر کیئے بعد ترقی کی رات کو اپنی گاڑی پر تارک کو بٹ گئے تھے۔ وہ ان کے لئے اور جنوب کی طرف
بقیہ قائم الاٹھا اپنا بیٹہ کو اور منتقل کر دیا تھا چنانچہ اسے اتوار کے جنگ کی منظوری کی خبر و امی کی دوپہر سے پہلے دیکھی اس
خبر کے موصول ہونے ہی کو انہو چند بیٹہ کو اور ٹری نرسیرین کا رزار کو بھیج دیئے گئے کہ ترکی کا ٹر سے طبقہ حیات کو تہذیب کیلئے
گفتگو کریں۔

چشم دید شہزاد کا بیان ہو کر لڑائی کے اتوار پر مصافحہ کنندہ صدقوں کا نظارہ بعینہ دیکھا جیسا کہ زمانہ میں کی جاتا
اور شش و تواری کے وقت۔ "ہاٹ" لاکھڑے ہو جاتے کہ حکم پر فوج کا ہوتا ہے دوسو کوس کی طرف کرپاسی جو بھی ایک دوسرے پر
آگ برسا رہتے۔ سیکٹوں اور سکرٹوں وغیرہ کو تحائف ایک دوسرے کو دینے کیلئے ہوتے اور ایک دوسرے کی طرف پک پک پڑے اور
جس طرح بن پڑا اشاروں کا یوں سے باہم بات چیت کرنے لگتے۔ ہر ایک کو چہرہ پر یہ حسرت آئینہ طہنیت برس ہی ہو کہ خدا کا شکر
ہے کہ وہ ایک دوسرے کو گولیوں کا نشانہ بننے کی مجبوری سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اور باہم سب فریادے کلاہ کی کہ وہ لڑائی
سے سخت آزار دہ ہو رہے تھے۔ یہ طبعی انسانی خوشی کہ اب انہیں ایک دوسرے کو ذاتی دشمن نہیں سمجھنا پڑتا۔ باقی سب
جذبات پر غالب آرہی تھی۔ اور اتوار سے جنگ کے ساتھ ہی قومی ہنسا دروغی منافرت بھی یکبارگی سرور خاموش
ہو گئی تھی۔

تو کون نے اس میل جول میں نہایت غرارت دکھائی۔ اور انہوں نے فوج ہونی کا کوئی گھٹنہ نہ دکھایا۔ فریو نا نینوں
کی طرح یہ افکار راہوں نے دیکر وہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ برعکس ان میں ادن کی معمولی ستائش و ثقاہت کے ساتھ اس
وقت مردانہ شرم دیکھا اور خود ضبط بھی شامل ہو گئی ہوئی تھی۔ اور ان کے بشرون سے ہی مصافحہ ہو رہا تھا کہ
خود ستائی و غرور و مبالغہات کا ان کے دل و دماغ میں نام و نشان نہک موجود نہیں۔ نہ کہ وہ طبع اس کو مجبور جسے بدوران محابہ
ہر موقع پر انہوں نے شکست دی تھی کی طرح بھی حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں۔

فصل سترہم

در فرکا اور سلسلہ اوتہرپس کے معرکے
اور یونانی ترکی افواج کو فوجی کارنا

القا سے جنگ سے قبل کے دو تین دنوں میں یونانی فوج کا
مجموعہ شکل میں مبتلا رہا۔ جنگ نے دو موکوس کو بعد سے
کوئے الصبح کل فوجی جد ہو کر تار تار کوا اور رومان سے
و اسی کو آنا چاہا گیا۔ ان دنوں قی خون کو مسکون میں
اوستے کوئی قصد نہ کیا۔ ہنگامی نتیجہ نہ ہوا کہ یونانی کمانڈر مزید میں پڑ گئے۔ بلکہ لابیہ میں بھی محبت شورش اور عوامی جھگڑا
و مانکے باشندوں نے فوج کو ترسے سے ترقیبی کے عالم میں پھوپھے آئے دیکھا تو اوکا حصہ کثیر باہر یقین کہ اب ترکوں کا
مقابلہ نہیں ہوگا۔ اور کل علاقہ اوکا حکم کر دیا جائیگا۔ سرسید دار شہر سے ہٹ گیا۔ اس متوشانہ جھگڑا میں باشندے اور
اونکی گاڑیاں فوج کے ساتھ خطا خطا ہو کر کسی صفوں میں نہیں گئیں جس سے فوج کو بے رستہ چلتا چلا ہو گیا۔ درہ فور کا کی حرکت
کیسوت یونانی فوج کی جو کچھ حالت تھی اوسکا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے ہو جائیگا۔

نتیجہ اسی فتنہ کی جو تھی جھٹ کو اوس درہ پر قبضہ کر نیکا حکم دیا گیا جو آندی مترا کے رہنما نہ کو یہ سلسلہ
اوتہرپس کو گندہ تھے عدم یقین یا وقت کافی نہ ہونے کی وجہ سے اس حکم کی بروقت تکمیل نہ ہو سکی جب جھٹ و مان پر فوجی
تو اسے ترکوں کو درہ پر قابض پایا و اب جنگ کا مقصد تو یہ تھا کہ یونانی نے افونڈیم پر حملہ کر کے شومان سے بھاگنے کی کوشش
کرتے مگر یونانی ایسی بیوقوف نہ تھو کہ اپنی جانوں کو یوں ضائع کرتے۔ برعکس انہوں نے قابل ترین و فہم دہشت گردی سے کام
لیا۔ وہ فہم کی شکل دیکھتے ہی پاؤں سر پر رکھ کر بے تحاشا اوٹھہ و ڈرے۔ اور صبا کہ اس بڑبڑت صحابہ میں پہلے کئی مرتبہ چکا
تھا۔ اس بہا کر زمین ہی پاہوں نے بوجھ دھا کر تیکرے جو تیر زنتاری میں جائل ہوتا تھا اپنے اسلحہ زمین پر پھیل گئے۔ اور کل
مجموعہ بے متوجہ نہ رہ کر دیو جی کے ساتھ پہاڑیوں کی سطحوں سے لابیہ کو جو بارہ پندرہ میل کے فاصلہ پر میلن پورس
میں واقع ہے ڈھری گئی۔

ترکوں نے ان ہنگامہ کو دیکھ کر تعجب کیا مگر وہ جن کا دم پہلا ہوا اور اس نایاب فائدہ سے بھرپور فوجی خبر نہ ہو
کرتے اُن کے ترک تعجب کیونچے آہے ہیں اس خبر کے سنو ہی شہر میں عام ہر لوگ برپا ہو گئی۔ اور کئی جگہ شہر میں اور فوجیوں
میں مقابلہ بھی ہو گیا۔ پید کو اور لابیہ میں یہ خبر سنا کہ اوس کے افسرین کے بھی ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اور وہ درہ کو براہ راست
گئے مگر چند گھنٹوں کے بعد جبر کے نیادی معلوم ہو جانے پر پھر لابیہ واپس آ گئے۔ ورنہ لاکھوں سولہ کی سوانی سے پہنچا

اور اس نے آئیں میں عید و جد کے کیقندار من نظام قائم کر لیا۔ تاہم فوج و سپہ سالار کے مطابق سلسلہ آتہہ میں کے عقیقی علاقہ سے گزرتی ہوئی لگاتار وہ تھوڑی سی کیطرت بڑھ چکی تھی یہ دورہ گزرا نہ قدیم ایسا محفوظ نہیں رہا گیا تاہم اب بھی اقیقہ کی شرک کی حفاظت کیلئے قافلہ روتو قہ ہے۔ اس کی ایک طرف تلخ آئیں کی اور گرد کی دلدل نشیب زمین میں اور دوسری طرف سرنگھاک پہاڑ جس سے صرف پاک ڈوٹیاں گزرتی ہیں اس دورہ کو فتح کر لیں اب بھی حملہ آوروں کا ہنر تھا ہونا ضروری ہے۔

اٹھارہویں کے سو کو دورہ فورکار اور ۱۹ ویں کا سو کہ جو سلسلہ آتہہ میں کی شناخت کو قریب ہوا۔ صرف عقیقی دستوں کی مصافحت زیادہ دیر تک متبادل کرنا یونانی لکنا نہ تھا ان کا شمار نہ تھا۔ ان معرکوں سے اذکارہ عاصرین یہ تھا کہ فوج کے باقی ماندہ حصہ کو بنجریت سپاہ ہونے اور دورہ تھوڑی سی پہنچ کر اوسپنا بعض ہو جائیگا موقعہ مل جائے تاہم وسیع ہد کے بڑے کارٹر کے ہتھیار (الاماتاسک) ہٹا دیو جائیگا فوج پر اچھا اثر نہ پڑا۔ اور نہیں اور فوج میں مہیا کا چاہیے تعلق نہ کیا۔ اس دورہ کے متعلق ایک انگریز نامہ نگار نے اپنی مرسلت کو خاتمہ پیر جرات تحریر کی۔ شاہزادہ بہادر نے حتی الامکان بہت جلد آمانا پہنچنے کی کوشش کی۔ اور وہ ان دورہ قہصہ دنیا میں شائع کیا جو موجودہ دیونا کی تاریخ میں بخوشی دہشتان ہو۔

یہ نایون کا بیان ہو کہ ان کو چھ سو آدمی اور سو کو میں قتل و زخمی ہونے لڑکوں کا اس کو مگنی نقصان ہوا ہوتا۔ انگریزوں قافلے نگار کی تحریر میں یونانی سپاہیوں کی شجاعت و شہادت فوجی کی ترقیت ناظرین کی نظر سے گزر چکی ہے لیکن لڑکوں کی نسبت بھی کل شاہد اتفاق ملے بیان کرتے ہیں کہ حملہ گو کو اس میں انہوں نے اون ٹپن مہون کو جو اس کے فوج والی گنہن۔ ایسی جان شاری مسز فوٹی اور تھامسٹ سو پور کیا جو فوجی بیٹھنے لگی پندرہ سے بیکر بین میں ایک کی سادنت مل کر نیچے بعد کل ڈوٹورن بنیہ اس کے کہ انہوں نے کوئی زیادہ عرصہ دم لیا یا باقاعدہ طور پر کھانا کھایا ہو ایسی پوزیشن پر مل کر دیا۔ جو نہایت ہی مضبوط اور محکم تھی اور جہاں کو کل میدان جس پر مور کے وہاں کا چٹیا تھا زمین تھا یہ پوزیشن طبعی طور پر اور مورچوں سے ہی مضبوط و محکم تھی بلکہ وہاں میں کار تو چاہے بھی موجود تھا جس کو جابجا سبب نہ مہون پر خوب محفوظ نگہوں میں جہاں کو دشمن دور ہی سے دکھائی دیکھتا۔ اور اس پر تباہی بخش آگ برساتی جا سکتی تھی نہ بھہ تقسیم ہو پونگی سیدہ درست کرنے اور مسافروں کو مانپنے کو کیے یونانیوں کو کافی وقت لگ گیا تھا۔

ان بوٹ کی وجہ سے تکی توپ خانہ کو پنی فوٹری کی امداد و دیکھائی کرنے اور اس لیے سوتھ پرنسپل کے قابل بننا کر نیے جہاں کو وہ یونانیوں پر موثر طریق سے انشاری کر سکے۔ ۲۸ سو گز کے فاصلہ پر سے ہی گولہ باری شروع کر دی پری تھی جن حالات کی موجودگی میں ترکوں نے توپ خانہ کو پہلی مرتبہ دشمن کے مقابل کیا۔ اور پھر تین چوتھی کرتے ہوئے دشمن پر گولہ باری کی۔ ان کو کچھ خطے اور کئی کارروائی کا قریب تو ضعیف تو متحی ہے۔ اور اس سے یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ تکی توپ خانہ کو انسر و گولہ زنا کو جنگل جہاں کی ہر ایک صورت و مطالبہ کو پورا کرنے اور یہاں سے تھوڑے

فرغور اوس کو سب جال اپنی فتنے بل اینوار نہیں بلکہ کھٹ پورا ترنے کی پوری پوری قابیلیت کھتی ہیں۔ کیونکہ یہ عام معلوم ہے کہ زمانہ ان ترکی تو چنانچہ گوجا نہاری کی بہت کم مشق کرائی جاتی ہے اور عوام تو بچانہ کو تو عادت و عریضات کرنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

اس مزید غمیت یا بی سے شکستہ دل ہو کر وسیعہ بنے (اپنے پیو بھی زاد بہائی) خزار سے بذریعہ ٹیلیگرام انتہائی کدوہ ملت کر کے جنگ ملتوی کر لے۔ ترکوں کی جمعیت ہم سے چوگنی ہے اور اودھ کا مزید مقابلہ کر سکتا، لیکن ہوزار و کھٹس نے اس دوزخ کو منظور کرنے فی لغو حاصل نہیں ہی طرف سے ایک ٹیلیگرام سلطان اعظم خیرت میں ارسال کیا اور نہیں جلاست آباد کی رحمتی اور حبس ان کا نہایت خوشامیز الفاظ میں دھڑوٹا کر اتوارے جنگ کی دوزخ سے کہتے ہیں کہ عجب اچھے نے عجب بابر کے لطف میں فرقت کا شکر یاد کر کے خوشی ظاہر کی کہ زار جنگ ملتوی ہی ہو گئی۔ بلکہ کوشش کر کے فریقین میں صلح بھی کر دیں۔ اور دوسرے وقت اور ہمیشہ کو جنگ ملتوی کر دیں کا حکم بھیج دیا گیا۔

انتہی ترسینٹ بیڑی بزرگ تسخینہ اور ترکی بیڑی کو ارمین میں ٹیلیگرافی نامہ و پیام قابل ترسینت عزت و تعجیل کے ساتھ و اٹمی کی دوپہر تک ہوتا رہا۔ اسی تاریخ سے پہلے کے وقت آرمین کے گورنر کو اتوارے جنگ کی منظوری کی اطلاع انتہی ترسینت سے موصول ہو گئی۔ گریوٹانی اس آئندہ میں بھی اپنی شہرتوں و نقلی بازی سے باز نہ آئے لیم قسبوٹو کی وزیر و خطیبہ و ایم پٹاکس یان وزیر بحکمہ مذہبی اٹھارہ ٹی کو آرمینہ پنچور اور وٹان دھون نے فوج کو گورنٹ کی طرف سے قیام مقام ہو کر نیا چوڑا لکھنا یا جس میں ہوا اس کے بزرگوں کی ببادریوں کی یاد دلانے پر قائم رہنے کا حوصلہ دلا گیا۔ اور جرات دلانے والا الفاظ میں تہ ترسینت کی تاریخ و کی جوتہ و ان حفاظت کرنیکی تاکید کی گئی کہ کرنیل ہونٹسکی جو عرصہ مدت حسنہ جرنیل بنا دیا گیا تھا۔ تبہ تبہ کم پٹی اور آرمین سے حرکت کر کے تاریخ اٹھارہ ٹی باقی ماندہ فوج کو آملادھلی آمد نے آکر وہ تہ ترسینت کی حفاظت فوجی کمان سپرد کر دی۔ جس دوزخ و بیڑی کو ارمین ہی بھیج چکا کہ آملادھلی میں قائم کیا گیا تھا۔ اوس دوزخ و تانی فوج مختلف دستوں کو زمانہ کمانڈر عجب مختصر و ترسینت میں مبتلا ہو گئے تھے کیونکہ بعد ساخت کی وجہ سے وہ سپہ سالار کے ساتھ آسانی نامہ و پیام نہیں کر سکتے تھے۔ اس وقت سے پریشانی میں فوجی عاجلانہ و سرسیمہ وار جمعیت بتایا کہ اٹمی جبال اڈہ میں من عقبی دستہ کی مذہب نامہ دستہ باشندگان آرمین کے جگہ جگہ اور اتوارے جنگ کے متعلق کسی خبر کی عدم موصولی سے جوئے انارہ نامہ ہونگیا اُسے ناظرین آسانی قیاس کر سکتے ہیں۔ اکثر کو علم تھا کہ اتوارے کابل نامہ و پیام ہورہے اور وہ اس کو تہ جگہ کا کمال جیمیری کے ساتھ بظاہر کر رہے تھے۔

بالآخر جب اوسکے جبال اڈہ میں پہنچ گئی تو ترکی بیڑی کو اڈہ اور اسی وقت و اٹمی کی شام کو ڈوڈو کوکس کو بیڑی گیا۔ اور دوسرے دن وٹان فریقین میں اتوارے جنگ کا باضابطہ معاہدہ ہو گیا جس کا منہ من حسنہ بل تھا۔ فریقین نے اودھ کی بیڑی جنگ ملتوی کیا گیا ہے۔ اس میں ایک فتنہ ہونے پر پہلے کی تجدید ہو سکتی ہے۔ وٹانوں کے ذریعہ اقبال افواج کے مابین

اٹھ سو سیڑ (تقریباً ۶۶۶ گز) طبعاً سیادت یا علاقہ حد مائل کی حد سے تائیم کیجئے گی! اس کام کو دونوں فریق دو دو شان فرود اور خارجیہ کے جنگی امانتوں کی مدد سے سرنگام دین کی بدولان کھنڈ کرئی فوج سانسے کیطون یا باڑوں کی سطح کی حرکت کرے گی۔

یونانی ڈیلیگیٹوں کو ساتھ فوج سفیر کا جنگی امانشی مہاجرین وان و سپن اور ترکون کیطون و اٹھک جو ہر سیف ہند پاشا سمیت چار سو دن کی کشین میں شمال ہلوسنہ و امانشی کو یہ کام شروع کر دیا تبسین حد سے تائیم کیجئے گا کہ یہ کیا کر طبقہ حیادہ کو قریب نظام اور خوب تربیت یافتہ سپاہ کو مقیم کیا گیا ملا یہ چونکہ طبقہ حیادہ میں رکھا گیا ہے کسی فریق کی فوج قابض نہ ہو سکا کہ یہ کیا گیا کہ اعلیٰ میں سجادین کو یونانی فوج جو جہاد کر دیا گیا یہ لوگ بلاشبہ ترکوں کے حمایتی کمال شجاعت سے لڑے تمہارا فوج تین سو آدمی خلیق ہو چکے تھے لیکن انہی کو عقیبتی دستہ کی لڑائی میں یونانی قابل نفرت بڑی اور کینگی سے ادا کن دشمن کو زخمی بین مبتلا چھوڑ کر خود رنو کیا ہو گئے تھے۔ ترکوں نے یہاں کسیدار علاقہ کر یا تھا اور وہ بڑی خشکوں کو ساتھ اس مختصر دور رہا ہو چکے تھے۔ اس کینہ بتاؤ کی وجہ سے ادا کن دونوں میں یونانیوں کی طرف سخت کدورت پیدا ہو گئی تھی اور خارجیہ کے آخری چنگر پہنچیں اس کو رت کی وجہ سے انکی اطمینان کئی دفعہ کھٹ پٹ ہو گئی تھی۔

یونانیوں نے انہی کی لڑائی جو تھیں میں آخری سمر کر آئی تھی اور سین ترکوں کو تین سو تھیں ہرج ہوسے تھے باغلب جوہ ہلوسنہ کی تھی کہ اتوار سے جنگ ہو چکی تھی جو وہ جانتے تھے کہ مغربی ہونو الہی حتی الامکان زیادہ سے زیادہ علاقہ اپنے تصرف میں رکھ کر لائیہ کے سانسے کسی موقع پر ہندو معاہدہ اتوار کے جنگ کا اظہار کریں تاکہ لائیہ ادا کنو قطع میں باقی رہے غرض کہ ان اس موقع پر ترکوں کا مقابلہ کر نیسے مانتیما نوز فوج ادا کنو تعاقب ہو محفوظ تر ہو پائی نہیں ہوئے قابل ہو گئی مگر یہ سب کچھ انہی پر کیا گیا تھا کہ اتوار کے جنگ کا حکم بدلت ہو چکا تھا اور ترکوں کو اس عقیبتی دستہ کو معذور کر دیا گیا تھا نہیں بلکہ ادا کنو خوش قسمتی سے دیباہی ٹھہر گیا یا جیسا کہ ادا کنو کو پہنچ رکھا تھا۔

ترکی حریف شان فرود نے غنیمت کا حدنا سب سے زیادہ پاس ادا کنو کیا کہ ایک یونانی ادا کنو کے سفید جھنڈا لٹا ہوئے ہوئے چم جانے پر لڑائی بند کرادی اور چاہیے تھا کہ جب تک سپہ سالار اتوار جنگ کو منظور کر کے ضروری احکام نافذ نہ کر لڑائی کو برابر جاری نہ ہویتا۔ اور یہ عقیبتی امر ہے کہ ادا کنو کے سفید جھنڈے پر ہجرام صادر کر سکتے یونانیوں کا عقیبتی دستہ بجالا تباہ ہو گئے تھے کہ کپڑا کر دیا جاتا اور فوج تعاقب کرنے پر شہر ترکوں کو قطع میں آ جاتا۔

محاربات تھیں پر سرسری طور پر کسی ایک یہ نتیجہ مرتب ہوتا ہے کہ محاربتیں مختلف فوجوں میں ختم ہوتی ہیں ہر ایک میں علاقہ کا ایک مختصہ کر کے لیکے لیکے چند حصے کے ہوئے پہلا مدد پندرہ پرل کہ جب کہ یونانی فوج نظام نے جارحانہ کاروائی شروع کی شروع ہو کر فوجوں کو دلا ریسہ کی مرحمت اور یونانیوں کے فوجی پلاؤں پر اور فوجیوں کی پوزیشنوں میں قائم ہوئے تھے ختم ہوتا ہے مدد پر مدد لائیہ سے ترکوں کی پٹھانی بجانب شمال ہنودہ یا پریل سے فوج شروع ہو کر یونانیوں کی مرحمت بجانب

ڈو سو کو سو دہائیوں اور ترکوں کے بتایا کہ مئی دو لو پرتا بعض ہونے پر ختم ہوتا ہے تیسرا دور مئی کے مکرور کو سو سو
یونانیوں کی مرصبت بجانب دور کا اور وان کو بجانب جبال اوتہ تیس پر جہاں یونانیوں نے آخری مقابلہ کیا ختم ہوا۔
دوسرا نتیجہ اخذ تھا کہ یونانی فوج بالکل تباہ و تاراج کر کے جنگ میں اتریں۔ اجتماع فوج کا کوئی باضابطہ دستور
موجود نہ تھا اس امر کا کوئی انتظام نہ کیا گیا کہ شمول کا زار فوج کو مقتدر نقصان پہنچے۔ اور کئی ملانی کیلئے بچھوئے ہوئے گڑھ
پہنچتے رہیں مختلف دستوں میں بہت ناقص ترتیب سے موجود تھا۔ سپاہیوں کا ساز و سامان کافی اور انسبیت
کم تھے۔ فرید بان یونانی فوج تحصیل سرحہ پر تقریباً تقریباً دو سوادی حصوں میں تقسیم کر دی گئی تھی جو ایک دوسرے سے
ناقابل گذر کو ہستانی علاقہ میں کئی دنوں کی مسافت پہلے پھر ہر ایک حصہ نے مجھے خود اپنی اونچ لکھلکھ سرحہ پر پھیلا رکھا
تھا جو طبل میں تقریباً دو سو میل تھی۔ سرحہ پر یہی ترتیب و صف آرائی نہ مل سکی تھی۔ اور نہ بالعموم مداخلت
کے واسطے۔ اور اسی ایک غلطی کی وجہ سے لازمی طور پر کو ہستانی درون کی حفاظت کو متعلق متاثر و مفلک کام صاف ہو کر گذر
میں انکے ترکوں سے کم پھر مختلف چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تقسیم۔ اور ان کے ہمت پر تقریباً منقود۔ اسی صورت میں یونانیوں کی
مقبوضہ و متصرفہ فزیشنوں کو طبعی استحکام کے باوجود ان کا شہر و ملک تین کہتے جانا کیا کہ کبھی تہمت ہو سکتا ہے تاہم کلام
انہیں کہ یونانی سپاہی من حیث الافراد قابل تعریف شجاعت اور ہمت کا حامل تھے۔

محارب کے نہر میں پہلی طور سے ملنے ظاہر کر دیا ابھی وقت نہیں پہنچا۔ اور اسپر جن غلطیوں کا الزام لگایا جاسکتا ہے
اور انہی ہی جوش کرنا سنا سپاہیوں کیلئے سبب بن کر نکلتے ہیں کہ شکستوں کا سبب کوڑا باغیہ تھا کہ کاک اعظم ترین مناصت
ناقابل شخص خاص کو مرنے کے تھوڑے محارب کی تاریخ میں ذمہ اری کے عہد و کئی تقریر ان ایک دلچسپ واقعہ ہیں۔ اور گوارا و فزیشن
ظاہر کرنا ابھی تک نامکن ہے۔ مگر وہ تمام سلسلہ کو مقابلہ سے یہ مدد حاصل ظاہر ہو رہا ہے کہ یونانی گورنمنٹ اس کی محض ناقص فہمی
یا دوسرے عہد اس کو غافل کیا کہ نہر محارب کیلئے سبب و مقدمہ چرکیا ہے۔ بسا اوقات یونانی کمانڈر میو کچھ جاکھ تھے کہ سر و قدم
تیز نہیں کر سکتے تھے۔ درست اس قسم سے بخوبی آگاہی چھوٹی ہے۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ آگاہی دیر پا ہوگی؟ محارب کو قتل چھوڑ کر
پر بیخیز و دریا جارہا تھا کہ اس وقت تک کو اعلیٰ کمان تنویض کیلئے صرف وہی ایک ایسا شخص ہو جو سبیلان کا زار میں یونان کو انوکھا
جغرافیہ سے بچا سکتا ہو۔ بالآخر اس مطالبہ کو مان لیا گیا۔ اور رات ہی ضائع شدہ ہر روزی کو کچھ کھینچ کر لے کر نیکوئی اور
و لیسٹو کے شعلے کو سپہ سالار بنا دیا۔ اس وبا کے درخشاں محارب کے بعد یونانی شہزادوں پر بڑی سختی سے حملے کیے گئے۔ یونان کو درخت
اخبارات و فشاہی خاندان کو ذلیل و بچرت کر دیکھنے محارب کے تھوڑے عرصے میں اس کا رٹوں خالی کرنے کے دیگر اقوام پیش
باور کر سکتی جہیں کہ کبھی دوسرے دشمن شائع ہوئے ہونگے۔ ایک کثیر الاثاعت انتہائی خوار کرنے و محارب میں ریل کے نوید ملکی سرخی سے
ایک کارگزار شائع کیا جس میں ایک سائپرین۔ منعمون ترکا یون اور سامان باور چھانے سے ہری دی و کھائی گئی اسی سے شہزاد
و بعد کے سامان کی طرف شاہ تھوڑا سا لگی مراجعت کی وقت و مان کو بچا گیا تھا۔ ایک بچہ اخبار سرورہ و رومی اوس

تین ہفتے کام کرتے ہر اس شفا خانہ میں ملے گا کہ چھ ہجیرہ اور عورتیں اور وہاں شیش ہفتے کی عیوضوں نے کل تین سو زمینوں کا کھانا کھا

فصل چہارم

[illegible]

مطربینٹ برلے کی اویٹ { جیت جا میں ہزار تھی ملو نہ وہ آدم پشا دمازی عثمان پشا کاندڑے آہم

مہنگی لڑکی اگر ملے، تاکہ اس کے قرب و جوار میں بھی رہ سکو۔ اور خاتون سالو نیکیا سے ہی آگاہ تھیں کہ وہ خاتون شہر کے لیے فراموش کر گئی تھی۔
وہ شہر کو وہ لڑکی کی دوسری لڑائی سے جس میں ترکوں نے، اسے انہار کا عجیب سا راز کی بھی غلط ملط کیا ہے، ہم سارے میدان جنگ
میں ہرے تھو۔ اور صرف نہ کا ہمارا ایک میٹن کے عین لڑائی کے موقع پر یاد۔ نیز گھوڑی کو جمعیت کے جاگیر کے بعد دیکھا تھا۔
اس مکر میں اچھا تھا۔ انہار سے زیادہ ترک خال نہ تھی۔ ان سے زیادہ ہم کو نہ کیلئے تھے ہی نہیں۔ کچھ کے تھے کہ نہ کہ جو سب سے پہلی لڑکی تھی
رات لاریہ کا تو یہ سب سردار کی لکھی تھی وہ شہر کو نہ بھر صبح کے وقت کر کے بھیجی تھی۔ اور میں وقت مسلم تازہ دم ڈیزان گاؤں اور اس کے قریب
جوار میں چرناں ہوا اور اس وقت دوسرے پہاڑوں کی تھی۔

لاریسا سے کرتی ام ہیل اور کلاویڈینہ براہین دیکھ کر (دعا گو) ام ہیل میں یونانی نہایت حکم و مخفی طور پر یہ کہ انہوں نے
 پہاڑیوں کو اور اپنی سوسلہ پر جو قبیلہ ان دنوں راجہ کر رہا ہے کی عہدی بدلتی دن اور دینے کا کہنے کا تالاس کے دریاں پر نہایت

موجود تیار کر کے ہو گئے تھے۔ ان کا سینہ پتہ پتہ پر اور سرسبز و آباد مقام پر تھا۔ پہلی آدن کی شاخ موسومہ چاندی و چٹانی ہوا اور سطح میل کی و دروازہ فریڈلینڈ ہے۔ پہاڑیان سینو سیفا لوس سے متعدد مسلوں میں شامل شرق کو جاتی ہیں۔ ان کو گرا سے درمیان کو بقدر دست ہو گئے ہیں۔ ان کا دروازہ جو شمالی شاخ میں ہو گا شمال کی طرف میلینین تری ہی ہو گی ہیں۔ یونانیوں نے مگر کی کو علاوہ ان شاخوں میں ہی بھی کئی ایک پر مورچے تیار کیے ہوئے تھے۔ ریڈیٹوں سے ورنیل بجانب شمال مغرب موضع کیٹا و ورنانی مسلوں کو بائیں غیب میں واقع ہے۔ ہرگز ترکوں نے وہ کو فتح کر کے۔ اس کی شاخ نامک اور پر استعلا ہوا و قبضہ قائم کر رکھا۔ نئی پوزیشن کے تسلیم کو متصل ایک چھوٹی سی و دریا پر بھی یونانیوں نے مورچے تیار کر کے وہاں ایک بڑی نصب کر رکھی تھی۔ لاریسا و ولوریکس لائین و سٹین میں سے گزرتی ہوئی ان کی شاخ میں بجانب مشرق دو لوگوں جو سیل ہے۔ اور دو مشرقی جنوب مغرب قائم ہوئی فرسولوس دریا کو جاتی ہوئی و سٹین کے عین سلسلے بجانب شمال ریڈیٹوں کا مقبول آبادی رکھتا تھا۔ اس پر ایک کی چلی ٹرائی میں تکی جیگر و رٹر میں تھا۔ وہ کوئی سے جانب جنوب مشرق چمہ سیل اور و سٹین سے بجانب شمال سارو تین سیل جو پوزیشن کو سلسلے اور اوامین اٹھا ایک خوب گہنا اور سایہ دار جنگل جو و سٹین کو بطون و میل نامک چا گیا ہے۔ اس کا خاص دوسرے بیکر کاٹھ گونک نامک باجی مختلف ہو کر اگرچہ تھے تو پختہ کی کو وقت اس سے خوب کام لے سکتے تھے۔ مگر ان دنوں نے اس کو کسی ٹرائی میں قائم نہ اٹھا یا یونانیوں نے اس میں ہی دس ہند کی ہوئی تھی۔ اس پرل کو سکا جنوبی حصہ یونانیوں سے بھرا لٹھا۔ اس کا علم تین سپہ کے قریب ہوا اور بڑی طرح سے ہوا۔ اس کے تحت غریب سے تھوڑی سی ہی کھڑی رہی تھی۔

مجموعی غلطی ٹرائی ۱۲ اپریل کو اطلح شروع ہوئی۔ غازی مختار کے فوج و متحدہ ایک و سٹین کو بطون گرا و آوری کی اسکو ساتھ تھی پاشا کے ڈویشن کی و سٹین۔ ایک باتری اور س رسالوں میں جو چھ بیٹے تھیں چھ سو سوار تھے۔ اس کا فساد ہوا کہ سینو سیفا لوس کی بلند یوں کو برابر و سٹین کے جنوب مغرب ہرگز کریو نانیوں کے مسیر کو کھیل دی۔ اور پھر بارہ سے ہوا بلر یونانیوں کو عقب میں رکھ کر یلو سٹین پہنچ جائے مگر مجموعہ سے کرٹیل حملہ کی کی وجہ سے کا اندازہ کرنے میں سخت غلطی ہوئی مگر نزل خور کے پاس مقبول مشہورے جو مقام و سٹین یونانیوں کے بھرا ہوا دس ہزار ویر سے خیال میں کم انکم بارہ ہزار فوج تھی سین کوئی شک نہیں کہ سمولس کی وجہ سے دن بھر سے لگ بھگ چھپ گئے تھے کوئی ٹرینین فوج سے بری ہوئی سٹین میں داخل ہوتی دیکھیں جن کے پیچھے سے تھوڑی ہی رعبہ یونانیوں نے بڑی تیزی کو ساتھ جارحانہ کارروائی شروع کر دی۔

۱۲ کو خفیہ سی ٹرائی ہوئی مجموعہ ایک و سٹین ایک کرکے سے بجانب جنوب مغرب و سٹین کو طرف روانہ ہوا اور پھر سے بجانب جنوب و میل کے حاملہ پرنسپل۔ پیدل فوج سینو سیفا لوس کی اردوں کو برابر برابر یونانیوں کے مسیر کو ٹپ کر کوشش کر لیا۔ اس کے بعد ہی فوج سواروں نے بائیں ہلر علاؤ کی گرا و آوری کی سار تو چاند نے یونانی توپوں سے تھوڑی سی سہارت کی مجموعہ کے طلب کی اور جیٹا نے جو ایک و سٹین بھیج دی۔ دوسرے دن ٹرائی علو اطلح شروع ہو گئی ترکوں نے موضع کیٹا و پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت مجموعہ کی یہی صورت تھی کہ شہر راہ قنات سرحد کی لکیر کی کو اس سے سخت نقصان پہنچا۔ سواروں نے ترکوں کو نہایت بھی زیادہ تریکی وجہ ہوئی

موجود تیار کر کے ہو گئے تھے۔ ان کا سینہ پتہ پتہ پر اور سرسبز و آباد مقام پر تھا۔ پہلی آدن کی شاخ موسومہ چاندی و چٹانی ہوا اور سطح میل کی و دروازہ فریڈلینڈ ہے۔ پہاڑیان سینو سیفا لوس سے متعدد مسلوں میں شامل شرق کو جاتی ہیں۔ ان کو گرا سے درمیان کو بقدر دست ہو گئے ہیں۔ ان کا دروازہ جو شمالی شاخ میں ہو گا شمال کی طرف میلینین تری ہی ہو گی ہیں۔ یونانیوں نے مگر کی کو علاوہ ان شاخوں میں ہی بھی کئی ایک پر مورچے تیار کیے ہوئے تھے۔ ریڈیٹوں سے ورنیل بجانب شمال مغرب موضع کیٹا و ورنانی مسلوں کو بائیں غیب میں واقع ہے۔ ہرگز ترکوں نے وہ کو فتح کر کے۔ اس کی شاخ نامک اور پر استعلا ہوا و قبضہ قائم کر رکھا۔ نئی پوزیشن کے تسلیم کو متصل ایک چھوٹی سی و دریا پر بھی یونانیوں نے مورچے تیار کر کے وہاں ایک بڑی نصب کر رکھی تھی۔ لاریسا و ولوریکس لائین و سٹین میں سے گزرتی ہوئی ان کی شاخ میں بجانب مشرق دو لوگوں جو سیل ہے۔ اور دو مشرقی جنوب مغرب قائم ہوئی فرسولوس دریا کو جاتی ہوئی و سٹین کے عین سلسلے بجانب شمال ریڈیٹوں کا مقبول آبادی رکھتا تھا۔ اس پر ایک کی چلی ٹرائی میں تکی جیگر و رٹر میں تھا۔ وہ کوئی سے جانب جنوب مشرق چمہ سیل اور و سٹین سے بجانب شمال سارو تین سیل جو پوزیشن کو سلسلے اور اوامین اٹھا ایک خوب گہنا اور سایہ دار جنگل جو و سٹین کو بطون و میل نامک چا گیا ہے۔ اس کا خاص دوسرے بیکر کاٹھ گونک نامک باجی مختلف ہو کر اگرچہ تھے تو پختہ کی کو وقت اس سے خوب کام لے سکتے تھے۔ مگر ان دنوں نے اس کو کسی ٹرائی میں قائم نہ اٹھا یا یونانیوں نے اس میں ہی دس ہند کی ہوئی تھی۔ اس پرل کو سکا جنوبی حصہ یونانیوں سے بھرا لٹھا۔ اس کا علم تین سپہ کے قریب ہوا اور بڑی طرح سے ہوا۔ اس کے تحت غریب سے تھوڑی سی ہی کھڑی رہی تھی۔

جس میں ان کو کم فیصدی شہید و مجروح ہو گئے۔ اگر یہ بدعادت درست ہو تو سلطان اعظم کا یہ نوعمر بچہ نقصان فکیم کا جو تھیں ملی میں
نصول مساکر مشائیہ کو اوشانا نا پڑا اور مردار پہ یعنی کم نکر پندرہ سو آدمی اور کئی پر جوشی تہور کی مذہب ہو گئے۔

نغمہ پاشا

سور دن کو سپاسی کے وقت کیفا اور اوس کے قریب جوار کی پیدل نوج نے دشمن کی ماخوذ آتشباری سے
مغضوبہ رخ میں مدد دی۔ یونانیوں نے اب تہذیب و کثرت اور خوشی کے نعرے مار دی ہوئے اس پیدل فوج پر غلہ
کیا مسرت یونانیوں نے اسے تہنیتا بر توڑ باہین چلائیں مگر خوشی و مسرتی نے ان کو حواس بجا رہنے دی تھے۔ ان باہر ہونے کو کچھ
نقصان نہ پہنچا۔ دینو نا حق پاشا نے بریگیڈیئر نعیم پاشا کے زیرِ کمان چار پلٹین اور دو بائزیاں نیز ویلیس پر قابض ہونے اور
یونانیوں کو انتہائی مسرت سے ہمچہ پٹا دیا کیلئے اپنے سپہو کیوں روانہ کر دی ہوئی تھیں۔ یونانی اسطوت پلاؤ پتر کے دھن داروں
کبتین میں جو ویلیو کیوں ملنے ہوئے جا رہے تھے اور نیز ان پست کرار ملنا پر جوشہرہ مذکور کے باہین آتھے تھے جمعیت کی فوج پر محفوظ
مورچوں میں مقیم تھے۔ یہ سوچ کر کہ سپہرہ ویلیوس کا کھڑا ال کے سینا رت کل اڑائی کا شاہدہ مکاتھ ہو گیا کاکہم ویلیو پڑ گئے اور اڑائی
کے فوری چاگھٹھ و دین پٹیر رہے۔ یہ سینا رتھ فیٹ بلند تھا۔ نعیم پلاؤ پتر اور نیز ویلیوس کے درمیان ہوا زمین پر تہا اوس کے
پاس دو بائزیاں اور دو سالٹھے۔ ان بائزوں نے۔ سلا پیل کی اڑائی میں کوئی کام نہ دیا۔ اور سا بھی مزدور کھیتوں چین کیڑوں کی
اور جنگل کے وسطی حصہ کے درمیان ہو گیا پھر تے رہے۔ وہ پیدل پلٹوں کا کچھ حصہ نیز ویلیوس میں اور اس کے سائے مقیم تھا اور
باقی حصہ جنگل میں سے بڑھ رہا تھا۔ دوسری دونوں پہلی اون کے دفائی مورچوں کی طرف پیش قدمی کر رہی تھیں کچھ دیر بعد ان پلٹوں نے
پلاؤ پتر کو ڈھلوان سطحوں کو مورچوں کو قبضہ کرنے کے لئے کی کوشش کی مگر یہ بل بھی محمود کے ہاتھ کچھ مشکل یا احتیاط نہ تھا۔

دو پہرے کے قریب ہم گھوڑوں پر سوار بریگیڈیئر نعیم پاشا کو پاس گئے وہ کمال ٹیکری کی کاسٹھ اڑائی کی رفتار کو جو دونوں تشریف
اور انتہائی ہمین پر بڑی تیزی کے ساتھ ہو رہی تھی دیکھ رہا تھا۔ یہ دونوں سر کے ایک دوسرے سے بالکل جدا لگ لگائے شدت کو
ساتھ ہو رہے تھے۔ اوشین کوئی اتنی معلوم نہیں ہوتا تھا۔ ایک کو کہ ہم سے جنوب مشرق میں کویرہ میل کو فاصلہ پر پہلی ان کے دھن میں اور
دوسرے بجانب جنوب مغرب اڑائی پیل کے فاصلہ پر کیفا لکے ارد گرد ہو رہا تھا۔ ترک قلبین کوئی اڑائی نہ ہو رہی تھی۔ وہ انکی فوج
نیز ویلیوس کو نصف میل بجانب جنوب بھٹا مار ہو کر خاموش کھڑی تھی نعیم پاشا چاس ایک برس کی عمر کا بہت قمارت اور جوشیت
سا انسر ہے۔ رنگا کتری سانولا ہے۔ اوکلی شکل شبابت و معلوم ہوتا ہے کہ انہو سپاہی کو درجہ سے ترقی کی ہے۔ وہ کاشادہ پیشانی
اور خوش اخلاقی کا ساتھ پیش کیا۔ مگر چونکہ نہ وہ اوشا اوس کو شان کا کوئی فخر تری کے سوا کوئی اور زبان جانتا تھا گفتگو کے مکلف نہ
ہوئی نعیم کے پاس کوئی گھر نہیں تھی۔ اسنے میری دربار میں لیکر دونوں سوکوں کو جو اسکے ہمین دیار پر ہو رہے تھے کھڑی کر
نہایت غور سے دیکھا پھر نے انہو ایک اردلی کو پلاؤ پتر کیوں بھیجا۔ جسکی روانگی کا نتیجہ جلد کاغذ ہو گیا۔ یہاں ساری بازوں کی دونوں
پلٹین چار پلٹوں کی طرح پہاڑیوں کی مدد کی سطحوں پر یونانیوں کی جھب آتشباری کے باوجود جنہوں نے ان کو ہوا ان کے یکے بعد دیگرے

لے پاس ہوتی ہوئی دوبارہ دوسری دفعہ مدد کی ہو کر غنیمت کو پہلی طرف متوجہ کر کے سے اول الذکر کو غیرت ہٹ جایا کلامتہ دلائی ہے۔

مورچہ کی کئی قطاریں تیار کیا ہوئی تھیں چڑھنے لگ گئیں۔

خطرناک گشت

دھوپ نہایت تیز تھی اور سورج جیسی دھوپ نیز مرٹ العزمین مذکورہ تھی پلاؤتہ کو بے خبر جوئے کرنا چاہئے کل نہیں میں دوسری اس نارت کو برہنہ نہ کر سکا اور ایک تو فی گلاری کو نیچے پناہ لینے کی کوشش کی جس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ وہاں پہلے ہی میں گولہ زور جو دھوپ میں باہر نکلا آیا اور مسٹر مانگٹری کی مسخرت نسیم پاشا سے سرسبز جنگ کا جنگل میں جو ہمارے دائرہ میں موجود تھا۔ جانے کی اجازت چاہی پہلو تو وہ رضا مند نہ ہوا بلکہ اجازت دیدی اور ہم بیٹے میں مسٹر مانگٹری ہمیں اور چار لوہار دہرہ لے ہو گئے۔ ہمارا نقشہ نمودن یک باقی ہکٹری کو ساتھ چھوڑا۔ ہم راستہ میں دوسرا لوہار پاس سے گشت زار میں خاموش کھڑے تھے اور اندر کچھ پیل سی جو ہمارے دھڑکنے آہستہ آہستہ آگے جارتی تھی گزریے جنگل میں داخل ہو کر ہی میں گھوڑے سے زنجیوں کی طرح گر پڑا۔ اور ایک ذرت مندر کے ٹھنڈے سایہ کو نیچے خوب مزے لیکر ٹوٹ گیا مسٹر مانگٹری اور آئینے کہا کہ ہم جنگل میں سے گزرتے دوسری طرف کو علاقہ کی گرد آوری کرنا چاہتے ہیں نیوے بھی سو انہیں اجازت دے اور دوسرا لوہار ان کو ساتھ کر ڈیو وہ خوش خوش اس ہم پر روانہ ہو گئے اور میں سو گیا۔ ایک گھنٹہ بعد تمام گرد و پیش آشباری ہوئی یہی آنکھ کھل گئی۔ اور دھکاک دیکھتا ہوں کہ ترکی سکڑے میں برے سامنے ایک نئی صفائے بڑے ہوئے دھتوں کی اولیٰ و شین جڑ نظر نہیں آتا تھا بلکہ میں چلا ہے میں اور وقت مجھ اپنی جاعت کیطون سوخت تردد دلائی ہو گیا کیونکہ وہی طرف گئی تھی بلکہ اب ترک بند تو ہیں سر کر رہے تھے۔ میں گورہ اور انکو بھیجے جنگل جانے ہی لگا تھا کہ ریز ویلوس کیطون سے وہ جنگل کو وسط چھوڑا ہو گئے اور میں نے صدقہ دل سے کلے ٹکڑے پڑے۔ وہ چھوٹی دیر میں عجیب ترین سے پاس پہنچا پھر ادھون لڑیاں کیا کہ جنگل ہو گئے تھے وقت ہمیں کوئی مورچہ دیکھ کر گزرنے کوئی نہ دیکھا۔

درحقیقت بہت ہی گزرنے کی جنگل کو جنوب مغربی و ان میں کی گھاہ میں بیٹھی ہوئی ہے مگر چونکہ وہ اپنی قلب شکر سے جو تھکا لکڑی تھا اسبقدر فاصلہ پر تھو۔ ادھون نے آشباری کر نیسے اپنی سوجوگی کی خبر سونے دینا مناسب سمجھا۔ اور میری چھوٹی سی جتا انکی نظر عنایت اور طعن کرمان سے محفوظ رہی۔ وہ کیٹا کو کیطون تقریباً ایک میل تک چلی گئی اور پھر وانی سے کام پھیل کر آئینہ محفوظ حصہ میں رہتی ہوئی وہیں گئی۔

ہمیں جلد معلوم ہو گیا کہ جنگل میں اور زیادہ ڈیرہ خطہ سے خالی نہیں ہم ترکی سکڑے ذکی پہلی صف میں تھو میرا کرت کی بھوک بھی بہت لگی ہوئی تھی ہم آئینہ کو کھانہ سمیت منیا کر نیسے میں چھوڑے تو سب کی ہی صلاں ہوئی کہ وہاں پکار کھانا کھا جائے اور اسی کیوت میں ترک پیل فوج کی چند صفیں میں جو سکڑے ذکی لکڑی جنگل کو باہر تھیں جنگل میں آشباری خوب تیز کی تھی ہر ہی تھی کیوری کی گردون سا بھی غالب سامنے کی مدد پہاڑی کی لڑائی باہری سے محفوظ ہو کر لے جو نیم پاشا اور ان کے شان کی چند گونوں کو بھی ابھی توضیح کرنی شروع کی تھی تاہم آہستہ آہستہ دھتوں کیطون چلو جا رہے تھے بہت سی تیز ترین نگاہیں

سٹر کوہن اور سٹر ٹونس پائے۔ وہ وان سولہ سو پانچ چوک لڑائی کو دیکھتے رہے چھانچو تک یکساں شدت کو ساتھ ساتھ لڑائی پہلی اونکی طرف سے درپے پہلی بالہ ہون کی آواز آتی رہی کینالو کی طرف کو گواڑ دہشتی نہ آتی مگر مقدار میں بھی کم نہ تھی کینالو کو سامنے کے در چون سو یونانیوں نے بالہ سے رو دیشمار کا توں پلاشے ہوئے کیونکہ وہ حالانکہ غنیم اونکی زور بہت دور تھا لگا باڑہ پر بارہ چالو ہے تھو۔ پلا تیرہ پر بھی آتشباری نہایت سخت تھی جو دیشمار زیادہ نقصان سنا تبت ہوئی کیونکہ وان بالہ قابل افواج ایک دوسرے کو بہت ترسے تھے۔

سیلی اون دھا اس طرف سے بھی دو لوگ جانب ترکوں نے جس پہاڑی پر چلے گئے۔ حکم ان کو دہر انہیں بلانے لڑائی کی صورت میں جب کہ اسکی چوٹی پر سے غنیم سوچاں کرے پے سے لڑنا دہندگ برسا رہا ہو یہی صورت میں دوسرے پہاڑی میں ناکم تھا۔ اور غالباً ترکوں کو سولہ وینا بھی سنا دے کوئی فوج ایسا کرنے کی کوشش نہ کرتی لیکن غنیم کی دونوں پیشین حیرت انگیز تبت سوا سو ایک پٹان کو دوسری چٹان پر کوئی بقیہ نہیں عموماً پہاڑی پر چڑھی گئیں۔ اور گواڑ کو سخت نقصان پہنچا تھا لگا باڑہ چوٹی پر پہنچ گئیں۔ جہاں انہوں کوئی پناہ تھی جس کی وجہ سے اگر بڑھنا ناممکن ہو گیا۔ تاہم اونکی جگہ پر قائم رہ کر بارہ سوچے چھ چوک تک دشمن پر آتشباری کرتی رہیں۔ سلاشے چانچو یونانیوں نے جن کو بہت سی لک پٹان بھی تھے سب تو انوں بالہ سے لڑنے سے ترکوں کو پیچھے دیکھ کر کینالو جان توڑ کوششیں کیں۔ نہ پہلی آتشباری کی بالہ میں مسلسل اون کا قابل برداشت حدت تھی کہ ساتھ ہی بہت تھیں۔ یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ یونانی بالہ قابل دوا کر رہے ہیں۔ اور ترک ان کو مقابلہ پر تپاں جگہ پر قائم رہنے سے عاجز ہوا ہیں بہت سی یونانی سلاشہ دن کو مور چون پرست کو دڑھلوان تلخ پر بھی کی طرف دوڑ کر ہونے اور پھر دوسرے کارہ پر چڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اون کا کچھ حصہ شامی کاروں کو دریا فی نشیبوں میں جمع ہو کر جنگل کی طرف بڑھا تھا۔ باقی فوج سلیمان کو رسالوں کی طرف جو کم ان کا پیچھے لڑنے کے حاملہ تھے۔ اور نیز ترکی فہرٹن تھیمہ کی طرف پرے درپے بالہ میں چلا رہی تھی۔

پلا تیرہ کی طرف بھی آتشباری اسی حدت کو ساتھ لڑنا دہر طرف سے جاری تھی۔ اپنی بالہ ہون کی مسلسل لڑائی میں گونج رہی تھی۔ انکھیں بھی مشاہدہ کر رہی تھیں کہ یونانی بلند ترین چوٹیوں کو سیلاب کی طرح اور سچی طرف جان توڑ کر چٹانوں اور پتھروں کو بھیجے ہوئے یونانیوں کی تاب توڑ بوجھار کا بلاستقا صفت جوب دوسرے قواڑ سے پلاڑے ہیں ادیرہ صاف نظر آ رہا تھا کہ ترکی نے جو جن کام کا لڑا دھٹا ہے۔ کھیلے اسکی جمعیت بہت تھی ہوائی ہے تیرہ سیفال کی پہاڑیوں در پٹی وان کی چٹانی بلند یوں کو چھ کمزوری پٹھانوں سے فتح کرنا ایسا کام تھا جس پر تھم دہندیا روا خالہ دھڑلے بھی نہ جاسکتا تھا۔

چانچو کے ترب یونانیوں نے وزیر ویلوس لگا کون پر گولہ باری کی۔ اور کوڑے عین ترکی کی سبب خچروں کو تپتی لگاڑیوں کو بچہ چن گئے۔ یہ سامان میٹھی گرجہ کے سینار کو ترب جس نے غنیم پاشا نے ہکا کوئی جاب نہ دیا کیونکہ یونانی تو ہیں ۳ سرگز کے حاملہ پر دختوں کی نیرا وٹ میں تھیں۔ اور نیز ان کو لون سو چندان نقصان پہنچا تھا چھ بچے کو سب ترکوں کے

اپنے بیدری سکر مشرکوں کو چھوڑ کر بھاگنا اور موضع کے گرد جمع ہونا شروع کر دیا اور فوج پیدل کو وہ دستہ اور چند سوار جو انتہائی سیرت پرستانہ کی امیدیں شاخوں کی آئینہ نظر سے پہچان تصور فرمادیا اس کی طرقت آتے ہوئے دکھائی دینے لگا۔

بسیار سہ ماہیہ نہایت روانہ ہوا اس وقت تک ٹھہرا ہوا تھا۔ مگر کمال وقار اور ملکنت کے ساتھ اس دن کو گری کی حدت سخت تکلیف پہنچی تھی۔ اور کاروتوں میں تقریباً ختم ہو گئے تھے۔ لیکن پھر بھی کہیں سات بج کے قریب جا کر ترکی انڈسٹری پلازہ اور کھانا سے پھر ٹھہری۔ اور کمال باتمانہ کی اور ہتھامست کے ساتھ ریزو میاوس میں سے کرلی کو واپس لگی یونانیوں نے مستعدی کے ساتھ کوئی نتائج نہ کیا۔

ترکی بحیرہ میں سخت جہازوں کی اس پہلی لڑائی کے ترکی جرمین کہان گویا کوئی تعداد یقیناً بہت ہونی چاہی تھی۔ بہت کم دیکھ کر یقیناً کوئی طرقت تو جانچو جرمین کو اور اس کا تھی اور کھالانے مگر پلاوینہ کی عودی ڈولہ زون پرستے نہیں ساتھ لانا تاکہ ممکن نہ تھا۔ اور یہ یقینی ہے کہ وہ ان کی سوئز بحر نہایت تھکتے۔ لیکن جہازوں کی کوئی شہادت نہیں ملی کہ یونانیوں نے ان جرمین کی جہازوں کو کیا کیا اور ان کی مزید چڑھی۔ اور لازمی طور پر یہ لڑائی پید ہوتا ہے کہ جہاز جرمین کا کیا کھشہ ہو۔ دوسرے دن ہوا کی حالت رنجہ تھا اور کچھ جس طرح کے شہادت پیدا ہوتے ہیں اور خیال گذر رہے کہ ان کی جہاز جرمین کے ساتھ بھی سہل کی یا لگی ہوگا۔ ہم لڑائی کو خاتمہ تک پہنچا رہے تھے۔ مگر شہادتوں نے کہا۔ دیکھو ترکی نظام فوج کا دن کو چھوڑ کر کرلی کو جاسی ہوا۔ درصورت اور دونوں کی ایک ٹینک چھوڑ گئی ہے۔ یہ کوششانی اگرچہ بہت سی خوبیاں رکھتی ہیں مگر باطنی اور ضبط عاقلنس اور عزیز کی بہت میں داخل نہیں۔ اگر ان کو ہمارے گھوڑے پہنچا جائے تو یقیناً ہمارے بھی حال تہلجوریا کی جہاز کے دن کے یونان فوج کو ہار ہی چھوڑنا نہ مانگن گدگدن کا ہوتا ہے کہ یونانی سپاہیوں نے بلا شامل اور کھوڑوں کا ٹیڑن پر بھی تصرف کیا تھا۔

تاہم رحمت کنندہ ترکوں میں بے نتیجہ کا نام دشمن نہ تھا۔ وہ اپنی لاپرواہی اور شکاری کی پیچھے چلے جا رہے تھے کہ گویا کسی فوجی کسی فوجی ہم پر گئے تھے۔ اسرار اور دن جو جاکھ از لڑائی کرتے رہتے تھے۔ وہ سوئی ہی نہ تھی۔ یونانی اگرچہ اپنے استحکم و چون کی پناہ میں آئے تھے۔ مگر وہ ابھی طرح سے جانتے تھے کہ کارکن کی صورت میں اور چون سے ٹھکرانے میدان میں جانا پڑے گا۔ جہاں ترکوں کا مقابلہ بھی نہیں ہو سکتا۔ چونکہ ہر ترکی سپاہیوں کو شاندار اور زیور ہر امر معلوم ہے کہ باخصص جب وہ ملافت کیے ہوئے ہوں تو انہیں مطلوب کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ اس لیے ہم جہازوں کی دشمنی کی منافع غامضی پر کوئی نکتہ چینی نہیں کرتے۔ ورنہ ضرور دیکھ لائے کہ اسے اسی شام اپنے ملک کو خوب موثر کرنا اور خیمہ کل پر گھٹیکو ایہ کر لینا یا تیار کر دینا واجب تھا۔ میں میں میل تک کوئی ترکی ملک موجود نہ تھی۔ سوئس کے پاس قسم کی نسبت دیکھنے یا وہ فوج تھی جس پر بہت کم نقصان دھاوا پڑا تھا۔ اور جس سے اس کو جو صلہ خوب بڑے ہو تھو۔ یکس ازین کوڑک کی طرح نہ کہتے۔ دل اور بہت بہت نہ ہو گئے تھے تاہم اور بہت سخت نقصان پہنچا تھا۔ اور نہ سخت کوئی نہ دیکھ کر نہ تھو لیکن مدیا کو میں دیکھ چکا ہوں۔ بلکہ یہ سوئس کی تعاقب کرنے میں رہتی تھی جیسی فوج اور کھانہ تھی۔ دیکھی کے ساتھ کھلو میدان میں ترکوں پر حملہ کرنا نہایت خطرناک اور جو کھم دار کام تھا۔ اور اگر حملہ میں ناکامی ہوئی تو یہ کتنا خیر بہت بُرا ہوتا۔ ان کے ترکوں کی کباب

شیعاع اور بخوئی منظم فوج ہوتی تو تھیں کام بر گئیہ تھیں تباہ ہو جاتا۔ انجا پہلی نیزہ مورخہ ہم تھی میں اس کا حاصل نہ لگا کر یکن سو اس حرکت کے متعلق جو مدت شائع ہوئی اور اسکا آخری حصہ یہ ہے: یہ کل اکھار میں میرے نوازہ کہ مطابق یونانیوں کا حساب ہے ان نقصان ہوا پر جوہ قتل ہونے یا ایک نظر دیا گیا جب ہم اس میں تدر میں شامل ہو۔ اور ایک سویا میں زخمی ہونے۔ یہ لوگ زیادہ تر ترک انفسطری کی انتہا پر تھے ہلاک و بھرتج ہونے اور بہت ہی کم ترکی کو لون سے جنہیں ہوا اکثر تو یونانی صفوں کو مارا کرتے رہے۔ اور جو معدود و چند اندر گرے انہوں سے بہت ہی مختور ہو چکے۔ چونکہ دشمن بات کو دقت لار یا سیطرت ہتھیار چھوڑ گیا کہ نظرون تر عایب ہو گیا۔ یونانی باطلینان تھا و کل میں جنگ کی گشت کی۔ ہمارے عینہ کو ٹھوکی کی کوشش میں ترکون کو ہماری انفسطری اور اوزیر نیون کی تباہی بخش انتہا پر تھے جو ہائیون کی ڈھلان سطون پر قابض ہو تھیں سخت تھان پنچا ہو گا گندم کے کیتون کی لہمی تھان میں جا جا لائیں پڑی ہوئی تھیں جنہیں سے اکثر نے یونانی فوج کو ہلکی مددی کو کچھ حصہ سپرد ہو گئے۔ جو غانا ہا دون کو لار یا کو گا و امون سے ملے ہو گئے یونانی میسرہ پرتو و ٹیٹوسا پوتھار کی کیوری کی حملہ محض پگھلا نفعی تہا۔ کی سواروں اور دو مورچوں کو بال مقابل میں سپاہی کی عمودی ڈال پر چڑھنے کی کوشش کی۔ یونانی پائین میں کھڑا ہوا۔ اس حملہ کو دیکھتا رہا تھا۔ ان مورچوں میں دوسو سپاہی مقیم تھے۔ غینہ نے اس وقت پر جو شہادت و رسالت دیکھا کی یونانی اس کو صندل سو مسرت میں۔ مگر ترتیب ترین یونانی مورچے سے دو گار کے فاصلہ تک بہت مختور سے سلاٹج کے قہور پہاڑی سے چڑھتا زیادہ ہل ز زمین پر بھی گندم کے سر پہ کیتون میں جا جا سواروں اور گھوڑوں کی لائیں پڑی ہوئی تھیں۔ اگر یونانی سپر سلاٹج تو کل ایک تازہ دم نہ ہو سکتا۔ رہتہ ترکون کی مراجعت بجانب کئی کار بہت بند کرنے کو بھیج سکتا تھا۔ اور سطح و دہام فون جو کل کر حملہ میں شریک ہوئی تباہ یا زنی کر لیا جاتا تھی۔ سپر سالارے ایسا کیا اور سو لہکی کی فوج و وزیرت مورچوں دھندل فون میں رہنے لگے۔ یہی تھان دہ مورہ ہی تھی نیز اسکی جیسے اتنی مختور ہی تھی کہ وہ کوئی مختور شامی حرکت نہ کر سکتی تھی۔

کئی پنچتر تھیں ایسا تنگ کیا کہ زمین اور میل اور سفر کے لار یا جانے کی جگہ وہیں سونیکا غم کر یا۔ مگر ٹرہا ٹرہا کی راہیں دہس چل گئے۔ کیونکہ اس دن ہم نہایت عمدہ کھانا تیار کیے جائے گا حکم دئے تھے۔ اور ان دونوں کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ رات کی تائی کی اور شکر پر جا جا زمینوں اور بارکش جانوروں کی نظارین ملنے کی وجہ سے انہیں شکر پر بہت دیر ہو گئی تباہ دم نہ تھیں کہ قاصد سے پہلے ہم چنگو۔ اور دہی رات کو کچھ بعد لڑائی کے حالات محل میں دہم پاشا کو جاننے کے لیے نہایت شفقت کر ساقط ملے۔ اور خود غور بہ دوست ملک کر لی کو روانہ کر دی۔

مہمان نوازی عثمانی دینیولائین بتعام کر لی ایک آسودہ حال ترک کو مکان میں شب باش ہوا۔ اسکا نام حسن آندی تھا۔ اور اسکا مکان ایک خاصہ خوشنما بیگلہ تھا۔ آندی نہایت ذکی اور کاماں متونہ شخص تھا۔ نہایت ہنس مود و دن بڑے مکلف کو ساقط تھیں مہمانداری کی۔ اور حرکات یار مکان کو کر کے سیکو ایک جیسہ لڑکا بھی روادار نہ ہوا۔ نیز بہت منت حاجت کی کردہ حرکات کا خرچہ لے۔ اور کیا کافی دینی کر میں اس کے دوکر۔ دن کو بھی مختور انعام اپنے پر شکل رفاہندہ کر سکا۔ اور جو ہی صانعانہ کی غیبت میں یہ واقعہ شافہ تھا بلکہ مصلحت میں عثمانیہ قوم کے کل افراد کا یہی قدیم دستور ہے۔ وہ ہانوں کی حیثیت سے ہو کر ہمارا ملت

کرتے ہیں اور ماضی میں ایک کڑی پناہ گوارا نہیں کرتے۔

سیماں پاشا کا مذکر کوری بھی اسی مکان میں ہوا۔ وہ نیم خیمہ خانہ اور کیتھ سادہ فرنگ شخص ہے انگریزی یا فرنگی نہیں بول سکتا اور سراسر باقی جسم کو گرد و غبار سے تھپتھپھرتا تھا کھانسی سے پہلے وہ پورے پانچ منٹ ہاتھوں کو دھونا شروع کرتا اور وہ دل سا ہوتا تھا اور اس کی پناہ گواری بھی نہ تھی۔ میان خور کی جولانی طبع نے اس کی فوج ایک طرح سے نیا بنا کر رکھا۔ ہم دونوں کے علاوہ سلطان اعظم کا ایک نو عمر اور چست و چابک یاور بھی وہیں فرود کش ملے۔ وہ بھی پہنچا تھا اور بلا واسطہ پورٹو جٹھلین تھا۔ اس کو ساتھ کئی خوجران اور یورپین طرز کو سلاطین غسل دینا شروع کیا مکمل سامان تھا عثمانیہ زمین پر نہایت کوساں بالکل نادر تھریہ جلاؤں سے اس کی تکلف و سخی الامکان محض رہتے ہیں۔ ایک مقدس صورت ملا صاحب بھی موجود تھے جو فاطمہ ماکاں کو ملی ہمارا تھوڑے دن بعد علم برپا ہوئے۔ یہ اس کی علامت ہو کہ صاحب علم چ کر آیا ہے۔ ملا کو تیرہ سو سال کا ہوا تھا کہ وہ بچہ کیتھ بنظر اشتباہ دیکھ رہے تھے جب تک ہم کھڑے ہوئے اس وقت کا زیادہ حصہ اس کی ہوشیاری رہے۔ ہم یقین ہو کہ وہ ضرور میرے حق میں یا میرے برضات دعا مانگا۔ اور تھا تھوڑے روز فرنگی اٹھائیں اور جہنم میں کوئد دیکھ کر اسے گفتگو کرنے کی کوشش کی مگر وہ فرنگیوں سے ہلکا دیا تھا یہ غلبہ تھا کہ وہ ان زبانوں میں کوئی کو نہیں سمجھتا تھیں انہوں نے اس کی طرف کچھ توجہ نہ کی مگر میرے حسن آمدنی کی معرفت اس سے کھانہ میں شریک بن گئی۔ انھوں نے اس کے ارد گرد بچہ شام ہو گیا میں جلد ملا صاحب کو نفس کش نہ ہی متقلدوں کو اس کے حوت کی نظر سے دیکھتا ہوں چنانچہ اگر مجھے پوری پرائس میٹر صاحب بھی کسی غیر ملک کو بھیجا ہوں مجھے تین دنوں میں بھی اس طرح پیش آتا کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ پڑھنا اور کھانا برطانیہ کا پار کیا اور غریبوں کے لیے سب سے زیادہ ہو کھانہ میں ایک ایسا نو عمر بچہ فرنگی شریک تھا جو کھانا روفتو محض تھا جو حق پاشا کا ایک یاور تھا جو تختہ انسو کی کہ میں اس کا نام بھول گیا ہوں۔ وہ ان نہایت ہی دلی اور کمال خوش طبع انسو میں وہ ایک تھاجن شخص تھی میں ہماری ملاقات ہوئی۔

کھانا سادہ مگر با فراطہ تھاجن بران گشت اور چڑوں کی پیشہ رکابیان میں نہایت خوشنمیز میں خوب یہ مصلح ڈالایا تھا اور وہ میرے وسط میں بھی گئی تعین ہم کھانے لیکر ان کا بیون پر ٹوٹ پڑے اور جو بولی پسند خاطر ہوئی اور جو خود بخود کھانے سے ہٹ گیا اسے اٹھا اور کھانا کھا ڈالے۔ ابتدا تو ہلکا ہوتے بیٹوں کو کھانی اور شیرینی پر کھانا نہ کھاتا تھا مگر میرے پاس کچھ شکر لایا تھا توں موجود تھی جس کے ملاکوں سے سب خوب منہ پل کر نوش کیا۔

مشرقاں گمراہ اور آج کے بچے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسی رات کھڑے بدل کر زمین ار۔ یا کھڑی پر وہیں ٹوٹا اٹھ گئے مگر وہ کوئی نہ آئے جس کو چھ مچھخت تر و دپیدا ہو گیا کہ وہ کمالوں کے شرکوں پر ہیشمار وارز مہلک لوگ موجود تھے مگر چھ مچھخت پر سارے ہو کر اس کا سلیف روانہ ہو گیا۔ سپاہیوں کو انہوں نے زبردستی شریک کر لی کیونکہ چاہے تھوڑے کو دیکھ کر یہ فیج ہو رہا تھا کہ آدم پاشا نے فیصلہ کر لیا ہے کہ کوئی نہ پڑے اور شینو پر ترکوں کو نہ ہریت نہ دیکھیں خیریت کھانہ کھانے کو کمالوں کو فرنگیوں کو فرنگی کیا کہ آیا انھوں نے میری جماعت کو لڑتے دیکھا ہو مگر کرتی سے اس میل کو فاصلہ پر حیرت میں تھی پاشا نے ملا۔ ان کی کوئی کھانا

کرلی

لے میں یہ کھانا کھانے لگا کہ میں مگر اس کے ہلکے مشرف اسلام ہو یا وہی یا یہ کہ میرا رت ہو یا ان کا۔ یہ ایک شہر میں کھانا کھانے کے بعد پورے

حق پاشا نے کہا کہ انہوں نے فراموش کو شب گزشتہ لاسر کے متصل دیکھا تھا یہ سکر میں آگے بڑھا گیا۔ اور تھریا چار میل دور گیا۔ کسانوں سے ستر ماٹھری اور تیس ہجے کمال بیکاری کو ساتھ کر کے کھیت آتے نظر آگئے۔ انہوں نے میرے تردد و پریشانی کا پتہ لگنے سے بھی شکریا ادا نہ کیا بلکہ کہا تو یہ کہا ہے ہم جانتے ہی تھے ہاشا سوتے۔ کھانا نہایت لذیذ تھا خیر یہ ہو کر کھانا یا حدہہ بالکل بھول گیا تھا۔ نجات ہو کر سگئے۔ یعنی مسعودت ملنے اور کھانی کر چھوڑی تھوڑی دنگ۔

ہم سب کئی سیڑیوں روانہ ہو گئے اور تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد کئی پھولوں کے گرد چکر لگایا۔ یہ کپڑے کئی کے گردا گرد مشرق۔ جنوب مشرق اور جنوب میں نہایت مناسب و تعویذ پر قائم ہو گئے تھے۔ اور اوپر کئی ستری خوب ہوشیا تھی جب ہم پرانے دوستوں بیٹے پر زبردست پیش کے اور فطون کے پائے پر تھوڑے گرجے ہو گئے اور طرح طرح کی فنی لوٹ پھوٹانی خوجیاں و مہرور کراس و غلین پتے تلوارین و کار تو سی پٹیاں خریداری کرنے پیش کیں۔ یہ چیزیں انہیں سید جنگ سے دستیاب ہوئی تھیں۔ ماورہ جانتی تھیں کہ ایک سب سے جمع کر کے شوق جو اس وقت تک کہ بہت سی یادگارین خریدیں مگر گلستان کو وہیں جاؤ وقت اور کھانہ کثیر ہو کر بیرونی زمانہ کرتا کرتا گئے تھے یا بظاہر طور پر ضبط و نصب کر لیا۔

گشت سفر خانہ ہو کر ہم نے حق پاشا سے کئی ٹیٹیں میں جہان و قیام تھے ملاقات کی مدد کو۔ روشن چشم ہاشا نے نہایت مہمانانہ اور سادہ و خوشبین میں۔ پاشا موصوفت و قبو سے ہماری تواضع کی۔ اور انہوں نے فریاد و کراہ کو ہوا کر انہیں کے سر پر پی ٹی پی کیا۔ اس سے پہلے ہمیں نصرت نوری دوسرے دن پاشا موصوفت لایا وہیں جانیکو بیٹے کی کالری بھی پیش کی کیونکہ یہ لکھنؤ تھا۔ ہاشا نے ہاشا جب ہاگاری آئی تو بیٹے دیکھا کہ ایک مہولی تسم کی بالائی چوہ پیکاری ہے جو ذرا عمدہ قسم کا چارہ دوسرے ملا چھکارا کہنا زیادہ مناسب تھا۔ ہاشا ہم پاشا کی نوازش میں کوئی کلام نہیں۔ میں ہوا رہے ہی لگا تھا کہ ایک زمانہ گناہ جو بھی کالری میں بٹھا لیا۔ اور بچہ بھی پاشا کی کالری کی یاد آتش کرنی پڑی کہ سفر میں کیسا کام دیتی ہے۔

استکشا جمع ہم ایک ترکی استکشا فی جماعت کو ساتھ دیر میلہ اور آدھینو سیڑیوں کے نام پر دو ٹیٹیں بھی لکھیں ایک رنو دون کی پر زبردست پیش اور دوسری فوج نظام کی تھی یہ سکھوں کا قاعدہ و بری چھپا اور دھت بانہ لگے۔ ٹہیں جنہو کیلٹ اور اسکا ایک سوار بلوکلین کو متصل تھا جو بہترین کے گرد و گونہ تھی ہر مدد و ملو جاننا اچھل کر کے قریب تھا چھوٹوں کی ایک چھٹی سی جماعت جو ایک خدا اور ایک پتھان کو ماتحت تھی آگے آگے تھی ہم ان سواروں کے ساتھ تقریباً ریز و میلہ تک گئے۔

نہایت احتیاط سے آگے بڑھتے۔ سپر انجمن دسویں صنف جہان کہیں انہیں کوئی ایسا خوف نظر نہ آجیس کہ جو نہ ہم کیلئے چہن ممکن ہو سکنا تھا وہ فوراً ٹھہرتے۔ بجا نہیں ہو چھیل کر قریب ایک ٹون میں ایسوں کو دکھائی دیے جو یونانی بقیاعہ سپاہیوں کے مشابہ تھے۔ دوسروں کا ٹون کی تہوار پر تال کیلئے بھیجے گئے۔ جو طرفت ہمارے قریب تھی اور ہر کا ٹون کے گرد ایک ٹیلہ دل سی دیوڑو جی ہئی اور میں بائیں جانب ایک لگے رشتان تھا جس کی چار دیواری بہت بلند تھی۔ پتھان میں یہ لوگ رشتان بافرات میں لحدہ لکھنویوں کو ان کی

پناہ دیواریوں کو پناہ دے سکتی ہے جب کہ یہ سوار بالائے استقلال گانون کی طرح بڑھے جا رہے ہیں۔ عین نہایت تردد و کما کہ وہ بغیر رائیوں
آسکین نہ ایک میدان اولیٰ زادہ کی طرح گیا جو دیوار میں تھا۔ اور دوسرا چکر کاٹ کر گانون کی دائیں طرف تھیں ہر لحظہ یہ توقع تھی
کہ ان جانباہر سواروں پر اب گویاں برسین کہ برسین مگر کوئی گولی نہ چلی۔ یونانی معمولی گولی کے ثابست ہوئے اور ہم سید پر زور دیو
کی طرح روانہ ہو گئے۔ اور وہاں سے اگڑے ہوئے۔

سواروں کے ہتھکنڈوں سے گزریں گئے جو تندرہ صدر چکر کے دائیں ہاتھ تھوڑے جلا ہو گئے تھے۔ وہ ان چتر ہی نہیں گئی تھی بلکہ
بڑی سرگرمی کو ساتھ آتا تھا۔ یہاں تک کہ گزرتے پر معلوم ہوا کہ وہ معمولی یونانی دھتھان تھا۔ جو کہیت کی کہنی یعنی فصل میں چھپا ہوا تھا۔ یہ
خیال پہنچا کہ جاسوں تھا جس قدر اسادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے مگر اسے چھوڑ دیا گیا اور کوئی تکلیف نہ پہنچائی گئی۔

کوئی کے قریب یونانی قیامہ سپاہیوں کو کسی گانون کوٹ پڑے تھے۔ مگر انہوں نے ہتھیار کشیدہ نہیں کر کے متعلق حسب
ذیل تھری کیا۔ یہ آج صبح کو سات بجے میں ایک ٹکٹ کی جماعت ران تھیں میدان سے گزرا جنہو یونانی موضع حاجی ہی کو بالکل غالی پاتا
کیونکہ کل سپہ بہر کچاس یونانی سپاہیوں سے ان کے زور یونانی باشندوں کے ملوکہ و مقبوضہ پچاس میٹھی چھین لگے تھے۔ مگر انہوں کی
جاہلوں کے دست یونانیوں کو تاختہ مارا لے گا یا زار گرم کر رکھلے جس سپہ سالار کے دھتھان سخت غضب آلود ہو رہے ہیں اور علامہ
وادیا کر رہے ہیں کہ ہمارے ہم مذہب ہم قوم ہیں مگر ان کی نسبت بد جہاد تر اور ظالمانہ سلوک کر رہے ہیں یہی کیفیت موضع سرکائی
(چومنائی) کی تھی اس لیے ان میں ایک سو گھرنے کی آبادی ہے۔ سرکائی و دونوں طرف میدان میں گھاس خشک لکڑی ہو گرائے کاٹے اور
کرنے والا کوئی نہیں۔ حالانکہ وہ پندرہ دنوں سے قاتل و دو ہے۔ یہ موضع تھری پاشا کو ڈورین سو پانچ کیلومیٹر سے جا بجا جنوب ہے
جس میں دن ایک سو چھ کوئی ترکی فوج و دن دن میں ہوتی تھی۔ مگر ایک بھی باشندہ وہاں موجود نہ تھا۔ صرف چند بچے
پانچ تھے اور سیندر سور و دکھائی دیتے تھے۔ سور دن نے خالی مکانوں میں سیر کر رہا تھا۔ دیوانی کی وجہ یہ تھی کہ قیدی لاریا
جیجھا سے راکھ دیو گئے تھے وہ راستہ میں تھک سکی سے گذر رہے تھے۔ اور وہاں کو ہر ایک گھر کوٹ لیا تھا۔ مگر اس کے گانون کوٹ خالی
کا رتوں پر سے ہوئے تھے جس سے نہایت ہوشیار تھا کہ قیدیوں کو گانون پر مشرف ہونے کو یہ دیا تھیں کہ تھوڑی سی رطوبت کرنی
پڑی تھی۔ مگر کہیں کوئی لاش یا خون کو دیکھ دیکھائی نہ دیے جس سے خیال گذرنا ہے کہ شاید قیدیوں نے محض گانون کوٹ کی
خوشی میں کچھ ٹکٹین کی ہوں۔

حشت الملبیہ
ریزور میں یونانی سپاہیوں کی ایک جماعت تھی اور تھری نظر دیکھا۔ ایک ترک سپاہی کی لاش بری طرح
بھٹکی و بلی ہوئی ایک چوٹی کی دیہاتی گاڑی میں لے لے رہے تھے۔ یہ تقریباً جلی ہوئی تھی پڑی تھی گ
کاٹی کا بچے روشن لگتی تھی۔ اور دوسرا کھلونا ہو گاڑی اور اس کا سوار دونوں تقریباً خاکستہ ہو گئے تھے۔ سپاہی کی ٹکٹین کے
بچے جمع۔ ملاستہ تھیں اور ایک وادی کی طرف جاتی تھیں کہ کوٹ کو تھوڑے سے حصہ سے زمین اس کا غنائی سپاہی ہوتا تھا جس کا
اس کا کھٹہ پڑے۔ یہ موجود تھا۔ لیکن کسی اور جگہ پر بھی ہو جس کا نشان بجا آکر ہو جسے معدوم ہو گیا ہو۔ یہ ثابت نہ ہوا ہے

امکان سے ماہر تھا کہ اس برصغیر کے گنچے جہاں دشمن کی گئی تھی۔ لہذا وہ وقت زندہ تھا مگر جلد ترانے سے پایا ہی جانا تھا۔
یونانی جہازات کمال پاجیانہ انداز سے ترکون پر حملے کے لئے تیار تھے۔ وہ ناگفتہ بہ عالم کے ترکیب بودہ ہیں۔ اور
بالخصوص یونانی بحریہ میں جو نہایت وحشیانہ سلوک کرتے ہیں۔ ایک طرف تو انہوں نے اپنے ستر پادریغ روایت شہر کی کہ ترکون نے
بتاریخ۔ پہلے پرل جہز کے دن یونانی بحریہ کو کینیڈیہ زمرہ میں زمرہ جلا دیا تھا یہ کہیں اگر اس کی کال تردید کر دی جو یہ شخص
جھوٹ تھا۔ کینیڈیہ میں کوئی بحریہ نہ تھی اور عمارت کو اندرونی حصہ کو خفیف کو نقصان پہنچنے کے لئے متعدد غلات بالکل خیریت سے کھائی
تھی۔ اندرونی حصہ کو یہ نقصان پہنچا ہوا دیکھا گیا کہ نہ بڑا لٹ ویا گیا ہوا تھا اور اولیاء کی میرا یہ تصویرین دیواروں کے اٹھائے ہوئے
ہوئے تھے۔ بحریہ کا کل مشین جو کہ دراصل خود یونانی بیچارہ سپاہیوں نے ترکون کو زمام کو نیکیٹا ایسا کیا کہ نہ وہ نہ دیکھ سکی
سپاہیوں نے مسابک کا بہت ہی احترام کیا عزیز بڑا یہ نقصان یہ خفیف اور جزوی تھا کہ کوئی دشمن اتنے کسی کی گفایت نہ کرنا مست
ناش کو دیکھ کر ترک باغض جوں البانوی سخت غضب الود ہو گئے اور ان کے بڑے یونانیوں سے یہ کہ پورا پورا انتقام و بدلہ لینے کا
قسم اٹھائی ہے

ہم پھر اپنے پرانے کلمے یعنی مینار پر پڑھ گئے اور وہاں جو بہت جھلجھلکی ہوئی تھی اس کی کڑائی
نا تریبٹ پر نو کو دیکھتے ہوئے۔ دیکھتے تھے اور نو دن کی آدھی بیٹن کہتے ہیں جو جنگی سیڑھی جی جی
اور تار کو ریختی تھی اس سے واضح ہوتا تھا کہ جنگی یونانیوں سے کچھ ہوتا ہے جہاں بڑی سرگرمی لڑائی ہوتی ہے۔ ایک ہفتہ اندر
سپاہی جو بھول خود پر پڑ پڑنے سے تعلق رکھتا تھا۔ اور جتنے اسے کئی مختلف موقعوں پر دیکھا تھا سمجھتا تھا کہ یہ پڑ پڑنا تو نہایت خوب تھا
تو نہایت شخص تھا اور اس کو جبر سے ثابت ہوا تھا کہ وہ بہت نڈال ہو لیکن میرے خیال میں اپنے اکثر جھوٹوں کے سطح اوت کا وہ کچھ کم
مشاق و شبید تھا۔ لیکن جنگ کی سخت تشراری سے دلچ بڑا گھبراہٹ ہو اس تھا۔ اسے ہوا کہ میرے تمام ساتھی جنگ میں ہلاک ہو چکے
اور ترکون نے تمام اڈوں کو بغیر کسی دکان بھیجا ہے۔ اس نے جو یونانیوں کی نشانہ اندازی کی نسبت کوئی عمدہ رائے نہ رکھتا تھا اس سے
بڑی شہی دلانی اور کہا خاطر کھو ہمارے ساتھی بالکل بھرت ہوا۔ مگر اسے اطمینان نہ ہوا۔ اور مینار سے جلد علیحدگی کر لیا اور پھر
سلاسل اپنے ہمدم اور نو دن کو چھ کر کے جنگ میں گھس گیا جہاں ان کو پہنچنے پر تشراری پہلوت گئی ہو گئی۔

بجانب میرے دو سواروں ایک یونانی مورچہ پر لٹا دیکھ کے دشمن میں تھانہ تھی کہ وہ اس کا ساتھ دے۔ اور میں نے چھپا کر یونانی خندق
سے ٹھہر کر اس کے فاصلہ کا پتہ لیا اور اس کو جب وہ اپنے چور تو سر پہرے سے عیاں ہو گیا پھر دشمنوں (آگ برسانی شروع کر دی جس سے دیکھ کر اس کا
کو خیال گذر کہ بہادر البانوی تباہ ہو گئے نصف البانوی زمین پر گر پڑے اور باقی دامن بائیں پسپا ہو گئے۔ اور بشتا زیادہ حیا کا
آگ بڑھنے لگا۔ جو جگہ تھی۔ اس کی نسبت قیاس کیا گیا کہ وہ ہلاک یا زخمی ہو گئے ہیں۔ مگر ان میں وہ کلیتہً ہلے ہو کر اپنے ساتھیوں کے
ساتھ پیچھے ہٹ کر گئے۔ اور انہیں بڑا ہوتے دیکھ کر ہمیں حیا اور کمال خوشی ہوئی۔ وہ پہلے بندہ زمین سرگرمیوں کے زمین پر پڑے یونانی
گو میوں کو ایک بھی زخمی یا شہید نہ ہوا تھا۔ اس میں حرکت میں البانویوں نے نو دن میں سرگراں کر دیا۔ اور یونانی اور جہاں پھر کر کے

و میکا جلتے ہوئے انکی فوج کا کچھ بگڑ گیا۔ اور جیسا کہ طینی کا تقاضا بھی ضرور کرنا لیا۔ مزید یہ کہ، اپریل کی آخر سے جب کہ روسکی نے نیم کے بریگیڈ کو نقصان کثیر کے ساتھ سپاکا تھا تو انکی مینڈی فوج کو جو بھی بہت بڑھ کر تھوڑے جزل روسکی قابل سپاہی ہے۔ وہ شک و سناستقام کو منتخب کر کے اُسکو مضبوط و دور پر بند کر لیا۔ اور اپنے سپاہیوں میں جو حملہ و زات پیدا کر دینا اچھی طرح سے جانتا تھا۔ سر شیلڈ لکھتے ہیں بین پہلو کہ چکا ہون کہ نہریت کو دوسرے ہی دن ملا بھیج دیا کہ سنی کو لاریہ جو زیر دست ملک کر لی ہو گئی تھی آئندہ دنوں میں بھی رنوطون کی کئی پٹینیں بطور ملک بھیج دیں۔ اور وہ نئی تھک تھی کو راپس، انہرادی ہو گئے۔

یونانی خطہ لغت بڑھ و دوسرے رسالہ تک تقریباتیں میل کی بنائی ہیں پھیلا، اور تھائیہ خطہ دراصل ملوہ لائن تھی جب تک یونانی سپر سھرت رہی اور کو آمد و رفت میں بہت آسانی و سہولت رہی بعد میں شرم کا دباؤ زیادہ ہوتا وہ فوراً اسطون کا بھیج سکتے تھے۔ اپریل کی اڑائی میں جتنے کئی ٹرینیں فرسالتے و شینو نو میں لاتی بھیجی تھیں۔ اس مرتبہ دم پاشانے و شینو و دوسرے سال پر ایک ساتھ حملہ کر دیا کہ ہم تاکہ اگر یونانی اس لائن کو نہ چھوڑیں تو دونوں میں سے کسی ایک موقع پر کھائیابی ہو جائیے دوسرے موقع کو باز کو پھٹ دیا جاوے چنانچہ پاشا و موصوف زین و ڈورن دوم سوم و چارم لاریہ کو جنوب و فرسالت کی طرف روانہ کر دیے اور ایک ڈورن تیخالو کا دوسرے کی طرف بڑھا سالواتان ڈورن جو بھی جمع ہو تھا الا حد سے جنوب میں آگیا اور ایک کثیر تعداد فوج جو اس سے بجانب جنوب میں میل کو فاصلہ پڑا تھا ملین تقیم تھی تریالہ و فرسالت کی طرف روانہ ہو گئی۔

بقول ملوہ شرم شینو تھی پاشا سے ملے کہ کیا تھا کہ سوڈو ڈورن (زیر کمان مرنج) اسے مرکزی حلقہ میں رو دیکھا اور تھائی پاشا کا چٹا ڈورن ہتھیاری سپر پراوکی بھیجی کر کے گا۔ و شینو میں یونانیوں کی پوزیشن کو طبعاً ہی نہایت محفوظ تھی بلکہ روسکی نے سوچو و فرسالتے اور بھی حکم کر لیا ہوا تھا یہ پوزیشن ز جانب سپر و شینو سیفالو کی پہاڑی سے شروع ہو کر بجانب پلاوڈت کی عمودی چٹانوں کے پھیل کر طول میں پھیلی ہوئی تھی روسکی نے اپنی پندرہ ہزار سپاہ کی حفاظت کیلئے اور بچے سوچو جو نائیر تھے جو دیون کی گردنوں کے برابر تھے۔ اور پلاوڈت پر چھ پہاڑی تو بین غصب کر دی تھیں۔ پلاوڈت و شینو سیفالو کی درمیانی پست پہاڑیاں جو تدریجاً ہی پورکی شکل کی تھیں مصطفیٰ مورچن اور درمیانوں کو محفوظ اور ایسی حکم کر لیں تھیں کہ سائنس کی طرف سے ان پر نقصان کثیرا و بڑھائے بغیر مل نہیں ہو سکتا تھا سرنگھمنے و شینو کی دوسری لڑائی کو حالات بہت جمل گئی تھیں۔ حالانکہ یہ محارب کی سخت ترین لڑائی رہی تھی لیکن لڑائیوں میں سے ایک تھی۔

ترکوں نے محاربتیں پہلے سپر تھائی کر کے کوچ کیا پلاوڈت ز کرین مناسب سمجھا تاکہ تھائی کا ڈورن شینو سیفالو کے گرد و کچھ برابر پشیدی کر کے یونانیوں کو سپر کو آٹ دیو سے بخود اسروسکی کی فوج کو مشرق کی طرف بٹا دے اور بشرط اسکان عقب میں بھیج دے نہ کو کٹ لڑتے تھے بلکہ وہ سب ٹھہر گئے مگر شرف جزل جزی کی لڑائی ہوئی یونانیوں نے اس میں فتح نہ ہو سکا وہ اسے کیا شاہراہ اس کو ترک ہوئی اسے مدد بھیج کر شینو سپر تھائی کر کے کوچ کیا۔

دوسری کو تھی پاشا کی فوج یونانی قلب کو سپر و کی طرف بڑھا اور ٹھہر ہار سپر فوج اور پانچ ہزار یونانی سپر فوج کے مقابل

صفہ کہ کہیں آشباری نورالرحمت نہایت ہی سخت تھی۔ انگریزی جہاز آٹھ کمانڈر کہستان کھم یونانیوں کو سب ہی اگلے مورچوں میں
 تھا۔ اس فرم میں ذکر کیا کہ یہ قیاس میں نہیں آسکتا کہ کہیں اس مزادہ سخت کوئی آشباری ہو سکتی ہے۔ یا کوئی فرج اس میں زیادہ
 وبسات دکھائی ہے جو ترکوں نے مشرقی کے متوجہ پر دکھائی بہم اس دن بندرہ و زمین ایک یونانی جنگی جہاز میں نظر بند تھے۔
 اور ان کے سیکر سارے چار بجے تک لڑائی کا شور و غوغا سنتے رہے تھے۔ اس میں مزادہ ہیسب گج کو لو کہ کہیں قیاس میں نہیں آسکتی
 گوکہ باری ہی نہایت سخت اور مسلسل رہتی، بلکہ پہلی آشباری بھی غصہ ماری تھی۔ میلان جنگ سے متعلق فرج و نصرت کو پرست
 چل رہے تھے جن میں یونانی جوڑے نہ سہاڑے تھے۔ سوشکی نے خبر دی کہ وہ عینی نہ کوں کے ساتھ تھوڑے جھڑپوں کو سب ایک کھیم کو نہایت نقصان
 پہنچا یا ہیسے سپاہی دشمن کو خون میں تیرہ سپہ ہرن لگا کر اس کی کیفیت یہ دی کہ جب دشمن کی شام کو لڑائی بند ہوئی تو اس وقت تک کہ
 نے یونانیوں کو مورچوں کی دو قطاریں فتح کر لی ہوئی تھیں۔ اور تھوڑے ہی وقت کے بعد صرف چار سو گن کے کھیم سارے یونانی مورچوں کی کل
 چار قطاریں تھیں۔ ان یہ درست ہو کہ دشمن کی لڑائی میں یونانیوں کا چند ان اشیاء و نعمت ان نہ ہوا جس کی عکس ترکوں یا کھیموں
 ابائیوں کو جو حملہ کنندہ طریق تھو بہت نقصان پہنچا۔ یونانیوں کو مایہ نوسو زیادہ قتل و جرح نہ ہوئے۔ اور سرحد میں بھی کوئی کھیم
 کو چھوڑ کر کھیم جنوب ٹائیسوس کی طرف مڑ گیا۔ اسے اس کا ٹیکہ ٹیو راجہ کا حکم پہنچا تھا۔ لیکن ان کے حکم کو بھی پہنچا تو بھی فرسارہ کے
 فتح ہو جانے اور باقی یونان کو چھوڑ دو کوں کو کھٹ جانے کہ یہ جو مورچوں کی کھیم ضروری ہو گئی تھی مگر وہ ڈیڑھ گھنٹہ رہا تو ترکوں
 سے بڑھ کر اسے حاضرین آیتے اس اور مورچوں کا قابل تعریف انتظام کیا کیسیط کی بے ترتیبی نہ ہونے پائی اس کا کھیم و نہ نہ ہوا مگر انتظام
 کے ساتھ ترکوں کے مقابلہ پر قائم رہا۔ اور سطح ترکوں کو سوشکی کی فوج کی روانگی سے ہم گشت ہوتا کہ علم نہ ہو کہ ان کا دشمن پرچہ سے
 نکلا گیا ہے یہ دھڑے بڑی کی رات تک پٹا کھینچ کر سیریناک بند یونان پر قابض رہا۔ پہرات کو وقت دور جا کر دان میں حصاروں پر لایا
 چلا گیا۔ آدھم شاہ دشمن کو نہ سالہ سے ڈیڑھ سو پہنچے۔ مہم پاشا تملیلو وین لیکہ دشمن کو پہلی اور ان کی شامل شرقی جانب پر ہوا۔
 دھڑکے قریب پہنچا۔ جہاں غنیمت کی کوئی مستقل محبت نہ پانے پر وہ ڈیڑھ سو اور دان سے نہ سالہ کو کھٹ گیا یہ ڈیڑھ سو ترکوں کو
 معرکہ میں شریک ہوا تھا۔

و لو ملین اضطرار بھینبی
 درینولا وولو (دلوں میں) نیک نیک تشریف مستولی ہو رہی تھی۔ یونانی سپاہ اور بیکوٹے اور
 دھڑکی کو دھڑے ڈھینڈ (ڈھینڈ) اور ڈھینڈ سے بندرگاہ میں لگا مارا نفل ہوتے ہوئے تھے جہاں
 سلاہ نہ ہوئے۔ اسپین کئی دفعہ دھڑکی شمشیر ہوتی جس میں غیر فوجی آبادی بالخصوص عورتوں بچوں اور جرحین کو بہت نقصان پہنچا
 دھڑکی کو انگریزی تو فصل رٹرکرن اور جھوسورن ملاقات بائیکا کہ دو ملین سخت بھینبی پھیل رہی ہے۔ اور بھینبی فوجیں کی تو کوں
 کو شہر کی طرف بڑھنے پر سخت مشکلات پیدا ہوئی کہ اندر بیٹھیں۔ ان کے اطراف آگ اور دوسری طرف پانی ہو گا۔ بھینبی کی طرف یونانی جنگی جہاز
 بند گاہ میں سرحدوں کو اور دوسری طرف شہر میں راتوں دھڑے ہو۔
 سپہ مشرکین کو دشمنی دلائی کہ ترک سپاہ کمال خوش اطرا ہے اس سے شہر دان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی پھر لے

نصیحت کی کہ جو بیڑا اسی ختم ہوئے ہم پاشا کو پاس لے کر بھیجا اور نئی ترکی بیڑے کو ارٹری شاف اور نظام سپاہ کی حفاظت کا
کی اچھا کیجئے تو غلاموں نے اس غورہ کو پسند کیا اور مہمیشی کو علی الصبح ویشیٹور وادہ ہو گئے جہاں مشیروں کی شفقت پیش آئے
اور حفاظت طلبہ کا نظام کرنے کا وعدہ کیا چنانچہ اور ایک کو دلو پر تیرفہ کر نیکی لیکو ویشیٹور وادہ ایک سالہ دیکر نے بعد روزہ
کر دیا اور ایک ہفتہ مالی شہر کی طرف یہ اعلان بھیج دیا کہ اگر آدمیوں نے بلا مقابلہ طاعت قبول کی تو آدمیوں کو مال کی حفاظت
کی جائے گی تاہم ایک ذرا اعلان نہ کر تو شہر داروں کے جم غفیر کو باز بند پڑ کر سنا یا جوئے سنتی وہی بلوغ ہو گئے اور سلطان اعظم
کی درباری عمر کیلئے زور شور سے سرسے لگائے۔

دو مہینہ ترکوں کو داخلہ حالات میں مشیروں کی بنیاد دیکھ کر پیرہ مین تحریر کیے مین جن لوگوں نے موجودہ مہمیں لکھی
ہے وہ آسانی بھی کچھ تھیں کہ مشرور صوفی نوبی تحریر مین سائنہ کو بالکل دخل نہیں دیا۔ اوکایاں ہے کہ یونانی باشندہ جو محب سہار
تھے جس قدر بھاگ سکے وہ بھاگ گئے ہوسے پھر بھی بازار مین درویشیہ رازان و ترمان باشندوں کی صفوں میں نہیں
تعمین جن کو یہی قہقہے کہ میں اب ایک آن کہ ہاں مین ترک داخل ہوتے ہی سب کو تہ تیغ کر دین گے بعض فاضل سہوئے کیلئے
ترکیوں یا مین بہن لی ہوئی تعمین اور حسیا نوک داخل ہو تو دیکھا نہ تو سیرک طرح سلام کا لانے کیلئے اور کون مہمیں آگیا
سہارنگی مین یہ یاد دہا کہ ترک کی ٹوپی سر سے نہیں اٹھاتے کئی ہمارے گھوڑوں کو تھام رہے تھے ڈرتے آئے مدھلکے یا
کے ساتھ تعمین نامہ لکھا۔ دو دنوں اور ایک سو شہر مین داخل اور پیر منظر ہونے لگے باشندے بانگ رہے اختہ اس حاکم اندہ جماعت
بیکران کو پیچھے پیچھے ٹون مال کی طرف چل پڑے۔ اٹالی شہر اپنے خور و ہر ہونے کے کچھ حصہ مکہ بنا بنا بطرہ ل عامت کی تاویز
پر دستخط کر کے اپنے شہر کا کوئی رکن و دستیار ہو سکا تاہم ایک غورہ لکھا۔ اور گئے دستاویز پر دستخط کر دیے جبکہ بعد سلطان کا ہونے
جہر کہ مین کہے ہو کر اعلان کرویا کہ مین سپہ و سلامت و باشندوں کی جلا شہا بعد از عید کمال حفاظت کی گئی اور کچھ مہمیں
اور دہشت زدہ یونانیوں مین پھر از سر نو جان چڑ گئی۔ اور وہ عثمانیہ رحم و کرم سے چاہے خوش ہوئے کہ میا خستہ سلطان اعظم کی دربار
عمر از ویداد اقبال کیلئے نعرے مار لگ گئے۔ اور وہی یونانی جو کچھ وقت ذات شوکت سات کو خاتمہ رسالہ کہہ رہے تھے اب صدق
دلیجو اس کو اپنے دعائیں کر رہے تھے۔

تو نعلوں کو تھوڑا سا آٹا لکھو اور اندیشہ تھا کہ ہمیں یونانی بہا ترکوں کے داخل ہونے پر گورہ باری نہ خیر مین گئے
میرا بہت قدیم امیر العرشا ٹیلیوٹا مین یہ تو فتنہ کا چند ترکوں کو نقصان پہنچانے کی توقع پر ایک یونانی شہر کو برہادر دیا۔ و
اوتیہ نامہ مین روس کو روانہ ہو گیا۔ ترکی سپاہ کا چلن دیکر مقامات کی طرح و ویشیٹور مین قابل توفیق رہا۔ اور وادہ ویشیٹور سے ترکوں کو
سامان حرب رسد کی وافر قدروں کو علاوہ چھ تو فتنہ مین ملین۔ یہاں و ویشیٹور پہلی مرتبہ یونانیوں نے اسی چیزوں کو
جو فتنہ کے کارآمد ہو سکتی تھیں سمجھ کر تلف کیا تاہم مین نے بری دیکھ کر رتی سلسلوں کو کاٹ دیا اور کوٹھوڑا اور کچھ کوٹھوڑے
سلحہ ملے اور کچھ جڑ ویشیٹور مین شریف ناگو۔ اور یہاں تک شعل کی بھیجی سلطان ولایت کو اجازت مین شائع کئے۔

ویشنو کی عسکری لڑائی کے درست حالات معلوم کرنا کتنی مشکل کام ہے۔ اس کی کیفیت سب سے تیز ترین پرانی مینٹو فصل مندرجہ
رائے راجن کی کے نام لگانے جو یونانی فوج کے ساتھ تھا تحریکی ہے جس میں انہیں مجبور کر دیا جاتا ہے۔

یہ ترکی حلقہ پہاڑی کا راڈاؤن کے شمال مغربی جانب پر شروع ہوا۔ یہ پہاڑی موضع ویشنو کے عین اوپر واقع ہے۔ ترکوں نے ایک
پہاڑی پر جہان کو کاڈاؤن کیسے تھڑ ز زمین تھی ایک کوسہ بڑی انھیں کی ہوئی تھی اور اوپر نوائیون نے تنہا کھڑے رہ کر یہی
بڑی قیام کی ہوئی تھی لڑائی کی ابتداء ابن دونوں باتریوں نے کی۔ اور تھڑی ہی دیر میں یہ موضع ہو گیا کہ ترکوں نے حاجی میسے
یونانی پوزیشن پر اور ریڈ میل سے داوی ویشنو راؤس درہ پر جو دو لکھ طوفان تھا۔ جملہ کرینکا ارادہ ترک کے اب یونانی سپہ سالار
یونانی سپہ سالار نے اس کے اور یونانیوں کو ایک ٹن سے دوسری طوفان حسب ضرورت فوج بھیج دینے کے قابل نہ چھوڑنے اور بلوچان کو
بتام اور اپنا نقطہ کرینکا اور ایک ہے۔

اس جدید نقشہ حکم کی وجہ سے قبل ترکوں کی کوچی عین کاغذ شمال سے شمال مغرب رو کر اپنا پڑا۔ یہ کام دن سے پہلے پہلے کیا
گیا۔ کاڈاؤن پہاڑی اور تھڑ بنیوں کی یونانی باتریوں نے حسب محول قابل تعریف کام دیا۔ اور ترکوں کو ویشنو کی طرف
آگے نہ بڑھنے دیا۔

ایک اور دو بجے درمیان ترک فوج پیدل کاڈاؤن پر حملہ کر کے بے پنی طرف کی بلندیوں کو آگے بڑھی اور یونانیوں پر
شروع کی جبکہ یونانی فوج پیدل نے ترکی بڑی جواب دیا۔ گولہ باری خوب دیر تھی کہ بارش ٹپ سے شروع ہو گئی۔ اور ترکوں کی باکی
سے فائدہ اٹھا کر آگے بڑھے۔ مگر یونانی پیدل فوج بارش میں بھی لڑ رہا تھا۔ بارش میں چلتی رہی بارش کو تھپنے پر یہ غلط فہمی کہ ترکی
حملہ کیے ہیں آپس میں اس یونانی پیدل فوج کی صف بندی مغلطوں کیلئے ڈھنگ لگ گئی چند مجبور ہو کر دست ہو گئی اور سپاہی بھی چھوٹ کر گرے
افسروں نے ان کو پھر باوجود نہ کیا۔ اور رات باری ملا وقت آئی زود سے ہوتی رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ترک ایک سرے کو دوسرے
سبک پھا کر دوڑ گئے۔

دوسرے قریب ترکوں کا غالباً تیسرا حملہ پکڑی یونانی فوج میں اس وقت یہ مشہور ہوا تھا کہ غازی عثمان پانچا ترکوں کا کمانڈر
ہیں۔ یہ ایک بہادر سپہ سالار ہے جس کا ہر جہت پر نظر آتا ہے۔ جہاں وہ یونانی سپہ سالاروں کے ساتھ تھا۔ ان کے چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں اور
ترفعہ پر حملہ کر کے یہی جیت کر فاتحہ کا زور سے صحت صف میں لگا کر لڑے۔ ترکوں کے پاس پانچ تھوڑا سا ماراؤں کی بڑی فوج تھی
کام نہایت اہم ان کی پیدل فوج قابل تعریف فاتحہ سے بڑھ کر بڑھ چلائی۔ فاتحہ منوں میں تھوڑا سا آگے بڑھی آئی لیکن ان کی آتشیں
بائیکل کی تھی۔ مگر یہ کہ بلوچی میں کوئی جاکر یونانی فوج سے میدان میں۔ مگر یہ میں ان فوجوں پر یونانیوں کے دوسری اور
آخر میں جیت کر یہاں تک ثابت قدمی کو ساتھ اپنے منہ پر قائم کیا کہ بڑھ کر بڑھ چلائی۔ میں جیت کر صحت کی دفعہ لگا گئی۔ اور یونانی
ترجما بھی قابل تعریف کام دیا تھا۔ اس کا گولہ کو بعد گھرے ترکی صف میں گرہ تھے اس جہاں کہ ان کے ترکوں کی فوج کے
چھوٹے گولہ اور تازہ ملک اور اسے ہو کر یونانی ہاتھوں اور گولوں کی اندھا دھند بارش ہو کر کل پہاڑوں تک شامہ طریق ہو کر

لیکن اس بار ضرر بھی ان کو پہلے لگ جاتا اور پھر نفوس کھا کھا پیچھے ہٹ جاتا۔ سپاہیوں کی سطحیں مردوں اور زخمیوں سے پر لگ گئیں۔ بڑوں نے دھڑ بڑھتوں کی ملک پٹیم جانے پر پھر تیسری مرتبہ کالو اداؤں اور ریشموں کی متعلقہ پست سپاہیوں کے سلسلہ پر جڑنا دیا۔ حکام کی جہاز اس وقت کی دوسرے سکٹیلیٹس بنا ہو اپنی فوجیں برق و دش پھرتی سے دہرا دہر چکر لگا رہا تھا۔ اور نئے سپاہیوں کو ان کی زندگیوں کو کارنامے یاد دلانا کہ یہ کہ بصر حاضر و تہم خرمی و دم تک ملوث ہیں اور جیت کھٹنے کی مقدس سرزمین ان کو خون سے چھرا رہا ہو جانے والا ہے۔ ہاتھ نہ اٹھائیں۔ یہ ان الفاظ جادو کا کام کھٹے سپاہیوں میں نے اٹھائے۔ انہما جوش بھر گیا۔ اور باتا جادو بتیقا مدد مل سپاہی حتیٰ کہ غیر مصافی لوگ بھی زخمیوں کو خوب غصہ بھی سپرد کر تو کی تو پہن کی عملیے کی گواہی کی حال اور غم نہایت تھری اور استقلال کو ساتھ ہی نوزدین کھینچتے کیلئے جوش بھر گئے۔

بالآخر یونانی سفینیں سب اتر کر کون پرچند باہرین چلائیکے بعد مورچوں کی پناہ سے باہر نکل آئیں اور دیشیاڑ پر خوشی منغمہ
پر عمار کر دیا جس پر محمد جبر کلنو تر کون کے قوم کو لگاتے لگے پھر وہ اپنی طرف کی سپاری مسلحوں کی پناہ مانیں کیلئے اور ترتیبی کے ساتھ پھر
ہٹ گئے اور یونانیوں کو اس مرکز میں شاندار فتح نصیب ہوئی معنون کاغذ بدلتے کے باوجود اور حالانکہ دشمن کی تعداد فائق اور ان کی لڑائی
تھی یونانی فساد کے وقت برابر بربر قوم پر یہ سترد عاقبت شصت تھی ترک دین بھوک لڑائی میں ان کو کسی جگہ سے پھر نہ ہٹائے تھے اور
فرین لڑائی پر یہ جیتے ہوئے تھے کہ اگر لڑت نہ پڑ جاتی تو وہ ابھی بس کرتے تھے لکن اسے اس کا اس حکم دے کر منتخب کر کے نصف فانی
قابلیت کا لال غوث ویدیا بکریو یونانیوں کی غوث بھی رکھ لی سفر چہ لڑاں اس موکر میں یونانیوں نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ کمزور
اسلحہ دے کر کیا ہی سہا اوصاف موجود ہیں اور کہ اگر اسے قابل ہوں تو وہ بھولگی و شجاعت لڑے گئے ہیں جزل سوسلکی کو اچھے طرح سے
مسلحہ تھا کہ تر کون لڑ بھی اوکی خلاصی نہیں کی چنانچہ ان کو اپنی پوزیشن کو ترک کام کیلئے لگے لکن کی دھڑکت کر دی نور تین لڑتھان کا
نڈا زہ رکھنا سروسٹ نامکن ہو

ہستی کے سرور کو مستحق آئی نامزدگانے حبیبیل حرم پر کیا جو دوسرے دن پہرہ تنہا جو سے لڑائی شروع ہو گئی مسیح کی نورانی روشنی میں
میدان جنگ کا نظارہ کمال و نزدیک تھا۔ پائین میں پست پیادہ ٹیون سے محیط دور میدان موجود تھا جس کی طرف شمالی جانب جہان رُہ
تھیں لی کے میدانِ عظیم سے متصل ہوتا ہے۔ پہاڑوں کو عالی مقام اور افق میں جھیل ترلہ کا درخان پانی اور کردہ آدیس کی بے بن پوش
چوٹیاں چمک رہی تھیں۔

مکارا داتون کوشمال مغرب میں بارہ چودہ ہزار ترک پہاڑیوں کو ایک سلسلہ بدرقا بطرس تھوڑا ایک کوہی باری بلند ترین چوٹی پر لڑا ایک سیرانی باری اولیٹنو کو مشرق میں ایک سلاو پہاڑی کی چوٹی پر نصب تھی سلسلہ کارا داتون چتر سالہ کی شکر جس کی سنوئی جانب کی زمین ہے یعنی افغنی صوف اڑوٹی اور اولیٹو سے اوپر کی سطح مشرق پر سیرانی توپوں کی ایک باری نصب تھی اس پر پڑنے اور شکر کی باجھ کے میدان کو درمیان کی تین چوٹیں پر کھڑی تھیں اور اندیشے سے مشرق کی طرف کو میدان میں ایک بڑی تانی میرانی باری نصب تھی توچک کے بلکے سیر کو صحت تصدق پہنچا تو ہر حال کارا داتون اور مادیدہ نکال کر درمیان وادی کو روانہ ہو چرہ باری وغیرہ تھیں وہ باریت اکیم ہرینا

نصرتی ہزاران جو محنت و مشاغل کو بھارت کے لئے وقف کر کے اپنی تمام دولتیں اور زمینیں بھارت کے لئے وقف کر دیں۔ ان کے ناموں کی فہرست درج ذیل ہے:

کی راجہ جہل تھوٹکی اپنے جدیہ میسرہ کی جو حکوٹک پنچا دی تھی۔ اور انکی افشڑی نے پشتیدی کر کے کاراؤن کے کلارون کی چوٹی اور انکی میدان کیلٹ کی مینی مشرقی جانب پڑھ کر لیا تھا۔

یہ ترکون نے سب کو اول سطح مرتفع والی یونانی باتری پر حملہ کیا۔ یہاں چھ سو نو بجے ملت تیزی کو ساتھ گور بارہی ہوتی رہی۔ دیر پا ترک فوج پیدل نے کیواری کی اتر میں میدان کی جانب یونانی میسن پر حملہ شروع کر دیا۔ آٹھ ترک افشڑی نے اون یونانی حصوں پر چڑھ کر سے دو پرتین پشتیدی حملہ کیا ترکون کی ایک کواہی باتری فاصلہ پر ایک بلند چٹائی پر تھی۔ اور ایک میدانی باتری میدان کیون کی مہتر سے ڈال پڑھت تھی۔ ان دونوں افشڑی کو حملہ میں مدد دی۔ مگر یونانی افشڑی نے جو کارہ کر شپتہ تھی اور گارڈن مشرق کیلٹ کی باتری فوج ترکون پر خوفناک آگ برسا رہی تھی اس حملہ کو نہایت ہماردی کر ساتھ سپکا دیا۔

لیگیا اور بارہ کے درمیان ترکون نے یونانی میسرہ کو قلعہ کو قطع کرنے کیے تھوڑا عرصہ یہاں تک ایک کارہ پر اور یونانی آگ کے بمقابل ایک پہاڑی پر تابض تھوڑا دور دونوں کے درمیان ایک بجے تک گھاٹی مائل تھی۔ ترکی میسن کی باتری نے یونانی افشڑی کی پیرس کو نیکیے سختی کے ساتھ گور بارہی کی گرا کر گروے اور گروے اور جو صفین گروے اور فین میں بہت کم کیے۔ لیکن دیر پا یونانی افشڑی نے خوب نشانہ باندہ باندہ کر بائیں چلانے سے ترکی حصوں کو چھلنی بنا دیا۔ اور اوپر سطح مرتفع والی یونانی باتری نے اور بھی تباہی برپا کر دی۔

دوسرا بارہ ترک افشڑی مقابل کی پہاڑی پر کی یونانی پندیشن پر حملہ کر کے لیے اپنے مورچوں سے گہائی میں داخل ہوئی۔ مگر یونانیوں کی ریلھی آشوری نے انکی حصوں کو پر گندہ کر دیا۔ اور انکی بعد دیکھے چار گونوں نے عین انہو میں گر کر خنکا بر باد دی۔ اور انکی اقامت پھر اس نا کر کیلٹ جو کارہ سو پرے تھا۔ اور جہاں وہ پہنچتا بعض تھوڑے جیسے ہٹ گئے۔ بارہ اور ایک کو درمیان ایک سو سو دوسرے سرے تک تقابری ہرج مہج پڑ گئی۔ مگر سوائے پھر مینہ دیمیر پر لگی زد و خورد سے شروع ہو گئی۔ میسرہ کی طرف سے ترک والی یونانی باتری نے دو گروے (پینک) ایک ترک کواہی کو خانوش کر دیا جس کی دو توپیں ان گونوں کو ایک تھوڑے ٹوٹے ہوئے ترکون نے اولی سے لکھ چمچ جانے پر کاراؤن کی مشرقی جانب لگا کر دیکھ کاٹ کر یونانی میسرہ پڑھنے کے ساتھ حملہ کیا۔ فوراً دیر پا کے لائن کیلٹ جیسے۔ تاکہ آٹھ ترکون ترک افشڑی شاندار استقلال و ثبات سے سپاہی ڈالمان چیر نیون کی طرح چڑھ آئی۔ جہاں کو اونے یونانی سر مشقی پہلی صف کی چوٹی پر کاراؤن سو دو کواہی توپیں چھین لین۔ مگر یونانیوں کی دوسری صف نے اپنی توجہ پر قائم رکھ کر ترکون کو مزید پشتیدی سے روک دیا۔ جو ایک معنی باتری کی مدد سے جو بائیں نظروں سے اوجھل تھی۔ یونانی میسرہ کو سینٹ جارج کو ارب خاند کیلٹ ہٹا دینا اور جہل تھوٹکی کے ڈوٹرین کو زلاؤ ڈوٹرین سے جدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ دو کواہی میسرہ کے مشرقی حصہ کے سوا کل صف پر آتشباری بند ہو گئی۔ اس صف میں کی کواہی بائیں چھین رہی تھی۔ ترکوں کی اٹھنے والے ایک کاراؤن والی مشرق کی جس کو کیے غائب وہ سارا دن تیلدی کرتا تھا۔

یونانی اور یہ دو غار کی چوٹی پر جو درہ دو کے وائی مشرقی جانب ہی چھلے۔ وہاں سے ترکوں کو مذکورہ کئی ہاتھوں کی

جیل توڑ کے ساحل کو رابر سرپٹ گھوڑے وٹھائے جازو کیا۔ اوکو وائین ہفتہ روزانہ نین کی سیدنی پرنٹن کیطرت توپ خانہ کی کئی قطار بڑھ رہی تھی۔ ادھر منہج حاجی سیلی ویر پائرون کے درمیانی علاقوں سے ترکی انٹری کے کالم عزم باجھم کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔

دو تین کچھ ترکی توپ خانہ نے منہج ویر وٹھلو کے دشمنوں کو الگ کھیل میدان میں قائم ہو کر نانی قلب پر جو وٹھلو اور وٹھلو کے درمیانی میدان میں تھا گولہ باری شروع کر دی۔ مارچینے انہر معلوم ہو گیا کہ توپخانہ زمین گران ورن توپین بھی ٹان ل میں مٹا گیا۔ یہ وہی حصین جو ترکوں کو لار بیان ملی تھیں۔ بان توپوں سے انہوں نے یونانی پوزیشن کے شمالی حصہ میں خونخاک تباہی برپا کر دی۔ پانچ بجے یونانی باجرون کا گولہ بامد ورتوب الاختتام ہو گیا جس پر نرل امرنکی نے حکم دیدیا کہ توپخانہ کا حصہ کثیر بندیکہ وٹھلو کی طرف بٹا دیا جائے۔ اس حکم کی تعمیل کے دوران میں ترکوں نے بڑی توپوں سے سیلے سے زیادہ تیزی و سرعت کے ساتھ گولے برسائے شروع کر دی۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد منہج وٹھلو اور نیز منہجی جانب کراروں پر تقابض ہوتا ملن ہو گیا کچھ حصہ بعد ترکوں نے شمال اور جنوب کیطرت سے نہایت مروانہ پیش قدمی کی۔ اور ساتھ ساتھ کچھ وٹھلو پر تقابض ہو کر اسے آگ لگا دی۔ یہ سب کچھ لڑا دیا۔ اور وٹھلو فرسار لائن کو کاٹ دیا۔

یونانی فوج کا کل طور پر نہایت یاب ہوتی اور وٹھلو کی طوت جانے والا باہری درہ ترکوں کیطرت کو کل کھل گیا۔ یہ کیطرت یونانیوں نے پنا توپخانہ سے پہلے ہی ہٹا کر شروع کر دیا تھا۔ آدھیک پوری سیدنی انہی اور نیز منہج کے ہی توپین نہایت دور و کچھ کچھ جہان انکو جو مچگی جہازوں پر جمند بین جو کچھ جڑا دیا گیا۔ رات منہج تیار کی تھی نہرجت کندگان کی سہولت وراشتائی کیطرت میدان کی اطراف پر اور وٹھلوں کو دیکھتے تھے جس سے شکر کا چہرے رہنے میں بڑی مدد ملی۔ بارہ بجے زیادہ توپین کچھ چھوڑ دی گئیں۔ باجرون نے حصین لینے۔

بہت جیتا دوسو جوج ایک ٹرین پر وٹھلو کچھ ٹرین ترکوں کی ایک ترکی باتری نے ٹرین پر چھ سات گولے چلائے۔ گر اسے کوئی نہ لگا۔ یہ خیا لین انہر جوج میدان جنگ میں ہی چھوڑ دیو گئے تھے۔ ٹرین کی نمد اور دست انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ہم تھیں امرجہ کرینا نین کی نسبت ترکوں کا زیادہ نقصان ہوا۔ ایک کچھ جب ملک ترکوں اور سنی بشر پر تھکا کھم میں ترکوں کو باری لگی اور کچھ خاصہ رشقی تھیں جن کے ترسج ان کی لگندہ نہایت کھنڈ وٹھلو کا جھنڈا لگ گیا۔ یہ سب کچھ وٹھلو کے آلیو کچھ جہان لڑنے لگا۔ جہان لڑنے لگا۔

”دشمن سینے اور کاتہرہ نہایت بھال خستہ تباہ وٹھلو کیطرت گیا۔ اس کی تیار کی میں ہٹا دیں وگرنے وقت اس نہرجت وپسائی کی بھی دسی ہی تھی چمید ہوتی جیسی کہ تھادوس وٹھلو کیطرت نہرجت کی ہوتی تھی۔ ادوں نہرجت کیطرت میں بھی تھانہ بند توپین نہرجت میں نہرجت توپ سے یہ سب ہی ویدین کیطرت نہرجت کی تھی۔ کچھ نہرجت کسی دسی تھانہ کے متاب کاچون نگہ نہ ہوتا تھا۔ صحت بقاعدہ سپاہی اتھلا پائرون سے کچھ کہیں ہوا۔ میں نہرجت میں چلائیو رہے نہرجت کھلائے ودرہ اور وٹھلو میں مجب شوشا نہرجت کی بارہی تمام باشندے مل و باجیکر باجرون میں مل آئے اور وٹھلو کی اطراف و جانب کر سب توپیں دیات کے

یونانی فوج کا کل طور پر نہایت یاب ہوتی اور وٹھلو کی طوت جانے والا باہری درہ ترکوں کیطرت کو کل کھل گیا۔ یہ کیطرت یونانیوں نے پنا توپخانہ سے پہلے ہی ہٹا کر شروع کر دیا تھا۔ آدھیک پوری سیدنی انہی اور نیز منہج کے ہی توپین نہایت دور و کچھ کچھ جہان انکو جو مچگی جہازوں پر جمند بین جو کچھ جڑا دیا گیا۔ رات منہج تیار کی تھی نہرجت کندگان کی سہولت وراشتائی کیطرت میدان کی اطراف پر اور وٹھلوں کو دیکھتے تھے جس سے شکر کا چہرے رہنے میں بڑی مدد ملی۔ بارہ بجے زیادہ توپین کچھ چھوڑ دی گئیں۔ باجرون نے حصین لینے۔

وہ تھانی بہترین گھس آئے جس کو زیادہ گر بڑ پگٹی۔ لوٹے بھی خود اپنے پہنچنے اور لوٹ کھسوٹ کا باز رہا خوب گریہ کر کے
بند گاہ میں پانچ ٹیڑھوں پر جو تھوڑے چتر دن میں دن پر نہ لگنا باشندے مال و متاع لیکر سوار ہو گئے اور نہ راتوں چھٹی چوٹی نشیمن پر تھل
جواز پر چلے گئے۔ گھاٹوں پر دیواروں میں بندھی ہتھکڑیوں پر لگائی۔ کراچی کی اور نواح کو متعلقوں نے شکر ٹیڑھ پر جا کر اوکو لگا کر
سے ایسا نہ باشندے کو جان مال کی حفاظت اور شہر کو لوٹروں کی دستبرد سے محفوظ رکھنے کیلئے انگریزی اٹالین فریسی اور
انترین جوی سپاہیوں کو چند دستے شہر میں بھیج دیے کی دعویت کی تاکہ لوٹے نہ ہو کہ ترکوں کو پیچھے سے ہی جن کی آمد کی ہر خط
توقع ہو رہی تھی تاوقتیکہ و تاراج کے بالکل صفایا کر دیں۔

۱۰۰ میں اس شیر بہ جو بند رہے سب کو خوراک ہوا اور ہوا اور دھوئیں اور پچھت اور خزانہ میں اس طرح پڑے ہوئے
جس طرح نوکس میں چھوٹی چھیلیاں ہوتی ہیں اس میں بات کو جو کچھ ان بچاؤں پر لگائی ہو گیا یا قیاس کیا جاسکتا ہو ۱۰۰

جنگ فرسالہ جس دن فتحی باشندے لوٹنے پر حملہ کیا اسی دن یعنی ۱۰۰۱ کو اہم باشندے بڑے خود و سب کے فوج پر بمبار
فرسا لہ حملہ کیا۔ وہاں یونانیوں کی جیت ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۱ ہزار کے درمیان تھی بیشک کے پاس تین ڈویژن یعنی فٹ
موت اور دھڑی کو ملے تقریباً دو سو ڈویژن حملہ ہزار آدمی ہے اور چوتھا یعنی جبری باشندے کا ڈویژن بجانب مغرب کا رہا
سے چار اٹالین فرسالہ (چٹا بھر) لاریسے اہل بجانب جنوب دیا آئی پی اس پر اس میدان کے شاہی فوج میں واقع ہے جو سینہ
کی پہاڑیوں سے شروع ہو کر بجانب جنوب جہاں آدھریں تک چلا گیا ہے فرسا کوئی بڑا محفوظ مقام نہیں۔ کیونکہ بجانب مشرق ڈویژن
کی بھرت و اس کو عقب میں کچھ جاسکتا ہو کاروبار سے خیر یا شکی پیشہ کی کا ہی علم ہو جائے غالباً یہ نانی ہیہ کار و شافلو
ڈویژن کو کھٹ جائیگا جو بہت زیادہ محفوظ مقام ہے فیصلہ کر لیا تھا۔

موت کو فرسا کو لڑائی نہیں کہا جاسکتا۔ وہاں حقیقت صرف یونانیوں کے قتل و دمار لڑی اور ترکوں کے ہرادی
(پشیداری) میں لڑائی ہوئی شروع شروع میں جب کہ ترکوں نے پہلے میدان سے گذر کر اعلان ہائیروں پر جو فرسا سے چارین شہ
شال ہیں حملہ کیا تو انہیں بہت نقصان اٹھانا پڑا یونانی توپ خانے اس توہم پر خوب کام دیا اور ان کی رائیفل آتشباری بھی
سولے اچھی رہی مگر جب تک پہاڑیوں کو قریب پہنچو تو پھر یونانیوں کے پاؤں اکٹھے لگے اور ان کو یونان لائق ہو گیا کہ کس قدر یہی شہ
کا ڈویژن کا دو بیسے اگر راحت کا رستہ بند کر دے وہ گھنٹوں کی آتشباری کے بعد وہیلے لائن کو کھٹ کر جہاں ان کی دو
پٹھان اور دو ہائیروں نے ترکوں کو گھنٹوں کو قریب روک رکھا۔ ہر توہم پر دینروں کی دیکھنوں اور دھڑکی میں نہ تامل
قریب تقاضے و شجاعت دکھائی جب ترکوں کو اندر زیادہ نہ لگنا ممکن ہو گیا تو وہ بتدریج پیچھے ہٹ گئے اور پھر اپنی اس کو
پل سے گھرنے کی بجائے پیچھے ہٹے۔ پل کے قریب دھڑار سے زیادہ یونانی سپاہی جمع تھے جنہوں کی توپ خانہ نے سب ہلاکت برپا
دار دیکھی تھی کہ انگریزوں میں اس نظام کے متعلق مشورہ میں کی حسب اہل تحریک ہوئی۔

یونانیوں نے تنگی حملہ کے بارے میں دینروں کی طرف سے اور دھڑکی میں بھی شہا شری کر دیا۔ مگر اس کا نتیجہ

اؤ کو ترکی انٹری کی انٹری کا مری طرح سے آجگاہ بننا پڑا اور کو بیرون کو بھروسہ بہت نقصان پہنچا اور تو دھار لری و بیعتی
ہستے باقی فوج بچاؤ کیلئے بیدار اپنی جائیں نہ لکھیں جب ہم اوس میں پہنچے جسے صحت کھندہ منیم نے خالی کیا تھا تو دن
بیشمار حصے پاسے اٹھیں کی نہایت ہی ہوسرورت مدد مل سم گھنگریلے بالوں والو تو یں بیان فوجوں کی لاشیں تھیں۔ ان کی
شکلیں پرانے زمانہ کو زمانہ کی سنگتراشوں کو بنا سے ہوسے دیو تاؤں سے بہت کچھ ملتی جلتی تھیں۔ افسوس یہی تھی جائیں فصول رنگ
کینیں علاج صحت شروع ہونے کی دیر تھی کہ پر ترکوں نے غنیمت کو ایک خط کیلئے فرصت نہ دی نہ اپنی انٹری میں کچھ فرق آنے دیا بلکہ
کی چوٹی پر پہنچ کر عجب شاندار نظارہ انھوں کو سامنے نمودار ہو گیا۔ دائیں بائیں ترکی انٹری کے کالم ٹرہ رہے تھے۔ زیر پاؤں بہت
میدان غنم بکریاں بچھا ہوا تھا اور اس کا غرض چاریل کے قریب تھا اور دائیں ہاتھ دوڑنا چلا گیا۔ دو لوگ کرب چکر اور میز
اور پیار یوں کے دن میں جو نہر فرسا کر احاطہ کیے ہوئے ہیں یہ جنگ ہو گیا ہے۔ اوس پر سے اوتھیں کے دیو سا مہیب دینا
اور عودی پیار ہارے تھو تمام میدان پر انہوں سے بھرا ہوا تھا جو بہت اوس کی بل کی طرف جمیلان کو حواس میں ایک چھوٹے نا
پر رہے چلو جا رہے تھے۔ ادنیٰ ہنوں کی ترتیب کچھ بھی اور کہیں ناقص تھی ترکی تو چنانچہ لڑا لڑا کر نہایت بلند مرتعوں سے بہاؤ پر
دستوں پر پے دیے گور سامان شروع کر دیے ہر گز کے گرنے پر بیکڑوں کی تیرنشاہی من اور غنا نہ ہو جاتا۔ گرانہ کو بھی دستوں سے جابجا
ہلکے سر سوچے تیار کیے ہوئے تھے جن کی اوٹ سورہ میں ہار چلا مارا لیکن ترکوں کی انٹری کی تعداد بہت زیادہ تھی اور اس کے
ساتھ زیادہ دیر نہ ٹھہر سکا۔ اور ترک کچھ ایک تو جو سے دوسرے تو تھو کو پچھو دیکھتے چلے گئے۔ ترکوں کی شجاعت پر سارے اوس وقت
عش عش کر رہے تھے۔ اور ہونٹ کی پناہ کی اڑتیا بہا دروں کی شان سے بید ہوا۔ اور لگا تا رسیدہ بڑے چلے گئے بند و تین سر کرتے
وقت بھی گھٹنوں کے کا نام نہ دیا

ترکی تو چاند کی کارگذاری کو مشتاق لڑ رہے تھے کہ اندنگاڑ گروین نے حسب ذیل تئیر کیا۔ آجکی اڑالی بائیں خلاف توقع
ظہور میں آئی اور ہم پاشا کا صرف یہ نشانہ تھا کہ لڑنے کی فوج کو منیم کی پوزیشن کو سامنے لے کر کے کل اُس فیصلہ کن حکم کیا جاوے کہ دونوں
فوجوں کو متحدہ جھین میں مل جائے گی اور تھوڑی ہی دیر میں اڑالی عام ہوگی۔ یونانی نہایت مخوف مظہر پر تہمت ہے۔ فرسالا کے
ساتھ کامیلان چاریل کو حواس ہوا اور اس کے وسط میں ایک یہاں بعد رہے شمال کی طرف پست پہاڑیوں کا سلسلہ ہوا۔ اور شمال کی طرف
آئو الوں اور اوسکی زمین میں۔ یونانی فوج ترکی حملہ کے مظاہر میں اس میں ہلکا پر خوسے بغیر ہوا۔ چون میں مقیم تھی۔ اڑالی ہجرا کو کچھ نہایت
چلتی ہارلی دستوں میں ایک یا دوسرے ہونیکو مدد دینی تو چھاننے لگا۔ اگ برائی شروع کی۔ اور اوس کے گئے میں نشانہ پر گرتے رہے۔
مگر ترک دشمن کی انتہائی کسانے میں نہ ہو کر کیرت انگریز لا پوائی اور ثابت قدمی کو ساتھ آگڑتے گواست تین دنوں میں نہایت ہوجوت
ہوا غلطی ہوئی۔ وہ پہاڑیوں پر ہر کچھ دشمن کا ثابت قدمی سے مقابلہ کرنے کی بجائے فوراً ہی میدان میں آگئے۔ جو ہر گز سے ترکی کو چننا
کی زمین تھا۔ اترتو یونانی انٹری کی ایک کپنی نے قابل تعریف جافزوی دکھائی۔ وہ دیر تک یہ لڑتا اور دشمن کا فائدہ اسی
مقابلہ کرتی رہی لیکن چونکہ کوئی اور دستہ اوسکی ملک یا دیگر کیلئے نہ ہوا۔ اوسکی شاندار انتہا سے محل فصول میں۔ اور اٹھ

آٹا اور عذروں کو کھانا بنایا اور خاصا باتیری سے لکھائی اور جتنی دھن نے اسکی کافی حفاظت کی جو کئی چھوٹی چھوٹی پوزیشنوں پر قابض ہو کر کچھ دیر ترکوں کی پیش قدمی کو روکھا۔ ترکوں نے حسبِ حال میان بھی تھوڑا تیزی سے کام کیا مگر یہ مقابلہ بہت تھوڑی دیر کیلئے کئے گئے۔ یونانی عوامیہ اکثرے کہ بند و تین سر کرتے رہے بہت تھوڑے دن انگوٹھ کی پریٹ کو تباہی کی یونانیوں نے پہاڑیوں کو خالی کیا یہی تھا کہ ترکی کو چھانڈنے و پھرنے کے ہو کر غیرت کی صفوں میں قیامت برپا کر دیا اور اس وقت کا نظارہ نہایت دروازہ اور ساتھ ہی شاندار بھی تھا۔ طرحت کندہ یونانی سب طرفوں سے ملکی چل کی طرف دوڑے جا رہے تھے اور یہاں کو جو کر نکلیے صرف ہی ایک راستہ تھا۔ یونانی بڑے دروازہ ہر دم پڑھتے ہوئے سیلا کی طرح اس ایک قدم کی طرف جمع ہو رہے تھے اور کی با تریاں اس جم غفیر پر پے درپے گولے برسائے تین جو عین نشانہ پر گرتے اور خوفناک تباہی برپا کئے رہے۔ میدان کو وسط میں دریا کے شمالی کنارے پر منجمد آبی واقع ہے۔ وہاں ترکوں کا جواب چاروں طرف سے میدان میں داخل ہو گئے تھے یونانیوں کی ایک بڑی دستہ سے مقابلہ ہو گیا۔ یونانی ایک پہاڑی کو چھپے چھپے ہوئے تھے۔ دشمن کے تیرے چھوڑا دہنوں نے لگا کر بارہا چلانا شروع کر دیا مگر ترکوں نے کچھ پرواہ کی نہ انہوں نے اپنی صفوں کو چھلانے کی کوشش ہی ایک خط کا توقف کیا۔ اور جب مول تیروں کی طرح سیدھے ٹپے ہوئے جس کا نتیجہ ہوا کہ ایک گولی چلائے بغیر محض اختتامی آتش سے ہی کاؤنٹ ہو گیا۔ یونانی یہ تہور و بات دیکھ کر کیسے خوف زدہ ہوئے وہ ترکوں کو ترس پھرنے کا انتظار نہ کر سکے اور بے حرکت تمام وہیں ٹپے ہو کر ترکوں کی تباہی کو بڑا کر دیا۔ ترکوں کا دلیرانہ وارے ٹپے جانا بلاشبہ مکمل شاندار نظارہ تھا۔

مسند قبل میں جن جو تیس سیر نہ ۱۲ ہزار سپاہ سے اسی میدان جنگ میں پاپی اور اسکی ۱۵ ہزار فوج کو کھینکے تھے۔ یونانی فوج کا حصہ کثیر لڑائی میں شامل ہوئے بغیر ہر مئی کی رات کو دو دو کوس کو پھٹ گیا۔ دھو سالہ سے پندرہ سالہ جنگ کا نتیجہ اور تیرہ سالہ مکمل انتہیر پوزیشن ہے۔ فرسالمین ترکوں کو کم تو میں اسامان حرب کی وافر تعداد شیا بہونی سیکھ کر کھینکتے تھے۔ یونانیوں کے اس کو ٹپے قتل و مجروح ہوئے۔ اس لڑائی کے حالات بہترین پیرایہ میں مٹا کھنکھناتے تحریر کیے ہیں جو ایشی کا خواہ شیشہ رو میں حسبِ ذیل شائع ہوئے۔

۱۰ از تاتاری صحیح پنجشنبہ یہ گاؤں بغل اور سال کو میدان اس سپت و سلسلہ پر واقع ہے جو میدان تارسیا کو میدان تارسیا سے جدا کرتا ہے۔ کل صحیح ترکی فوج تین کالون میں فرسالمین کی طرح پاشا کا کام جو وسط میں تھا منجمد تہرے کبک راستہ ٹپے۔ مروج پاشا سیر و پاشا کا ڈوٹرن کر تھی میں سے گذرے۔ اور زخمی کا ڈوٹرن جو سینہ پر تھا بغلدار کی طرف سے یونانیوں کی طرف سے میدان میں بہت آگے تھا۔ اسمان کالون کی روگھی کے وقت وہاں میں کو تیرے پنجپا ہوا تھا عزم یہ تھا کہ پہلوان یونانیوں کو پہلوانی سے دیا کی طرح شاہین فوج نہایت کج ہے۔ اور عام ٹپے فوج کو بیچ جانے پر آج ہو کر یونانیوں کی کمزور دھرت پر ترک غیرت سے دست درگیاں ہو کر ٹپے شایع ہو گئے۔ جس کی کھنکھانی حرکت لڑائی سے بگڑی اور ترکوں کو فتح غلیم نصیب ہوئی۔ اور اسکا اذکار بے ہوش کیا۔ یونانی فوج دو حصوں میں تقسیم ہو گئی اور انھیں کو فہرے سلطان حربیہ کی وار و مصلحت سے یونانی مابعد از حرکت

تیسرے چھڑ گئے دیشاب ہوا۔ سب کو دل حور کا دشمن و تصادم ہوا۔ یونانی دن چند چھوٹی سی سیاروں پر جو قرہ دوسری سے تین اور تر سے تھینا۔ مثل شمال میں میدان تریمال کے حاشیہ پر واقع ہیں قائم تھے۔ تو یونان میں ہونے لگی بارانی آغاذ کی مگر یونانی طبع اپنی بات یونان کو چھوڑا لیا۔ اور دن کے زب تدرج قرہ دوسری پر تا بعض ہو گیا۔ اب فریقین کی فوج پیدل مع رقبہ پیکار ہوئی۔ اور دیر تک مسلسل آتشباری کا ایک اتنا لگا رہا۔ یونانی تکمیل و تحصیل سیاروں کو مکمل میں بالاشتقاق تھا بعض تو تین گھنٹوں کی لڑائی کے بعد میزوں کو اس کو اس پہاڑی کی چوٹی پر سے گزرتے دیکھا۔ اور یونانی دن و رات قطعاً چھوڑا دیا۔ پیر میں اگر بڑا زمانہ بیچھو گیا اور چوٹی سے زسار کا ہوا میدان کا چھوڑا یونان کے دن میں تھننا خوب نظام کی نہر میں میرے سامنے تھا۔ اور وقت میں کامل تھا۔ اور تینوں تک ڈیڑھ نصف گز اگر بڑا چلو جا رہی تھی۔ نشاط کار المبتال کو دوسرے دونوں کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ تقریباً دس ہزار یونانی فوج تھی مگر نسبتاً اس کی بہت کمزور تھی۔

۱۱۔ تھمدی کا ایک چھوٹی سی یونانی فوج جو تار یونان و اس کا ارد گرد موجود تھی۔ قابل تعریف مقابلہ میں یہ خطہ اس سے کچھ رہا ہون اس بہادر و نہ فراموش کا تھیل یونانیوں کا باقی بکرا گاس گوناری کو جوش کا کھنڈہ پشیدی کی کسانے تہا نہٹ جانو کاٹا ہو گیا۔ تاتاری کو ایک پٹن چھوڑ کر اپنی اس کے پل سے بھاگ گئی مگر باقی ماندہ سپاہ جو تقریباً دو ہزار تھی اپن روڈ دیا کو کسائی میکرون پر بار بار بغض ہی میدان سپاہ یونان کو بالکل صاف تھا۔ اور گوبض اوقات وہ یونان کی جو سے نظر اچھی طرح سے کام نہ کر سکتی تاتاری کے تمام حرکات مان صاف نظر آتے تھے میدان میں یونانی جا بجا چھوٹے چھوٹے دیبا میں وقت کرتے گئے جنہر جب تک کہ صرف رائیبل و توپ آتشباری ہوتی تھی۔ وہ بار بار بغض ہو کر بگڑ بگڑ کر آگ کی بارشوں کی کھلے اڑ رہے تھات مراد اور کمال مراد معنوں میں بڑھتے ہوئے تیرب بچھ جاتے تو یونانی نے انہر کا ٹن غالی کر کے سپاہ بھجوائے کچھ حصے سے ترکی باتیان اور سپاہ یونان پر قائم ہو کر جہاں کو انکی انفری نے یونانیوں کو نکالا تھا جہاں کہیں یونانی جھٹے ہوئے وہیں گولے برسا رہے تھیں اور ایک کھی بڑی باخصوص اس کا ٹن کیطرت جیسوہ یونانی فافض تو نظر نہایت بندل کو ہرنے تھی۔ یونانی بائیان بھی جواب دیتی رہیں مگر انکی گولہ باری محض فصول تھی۔ اور انکو گولے پھینکے نہیں نرم زمین میں دوڑ تک دھس جاتا رہے۔ لیکن گویونانی مسلسل چھوڑ دے تھے۔ اور ترکی باتیان جن میں جو نہایت بڑا پل گولے چلا رہے تھیں اور بگڑا تھا۔ آتشباری کر رہیں اور ان کو نقصان پہنچا رہے تھیں مگر اس طرح میں لگتی اور بگاڑا کہیں نام دشمن پایا جاتا تھا۔ وہ فافضی باتیسی و باقاعدگی سے چھپے تھے ترکی ڈیڑھ اب دوش بدوش موضع دیکی کیطرت جہاں یونانیوں کی معقول جمعیت تھی بڑے جا رہے تھے۔ اور کسی باجیان حاد میں انکا ہتھ بیا ہی تھیں لیکن یونانی بڑائی کی کافی سیر ہو چکے تھے۔ ترکی فوج کو اس طرح بڑھنے ہی وہ جابلہ چند بار زمین چلاؤ کے بعد میدان کو ہٹے ہو کر اپنی پی اس کو بل کر کھٹ گز جس کو بڑھ کر تھتے ترکی گولوں سے ان کو تھینا بہت سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ اب تاہی شروع ہو گئی تھی۔ لیکن ترکی انفری رسالہ کو فروغ پہنچ گئی لہ اس گولے کا موجد جنرل شربل تہا یہ سوچتے والے گولے کو کہتے ہیں جس میں گویان درتھوٹا سا اور دو تین میں فافض تقریباً دو گویونان کو کھینچنے کیلئے جوتا ہے +

خود دروٹھاس جو ایک سرنگھک پہاڑی اور کوشی چلی گئی ہے اس پہاڑی کا سامنا قدرتی نخلوں سے جو ایک دوسرے کے اوپر بلند ہوتی چلی گئی ہیں بنا ہوا ہے شاہ راہ ان نخلوں کے گرد اگرچہ چکر کا مٹی ہوئی چڑی تک چلی گئی ہے جہاں عین تلک کو پڑوڑ کو کا شہر اور قلعہ واقع ہے اور کل میدان بھی بچوں سے غلطہ کی دلفری میں کوئی کلام نہیں مگر اس وقت اس کو طبعی استحکام کا حامل باقی سب باتوں پر غالب آتا تھا یہی مضبوط و محکم پوزیشن غالباً ایک تک بہت ہی کم جونیون کو مدافعت کر کے نصیب ہوتی ہوگی بہت بچی نخل پر پیدل فوج سوچوں کی تھیں یا چاروں طرف سے موجود فوج کی موجودگی کا علم صرف سوچوں کی میدان سے ہوا تھا ان ہی سب سے ریڑھ فوج کے دستہ زبردانہ کہلے تھے سوچوں اور پڑوڑ میں ہی تو ہیں نہ تھیں جن کی بالین مرد چوں کے جھوکوں سے دکھائی دے رہی تھیں یہ سیدھا سیدھا نخل نخل چوٹی تک چلا گیا تھا جہاں قلعہ کی فصیلوں پر چار گنا وزن حملہ کن تو تین چڑھی ہوئی تھیں۔

قدو کو کس کو حملہ میں ترکوں کو ہے دے غلطیان سرور ہو تین مگر برسے پاس نخل کیسے کافی شہادت موجود نہیں کہ میں یہ ثابت کر سکوں کہ ان غلطیان کا جن کو نایہ بہت کم اور نقصان بہت زیادہ ہوا انھیں شخص ذمہ دار تھا جسے سہول اور ہم پاشا کی شاطرا نے ملیرس موقع پر بھی نہایت اعلیٰ تہ تیغ کر دیا تھی کہ جی دھمک دے تھیں کہ بازو سے اس کو عقب میں پکڑ کر محبت کا راستہ بند کر دیں مگر اسے ساتھ ہی جسے سہول ڈویژن کے ڈیڑوں کے کاروائی اس وقت پر بھی ناقص ہی اور نہیں ہوا ایک نو شہادت مہلک و خونخوار کٹر مغضض فعلی کی کہ قدو کو کس کی سرنگھک جندی کو سامنے کی طرح اسے اور ایک شہادہ بریگیڈ سے حملہ کرنے کی خوشی کی اس حملہ کے متعلق کم از کم تین امر تو صبح طلب ہیں۔ (۱) کیونکہ اسلام پاشا کے ڈویژن کو تنہا ہی یہ مقام پر حملہ کرنا محال دیا گیا (۲) کیونکہ اس بریگیڈ کو نذر پیدل فوج یا تو پانچا سے ملک پہنچانی گئی ماسے ایک حال پر بھی ٹھیکہ کیا (۳) کیونکہ قیری پاشا شاطرا کے معین پندار ٹھونڈا رہا اور شاطرا کے زور و دیر پاؤں نانیوں کی توجہ کو کسی طرف سرٹانے کی خوش نہ کی ناگو ساتھ ہی جو تھا سال بھی زیادہ ہر طرف سے کیونکہ قیری پاشا نے یونانی مینڈے پر شمول کا راز کھینچنے میں اس قدر دیر لگائی بلکہ یہ پانچوں سول بھی کیا جاسکتا ہے کہ کیونکہ قیری پاشا کی شریک پر اباض یہ ہر سال وہ چندہ کو روانہ ہوا تھا اور براہ و ذریعہ تھا اسی کی وجہ سے یونانیوں کی طرف سے اس پر تا ابض ہو سکتا تھا قیری پاشا کو قوت کی نسبت شرمگس یہ غرض نہیں کہ تین کے چوٹی نہایت مشکل کو ہستانی علاقہ سے گزرتا پڑا تھا اس نے یہی طرے کوئی کوتاہی نہ کی تھی۔ بالآخر پاشا موصوف کی نسبت شرمگس یہ گھٹو ہیں۔

یہ تقریباً محض قیری پاشا کی ہی تھا نہ وہ باصبر و شہید کی فیصل تہنگ ایک بن میں لڑائی ختم ہو گئی مگر دونوں فریق بے خونریزی سے یکجہ جودا دیا مگر صورت میں نہایت برے تھے۔

مردم میں اورین حرکت قیری نے کی جو پہلے راوی راوی تھی کیسے وہ کیسے در پھر پانچویں میں ہو جب وہ یہ قوت چالی کی طرح بڑا۔ اس کا ڈیڑن تہڑی در پھر پہاڑی در لٹا اور کھائیوں میں غائب ہو کر کہیں شام کو کچھ بچے کو ہوا بلکہ گورنر لاگہ کاہ انشا ہے اس کی وجہ سے کہ پتہ ہوتا یا قیری پاشا نے تین سب سیدھا بڑا کر اور فطیعی علاقہ میں جو دور کو اس کا شہادہ میں ہے ایک بندہ یا کچھ

مخوف و مضروبانِ اردن بیکار کھڑا رہا

فوج نظام کا شاندار حملہ جیسے پانچویں جامِ ڈوٹون ورتھا پاشا صوبہ کوپ خانہ ڈوٹو کوں کوں جلاسلِ نجاب دوم ڈوٹون ملکہ اوس کے بھی مرت ایک ہی بریگیڈ پر پڑا۔ تمام شاہزادے فریقِ اراد میں کھینے نہایت ہی علانیہ غلطی تھی جبکہ ان کے کتاب محض بلا ضرورت کیا گیا۔ اور فضول سینکڑوں سپاہیوں کو زمانہ گزرا گیا چھٹی سی تہذیبی ڈوٹو کے بعد تمام پاشا کا بریگیڈ و دیگر یونانی پوزیشن کی طرف بڑھا۔ اس بریگیڈ میں چھ پٹین یعنی تقریباً پانچ سو سپاہی تھے جو سب کو سب نے غرغرام اور اس کے قریب مسکے تھے۔ یہ یونانی موچ سے تھیں نہ وہ زار گئے نہ فاصلہ پرانہ کو کھڑا کر دیا گیا۔ جہاں وہ کالم کی بہت چھڑ کر مٹی صف میں مرت ہوئی تھی تو یونانی تو چاند سے اونپر شربتِ نل گولے برساتے تھے کہ دیے جن کو ان کو بہت نقصان پہنچا۔ اس وقت دوتا بڑوں سے یونانیوں پر گولے برسائے۔ مگر اونکا کچھ اثر نہ ہوا۔ پھر یہی نہ تھا۔ اسی وقت ایک کالمِ صابری سے چند گولے برس گئے۔ اس شاندار انفنٹری کیلئے جو یقینی موت کے منہ میں بھی گئی تھی۔ عیلام کا درمیان کی طرح کیا نہ آیا۔ آٹو موجود نہ تھی۔ نہ میں کفایت ہوا تھی۔ جب یہ حزن کہیں کہیں فاصلہ کہیت موجود نہ تھا۔ ان کو عرضمانی سپاہیوں نے نہ تھا۔ فاصلہ اگے بڑھنا شروع کر دیا تو پلو گولہ باری کے ساتھ با ریگیڈی آتشباری کی بھی دینا ملکِ تختِ جہاں ہوا۔ لگائی۔ مگر انھیں وکیا۔ اسی وقت قدم نہ ڈھکائے۔ مگر گھبراہٹ کا بیان ہو کر کہیت بھی اس وقت میں کہیں بل نہ پڑا۔ سپاہی تمام کارروائی کو گویا غرضی ہم ہم ہے۔ محمد اور اس امر پر نادان ہو کر تفرقہ نہ کر دینا دیکھ سب سے پہلے جانشین کا کیا گیا ہے۔

مطریق۔ اسے مٹوئی اس سپاہیوں کے حملہ کو متعلق حسبِ نل لکھتا ہے۔

وصف کوڑھنے کی دیر تھی کہ یونانی صفوں پہنچے نہ جنہم طوفان اُٹھ آیا۔ دائیں بائیں اور سامنے کے موچوں سے حیرت انگیز تیزی سے بارش پر بارش شروع ہو گئی۔ یہاں تا بڑوڑ پڑ پڑ تھیں کہ انسان کو خواہ مخواہ یہ خیال گذرنا کہ ہمارا تو کی بریگیڈ جو قربانی پر پڑا تھا۔ تمام سامنے بڑوں کے صف میں۔ بلکہ یونانی فوج میں۔ کل موچوں کو کوئی دیر تھی آتشباری کے شعلے سرخ بجلی کی طرح چمکے ہوئے تھے۔ ماہرین کو بادل اٹھ اٹھ سپاہیوں کے گرجے ہوئے تھے۔ لیکن یوں نہ ہو کہ سپاہی اگے بڑھ گئے۔ یونانیوں کی تباہی پر پانچ سو چار درو چار کر سامنے اونکی منفرد آتشباری کچھ بھی حقیقت نہ کہتی تھی۔ مگر یہی وہ اگے بڑھ گئے کہ لڑنے میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ یونانی میں نہ کلا دینا موچوں کو وہی سرسبز و انجم بھاگ رہا ہے۔ میں۔ میں۔ میں۔ معلوم ہوا۔ یہاں میں مجاہدین تھے جو اپنے مقتولین کو کبھی وہیں چھوڑ گئے۔ لیکن یونانی قلعہ میں سرسبز و زیادہ تیزی اور کثرت کے ساتھ اگل اور سب سے بڑے تھیں۔ تاہم یہ سپاہ مسلل بڑے جاتے تھے۔ یونانی موچوں پر گولے کے فاصلہ پر گولہ اور دھانچہ ہلکے ہلکے ہو گئے۔ یہ نشیب میں اور یونانی اوپر تھے۔ جن کی آتشباری کو سیلاب بلاخیز نے یقیناً کسی دی کی سی بھاگے ہوئے نہ ہو رہا ہو گا۔ لیکن بھر بھی یہ غلطی شجاع ایک قدم بڑھنے اور بارش سامنے بڑھنے کو کرتے رہے۔

یہ آتشباری کہیں چار بجے جا کر دم ہوئی۔ اور اسی وقت بھی غالباً اس لیے کہ دونوں فریق کے پاس کارٹون ختم ہو گئے تھے۔ اسلام پاشا کا بریگیڈ یونانی موچوں کو پانچ گولے کے فاصلہ پر نہ پھینکا۔ مگر اس وقت میں اس کا بار بار عجز کیا۔ مگر اس کی ناکامی

آگے بڑھے اور ان کو پہلی باتری کے دوش بدش قایل کر دیا اور اس وقت فتح میل نے دینی پیشقدمی شروع کر لی۔ عجمیت کثیر فرما
 کی مگر شرک جبال اوتھ رہا۔ وہاں پر سے سوتے ہوئے ایک کچھ دھنیا پھاڑی کی طرح جو کہ شتر کی شکل میں یونانیوں کو مورچوں
 کو سلسلے میں میل کے حامد پر میل میں بھی بڑھے۔ کل میلان میں صرف ہی پہاڑی ایک عمدہ پناہ تھی۔ ترکوں نے اس کو بھیچے اپنی فوج
 جمع کی پھر نصف آدھ ہو کر آگے بڑھے۔ ترک تو پہلے اس پیشقدمی سے پہلے مسلسل گولہ باری شروع کر دی تھی۔ اگرچہ یونانیوں
 کی دونوں دھنسی میٹر کی کپ تو عین جہین سے ایک قدیم قلعہ پر اور دوسری متصل پہاڑی کی چوٹی پر تھی۔ گولے برسوا ملک گین ترکوں کی
 خوب زمین تھو۔ اور ان کو ایسا عمدہ کام لایا کہ ترک کچھ عرصہ پیشقدمی کو جاری نہ کر سکے۔ ترک سواروں کو ایک دھنسنے ترک شرک آگے
 کی خوش کی مگر شتر کہ صدر تو پہلے کے ذریعہ لوگوں نے ان کو پرانگہ کر دیا۔ اور وہ بالآخر پھر چٹ پہاڑی کو بھیچے چلے گئے۔ اس سے
 یونانی کمال خوش ہوئے۔ اور پیشقدمی کی کوری کی پیاپی پر نہایت زور دے کر خوشی کے نعرے بلند کیے۔ مگر ترکوں کی اعظمی تشبہ کی کھلے اور غم لگا
 آئے۔ جہی آئی کی کو بند دیگے پیشقدمی ثابت نہ دی۔ واپس رہی سے یونانیوں کی اگلی صفوں کی طرف تھپے آکر یونانیوں کی اسی میلانی دھنسی
 کی لگنا۔ گولہ باری کے باوجود جو ڈھوکوس کی پہاڑیوں پر عجمیت میں ان صفوں کو مورچوں کی طرح دھنسی گین۔ ترکوں کا مدد دانی قلب
 کو توڑنا اور لایسہ کی شرک پر تھو بعض ہوئے کا نظر آ رہا تھا۔ اور انھوں نے یہ سہتھال اور اس کے حملہ کیا کہ مورچوں کی کھن ترن کو تقریباً فتح
 کر لیا۔ اور یونانیوں کو دست و گریبان ہوجانے پر ترکوں کی گینا دیر دھاوا کرنے کو تیار ہی تھے۔ لیکن سولہ ماہین مجاہدین نے زیر کار تیراکی سے
 بازو پے جی تباہی بخشی۔ آتشباری صوبہ کے دھنوں کی دھن جو برب کر کے شروع کر دی۔ اور اسی سہتھت سولہ ماہین کو تیراکی سے
 ترکوں کو کم جانا چاہا۔ اس وجہ کہ ترکوں نے نہ جانے پر اس دست کو بھیچے پھنپڑا تو اس وقت تک ان کو باہر قتل اور زخمی ہوئے۔ وہی تیراکی سے
 سوزہ اور وصف کو گئے۔ وہیں کی یونانی فوج خوشی کے نعرے بلند کر کے اٹھ کر حصار فرامی کی۔ ان کو زخمی چھوڑتے ہوئے تیراکی سے
 ہسپتال کو کسی کی امداد بھیجے۔ چھوڑا۔ دروہان جاتے ہی خوش خاک پر گر پڑے۔ لیکن کمال شجاعت و شجاعت کے ساتھ گڑھ ملک یونانی
 جو حصہ کی شکستہ دلی اور دنی صحت کو متاثر پر ادنی باجھلک و شجاعت و جی حیرت انگیز تھی۔ اڑائی غلاب یونانی سپاہ کو حصار کپال
 کرنا شروع کر دیا تھا۔ دوسرے مورچ سپاہی صفوں پر ٹھکرا اس میلانی شفا خانہ کو جو لایسہ کی شرک پر سب سے پہلے تباہ کر گئے۔ وہاں ڈاکٹروں و
 سرجنوں پر اس وقت کام کا بہت زور پڑ رہا تھا۔ ہیوٹ کر نزل اور سیکیس کمانڈر میسرہ کو کولے پر اور اس کو سٹیج کو جو اڑکھا گیا
 تھا سرگرمی لگی۔ آخر ان کی جان ہسپتال بجا وقت راستہ میں ہی بھل گئی۔ چھوڑے تیراکی سے قلب پر ترک کی حملہ سے ختم ہو گیا۔
 سپاہ آہستہ آہستہ بھیجی گئی۔ لیکن ہیوٹ یونانی سپاہ جس کو حالات کو میں کچھ عرصہ سے نظر تھوڑا دھنسی دیکھ رہا تھا۔ ترکوں نے عبرت
 تانہ صمد کے حملہ کو دیکر نزل کا کس کس حصہ پر حملہ خانی ملو کو جمع ہوتا دیکھ رہا تھا۔ اور دباہرین لگا لگا ملک کے لیے پوز حیرت کرتا رہا تھا
 جو اسے بہت توفت و تہال کے ساتھ بھی لگی۔ بالآخر زور و فوج میں جھین ہلر سپاہ دان پہاڑیوں کا کھلا لایسہ کر کے پر تھیں۔ اس کی
 کو بھیج گین۔ مگر اس تو لگی ملک بھی ویسے مستعد و زبردست حملہ کے مقابلہ پر عجمیت کرکون از سہل کر کیا تھا۔ کچھ عجمیت نہیں کر سکتی تھی۔
 جہمیت کثیر ہو کر لایسہ ترک کا راستہ بند کر کے لایسہ بلاخو کی طرح بڑھے۔ چھوڑے تیراکی سے قلب پر ترکوں نے صرف یونانیوں

کی توجہ کو مستطقت کہو کیلئے محض بغیر غریب ہی ملکی تھا۔ ان کا مل مدعا یونانی سینہ تھا۔ یہ کیفیت دیکھ کر مائیماندہ روز مذہبی بنی
تین ہزار لشکر اور پانسو سو راسات کو درہ نور کا کیلٹن تلامیہ شرک کی حفاظت کیلئے بھیج دیئے گئے۔ اور ہر اگلی صف کی توجہ کو اپنے
موقع پر قائم رکھ کر باقی توجہ کی مراجعت باقاعدگی کے ساتھ شروع ہو گئی۔ صرف دن کی کچھ توہین ظلمہ اور پہلی کی چوٹی پر پہنچے ہوئے
کئیوں صف اولین کی فوج کو حکم دیا گیا کہ وہ دہی رات کو بجائے تھی تمام چپ چاپ چھوٹ آئے۔ دیکھ دھشتان سواروں کا ایک ریزہ کیا اور بھی
ہسپتال سب سے مراجعت فرما ہوئے اور نہ تو تھوڑی دیر بعد کل فوج روانہ ہو گئی۔

درہ نور کا شرک م علما یقین مٹا یہ سپاہیوں نے ڈو کو کس کے قاتل بنی اور غمزدی دہو انوں اور چوٹی کو باطل خالی
یونانی بھیج دیئے گئے تھے۔ چاروں گران دن توہین بھی ہستہ ظلمہ پر روج و تھیں۔ لیکن یونانیوں کا کہیں نام و نشان نظر نہ آتا تھا۔ صبح
پانچا کو جو عمری کے سپروہ تھا حکم تھا کہ درہ نور کا نزدیک کسی جگہ قافلہ ہو کر وہ یونانیوں پر مراجعت کا رشتہ بند کرے۔ مگر قسمتی
سے دشوار گزار پہاڑیوں اور گھٹیا ٹرن کو رہتہ میں حائل ہونے کی وجہ سے وہ بر وقت نہ پہنچ سکا۔ صبح اوس کو ہر دلی سکھشون کی بنا
فوج سے مل جھڑپ ہوئی۔ اٹھارہ سو عیسائی اگر ہنسے والا سیف تہہ پاشا ایش سنہ میں موجود تھا۔ وہ تہہ ترین ڈوٹن سے جب قند فوج ہم
پہنچا سکا تو جھٹ پٹھ کی کہ قہم کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ تاہم پاشا ابھی بہت دور تھو۔ مگر عمری کے ڈوٹن اور سپاہیوں نے پاشا
اور تین سالہ حائل کیئے۔ ان چند سواروں اور ایک باغی کے ساتھ ہر شرک درہ نور کا ملک جو ڈو کو کس کو جانب جنوب مشرق میں
بیل کے فاصلہ پر ہے دشمن کا تعاقب کیا۔ حائل انہو غنیم کی زبردست فوج درہ نور کا بعض دھکی جیسے پیدل فوج (چار ہشتون) کے
آپسختے کا انتظار کیا۔ یہ پٹھان ہمیشی کو کہیں سپر کے تین بھو جا رہے تھے۔ انہو شیعہ ہی بہت بٹھنے کل فوج سے دشمن پر حملہ کیا۔
جو شیعہ دی میں بھی دیر مسلسل اور سب سے انتہائی کرنی رہی یونانی دہو دا شروع ہونے پر ہی اندر میان کی بھی فوج کو ہٹائے اور تقریباً بائیس
الغ دہو اور اسکی چوٹیوں کو غنیم کے حوالہ کر گئے۔ تلامیہ سے یہ فوجی حصہ صہین اور قابل رافعت مقام تھا۔ جب کا بقصد عمارت نازکوں کو حق
میں نہایت ہی مفید تھا۔ دوسرے دن رات ہی احمدی کا کل ڈوٹن پہنچ گیا اور وہ درہ نور کو گنہہ کر اوس بیلان میں جو درہ نور سے نہایت
پیدا ہوا ہے نہ مل ہو گیا۔

جب احمدی کا ڈوٹن درہ نور کا سے پنجا آتا تو دوسرے یونانی نوچکے باقی حصہ کو تلامیہ سے شاملین صفا اور دیکھا ڈو کو کس کی
سب مراجعت دوران میں میٹا پر پاشا اپنی پٹھانوں سے اور اور منتشر اور وار ہو گئے تھے۔ پنجا فوج دیکھ کے پاس بڈو کو کس کی نسبت
نصف دی ہی نہیں گئے تھے۔ تاہم پاشا نے ہزار سپاہیوں کی ایک صف تلامیہ توہین بیل جانب شمال پہاڑیوں کو ایک پست کو کرارہ پر
پرا بادی کھڑی تھی۔ دونوں فریقوں میں تھوڑی دیر بعد انتشاری شروع ہو گئی۔

رٹائی کے دوران میں تلامیہ کو سہل حکام نے کھلیجا کا ہمراہیت کو تیار میں ترک باس امان ہمارے شہر پر قبضہ کر کے پٹھان
نے جو ایرہا جب تک شہر در زکون کو در میان یونانی فوج حائل ہی کہم سطح شہر میں داخل ہو سکے ہیں۔ مان فہر دار یہ طمان کہیں کہ

فوج مذکور کی ہزیمت کو بعد ازاں انہوں نے فراحت کی تو انہیں کوئی گزیر نہیں پہنچ سکا۔

مژدال کو قریب لڑائی خاصی تیز اور ایک سہ سے دوسرے بمقام ہونے لگی لیکن دو
التوائے جنگ کا معاہدہ } بجز کے قریب یونانی آتشباری کی سخت بند ہو گئی اور یونانی قلعہ میں سفید چھٹا بند
 کر دیا گیا اس کو دیکھ کر ہی دونوں فوجوں میں بگڑنے لگا۔ آتش کس پڑا آتشباری بند کر دوں گا حکم دیا۔ اور دینو زانی افسر چھٹا ایسے
 ترکی صفوں کی طرے سے اوپر سے جیتے اندر پاشا نے انہوں کو قاتل کی اور دم گزشتوں کیلئے انہوں سے جنگ منع کر دیا۔ اسپر کل
 یونانی فوج لایہ کے پاس گئے مگر جہاں ان کو ایک لحظہ توقف نہ کیا پھر پائیلی کی طرے سے ہٹ گئی اور ہم پاشا دو کو کس ہی رہے تھے۔ عارضی
 التوائے جنگ کی خبر انہیں دینے پہنچی گئی تھی۔ تسطیعیہ کو بھی ان کو معاہدہ ترک مٹا دیا کہ اس کو اصول ہو چکا تھے۔ دوسرے دن (۱۴)
 کو طے صبح دینہد کا یاد دہانی کے لئے کو اتر میں واقع ہوا اور پندرہ دنوں کے لئے التوائے جنگ کا بضابطہ معاہدہ ہو گیا۔ مروجہ پائرس بھی
 آرمائے سامنے سطح آمد نامہ کیا گیا۔ ان کو بھی ملی معارف کے منتفی ہونے پر مذاکرات صلیبہ کو اختتام تک پائرس معاہدہ کی تجدید کی گئی اور
 ہر فریق کو اختیار دیا گیا کہ اگر وہ چاہے تو جو میں گنہگار کا نوٹس دیکر اس معاہدہ کو متفق ہو سکتا ہو۔ مگر معاہدہ کو بعد دونوں فوجوں کے
 طائفہ فزون (۱۵) کیخبر از گزیر بعض منطقہ حیاہ (منطقہ میٹنی حد فاصل) کی تعیین کی۔ مژکون نے انہیں کو لایہ پر تفرقہ کر دیا۔ لیکن
 حد فاصل مقررہ کنندہ پیش نے یونانیوں کی طرے سے رکھا تو انہوں نے اس کو پس چلے گئے۔ ایک مہینہ کی لڑائی میں جو تاریخ ۱۶ اپریل درہ
 کی لڑائی سے شروع ہوئے تھے۔ تاریخ ۱۷ اپریل کو اس پر ختم ہوئی۔ مژکون نے یونانیوں کو اس تمام علاقہ سے جوتلا دین
 انہیں مٹی سے لایا گیا تھا۔ کلر پیرانی سرحد تک تفرقہ کر دیا۔ پائرس میں فریقین کی قطع وہی رہی جو معاہدہ کی ابتدا میں تھی۔

فصل چہارم

جنگ پائرس { معاہدہ کے مغربی تھیں پائرس میں بقول جرمن مورخ ترکون کو علاقہ کی طبعی بناؤ کی وجہ
 سے مجبوراً پائرس کے پہلو پر رہنا پڑا۔ جارجان پہلو اختیار کرنے سے تحقیقت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکا۔
 نتیجہ صرف یہ ہوا کہ ترکی فوج پہنچ کر تھک چکی تھی۔ مژکون کی تمام رفتار پائرس سے کچھ اتر نہ پڑتا۔ جب پائرس میں سب جہاز
 مقام پر پہنچ گیا۔ اور علاقہ برین مقامات شروع ہوا۔ پہلی بیگاڑیا بھی خاصے ہم جن میں ترکی قلعہ پر توڑیا اور اس جنگ کا نام کر نشان
 واقع ہے جو علیج آڑا کو جانی ہے علیج مذکور جنگ اندر چلی گئی ہے۔ اور صوبہ کارینا کو سیکھرا پائرس سے جدا کرتی ہے۔ جو پیرویک

لے یہ بعد ہر جہاد صدی کے شروع میں ترکون کے تفرقہ میں آیا تھا۔ مصلحت کیلئے دیکھو تاریخ خانان عثمانیہ جلد دوم

بالمقابل ساحل سمندر پر آتی تھی اور واقع ہے جو جغوی طور پر قلعہ ہے مگر پر یو سی اپنے محل وقوع کی وجہ سے نہایت حکم و مفید قلعہ ہے یہ جو جزیرہ کا پر واقع ہے جو عظیم سے دلدلی زمینیں جو اکثر تین تین مان دلوں کو صرف تین یا تین کی شکل کو ذریعہ بندہ کیا جاسکتا ہے اس جزیرہ نامین جو زیادہ تر کھدست میدان ہیں پہاڑیوں کا ایک مسلسلہ وجود ہے جس کو کام علاقہ زمین ہر اسپر تر کوں نے تو چاند نصب کر رکھا تھا قلعہ پر یو سی اور اس کا ڈیسے بڑے قلعہ متحدہ۔ پائیکرا ٹو سینٹ جانج اور بالو سیار کو گوانے کے قریب ہمارا محل پر واقع ہیں عظیم خانے کے کسی عہدہ موقع پر تمام زمینیں ہو سکتا تھا کہ بونکہ وہ پہاڑیوں کے بند کر رہے تھے تو یوں کی پوری پوری زمین حتیٰ شہر و قلعہ چاروں طرف سے زمینوں کے درختوں کو پرانے گہنی جھنڈوں سے گہرے ہوئے ہیں۔

پائیس کے بڑے بڑے قلعہ جو تین یونانیوں کی آبادی زیادہ ہے۔ تین یا تین تار و کر تین تین صوبہ راجہ تین تین یونانیوں کا سب سے بڑا قلعہ آٹما ہے لیس کر شمال اور جنوب میں مورچے ہوئے ہیں جن کو وہ خاص قلعہ مقام ہو گیا ہے نصب آٹما جو ایک غلطی ہے پرانا شہر ہے مگر ایک عایشان تکی قلعہ رکھتا ہے میدان میں دریا آٹما کوس یا آٹما کے کناروں پر واقع ہے یہ دریا شہر کے گزیم ڈیو کی شکل میں بہتا ہوا جانا جو نیچے آٹما میں جا کر تاپا ہے قلعہ آٹما کو جنوب میں پہاڑیوں کا ایک مسلسلہ ٹھکانا پرنسٹن بند ہے جو دریا کے کنارے کو برینا کو خوب ملک چلا گیا ہے اس رازہ پر وسیع پانی باکین موجود ہیں جن کے سامنے یونانیوں نے کئی باتریاں لگے۔ انچہ تکی تو یوں کی اور ایک باتری چار پانچ تکی و تو یوں کی نصب کر رکھی تھی ایک باتری کا رخ آٹما کیل کی طرف۔ دو کھات کی طرف اور ایک گہنی شتر کی طرف تھا اس سلسلہ کے بالمقابل تکی علاقہ میں پہاڑی ڈیو اور ان پر جو برج شال کی طرف منتقل ہوئے تھے تین عمارت گہنی شتر اور دو کھاتہ رات تھیں تین مان سب مقامات میں تکی پہاڑ و تو چاند موجود تھا۔ اور ان کو شہر کرنا اور یونانی باتریاں کال طور پر زمین تین ان فص کی تلافی کیلئے یونانیوں نے انہی طرف مقام تپا و تاک ناڈا میں دو باتریاں نصب کر رکھی تھیں۔

انھیں پشاور جیل و ڈیڑن وسط مارچ سے ۱۸۷۱ ہجری لیکر یا تینا صوبہ کے صدر مقام میں موجود تھو پہاڑ و تین صوبہ طرف تینا میں اور دو ڈیڑن جنوبی علاقہ میں مقام اور دوسری پشاور و تینا تھیں تکی کمانڈر کے پاس کل فوج ۳۲ پیٹین انگریزی جن میں سے فوج نظام کی تعین) کو ہی باتریاں اور دو رسالہ کیوری تھی آغاز محاربہ پر ترکوں کے پاس آٹما کی بالمقابل، ہزار آدمی اور بارہ توپیں بمقام دیکر کو چار ہزار تھی بمقام تپا پشاور ڈیڑن ۱۲ ہزار آدمی تھیں یا تینا پشاور آدمی تھے یونانیوں کی پاس کرنیل فانوس کے زیر نگرانی انگریزی کی چار جرنیلین ششم ہیم دوم وادوہم، ششمیو کی دو پیٹین دیکم سوم کیوری کی دوم جرنیل، دو میدانی اور تین کو ہی باتریاں تین تعین بعد میں انھیں ہزار (دیندرا و سرخط فوج) کے سپاہیوں اور دو ہزار مجاہدین کی کمک پہنچی جس کو کرنیل فانوس کی پاس فوج ۱۲ ہزار کے قریب ہو گئی۔

یونانیوں کے دو بڑے مرکز آٹما و پشاور تھے جو دو آٹما سے باہر ہوئے تین اسباب جنگی رسید بندر گاہ کے پرینا کے راستہ تھا۔ زیادہ تر فوج آٹما میں مقیم تھی جہاں پانچ ہزار آدمی تھے سوشل پشاور میں جو آٹما کی تیل کو فاصلہ پر ایک بلندی پر واقع ہے تین ہزار فوج تھی مدافعت کی دوسری صف میں جو کو تپا سے منسلک آٹما کی قریب باقی ملک تھیں اسٹاپے سات میلر تین پہلی ہوتی تھی چھ تو ہزار تھیں تھی

[illegible]

تقصیل کی سطح پر باریس میں بھی حرکت کرنے کے علاوہ مین ہسٹنٹ کی اور آؤٹ پاور گولڈ باریس کو نیسے لڑائی کا خاکہ دیکھا۔ اور وہ اپنے شہر سے شمال مغرب کی سطح کی بندہ دیون پر ساتھ ساتھ تین بیچ قطر کی سولہ تو تین نصب کر کے تین دنوں کا باریس کی پیروی میں بھی کئی گھنٹوں گولڈ باریس کی بجائی رہی۔ اتنا ہی یہ سہ روزہ طریق سے کیلگی کہ کینہ نامین نے مشہور کر دیا کہ تکی تو چنانچہ میں جو میں نہیں لڑے گا باریس کا ایک یہ بھی تھک کر آنا کہ کل اور نیز خود شہر پر حملہ کر کے نیکوئی کے راستہ صاف کیا جائے۔

نتیجہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۷ء کے چار بجو تا نام ترک باتریوں نے جو شہر کے مقابل نصب تین دینا میلوں پر گون کی بارش شروع کر دی وہ بھلی کڑھن سے بھی جو دیرا کے کنارہ کا بارکھو دیوئے ہوئے ہے۔ بعزت رفیعی باطین سرحد نے لکین دوسرے وقت زون کے ایک دستے نے یونائیٹڈ کی توجہ دوسری طرف مٹھانیکے لیے ایک تودہ سے دیرا سے گزرنے کی کوشش کی اور دوسری طرف ایک برکت دستہ نے بل پر حملہ کر دیا مگر چونکہ مخالفین کی حیثیت ہر جگہ معطل تھی ترک دونوں کوششوں میں ناکام رہے اور حملہ کنندہ دستوں کی جاننا بازی شجاعت جن کا کسی اندر بھی شہد جوجہ ہونے کوئی نایابہ نہیں تھی۔

۴۰۔ اپریل کی آدھی رات کو ترکون نے تیری میری تبدیل پر چل کر ترکون کو لمبہ بھی کر رات کی قوت دشمن خافض ہو گا۔ مگر اون کی توقع درست ثابت نہ ہوئی۔ اور وہ اس ملک میں بھی کامیاب نہ ہوئے۔ متصلہ باتریوں نے حد کنندہ کاموں کو حتی الامکان مدد دی۔ مگر کام بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ اور وہ رات کی تھمائی میں اپنے ہتھکڑوں کو اوپر ہٹا آئے۔ دوسرے دن کو جب کہ قویب ایک البانوی نے یہاں بیرون کچھ جھنڈی کے شاخہ کو طعنے لگا کر ترک رات کو بچو پھٹ گئے ہیں۔ اس وقت تمام متصلہ باتریوں کو غل کر گئے ہیں۔ یہ اطلاع غلط نہ تھی۔

حکمرکنہ دستے کی مصیقت تمام اگلے علاقہ کو چھڑ کر درہ نلت پٹیا کو پس چلے گئے تعجب و سہانوں کو بس نوع میں زیادہ تر یونانی اس مہاجت کی خبر ہوئی تو وہ جوق در جوق آڑا میں داخل ہو کر ترکوں کی روانگی پر پلگانہ پر چڑھی سے خوشی ظاہر کرنے لگے گوشت و پختہ نے ترک کی چنگی خانہ پر قبضہ کر لیا اور یونانی جھنڈا ترک کی باتریوں اور جنگی خانہ پر بلند کر دیا گیا جب چار ہزار یونانی فوجیوں اور سوچرائے باتریوں پر جنہیں ترکوں نے گولہ باری کر دیے تیار کیا تھا قبضہ کیا تو یونانی باشندہ وین اور فوج کی پر چڑھی و دارنگی کا کوئی حصہ نہ بگاڑا گیا اس خیال تو قع میں مسرت ہو گئے کہ میں پارس میں ترک حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ ویدم وہ یونانی کیطرت پر ہونے کے آواز سے بلند ہو رہے تھے یہاں تک کہ وہیل الاشتعال و ہتانوں کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ فتح پارس کی آزادی کا پہلا زینہ ہے مین دیکھ کر ترک گولہ باری سے آڑا کوئی قابل ذکر نقصان پہنچا بہت کم گولے شہر تک پہنچے اور انہیں ہوا کرتے پٹے۔

کرینل آٹوس نے موتی تعاقب کا حکم دیدیا اپنے ڈیرن کا ایک حصہ لیکر اپنے مقام بانی آڑا کو عبور کیا اور نلت پٹیا کی طرف روانہ ہو گیا۔ دوسری طرف ایک بریگیڈ اور پندرہ سو مجاہدین نے شیر نوبیا پر چورہ پٹی پکڑ لیا اس بار میل بجانب جنوب تو قبضہ کر لیا اس پیش قدمی پر وہ ترک بریگیڈ جواب نہ دے سکی اس کے ساتھ سترہ ہاتھ اور س کیطرت ہٹ گیا اور وہاں نلت پٹیا کے متعم ہو کر وہاں پر لے گیا یونان کو حملہ کا اشتہار کرنا راجہ شصری رائی کے بعد جس میں ترکوں کو کئی سودی در چند نوین ضلح ہو میں وہ در پٹی پکڑ لیا کیطرت جو ملے تھا مستحکم و متعم ہو گیا۔ ۳۰ اپریل کو آٹوس نے نلت پٹیا پر قبضہ کر لیا اور یہ وقت اس وقت ہوئی کہ ترک عمارت پر چڑھانے کے بالقبال مضبوط ترین ترک کی قلعہ تھا۔ اب وہ زیادہ عرصہ تا بیض نہیں رہ سکتا۔ درہ پٹی پکڑ لیا کیطرت اس وقت کرجانے اور ان تک کو تمام علاقہ کو خالی کر دینے کی خبر جبہ سطلطین پہنچی تو سخت حیرت و زماڑی بھی گئی اور غیبت یونان کو تاکید کی حکام بھی چلے گئے کہ درہ پٹی پکڑ لیا کو جو یونان کی کیلئے ہے ان فوجیوں کو پہنچائی جائے اور پارس میں ڈال دیں گئے دوسرے ڈیرن اور مرتب کو جابا میں انہی دنوں یا نوے بھی مشہور ہو گئی کہ محمد فیضی پر سالار و پس بلایا جائیگا۔ البانوی سپاہ کے باقی ہو جائیے یا نیا میں بھی سخت خوشی اور پھل برپا ہو گئی اور اس بنادت کی وجہ سے تمام فوجی حکام کی جزیان جنگ سے دور رہیں گے اور توڑ جھٹھل ہو گئی۔ بغاوت نہ کرے حکمرکنہ انوچ نے خوب فائدہ اٹھا دیا ۳۱ مارچ کو کرینل آٹوس کی انوچ اور ان متعدد ترک و سنون میں جو درہ میں آگے بھیجے گئے تھے کسی معرکہ آرا میں نہیں بلکہ صورت معاملات کی عام حالت پر ان سے کوئی اثر نہ پڑا۔ ان دنوں کی کارروائیوں کا کل نتیجہ اب بھیہ کہ یونانی باقی تو قع و جہاں کا کل کر دیا باقی ہو کر دیکھی اعانت کیے گی درہ کے دلائل کو تب مورچے تیار کر کے ان میں تھیم ہے۔ اور ترکوں کی انوچ اور توڑ کو پکڑنے کے لیے جابجا ایک نئے چلے کرتے رہے۔

۲۷ سے دیکر ۱ اپریل تک پٹی پکڑ لیا کو قریب جو معرکہ آرا میں نہیں ہوئی اور کبھی نامنصل و متبر حالات شہر نہیں ہوئے جبکہ حالات اب تک ناخوش ہوئے ہیں وہ ایک دوسرے سے متصادم و راجل میں ہیں اخبار ڈیلی نیوز کا نذر نگار جو یونانیوں کے ساتھ تھا اور کئی سو کے آگے تھیم خود و حیات کو قتلے انکو مشفق منسلک لکھتا ہے۔

میراج آڑا کو جہاڑا کا طے ہیں ان سے دوسرے زبان جنوب یا نیا کو جاتی ہیں ایک پر تو کیسا سے نلت پٹیا کا دلی آڑا کو قتلے

کو دپسے اور سب سے پہلے دیا مگر ترک اور تازہ دار دکن کی فوج پھیلنے پر کھینچ کر ہٹا دیا۔ حالانکہ یونانیوں کی چار پانچ فوجوں کی توپوں اور بھیاب میدان میں آکر انہیں گولہ باری شروع کر دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ان پر گولی اور لڑائی ختم ہو گئی۔ لیس سو کھنڈہ یونانیوں نے فوج تھوڑی دیر کے کثیر تعداد فوج کے مقابل پر اپنی جگہ کو قائل تعزیت شجاعت و استقلال سے قائم رکھا۔ حالت کو ساتھ ہی کہتے ہیں کہ باریش اور سلا شروع ہو گئی۔ مگر توپیں بازارت کو بھیجی نہ روک سکی۔ ایک سپاہی پر توڑی۔ اور دوسری پر جو پہلی کے بالبعاب تھی۔ یونانیوں نے نصاب تھا۔ مگر آخر سپاہی کو ہرنے میں کبھی بند نہ کر دیا۔ باریش سردی اور جھوک سر و دونوں فوجوں کو اس رات سخت کھینچ کر ہم آہی کو برومند صبح کے نو بجے پر کھینچیں۔ نہ کوئی فوج کو اس کے پیچھے سے ایک پلٹن کی ایک پینچ جانے پر جراحہ کارروائی پھر شروع کر دی۔ اور فوج کا ملوں میں تقسیم کیا۔ ایک کالم درہ کیا فاسے اور دوسرے درہ کھڑے پرے اور تیسری کھڑے۔ وفاق پورے برساتنے اور عقب ہوجا کر نیکے پورے ٹپے۔ علامہ معقول تیزی کو ساتھ شروع ہوا۔ اور شروع شروع میں کامیابی کی بہت کچھ امید ہو گئی۔ یونانیوں کی تیسری سے وہ بلندیوں پر ترک فاضل شوکت کو بہترین چھپی ہوئی تعین مگر ترک دھان سے یونانیوں کی فوج کو جو خلیج کو میدان میں تھے جو بلی کو دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ جب سیرتار کس کی فوج صحت بستہ آگے بڑھی۔ دوسری کا تیرہ تین نے جن میں ایک میں چار رنج تھوڑی گرانوزن تو زمین تعین یونانی کالموں کو دو طرفہ ہنگامہ بنایا۔ ترک پوزیشن میں مزید برآں تین کو ہی تو زمین تعین ۱۰ دھنوں نے یونانیوں کو چھانہ پر مسلسل گولہ برسائے شروع کر کے آہستہ آہستہ خاموش کر دیا۔ یہ حالات کی موجودگی میں یونانی فوج پیدل کی گیا کہ پینچیدہ اور تھوڑے روزہ حملہ کا کام نہ سہنا صاف ظاہر تھا۔ دہانوی جو تیسری دھن بندیوں کو کچھ پٹلی ہومین اور پھانچ کے کراہ پکی باتیان حملہ کنندہ آہو زمینوں اور نائنٹی پٹنوں پر لگاتار گولوں اور گولہ باری کی دھجھاکہ رہی تھیں۔ ایک انجینئر مہاراجا جوجا کا شاہد کرتا تھا۔ یونانیوں کی شجاعت و تقاضا کی بہت تعریف کرتا ہوں۔

سہ پہر کے چار بجے پر کسریس کاتینوں کالموں نے آخری حملہ کیا۔ بندہ دونوں کی باڑیوں کی بہرہ کرنے والی دارداروں کو دس کھنڈہ بارگشت اور گنج جو سپاہیوں کی اطاعت کو کھینچے پیدا ہو رہی تھی۔ گویا لڑائی کا آخری سین تھی۔ پھر کھینچتے ہی موسلا دار باریش شروع ہو گئی کہ گویا آسمان پھٹ گیا۔ کوہستانی علاقہ کی زمین اس سے بالکل پھسلنے اور ناقابل گزر ہو گئی۔ اور انشائیہ آہستہ آہستہ ہم پر گرا۔ آخر بالکل خدش ہو گئی۔ سادہ پانچ بیچ تین دن کی لڑائی کا خاتمہ ہو گیا۔ درہیلا باریش پرتو سیلاب دار ہوتی رہی۔ اور یونانیوں پر اپنے موقع پر تیار رہے۔ یہ رات بھی زمینیں کھنچیں نہایت غلاب کی رات تھی جس کی مصائب کا نقشہ ڈیڑھ گھنٹہ کے مار لگا کرنے نہایت واضح اور دھوپر کہنہ ہے۔

(دھاتی بندہ کو صبح کی روشنی نووا رہنے پر گھبرو اور آغا توپوں کی سیریل کا زار کا معائنہ کرنا پھر مگر ہو گیا نہ نہ گارہ کر کوہستانی سہ کرم صاف صاف ہونے پر ہم کیا کچھ تین ترک ریفی کٹے کھونڈے اور دوسرے بنیدیاں تیار کرنے میں۔ سرگرمی مصروف ہیں۔ اور دوسریں انکو سواروں کی کئی جماعتیں جا سیریل کے گراؤ کی کر رہی ہیں۔ لیکن تین دن کی لڑائی اور باریش نے دونوں فوج کی حالت کو خراب اور دکنی سکت و ہمت کو زائل کر دیا ہوا تھا۔ کسی فوج کو عام کوہستانی کی جرات نہ پڑی۔ علامہ مصافحہ جو سپاہیوں اور دھندلے بھی مایوس ہوا۔

پہلے جرمن یونانیوں کو غامی کامیابی ہوئی۔ کرنیل مانوس اٹھارہ میل تک ترکی علاقہ میں داخل ہو گیا جس سے یونانیوں میں بہت کچھ شورش پیدا ہو گئی۔ بلکہ طرطون تو یہاں تک گھسنا ہے کہ اس کے پاس اس امر کا کافی ثبوت موجود ہے کہ جو ترکی ڈوخرن قلعہ میں ہے وہاں ایک سفارہ سخت خوفزدہ درگزر سے حالت میں یونانیوں میں داخل ہوا اور کہ اگر کرنیل مانوس بلانچہ تھاکس کو چاہا جاتا تو وہ آسانی تمام یونانیوں اور کل صوبہ پاریس پر قابض ہو جاتا۔ اگر میری رائے میں کل معاملہ صرف یہ ہے کہ یونانیوں کو پہلے علم میں کارسیا ہی رہی اور نہ پہلے قلعہ پیرا پرفیڈہ کی بلکہ جو بھیچر سے ترکوں کو بر دست ملک پہنچ گئی تو پہلے انہوں نے وہ بڑی پیگیا ڈیامین یونانیوں کی پیشقدمی کو روک دیا۔ اور پھر چار حاضریہ چیتا کر کے یونانیوں کو بڑھکان پر تیز کرنا کی مہم شروع کر دی۔

صوبہ مذکور میں کاربر کی صورت ورنہ حسب ذیل رہی۔ ۱۹۔ اپریل کو یونانیوں نے برجیت وافر دیا اور کانسو کو مجبور کر کے آگے بڑھ کر پیرا پرفیڈہ میں خوریز لڑائی ہوئی۔ اوسیدن ایک سابق ممبر پارلیمنٹ سکاٹسٹو دیس نے وہاں بجانب شمال سرحد پر کرکے مقام تیراکو پر حواریہ سے ۱۱ میل بجانب جنوب مشرق تو قبضہ کر لیا۔ ۱۷ کرکھی لڑائی ہوئی جس میں یونانیوں نے تین ترکی دیہات فتح کر کے اور بقام طاقتور تارکون کو باقبال حملہ کو پس کر نیکا دھولے کیا۔ دوسرے دن کرنیل مانوس قلعہ پیرا پرفیڈہ کو آگے بڑھ کر پیرا پرفیڈہ اور ترک قبضہ نہ کر کو خالی کر گئے پھر یونانی ٹیلیگرافوں نے اطلاع دی کہ ۲۳۔ اپریل کو انکی فوج نے سالانگرا کو بھی فتح کر لیا۔ اور کرنیل مانوس بڑی پیگیا ڈیگرا چار ماہ ہے۔ ۲۵ کو یونانیوں نے دعویٰ کیا کہ انکی فوج ۲۲ کو بڑی پیگیا ڈیامین داخل ہوئی تھی لیکن سگا ہی میدان کی کڑک ہی شام قبضہ کو پہنچ کر گئے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی تاریخ کو ترکی ٹیلیگرافوں نے خبر دی کہ انکی فوج بڑی پیگیا ڈیامین کو پیرا پرفیڈہ سے چھین لیا ہو۔

۲۳۔ اپریل کو برزنجہ یونانیوں کو بمقام بڑی پیگیا ڈیامین پہنچا۔ اوسے زمین اور سطح جلیج کے اوسیدن کے سرکاریاتی۔ ویلیوے شمالی تھیل کو ترکوں کے قابو میں کر دیا تھا۔ پاریس میں یونانیوں کی پیشقدمی کے سیلاب کو ہمیشہ کیلئے روک دیا۔ یونانی ہاتھ خوب رنگ آمیز لڑائی کے لمبی چوڑی سالانہ آمیز تار بربیان شایع کر رہے تھے۔ مگر ان کی باوصف کرنیل مانوس یونانی کی طرف اور لگے بڑے سکا۔ ۲۶۔ ۲۷۔ اپریل کو بڑی پیگیا ڈیامین کے قریب لڑائی ہوئی جس کی نسبت خود کرنیل مانوس نے اطلاع دی کہ وہ غیر منضبط رہی اوسے۔ اپنے عقب کی حفاظت کیلئے کلک کی درخواست کی۔ اور وہ ہزار پاء کرنیل تیراک تاریس کے زیرِ کمان آجینٹ سے بھیج دی گئی۔ ۲۷۔ اپریل کی شام کو آرماس سے یونانی کانڈر نے قبضہ ذیل منے دارٹیکارام ارسال کیا۔ کیونکہ بڑی پیگیا ڈیامین کو دن یونانیوں نے اس کی طرف بڑھتے جا کر پاریس پر حملہ کرنے کی ابتدائی تجویز کی تھیں۔ یوم گذشتہ کے واقعات کی وجہ سے عارضی طور پر فوجی کر دیکھی ہے۔

اس تاریخ سے بعد پاریس میں یونانیوں کو کوئی فتح حاصل ہونے کی پھر کوئی خبر منے میں نہ آئی۔ ۲۸۔ اپریل کو کرنیل مانوس کا شام صبح تو پناہ ڈاٹا کو وہیں گیا۔ اور حملہ ترکی علاقہ کو عسائی دستانہ کو کام غیر فوجی شہر میں آگیا۔ یہاں پہلے شہر میں پہنچا۔ ۲۹۔ اپریل کو کرنیل مانوس کا شام صبح تو پناہ ڈاٹا کو وہیں گیا۔ اور حملہ ترکی علاقہ کو عسائی دستانہ کو کام غیر فوجی شہر میں آگیا۔ یہاں پہلے شہر میں پہنچا۔ ۲۹۔ اپریل کو کرنیل مانوس کا شام صبح تو پناہ ڈاٹا کو وہیں گیا۔ اور حملہ ترکی علاقہ کو عسائی دستانہ کو کام غیر فوجی شہر میں آگیا۔ یہاں پہلے شہر میں پہنچا۔

دیش پیکار میں ہی مفتوحہ و الخیر ہوا تھا۔ یونانیوں نے اپنی ایک پلٹن کی شجاعت و سہا کے توسط سے ایک نوجوان اور ایک پاکستان کی لاش کو غنیمت کے تصور میں جھانے و یا تعاطل مارا بنا دیا۔ وہی مین اور بالخصوص پکار کر پل سے گزرتے وقت یونانیوں کو جیتی و توتہ کو سخت نقصان پہنچا۔

وہ مہی کو مقتول پاشخانے اطلاع دی کہ ترکی انولج آڑٹاس کے بالمقابل قتل برونی کی چوٹی پر قابض ہو گئی ہیں ساتھ ہی خبر سے محبت کر متعلق ہر کار ہی طور پر جو ٹیلیگرام بھیج گئے تھے۔ انٹین کونسل مانوس کو یامین و ہرمعدو رینا گیا کہ کہ وہ کئی دنوں تک ملک کیلئے واپس بھیج دیا تھا مگر تینہ ہر میں اس وقت ایسی پریشانی مستولی اور پوٹیلٹ فریقین میں ہندو باہمی جھڑپوں سے ہر ہی کس اس بحران سیاسی کی وجہ سے جس میں گورنر نے مبتلا ہو ہی تھی ان تاروں کی مدت کچھ تو بڑھ نہ سکی تھی۔ اور کہ ٹڈر نہ کو کہ بالآخر مجبوراً وہیں ہٹا دیا گیا۔

۴ مری کے یونانی اخبارات نے شائع کیا کہ اس سو جاہرین کا دستہ ایک نوجوان و صحیحہ عورت کی زیرِ نگرانی اپائیس کو روانہ ہو گیا۔ اس دستہ کو متعلقہ پھر کوئی خبر نہ مل گئی۔ ۴ مری کو کرینیل مانوئس اپائیس کو واپس بلایا گیا اور اس کی جگہ کرینیل واپس جس کی تمام صلاحیتیں کرینیل کی بدولت شہرت میں چیل گئی ہوئی پھر کرینیل۔

یونانیوں نے ارسطی کو ہزاروں جگہ کی محبت سے جو تین جاعتوں میں تقسیم کی گئی تھی اپاریس پر حملہ کرنے کی دوسری کوشش کی۔ درگیر کیڑا کرنیل ہیرکٹاریس کے زیرِ کاران ملک پٹیا اور تودوس کیطرت بڑھے اور میرسے بریگیٹ نے کرنیل کوٹھسایس کو زیرِ کاران خشکی کیطرت نکال کر کوس پر جو یورپیا کا عقب بن جو حکم کیا اور کندر سے یونانی انگریزوں نے اسپرگولہ باری کی، انہیں سے دو بریگیٹوں نے ترکی فرج پر جو جھٹان پاشا کے زیرِ کاران گروٹسے شتر یونینا تک ایک فیصلہ پوزیشن میں تقسیم بھی حکم کیا اور ۱۵ ارسطی کو کٹر دوین جو آٹھاسے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے خوزیر موزک آرائی ہوئی ایک بریگیٹ نے شمال کیطرت جا کر فلپ بیڈیا کی مشر کر اور دوسرے فو مغرب روپ جا کر دیا اور دوسرے پل پر قابض ہونے کی کوشش کی ان حملوں کا مدعا یہ تھا کہ یورپیا کو ملک اور سرچھینچو کا راستہ بند کر دینا خواہر ملی تنوز کے نام لگانے جو یونانیوں کو ساتھ تھامے کسی کو ان کی شقیہ کے متعلق حسبِ ذیل تحریر کیا:-

و یہاں کو فوجی حکام نے پھر دوبارہ جارجا پہلو اختیار کر لیا کہ غم کے ٹکڑے ٹکڑے کی شام کو تیار کیا اسی اوپرنیوں کی ایک ملٹن چمکدے تو پھر (طوط ناروہ) کی ایک باتری بحیثیت آرٹائل سے پارسیجی۔ امداد کی سپر پور کو ریل پر تھیں اس نے اٹھ ہزار آدمیوں کا ایک بڑی بیڈی فہم دوسرے جرنیل جیڈا رمد کا ایک دستہ تین سالہ اور دو بڑیاں ساتھ بھی حکومت کی کیا لڑنے کے قلعہ پر تفتہ کر لیا امدادوں

بقیہ حالت میں صغوم ۴۴)۔ اور زخمی ہو کر خون کے قطرے اس پر گریا کچھ عرصہ تک اس کی کیڑی خبر دی۔ آخر اس کا بہائی تلاش کیلئے خود پایا میں گیا۔ اور اس سے انہماک لایا کہ جس کا ہندہ نگار تھیض سے یہ نائنون کو بران میں لاکر ترکی فوج تعیند پائیس پر مذاقہ عیسائی بلکہ مسلمان رعایا پر بھی طعن کے ظلم کے ذریعہ اسلام کا رہنما شروع جو الیٰ شہداء میں ترکی فوج کی خوش امتحانی اور صلی کہ مستحق مسلمان خیر کی کہ ہے میں ہم ہر مذکر کو فوج میں تین چار ہفتہ پھر تارہ دیکھئے۔ ایک شائستہ حرکت دیکھی اس بعد ہر کچھ بھی ایک لفظ بھی بلا امتحانی کا سننا پڑا۔ حلفہ مانظرین کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں مہم ہوئی کہ کچھ مزاح تا بیچ باطنی اور جاشین کا نام اور تیا تاکہ یہ یونانی گندہ غلط زہم زہی کو کر نیل واسوں کر طبع و ذہن یا نیک حکم رہا بتلے غالب اس حکم کی تالیف مشتمل ہو کر نیل جانوس کی ویسی کی تالیف جن مخاطب ہو گئے ہے +

جنگلہا میں ان میں جن ترکوں کو کون کے بالمقابل تھا ان میں بنیادیں تیار کر لیں۔ اسیرت ایک اور ریگنڈ میں جس میں ہم جڑنٹا کو ویزنوں کی تیسری بلٹن اور دو باتریان جن کر نیل کو گنی تو کس کے زیر کسان تھنکہ صدر میدان کی دوسری جانب کو بار کوروس کو اسی بل کیٹن بڑ باجس سر غلط پیدیا کو واسطہ جانایا یہ مقام پانیا پر یو سائی شاہ لہ پر واسطہ ہے وہ ان ترک بڑیت کثیر بر جو تھو دیا گیا ریگنڈ سوم دوم ریگنڈ کو نیل ڈاکوس کو بعض پلاک کیٹن بھی لیا گیا کہ مقام پر امانا داگ تھنہ داؤٹا کو عبور کے پلاک کی ٹکی نوج سے صورت پکار ہو دوسری طرف نائیس کے دھڑا آ رہی پر تو سیا کو بعض تعلق کرنے اور دان کی نو جو باہر بن گھونٹے کو کام پر مامور کر گئے ترک میدان میں بمقام غلط پیدیا ٹیر تو نیا وغا فر تو کس اور وہ بھی پلاک لیا کے دانہ پر اودان دیہات کو بالمقابل میدان کی دوطرفہ بلٹن یون اور نیز اوان و بلٹن پناٹھ یون پر جو میدان کی اس طرف ہیں اور زمین سے ایک باہر سفیرت بلٹن ہے اور اس ایک بلٹی پہاڑی پر جو زمین سفیرت بلٹن ہے بریفہ مامور جو بندہ رتھون پر تھا بعض قوم اور کٹرین بھی ان کے پاس باظا مامور جو زمین انہوں نے دو کوئی باتریان میدان ترین پہاڑی سے سیکرینہ کیٹن کی بلٹی پہاڑی تک جا بجا تیسیم کو رکھی تھیں اور دوسری بلٹی طرف کی توہن کی ایک باٹری ٹرینا میں تھی میں نیز اوانہ نہیں کر سکا کہ ان مامورن پر کٹرینہ ترک فوج پیدل تھیم تھی مگر او سکی آٹھاری کی ٹنڈہ وخت سے مامور فوج ہو راتسا کو لگی جمیت ضرور موقوف ہو

اخبار شہید رٹ کے تہذیب گاہ کے یونانیوں کی ناکامی کو حالات بتائیے، اسی حسب ذیل تحریر کیے :
 "اپر کی تازہ ترین مصافحہ
 کے مندرجہ ذیل حالات مجھ کو کافی متوجہ کر رہے ہیں اس تناظر میں کہ یہی عجوبہ معلوم نہیں ہو جائیگا کہ یونانی عمارت کا انہیں
 کس طرح کتے پر ہیں۔ بلکہ وہ یونین کے وہ گڑبڑ پریشانی بھی جو یونانی نفع میں متعلق ہو رہی ہے، بغیر کسی کار و دانیوں کی پرورش میں
 پائی جاتی ہے معلوم ہو جائیگی بتائیے ۱۳۱۳ء کی رٹ کی طرف سے یونانیوں کو چار ہزار سپاہ دیکر دو یا تودوں کو اپنی فوج اور پیراویس کا ساتھ رکھ کر
 کا سلسلہ آمد و رفت قطع کر لیا حکم دیا گیا کہ کریٹیل بیرک میں کوس کے پاس یونانی فوج حیدر آباد پر دوس کے جدید ترین اٹھائی ہزار
 آدمی تھوڑے تھوڑے حصہ بہر میں جمع دینے اور اس کے پیرو کی حفاظت کر لیا حکم ملا کریٹیل بوٹ ساریس کو جو وہ ہزار پانچویں مجاہدین کے
 دستہ کا ایک ڈیڑھ تھوڑے جہازات کی تہذیب میں پناہ میں مقام ٹیکر یونانیوں کے ساتھ اور دوسرے کے ترکوں کی توجہ کو اپنی طرف منطوق کھینکا
 حکم دیا گیا کہ کریٹیل بوٹ ساریس اپنے کار و فساد کی درست تعمیل کر کے ٹیکر یونانیوں کی متعدد پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا مگر کریٹیل بیرک میں
 جہازات کی پوری کونے کے بجائے بائیں خیال کر میں انسانی مجرور فوج کر سکون گا۔ اور ہر حکم دیا گیا کہ وہ نہایت مضبوط مقام ہے۔ ہر ایک
 پہاڑی کی چوٹی پر رات کو آدھرت ایک نہایت ہی دشوار گزار اور مدعی وہ کہہ کر وہ ان تک پہنچا جاسکتا ہے۔ وہ ان کو وہ ہزار تک مجبور
 تھے بلکہ وہ ان نے وہ کہہ کر وہ ہندو یونان کو جو جیسا کہ کیا کیا تھا بلکہ ان تمام شکلات کو باوجود کریٹیل بیرک میں نے ترکی کو ہندو یونان کی پہلی
 قلعہ کو درست پرست لڑائی کو کسے غریب اور ان وقت لڑتے ہوئے لڑائی اور باقی لڑائی دوسرے دن پر متوی ہو گئی۔ دوسرے دن لڑائی اور باقی لڑائی
 نے ہر حکم دیا اور لڑتے ہوئے بلکہ لڑائی پہلی ہی ہو کر وہ کہہ کر وہ دوسرے پہنچے شہادت ہو گئے۔ مگر یونانیوں کو سبقت نقصان دینا تھا پڑا
 کر کے نہ باقی کی وجہ سے وہ سارا دن پہلی ہی ہو کر وہ دوسرے پہنچے شہادت ہو گئے۔ مگر یونانیوں کو سبقت نقصان دینا تھا پڑا
 کر کے نہ باقی کی وجہ سے وہ سارا دن پہلی ہی ہو کر وہ دوسرے پہنچے شہادت ہو گئے۔ مگر یونانیوں کو سبقت نقصان دینا تھا پڑا

کی لکان کچلج سے طلق مہنان ہی یا پاریس ڈوئیزن کہیں ۴۴ مئی کو جا کر براہ رست اوہم پاشا کے زیرِ کمان کیونکر تھو۔

فصل پانزہم (۱۵)

بحری مہم کے یونانی ٹیرہ نے بقول جبرن لوسٹرنگ کی فوجی کارروائیوں میں کوئی مدد نہ دی۔ یا دی تو بہت ہی خفیف۔ اوسکی بہت واکوش صرف متفرق و جزوی مہمیں تک محدود رہی۔ اور ان مہموں کو

بھی ایسی ہی طرح سے انصرام دیا گیا کہ ماسی و جہاز رانی میں یونانیوں کو جہت حاصل تھی۔ اوسے بڑے لگنے کے سوا اور کوئی نتیجہ ان کو ہر آہ نہ ہوا۔ آغازِ محاسمت کو دستِ پیرہ مذکور کو کال آڑا ہی حاصل تھی۔ اوس کیلئے سارلسیان کھلا پڑا تھا۔ اور ہر ایک کو بڑی قوت تھی کہ وہ خوب جوہر دکھائیگا۔ مگر بڑی فوجی طرح اس کو متعلق بھی وہی نامناسب و بچل تقسیم و تقسیم کی غلطی کی گئی۔

مغربی ٹیرہ نے جس میں پہلو صرف انگریز شامل تھے تقسیم ملی میں مفاہمت شروع ہوئی تھی مگر وہی ہی دیر بعد پر یوہا پر گورنر باری کیلئے بڑی جارحانہ کاقتاج کیا۔ پہلے کہ درمیا پس اور ان کوٹ باہی اس جاجیں اور پھر آہن پوش تھٹ سائی مشرقی ٹیرہ سے جدا کوسے مغربی ٹیرہ میں شامل کیونکر گئے۔ ان جہازوں کو کھلے سمندر سے اور انگریزوں نے پہلج سے پر توہیا پر گورنر باری کی جس خوبصورت مذکور اور اس کو قلعوں کو خفیف سے نقصان پہنچا۔ ۱۰ اپریل کو سات توہیوں کی ایک جماعت جنگی کسیرٹ بھی پر توہیا کا محاصرہ کر کے اسے فتح کر لیا۔ پہلے خلیج کو شمالی ساحل پر مقام و انتہا آڑا ہی گئی۔ سمندر اور جنگی دونوں طرف سے ایک ساتھ حملہ کرنے کی صورت ہی ایک فکوش کل محاذ پرین کی گئی۔ دوہیلا چنڈ جہاز ساحل اپا پریس کو ساحل کے برابر بارشمال کو بھیج دیئے گئے۔ اور انہوں نے ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳ اپریل کو حاجی سرنڈا۔ مرنو۔ اور ترگر کے بلاتیں کھنڈھروں پر گورنر باری کی حاجی سرنڈا جزیرہ کا نوک شمالی ساحل کو بالقابل ولاقہ سے یہاں چنڈ سپاہی جنگی پر بھی آڑا کر گئے۔ چنڈوں و چنڈ عارتوں کو آگ لگا دی مگر علیہ ہی وہیں ہٹ جانے پر مجبور ہو گئے۔

مشرقی ٹیرہ جس کا ساتھ چنڈ سے تجارتی جہاز بھی تھو۔ اور ان جہازوں پر بڑی فوج سوار تھی کہیں ۱۱ اپریل کو جاکر تینی منھا تھا۔ کو باضا بطر مشرق ہو جائیے چھ دن بعد بندر دو لوسے روانہ ہوا۔ اور پھر پاپا مانوٹا لٹو کا ریا اور کاٹرینا کو کھلے شہروں پر جہان تکی فوج کے میگزین اور گودام تھے گورنر باری کی فوج صرف لٹو کا ریا میں لٹاری گئی جسے ترکوں نے دوطرفہ آتشباری کا نشانہ بنا کر ہٹ جانے پر مجبور کر دیا۔ اس سے پہلے ۲۰ اپریل کو ایک جماعت فوجی لغتار کو ساحل پراگر وادی فاج سارلسیان کا ریلوے لائن کو توڑنے کی فکوش کی۔ مگر علیہ یہاں تک نہیں ہو سکا کہ اس ناکام فکوش میں یونانی ٹیرہ کا بھی کچھ دخل تھا۔

ترکوں کو بڑا افسوس تھا کہ یونانی ٹیرہ سالیکار پر ضرور حملہ کر گیا۔ اور کو زیادہ تر اس حملہ کا اس اینفون تھا کہ وہ ان کو باضا لٹو

اسی سچ یا اس سے پہلے کہ ہر معاملہ کے متعلق ابھی تک یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ یونانی گورنرٹپ ڈوول کے منہ کو
الطامی کی ٹرکی نے اس کو بحری محاصرہ اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایک کوسو سب مغرانے اسے مطالبہ نہ کرکے ان کے لیے کی اصلاح
دی تاہم اس میں غیر کو ابھی تک اس کے متعلق سچی گورنرٹپ کی روایات موصول نہ ہوئی تھیں مگر یقین کوئی شک نہیں تھا کہ وہ دیگر ڈوول کو
منشا سے متنازع نہ ہوگی۔ بدین میں آئینہ حضرت خزانہ کی یونانی وکلاء نے جو صلح کی گفتگو کر رہے تھے۔ محاصرہ کو اٹھانے کی شرط قبول کی
ہیں۔ اور سچ آٹمانیں جھانڈانی کی عالم جائزت فائدہ دی ہونے کی شرط اور غیر مستند و کردی ہے۔

سرحدیں بلطوط بحری کارروائی کے متعلق حسب ذیل تحریر کرتے ہیں: یونانی بیڑے نے ملابین کوئی بڑا کام کرنا عذر کی
بیڑہ موجود نہ تھی۔ بہر حال فضل اور طاقتور تھا۔ اور اس کی بیڑی بڑی باتوں کی تھی۔ ہر ایک کو اپنے یقین تھا کہ وہ صحیح و بخیر
کے ترکی جزیرہ میں جو چند ایک کو جو قومی قابل پیچھے ضرورت کرے گا۔ اور تین سالوں کا پروگرام لباری کے ترکوں کے سلسلہ و فزوت کو باطل
درہم ہر ہم کرے گا۔ پلاٹا سونا اور کھانا پر گولہ باری کرنے اور ہکو گشتا کر لینے کو سولہ یونانی بیڑے اور کچھ کام نہ کیا۔ اپریل کو
ایک یونانی سکویٹن نے پرتو سیر گولہ باری شروع کر کے دوسرے دن بھی اسے جاری رکھا۔ یونانیوں کا بیان ہو کہ انہوں نے ڈوول کے
سوا باقی کل ترکی قلعوں کو نوازش کر دیا۔ اور شہر کو بھی بہت کچھ برباد کیا۔ برعکس ان ترکوں کا قول ہے کہ یونانی بیڑے نے گولہ باری
کو بعد سے چھوڑ دیا جس کو ایک جہاز کو ترکی گولوں کو ایسا نقصان پہونچا کہ وہ قریب الفرق حالت میں واپس گیا۔ انہیں سے خواہ
کونسی روایت درست ہو یقین کوئی کلام نہیں کہ اس امر کے کوئی عملی نتیجہ ترتیب نہ ہوا۔ ۱۲ اپریل کو مغربی بیڑے نے آغیا ستر (جنگ)

ملہ انہیں فتح کرنا انسان کام نہ تھا۔ ہر جزیرہ میں کافی ترکی فوج موجود تھی۔ اور غیر حصہ کا زمین پہونچ چکا ہون ترکی بیڑہ ایسا ہی کیا گذرا تھا کہ
اپنے مقبوضات کی بھی حفاظت نہ کر سکتا۔ ان جزیرہ کی حفاظت اور قبضہ کی کے انتظام کے متعلق جو سرکاری اعلان باطلی نے اپریل کے آخری
ہفتہ میں شائع کیا تھا اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ترکی گورنرٹپ ان جزیرہ کی بیڑے سے بیکار تھی۔ اعلان کا مضمون حسب ذیل تھا: یہ جزیرہ میں
سلطان روم نے معلوم کر کے کہ درجہ اول و دوم جزیرہ کے نزدیک جزیرہ یونانی بحری ڈاکوٹہ و فساد کرنے کی نیت سے اسے ہیں حکم دیا کہ سلطانی بیڑے
جزیرہ دہ ڈاکوٹہ سے چند جہازوں کو گشت کر کے لیے بھیجے جائیں۔ یکم مئی دن کو ایک ہجرت ڈاکوٹہ سے جزیرہ تاراطامی کی سلطانی
آہن پوش حفاظت الرمن تاراطامی و تاراطامی کے دلا جہاز چنگ دیا اور زمین تاراطامی و کشتیاں ڈاکوٹہ کے تعاقب میں روانہ کی گئیں جنہوں نے
انکی جہازوں کی گیارہ ڈوولیں ساتھ ڈاکوٹہ کے گشت کر لیں۔ چوتھا ڈوول کو لائے جا رہے ہیں مغرب و صوبہ لاریہ کے ذمہ انتظام بیڑے
وزرائے باجلاس کونسل جو تیار و زار دی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انکی فوجی پولیس کیلئے اسونیکو بفریڈ۔ سوانیکا اور متعلقہ علاقہ کی قرب
فوجی پولیس کے آبی جائیں گے۔ بغرض انکی اس ملحقہ میں تاراطامی کو قرب و جوار سے اپنے خاص خاصہ کو بجا دیں گے۔ جنہوں نے فوجی تحفظ میں
کام کیا ہے اگر اس قسم کے آدمی دستیاب نہ ہوئے تو بذریعہ دیگر وٹ اس کو کھنک کیا جاوے گا۔ سابق سفیر وٹو اپنی شہر کے نائب گورنر
کیے جائیں گے۔ علی تاراطامی و تاراطامی کے سفراء بھی اپنے فاصلوں کو نائب گورنر تاراطامی کی تاراطامی کے سفراء سے تجارت کرتی ہیں کی غرض سے
چنگی خان کو انتظام غریب مستدین اور لائق فزوں کی سیر کی جائے حضرت سلطان رستم ان کو تیار کرنا منظور کر لیا ہے۔ دونوں مغربی کایان
مستہ ہیں کہ ان کی حفاظت کو لیے کافی تو چاند نہ تھا۔ اور کم تاراطامی و فوجی تاراطامی میں بھی ہو رہے تھے۔ انکی ایک کشتہ دردار و تحریک میں تاراطامی

کو جسے فیصلہ تصدیق پر سوساٹل اپریس پر واقع ہے گولہ باری کے کہے اور جو چین لیا۔ اور وہاں چند ترکی گولہ تم گھٹے۔
 انہی دونوں یونانیوں کے مشرقی طیرہ نے پلاٹامونا پر جو دریائے پینی اس کے شمال میں پہلا طبع بند ترکی تمام تھا گولہ باری کی۔
 یونانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ایک ترکی میگزین کو آٹا دیا مگر مسلمان رصہ کے گولہ باری کو بھی برباد کر دیا۔ یہ واقعہ اپریل کو گذرا
 دوسرے دن اس بڑے ہرنے کا کرینا پر جو پلاٹامونا سے دس میل بجانب شمال ہے گولہ باری کے چند رکانون کو ہند کر دیا مگر دونوں مقامات
 کو واقعی نقصان بہت خفیف پہنچا۔

سالونیکا کی سلامتی جو یورپین ترکی میں دوسرے بڑے شہر اور اہم ترین بندر ہے فی الحقیقت محاربہ کر کے گولہ باری کی یونانی فوج کے رحم و
 کرم پر منحصر تھی عزت و دھچوٹی چھوٹی باتر بان کی محافظت کیے گئے مگر جو دھچکین اور بیہ روایت دھچکین بالکل گپتی کا پیچھے کے دائرہ پر
 بیشمار تار پٹے پھیلے ہوئے ہیں۔ چینی تو فیصلوں اور تہذیبی باشندوں کو سالونیکا کی سلامتی کی طرف سے ایسا سزا دینا چاہیے کہ وہ ان کے
 اپنی اپنی گرفتوں سے یہ دھچک کر دی تھی۔ کہ وہ ان کی حفاظت کیے جگہ جہاز بھیجیں کیونانی فوج نے سالونیکا پر کمر بستہ کیا۔ ایسا
 مارے سر سے ہے جو اب تک معلوم نہیں ہو سکا۔

(۱۶) فصل شانزدہم

محاربہ کے آخری دنوں { حصہ اول میں محاربہ کے پہلے عشرہ کو حالات جنہیں وکیل آمرت سر نے نہایت دلچسپی
 پیرا یہ میں بالاختصار شائع کیا تھا بطور تیسرے درج کیے جا چکے ہیں اس سلسلہ کے
 اور ایک ہی موقع پر کیے بعد دیگئے تین مختلف تصویریں اور دو تین جمع کر دیں
 ناظرین کی دقتیت و آگاہی کے دائرہ کو وسیع کرنے اور نیز اس لیے کہ ذاتی رائے
 دو روں کا اجمالی بیان۔
 قائم رکھنے کے واسطوں اور در وافر ترین ذخیرہ معلومات کا موجود ہو میں سر شامیلہ باڈلٹ کی کتاب کا کافی مصلحت کا جن میں لایا
 سے روانگی و گرفتاری یونانی ابراہیم کی دوبارہ بازی و عیاری و تفریح کا شاہ یونان اور قسطنطنیہ کے پیکر امیر المومنین کی ملاقات کی کئی حالات
 اور سلطان اعظم کا ایک خط۔ ان کے دبا کے کہتے قسطنطنیہ کی اہمیت اور طاقت و درج ہے اور نیز چرن مورخ کی کتاب کا ایمانہ جگہ
 ترجمہ کر کے پہلے میں ان مقامات و اصلاح اور تعداد کرات صلیح کی تفصیل کیفیت اور رضا پاشا سر کے کہ حالات کو بعد ملاقات کے نتائج پر
 مفصل بحث کی گئی ہے۔ ایک انکسٹل میں وکیل کی ایمانہ تحریر و حجات جنگ کے متعلق ذیل میں درج کر دینا مناسب ہے
 لے اس کی یہ بھی کہ یونانی طیرہ پر زخمیت مسلمان جنگ بالکل نادر تھا اور پھر ملک میں جو ایسا بظاہر خلل پڑا ہے اس کا چند منہ ویدیائی طور
 سے خدو صان ہوا ہے اور یہ کہ

مسٹر ولانی کو شاہ یونان نے توفیق کر دیا ہے اور مشرانی انکی مجلس صدر
محاربہ دوسرا تو تیسرا عشرہ اعظم تھو کر گئے مین یونان میں کوسٹو و سوس کو کریشٹ و پس باایا
 ہے لیکن غمی وزارت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ لڑائی جاری ہے اسکا دشمنانہ کا مقابلہ مقام ٹیشیز کچا جو قلعہ و دوسرے قریب ہوا اور وہاں بھی
 یونانی حملہ نہیں کرتے بلکہ مداخلہ پر ہی قناعت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ کچا فوج یونانی نے آپا ریس پر حملہ کیا تھا۔ وہ بھی اپنی سرحد پر و پس
 آگئی ہیں۔

مقام ٹیشیز پر جو دوا اور آتشیں کے مایین ایک بڑا لشکر متعاقب ہے۔ لڑائی چند دنوں تک جاری رہی اور اس میں جینہو ملو ہوا
 کی صفوں کو ٹوٹ کر کیلے گئے۔ مگر وہ مایین کا سیلاب ہے۔

ایک کارپاٹریٹ قسطنطنیہ کے ایک سالہ کے میں ایک ہزار چار سو چھ سو پانچ لاکھ تیرہ سو کے ساتھ ہوا۔ اس کا کوسٹو و سوس کا معاہدہ کیا۔
 انہوں نے فریڈرک پائلے کے لائن کا ٹیشن اور سرخس کو حاصل کرنے کو ایک یونانی فوج جس میں چار سو چاس آدمی تھے اور جن کو پاک
 چھ تو تین تین لڑائی بھی کی مگر عرض حاصل نہیں ہوئی۔ اور بعد میں یونانیوں کو نو سالہ سے و ملک بھی پہنچ گئی تھی۔ اس لڑائی میں یونانیوں کے
 تین لاکھ لڑکے اور ترک سپاہی تقریباً ۲۲ لاکھ گئے۔ ۹۰ لاکھ ترکوں کو دوبارہ پانچ ہزار سپاہیہ فوج اور ایک دستہ سواران درمیا تو یونان کے ساتھ
 کیا مگر یونانیوں کی جمیعت بمقابلہ ترکوں کے کو تھوڑا زیادہ تھی۔ اور یہی سبب ہوا کہ ترکوں کو یلوے لائن کا ٹیشن کے کامیابی نہ ہوئی۔ اور وہ ٹیشن کی
 لڑائی کے بعد انہیں واپس ہونا پڑا۔ لیکن لڑائی پر ترکوں نے پی پادہ فوج کو دھتورن میں تقسیم کر کے و ٹیشن کی یلوے لائن کا ٹیشن کی نیت ہو کر
 کی۔ اور دوا اور نو سالہ کا رستہ بند کر دیا۔ اسکو تھوڑے ترکوں کی سپاہیہ فوج جو جان ہوا و رفا بلین یونانی بارہ ہزار سے کم تھی ترکوں کی باوجود قوت
 قلعہ و نہایت قدامت اور فوجوں سے متعلقہ کھیل کو لگیشون کی نو کھینچ کر لیا۔ نتیجتاً اس جنگ میں سخت نقصان ہوا۔ اس وقت ترکوں کا
 سالہ میلان میں قیامت و ما رفا تھا۔ اور یونانی رسالہ کے ساتھ مقابلہ میں صرف تھا۔ لیکن جبکہ نقصان پیدا ہو چکا تھا۔ اور اس سالوں کا نہ ہوا۔
 کیونکہ لڑائی کا زور پیدا ہو چکا تھا۔ و چونکہ یونان میں سخت گولہ بازی ہوتی رہی جو ایک دوسرے کے مقابلہ میں بعض جگہ قطع چاروں گولہ کے حاصل ہوا
 چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر صحت آرا تھیں جبکہ خوب ہونے لگا تو دوسرے ترکوں کا قلب بھگ کر پیش قدمی کرتا ہوا دکھائی دیا مگر چونکہ انہیں ہوش
 علی اس سبب کو لڑائی میں مداخلہ پر رخصت ہو گیا۔ اور ایک مہینہ بھی دو دوسرے فرسالیہ میں جون توں کر کے آگئی۔ اور اس کو یونانی اپنے اپنے
 مقامات پر جمع ہے۔ اور ترکوں کو موضع لگتی ہیں جو باغیخیل کی مسافت پہ پہ ہاتھ لگ واپس چل گئے۔ یہی حکم کو کل یونانی فوج جو نو سالہ میں
 تھی میراں جنگ میں پہنچ گئی۔ اور لڑائی شروع ہوئی۔ مگر تھوڑے ہی میں غمی میں غما ہوا۔ رات کو بھی چھوٹے مقابلہ ہرے سے جین میں
 یونانی پسپا ہوئے۔

جو مکے صدر ٹیشیز پر لڑائی ہوئی یہاں ترکوں کی جمیعت دس ہزار سے کم تھی۔ انہوں نے اپنی فوج کو دھتورن میں تقسیم کر کے دو مقامات
 دوا کر دیا۔ اور چونکہ ٹیشن لڑائی جاری ہے مگر یونانی چھوٹے یونانی کہتے ہیں کہ جنہ ترکوں کو چھوٹا دیا تھا مگر ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ انہیں
 کچھ نقصان ہوا۔ لیکن اس کی مبالغہ ہے کہ میں اس مقام کو نہ چھوڑ دگا۔ اور اگر میرے پاس دس ہزار آدمی جاوے تو عربین نہ کہ میں علامہ پانچ لاکھ

کہ ہم نے ترکوں پر حملہ بھی کر سکا۔ وہ یونانیوں کو ہم سے گھرا رہا۔ ہم انہی ہوسے لیکن یونانیوں کی سرکاری خبر یہ ہے کہ وہ ترکوں مار گئے۔ میں۔ اور یونانی ہم مار گئے اور ہم انہی ہوسے ترکی سپاہیوں کی جسمانی قوت اور ہمت تمام وقتی فوجی فوج پر جبر کو روزہ قبل از طلوع آفتاب ٹھہریل تک پیادہ پا چلا اور پہرہ لڑائی میں مصروف ہی پھر جبر شام ٹپری تو اور آٹھ میل کا سفر کیا۔ گیارہ بجو اس قدر زحمت اور تکلیف کا دن کہ ہر دن سے مکان کا شمار نظر نہ آئے۔ تو اب ترکوں کی ساری ہمت رستہ رانی کے وسیلے پختہ ہے کیونکہ انکی فوج معظم کتا فریسیہ جہاں و کافروہ ہے۔ اہل اکر بڑھائی ہو۔ پہلے کو عساکر عثمانیہ نے مقام زکاس پر قبضہ کر لیا۔ پھر مقام لاریسا کی طرف بڑھنا لگا۔ مغربین واقع ہے۔ یہاں ترکوں کو بہت مصلحتت کا مال اور سامان حرب اور دوا وغیرہ دستیاب ہوا۔ اگرچہ ایک دن اس سے پہلے تھا۔ لاپچی ترکوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ مگر انہوں نے خود ہی اسے چھوڑ دیا تھا۔ اور اس سبب فوسار اور اوس کے درمیان پیریلے۔ لاپن جلدی ہو گئی۔ کیری رنے میں یہ افادہ غلط ہو کہ ترکوں نے دلو پر قبضہ کر لیا ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ یونانیوں کو عساکر لاریسا کے کجا بھائی۔ ان کے یونانی فریسی۔ انگریزی اور ڈچ کے جنگی جہازات کو کہ وقت پہنچ جائے تو حملہ طینان بھی ہو گیا ہے۔ اب وہاں دوسرو فریسی سپاہی بہترین بھی گشت کرتے ہیں۔ ان جہازوں کو آئینہ کچھ روز ہی ہو گئی ہے۔ روزہ یونانی اس کو کب کا خالی کر چکے۔ اور عورتوں اور بچوں کو ایک جماعت تیار کر دیاں نکال چکے۔

لاریسا میں اب دوکانیں کھل گئی ہیں۔ یونانیوں کے قیدیوں کو ساتھ ترک اچھا سلوک کرتے ہیں اور ان کو اچھا کہاں لٹا رہا ہو۔ یہ ہلوں ترکوں کو سلوک اچھا رہتا جا رہا۔

یونانیوں کا بیان ہے کہ باغی بزدلوں نے بہت سی دوکانات و درکانات کو بڑھا ہے۔ اور گزشتہ یونان اس شکایت کا ایک سربراہی دول معظم کا نام جلی کیا ہو کہ ترکوں (مختل میں بہت سائنات تالاج کی ہے۔ ایک اخبار میں شکایت بھی شائع ہوئی ہے کہ کرا عثمانیہ نے لاریسا کو اگل گرجوں کو چھڑت کیا۔ اور دوکانوں کو کھنچو سکا۔ انات اور دوکانوں کو زبردہ کر دیا ہے۔ اور خرب و بربادی و غنیمت کا مال چھوڑ دیں۔ ان کے روزنامہ لاسوہ کیطرت بکثرت روانہ ہو رہا ہے۔ اور پیٹر بکری۔ سیل گاون کنگہ براہ کنگہ ترک۔ انکے بناتے ہیں جب یہ خبر ملی کہ ترکوں نے یونانی قیدیوں کے ساتھ برا سلوک کیا تو ہمیں ترکی قیدیوں کو جو پرکے روز تمام پتیس میں آئے تھے۔ دوکانوں نے بہت کچھ ڈالنا۔ اور اگر فوجی کا ڈبو اور پتیس میں تھا۔ او کی حفاظت کرتا تو بھر نہیں کہ ان کو انکے اٹھاتے۔ ہمارا خاص نام نہنگا رکھتا ہے کہ یونانی رسالے اس بھی لکھتے ہیں جو ہو کہ مائے سے محبت کی ترت ہوئی تھی بڑی پانچویں کھائی اور وہ یونان و مطلق آثار جشت کو ظاہر کیے۔

جنگ اپریل

قبل ازیں ہمارا خاص نام نہنگا جو یونانی فوج کے ساتھ تھانہ پٹی چکا دیکھنے فصل حالات جنگ کہتا ہو کہ ۸ اپریل کو ترکوں کی چاہزادہ پیادہ فوج تو خانہ سمیت اس مقام پر حملہ آور ہوئی جو وہ ہاتھ سے چکے۔ مگر یونانیوں نے بہادری سے مقابلہ کیا۔ اس موقع پر یونانیوں کی جمیت حسین علی تھی۔

۲۰ فروری ۱۰۰ پیادہ فوج ۳۰۰ فوٹیر ۱۰۰۰ یونانوں کو لک کر آئے۔ مگر بے ہمتی تمام کیا۔ کتا دیکھ کر اس کا ساتھ دلو میں جو بے ہمتی پہاڑ پر نصب کئے ہیں۔ ترک ظاہر بہت نقصان دہا کہ پاپا ہوسے اور یونانیوں کا نقصان لکھی کام آیا اور پانچویں ہوسے اس متعلق ملا سوسلام

یہ ہوتا تھا کہ یونانیوں کو باہر ضرور دیکر امدادی فوج کی ضرورت واقع ہوگی۔ لیکن نہ معلوم جہولوں نے کس حکمت کی پیش نظر دیکھ کر ایسے بیوقوف
اہم مقام کو جو شہر لائل قیقا کا دروازہ ہے محدود سے چند سپاہیوں کے عبور و سیر پر چھوڑ دیا تھا۔ ہالا کا رپا ٹنٹ کھتا ہے۔ چوتھین تھا کہ ضرور
ابھی کوئی اور عامہ ہنر والا ہے اس یونین جہول کی جھگڑنے سے جو تیرہ پانچ تو لو کی فوج کے ساتھ تھا ایک سائے کھنے پر جا کر گنگوٹی
سافٹ پر واقعہ معاہدہ کیا گیا۔ پھر مذکورہ فوج ایک حکم تمام پر قابض تھی۔ اور اس کی محبت ایک ہزار جہولوں اور ٹنٹ توپوں کی
فوجی جہولین اس در سے پڑنے پڑا تو مجتہد دیکھا سخت حیرت ہوئی کہ وہاں فقط چھ سو لڑائی وئی اور دو توپوں تھیں اور خاص جہول پر مشرق
کی طرف فقط دس پانچ توپیں اور ڈیڑھ فوجی سپاہیوں کی کینیاں اور ایک کینیاں چاہا وہ سپاہیوں کی اور دو سو وٹھیر جو دھو اور ان لوگوں کا بھی
یہ حال کیا چاہے دیکھو متواتر مسلسل جنگ انہیں سخت عاجز کر رکھا تھا۔ یہ کی گت اور کام کی فزٹ انہیں نیم مردہ بنا رکھا تھا اس سبب
میں وہ کہہ سکتے تھے کہ یونانیوں کو کچھ ہزار سپاہی اور دو توپیں تھیں اور توپوں کو مناسب موقع پر نصب کیا تھا ٹھیک چار بجے
۵ اگست وہاں ہاتھ سے ترکوں اور آتشباری شروع کر دی۔ یہ گولہ باری ترکوں کی ایک بڑی فوج کی طرف سے ہو رہی تھی جو پہاڑ کی اترین چاری
نظروں کو غائب تھی۔ یہیں چھ تین تھیں کہ یہ حامی یونانیوں کو ان کو متوجہ غرضقات سے باز نہ کر سکے کیسے کافی تھا۔ کچھ یہ سیدھے تھے کہ اس ایک
سبب سے اس کی ساری فوج جھٹ سے دھج ہو جائے گی اور یونانیوں کو فقط ایک سات سے کمزادوں سے مقامات سے نہیں مل کر ایسا
بڑی جان کا بھی سو حال ٹھہرے اور یہ اس کا مایہ ناز تھا جو جنگ کا آغاز سے آج تک خدا کے کھلے ہاتھ کا تھا جب پانچ بجے تو یونانیوں کی فوج
سے تو پہلے چلتا ہوا گیا اور تین دیکھا تھا کہ یونانی کی فوج دیکھ کر پہاڑ چھجے جا گئے تھیں اور بجائے ان کو ترک جوق در جوق ملکا رہے ہوئے اور
چڑھ رہے تھے اور گل سے ہر بار ہمارے ہی فوجی کو توپ سے پھلا دیا جب ترکوں کو پہاڑ پر اٹھنے سے روک دیا تو ہماری حالت جو درجہ پر سخت تر ہو گئی تھی
اس نودہ محو ۵ اگست پانچ تھیں بھی طرحت کا حکم ۱۱۔ اس حکم پر یونانیوں نے کوئی دھشت یا قتل خانہ نہ کیا بلکہ چھپ چاہے غور سے بھر چلے
پڑے۔ البتہ جن کم عرسپاہی جو اس دن کی سسل ڈرائی افغان سے حیاں ہو رہے تھے کہ نیکندہ رہے وہاں سے بڑھنے پر یہی رائے میں زونانی جان
کر پڑے۔ انکی تعداد کو جیتل تھی۔ اگر کوئی اور بدست بہاد فوج بھی ہوتی اور ان کی تعداد بھی زیادہ نہ تھی ہی کشیدہ ہوتی تھا ہم ترکوں کو اس طرہ
کی تابلا۔ طے دل و گڑدہ کا کام تھا اور تین شاکہ دنیا جو کالو ہی سپاہی خواہ وہ کتنا ہی جری کیوں نہ ہو اس سخت حملہ کا مقابلہ کر سکتا لیکن
تقریباً فقط انہیں محدود سے چند سپاہیوں کی ہوائی فوج نے نہ معلوم کیوں کھجٹ توپ بند کر دی۔ حالانکہ وہ پرکڑی اعتباری ہی نہ ہوئی تھی۔
خدا کے لئے انہوں نے کس بنا پر ترکوں کا چلانا نیک قدم نہ کر دیا جب ہالا کا رپا ٹنٹ ہمارے شاکہ کیو ماروی میں پھینچاؤ آئے دیکھا کہ وہاں کی
تلفشیں فوج بھی جو تین ہزار سے کم تھی۔ ان بھگٹوں کو اس ساتھ بھگتے میں شامل ہو گئی اور اپنی جھٹ توپیں ساتھ لگتی۔ انہوں نے انہیں
بھی مقابلہ کیا بلکہ ایک توپ سب کو سب ہالو اور ایک نائبر بھی لیا۔ ساری فوج میں ایک عجیب ہمل ٹری ہوئی تھی اور سپاہیوں کو چرون سے
ظاہر ہوتا تھا کہ انہوں نے غیبت کی تھی کہ ہم حلقہ میں لڑیں گے۔ وہ سب کی نہ شریب دوسرے تھوڑا ناکیطون بھاگنا نہ سرون کا یہ عالم تھا کہ
وہ بھی فوج کے ساتھ جا رہے تھے اور ان کو چرون پر نہ ملتا اور رولٹی برس تھی ہی اور معلوم نہ ہوتا تھا کہ سپاہی اور ان کو بس میں نہ ہونے کی فوج
تھی۔ ان کو ساتھ دسپاہی بھی شریک ہو گئے جو ترکوں کے اقتحام کے ڈر کر اسے انہوں کے گٹھ کے کیونکہ انہیں خون دھنگی ہو کر ترک اس جرم کی

پادشاه میں کہ یہ سپاہیوں کو ساتھ لے کر شریک ہوئے ہیں اسے عرض فرمایا کہ میں نے ہزاروں عورتیں بچوں اس محشرستان بے تیزی میں چلا جانے
تھوڑی بھڑکی بھڑکی ریل گھوڑا اور دیگر جانوروں کو لگے لوگ ہانکے جاتے ہیں عورتوں اور بچوں کے سر پر لباس کی گھڑیاں بہت ہی بے تیزی سے
ہوتی تھیں اور وہ بچے اور مرد ہونے نشان و تیزان میں گر و اب ملازمین بلا کسی حوصلہ لطیفان کو اپنے جا رہے تھے اور جہاں کہیں سہ میمن رگا
مٹک ہو جاتا تھا اور وقت سخت پتلیش ہو جاتی تھی اور آدمیوں اور حیوانات کا جو شکل ہو جاتا تھا وہ بالائیں راکب دوسرے پر گرتے تھے
اور یہ موقع پر بہت خون بھی ہو جاتا تھا وصال کا نقصان بھی ہو جاتا تھا۔ دیہاتی تو البتہ بے باعث و فقیہ کیسے قدر اور وہ سفایہ تین تیر
گران غریب والدین کا شور و غیوم کچھ نہیں بڑھ کر نہ تھا جن کی ولادت آغا خان اس سے تھیں مین انھوں نے سفایہ ہو جاتی تھی بالخصوص
یہ تھا کہ روشنی مطلق نہ تھی غصے سے سب جو معدودہ چیزیں گھڑی کے ساتھ لے کر جہاں جہاں کی صورت میں کچھ نہیں ہو سکتے
ابتداء سے جو لوگوں کو اپنے گہروں میں آگ لگتی ہوئی دکھائی دیتی تھی اور ادا و ذکر غنوں پر ٹنگا کام دیتی تھی۔ وہ بچو شب کو ہم آٹا کو لے کر پیچھے
اور صبح کی موت تک گڑبڑ کے مشرقی ساحل پر ایک بیانی کا نام دشنام تک رہا۔ بعض طے کر گیارہ ہزار آدمی جن کے ساتھ ہم تھیں اور کافی
سامان حرب ہلہ ورجس آہنی سے ترکوں کی عکسری میں جاکے ہوئے اور جہنوں نے بلاستھال اپنی طرف سے وہاں ڈال دیئے ہوں سطح ایک آن
واحد میں وہاں یہ ہیں کہ وہاں جہاں کہا جاتا ہو کہ اس کو بھال نقصان۔ آدمی کا بوسٹہ کھینچ کر ہر گمشا و لڑی جس کی نسبت مشہور تھا
کہ مارا گیا ہے ترکوں کا ہاتھ نہ قید ہے اور نہ ہی بھی ہو کہ گزشتہ پانچ دنوں میں اس کی گونہ زانی بند کرادی ہے کیونکہ مولے نقصان : روکر اور کوئی
فائدہ وہاں نہ رہا۔

ایتھس کے حالات

ایٹھس کو ایتھس میں سخت ہنسکھا رہا ہوا اور اسکی دو زمینیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ جو کہ دن مجلس وزیران
کو روپوں ہر سال کا اور دوسرا یہ کہ زمین مخالف کو سرگروہ جن نے چند تقریریں بھی عوام کے روپر کیں ۸۴
تاسخ کو بادشاہ کو ڈیٹا کی کوئٹہ صارت کی طرک کر دیا کیونکہ اس نے ایتھس کو سے بھا کر تباہ کر دی تھی۔ اہل اہل صلیطہ مقرر ہو اور دیگر
جینوں کے وزیر بھی مقرر ہو گئے جو سب کو سبایم کیے کو فریق اور ایم ٹر کی پی تنوی کے تھیں مین و مین۔ ان میں سے ایک کو کوٹے جو وزیر مین
خارجیہ مقرر ہوئے صلہ پند اور من جو مشہور ہے۔

اس منزل کا سبب اس کے اور کوئی نہیں کہ عوام نے بہت کچھ شور و غوغا کیا اور ان کا تعلق یہ ہے کہ مروج کا اسطے سے نہایت
خالی اور علت نہیں۔ یہ تھا کوئی کوئی غصی کا رستانی مل میں آئی ہے نظر بحالات شاہ ہونان کا یہ فیصلہ کہ موجودہ وزارت منزل کیجا سے وزارت پیشی
پر مبنی تعین وزارت فرود وزیر دن کو مقام فرسالم پر نوکی حالت سائینہ کیلئے بھیجا۔ اور انکی مراجعت پر پر کی شب کو تمام محل اہل دربار
کا جلسہ منعقد ہوا اور آخر الامور قرار پایا کہ جنگ جانی کو ہونا چاہیے کیونکہ یہ کہا گیا کہ امداد و تباہی کو تیرے گچ کی ہے اور نوچوں کو جیسے جو پست ہے
تھوڑے ٹیوٹوین ترکوں کی ہرمت سوا پر ہر تکرار ہو گئے ہیں لیس مجلس سے بھی قرار دیا کہ کرنل مہل اور دیگر مین فرسٹ واپس بلایئے جان
اور کرنل مہل کے کرنل آفس کو آپس کی کمان پر سامور ہے۔ اور کرنل مافیل اور اس کا ساتراش و ان تبدیل ہوئے گزشتہ
ہزاران پڑ و کلا، متینہ ماک فیکے نام پر کوہر اس مضمون کا بھیجے مین کہ آئندہ اور سپاہی ماک غیر کے بہت نیکیے جاون تول و مل مین

اجسی سطا بخت ہو فیضاً تو یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ لڑائی جاری رہیگی اور اعلیٰ عہدہ یوں کہتی ہو کہ شرم الی ہوگی کہ اپنی بے بسی کا اعلان کرتے ہوئے جلد کیا جاوے گا یہ کہ نہ بھی فیض ہو کہ یہ کہ اس بخت ساری بھی کر رہی ہو چکی ہے۔ اور قلعہ کھلی گئی ہے اور قلعہ جو تھیں الی الی پانچ تین خاندان شاہی کے شہزادوں کو برہمات سخت شورش بھی ہوئی تھی اور یہ شورش چند خاندانوں میں کل ہی تو یوں کرتے کہ تو اسات پر پڑھا تو تھے مگر باوجود اس کہ اب شاہی خاندان پر چند ان معین نہیں ہوتا۔ اور لوگوں کی طبیعتوں میں کچھ قورسا آئی ہے اور دربار میں سرور ہو گئی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کرون پرش نے دفعتاً لاریہ سے مراجعت کا حکم دیا جب اس کو شان لئے ایسا حکم دینے پر مجبور کیا اور وہوں نے اس سے یہ بھی سوچا یا کہ ہم آپ کی جان کی حفاظت کو بھی ذرا وارہیں ہمیں ایک مرستہ متغیر سے آئی ہے جس میں مرقوم ہے کہ ان وقت متغیر میں ۱۸ ہزار درہم موجود ہے جس میں وہ لوگ ہیں جو شہرہ و مصلحہ و ترقی و خدمات کو بامعاث کبریٰ شے کی ہوئے ہیں اب ان بھاروں کو بھی صفائی لائی کا حکم ہوئے مگر انہیں بھی ہر کوئی کہنے کو دربان اور چالنے کو بندہ دلا دلا کر اس میں چنا چھکام نے دکھا کر اس کو وہ بندہ تین قیمت پر لگائیں جو انہیں سے فوج نے کئی ہزار دیکر پھینکی تھیں۔ اور جن میں بعض چھوٹے پونے خوردہ فروش یونان میں قلعہ منانے لائے تھے یہ بعد دو لاکھ عدد کو بیان آئی ہیں۔ اور انکی قیمت ۱۰ شنگ ہائیس ہے (فوس ہندوستان میں کٹے ہوئے طرح پر سچ جنگ کی بڑی نوع ہیں ورنہ آٹا کی کے کوڑی بھی چار پیسے کی جگہ گولڈ کے کہان ہو پیر تو یونانیوں کو ان ایسی ہی مطلقاً کا حکم لکھا جس طرح غیرت۔ ابتدا وادارہ سہ ماہی کے دام کہے کر لیتو۔ اور دینا فوائے قیامت پر موتوں ان میں اس بڑے پرستار پانی ہر کچھ ہنگام بیج و شے بھی نہیں ہوتا تھا اور وہاں قلعہ کی دیکھنے چکا ہے یہ کہ شکل کو روندہ مگر وہ خود ہی ٹوٹ پڑے اور جو سامان کسی کے ہاتھ لگا آپ ہی آٹا یا رکیون نہ ہو نہ زیر زمین سے تمام سامان میں ایک فرنیسی جہاز کو بھی لوگوں نے لٹا یا۔ اس جہاز میں ہی کچھ سلعہ بندہ تھیں۔ ایک زبیر بہ حالت کچھ تو خود کو لوگوں کو مال ٹڈ دیا۔ اس نے شہر میں سخت کھلم کھا ہوا تھا۔ مگر یقین تھا کہ انکا بعلیم ہو نہ لایا ہے۔ غول کو غول محل شاہی کو توبہ و جہازیں بیٹھے شور کرتے رہے اور سردار گروں کی دوکانوں کو بھیجا باؤٹھ ہے۔ بازادین میں علی روس لاشہادشاہ وادوس کا خاندان کو اکریں کی تصویروں کو لوگ کوٹے کٹے کرتے جا رہے اور انکی دھجیان اڑا اڑا کر پٹے دلون کو بھارت کاتھ تھ لافرس میں لوگوں کا غصہ اور غیر جشی اس حد تک پہنچی کہ شاہی ارمر وہ نشان جو کسی خاص سلطنت اور خاندان سے مخصوص ہوا کرتا ہے) کو انہوں نے سونا بنا کر کٹے کٹے کر ڈالا۔ لوگوں کا غصہ کمال کو پہنچ چکا تھا۔ اور شور و شغب ہوتا کہ دربار کا کھانا کہ ایم دینے لے کر لوگوں سے بہت کہا کہ تم اپنے جو کھانوں چلے جاؤ میں ابھی بادشاہ کو پاس جا کر اس کا ہنگام قرار دہی کرنا ہوں۔ چنانچہ وہ خودت ایوان شاہی میں گیا۔ اور دوسرے دن جنگ اوی کو کٹنے پر ایک مجلس اوزارہ منعقد ہوئی ۶

کریٹکی حالت مائیکہ خاص کا ریٹریٹ مقام کا ڈیڑھ سے ہدیہ تار سب ذیل مخطرات ہے۔ زمین میان ڈیڑھ ماہ کو بند و ہر آیا ہوں اس میں عرصہ میں میان بہت تیزی سے عمل میں آئے ہیں۔ ایک طرف زمین دیکھ رہا ہوں کا ڈیا اور دوسری طرف زیادہ تر اس میں جو کھل گئی ہیں۔ اور وہاں ڈار اپنے چوکاموں پر بیٹھے ہیں اور بندہ زمین اور بندہ بھی آپ کو آپ سے غصہ و ہو گئے ہیں اب ہر وقت کی برقی لڑائی اور آتش زنیوں سے فی جملہ طہان ہو۔ لوگ چلنے کا دم دہندوں میں پھر لگ گئے ہیں۔ اور جو لوگ کان

سے اگر پناہ گزین ہوئے ہیں۔ اور کی جماعت کی خاص مقام پر رہتی ہو تو کون نے بھی اپنا اعتبار اور اقتدار از سر نو جمایا ہے اور جزیرہ کی وہ
ختمی اور ملحق ہونائی کا خیال احسن نقطہ نظر آتا ہے جس سے یہ نتیجہ نکلاں آسان ہو کہ پھر ترکی حکومت یہاں قائم ہو کہ یہ کہ ایک
کوئی ترکی سپاہی یا عہدہ دار یہاں سے مانع نہیں کیا گیا۔ باغیوں میں عام طور پر یقین ہے کہ دولِ یورپ کا باجیالی کا ساتھ اتفاق ہو۔
اب اس خیال کو ایک ایک دو کرنا نہایت مشکل ہو کہ یہ کہ دولِ یورپ کی سلطنتوں کی طرح وہ بھی اطمینان اور مضامین اور بیرونی
طرف اردن کا لوگوں پر باوجودم لوگوں پر اثر رکھتا ہو۔

مختلف ممالک اور امیر البحرین و فیصلہ کر لیا ہے کہ رعایا یونانی کو جزیرہ میں اس وقت تک داخل نہ ہو جائے کہ وہ اس میں
اور کوئی شور و فساد نہ کریں اس عزم میں اور کی حفاظت ہمارے ذمہ ہوگی۔

مالک غیر کے امیر بحرین و فیصلہ کر لیا ہے کہ رعایا یونانی کو جزیرہ میں اس وقت تک داخل نہ ہو جائے کہ وہ اس میں
کھنے پر مائل ہیں جو کہ نسل و دیوس اور کی فوج کہ مصلحت جاری تھی۔ باغیوں کو اختیار ہے کہ وہ شہر میں بلا ساز و بیل کر اپنا اجتماعی تہذیب
اور اس صورت میں ایک برتاؤ کی حفاظت کیلئے ساتھ دیا جائے گا کہ کوئی پرغاش پسند مسلمان و نہیں نہ تائیں اور وہ کہ باغیوں میں سخت
مصلحت پہلی ہوئی ہے اور شہر اور تعمیر و زمین اور غصب کی تکلیفیں ہو رہی ہیں اور یونانیوں کا ترقی پر ہیں۔

کیتسیا ۲۰۰۰۰، ویتھورین ۲۰۰۰۰، وکلیڈیا ۲۰۰۰۰، اوسیا وغیرہ میں ۱۵۰۰ مسلمان ہیں۔ ان میں سے ۵۰۰ کی کٹاری
اور اسے پرورش ہو رہی ہے۔

اتوار کے روز امیر بحرین و فیصلہ کر لیا ہے کہ رعایا یونانی کو جزیرہ میں اس وقت تک داخل نہ ہو جائے کہ وہ اس میں
سے اسحاق چاہتے ہیں یونانی فوج جاری سرحدوں تک بھی جائے۔

ان باغیوں نے کہیں یونانیوں کی سلاسلہ بند کر دی ہے۔

اصیائے ترک کا رسا پائے مقام وائیا سے لکھتا ہے پہلی مشہور پہلو تھا کہ غالباً روس انگلستان و فرانس و ام اور یونان
مصاحبت میں مصاحبت کیلئے پیش قدمی کریں گے مگر روس میں یہ خیال ہو کہ ایسا کرنا کل دولِ عظام کو مناسب ہے کہ یہ کہ
دولِ استبداد میں شریک ہے ہیں اور نیز اس وقت مناسب ہے کہ یونان و جزیرہ کے یہ کہ بہت مشکل
ہے کہ اسٹریا یونانی فوج کے ہم و یونان کو مسلمانوں کوئی غلطی نہ کا روئی ہے جو دیگر دول سے جدا گانہ ہے۔ پیرس میں نیم کارہ کاریوں پر عمل
ہو کہ لاؤرسا کی تجویز دیا جائے کہ پیرس میں یونان و روس کے معاملات کو متعلق کا فرانس ہونا منظور ہو گئی ہے مگر یہ کہ
اس باب میں گفتگو ہو رہی ہے۔

باب عالی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یورپین حالات و جماعت ملکیت میں اور تین لاکھ فوج بڑھائی جائے۔ گویا عجمی تعداد کی بڑھائی
قسطنطنیہ اور فوج کے جو تہذیب میں تعلیم ہے سلطنت عثمانیہ اب عقوبت پانچ لاکھ فوج کو یورپ میں شام کریں گی۔

اتوار کے روز چارہ کی جہاز میں فوج بڑھائی گئی ہے اور تین لاکھ فوج بڑھائی جائے۔ سب کو باشندگان و زمینداران و عسائی

چھوڑ کر کپ کی طرف ہٹ کر (چین معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قریب سرپر کے ہوا اس جنگ کا اظہار ہوا ایک دن کو تباہ اور دیو تانہوں کی فوجیں صبح مرتے ہی مقابلہ کیا تو تاریکی میں تعین جبکہ کون پرنس میدان میں بذات خاص تھیں چار تو سپاہیوں کو نیچلے کھینچ ڈالیں سی ہنگی اور پرنس نکلس کو کہیں راہ کو دین پرنس ابھی تو پناہ خانہ کے ساتھ میلان میں موجود تھا شام کو چھوٹا ٹرائی جاری رہی اس وقت ترکوں نے اٹھ کر بند کر دی اس وقت انھوں نے کزنیل پائلٹ کو جو کون پرنس کی فوج کا چیت تھا ہتھیاروں پر جنگ تیا کی جس کا حاصل یہ تھا کہ دو چور کزنیل ہتھیار مورچوں پر حملہ کیا کل سے دو گنی ریت یہ نظر آ رہی تھی کہ جہاں سے سپرہ کو چور کزنیل چاہتے تھے مگر آج خداوند تعالیٰ انھیں لو اپنا ارادہ فرما کر کے ہمارے مقدمہ میں پرنس پر حملہ کیا چونکہ اس کی تعداد بہت زیادہ تھی اس وجہ سے ہمارے علیحدگی کے نتیجے میں ہٹ کر آئی سپاہیوں کی فوج کو کہیں کو استقبال میں ایک مقام پر انھیں جمع کیا گیا کہ انہاں ہی جہاں جوئی مارگھوڑی دینے کا جاری رہی ترکوں کی پیادہ فوج اگرچہ تین ہتھیاروں پر بڑے زور سے شمشیر آتی تھی مگر ہماری فوجوں کو اس کی پشت پناہی کو روکا معلوم نہیں کہ ہمارا ترکوں کا نقصان کیسے ہوا کون پرنس اور ان میں جوئی تھا اور پیادہ فوج کی آشکاری کہ زمین کا ڈراما اور پرنس نکلس کو جوئی کے تین سپاہیوں کو جو حملہ دیتا رہا اس کو تو پناہ خانہ کے مقابلہ پر دیا کہ دو تو بچانے ایسا وہ جو پہلے مورچوں پر قابض ہیں کل غائبانہ پر رانی ہو گئی ترکوں کی حیثیت ہم سے بہت زیادہ ہے ہماری سائیں میں جس کو جیسے ہمارے سپرہ پر حملہ کیا تھا اس کی تعداد دینہ درہ ہزار سے کم تھی علاوہ ان مورچوں کی طرح اور ان کی فوجیں روز بروز سپاہیوں آرتی و کھائی دیتی ہیں ترکوں کا تو پناہ خانہ اور سواروں کو دستے ہم سے بدرجہا زیادہ ہیں مرن ایک دستہ سواروں جو ہمارے ساتھ تھا وہ بھی تجربہ پرستی کی راہ میں فوج کو ہلا کر دیے گئے ہیں (لنستہ ہند علی القوم الکاذبین) چھوٹے سے لیکر اٹھ تک یہ مرد آدمی یہ تو بے تیرہ دیکھتا رہا اور وہ معلوم کئے کہ غنیمت ہمارا ڈراما غریب سو دہ تیا کیا جس میں دلی زبان و شکست کا اقرار کرنا پڑا اس کا لفظ لفظ سے تعجب ظاہر ہوتا ہے مگر جسے ناہم بلکہ بیخود و بیجا جنگ کی خبر ہو کر پڑوں سے باہر ہو گیا چنانچہ آگے ظاہر ہو گا غاری شہریشل و آجی سپہیں صادقاتی ہے تو گفت خرم... با در کرو)۔

اس پورٹ کو آنے پر گزشتہ دن کو کون پرنس پرنس نکلس اور کزنیل سمیت ایک کوا گزہ مبارکباد کی تائیں دین اور وزیر جنگ نے کل کو کالم جو تھا و مسلمان تہذیبی مبارکباد کا نام لے کر دیکھا بعد ازاں بادشاہ نے اپنی طرف سے کون پرنس اور فوج کو ایک عہدہ ناما اظہار سرحد مبارکباد فوج کا دیوار فتح شاہزادان عیادوں کو دروز میں جان بچا کر ان کی گود میں دپس آنے کو کہتے ہیں۔ یہی ہی فوج نے تانہیں تین ہفتوں کے اندر جسے اس فوج میں دپس پھینکا دیا ہے اور فوج بڑے عطران سے تعلق نہیں کی فتح اور کرٹیکو کا کھاتی کے لشکر سے مکملی متعلق ہی ہی ہتھیار دی ہوئی۔

ہر ایک شخص کو تعین تھا کہ آج ہی غارت سال اور دیکھو کہ قطعی فیصلہ ہو جائیگا لوگ کل کی فوجوں سے بڑے خوش خوش اترتے ہوئے ہیں جیسے کہ لاؤرٹی فوجی تو بہت سبب تانان معلوم ہے تھو ہر ایک کے جبین فتح کی دعا ہے زور دے کر بلکہ ساز و سامان کو گالی گئی اور دینوزہ فتح کا شہر بار بڑے ساز و ساز جنگ کے ساتھ بجا گیا مگر لوگ ان رنگ ریون میں ہر تانہ شعل ہو گیا کہ ایک یہ غریب و حق ماطف کی طرح کچھ ہو چکی فوجیں غارت سال سے بھاگ کر دھاساں پر دپس آ گئی ہیں۔

واقعاتِ اصلی

جب ایرانی عارضی طور پر قدم لگے تو کرکون پرش نے ایک نوجوانی کونسل منصفہ کی جس نے یہ قرار دیا کہ چونکہ ایک ہندو پاشا واقعات اصلی کی فوج تختینا ساٹھ سو آدمی ہے اور کرکون کی قتل و حرکت جو کچھ بھی معلوم ہو تلبہ کہ فارسل کو باہر نکلے حصہ کرین اس لیے مناسب وقت پھر کہ یہاں سے جان چھوڑ کر ڈھکاس کو جانا چاہیے اور پھر وہ اسی نظر بحالات موجودہ راستہ کرکون سے نکالے اس مسئلہ کی اطلاع کرنا شمسو کی کو بھی دیکھنی اور اس کو اختیار دیا گیا کہ وہ خود اپنے پیو راہ راہ تجویز کرے۔ یہ فیصلہ ہونے ہی فوج کو ناظر کرکون شریعت ہو گیا اور وہاں ہی اترتیب کو ساتھ بھی چھپنے لگا۔ رات کو کرکون نے اپنی مجوزہ حرکت فارسل کو محصور کرنے کی شروع کی مگر جب صبح ہوئی تو نہین معلوم ہو کہ ان فوجن یہاں سے چلے گئے ہیں۔ ڈھکاس کو بلاشبہ شہر سے بھاگ کر کوئلہ منگلی رات بھر وٹھینہ میں آج کرکون کرکون نے اسکی فوج بچت حکم کیا اور طرفین سے جنگ شروع ہوئی مگر نتیجہ اب تک معلوم نہیں ہو کیا کیا ہوا۔

نہر علاؤ الدین نے بھی شہر سے نکل کر مہینوں کا دور دورہ کر دیا۔ اپنے سواروں کا دستہ بیکار کوچ کے ساتھ شمال ہرنیک پورے ڈرکاس کے پاس
گھس گیا۔ راجہ شب کو یقین ہے کہ کرنل دیویس اور کرنل کانٹن آگس جہاز میں کرپٹ ہو واپس آجائیں گے۔ کرنل دیویس تو حد تک سبیل پر ہمارے
ہے۔ اور کرنل کانٹن ڈرکاس میں چھپے گا۔ ہر کوئی جاننا کہ کرنل میناس آڑہنکی گمان میں منزل ہو گیا ہے۔ اور وہی جگہ کوئل میٹھوان ہمارے
ہو گیا ہے۔ بعد میں جیسے افواہ اڑی اٹھی کہ فاسلے نو مہینوں میں اس نئے ڈرکاس کو بھانگ دینا ممکن ہو گا۔ مگر وہی تھا کہ کرنل میناس کی آقا و
کلی جانب ہٹا کر رہے۔

الہی ختم ہو گئی ہے اور یونان لازمی شکست کا انوار کر رہا ہے اور دول عظام کی وساطت کو قبول کر رہا ہے کچھ بچاؤ کو کھمکتا
کرادیں۔ اور اکیس سہ ہجری شمر کو بھی شمر کو کر رہا ہے کہ ہم اپنی نویں کریمت کو پس بلائیں گے۔ ہر مٹی پر دریا شبنم ترکون نے فارسلہ رطل
کیا یہ معلوم ہوتا ہے کہ دن بھر دو کا مقابلہ بلکہ مافوق ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ امتیغزین جو عزیز میدان جنگ سرواؤں و ذرائع تمیص۔ اداں و ترشہ بڑا
تھا کبھی کا عثمانیہ سخت نقصان کرساتھ سپا ہونے سے بگاڑنا شک کے تحت ترکون اڈوڈن پریس کا قافیہ کچھ ایسا سنگ لیکر آؤ بھاگے ہی بن آئی
چنانچہ وہ رات کو ڈوڈو کو سکیطن بھاگ گیا۔ جہاں بھاگنے سے دم لیا اور دوسرے دن صبح کو بھی جھوٹا کرور ترکون نے مقام فارسلہ رطل قبضہ کر لیا
مفصل کیفیت اس الہی کی جو میدان جنگ سے تھیں جن آئی ہے اس طرح پر ہے کہ کرکٹا پریس نے اپنی صفوں کو ان میں جنگ کا طابین ترتیب
دیا۔ اور ٹھیک و دو چوڑی کے یونانی نوچین آگے کو ٹھہرے۔ ترک جن کی حمیت پاس نزل سے کہ تھیں اور بیروت کو دھوکے سے اترے اور اپنی فوج
کو مناسب مقامات پر نصب کیا۔ کتنی باری کرنے لگو۔ اس اختتامی نے یونانیوں کا سخت نقصان کیا۔ حالانکہ اس وقت تک کہ جریوے ٹھہرنے کے
قرب و جوار میں زمین نہ تھلے ترک بڑا بر۔ جہاں کی آٹھین میں تھیں گئے اور آواز دوں کل آئے کہ یونانیوں نے کرساتھ سیرسینہ ہوئے۔ یہ حال دیکھ کر ترک
پریس نے وہی حکم دیا۔ یہ بھاگنے والی فوج سامان حرب گولہ بارود وغیرہ اپنے ساتھ ہی لائی تھی۔ ان کی فوج چلتے چلتے سو موضع تازی کو جا کر
خاک بیاہ کر ڈالا۔ اور موضع دیو کی کے ایک یونانی پادری کو اس کو بال بچو سمیت تھیلے کیا۔ اب یونانی نوچین مقام دیکاس میں اپنے بستی طبری
حمین پر معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر فارادون کا کارسپاٹھ لٹا۔ یونانی فوجوں کرساتھ آئے۔ اداں کرسو و پیلے یونانی افسروں کو کھانا مانتے ہوئے
اور جب وہ کھانے کی باتیں تھاؤں میں پڑا پڑا خانا میں غرض اشاعت یہی جانتے تھو۔ ہذا انگریز جریوے طبری آنا دی پندہ اور بارات میں

رہے بیانی کا عادی ہیں۔ یہ تو قسطنطنیہ کے کیون ترکیب ہونے لگا اور اس طرح چھاپا چھپا کر پہلی حالات پر کیون پردہ ڈالتی۔ ہر ایک شہر پر لگا ہوا۔
کہ ایک ایک لفظ ہنسی سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ ناچار خوجہ لکھنا پڑتا ہی مگر عین مطلب فراروں پہلی ہی جگہ پر بیان ہوتا ہے چنانچہ
ہماری لٹنے کی تصدیق آگے چلا کر ان کا رپاٹن بخون کی تحریر سے ہوتی ہے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے لڑائی تو دیکھی مگر جو یہ نانی رنچ یا
دباغت میں نہ تھیں۔

جن کا رپاٹن بخون لٹے یہ لڑائی اپنی آنکھوں سے شاہد کی۔ ان کی بیانی ہے کہ یونانیوں نے یہاں کا رنچا باہر نہیں کیا۔ بلکہ ذکر ایک
ایسا مقام چھوڑ دیا جس طرح کرتا آسان نہ تھا بلکہ یونانیوں کی جمعیت میں ہلر کی تھی۔ تیس ہزار عیسویں بھی ہو تین تو بلا سے پانچ چھ ہزار ہو سکتے
ہستہ ہی کرکے جاتا مگر ان جانب از قومی شہیدوں کو بھی نہ ہر سکا ترجمہ۔ جب وہ جہاں کو بہت سا فوج سامان حرب اور زکوٰۃ اور چند توبین
بھی چھوڑ گئے تھیں تو ان ۲۰۰ سے زیادہ زندہ لکھ کر لے گئے۔ اگر ہائی ٹینک تو ان میں چڑیا خانہ میں بھیج دیں تاکہ لوگ ان کی زیارت کیارن
وکیل ہو سکیں کہ ان کے منہ سے نفع آسکے یا یہاں ہی بھاگ گئے تھے۔ جب ترک لایا کاغذ کر کے تو کہاں جاؤ گے جنہیں ۱۰۰ اب تو گاہر کے بھی
کہتے ہیں کہ وہ مہاجر کے محکمے میں ہیں نہ پایا تو کہہ جائیں گے۔ کیوں۔

ترکوں کا نقصان اس معرکہ میں ۱۰۰ ہزار کا ہوا۔ اور بھی ہوئے جب ترکوں کا سپرہ آگے کوڑا تو یونانیوں نے بڑے زور کے
آتشباری کی نشانہ بہت ہی ٹھیک چلا سنا جس سے اوصاف ظاہر کیا کہ یونانیوں نے خوب غور سے ان مقامات کی جانچ پڑتال کی ہے کیونکہ چونکہ
توپوں کی کلکتہ تھا وہ غلطہ دیکر اتنا تھا بعض اوقات سخت نقصان کرتا تھا چنانچہ ایک کو تیرہ پر ایک گولہ کے صدمہ میں سپاہی کو شہید کرے
اور بہت شور مچا ہوا ہے لیکن باوجود اس کا در اندازی کو ترکوں کی پیش قدمی میں در بھی افوش نہ ہوئی۔ وہ بار بار اسی شہنشاہ اور بہت کر ساقہ کا تو
ہوئے پتھر چلے گئے ان نقصانوں کی انہوں نے ذرہ بھر بھی پروا نہ کی۔

پیر کے روز ترکوں نے پرس اسٹیل اعلان شعلی کیا لیونانی فوج کو سپاہیوں نوچ ڈو کو کوس میں دھپس گئی ہے کیونکہ ان کا رنچا باہر نہیں نکلا
تھا اور زمین کی تلاء سے بہت زیادہ تھی مگر اب جو مقامات کہاے تھے میں ہیں وہ اب بھی تنگ ہیں کہ جن میں ترکوں نے دھپس لایا تو ابو اسکے خوا
ان کی فوج سے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو مجھے یقین ہے کہ تم غریب افین مار کر بھاگ دو گے۔ اور زور دے کر کہے ان کو فکر و زبان کی سرحد سے پار
کر دو گے خیال ہے کہ تم اپنے وطن کا مقدر اس ہتھم اپنے ہتھوں میں کر لیتے ہو اور تم اپنے شہاد و زورم کی بڑو کیلیمیں میلان کا راز میں اسے ہو۔
تمہیں انام ہے کہ دشمن کو ایک قدم بھی آگے بڑھنے نہ دو میں بخولی سامنا ہوں کہ تمہیں سخت تکلیف دے رہی ہو۔ اور اسلحہ چھوڑنے کی جگہ
سے تم نکل گئے ہو مگر ان جہتوں کو استقلال کر ساقہ بردہت کن پاسے کیونکہ تم اپنا ملک اناموں کو لینے لے رہے ہو۔

اگرچہ ناصح برائے دیگراں۔ مہاجر خود یا ختم کر دیا۔ بیچارے نے خود اپنے سپاہیوں کو یہاں لے کر لایا ان کی جاتی پہلی ہزار ہزار ہزار
خود دقت پر جب کہیں تھیں پڑا میلان کیوں غائب ہو با تو میں بھی بڑو ان کی چھپکلی یاد ہو کہ ان کی ٹھکانہ مالدہ پر یہ کہ چھوٹے فوجوں کو
بھی بھانے کا حکم ہے جاؤ ہیں جس کی غرض مولے اس کا دیکھ نہیں معلوم ہوتی کہ کیا میں ہی اسے نہ ہوں بلکہ اگر نہ جوش و خروش کی بہت سی تھا
اوسے لہو چہر جان دیس کوں پر چا کر یہ تو شگ نہ ناموں عقد اس تمام قومی طور پر غور سب کچھ کیا آجائے ہیں۔ کہیں۔

ہمارا کارپانٹ مقدم شوکاس کو کہا ہے کہ تین ہفتے کے روزاوس درے ہو گئے اور جلاسیا سے ٹھیکر راستہ میں آسمانوں پرانی سرحد پر موجود ہو کر کڑکڑکون کے مور پر برقرار ہیں۔ لوگ سب اکسب بھاگتے تیار بیٹھے ہیں۔ ہزاروں میل لگتے بیڑ ہیں۔ گھوڑے، اونٹ، اسباب خانہ داری کو چھوڑے، تظاہر ڈھارسنہ رکھتے کو جا رہے ہیں۔ ڈوکاس میں یونانی نوکیلی جیت تیس ہزار سپاہی ہے۔ اور غلبہ شکار ایک سپاہی کو عقب میں واقع ہے جو سمندر سے ۱۰۰۰ فٹ ترش ہے۔ اور وہاں سے فارسلہ کامیرا انچو برابر دکھائی دیتی ہے۔ کرنل ٹولنکی کی سپاہ میرے کھیلن گورانی سرک پر خیمہ زن ہے۔ اگرچہ سپاہیوں کا حوصلہ اور محنت اچھی حالت میں ہے۔ مگر موسم کی بس ناقص حالت میں سپاہیوں کا صبح و سالم رہنا مشکل دکھائی دیتا ہے۔

ہفتہ کو روزنت ہو گئی تھی۔ اور لڑاکو کچھ سخت بائس ہو گئی جس کو موسم میں بہت بڑا فرق پیدا ہو گیا۔ اور زوچون میں جن کا شب روز کا سیر لفظ آسمان کو تسلیم ہو۔ اس شہر سے ضرورت جانی نقصان پہنچا۔ اور حضرت انہی کو بڑا طاعون ادیم پاشا دور میں ملے۔ دوری سے ناک رہے جب تو یہ پتہ چکا تو اس وقت سہال جاری ہونے لگی۔ اور اس بیماری کا بانی بھی غالی اعلیٰ نہیں ہے۔ بھگتے کی پہلی بنیاد رکھی گئی ہے۔ لیکن ترکسیوں کو زہلی چھپائی جاتی ہے۔ کیل۔

پیر کے روز ٹھیک کارپانٹ بنڈریتا کے خبر دیکھ کر لڑتے بائس مسل ہو رہے ہیں جس کا قدرتی نتیجہ ہے کہ بیماری بڑی طرح پھیل گئی۔ اور دیکھتے تو اس بات کا کہ دو کافی موجود نہیں۔ وقت تو یہ ہے کہ ہر وقت میں کسر کا اہتمام کیا جاوے یا دیگر ضروری بار برداری کا یا ڈاکڑوں اور دویات کا ظاہر کسرٹ فوجیوں کے کام کا ملن خیال نہیں رکھتا۔ اس ضرورت کے کہ ہمارے سپاہیوں کا حوصلہ بہت ہو گا۔ مگر زکوش کر رہے ہیں کہ انھیں سے دیات ان بیماریوں کے لئے شگائی جائیں۔ اور یہاں پر عارضی ہسپتال قائم کیے جاویں (خواہ مخواہ آئندہ دوسرا کر لیا جائے)۔ انکی بیماری تو ادیم پاشا کے آتے ہی زایل ہونے والی تھی۔ اور یہ بات کچھ نئی تھی۔ بار بار کے تجربوں نے نہایت کر دیا تھا کہ جہاں ایسی فوج ہے اگر کو قدم بڑھایا۔ وہیں یہ بھگتے کیل نہیں ہونگے۔ بلکہ جس میں توانائی نہ ہو وہ بھگتے کیل ہی تیار ہو جاتے ہیں۔ غیر کہ گفتہ اندکھائی کن و در آب اندازہ کیل

یونانیوں کو اس مقام کو بہت تکلیف پہنچا۔ اور ان پچھلے چند دنوں میں بہت سے مورچے بھی قائم کیے ہیں۔ مگر مسلمان سرداروں کا سخت اندیشہ ہے کہ چونکہ بار برداری کو جانور کم دستیاب ہوتے ہیں۔ ترک اگرچہ دو گھنٹہ کی مسافت پر پہنچے ہیں۔ مگر ظاہر حاکم کا بالفضل لڑنے نہیں کہتے۔ یونانیوں کو فوجی پیش ہمارا وہ بار بانیے ہو جو مضبوط کیل جاتے ہیں۔ شوکاس کی صورت موجودہ کو اس خاص سنا سب معلوم ہوتا ہے کہ عقب کی طرف سے حرکت کیا جائے۔ اور خیمہ نہیں کیا کہ اگر عارضی وقفہ لڑائی میں نہ ہو جائے تو ترک جن کی جیت ساتھ ہزار یونان کی جاتی ہو۔ اس طریقہ کو حلا دور ہوں۔ اگر یونانیوں کو یہاں تکست ہو گئی تو یہ یونانیوں کا فائدہ ہو گا۔

جنگ و لٹینو
میان ترکوں کے بارہ سو جوان اس لڑائی میں کام آئے۔ چنانچہ یونانیوں نے یونین و جیسو کے قریب دفن کر دیا۔
جنگ و لٹینو
برائن چار سال کے گھوڑے بھی مار گئے۔ اور یونانیوں کو نقطہ سوم آرمیوں کا نقصان ہوا۔ جن میں سے ۵۰۰ تو کھائے۔ اور باقی زخمی ہوئے۔ یہ تو کھائی کا واقعہ تھا۔ دوسری کھی کو تھقی پائلنے پھر لوشن کی۔ اور ایک سخت مقابلہ کر کے ترکوں نے پہلا سٹیج کیا۔

اور یونانی اپنی دوسری لائن پر سپاہ ہو گئے۔ جہاں پہلی نہیں ٹھہرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور تاب و لڑاکو دو لاکھ بیس ہزار کی بھاگ بکھڑائی سخت ہوئی۔ اور یونانیوں کے نقصان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جنگ میں یونین سے نقطہ ۱۰۰ آدمی سلامت ہو کر تین کو بیچ رہے۔ سبب یہ حاصل ہوئی ہے کہ اگر کسی پاس میدانی تو پختہ موجود تھا۔ بڑھاتا اس کے یونانیوں کو پاس فقط پہاڑی تو پختہ تھا علاوہ برآن اذکر جزوں نے بڑی ہوشیاری اور تدبیر سے کام کیا۔ کرنیل سمونیکس جمعہ کے روز اپنی فوج لیکر ایمرو کو بھاگ آیا ہے۔ اس بھاگنے کوئی بڑی ترقی واقع نہیں ہوئی۔ اس جہل کی تعریف میں تعصب بنارنوسین کے بہت دم چڑھے جلتے ہیں۔ اب جو اس نے مسی اس ذلت و کساد سے بچا دیکھا تو کسی کے پھرنے سے ایک کلمہ بھی جہل جتنی پاشا کی توصیف میں نہ نکلا جس نے اسے ایسا لکیر مارا کہ پکا کپڑی کا دودھ یا واکا کو بل۔

بعد ازاں جنگ کے روز اربعہ میں اس شخص کا ایک تار یا کھادہ پاشا کا ارادہ ہے کہ وہ ان بھی کرنیل سمونیکس کی طرف سے جس کی خبر پڑے ہی کرنیل صاحبیہ سے بھی بھاگے۔ اور تمام سوردوں میں جو تیرے کے شمال میں واقع ہے۔ جاکر پناہ لی اور یونانی ہی تو تھوہ اپنے بھائی بندوں کی طرف سے پھرتے۔ آجکل کے یورپین آئین جنگ کرو سے چھوٹ کر آنا بھی جنون حرب میں داخل ہو۔ اور ہر ایک ملوڑی کالج میں جہاں اور اقسام جنگ کی تعلیم ہوتی ہے اس کو طریق بھی کھلے جائز ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کرون پرنس نے اس کی مشق بہت ہی توجہ سے کی ہے اور اذکر یہ شخص یونانی ملوڑی کالج کی تعلیم کے اثر سے سب یونانی جہل اور کرنیل اس فن میں بڑے ہی مشاق معلوم ہوتے ہیں مترجم کرنیل ٹیلور نے تاریخ کے میں کرنیل سمونیکس کی امداد کو جاریا ہون۔

دولہ کا قبضہ ہفتہ کے روز ترکی فوج کو ایک تار نے زیر کمان جہل جتنی پاشا دو لاکھ بھی قبضہ کر لیا۔ یونانی سپاہ پہلے ہی آئینہ کو بھاگ گئی تھی مگر شہر کے باشندے وہیں رہے جب انگلش اور فرانسسی تو صلوات نے مارشل آدہر پاشا کے پاس اذکر جان کی امان مانگی تو اوہ یونان سے وعدہ کیا کہ ایسا ہی ہو گا۔ اور اذکر کی جان و مال میں کسی قسم کی دست اندازی نہ ہوگی۔

یونانی امیر ایلمو نے جو بیخ و دولین تھا آدہر پاشا کی اس شرط کو قبول کر لیا تھا کہ تین بیان سے لے کر کی طرف چھوڑا جاتا ہوں اور سارے عثمانیہ سرزمین شہر نگار۔ وہی جہازات کا بیڑہ ہے جو زمانہ قریب ان جگہ کھینچا گیا نہ ہو راتھا۔ اور شاید یہ بھی تھا جو سہرا حکام بیکر غلطی سے پرتغیہ کرنے کو گھر سے چلا تھا۔

خیال حاصل کرے پڑ دہیا ہے چاہت در سر این خطرہ حال انیش

الغنیہ ملوڑی شخص ڈاروینڈا بلگر گوٹن مارن پر قبضہ کرنے کا تہیہ کر چکا ہو وہ اپنی ہی سرحد کے اندر بیخ و دولین غنیمت کے پیش نظر کہ روبرو ملوڑی ہاتھ جوڑ کر اپنا چھاپا چلائے۔ اور اسکی دولت کا بشرطیکہ اذکرین جیسے ہلو وں قوت کیا حال ہو گا ہمارے ملوڑی میں نہ فرق ہی نہیں ہو گا۔ اور بیخ و دولین تنگ بھی تو تھی کہ اس کو بڑے کو کافی نہ ہو تھم۔

دیوٹر کا کارپائلٹ راوی جو کہ موضع جمیل کے بعض مینڈروں نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ وہ کوئی دن نے سارے گاؤں کو

سخت و تامل کیا۔ اور تیز چل مکانات کو جاکر ناک سیاہ کر دیئے۔ گھسے کو اگر چہ جلایا نہیں مگر جس قدر تصویریں نصب تھیں۔ اور کسبہ گھسے
 ڈالاد اور محراب وغیرہ سب کچھ سمار کر دیا گئے پہلے بیڑے بکری بکری مرغان تک لگے ہیں یونانی کو گھنٹ کو پیرس سے بھی یہی ہوا سخت تاراج
 کی خبریں آئی ہیں۔ تیسری کے شملہ میں بھی ترکوں نے بعض گاؤں غارت کیوں ہیں اور دیشینو کے قریب جڑ میں بہت لوٹ چالی ہو رہی
 خیرین قحط بلوڑ کے کارہا ہڈ ٹوٹ گئی ہیں۔ اور کسی کو نہیں بچ رہا

لٹائر کا کارپاٹ ٹیٹ مقام لاریس سے ۴۰ پرل کو طرح غور دیتا ہے جب کل زمین خبر کے اندر ایک سواروں کو دست کر ساتھ گیا تو ہجو
 یہاں کی حالت بہت ہی ناقص نظر آئی۔ ابھی غنیمت کا ایک سپاہی بھی یہاں نہ آیا تھا کہ اس کو غنیمتیں فرات غارت کیا۔ اکثر دوکانیں تھیں
 اور اکثر لوگ تھیں ٹوڑے ہوئے تھے مگر وہ حال تھا کہ چاہا لوٹ اور دست درازی کو شہر مارتے تھے۔ اسباب غارت داری بڑی بے سلیکی کے
 ساتھ اور ہر ہر کچھ ہوا انتہائی کچھ توڑیں کہ کچھ لڑکی جلدی ہی اسکا سبب ہوئی جو مگر زیادہ تر یہاں کو تھیں قحط تاراج تھا جو خود دیکھنے
 بد معاشران نے ان بکسوں پہنچے ہاتھوں کی کیا کل شام تک لڑتے پھر ترکی افران نسا دون کے نوکر نہیں مصروف ہوا اور وہیں نہیں پوری
 کامیابی بھی ہوئی۔ انہیں شک نہیں کہ انہیں ان کے سپاہیوں میں ہوا ایک دوسرے کوٹ مار پڑوات کی تھی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ فتح سے علیحدہ ہو
 گئے۔ اور ہزار ہر سپاہیوں کو گولی مار دی گئی کہ انہوں نے زیادہ دھڑلے کے احکام کی تعمیل میں نہ آ سکی تھی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سب کو پھینک
 کر کاٹا ہو گئے۔ اور ترکی جنرل کے اس فعل نے ساری فوجیں اسکی مضابط کی پابندی کا سکھ پڑا دیا اور اس سے یہی روشن ہو گیا کہ ترک فوج
 میں کس حد تک انتظام اور قواعد کو دخل ہے کیونکہ یہ ایک معمولی بغاوتیں ہو کر ایک نیم وحشی اور جاہل جماعت کو جن نے ابھی ایک شاہ زبڑ
 شریف فتح کیا ہے اس سے روکا جائے کہ وہ کسی ایسی جائیداد پر ہاتھ نہ ڈالے جس کو وہ پڑا دیا۔ اور اس سے یہی صورت میں جس کے
 غنیمت بھی کسی میں پناہ نہ چکا ہو۔

اکثر یونانی خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری فوجیں ہر ضابطہ کی وجہ سے آئینی طریقہ عملی ہوئی ہے۔ اور ان کو ڈون کو بچانے یا نہ کرنے سخت
 نقصان پہنچا ہے اور اس نے انکی لڑائی کی جس کو لوگ حامی ہوئے ہیں۔ انہوں نے کھلم کھلا میں ذرا بھی پیش قدمی نہیں جاکتی جس کی زمین
 آئینی ہونے کے سبب کو جنرل اچکل کو فوج جنگ سے ہر صفات اور دشمنی ہون۔
 اہم تیزی سابق وزیر صوبہ نے بہت سارے شائع کیے ہیں جن میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بوری فوج کو فوج میں اور ان کے احکام کی تعمیل سے
 کیا تھا اور کو موڈر سٹوری نے یہ دیکھی وہی ہے کہ میں بھی اس کی جگہ مارتھن شائع کر دگا۔

کپتان بری ایم پی (جو دیگر کس سٹیبل میں انگریزوں کی طرے کو کل ہوا ورن کا کام ہے کہ یونانی دشمنوں کی فوجی کرے) ایڈ
 زخمی دولہ سے یونان میں لڑا ہے ان میں انگریزوں نے انگریزوں کے اٹھارے دھڑکتے انہیں کو فتح دے دی ہے۔
 جو صحت زورے دو اور دیگر فوجیں تھیں تھیں وہ بھی سکین اس اور دیر ہوا اور دیگر مقامات میں ٹپے ہوئے ہیں۔ انکی حالت
 سخت درد انگیز اور وہاں ہر جہم۔ اکثر لوگ کو پیٹ بھر کر ملتی ہیں نہیں ملتی۔ اب مقام پیرس سے ایک مجاز سامان رسیکراں کے لیے روٹ
 ہوئے تھیں کہ وہاں تمام پیرس میں بہت کڑی اسے ہیں۔ انہیں سے اکثر نہایت تباہ حالتیں ہیں۔ اور گھنٹوں ایک مجلس انکی دیکھی

پنچ جاڑ پھٹان کی جگہ بھی وہ کہ ایک جگہ تک تم تیار نہ ہو مائو ہم ساری رہ دیکھیں گے جگہ اپنے گھڑے بھی انہیں اسباب لاندہ کیلئے
 عاریتاً دیئے سکیں تو زمین روتی تھیں اور سی حالت میں جو کچھ دن کو ہر سکا اونہوں اکٹھا کر کے گھڑیوں میں بانڈا جب اس ترخان ہونے
 تو اونہوں نے نہایت اوروں اور بالواسنہ لکھا ہوں سے اپنے مکانوں اور باقیانہ اسباب معاشرت کیلئے دیکھا جن کی نسبت انہیں
 یقین کاں تھا کہ اسی طرف وہ ہیں میں جگہ کرنا کھاتہ ہو جائیگا اور انہیں پھر دیکھنا نصیب نہ ہو گا۔ ایک جوان عورت کی مادیسی خاصہ قابل
 بیان ہو کر نکلا اور اس کی شادی منعقد ہونے والی تھی اس سبب اس کا جینہ وغیرہ سب کچھ تیار تھا۔ اب چونکہ یہ عورت بڑی امین نہ پانچا نہ اپنے
 جائزہ و سادہ یکس ہیں چھڑنے پڑے جھوٹے پھرے پھرے ترون اور اٹھانے کے اور وہ اور توڑی مہلت گھٹے۔ اس کی وجہ یہ کہ انہیں اس
 اونہیں سب کچھ وہ والدین کو ستائیں تو اس لڑکی میں یہ کہنا چکرایا جاتا ہے کہ وہ ترکی سپاہی اسے غیور تون کے ہم فخری کا گھر سے
 باہر نکل گئے اور اور دانی متعلق کے پہاڑ کے درمیان و سہ چارے ساتھ بہت کوئی تھوچن میں بغض تو فیض ہر تھوچہ اور بغض معدوم
 انہیں سے اکثر جن میں تھڑی تو تھی مٹی اسباب کی گھڑیاں سر لہو ٹھانی ہوئی تھیں سرت میں اور مٹی ہی ہمارے ساتھ شریک ہوئے
 اور نترہ رفتہ ہماری تھلاؤں میں ان کا پیچھے میں اور میرا رقی سحر میں دوڑ تک پیادہ پا جائزہ لے کر کام گھڑیوں پر سوار ہوئے
 تو ہونے لگے ساتھ ان کا گھڑا کے و تیر خوار پھر بھی لڑے۔ رات بہت اندر ہی تھی۔ اور پھاڑی سننے بائیں ہاتھوں اس یوم جلد جلد غرور
 کر سکتے تھے۔ بہت آدمی تھیں اور آپ لیکر ہمارے خاندان و درود میں لگے تاکہ اندر سے میں کوئی بھجورہ و جاوے اور رات بھی دکھائی
 ہمیں خون تھا کہ درے کو سر پہ چارے پونچھتی تھی جگہ میں پونچھیں مگر جب ہم پہنچے تو دکان کوئی منتس اس حال میں کہ دوست ہو یا
 دشمن موجود نہ تھا۔ دکانی ہو گئے ہمارے گھر کے گھر کے ہمارے پھر چلے آئے تھے۔ اس وقت جب میں نے پی اور انی طون گام کی تو ان کے متعلق نظر
 آئی کیونکہ تو کون کی گنج اہل مقام لکھا اور پھر تعجب کرتے کہ انہیں کوئی تھی ریشہ ہری لڑائی میں تیسری بار تون کو اٹھایا اس
 فہم کا سابقہ حیرت جو سابقہ یافتہ تاراج سے قاتی رہا تھا۔ اب الگ کی نذر ہو یا تھا نصف شب ہو گئی تھی کہ میں نوانیون کی وہ فوج ملی جو جگہ
 رہی تھی۔ انکی عجیب صورت ہو رہی تھی۔ اور انہیں انکی طاقت پر کثرت تعجب آیا کہ یہ کس دنیا پر وہاں کی جگہ انہیں میں نہ کوئی بے بضاعتی تھی
 نہ خون نہ اس اور نہ کثرت خون تھا جو ان کو اس پر ولاذہر کا موجب ہوا تھا۔ بلکہ اگر باعث تھا تو یہ تھا کہ انہوں نے انہیں پختہ عزم کر لیا تھا
 کہ اپنا ضرور کی متابعت کریں گے۔ اور تو کون کے مقابلہ میں ہاتھ نہ اٹھائیں گے چنانچہ انہوں نے ایک گولی تک نہ چلائی اور انہیں
 بھاگ گئے۔ البتہ ان کی فوج نے اپنے خزانہ کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کی دعا ب وہاں بھگڑوں کے آگے آگے مشعل بڑی رہی تھی
 ہوں گے۔

میں اور میرا رفیق دونوں جیت میں تھو کہ ان کو کیا ہو گیا۔ پھر کٹے میں انہیں دیکھو کہ یہ قوت بخوبی موجود ہے کہ خود کی متابعت
 سکین کے مگر باوجود اس کے صورت یہ تھی کہ چپ چاپ تھیا ریل میں دے بلے بلانے زور و دوزگ اور ضرور پا ہی نہ ہری راتوں و رات
 چلے جا رہے تھے اور انہیں حاکم میں یہ دیکھ کر سپاہی انہیں نہیں کمال ذات و رسل کے ساتھ ان کے ساتھ ساتھ جاتے تھے
 مجھے میں نے اٹھا کر باوجود اس تران و توش کے ان کو حوصلوں کو کیا ہو گا۔ ہر وقت یہی دکان و لا و تازہ دھڑکتی تھی کہ میں نے ان کو

بقول مائیں بھلا کا رسا ٹنٹ آڑا سے پتر اس کو بندریہ بریل نیچا۔ اور دھان سے اوس نے اہمن یہ تار دی ہے۔

پتہ لاس کے لوگ بھی نہ صفا مضطرب ہیں غول کے غول ایک وحشت اور مضطرب کی حالت میں شہر کے بازاروں میں دیوانوں

یہ طرح بہرے ہیں۔ اور جہاں کہیں وہ پہنچ کر کھڑے ہو گئے وہیں ان متوحش و قہیات کو موجبات اپنی اپنے تیناسات کو مطابق بیان کرنے لگتا ہے۔ کوئی انفرن پر لازم و دہرے کوئی شاہ کو کو تسلیم نہ کرے اور کوئی اوس کے را کہیں خاندان پر دل کا بھرا نکالتا ہو غمگین کوئی شخص نہیں جو ان کو کس طرح و کون کون سا کفر بنیاد آدمیوں کو خود تھا کہ کہیں ان مقام سلطنت ہی نہ ہو جاوے چنانچہ پہلے آوار کو جب گرجن میں پادریوں نے شاہ کی فرید عمر اور بقائے سلطنت کی دعا مانگی تو لوگ اس پر سب گھٹے لوبا و شاہ کو کھل بھی جو اسی طرح میں دلچ تھا بعض و بعض انہوں نے ٹھٹھیا۔

کارپانڈیٹ پھر چھوڑ کے روز آٹا مین واپس آیا۔ اوس کا بیان ہے کہ مین نے رستہ میں نر اردن باضابطہ نوکل سپاہی دروہین اور
وانڈیٹر دیکھے جو سرحد پر جا رہے تھے۔ ان مین حب تو می کا بہت کچھ دلولہ تھا مگر آٹا والوں کے دل سخت نہرودہ اور طبعیتین خاص کر اس لیے کھلی
ہوئی تھیں کہ ان مین میلڈن کا زار مین ترکوں سے لڑنے کو فرما رہے تھے۔ دھبی ابھی یہی کہ کارپانڈیٹ لکھتا آیا ہے کہ نفع بڈل ہو اور نہر
ادوکی بڈل اور کچھ جنگی کے ہاتھوں پتیا رہیں۔ اور ابھی غمہ بکلا اسی کلام مین یہ دو سر راگ الہ پنے لگا ہے۔ پچ ہے دروغ گور حافظ بنا شدہ بیکان
ترکوں کی جمعیت یہاں آؤ مقابله مین بہت تلیل ہے۔ اور ادوکی فوج دیا کہ کنا سے پر پڑی ہے۔ باوجودیکہ بار بار انہیں شہا کان بھی دیکھیں اور
گائون پر گائون حلا رہیں مگر پھر بھی مین آئی بہت نہیں کہ آگے بڑھ کر ادون کو دو ہاتھ کر مین دہاتھ کون کرے وہ چہین ہی اور ٹیگ
جس مین ہمارے کو تھی۔ کو کیلی۔

چنانچہ جہ کے دوزخ کو نذر مبعوث کر دیا اور کمالا کے دوسیل کی مسافت پر سنا سنے یونانیوں کے تین ہزار سپاہیوں کو لاکھوں سے پرتیاست خیر عادتہ کہتے رہے مگر کسی نے چین نہ کی۔

اب آرمین یعنی اورغیر انسانی فوج اور دیگر اطراف کو بھگڑے کہ شرمشجی ہو گئے ہیں۔ عام طور پر تپ محوڑا دوسہال کا ذوق ہے۔
سب بند تجارت بلکہ کاروبار تک باطل مسدود ہے۔ بادلوں میں قلعہ عمارت اور سبکو راہی چھوڑ دیے۔ اور ترکوں کو اپنا تسلط و ان چلنی
لید ہے۔ ترکوں کا جزل مقام مہینے سے تاریک ہوا کہ یونانی میان کو شکست کھا کر بھاگ گئے ہیں۔ یونانی میں ان کو وہ آدمی کام آئے۔ اور ترکوں کی تہل
بند قلعین اور تین موصدق گوردار بار دو کے اولیا یک پہاڑی توپ بطور غنیمت کو اٹھائی۔ یونانیوں کو ایک پٹرہ جہاز سے پیر کے دن موضع
سکیا پر گرا اندازی کی۔ یہاں ترکوں کو ذخیرہ خوراک ہو۔ آتشیانہ اور عیسائیوں کو ایک کشتار دیا جو حسین عمارت ذیل درجہ سے جو غالب توجہ ہو
جن لوگوں کا یہ عقائد ہے کہ مقدونیا و مہستیلی ہماری نہیں۔ غلطی پر ہیں۔ بہا بیو جو مہین یونانی مجبور وہ ہے قسمی کرتا جو اور تین
کنج ویتلے۔ یہ خوب یاد رکھنا چاہیے کہ سلام اور زہر انت کہ پیش رو ان سے نہیں ایک دوسرے صلحہ کیلئے۔ یونان کو عاتق اور اٹما اور تھیلی پر
تغیر کیا ہوا ہے۔ اور اب اس کے سر اور دھندلیہ کی ہوس ہے۔ ہینکلر نے جنگی اور انیشیاری بار کھ میں ہمارے باقی علاقہ پر اثر مل گیا۔ اور
سر دیا کو انتہا میں ہیں۔ پیرانہ زمین ہماری نظر میں صرف انسانی سے باز نہیں۔ دہنہ تہم اور سے اونکا مقابلہ کریں گے۔

ایک ترک کی جھاگ کرتا ہوں کہہ جاتا ہوں کہ یونانیوں نے ترکوں کا ایک جہاز مقام ٹٹروس کے پاس گرفتار

کر لیا اور چودہ ہزار کا رتوں کو بہ چنپا سپہ سالار اور فسطون سے پوچھا گیا مگر وہ کچھ بت نہیں سنا کہ ادا کا ارادہ کہاں کا تھا۔
انخبار پانچویں کو ایک کارپانڈنٹ نوٹس میں ایک طویل خط اس کی کو لکھا ہے جس کا حاصل درج کیا جاتا ہے۔

یونانی افواج کی بہت بڑی گنت ہو گئی ہے۔ سپاہی بھوک کر مارے پڑ رہے ہیں سردی کو مارے ٹھٹھڑے ہیں۔ کوئی خط نہیں کہ بار بار
اکٹوبر سے فرصت ہو جو اصلیت ہو رہے ہیں۔ اور دولوں کی انگلیں بالکل مفقود ہیں۔ اس وقت اور حصار کے ساتھ ان بھی بڑے جگہ ڈولن کا
نکار دیکھو کہ اس کا پاس ٹھٹھڑے جھان ہر دم اور ہر خط یہ اندیشہ سوانہ رنج ہو رہا ہے کہ بھی فتنہ غم کی افواج قابو کر عین پامال کر دیں گی
اور عین ناچاران کا سلسلے طاعت قبول کرنی پڑے گی کیونکہ سامان حرب جو خود خدادہ تقریباً سب کچھ وہ پیسے ہی چھین چکے ہیں اور
تعلیمی میں سے کوئی لاکھ آدمی ہمارے کو کم پیسے ہی سے بخانہ دمان ہو چکے ہیں اور برقی باران کے طوفانوں میں بجاب وادہ اور بلا ستر
عورت کی مقام اس کی تماش میں در بدر اور سرگردان پھر رہے ہیں۔ اور ترکوں نے تقریباً وہ سارا خزانہ سرخ کر لیا ہے جو ان سے
سلسلہ میں خیر چھینا گیا تھا۔ اس کو جو کو فوج کو غلطی میں ڈھل چکا ہے۔ بدترین ہر گز نہیں کہ ایک نول بال ٹرکسٹہ ٹرکسٹ غورہ جگہ ڈولن کا
جن کو بھیج کر کی جی جی آ رہی ہیں۔ اور ان کے آگے تھنڈا لاف لاف دیا جاتا ہے کہ ٹی نہیں اس ملک کا مالی اعتبار چرچہ کی مہاک
میں متاثرہ بالکل تباہ ہو گیا ہے اور اندرونی آبی کے صیغہ مثلاً حرفت جو منت نہایت اور نہایت ان الاطلاق مصائب و مصائب
کو سبب و مرض زوال میں آگئی ہیں اس حالت میں اور یہی جا کھنا بھیڑن کے زعفرین گرفتار ہو کر ناچار اومان کو تن تقدر و دل غلام
سائنس صلح کا نکتہ لگا رہا پڑا۔

بروزت تقریباً اس خط کے یونانی گورنٹ نے اپنے فسطون سے وہیں یا بیٹے میں لود کر ٹی کی خود بخاری (جو سلطان چاہتے تھے) قبول
کر چکے ہیں۔ انکی ذلت اور سوائی وہ اس قدر کچھ چل چکے ہیں کہ انہوں نے ایک کسی شرط کو اپنے نیٹ دیکھو دول غلام کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے اور
انہیں کمال اختیار ہے کہ وہ جسطرح چرچا میں ان بختوں کی قسمت کا فیصلہ فرمائیں ان طاقتور میں شہنشاہ برجن بھی ہیں جنہوں نے آغاز
جنگ کی قوت یہ فرمایا تھا کہ کیوں اپنی ترقی نہ رہے ہیں یہی جانی ہے

(اس حال کے منہ پر تفسیر سے کہ اب ہم اندر نہیں ہیں جو علم بھی کریں فیصلہ اپنا)

وہ اس پیسے صلح کے خوش نگاہ نہ ہو گیا ہے یہاں کہتے ہیں کہ اگر اب ہم ایسا کرتے تو عوام تناس کیوں سخت اندیشہ تھا اور جمہور عایا
صرف وزارت کو ترو بالا کرتی بلکہ عہدہ تھا کہ خاندان شاہی میں انقلاب واقع ہوتا شاید انقلاب کو ڈکے کے امے خاندان شاہی کا کریں
یہی وہی سلطنت کا مذہب بن کر اس میں جھجکا گیا تھا لہذا بدترنگی ہش نگریہ ایڈیٹر یہ انا کہ یہی حال کا صدمہ نظر نہیں ہوتا
کی بجائے ارادوں کو ختم کیا جو خوبی آگاہ ہے مگر جن میں ہر دو ایں اب وضع کیے گئے ہیں جب تکست پر تکست ہوئی ہو بات دین کا
خیال ملک کی کڑھ تھا۔

یہ یونانی جنہیں ریا مشورہ پشت اور جنگ جو بیان کیا جاتا تھا، اب بہترین صلے کے ناطان ہیں۔ ایک ہندو گزرا ہوا کہ وہ خوش ہندو ترک
یورپ صلح کا نام لے اور ہم اپنی ضمانتی خطا کریں۔ بلا جراتی نکلیں، بر ملا کہتے تھے کہ یونان یورپ کی سلطنتیں بیچ بیچاؤ نہیں کرتیں نہ
اتیسویں کے آشتی مزاج اسیا جس پریت ہیں کہ ٹکی کسی سے صلح کی بات کرکٹائی میں ڈال رہی ہے۔ اور یونان سہج جلد دفعہ جنگ کو نظر میں
کرتی حالانکہ وہ یونان پر چڑھ کر کہ وہ دل مقام کے سفیر دن نے باجلی میں ضابطہ کے طور پر اس کی درخواست بھی کی ہے۔ اگر فورسے دیکھا جائے
تو آئیں بھی انہی کا تصور ہے۔ اگرچہ یہ کرٹیک کو خالی کر دین اور اس سے کلیہ طور پر اپنے متفق کریں تو مجھے نہیں کہ ترک بھی راہ پر جاوے
یہ مانا کہ قسلی میں دن کا دستیا ناس ہو گیا ہوا وہ کی حسیت بائیکل پر اگندہ ہو گئی ہے مگر آپر میں بننا دیکھا بیڑہ جہازات اگر بڑھ جائے
بات یہ ہے کہ دونوں فریق اس تکان میں کہ صلح سے پہلے جھنڈا رکھ کر ہوا ایک دوسرے کا خون چھڑک رہے ہیں۔ ترک بھی چاہتے ہیں کہ ترک
سلیمین تاکر جبکہ علاقہ اودن کے ہتھیار سے نہ تین کل گیا اودن کو ہضہ میں جاوے اور تھوڑے عرصہ میں چھوٹے کینے کوئی امر نہیں سدا رہا
ہو۔ اور ہمیں ایک اور فائدہ بھی تصور ہے وہ یہ کہ بصورت فتح ڈوکاس ترکوں کو اپنی قدرت سے ہوا صلح کی کو خوش راہ چا چا خواہ وہ کتنی ہی
ناگوار کیوں نہ ہوں سنا سکین گے۔ اگرچہ اب بھی وہ فوج ہیں مگر ان وقت اذکی حالت بد چھا غالب ہوگی رشتہ ناظرین کو یہ یاد دلانا ضروری
ہے کہ دولت علی سے ترکوں کو ڈوکاس پر یہ جو عرصہ گزرا تھا کہ یہ کیونکہ خطام انہی کو کھٹایا تھا۔ ایلیڈی یونان یونان فوجیہ و طبعہ انہی
کر رکھا ہے کہ اپنی قوم کو اپنی دولت و صلاحات محض خیر فرست رہے ہیں۔ اور اگر اتفاق ہو کہ کسی ایک کا وہ فائدہ کسی کی عقلش میں ترکوں کو سپا کیا تو
بس بات کا متنازعہ نہ کرے ایک بڑی نمایاں فوج مشہور کہہ کے اپنے ہوطنوں کو خوش فکری خوش کرتے ہیں۔ اگر کسی کشمی کو یونان میں یا کسی کا ڈوک
تصور اس نقصان پہنچا دیں۔ یا بعد میں کہیں تو کسی پر چڑھ کر جہنمیں تو سارے جہان میں شہنشاہ کر دیتے ہیں کہ ہماری جبری فوج نے یہ کار
نمایاں کیا ہوں کہ کچھ ٹھکانا نہیں۔

ایک اور فریق مصالحت کا سلیہ جو وہ دیکھ کر یونانی چاہا ہی اور پھرتی کرنا چاہتے ہیں اور سلطان بڑا دہم ہے۔ اگرچہ شاید یونان نے سلطان
کو صلح دی ہے کہ وہ اس مسئلہ میں تساہل کریں۔ مگر یہ قدر طویل کن ہر مصالحت کریں مگر وہ تجلید اپنے معاملات کو اپنے طور پر اپنی جہت پر
ان معاملات میں وہ بڑا جوشیہ ہے اور ہمیں وہ بیان کرنا ہے کہ یونان میں خاص ریاست حاصل ہو اور خاص اس وقت میں جب کہ اوکی ذمہ دہیم کے
ملک کا اندر قیادت ہے جس میں ماویہ یاد ہے کہ اوکی حالت اور وقت اس کو بھی زیادہ توی ہوگی جبکہ ہم پاشاؤ و کوکوس اچیکھا کیا جاتا ہے
کہ سلطان علی کو پسند کرتے ہیں۔ ممکن اگرچہ ہوتا ہم وہ بھی تو جلد ہی ہے جس کو فہم و زہت کو یورپ و نا ماہر ماویہ اس وقت پر کچھ لگا لگا
کوئی قتل سلیمین شہنشاہی کا اسید بیلہ زخری اونے سے اونے فائدہ بھی ہو مگر محمول ہو۔ ہاتھ سے جالنے اور علاوہ ان اسے پی جان شہ
رعایا کی بگڑی ہوئی طبیعتوں کا پاتھار میں منظور ہے کہ کو کہ آج کل طاعون میں جگہ فوج کا علیہ ہو اور یہ قرن قیاس میں کہ سلطان ان کے
مشورہ کو کچھ بھی پروا نہ کرے۔

یونان میں بادشاہ کو یہ بھی خطرہ لاحق حال ہوا کہ کہیں ملیم شہلے سلطنت ہی نہیں جائے اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کو اس میں
نے پرنس کا قلم یونان میں اگر بولے۔ یہ تقریباً سب کو سب شہلے ملیم جہنم کا حملیہ عاہدین ان کا یہی تھا کہ لوگوں کو سلطان غرض سے

برگن کرین - اورپنے جمہوری اصولوں کو ترجیح دینا یا باہوم بین میں بین نہ تو وہ شخصی سلسلہ طبع کے طقداروں میں بین نہ ہو کر
کے علاوہ ان وہ غیہ بھی بخوبی جانتے ہیں کہ اگر کتنے ذرا بھی موجودہ خاندان شاہی کو برکات ایک حرکت بھی زبان نہ نکالتا تو وہاں روپ
کو بیٹے کا دیکھ آخری وہ بہت عجیب ہے کیونکہ وہ غلام کے ساسے تاجدار تقرر کیا زبان کو ثابت و تیرہ رکھے ہیں کہ وہ ملکہ کا دھوکا
خون کو چھ بھی انہیں حکم گوارا نہیں کہ ان کو پرنس کی شکل دیکھیں مگر اس قدر سب کو ہم لازم نہیں کہ وہ خاندان شاہی کو سخت ہلکا
ظاہر اور شرطیں جن چندان وقت نہ ہوگی کیونکہ سلطان کو اس امر کی اطلاع ہے کہ او کو محدود حکومت میں کوئی بین دوست نہیں لگایا
بان مقدمہ و فیصلہ کیس میں کیس قدر مست ہوگی اور وہ بھی اہم حد جس سے زبان کو آئندہ ایسی حرکات کا حوصلہ نہ ہو۔

غرض جنگ کی نسبت مختلف روایتیں ہیں مگر تحقیق کو معلوم ہو کہ اگر اس جنگ اس رطابی میں سلطان کا چاہیے چنانچہ اس کا پھر پھر
ہوا جس سے قریب کرنا اس کو تو تقریباً ہی نہ ہو پھر یہ صریحہ کا فیصلہ ہوگا مگر وقت یہ کہ زبان کو پاس کو کڑی نہیں خالی اس کا انتظام
یہ ہوگا کہ بعض دہلی و روپ کی سماعت میں لگی - اور آپ بونان کو مالی محفل میں سے اس رقم کے بارہ بین طینان کرین کے پلار بونان کیونکہ
چندان ناگوار نہیں - اور تیرہ ہے کہ بونان جو عدالتی طور پر ایک دہلیز حکم ہی اگر ایک تیرہ اور ابال آدمی کو قبضہ میں دیا جاوے اور
اس کا ایسے انتظام دیا جائے اور بیل دہلیز کے ساتھ ہو تو عجیب نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کو کتناقت ماکہ غیر کے تو فخر ہوں کہ اس قدر
ابھی حالت میں ہو جائیں - ان فرماؤ - ہون میں جرن بھی میں جن کا پورہ بقدر پندرہ میں کے بونان کو دیکھ رہے ہیں کہ وہیں کڑ روپ
ہو جائے یہ تو فقط جرن کا فرض ہے وہاں ہی کم از کم اتنا ہی ہوگا عجیب نہیں کہ یہی فرضے آئے کہ وہ یہ تیرہ جنگ کیا تھا مگر نقد برائے گئی
سے اور دیکھنے پڑے - (دیکھیں)

اصل وقت تو ادھر ہی ہے یہی وہ تیسری شرط جو سلطان لگایا تھا کہ وہ بونان میں کو فرو نالام طبع ہوگی - اور وہ ان شرطیں اور
رعایت کی تسخیر کا یہ بیگ جو بونانی رعایا کو بغیر لیکر عاقلے یورپ بلا دہلیز میں لے جاکے حال میں سلطان کو اس شرط کو منوانے میں
یہاں تک ہے کہ کہا جاتا ہے کہ وہ ہتھیار میں کہ میں اور شرطوں کی پروا نہیں کرنا مگر اس شرط کو فرو نالام کو چھوڑ دینا - اس کا نتیجہ ہوگا کہ بونانی
سخت ذیل ہوگا - اور ہر ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی ذلیل الاذات کیونکہ نہ ہو دھمکین نہایت حقارت کی لگاؤ دیکھ گیا سلطان کی ہتھیار
میں انداز کا کہنا مقبولیت تو خالی نہیں مگر اگر میں یہ بھی نہ سکون تو اپنی رعایا کو کیا منہ دکھاؤں گا وہ مجھے ضرور حاکم کریں گا کہ اس لگاؤ کو
اور صرف بجا کا مقبولیت جو بیخود نہیں ہو سکتا کہ عرصہ میں ایک کیفیت ہی تیرہ ہر جاوے یا پانچ چھ کڑ روپ یہ لمبا دیو - ایسے مافی کو کہ کندن دکاہ
برآوردن کے مصداق ہیں - یہ تو سلطان کا ظاہر حیلہ ہے لیکن فوالات جو فائدہ ہمیں اس کا نظر ہے وہ یہ کہ بلا دشمنان میں بین بین کی عزت
سوداگری کرے ہیں - اگر سلطان اور پھر محسوس لگانے پر قادر ہوگا تو یقیناً ایک نہایت تکیلی عرصہ میں سلطان عرصہ جنگ کا اس کے
دو گنا روپ یہ وصول کرے گا۔

اگر بعد رعایت تسخیر میں جو تیرہ روزانی تاہر ہیں وہ سب سب سلطان کو قہر طاعت میں ہاں بالکل ہے پس ہوگا اور سلطان انکا
خون بخوبی بخورے گا جس کو کتا بلین تسمی کا دوبار اٹھ سے جانا بھی ہو کہ ان کا چندان ناگوار نہ ہوگا اب یہ دیکھنا ہو کہ وہ سلطان کی دست

جود صورت لڑائی نہ ہو سکا ممکن تھا۔

سارے نامہ نگار مختلف اخباروں کے میزبانوں کا نامین موجود تھے متفق لفظ بیان کرتے ہیں کہ ادوم پاشا کی وجہ سے جو ایک سلوک
بہت گناہ کی تفسیل ہو گیا ہے وہ نہایت ہی قابل تعریف ہو گا کہ خطہ غلام علی سے گھرا ہوا جھوڑ کر بھاگ گئی ہیں اور جن لوگوں نے ایسے نہیں کیا
وہ ان بنجیوں کی خوشی اعمال پہنچتے ہو گئے جو اب نہایت سزاوارتہ پر عمل کرنے کی کھڑے ہوئے مگر کچھ متصل و غارت ہو چکے تھے وہ
بھی بونا نین کا گم تھا جو ہمیشہ ساتھ تھا جہاں وہ کبھی نہ تھے تھے نہ ملے کہوں جا آتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ تیزی زرخیز کو کڑ کر نکل آتے تھے اور
بیکجا ہتھوں کو لوشیت تھے اور جس وقت ترک و فہل ہوتے تھے تو ان سے تڑ کر پھاڑ فرین جا بیٹھے تھے۔ اور وہ ان کو باشتہ دن کو ساتھ لے کر
بھی جہاں جہاں ترکوں کی صحبت ہو وہاں ہی رہا کرتے تھے اور وہاں ہی رہا کرتے تھے اور وہاں ہی رہا کرتے تھے اور وہاں ہی رہا کرتے تھے اور وہاں ہی رہا کرتے تھے
اعتبار اس میں سلوک پر اتنا جم گیا ہے کہ لوگ بکثرت چو گھروں کو واپس آ گئے ہیں۔ اور اپنے کام و بندوبست میں لگ گئے ہیں۔ ان بونا نین سپاہیوں
نے لوگوں کو اس طرح بھی غارت کیا کہ انہیں نہ خواہ مخواہ کہا کہ ترک اگر ہمیں لوٹیں گے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ چھاپے بہت تھرا رہا
بیکجا گراؤنی چھوٹے ٹاپیر کا کارپا ٹیڑٹ لکھتا ہے کہ قریب تیس لاکھ پونڈ (دھڑ پونڈ) بمبلی والا کو نقصان پہلے۔

دو لوگ لوگوں کو اپنے مہیاوں کو حالات ہی میں ملا اور وہ انہوں نے عقلندی کی کہ وہ نہ بھاگے اور بکاس اس کو ترکوں کو لے کر پھاڑ
خوشنودی کیا۔ اور سلطان اور ان کی فوج کو خیر مقدم کہا باقیہ ٹیڈی کو انیکل کا کارپا ٹیڑٹ لکھتا ہے کہ میں ایک دو دن تک ان مقام
کی کیفیت لکھوں گا جو ترکوں نے آپا ریس میں کیے ہیں ممکن ہے کہ ایک دو ہی ہفتے ہونے ہوں اور ایسا ہونا بھی ہو سکتا ہے کہ میں کچھ
غرضیات ہی نہیں لیکن کوئی ایسی شکایت نہیں مئی گئی۔ جو فوج زبیر میں بھی مدد و تہم پاشا کی ماتحتانہ سے طرح پرست
ایک نتیجہ یہ ہے کہ اس لڑائی میں نہایت ہوئے وہ جڑی کی۔ محبت ہی جڑی کے امیرین۔ جنگاں اس کا نامین میں کچھ نہ ہو اور
یہ ترعات ظاہر انہیں کی اعلیٰ تربیت کا یہی نتیجہ ہے اس کی وجہ سے ہیں کہ انہیں کی تہہ بھی مستعد ہو اور مل میں بھی نور چین کو اب زیادہ
نہیں کہے اور انہیں ہی کہ اگر سلطنت عثمانیہ کا نظام تہذیب اور قابل اور انہوں کے ساتھ میں ملتا ہو اسے تو ترکوں کو تہذیب کو اور ایک بڑی
سلطنت تہذیب کی بحرانی عرصہ سے چھوڑ دینے دوستانہ اور تہذیبی کے ساتھ سلطنت میں رہا ہے۔ چنانچہ ٹاپیر کا کارپا ٹیڑٹ لکھتا ہے
قطنیہ کی حکومت ہے کہ ابتدائی چھٹی صوبہ سے برہمن سلطان کے ساتھ رہا ہے اور اس کو تہذیب و انار ملنے میں تہذیب سے ساتھ ہوں کہ
میں انہیں کی غرض یہ ہے کہ یہاں کی تجارتی فائدہ اور سلطان بھی اس میں دل سے رضا مند ہے کہ نہ کہ وہ یہ جانتا ہو کہ یہاں
کے فائدہ میں انگریزوں کی تجارت کو نقصان پہنچے گا۔ اس میں قدر ضروریات ملے کہ وہ دو دفعہ جنگی سامان کی گورنمنٹ کی کو فروغ
ہے۔ وہ جڑی کے کارخانوں سے تیار ہوتے ہیں۔

جڑی کی ایسے تھل گئی نے سلطان کی عزت میں ابھی ابھی دس لاکھ پونڈ خرچہ بھی بیکیش کیا تھا کہ سلطان نے یہ کہنا منظور
کیا کہ میں نے بعض ضرورت نہیں سمجھیں بھی عبد الحمید چال چلیا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ باقیوں کے لئے خود بخود جڑی کو تجارتی فائدہ
گیلٹی پناہ دست نگر اور گویہ کہ ہے چنانچہ اسے ایک جڑی بنک کو یہ صوابی دیا ہے کہ وہ تکرر عثمانیہ میں ایک بنک لکھو میں اور اس

جنگ کو سچا سوا جہازات کا دھبہ بھی دیا گیا ہے۔ اور یقیناً اس سے بہت فائدہ بھی ہوگا۔ اور کہیں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ امتیازات خود خطا ہونگو۔ اب دیکھنا یہ کہ روس ان تعلقات کو کس نگاہ سے دیکھ گا۔ وہ خوبی یا بُرائی کو کتنی سپاہی جیسو مینی کے نام پر ان سرکندہ ساری سے کم نہیں فرمائیں گے کہ یہ تو بہن کے قریب و دُور کا دائرہ شاہ روی پر چل گیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ شاہ جہاں بھی بہت زیادہ متعلقہ ہے جو آجنگ لگن بھیجے ہوئے تھوگر خواہ جہلیت کچھ ہی ہو سمین ملک بھی کام نہیں کر موجدہ ہنشاہ جہاں سلطان کا بیٹا دوست ہوا۔ اس بجائے گستاخانہ اور غاص کا فلہا لے لے تاریخ تخت نشینی سے آجنگ تلوار تخت پر لایا توین کیا ہے۔

جامع العلوم مراد باؤ مکھت ہے۔ یہ انہی دنوں کی ترکوں نے بنائی تمام کہی دی راو اگر گھبراہٹ کو زیادہ و آتش ہوگی تو وہ کی بھی ہوگی۔ تنہا نبذہ نقد سے پیدا تو اسے جنگ پوری ہو۔ رنگی لیکن بے عیالی نگہی اور رنگ لائی ہے۔

اب نیا شنگو تھو شریع ہو تو اللہ کے موجودہ قادیو مھر کو جو سلطان کی نظم کے طرح تو بائو وار اور ہمدرد میں سخت کی تو مارا جانے لگا۔ کوئی اور کتنی مہربانی اسٹیج پر رکھ دیا جائے چنانچہ جس کے خیالات کو کچھ آدمی رائے لاپنے کے سربلے میں شایانہ خود غرض اور گھر بھیجے ہیں کہ سابقہ خوبی کے طے پر موجودہ قادیو کے ساتھ ہی علما کو کرنا آسان بات دیکھیں وہ بات و زنی ۱۱ باب حلالہ و گراں ہے تو بائی نے خود سلطان کو ترانی کے شمارہ نمایان کر دینے۔ اس لیے جب انگریزوں نے اؤکی کو ترانی کی تو سلطان کی ناشی سے اس کام کو کچھ رہے غلام اس زمانہ میں انگریزوں کی جانب سے کوئی بگائی بھی نہ تھی۔ بلکہ ان کو اصل اور فکرت کو بگائی تھی پر تری خیال کیا گیا تھا۔ مگر یہ صورت دوسری ہے کہ قادیو سلطان کے خیر خواہ ہیں۔ اور سلطان انگریزوں کی دوستی کا یہ راؤ اٹھ چکے ہیں۔ اب اگر کوئی سلطان سے بددوستی لائے گی تو سلطان غلامی نہیں لے گے۔ بلکہ ان کو زیادہ دھت کر دینے پر آمادگی ظاہر کریں گے۔

علامہ ازین روس جو ہمیشہ برٹش اتھارٹی کو مدد میں کم ہونا چاہتا ہے اس وقت سلطان کا مددگار ہے۔ وہ بھی اس وقت کو شہادت شہا رکھے گا۔ دوسری صورت جو انگریزوں کی طرح منہ سے نفع لیا جاتی ہے۔ زریں سہا و شہادہ دونوں کا اتھان دیکھ کر کچھ فائدہ پتیر ہلائے۔ لیکن ان دونوں کا جانی دشمن جہتی سلطان سے متفق ہے۔ وہ خود فرانس کی سرپرستہ نویت سہم پوری دیکھا۔

پھر پھر اس سوال کا معاملہ کمال میں ہی چھڑ جائیگا پورا احتمال ہے برٹش گورنمنٹ کو سر میں کھنکھائی مملکت دیکھا۔ اور اگر پھر پیسیدگی چوتھی گئی تو ٹرینول میں کرور اور بھی بدوست ہو جائیگا۔

انگریزوں کو بہترین زمین مشغول پاکر ممکن ہو کہ روس جاری شہما مغربی سرحد سے سرکار لا۔ اور ہمارے دوست امیر کابل جن کو وہ خاص طور پر بلگانیان پیدا کر کے ناراض کیا جا رہا ہے خیال ہو سکتا ہے کہ اسلامی حیت کو کام نہ کر کہ کام نہ کریں جس قربانی کے لئے اؤکو سمجھ رہا ہے۔

امیر سردار ہمارے دوست ہیں۔ وہ بہت ہی بڑے موجودہ صدی کو بدتر و ناظر دامن لیکن اس کو ساتھ ہی وہ ایک نیکو مسلمان بھی ہیں جب تک عیسائی عیسائیوں کا مسئلہ نہ ہوگا۔ نہ ضرور ہماری سرکار کا ساتھ دیں گے۔ لیکن ہمیں یقین نہیں آتا کہ وہ شخص جو ہم کا حامی اور ضیا رکھتے والے ہیں کہلائے اسلام کی بنیاد ہوئے یعنی سلطان کو زیر کرنا ہمیں بھی انگریزوں کا مددگار ہے۔ سلطان کی حمایت ہر مسلمان کی ہے۔

کے ساتھ یہ شرط بھی لازمی قرار دی گئی کہ دولت اور پرتویا کے بندر گاہوں میں براہ منہ ترکی فوجوں کو بیٹے سامان رسوخ و مال بھیجا جائیگا۔
مابین کونامہ نگار تسلیم سے کہتا ہے کہ سفرائے دول باعیا کی طرہ سے واسطی طرح وصول ہوئی کیلئے کیسی طرہ تیار نہ ہو۔ اور ان کو بھی ایستہ
نہ تھیں۔ سلطان اعظم کی حامی اور سرکامل طور پر جنگ جو جماعت کو کہنے میں آجائے مگر (بقول مرزا مظہر) سلطان اعظم نے غریال
کو بھیجا کہ اپنی مسلمان رعایا کی خواہشات کا اتفاق کرنے کی بجائے یہ روپ کو ششما کی پروا نہ کرے۔ میں اور ان کی سلامتی اور آسائش کے لیے
کم خطرہ ہوگا۔

غرض اس صلح کے متعلق فریاد کاروں کی بھی کہیں پہلے بیان کر دینا چاہیے تاں مناسب ہوگا کہ غرضاطبہ کو پر نہ لے دیا اور ویکے
مستعجب عیسائی افسار نو سین اور مسٹرین کا متعجب ہونا بھی کہ متعجب نہ ہوئے کیا وہ جنگ کر لیا کوسا (جس میں بھی اپنی دوست تھا عیسائی
سلطنتوں کی مہمانی) سلطان عبدالحکیم کی ناگہمی و زمانہ ثابت اندیشی سے ترکی اپنی فتوحات کی کوئی اعلائی مادی یا جنگی غائیہ ملاحظہ نہ تھی
کم از کم اس موجودہ صدی کی کوئی ایسی جنگ (چھوٹی ہو یا بڑی) ہرگز نہیں کہ جس میں فتح نہ تھی نہ شکست نہ ہوگا اور اس کو باطل نامہ و بیک پروردگی
مالی اور اخلاقی فائیدے نہ دے سکے ہوں۔ اگر وہ نصیحت قابل کج کو نہ نظر کریں تو سلطان اعظم کی پیش کردہ شرط کو سخت تصور کرنے کی بجائے انکی
بے اندازہ نرمی و پیچیدگی پر جڑی فستقہ کی لڑائی میں کیا ورس کو قہر تانا و ان جنگ اور مہم میں کیا غشائے بیاد میں کیا دیکھ سکتے
خود ہی تاوان جنگ اور مال و جوار و مائی عایاد کو ہر جہاد و لائے پر کفادہ کر کے کئی صوبوں کو زاریہ قحطت و لاکھ لاکھ یتیم آزادی و بیچارہ
سلطنتوں کو بیچ و بیعت میں لایا دیتے تھے یہی صوبہ بیتیسی کی زبان کو نوی فہم کے معاون میں لایا تھا کیا یہ ممکن اس حقیر و بدست کو صرف
اس کے صلہ میں نہیں بلکہ ایک تھاکہ جنگ کو درلن میں اسے ملے کی یہ ممانعت کیا تھا تو جب کہ اس ملک کی تحیت کی خدمت پر پہنچے تھے تو اب اگر ملے
ہزار ہا مردان و لادار کا خون بہا کر اور سپہ دہلی قبضہ کرنا چاہتی ہے تو وہ کونسی زیادہ طلبی کر رہی جو شہداء یا شہداء تو وہ کی بات ہو۔
شاہ برہما ملک و شاہ شہ آشتی تھیں چترال وزیرستان کے ساتھ حملہ اور محض فرس و انگلستان انکو ہی سلوک کرتے جو ملکی توان کہیں
کرنا چاہتی ہے۔ تو وہ درگاہ کو ممانعت دیتے۔ ناگھلستان اسی سابع قلعہ میں والی نوب و نصف ملک چین کی بانی ملک ایک باگزار آریا
کی صورت میں رہوے۔ اور اس تاج بخشی پر بھولانے لگے کہ اس کو تھا بلکہ میں سلطان اعظم کی پیش کردہ شرط زیادہ سخت بات تو ہے بڑھ کر
کہی جاسکتی ہیں۔

خیر تعجب تو عیسائیوں کی ساتھ کار و دیون کو نہ نظر کرتے کہ سیکندر قابل درگزر بھی سمجھا جاسکتا ہو لیکن سلطان اعظم کی نسبت
اپنی رائے ظاہر کر کے ٹایم کے نامہ نگار اور خوشامیاد اور وکھیا لانی سفارشات و دانا وانی کا ثبوت دیتے ہیں۔ یہ بیشک درست ہے کہ حلیہ
وقت پر مجبور و سلام کی جائز خواہشات کو مطابق عملہ کرنا لازمی ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی خواہش نہیں کرنا چاہیے کہ جو سلطان اپنی
مسلمان رعایا کو دلوان اور جذبات پر پورا پورا اثر انداز کر کے کہے کہ کسی قومی سلطان اعظم نہیں ہو سکتا جیسا کہ اس وقت کو کرنا کا مجبور ہو جاتا
ہے۔ ایک ہی سلطان کی نسبت جو طرح کی مشکلات میں گرفتار ہو چکے مابوجود ذیل کی سات عظیم نشان سلطنتوں کو جس پر ہر ایک حملے
خود و خون بے سامان کی حکومت کو مانہ کر رہی ہے۔ یہ خون و دستا بنار ہوا اپنی ملکیت و میرے اونکی کوئی چیز بنانے دیا ہو یا ملکات

کرتا کہ وہ کسی ایک خاص جماعت کو قابض کر لیا ہے محض اپنی ناواقفیت کا ثبوت دینا ہے اور یہ شخص کو جس نے روسیوں کی پیش قدمی کے طریقہ فانیہ یا نتیجہ کے وقت جس کا دل دلروسلطنت اور باغیہ گان شہر دارالخلافہ چھوڑ دینے کی باطل و صلاح دعوے سے غفلت نہ کرنا تھا کہ ان کی روئے بیکہ کرنا جو نتیجہ و محنت کو تو کھڑی کر لیا تھا یا اس پیش کی نسبت مقرر و دوغایت بتلانا یہ سبنا نہ تھا بلکہ اور ایسا نہ دیکھائی دیتا کہ وہ یہ کہ کلام نہیں کہ خود مورخ کا کہہ کر نہیں اپنی جان نہ راعا یا کو یہ معقول نہ تھا اور یہ صورت ضرورت کے مناسبت حال پہنچا کر عا یا کہ نتیجہ ایش اور اصل سے صورت پیر ہوئی ہو یا کیا سبنا نہ دین نہیں لیکن سلطان انجم علی علیہ السلام کا کہ کسی خاص جماعت کی صلاح دشوہ کو نواہد ملک پر مقدم بھیجے ہیں ان کی بہت سال بعد حکومت کی منیضہ کا سیاہیوں کو جن کو کسی دشمن کو ناکار نہیں جہاں ہے۔

[illegible]

مجاہد مہر محمد امجدی کو طہران سے کہہ کر لڑی کے سرکاری جماعت کا رجحان اس طرف پایا جاتا کہ جو پیشکر و دستار لطیفین کو سیکندر نے لڑا تھا اس کے لئے ہندوئی کو کھینچ کر لایا جاتا تھا اور یہ ہندوئی رعایا تہذیبی کے کے رعایا تھے جن کو توڑ دینے جانے کے مقاصد تھے۔ مگر ان کے لئے رائج الزام ہیں انجانہ کہ وہ رعایا باطنی سلطانی پر یہی اعتراض ہی کرتی تھی کہ کجنگ کا اعلان کرتے وقت باب عالی نے وعدہ کیا تھا کہ ہم یونانی کی سرحد میں کالیکٹ کر کے بھیجیں لیکن گے اس جہز اس کے التزامی جواب تو میں تیار ہو چکا ہے مگر میں روس کو شہرہ میں ملنا جنگ کو فیصلہ ہو لایہ وہاں کس کا تھا ایسا ہی وعدہ کیا تھا اور ہم چترال پہنچے تو اب وہاں کے انہی سرحدی قبائل کی یہی وعدہ کیا تھا کہ ان کی تہذیب

جو ہوئی وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں بلکہ اسی کی سرکاری جماعت فوج کی نسبت ملایہ کہتا ہے کہ وہ فوج کی طاعت ایل بین اس مسئلہ پر نہایت متانت و بحث کے لئے کلا متضرعین کو کشانی جواب دیدیا ہے۔ دیوٹرنے اسے فعل شائع کیا ہے اور وہ سبیل ہے۔

اب عالی کے مطالبات کو نظر نہات و سمدت و کھینچا پیشا در جب ان کو میں کاہ سے دیکھا گیا تو مجبوراً تسلیم کر پڑا لیکن ان سے بڑھ کر کوئی نرم شرط پیش نہیں کر سکتی یہ مقرر رکھنا ضروری ہے کہ یونان آزاد بادشاہت ہو نہ کہ دقت و کیکر اب تک سرحد پر یونان کی مسلسل ترقی اور کل ترقی و کشانی میں یونانی رعایا کی فوٹائیز مروشی کی وجہ سے ٹکری کرے تاکہ عیدہ کا مستقل منہ نہ رہے جنگ

سپر پیچہ یونان نے جو یہ پیش کیا اس پر سخت طاقت پختی تھی۔ اور یہ عام طور پر معلوم ہے چکا ہے کہ وہ نقطہ جدید ملک مانو کیلئے لڑائی کا عمومی تھا۔ برعکاس اس کے ٹکری کی باسی کی آخری وقت تک لڑائی سے بچنے کے لئے ہی ہے و جب یونان کی شرائط و ترقی کے لئے اسے علان جنگ کرنا پڑا تو یہ صرف پیشی یا باغواض و حقوق کی حفاظت کر لینے کی ایک متعجب و سبیل جو جنگی یا دشت شہر کیلئے تھی۔ اس میں باہر ترقی

یہ بتا دیا گیا تھا کہ یونان کی فتح کر لیا کیسے خیال نہیں بلکہ محض سلطانی حقوق کی نگہداشت کر لینے باب عالی جنگ کرنے لگا ہے یا دشت نکال کے اس حصہ کو یوروپین اخبارات نے ان نقصانات و تکالیف کا مواضع ملے نہیں کہ یونان کے اٹھانے پر ان کو مجبور کیا گیا تھا یہ

دست ہر کر اگر یونان شروع میں اپنی اولیٰ و پس بلایت کو نہ لڑنے مٹا نہ بیڑی خوشی کے ساتھ لڑائی سے محذور رہتی اور کوئی معاوضہ طلب نہ کرتی مگر یونان نے ایسا دیکھ کر فرسائے مفتوح ہونے تک وہ کرپٹ و زمین میں نکلے و بھی پس و پیش کرنا اور تا دیکھا و اسکی اولیٰ کو کمال

ہزیمت نہ لگتی اس لئے اسے جنگ پر رضامندی ظاہر نہ کی اس ایک ہزیمت کی روٹی میں ٹکری کو جان و مال کا ہمت نقصان و ٹھٹھا پڑا ہوا اگر ٹکری خستہ کی کے اسحاق کا مشاہدہ کرتی ہو تو اسکی وضع یہی ہے کہ یونان کی طرے سے بچنے و ترقی کے لئے

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس وقت میں یہ ملک یونان کو اس پیشے کو لایا گیا تھا کہ وہ دولی یوروپ کی مقرر کردہ شرائط کو پورا کرے یہ

کبھی پوری نہیں کی گئی تھی پس تھیں کا دل پس یہ جاننا عیدہ کا کل خزانہ نہ تو نہیں ہر کئی ایک بچہ بھی مال و جان جنگ لڑائی میں قتل کیے گئے تھے

اس وقت کے جنگ دوم یونان یونان ملکیت کی نہایت پر ٹکری پر طرہ آدرہ ہوئے عزیز و اقارب لڑائی کے حادثہ جسے صلح کی شرائط مقرر کرنے

یہ برلین میں دولی یوروپ کو سوار کی کانفرنس میں ہونے کو انگلستان و فرانس کی سفارش پر ٹکری کے حقدون بخود کو مستقل اپنے کچے دعویٰ پیش کرنے

کے لئے یونان کے وکلاء بھی حاضر ہونے کی اجازت دے گئے مگر کارہیہ نامہ برلن کی ۱۲ ویں دھیمین دار دیگ کو قیام میں کئے ٹکری و یونان کی سرحدوں کا

تصدیق کیا جاوے اگر دونوں فریق آپس میں نہ کیسے نہ دولی یوروپ فیصلہ کرادیں یونان تمام معاہدہ تھیں اپاٹرس اقد سیدہ معد صبرہ مقدونیہ کا حصہ کرتا تھا سلطان کچھ نہیں دیتے تھے جبر دولی یوروپ نے جبر دولی کے لئے کے برخلاف غور ملے یونان یونان کی کانفرنس کے متعلق

یونان کو ملو کا فیصلہ کیا اس وقت سال ۱۸۷۸ میں پختہ و باؤ کو کر جو اس وقت متعادل کرشیے بالکل عاجز تھے ملک نہ کہ یونان کو دلایا پس

یہ سوانح جنگ نامہ ہے جو اس وقت تک لکھا گیا ہے اور اس میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں

یہ دونوں امر بالکل مبنی برضاحت سمجھ جاتے ہیں۔ باب عالی دول کو روپ و مسابقت کو یکوئے تیار ہے۔ اور یونان کو دیوالیہ پن کو نہ نظر رکھ کر اور نیز لڑائی مسلح آئینہ لایسی کا انتہائی ثبوت جو کیلوشیائیہ دولین کبیتہ ترجمیم بھی کرے لیکن مطالبہ فسخی رعایات کو بارہ میں اپنے ملک کی اغراض کو نہ نظر رکھ کر گزشتہ عثمانیہ کیلوشیائیہ میں لکھنا بالکل ناممکن ہو سولا اور دنیا میں کس کو جو ہر طرح سے یونان کے واسطے ہیں۔ یہ رعایتیں حاصل نہیں ہیں۔ یونان کیلوشیائیہ رعایتیں قائم نہیں کھی ماسکتیں جن کو اس نے نہایت قابل شرم طرح سے برتا ہے۔ بنا برین پورے اہل و عیال کے ساتھ ایتھین کیاتی ہے کہ یورپ میں اقتدار جس نہایت موجودگی کہ وہ ٹرکی کو اس امر کے جس حد دست بردار نہ ہو نہ کیا اس نوعوم بالجمہ کر رہا ہے۔ مجبور نہ کرے گی۔ اگر یورپ بڑھتی ہے تو خیر ختمی کی کوشش کرے گا تو وہی حالت در پیش آئے گی جو میں عامہ کوشش میں نہایت مضر ہوگی۔ یہی نہایت سی سے ترکی بادی باغیہ شہر متعلق ہو جائے گی۔ اگر گزشتہ پڑتین دن خطرناک نہ کیجے گا جو یہاں ہونگے نہ وہاں نہ سمجھ سکے گی۔ اگر تمام کا ردول یورپ اس بار میں اپنے نکلنے سے توجہ لاکلام نہایت ہی سخت تر ماضی ہوگی۔

سنا دارین جنگ کو متعلق تیار کرنا نہ لگا راتخیز سے سب ذیل لکھنا ہے: سنا دارین جنگ کو مطالبہ کی نسبت دول یورپ کو تیکہ وہ یونان کو مینڈ مال کو منسلک اور چھپہ مسئلہ بھی لکھا جائے گا ارادہ نہ کھی ہون کوئی قابل طینان کا ردوائی نہیں کر سکتیں۔ سنا دارین جنگ کی شکل بات دین کی کو ترک کوٹ کر تیرہ گھر میرا جائے۔ یا ٹرکی کو جو خود اپنے تو فرخو اہون کو مطالبہ ہی پوری نہیں کر سکی۔ اور مینڈ مال سے لڑائی یہ شہر ہونے دین کی جو آٹھ فیو نائیزین کے دائیرون کی ملکیت ہیں۔ اگر یونان کو ایک جیسے تاوان جنگ دینا پڑا تو بھی اس کو فرخو ہون کو لے لکھا آتا نظر نہیں آ رہے صوبہ قیسی کی فصل بالکل برباد ہوگئی ہے۔ تجارتی مینڈین سے نہ بے اور محصول پریش کی آمدنی کو بلکہ چوگنی ہے۔ قیسی کے باشندگان کو اگلی فصل بکلا ہی طور پر خیراتی محمولوں پر گزاران کرنی پڑے گی۔ اگر دول یورپ یونان کی ملی حالت کا ملاحظہ کرے گا تو یہاں تک کہ یونان کو بھلا کر نہ لائیزین کو سخت ناگوار ہوگا۔ سنا دارین جنگ کو تیکہ وہ یونان کو مینڈ مال کو منسلک اور چھپہ مسئلہ بھی لکھا جائے گا ارادہ نہ کھی ہون کوئی قابل طینان کا ردوائی نہیں کر سکتیں۔ سنا دارین جنگ کی شکل بات دین کی کو ترک کوٹ کر تیرہ گھر میرا جائے۔ یا ٹرکی کو جو خود اپنے تو فرخو اہون کو مطالبہ ہی پوری نہیں کر سکی۔ اور مینڈ مال سے لڑائی یہ شہر ہونے دین کی جو آٹھ فیو نائیزین کے دائیرون کی ملکیت ہیں۔ اگر یونان کو ایک جیسے تاوان جنگ دینا پڑا تو بھی اس کو فرخو ہون کو لے لکھا آتا نظر نہیں آ رہے صوبہ قیسی کی فصل بالکل برباد ہوگئی ہے۔ تجارتی مینڈین سے نہ بے اور محصول پریش کی آمدنی کو بلکہ چوگنی ہے۔ قیسی کے باشندگان کو اگلی فصل بکلا ہی طور پر خیراتی محمولوں پر گزاران کرنی پڑے گی۔ اگر دول یورپ یونان کی ملی حالت کا ملاحظہ کرے گا تو یہاں تک کہ یونان کو بھلا کر نہ لائیزین کو سخت ناگوار ہوگا۔

اس کو متعلق اخواہ ہو کہ جرمنی سلطان اعظم کو تحریک کر رہی ہے کہ یونانی مینڈ مال پر یورپین مگرانی قائم کی جانے کی باطلہ تاکید کرے۔ کیونکہ صرف ایسی طریق سے تاوان جنگ کی ادائے گی ممکن محمول ہو سکے گی۔ دینا چاہا کہ ایک اخبار مطلوبہ تاوان جنگ کا قیسی فرج سے مطالبہ کر کے اندر رجوع و فیصلہ تحریر کرتا ہے۔

۵۰ باغالی کے ذمہ فوج اور سامان حرب کی بار بار طاری کی بابت مختلف ریلوے کمپنیاں کا اعتراض کیا (فریڈک = ۵۰ بار بار طاری

بقیہ صفحہ ۱۰۹) سلطان باشندگان قیسی کے جماعتی مذہبی و ملی کی نگہداشت کرے گی اعلان کو کوئی تکلیف دینے کی بجائے گی۔ دوسری شرط یہ بھی کہ یونان باب عالی کو قومی قرضہ کا جزو اس نسبت ہو اور اس کے جو نسبت کو صوبہ قیسی کی آمدنی کو کل سالانہ محصول کی آمدنی سے ہے۔ اگلی تین یونان کی شرط ہو یہ ہونی کہ قیسی صوبہ میں جس تیس ہزار کی طاق بادی سے قطعیت کو قیسی میں رہے۔ آئی کو گزشتہ اسی سال سلطان کو دست خط سے تلک اگر چہ کٹے۔ اور قومی خزانہ کی بابت باجوہ دراز مطالبات کو بکتاب ایک جیلٹھ تھا جنہ کے درخواہوں کو اور اس بات کی گاہ۔ ادا کرنا تو دیکھنا کہ تین تیس لاکھ لاکھ یونان کو ادا کرنی چاہیے جو قیسی پر یورپین اخبارات غیر ہرگز کہ سلطان مہاجرین جوتی دینا پڑے وطن لانڈ کو وہیں ملے جاتا ہے۔ لکھ لکھ پڑتھرت و قاضی ہو رہے ہیں۔

نیز یہ چیزات دس لاکھ ذینک بحری اور بری ذولجنتیہ کا زارا کا چرخ خوراک وغیرہ دوسہ سو سو کی بابت یا نوے لاکھ فریبک چندہ
حکمرانوں کے ہونے سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ ترکی سنگری اور دوسے گھوڑے آٹھ اور سامان حرب کی خرید پر چرخ ہونے سے متفرق اخراجات
کا اندازہ ساڑھے تین لاکھ پونڈ ترکی کیا گیا ہے۔ یہ دونوں زمینیں پانچ لاکھ دس ہزار پونڈ ترکی ہوئیں مگر چونکہ غیر بانفص سامان و
گھوڑے وغیرہ باقی موجود ہیں۔ اس لیے آدھی رقم لینے سے لاکھ ذینک عسب کی گئی تھی یہاں دس سو اور سپاہیوں کو جو جنگی مشین
اور اسلحہ ملے گئے۔ ان کا اندازہ میں لاکھ ذینک کیا گیا ہے۔ یونانی پیر نے ترکی ساحل پر گولہ باری کے مختلف مقامات کو جو نقصان
پہنچانے سے معذرت ان کی اتواپ کو جو تباہ کن گینے لاکھ ذینک جو زمین کو ڈچا لیس لاکھ ذینک۔ اسپر میں لاکھ ذینک غلط حساب
کئے ہیں ان کو کہ کل رقم تین کروڑ ساٹھ لاکھ ذینک۔ یعنی ۸ لاکھ پونڈ ترکی بتائی گئی ہے۔ ان ملکات کا مشہور شیلٹس مشہور زمین نے
جسے لارڈ میر کے جلسہ مارا و خطہ و کان ہمنیون انگریزی ہمدردی کی بخوبی فہم کی تھی۔ بطریق تہذیب و تمدن پیش کی ہے کہ ترکی سلطان کا
تیسرا حصہ یعنی ۳۰ لاکھ پونڈ انگریزی ادن سومبرلن پارلیمنٹ سے لے کر جاوین جنہوں نے مارین بھیجا یونان کو جنگ پر ابھارا۔ اور تباہ کر لیا۔
مگر موصوفہ کنیا لینن فی ممبرس میس ہزار پونڈ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

شرائط صلح پر بعض متعصب عیسائی سلطنتوں اور کٹر عیسائی اجناس نے جو کھیل برپا ہو گئی تھی۔ اس کا شہرہ فاطمہ کی سلطنت
مندرجہ بالا کو سب سے معلوم ہو گیا ہو گا۔ مگر عیسائیوں کی پہلی گیدو بھیکیون اور شتاب کار یونین صلح اس فہم عیسائی حرم و متعال
کے سلسلے سے بھی دنیا کی غلط فہم کی کوئی پیش نہ گئی۔ اور جیسا کہ آج تک کی تاروں کو معلوم ہوتا ہو کہ زونٹ عثمانیہ باوجود کہ چار سو گز
گئے اپنے مطالبات پر پورے وہ فہم سے منصرف اور جب ایک مہینہ میں دول یورپ کو مخالفت معیہ کو کامیابی نصیب نہیں ہوئی تو
آئندہ بھی ہونے کی کوئی توقع نہیں ہے۔

جنگ ڈوموکوس { اسلحہ سلطان اعظم نے جب اہم پاشا کو بذریعہ تارالہ اسے جنگ کا حکم ارسال کیا تو
اوس وقت تک ڈوموکوس کی لڑائی علی طور چوتھ ہو چکی تھی۔ اس لڑائی کے متعلق بھی ریوٹر
کی ابتدائی تاریخ کی قید نہیں اور محل تعین جس کہینے وہ پہلے سے معذوری ہوا جاسکتا ہے کیونکہ میران جنگ سے یکبارگی بھی منسل
نہر کا نشان ہوا کرتا ہے مگر یہ میں نے بعض حالات معلوم ہوئے تو خلعت ہو گیا کہ یہ بھی بعینہ پہلی لڑائیوں کے نو ذریعہ سیدہ بان
بھی ترک سرخون نے جنگ اوصاف اور یونانیوں نے طبی نبولی کا لالہ ثروت دیاسا میں کلام نہیں کہ اس جنگ میں یونانی فوج اور
جانب داروں کو بعض بعض حصوں نے آخری وقت تک کمال شجاعت اور جان توڑ مقابلہ کی یہی داد دی کہ زمین کے سونے سے بھی زیادہ
بھی توین کو کھاتے مل گئے۔ مگر جہاں تک خاص یونانی سپاہیوں کا تعلق تھا۔ یہ لڑائی بھی باوجود غلطی نہ ہزار اور پرتشدد جنگی
پر ختم ہوئی۔ یہ لوگ کے خاصانہ کار نے اسے بھی لڑائی سے ٹھیک اور دو تہہ پرتشدد سے شرح حالات حسنیل رواں ہوئے۔

یونانی فوجیں نمل کی نمل میں مختلف اقسام کے اس نمل کی دین جانب دوسری سے کی قید۔ یہی قیدی سپاہ پر کوئی توپوں کی تین
بازیاں پہاڑیوں پر نصب تھیں۔ اور پانچ سو پیدل اوکو ساتھ تھی ڈوموکوس کے مقابل پہاڑیوں کی ٹولوں سلطان دھیلوں پر جو

سیدان کیطرت بڑے پہلو جاتے تھے کہ وہاں اور میدانی توپوں کی پانچ باتریان اور بارہ سے بیکر چند ہزار فرج پیدل اس مقابل کی فوج کی طرف
طرف میدانی کو ہی توپوں کی چار باتریان و دسین مین ایک باڑی بمقام چھٹی اور ایک باڑی بمقام تترنی تھی اور کل تیرہ ہزار فرج پیدل
اس طرف متعین تھی چھ ہزار پیدل ڈو کو کو کے بائیں طرف پہاڑ کے ایک نمایان بڑھاؤ پر بطور رک رکھ گئے۔ یونانی انول کو دو
ہاشمی میٹر (ماچھ تھل) کی کرب توپوں سے بھی جن میں ایک پڑلے قلعہ پر چوتھ سے اور بیسے صدیقی اور دوسری ڈو کو کو کی دین
جانب ایک بلند پہاڑی بڑاؤ پچھی۔ تھوٹے بچھڑی تھی توپوں کرن کاٹھ پوروس کے نیرک ان تھیں کل یونانی فوج ۵۰ اور چالیس ہزار
نہار کے دریاں تھی۔ پانسو سا بھی اسی مین شمال ہیں۔ جو ترکی فوج یونانی فوج کو بیکر دوسرے وقتہ پیش کے مقابل تھی۔ اسکی تعداد چار
ہزار سے کم تھی تکی فوج جو سین کے مقابل تھی وہ شمارین غالب ۵ ہزار تھی اور کی کارنا کی نسبت مین چھتھین بکھرتا بلکہ صرف غنائ
سے اسکا تھاس کر دنگا۔

نوبت صبح کے کچھ بعد ترکی سپہ فرسا کی شاہ راہ کے برابر سے آگے بڑھتے دکھائی دی اور بدوقت ایک فوج مسلحہ کو خاص نیادی
کی چٹائی پر نمودار ہوئی۔ اور یونانی چوکیوں پر جو سانسے کٹیلین چھین گشتاری شروع کی اور سبھی جواب دینا شروع ہو گیا جزل آباد
میکاس سیرو کا اور جزل کو تھیں سین کی کان پر تھے۔ کوہ خاص دیادی ترکی باتریان جب تک کہ ترکی سپاہ نے شامارا انداز سے فرسا
کی شاہ راہ پہلے بڑھ کر اور سیدان مین چھوٹے صفوں جنگ آہستہ نہ کر لین برابر بگڑا باری کرتی مین ڈو کو کو کی مبنیوں سے دھوپ کی غشا
مین نہ نظر آتا تھا ہی وغیرہ معلوم ہوتا تھا پانچ دسے سورون کو دھیل تک شکر بدھوتے آئے اور پھر مشرق کیطرت ہو کر کوہ خاص
دیادی کے چھوٹے گونج پیدل چھ دروغ تھا رون مین نہایت ثابت قدمی سے مین میل آگے بڑھی آئی۔ اور پھر سیرو کیطرت موضع لگا کی
کو تھیں جس پر طوری ہی دھبران لکھت نظر آئے لگا۔ اور نہ کیطرت یونانی متعدد پیش کے مشرق کی جانب میل گئی۔ دو ترکی باتریان شکر
کو مشرق مین ایک پھیلنے کے قریب جس نے کچھ عرصہ کے ترکی سینہ کے حلہ کو جرنانی چھوڑ کر کیا بہت عہ پناہ دتی آشبا کی کٹھن ٹھری
کی گیند یونانی بہاری کرب توپوں نے جن کا اوپر ذکر کیا ہے اب آشباری شروع کی اور نہ چھوٹا فاصلہ طوری معلوم کرنے پر ترکوں کی نقل
حرکت مین جراحی طیان و کجاری تھی کہ اگر سیدان جنگ نہیں دوسرے اعدا کا معمولی پر پڑے کہ بعد کھلی ڈال دی مگر ترکوں نے اپنی
ترتیب کو دسی تھی کل مزاجی سے پرور کر لیا۔ اس وقت ایک یونانی ہتری نے بھی جو سیدان کیطرت جانے والی پینچ شکر کے اوپر ایک
بتیادہ سی پہاڑی پر صبیقی حرکت کی تو کھلی ٹھیک دوری معلوم کی اور ترکی باتریان پر پھونکوالے گولہ پے دے بے بساؤ لگی پہاڑیوں کی
دھبران طوں اور پھیلنے یون پر سورچن مین جو اوزونی سپاہی رونان کو ایک پہاڑی قبیلہ کا نام یہ لوگ بتیادہ سپاہی مین اور پھیلے
شعبہ ہوتے مین) سقیم تھے۔ انہوں نے بھی ٹھیکوں سے گویان چلائی شروع مین اور مین کو تک متعدد پیش مین لڑائی ایک سیر
سے دوسرے سیر تک عام ہو گئی۔ اور گھنٹہ بعد تھیں کی توپوں سے دھڑاؤ کر کے چلنے لگے کہ ترکوں کی دھمکی سلائی کی توپیں چلی
ہوتی تھیں۔ یونانی ترکوں کی زخمیہ کی نسبت بہت عہ تھی جس سے ترک فوج پیدل اور باتریان مین خوفناک تباہی برپا ہو گئی قلعہ والی
کرب توپ کو ایک چٹو ڈال کر ترکی فوج پیدل کے ایک دسین مین جو شکر والے ٹھیکہ کا ٹھین مین چلی تو کی تیاری کر رہا تھا پڑا۔ اور دوسرا ایک

ترکی باجری میں جو شرک کے دائیں طرف تھی۔ ان دونوں گروں نے بہت نقصان پہنچا یا کیونکہ دو ترک تو بیچ کچھ عرصہ کے لیے خاموش ہو گئے تھے۔

چار بڑے قریب سارے ترک سارے ترک کی طرف پر نمودار ہوئے اور وہاں کی قیادت سے یونانی فوج کے سیر کی طرف بھاگ گئے اور بہت بڑی میسر سے حملہ کیے۔ پشتیدی کی شرک والے میدان کے دونوں جانبوں کو دو ترک باجریوں نے میدان میں بڑھ کر یونانی قلعہ کو مچھلنے پر توجہ کی۔ اور اسی لحاظ سے پیدل کھینچے جاتے ہوئے موضع کے سامنے مغرب کی طرف بڑھ کر نہایت خوب صورت اور آوازدار مقام سے پیدل گئے اور گول دستی پیکھ کی شکل میں ہر گروہ میں چار اور آٹھ سپاہیوں اور ڈیڑھ سو اٹالیوں اور ڈیڑھ سو ہاوا کیسا جمع کے قوت اٹالیوں میں سے کیرتی باجری کے زیرِ کمان تھے جو دھڑ سے پہلے مالک تھیکے اورادی لشکر کے ساتھ نکلے کہ گویا یونانی میسر پر سامور تھا۔ چلا گیا تھا۔ اکیس آدمی جو میں سے تھے اپنی کوکان ملی اور اٹالیوں میں مجاہدین کو گروہی سپاہیوں کی مارا کہ بیٹے اور سو چون میں جانیکا جو ایک یونانی باجری کے سامنے ہے حکم ملا۔ انہوں نے فوج میں نہایت سخت آتشباری کی۔ گرنہ یہ آتشباری اور یونانیوں کی آگے بڑھ آئی ہوئی باجریوں کی مسلسل صف شکن گولہ باری ترکوں کی تاجت قدم پشتیدی کو روک سکی اس وقت یہ وقتی مشکل امن تھا کہ آیا ترکوں کی جو افروادہ ثابت تھی کی طرف کی جانے جن کی صفوں کو تو یونان کوٹھنے والے گولے اور گولہ باریوں کی مسلسل مار میں ہر وقت پریشان کر رہی تھیں۔ اور وہی اور اٹالیوں سپاہیوں کی تعداد بڑھ کر اور بے نظیر نشانہ باری کی ترک ایک پہاڑی کی طرف جس کی سطح ڈیڑھ کے درختوں سے ڈھچی ہوئی تھی بڑھے۔ اور کا ارادہ ہو کہ لیکن حکم نہ کیا معلوم ہوتا تھا مگر اٹالیوں سپاہیوں کی باجریوں اور گولہ باریوں نے ان کو قدم ڈنگا دیئے۔ اور وہ آٹھ جانیکا کے میدان کو بھلے گئے۔ ۱۵۔ اٹالی سپاہیوں میں سے دس تھل اور ۳۰ مرغی ہوئے۔ جو زمین میں اکا اکا بیڑ سپہائی بھی تھا اس لڑائی میں سب کو زیادہ بہادری اٹالیوں پانچ کی ہر نہایت عورت اور کھلائی جو رنج جاکٹ ہی ہوئے اپنے جوتے ہموطنوں کی اور کیلہ لڑائی کے گھسان میں پھر کی ہی اور لڑائی اور محبت دونوں متوجہوں پر سطح سے محفوظ و مصون رہ کر باجریوں کے ہمارہ رہی۔ جب تک ان کو بندہ سر نہ کے برقی فوجی شغافا میں نہ پہنچا دیا۔

لڑائی کا نازک موقع اب قریب پہنچا تھا۔ اس وقت یونانی سواروں کا ایک سہ خدا ر شرک سربان کی طرف سطح سے اٹھ کر وہ ترک فوج پیدل پر حملہ کرنے لگے۔ مگر وہاں ہی پھر چھوٹا لڑ گیا۔ سارے چار بڑے ترک فوج میں وہ گولہ باری کی طرف بجانب میسر پہنچتی ہوئی کہاں دیا دو باجریوں اور ان کے ساتھ تھیں۔ اور اس کے بعد جلد ہی میدان جنگ دو میل تک فوارہ لڑائی کرنے والے سپاہیوں اور ان کے کلیموں سے بھر گیا۔ ترک زمین کو این برسٹ حملہ کے ساتھ ہی خاص یاری کی دبا تیروں نے جنہوں نے لڑائی کو شروع کیا تھانہ یونانی میسر پر آگے رفتاری شروع کر دی اور ان کی آن پر تمام چوٹی مشتعل ہو گئی۔ یہ حملہ تو یونان کو گولہ باریوں نے جنگی جہازوں میں آگ لگنے اور موضع کیلے کی آتشزدگی وجہ سے ترکوں نے یونانی میسر کو دھس چکا اور پچاس یونانیوں کو تھل کے نیچے کیا تھا۔ یہاں سے جرنل اکیس کھڑکیز نے بڑی میسراری کے ساتھ اٹھ طلب کی تھیں ہزار کیلے سپاہی اور دو باجریوں کو ہی تو یونان کی اور کی مدد پہنچ گئیں۔ ویزولا یونانی میسر پر ترکوں نے بڑی سختی سے عام دھاوا بولایا تھا اور اس کے ساتھ ہی اور کو تھل کو نیچے یونانی مقدمہ الحش پر لہ کر دیا گیا تھا۔ یونان

جنرل احمد علی پاشا گورنر جنرل وادی کمانڈر صوبہ جاغندہ کی طرف سے امریکی گون کو ایک بھوجو مرہٹہ موصل ہونے سے پہلے
 کھینچے کہ غلط کرنل ولی بے گری ہوا سے آج کی لڑائی کی نسبت پرورٹ کرتے ہیں مگر مقتدرہ اور فوج پاشا کی پہاڑی سے دشمنوں
 نے دیر تک بند زمین چائین اور نوپے سخت گولیوں سے ایک خدا اور رسول کی اعانت و قبال سلطانی سے ترکی جو فوجی انتظام
 کیا ہر کیا۔ اس لڑائی میں دشمنوں کا بہت نقصان ہوا کیونکہ ان کے قریب سو یونانی ہتھیار ہوئے تھے۔ ایک اور لڑائی میں ایک بھوجو
 گئی ہے۔ پاپاس کیو پروسے جو کو چاند اور سپاہ فوج اتنی تھی نہ کوں نے اوکو مار ڈیا کیونکہ اس میں بھی ایک لڑائی ہوئی سب سے سات
 بجے شام کے لڑائی ختم ہوئے پرنسپلین انہیں لپٹے لشکر کا گھیر چکے۔ اور لڑائی کا نتیجہ بھی ظاہر نہیں ہوا۔ غالب دشمن کل صبح پر زمین
 میں آئیں گے۔ ان زمینوں لڑائیوں میں ترکی سپاہ کو نقصان کا حال ہنوز عوام نہیں ہوا۔ ان سے وہ اسی توین بگردن کو جو مرہٹہ آیا
 اسکا دشمن بھی تعادیر لگے۔ دو روز کی سخت لڑائیوں کے بعد دشمنوں نے پہاڑی امور چھ پر وہ قابض ہو گئے تھے۔ چھوڑ دیئے تھے۔ نیز وہ بھی
 پر بھی بڑھ گئے اور فرکار پھوٹ گئی۔

یونانی بیڑہ جہازات اور امریکی کوبند رکو پوس پر پریہیاسے بجانب شمال واقع ہے۔ گولباری کی بگڑتی توپوں کے گوشن
 گولوں نے فوراً اس کو بھیجے ڈال دیا۔

مصری جہاز کی گرفتاری
 کی مامی اور کینیڈی کی ملکیت ہو۔ اور مصری گورنٹ اور اسپیکر جہاز و تھاسوس کو جو پونا
 ملک کے جنرل سال کے قریب غدیو جا گیسر ہے فوج اور گورنر بھیجے کیلئے کرایہ پر لیا تھا۔ ابھی تک اس سوال کا تصفیہ نہیں ہوا کہ
 کیا یونانی اسے جہاز کی قیمت جنگ بیکتوین اسکا بیک بیکتا بخر ہے کہ نہ یو اس گرفتاری سخت بازخدا ہیں۔ یونان کو اس سے
 کہ اس جہاز کو چھوڑ دے۔ ورنہ یونانیوں کی تیر لہو اور باری جو فوج مصر کے حق میں شاید اچھا نتیجہ نہ بچے۔ یونانی بیڑوں نے جہاز مذکور کو
 بحرہست بندہ زبانیہ کو بھیج دیا۔ جہاں مصری قید خانہ میں ڈال دیئے گئے۔ نمایندگان کا نامہ گارہ امریکی کو قابو ہے تار دیتا ہے کہ قیدیوں جہاز
 تھاسوس میں اپنے حقوق کے نفاذ کیلئے جن کا ان کو دعوے ہیں جہاز مذکور پر ایک سپاہی اور سامان جنگ روانہ کیا تھا۔ مصری گورنٹ
 کو اس کل معاملہ کی حق شناسی ہوئی جب کہ اسے کو قیدیوں نے جہاز کی گرفتاری کا کونسل میں بکریا۔ جہاز تھاسوس محمد علی پاشا
 بانی خاندان صوبہ کی ملکیت تھا۔ اور غنے و ثن کی آمدنی جہاز کو کاشتہ گان کے متعلق دینے و تھکا دی۔ غدیو جان ب و قوت مذکور کے
 امین ہوسے جن وہ اس گھڑ کی آمدنی دوسرے کاموں پر خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اس کو قبول نہیں کرتے اور غدیو کے دعوے کو
 خالصتاً تسلیم نہیں کرتے۔ بقول نامہ گذار اس معاملہ کا نتیجہ یہ ہے کہ جہاز پھانسیں ہو گا کیونکہ سلطان نے غدیو کو لایا ہے جہاں تک
 کو قیدیوں نے ان کی غرض میں توجہ و خیالت کا اہتمام کیا ہے۔ علاوہ برین بیکوہ لکان جہاز کو بھی مقبول نہ پہچان دینا چاہئے گا۔ اس معاملہ میں
 ایک یونانی کا بھی کچھ تعلق ہے جس کے ساتھ غدیو اہم قرار دیا کر چکے ہیں۔ نامہ گذار مذکور کی تحریر کی گویا اس وقت مزید کرنے کے متعلق
 ہیں لیکن سپاہ میں مصری اجزات کی خاموشی اور غدیو کو غلظت کے عمل ساز رویے سے ختم ہو گا۔ جہاں تک مدد و اعانت کی منت

کے سنائی ہے۔

جنگ ولسٹون میں ایک میونسپل اور دو وزنی ہوئے۔ جنگ ولسٹون کو س میں ایک سو ترکی توپوں نے انتشار کی یونانی توپیں پرجاس کے تیرہ تین۔ آیتہ کے اخبارات فرمیں کے دوسرے ہفتہ میں شہر کیا تھا کہ اب یونان میں چار ہزار عیسائیوں نے بغاوت کر دی ہے۔ مگر باب عالی نے اس کی باضابطہ تردید کی۔

یونانی رپبلک کو کشتی موسومہ کتا پس نے اسٹریلی کی کمپنی کا جہاز متروک کر لیا ہے جو جزیرہ کیے تھوس پہنچا دیا گیا۔ اسپرہ ترکی بڑی سپاہی اور دو لوکا جہاز یہ تھر شہر تکی ڈی کشتی سوا تھے۔ ٹائیڈز قمر طراز ہے کہ دو روہن سب طے سے ان جہز سب کی فرج شہر پر قابض ہوئی ہے۔ لوٹ مار گر نہیں ہونے پائی۔ اور خود ترکی سپاہی بلا اشتہاد نہایت احتیاط کا ساتھ ہر ایک چیز کو دیکر خریدتے ہیں۔ شہر میں اب ترکی نوکی صرف دو کینیان (دو ٹوئی) ہیں۔ ۴۰ رٹھی کو یونانی فوج کرٹھو روانہ ہو گئی جس پر بحری محاصرہ قائم ہو گیا۔ اور ایسٹرن جہزوں نے یونانیوں کے تمام گرنار کر وہ ٹیڑھ پڑے۔

مناظر کا نامہ نگار ادھم پاشا پر الزام لگا کہ کہ اگر وہ خود زیادہ تعدی سے کاہے تو نہ تکرار تیر تیر کیجے ہوتے پھر خودی اس کے متعدد وجوہ دیکر آخر میں بڑی وجہ یہ قرار دیتے کہ باشل موصوفہ اس جہز کی کہ مبادا سلطان اطمینان پر یہ شایانہ زور معات سے رشک کیا کہ مجھے سے گزشتہ خاطر برہائیں زیادہ تعدی نہ دکھائی۔ مگر وہ نامہ نگار خودی غور کریں کہ کیا ایسی ہیوہہ تحریریں اور غلطی سے وہ اپنے تئیں دنیا کی نظردن میں ذیل اور بے توجہ نہیں کہ رہے کیا جنگ کسی بادشاہ نے اپنے جزیں کی فتح پر رشک کھایا ہے۔ اور کیا سلطان لکھنؤ نے باشل اہم کو شکست کھانے کے لیے بھیجا تھا کہ ابدان کی فتح سے سلطان اطمینان کے رشک کھانیکا احتمال ہر مان سلطان کیوں نہ حسد کریں۔ اگر ادھم پاشا آئینہ شہر پہنچ جاتا تو وہ سلطانیت تحت کا بھی دعویدار ہو جاتا!!!

حضرت۔ جمل وجہ یہ کہ ملخصرت کا مدعا نقطہ یہ تھا کہ یونان کی حرکت کو شمالی کریکے اور اس کے ساتھیوں کو انکی کائنات بنادیا ہے وہ اچھی طرح سے فائنٹھے کہ یونان ایک بیرون ہے جو دوسریں کے ہرے میں آگیا ہے۔ اور اس کو ہندسہ سزا دینی ہے جس سے وہ ایڈہو کہے۔ انفع نقصان دیکھنا اور سچے کو کمال ہو جائے اور ساتھی اس قدر ملک ترس گیا جاوے جس قدر کے علاوہ ادھی حقوق ہوں۔ اور نہ انکی سلطنت کو ترکوں کا اسپر متقرن ہو جاتا مگر اگر بھی نہ گزرسے جو شخص ترکی کی موجودہ پالیسیس کو نظر غائر دیکھتے رہے ہیں۔ اور یہی عہد امتداد ہے جنگ ہی میں درج ہو چکا تھا۔ پنا پنا اخبار دیکھ کے ساتھ جو ہفتہ یونان درمیان جنگ کا شایع ہوا تھا نہیں ہے۔ نہ صرف اسی لیے اسے علاقہ کا منفعہ حاصل نہ ہوا تھا۔ اور وہ ان کے کل نصبات وغیرہ کو سمجھتے جس کی نسبت ہمارا خیال تھا کہ ترک اس سے آگے پیش قدمی نہیں کریں گے۔ حالات مابعد نے اس خیال کو جیسا درست ثابت کر دیا ہے۔ وہ باغابہ ہے سلطان اطمینان یہ یہی نہ بدست شہر تھا تھی کہ یورو دیکوہہ ترین اور خباثت بھی ہو چکی تھی کے مخالفین میں ابتدا میں شور وغل برپا کرکے جب ہوش و حواس میں آئے تو ان کو چھوڑا تسلیم کرنا پڑا کہ اگر ترک اس علاقہ کو بنشا خود چھوڑ دیں تو دول بور دیکوہہ پاس کوئی ذریعہ ان کو وہاں سے نکالنے کا نہیں ہے۔ اور وہاں کے سے باطل ہے جس میں دلالت کہ اخبار پشیر طریدہ اور دیوٹی نور لکھ رہے ہیں کہ دول بور دیکوہہ میں تھا و شکل جو عزمی اور روس کو یونان

کوئی اہمیت نہیں۔ بلکہ روس کی طرح ہے۔ یونان کا خلافت اور انگلستان وغیرہ ممالک کو انوائس یونان کے مصلحتیں سمجھا دینے کے لئے تسلیم کیا اور
 حمایت مختصراً اپنی رازدار اور اقتدار میں ہونے اور بعد ازاں روس کو سخت ناگوار ہے۔ اس لیے وہ یونان کی طاقت پر بھی ہوشیار رہتا ہے۔ لیکن انہیں پتا
 چلتا ہے کہ روسی جرنیلوں کے فیصلے کی جانچ کی نہ تاکہ پہنچائی شکل ہے۔ تاہم اسے انہوں نے دیکھا ہے کہ اس کو سلطان کی ہر طرح سے
 خاطر منظور ہے۔ آسٹریا کی پالیسی بھی بالکل جرحی کو مطابق ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ترکی کے پاس اس وقت پانچ لاکھ سپاہی تو
 بالکل جنگ کی تیاری میں ہیں۔ اور چھ دنوں میں موجود ہیں اور سب سے پہلے ان کے فوج اور وہ ضرورت پڑنے پر چند دنوں میں جمع
 کر سکتے ہیں۔ بعض انگریزوں کا خیال ہے کہ اگر سر ویلہ اور دیگر اکرٹوں کی پروردہ کرنے کی انگشت کی جانے تو شاید ترکی کی فوجیں چھڑک دے۔ مگر
 واقعہ کار جانتے ہیں کہ آبل تو انہیں سی یا سنون کی جوابدہ نہیں کہ آسٹریا اور روس کو خفا دینا، اس کے کرنے کی جرات کریں۔ لیکن اگر وہ
 کو ایسی ہی جانیں کہ انہیں کچھ نہیں۔ سرمایہ سے متاثر ہیں۔ یہاں تک کہ اسے جو شکست کھانی تھی اس کے بعد اس کی فوجی طاقت پھر درست نہیں ہو
 سکی۔ اور جب یہ پتہ چلا کہ آسٹریا نے بڑے بڑے فوجیوں کے خلاف ہنگامہ بازی شروع کر دی۔ اور اب یہیں وہ کام تھا۔ جیتنے والے
 عروج پر موجود ہیں جو توانائی و قوتیں پائے گئے۔ انہوں نے ہنگامہ بازی کی فوج کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار سپاہ اور پانچ سو تین ہزار گھڑ سوار
 وہ ستر ہزار سے زیادہ میدان جنگ میں نہیں لاکھتے۔ ہر سال ہم ہزار ہزار گھڑ سوار ہوتے ہیں جن میں سے مالی مشکلات کی وجہ سے
 فقط بیس ہزار بچے جاتے ہیں۔ علاوہ برین بلیک میں بار بار واری کسٹریٹ۔ جو بھی شفا قانون اور تریل سامان جنگ و سدا کا ایک
 کوئی انتظام نہیں ہوا۔ انھوں نے واپس یورپ کا وہ حصہ جو ترکی کے خلاف ہوشیار رہا صلح کے شرائط ہوتی ہیں اس پر کشش و توجہ میں
 پڑ گیا۔ اور ترکی نے تھیں کی پر دہائی ہفتہ گھنٹہ کا انتظام بھی شروع کر دیا۔ جو ترکی کے قانون اور اجارہ داروں کو کبھی ہی میں تھیں کی سبک
 لائینوں کو ہر حال میں ترکی کی سادہ دیکھنا سطر میلے لائین سے ملادیتے کا کام سپرد کر دیا گیا۔ اور جب تک کہ دول اور یورپ آپس میں کوئی بات
 قرار دے سکیں۔ تسلیم نہ ہو کہ ترکوں کی مدد سے جاری ہو گئی ہوگی۔ اور ہر طرح کا سامان و دودھ میں دار لکھا دے وہاں تک
 پہنچ سکیگا۔ اس سلسلہ کو مکمل کر کے لینے کو توں کو قطعاً سادہ سطر میلے کے پیشین کار اور یہاں سے براہ الاسو الارسیہ کی اور سطر
 سے تناہوں تک لائین جانی چرین گی۔ اور اس وقت ترکوں کو اس علاقہ سے ہجرت کرنا۔ تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ اور اس میں یونانوں
 کی ہجرت کی اہمیت پانچویں مرتبہ قابل ذکر کرتا ہوں۔

علاقہ ایلیس کے آخری اڑائی میں بھی یونانی فوج کی کال بڑھائی اور بے نتیجہ جی کی فیل اس اڑائی میں یونانوں پر
 مصیبتیں نازل ہوئیں نہایت نمایاں طور پر واقع ہوئی اور اس سے اونکی سیکڑوں جانیں نقصان پہنچیں۔ اور یہ یونانی
 گورنمنٹ و دیگر افسرانوں نے کچھ نہ کیا۔ نہایت درجہ سخت کر چکی تھی۔ اور اب عالی کی طرف سے چند گھنٹوں میں جواب موصول ہونے
 کی توقع تھی۔ مگر نہ ملنے کی ناکامی کی وجہ سے کہ ایلیس پر حملہ کر کے کچھ علاقہ لینے کی کوشش کی گئی۔ تاکہ ترکی کو مزاحمت نہیں کی
 کہ یہ جواب دے کہ منظور کر دیا۔ جو یونانی فوج نے بھی یہاں تک کہ نام میں یونان سے شکستیاں ہو کر اڑنا کو ہنگامہ بازی تھی۔ اور یہی وجہ تھی
 کہ یہ قدر جمعی ہو کر۔ انھوں نے یونان کو مزاحمت خود بخود نہیں کی۔ بلکہ بالکل بالکل کر لیں گے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ انہیں کھانہ کی ضرورت نہ ہو۔ اور یہاں
 سے

کر تیرکون کو دن مقامات سے جو انہوں نے فتح کر لیے ہیں نکالنے کی آخری جان توڑ کوشش کر کے جانچ کا رہتے یونانیوں کو یہ مادی کرے
مگر یہی کوشش یہی وقت جب کہ یونان ترکی سے کام نہ لے کر اسے جائزہ لینے پر روپ کو پاؤں پر لہو و ترجہ بددیاری دینے لگے یہی جنگ
خیمہ بہت بڑی طرح اٹھانا پڑا۔ اپنی تیس کی یونانی فوج تیس کی کی یونانی فوج سے بہتر اور ترکی فوج اپنے تیس کی والے بھائیوں سے کمزور
تھی لیکن نقصان نظام اور بے ترتیبی نے یونانیوں کا تمام کھیل بگاڑ دیا۔ کرنیل بریکازری بریگیڈ کا یہ نے حکام کی تعمیل کرنے کی بجائے یونانی
کارروائی کی جس کو کرنیل مانوس کی کل عمارتوں کا زمین لگائیں یونانی سپاہی پیشک جان توڑ کر لڑے لیکن مہذب جنگوں میں نرمی
بہادری کسی کام کی نہیں۔ اس قدر بھی یونانی خونخوار کشت خون کے ساتھ آڑا کو، بگاڑی ہو گئے۔ سات سو تھل و جڑجڑ اور ایک ہزار گم ہو
گئے۔ اور پھر تیرکون کو موقعہ مل گیا کہ اگرچہ جان تو بھگتوں کا تعاقب کر کے ان کا نام و نشان مٹا دیا۔ مگر تیرکون نے یہی فائدہ
پر واکرنا مناسب سمجھا۔

یونانیوں کے اس بڑی اپنی ۱۶ جنوری کو مقام آدروں میں ہوئی کل دو ہزار مقتول اور تقریباً ۱۵ ہزار زخمی ہوئے تیرکون کے مہم چمپ
اور سات سو زخمی ہوئے۔ دو دو کوس کے تمام مورچوں کو یونانیوں نے، اتر کی رت کو خالی کر دیا۔ یونانیوں کو یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ ترکی
فوج کا مسرور جو بہت آگے بڑھ گیا تھا پہلو پر ہے ہو کر ہوا مقصد کو ایک گاہ کی لڑائی سخت جاگزا۔ یہی فوجی ہلاکتیں پہلوؤں سے نہایت بڑھتی
جی تھی۔ فسادات و موروں کو ایک میل کا فاصلہ ہے۔ تیرکون کو غنیمت تک پہنچنے سے پہلو بھڑکا صاف کرنا پڑا۔ اور ان کو آرام لینے یا بھگانا
کھانے کے لیے کوئی وقت نہ ملا جس قدر تو پہنچ جاتے تو وہ فوراً دو دو کوس کے میدان میں داخل ہو کر نصف مارا ہوا جاڑے بکریوں کی
ایزورچان کی رت کو ڈھکیا قائم کر لینے کی کافی ہمت ملتی تھی۔ یہی اڑائی کے شروع ہوتے ہی ایک ٹھنڈا لاکھڑا ایک ترکی پلیٹن کے وسط میں گر۔
مگر حافظہ جیتی کے فضل و کرم سے کوئی ترک نہ بھی باقی نہیں ہوا۔ دو دو کوس کے مقابل کے میلہ جس کا ذکر اوپر آچکا ہے ترک حماد اور
پٹنوں کو عمدہ پناہ دی۔ مگر دیکھو! زمین امن طرف کی ترک باقریان غنیمت کے گولوں کی عین درمیان میں جن کی نگار بارش کو ترک وادار
نے کمال استقلال اور شجاعت سے برداشت کیا۔ اور گولہ پر گولہ برس رہا تھا۔ اور ان کی شرٹے وادار مسلسل گولہ باری کی وجہ سے ایک کافی
کارخانہ کے شور و مشابہتی ایک یونانی گولہ سے ایک ترکی توپ اپنے متعلق سے گر پڑی۔ اور توپ بھجوں کو یہ توپ دین چھوڑ کر باقی توپیں
کچھ عرصہ کے لیے چھپی رہا یہی طریق۔ مگر اونٹنی کو دو گولہ یونانی گولوں کی تاب تو برداشت میں پنی توپ کو چھوڑ کر نہ گئے۔ یہ یونانیوں نے
توپ کو گر اہوا دیکھا۔ اس کو باطل غیبت و زانو دیکھنے کے لیے کل گولہ باری اور پھر جمع کر دی تھی۔ یہ توپ کا خاص منظر تھا۔ جو عا کرتا ہوا کے ہاتھ
کہتے ہیں کہ ان دونوں جاننا زگوں لڑنے کے ارادہ دو فوجی جنم موجزن ہوا تھا۔ خدا وادار کے اور ان کو مردان پھٹ پڑے۔ اور کرودی
گولے اور ان کو مردان میں زمین کو چھلنی بنا رہا ہے۔ مگر یہ بہادر اپنی جگہ سے ایک لمبے اور مہر ہو گیا۔ نام نہیں لیتا ہے۔ رت پڑنے پر تک
تو کچھ عقب کو ہٹ گیا۔ اور دشمن خاک کو پھیرنا بنایا۔ کا تو سون کے ٹکڑے صند و قون کو جج کر کے میں نے اُن کا شکاری۔ اسے دیکھا کئی زخمی
سپاہی ہسپتال جانے پہلے اپنے کو زخمیوں کو نرم کرنے کے لیے میرے پاس جمع ہو گئے۔ ایک انسر کی بائیں آنکھ کے اوپر گولی کا خون خیمہ تیار
نہایت زندہ دلی سے دن کی سرکارائی کی کیفیت نہایت۔ ایک سپاہی کے شانہ سے گولی وادار نکل گئی تھی جس کی اس نے مرد کو

سطحاً کوئی پروا نہ تھی لیکن سپاہیوں کو کسی شدید زخم پہنچتے کہ جسم کے ذرا سی حرکت کرنے پر ان کو درد بخین کر دیتا تھا اور کچھ شخص سے بے اختیار آہ کے ساتھ یہ کلمہ نکلتا تھا اسے لہجہ پر رحم کر۔ ان غویہ صیحت زدگان کو کچھ دوا کا درد ناک نظارہ جو میرے پاس جمع ہوئے تھے مجھ و مدت العز فراموش نہیں ہوگا۔

میں اس موقع پر ترکی تو پختہ کی قابل تعریف تھا مسرت و مضبوطی کی شہادت دینے میں نہیں رہ سکتا۔ اس کو بنانی مورچوں پر دو میل کے فاصلہ کو گور باری کرنی پڑی۔ اور شیبہ سی زینانی بازیوں پر جو بلندی پر تھیں حملہ کرنے میں ان کو ایک ایسا مشکل لائق تھی غنیمت اور کئی نقل و حرکت کو بخوبی معلوم کر سکتا تھا۔ یابن ہبہ ترکی تو پختہ خانہ کو صرت و دواوی شہید اور سات بھرتج ہوسے مگر ترکی کو جہل کربت نقصان ادا تھا ناچا۔ چچو میہ ان جنگ کو ایک حصہ پر سے گزریکا اتفاق ہوا تو مر سے اندھنی باتیں ایک ہی ڈھیر میں پڑے تھے۔ زخمی سپاہی کے پہلو پر پہلو جس کی دہن مر ہم بھی لکھا رہی تھی دوسرے کی لاش پانی جاتی تھی جس کا جسم گولہ سے ٹکر ہوئی کر کے اڑا دیا ہوا تھا۔

جس ترکی رستہ میں غنیمت کے غلبہ پر چلا گیا تھا اور کئی دلاوی بہت ہی قابل تعریف ہوئے کل دوران جنگ میں اب پہلی دفعہ گور باری کی زمین ان پائلز ایکٹرز اور غنیمت کے کئی نہایت ہی محفوظ مورچوں کو جہان غنیمت تعداد میں نسبتاً زیادہ تھے۔ جن کو گلین فتح کے خاص میں تیار حاصل کیا۔

پندرہ ہزار ترکوں نے اس کی مچا کو سیکڑوں کا تعاقب کیا۔ یونانی سپہ سالار دس ہزار فوج و درہ فور کا کی حفاظت کیے چھڑ کر باقی فوج قایمہ کر بٹا لیا تھا اس و درہ پڑھنے محورات تک نہ تھیں میں گور باری ہوئی رہی اس وقت تک یونانی اپنے مورچوں پر قابض ہے مگر صبح ہوتے ہی ۱۵ مئی کو موضع ترازو کو قایمہ اور فور کا کے دریاں ہی ٹٹ گئے۔ ترکی بھی تعاقب کمان آگے بڑھے چلائے اور دس ہزار ترکوں کی لڑائی شروع ہو گئی۔ ۲ مئی کو قایمہ کا عقب رکھو کے ارادہ سے اونکو پہلو پر سے گزری گئے۔ یونانی و پرتشوار گور باری کرتے رہے جس سے اکثر ترکی سوار مار گئے۔ لیکن سواروں کی اس مرداد حرکت سی زینانی کیلئے کوئی راہ فرار نہ ہو گیا تھا کہ اتنے میں اتنا سے جنگ کا حکم ہو چکا۔ سوار آہائی ختم ہو گئی۔ یونانی ۱۰ مئی کو قایمہ کو ہٹ گئے اور ترک ۵ فور کا چھڑ کر قیوم سرحد سے بھی ہو گئے۔ دیوڑ کا کا نامہ نگار اس واقعہ کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ ترک فائین زونامیوں کو و درہ فور کا سے بھاگا اور ان کو عقب کی فوج کا جو برا بھلا جا رہی تھی پوری سرگرمی سے تعاقب کیے چلے جا رہے تھے کہ یونانی سپہ سالار کا قاصد اتنا سے جنگ کی وجہ سے ایک آہو نیسیف ٹپنے سے پینا کو نہ ٹا مارٹس آدھ پاشا کے پاس چڑھو ترکوں کو قیوم تھے روانہ کر دیا اور جواب آئے تک دونوں فوجوں نے لڑائی کو ملتوی کر دیا اس تعاقب میں ترکوں نے ساتھ یونانی گرفتار کر کے۔ ریشل موروث کا جواب موصول ہونے پر یا قاعدہ اترا کر دیا گیا اور یونانی فوج قایمہ کو ہٹ گئی اور دیکھنے اور کھانا قایمہ سوار اور قاصد تو پختہ کی تقسیم کے کپنا ہیڈ کو اور قاصد تو پختہ کی تقسیم کے کپنا ہیڈ -

دیوڑ کا کا نامہ نگار جنگ کے دو گوش کے بعد مندرجہ ذیل تاثر یونانی محسوس کی گئی تھی کہ اتنے سے براہ برٹنزی ارسال کرتا ہے کہ وہ اتنے برس کے دوران برٹنزی آف کے بعد دیکھو یونانی کی فوج نے پرانی سرحد کے ان و درہ فوج سے لایہ کو رستہ جاننا

تیا کم کیا کہیں نہ تاساس کی جھٹ دہ آنا اختراہ متین لگئی یہ رجیٹ جو غائب ملک کے ساتھ سرکار وائی میں شامل تھی یہ معلوم
 ورجوٹ کو گھبرا کر یا کسی روز قابل بیانی جھٹ سے درہ کو چھوڑ کر جس وقت تیس کا راستہ بطریق باطل میں نظر ہو گیا۔ یہ بیانی کو بھاگ گئی جھا
 وہ کمال سے ترقیبی سے حمل ہوئی۔ سپاہی نے کاشا جھین چنگا ہین مارے تھے مار کئی دن کو روکنے والا نہ تھا۔ پاکو ایسا بھر دیکھ کر
 قیدیوں کے رشتہ داروں و دوستوں نے جلیخانہ کا راستہ لیا۔ دروں کے دروازوں کو توڑ کر تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔ دوسری روایت ہے
 کہ حاکم شہر نے ان لوگوں کی استدعا پر جو جلیخانہ کے دروازے کو لے کر بغیر مالکی کی طرح ہوئی۔ قیدیوں نے جیل پر غلطی ہو کر ان کو
 وٹا شروع کر دیا۔ ویتھہر بادی جرات کو دان پہنچنے کے تھوڑے وقت میں روٹل منکر فوراً اور دی پھر اس تائیم کرنے کی توقع سے چونکہ وہ رات ہوئے
 مگر رعایا اور خود سپاہیوں نے بغیر کے نروں کو دیکھا۔ سوئے پھر دیا ایک سالہ سواروں کا شہزادہ صاحب کی ارو میں تہا۔ وہ مملکت
 کرنے لگی۔ شاکا شہزادہ نے اس کو روک دیا۔ اور حکم دیا کہ نقطہ صفر سپاہیوں کو جمع کر کے کپ میں لیا تو۔

التواء جنگ کے بعد کو اتفاقاً
 اور یور وین برین کی آراء
 ہفتہ دو دن میں شرائط صلح کے گفتگو کے متعلق کئی خبریں ہوئی ہیں۔
 سنا و وصول نہیں ہوئی۔ پچھلے ہفتہ کی آخری خبر یہ تھی کہ انوار کے
 سلطان اعظم شرائط میں تخفیف کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ مگر توفیق پاشا
 کے اس برصنہ نظر کے بعد جو ملک و بغیر مسلمانوں کا خون بہا کر
 فتح کیا جاوے۔ وہ بدتر شہرت ہلائی وہ نہیں دیا جا سکتا۔ یہی لڑا ہون کو کسی وقت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ پہل حال صورت
 حال یہی ناگوار ہے کہ کوئی تدبیر اس وقت کسی علی کے کٹا ہر شکی جرات نہیں کر سکتا۔ مگر معاملہ آخر کار کیا رنگ پڑے گا تو غرض
 بظاہر یہ بتائی معلوم ہوتی ہے کہ سلطان اعظم اس معاملہ میں بازی ایسا نہیں تو غریب لیجئے والو ہیں۔ ہم اس وقت پھر یہ بیان کر رہے
 باز نہیں روکتے کہ ترکی و مصر کے متعلق و زائر انگلستان کی غلط خارجہ حکمت علی اور دان کو بعض ناواقعات میں متعصبین کی تہذیب اور
 تعزیر و ان اور خیر و اس سے جن بدبختی کے پیدا ہوئی کا تو فیاض تہا۔ اور جن سے بچو کیلئے ہم بار بار اپنی گرفت کو خیر دان کو مشہد تھے
 رہے ہیں۔ مبادوں جسے تھوچوں کے حادثہ ہو کر بدتر دست آواز دوار ہو گئے ہیں۔ مازیدادہ اسوس اس ملک کے ان آثار سے متنبہ ہونے
 کی بجائے وزراء مملکت اپنی اوس پالیسی کو آخری دم تک نباہے جانے میں اور زیادہ تنہا ہو گئے ہیں۔ لیکن ہم اس لیے کہی دفعہ
 اسی طرح و سبط کو ساتھ بحث کر چکے ہیں۔ بار بار دہرایا کہ کھڑکی کرنا ضرر نہیں معلوم ہوتی۔ اس لیے اس بحث کو ہمیں چھوڑ کر ہم اصل
 مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

التواء جنگ اور شرائط صلح کی مفصل کیفیت جنگ کو آخری ہفتہ کو حالات میں بیچ ہو چکی ہے اس کو بعد دوسرے ہفتہ مختصر
 ۲۸ مئی کے حالات و دفعات پر آئویر کا روشنی نہ ملے گا۔ حسیل قیصر نے ہے۔ ترکی یونان کے درمیان مصالحت کو نہایت
 کوٹے ہونے میں غائب بہت عرصہ لگ گیا۔ مگر بھی کیا غور۔ بلکہ ہونے کی بہت کم خاص کو امید ہے۔ جنگ غیر محدود و مکرر کیے ملتی کیا
 گیا ہے۔ لیکن دونوں فریقوں کی پھر جانے کے براہ نظر ہیں۔ یہ عام خیال ہے کہ مزید لڑائی غریب ہو جائے اور اتفاقاً دروہ کو

کہیں اس طویل بعضہ بادشاہ کی کشتی تان اور آخری فیصلہ کی تفصیلی مباحثہ میں دل بورپ کا اتفاق وقت رہو نہ ہو جائے کیونکہ ان کے سے دل عظام میں ہر ایک کی کوئی نہ کوئی ذاتی غرض وابستہ ہوگی۔ رفتہ رفتہ روانہ کے تشریع میں جرنی نے وہی دیدی کہ اگر یونان سے یہ وعدہ نہ لیا جاسکے کہ وہ دول کی پیشکدہ شرائط کو بلا تامل تسلیم کر لے گا تو میں اتفاق سے بالکل الگ ہوا اور نگاہ کا آخر کار دور کی طاقتوں نے اسے اس شرط پر حاضر نہ کرنے پر آمادہ کر لیا۔ دو تین دن بعد انگلستان کے لگنے کے اگر کڑی کوتاہانہ جنگ کو ادا نہیں ہو سکتا۔ قسطنطنیہ کے کسی حصہ پر قبضہ نہ لایا گیا تو ہم اتفاق سے ملحدہ ہو جائیں گے۔ اگر انگلستان اس کا گڑ سے تو جہان نوان کی کام اور پوری ہو جائے۔ اخبار ڈیلی ٹریبونل تو دعوت کو لاڈلہ سائبر کی کوئی مشورہ دے رہا ہے۔ یہ ڈیلیٹل پر چوکھٹا ہے کہ اگر موجودہ حالت قائم رہی تو یونان جلد ہی روس یا جرمنی کے اقتدار میں ہو جائیگا۔ اور ہر دو صورتوں میں انگلستان کا انٹریوینٹ وشرقی بورپ سے بالکل نازل ہو جائیگا۔ اس نتیجہ پر ہے کہ انگلستان اتفاق سے ملحدہ ہو کر بالکل آزاد ہو جائے۔ اور اپنی اغراض کی حفاظت کیلئے من مانتی کارروائی کو سہائیں دے اچکی تینوں تیسروں کا محض غلام ہے۔ دیگر لاڈلہ موصوفتہ خوبی بختیو ہیں کہ یہ غلامی ہی کئی معینوں اور خطرہ کو روکے ہوئے ہے۔ (ایڈیٹر)۔

اس ہفتہ ٹرکی اور روس میں بھی کچھ تغیرات ہی پیدا ہوئی تھیں تاں ظاہر ہو گئے ہیں لیکن یہ تغیرات غالباً عارضی ہوں گے۔ سلطان اپنے نظم کے گزرا کی محبت آمیز اور پر جوش ٹیلیگرام والی درخواست کو پچھلے ہفتہ ٹرکی خوشی سے منظور کر لیا تھا مگر انکار سبباً زیادہ تر جرمنی کی طرف سے تھا۔ انہوں نے قیصر کو تار میں بیکار اور سکس سائڈ دوستانہ صلاح و مشورہ کا ادا کیا ہے۔ اور نیندہ کہنے اس دوستانہ سلوک کو جاری رکھو گی درخواست کی ہے سلطان اپنے نظم نے قیصر کو چند پرانی جرمن تو میں بھی جو ترکوں نے بہت ہی دیر سے سلطان سلیم و سلیم و فریکے ہمدین) جیسے یقیناً سلسلہ تحفظ رسال کی ہیں۔ علامہ برین خود شرائط صلح میں ہی اس دور میں جن سے جرمنی اور روس میں بگاڑ ہو سکتا ہے جرنی چاہتی ہے کہ جب تاوان جنگ میں نہ ہو جائے تو بورپ اور اسکی ادا سے گی کا ذریعہ اور یونان کے صیقل پراستی نگرانی قائم کرے۔ روس کے پانچ سو تین کرنا اسکی رعایا میں کسی نے یونان کو عرض نہیں کیا اور اس سبب روس مجلس نگرانی کا ممبر نہیں ہو سکیگا۔ مگر اسکی یہ دلیل قریب ہے۔ مگر روس نے بالآخر دوسری طاقتوں کے تاوان جنگ کی ایٹمی کی ذمہ داری کی تو وہ اس سے ہمیشہ کا حق ہو جائیگا۔ روس کی مذہبی مذہبی کی اصل وجہ یہ ہے کہ یونان کو توئی ترس سکا کہ کونک جرنی ہیں۔ اور اس کا خط سے مجلس نگرانی میں ادا کیا کہ پندرہ سال پہلے حال بھاری ہو گیا۔ روس اس کا مقابلہ پر تجویز پیش کرتا ہے کہ یونان کو تاوان جنگ کو یونان اپنے تاوان جنگ میں جو ٹرکی سے شہداء کی نذرانی کی بابت بھی یقینی ہے۔ محسوس کر لیتا ہوں۔ اور اگر دول بورپ اسے منظر کار میں تو مجھے یونانی صیقل کی نگرانی کو لیتے مجلس مقرر کرنے کی تجویز سے اختلاف نہ ہوگا۔ دوسری تجویز سلطان دیدیو نینون دونوں کو پسند نہیں سلطان نقد رویہ پر اس بلقابل جوابی کو کسب تہمت دے سکتے ہیں۔ اور یونانیوں کو یہ گمان ہو کہ کسی خط صلح تاوان کی اور ٹرکی سے صلح نہیں گئے۔ علامہ برین وہ جرمنوں سے ٹرکی کو روسوں سے متفرق ہیں۔ اور روس کو روسیہ اور کرنا تو کرنا

روس کا مقروض بننا گوارا نہیں کرتے۔

رواں اور جوشی میں منشا جاتا ہوا اور بھی کئی باتوں میں نا اتفاق ہے۔ یہاں اتفاق ایسی نہیں کہ ایک دوسرے کا کھلم کھلائے
ہر ہمتہ جرجی ایسا ہی تو تو نہیں۔ مگر اتفاق رائے ہونا بھی غائب مشکل ہو اور یہاں اختلاف اتفاق جو روپ کو بالکل نیکر کر دیکھا جاتا
مسئلہ کلامی تازہ ترین صورت میں جرجی کا طریق عمل متحد ہے کہ نہیں رہا بلکہ تازہ روس کے ساتھ شریک رہے اور باطن میں اپنی
تجاذب و تنافص کی تکمیل کرتا رہے۔ ان تجاذب و تنافص کا ہم کو علم نہیں کہ وہ کیا ہیں۔ مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ اس بات کا ذریعہ ایسا
نتیجہ ہے کہ برلن اور قسطنطنیہ کے امپراطوری خانوادوں میں تیسرے جرجی اور سلطان اعظم میں نہایت ہی غصہ
اور ستائش و تجاذب و تنافص پیدا کیا جاوے۔ جب یہ موجودہ تیسرے خاندان میں ہوئے ہیں کہ وہ سلطان اعظم کے ساتھ دوستانہ طرز میں آئینے
سخت شوق ظاہر کرتے رہے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ پرنس ہماک روس کی نسبت بھی تیسرے جرجی کے بارے میں
اوس کے برابر جرجی کا دشمن ہو۔ لیکن یہ کہ تیسرے خاندان میں یہ کہ تیسرے جرجی کو مضبوط دانا کر کے اپنے ملک کو روس کی پی کیونے اس سے غریب
حفاظت کا کام لے۔ اور وہ ترکی کو مضبوط کرنے میں بہت کچھ کامیاب ہو گیا ہے۔ موجودہ ترکی فوج جسے بہترین دفاعی زمین جرجی نے
سے تو اعلیٰ ترین تربیتی پائی اور ان کے زیر نگرانی ہو۔ ایک ایسا زبردست عنصر ہے کہ روس اپنی آئندہ کی خارجہ تجاذب و تنافص میں
اوس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اگر تیسرے جرجی اسی اور عزیز کا ردائی کر سکتے اور ترکی میں اپنی رعایا کی منفعت کی تحمات۔ مالی حالت اور
صنعتی صورت کو فرنگ دے سکتے ہوں۔ اور وہ ان کے مختلف محکوم کو پاشاؤں کے مکہ نظام سے نکال کر ان میں پریشی کے دیانتدار ملک حصار
کے انتہام کو مرجع کر سکیں تو سلطنت عثمانیہ کی بنیاد پر ہی مضبوط ہو جائے۔ یہی کہ تیسرے جرجی سے مضبوطی و زمین قوم کی سلطنت کی ہے
بہر کیف تیسرے جرجی صحت اپنی زمین میں لگے ہوئے ہیں۔ اس سے ترکی کو بھی اصلاح کر دی ہے۔ تجاذب و تنافص کے تعلق اپنی تجاذب و تنافص میں ترقی
لگا ہوا ہے۔ اور اس کے بعد یہی سلطان اعظم کا راز اور خفیہ رہنما ہے۔ لہذا دوست جو مسلح آزمائی مشکلات کی صورت میں تباہ و تاراج ہو
کا نام نہ گار قسطنطنیہ سے لگتا ہو کہ جرجی سلطان اعظم کو نہ صرف متفقہ روپ کی خواہشات کا اعتبار کرنے اور روس کو اختیار سے رہائی پانگی
تحریک کر رہے۔ بلکہ ایشیا کو چاکس کی ریلے لائیں اور قلعہ بند یون میں مختلف نہایت کارآمد صلاحات اور قانون کی اصلاح سے رہتے
ان اضافوں کا مدعا ہوا۔ تیسرے جرجی میں روس کی حفاظت کرنا مسلم ہوتا ہے۔ زائد کار کچھ تیسرے جرجی کو نیک داندوں اور دوستانہ مروتوں
کی نسبت کچھ رہے۔ وہ جیسے بالذکر کمال تبریط ہو۔ لیکن وہ تیسرے جرجی کو ترکی کی صلاحات اور خفیہ ملی باغی تباہی میں مختلف
غلطی پر ہے۔ ان تمام ترقیوں اور ترکی کی حیثیت تازہ کی حد اور ان کے عجب کچھ بھی کی ذات والا صفات ہیں۔ اور اس کی ٹیو کا ناخدا ہے
تیسرے جرجی اور دیگر خواہان سلطنت ہنر و مہار اور زمین کو زمین۔

تیسرے چال ایسی علانی طور پر اور اصرار کے ساتھ اختیار کیے کہ اگر تکملہ کہہ اٹھو کہ جرنی میں مکتبی (ٹھکانہ وصال) میں لگا کر اور جو کیلئے یہ سائنسین طے سے انتقال کے ساتھ کہہ رہے۔ روسی گورنمنٹ جرنی کی اس زمانہ روش پر ناراض ہی نہیں ہے بلکہ اپنی ناکامی کو بھی سامنے نہیں جانتی۔ انجیلوٹی نے نوکرا نام لگا کر اوڈیرہ جرنل روس کا بند گاہ سے کھینچ کر نیکوفا میں روسی خفیہ کے صدر ^{۱۸۹۶} نے تیسرا رسالہ نام لگا کر اس ملکات کی خفیہ سائنسین سے مل کر حکومت میں بھیج دیا۔ اس میں کہلاؤں کے ساتھ کہ قیصر اور خلیفہ کے درمیان ^{۱۸۹۶} کا نام لگا کر خلیفہ کے لئے بھیج دیا۔

کہیں اس طویل بعضہ بادشاہ کی کشتی تان اور آخری فیصلہ کی تفصیلی مباحثہ میں دل یورپ کا اتفاق وقت رہو نہ ہوجائے کیونکہ اس صلح سے دل عظام میں ہر ایک کی کوئی نہ کوئی ذاتی غرض وابستہ ہوگی۔ رفتہ رفتہ ان کے تشریع میں جرئی نے دھکی دیدی کہ اگر یونان سے یہ وعدہ نہ لیا جاسکے کہ وہ دل کی پیشکدہ شرائط کو بلا تامل تسلیم کر لے گا تو بین اتفاق سے بالکل الگ ہو جائیگا۔ مگر آخر کار دور کی طاقتوں نے اسے اس شرط پر اصرار نہ کرنے پر مجبور کر لیا۔ دو تین دن بعد انگلستان اور آئرلینڈ کے کرا کر ٹری کوتاوان جنگ کو ادا ہونے تک قسطنطنیہ کے کسی حصہ پر قبضہ نہ لایا گیا تو ہم اتفاق سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ اگر انگلستان اس بار گز سے تو جہان زمان کی امروا پر ہو جائے۔ اخبار ڈیلی ٹری انیکل تو دعوت کو لاؤڈ سانس بری کو ہی نشورہ دے رہا ہے۔ یہ ریڈیکل یہ چاہتا ہے کہ اگر موجودہ حالت قائم رہی تو یونان جلد ہی روس یا جرمنی کے اقتدار میں ہو جائیگا۔ اور بد صورتوں میں انگلستان کا اثر پیوڈل وشرقی یورپ سے بالکل زائل ہو جائیگا۔ اس لیے ہم سب کہ انگلستان اتفاق سے علیحدہ ہو کر بالکل آزاد ہو جائے۔ اور اپنی انوااض کی حفاظت کیلئے من مانجی کارروائی کو سہولتیں دے انھیں وہ انھیں متین تبصرہ ان کا محض غلام ہے۔ مگر لاؤڈ موصوفت یہ خوبی بچھو بہن کہ یہ غلامی ہی کئی سعیتوں اور نظروں کو روکے ہوئے ہے۔ (ایڈیٹر)۔

اس ہفتہ ترکی اور روس میں بھی کچھ تغیرات ہی پیدا ہوئے۔ انار ظاہر ہو گئے ہیں لیکن یہ تغیرات غالباً ماضی ہو چکی ہیں۔ سلطان نے خط لکھ کر گوزار کی محبت آمیز اور پر جوش ٹیلیگرام والی درخواست کو پچھلے ہفتہ طری خوشی سے منظور کر لیا تھا۔ مگر انکار اسلئے زیادہ تر جرمنی کی طرف ہے۔ انہوں نے قیصر کو تار بھیجا اور اس کا سابقہ دوستانہ صلح و مشورہ کا ادا کیا ہے۔ اور قیصر نے کہنے اس دوستانہ سلوک کو جاری رکھو کی درخواست کی ہے۔ سلطان نے قیصر کو چند پرانی جرمن توپیں بھی جو ترکوں نے مرنے ہوئی سلطان سلیمان و سلیم و فرم کے عہد میں (چھپتی تعین بطور تحفہ ارسال کی ہیں) علامہ برین خود شرائط صلح میں پسوا اور موجود ہیں جن سے جرمنی اور روس میں بگاڑ ہو سکتا ہے۔ جرمنی چاہتی ہے کہ جب تاوان جنگ میں ہوجائے تو یورپ اور اسکی ادا سے گی کا ذریعہ اور یونان کے مینڈل پر اپنی نگرانی قائم کرے۔ روس کو پسند نہیں کرتا۔ اسکی رعایا میں کسی نے یونان کو قرض نہیں لیا اور اس لیے روس مجلس گرانی کا مجبور نہیں ہو سکیگا۔ مگر اسکی یہ دلیل قریب ہے۔ اگر روس نے بالآخر دوسری طاقتوں کے تاوان جنگ کی ایٹمی کی ذمہ داری کی تو وہ اس سے ہمیشہ کا متحق ہو جائیگا۔ روس کی ماضی سدی کی اصل وجہ یہ ہے کہ یونان کو توئی تفرس کر کے کہ ملک جرمن جن۔ اور اس لحاظ سے مجلس گرانی میں اس کا پلہ بہر حال بھاری رہیگا۔ روس اس کا مقابلہ پر تجویز پیش کرتا ہے کہ یونان کو تاوان جنگ کو یونان اپنے تاوان جنگ میں جو ترکی سے شہرہ کی نڈائی کی بابت بھی یاغی ہے۔ محسوس کر لیتا ہوں۔ اور اگر دول یورپ اسے غلطو کر میں تو مجھے یونانی مینڈل کی نگرانی کو اپنے مجلس متقرر کرنے کی تجویز سے اختلاف نہ ہوگا۔ روسی تجویز سلطان دیدیو نائین و دونوں کو پسند نہیں سلطان نقد و بیہ پر اس بلقابل بحوالی کو کسب تہمت دے سکتے ہیں۔ اور یونانیوں کو یہ گمان ہو کہ کسی خطہ صلح تاوان کی اور اسکی سے بچ رہیں گے۔ علامہ برین وہ جرمنوں سے ڈر کر روسیوں سے متفرق ہیں۔ اور روس کو روپیہ ادا کرنا تو دیکھا

روس کا مقروض بننا گوارا نہیں کرتے۔

روس اور جرمنی میں سنا جاتا ہے اور بھی کئی باتوں میں نا اتفاق ہے۔ یہ نا اتفاق ایسی نہیں کہ ایک دوسرے کا حکم کھدنا تھا
 ہر جہت سے جرمنی ایک ہی قوم نہیں مگر اتفاق رائے ہونا بھی غائب نہیں ہوا اور یہاں اختلاف اتفاق اور پ کو باہل کر دیکھا جاتا ہے
 مسئلہ کے سوا تازہ ترین صورت میں جرمنی کا طریق عمل سے کہ نہیں رہا بننا ہر تودہ روس کے ساتھ شریک رہے مگر باطن میں اپنی
 تجاویز و مقاصد کی پیکر کرتا ہے۔ ان تجاویز و مقاصد کا ہم کو علم نہیں کہ وہ کیا ہیں۔ مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ اس بات کا ذریعہ یا کما
 نتیجہ یہ ہے کہ برلن اور قسطنطنیہ کے امپراطوری خانوادوں ریسے تیسرے جرمن اور سلطان اعظم میں نہایت ہی خیر
 دوستانہ اتحاد و تعلق و پیدا کیا جاوے جس پر موجودہ تیسرے خلیفہ نے ہوسے میں وہ سلطان اعظم کے ساتھ دوستانہ مراسم پیدا کر کے
 سخت شوق ظاہر کرتے رہے ہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ پرنس ہسارک روس کی نسبت تیسرے یہ کہتا رہا ہے کہ اگر وہ فرانس سے بڑھ کر نہیں
 اس کے بارے میں کچھ نہیں سمجھتا کہ تیسرے یہ کہتا ہے کہ اس کو یہ مضبوط دیکھنا کہ اپنے ملک کو روس پر چڑھنے کے اس سے مزید
 حفاظت کا کام لا۔ اور وہ ترکی کو مضبوط کرنے میں بہت کچھ کامیاب ہو گیا ہے۔ موجودہ ترکی فوجی بہترین دکان میں جرمن جنگی فوجوں
 سے تو کبھی بہتر نہیں پائی اور ان کے زیر کمان ہو۔ ایک ایسا ساز و دستہ ہے کہ روس اپنی آئندہ کی خارجہ تجاویز و مقاصد میں
 اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اگر تیسرے جرمن بھی اور مغرب کا دوائی کر سکتے اور ترکی میں اپنی رعایا کی منفعت ترک تجارت۔ مالی حالت اور
 صنعت و حرفت کو نقصان دے سکتے ہوں۔ اور وہ ان کے مختلف محکموں کو پاشان کے مکہ شہر سے نکال کر ان میں پریشی کے یا نہادہ کی محکموں
 کے اہتمام کو مروج کر سکیں اور حکومت عثمانیہ کی دنیا ویسی مضبوط ہو جائے جیسی کہ کسی مضبوط سے مضبوط اور دین قوم کی سلطنت کی ہے
 بہر کیف تیسرے صورت اپنی دہن میں لگے ہوئے ہیں۔ اس سے ترکی کو بیک صیلاں کر دی ہے۔ تجارتی وضع کے متعلق اپنی تجاویز کی مکمل میں ترقی
 لگا ہوا ہے۔ اور اب اس کی وضع سلطان اعظم کا راز و خفیہ رہنما کیم بعد دست چوسطیج آزمی مشکلات کی توفیر اور سہارا ہوا ہے
 کا نامہ لگا۔ قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ جرمنی سلطان اعظم کو نہ صرف متفقہ و روپ کی خواہشات کا مٹا کر کہنے اور روس کو آگے بڑھنے والی پانچویں
 تحریک کر رہے۔ بلکہ ایشیا کو چاک کر دینے کے لئے یونان و طرہ بند یونان میں مختلف نہایت کامیاب صلاحات اور اضافات کی اطلاع دے رہے
 ان اضافات کا معاہدہ نظر ہی میں روس سے مخالفت کرنا معلوم ہوتا ہے۔ زمانہ گیارہ کچھ تیسرے جرمن کو نیک لادوں اور دوستانہ مروتوں
 کی نسبت کہہ رہا ہے وہ جیسے برائے کائنات بفر ہو۔ لیکن وہ تیسرے صورت کو ترکی کی صلاحات اور مضبوطی کا بانی سبانی تبادلے میں سخت
 غلطی پر ہے۔ ان تمام ترقیوں اور ترکی کی حیات تازہ کی ترقی و روان عظیمہ کی ذات والا صفات ہیں۔ اور یہ اس کیو کا نفاذ ہوتا
 تیسرے جرمن اور دیگر ہر ملوانان سلطنت بظہر منہاء اور مدیرین کو چین۔ ایک شہر۔

تیسرے جہاں ایسی علانیہ طور پر اور اصرار کے ساتھ اختیار کیے کہ ترک ملک کہہ اور کچھ جرمنی دونوں ملکوں (ترکی اور روس) میں بکارت
 کر دینے کے لئے یہ سازشیں طے ہستقلال کے ساتھ کر رہے۔ روسی گورنمنٹ جرمنی کی اس زانوہ و روش پر نااض ہی نہیں ہے۔ بلکہ اپنی تمام
 کوششیں یہاں بھی نہیں چھوڑے۔ انجائیٹیویز کا نامہ لگا اور وہ راجوں روس کا بندہ گاہ سے لکھتا ہے کہ ہندو کشک میں روسی سپریمک صلاحات
 لے تیسرے سلطان اعظم کی سلامات کی خوشگفتار بہت سالہ حکومت میں ہوا ہے۔ اس ملک کا ہر ضلع ایک تیسرے تیسرے تیسرے تیسرے تیسرے تیسرے تیسرے
 تمام فرائض کو منتقل جالات کیے دیکھو۔ اس کی آخری طہی۔ کرل

اور عرض معروضات کو منظور اور ان دن بناؤ گئے تھے ظاہر کر دیا گیا ہے کہ روسی پڑھ جھاننا (ام آئی کو) سب اسٹپل سے رواد ہو گیا ہے جو دماغ باسنس کے قریب فرمایا حکام کا منتظر رہا۔ روس کی سرکاری جانتوں میں شہور ہے کہ اگر سلطان اعظم اذن شرعی حاصل کر لیں تو وہ یورپ باہم اتفاق کر کے پیش کریں تب تک کرنیسیہ انکار یا ضد کریں گے تو دماغ باسنس کو بھروسہ اسود کا مدعی فرماؤ آبنائے دارڈنیلز کو بھر دے گا اگر نری پڑھ نہ کر دیا۔

پس ظاہر ہے کہ اگر ترکی اور یونان کی نسبت فرض بھی کر لیا جائے کہ وہ یورپ کا کہنا ان میں گئے پھر بھی خود دل غلامی کے درمیان یہ سخت فائدہ مائل موجود ہیں جن کی وجہ سے کسی بات کا قرار پانا بہت ٹھن امر ہو گا۔ اور عثمان اس دن کے اتفاق کی نسبت سخت متذکر ہیں کہ اگر ترکوں اور یونانیوں کا کہنا ان میں بھی آسان بات نہیں ہے یونان کو گمنام ہے اور کچھ کھول کر لڑیکا متوجہ نہیں ملا رشاید ہی لئے وہ ابھی تک جنگی تیاریوں میں مصروف ہوا ٹیڈیٹرا اور دوسری طرف لوگوں کو یقین ہے کہ یونان تو صرف شہنی بگھا رہا ہے۔ اور ترکی واقعی اپنے پستعدہ اخبار سپیکر کا نام نہ کارہام بول کر کہتا ہے کہ ترکوں کے دل میں یہ بات خود بخود اٹھ رہی ہے کہ دوسری لڑائی ہونی چاہی ہے پھر لڑائی جس کا صرف ایک نتیجہ ہی ہے عام توقع ہے روس کو ساتھ لڑائی ہوگی مگر ترکوں کا اپنا اختیار ہوتا وہ مصر سے بحالہ کے لئے انگریزوں کے ساتھ جنگ کرنے کو ترجیح دیں گے۔ ترکی میں بگھٹان عام اور سخت مخالفت و عداوت پھیلی ہوئی ہے۔ ایسی کیفیت پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ اور اگر سلطان اعظم کا منصب خلافت جس کا اثر اب بہت تازہ ہو گیا ہے مصر باہر ہندوستان میں کوئی شکل برپا کرنے میں کامیاب ہو جائے تو ترک اس متوجہ سے فائدہ اٹھائیں گے نہیں کریں اگر اخبار ڈبلی کر لیا کہ کانامہ گاپرس سے تحریر کیا ہے کہ ایسا متوجہ قریب ترکوں کو قیصر جرمن کے عمل میں متوجہ ہوا ہے۔ (ان کا منشا مسئلہ مصر کو اٹھانا ہے مگر فرانس کے سفیر کیلیمو نہیں بلکہ سلطان اعظم کے اغراض کو مدنظر رکھ کر عیا ہے کہ بگھٹان ان زمین ہٹا کر لوگوں کے دخل کو بے جگہ حالی کرے۔

فرانس کے دارالوکلار میں شنبہ کے دن (۱۲ مئی) گورنٹ فرانس سے سوال کیا گیا تھا کہ مشرقی مسئلہ کے نتیجہ میں یورپ کے اتفاق اور فرانس و بحیثیت ہوا ایک ممبر اس اتفاق کے کیا فائدہ بخش کارروائی کی ہے سائینٹو رائو ڈو وزیر صیغہ خارجہ نے اتفاق یورپ کے خواہزادہ کی حسن کارگزاری کی تعریف میں طویل تقریر کے بیان کیا کہ اگرچہ اتفاق جنگ کو نہیں روک سکتا تاہم یہ روسی کی طفیل ہے کہ جنگ حالیکہ نہیں ہونے پائی اور اب بھی متفقہ یورپ غلبہ و فتح کے حق میں شکست کو تیلج کو نرم کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو کال یقین ہے کہ ترکی کو جب یورپ کی متفقہ خواہش سے سانبھ پڑا تو وہ اپنے لئے اندازہ مطالبوں کو ترک کر دیگی مگر میرے اس بیان کو کہیں شیعہ قبل کے خیالی پلاؤ نہ پکائے لگ جانا ترکوں کو نرمی کی طویل مائل کرنے میں بہت مشکلوں کا سامنا کرنا پڑے گا یہ بڑا مشکل کام ہے اس کو پورا کرنے میں بہت وقت صرف ہو گا۔ اور ممکن ہے اس تعین میں رجوعی اور شتاب کاری کے کئی متوجہ عمل بھی پڑ جائے۔ پس میں آپ صاحبان دمبرلن دارالوکلار سے اپنی گورنٹ کی امداد کرنے کی درخواست کرتا ہوں جو دوسری طاقتوں کے ساتھ مل کر امن قائم کرے گا تاہم نہایت ہی پیچیدہ اور نازک کام کو پورا کرنے میں اپنی تمام قوت صرف کر رہی ہیں یہ نتیجہ طویل ہو گا

پرس سے قسطنطنیہ کے آسمانوں کی تقریب کے ان آخری الفاظ سے جن سے آئندہ کہیے سخت خطرات کا اندیشہ ظاہر ہوتا ہے۔ سامعین پر بڑا گہرا اثر پڑا۔ امدادوں کی یہ یقین پیدا ہو گیا کہ گولڈاٹی ختم ہو گئی ہے۔ مگر شہر میں مصائب کی ہینڈا ابھی کھول رہی تھی۔ یارک جنرل کا خاص نامہ نگار جو ترکی نوبل کے ہمارے تھامس کے ہاؤس سے انکار کر رہا ہے کہ ترکوں نے یہ گرانڈیل جنگی تیاریاں محض جنگ پر امان کی کی تھیں۔ بلکہ اس وقت سے جب کہ صاف ظاہر ہو گیا تھا کہ یونانی ہرگز تقابلاً نہیں کر سکتے۔ بعد دینیہ اور قسطنطنیہ میں بارہویں بھیجی سے جنگی کیمپ کے متعلق ہر جان کے بعد بھی ملکی نے اور ساتھ ہزار سپاہی اپنی فوج میں بڑا دیئے۔ اور آج سالو نیلاس بیکر وول کوکس تک تمام شکر سپاہیوں کی وردی سے نیگنوں نظر آ رہی ہے۔ یعنی ملکی اؤنچ کا ایک سلسلہ دیدار ہر ریلے جن کی تعداد جب کہ سب میدان میں پہنچ جائیں گی۔ تین لاکھ مردان ہزار ہوگی۔ انکو علاوہ دو لاکھ سپاہی بڑے زمین بائبل تیار رکھے ہوئے ہیں کہ بشرط ضرورت فی الفور میدان میں پہنچ جائے۔ نامہ نگار موصوفہ کہتا ہے کہ یہ سب اجتماع اور تیاریاں پہلی جنگ کو جو ابھی ملٹی ہوئی ہے۔ بالکل بیکری میں دل اور دینا انکا صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے۔ یعنی ترکی اور یورپ میں پھر اپنا سکھ بٹھانے کی غرض سے۔ کالہ دین کھتی۔ اور وہ دل و پیر کی طرح پروا نہ کرے گی۔ جتنے کر اوسے یونان کو ادنیٰ پروا نہ کرے دیکھا ہے۔ اسکی لئے میں گزشتہ تیس برسوں میں اس کو زیادہ تر حالات اور یورپ میں کبھی دیکھیں نہیں آئی تھی۔ آئندہ اگر سلطان کی ذاتی آہن پسندی تمام ہم میں میں مدد ہو جائے تو تعجب نہیں۔ مگر نتیجتاً سے ہر روز مسلمانوں کی روز افزون پر جوشی اور لگن دشمنان کی تحریروں آ رہی ہیں جو وہ خلیفہ کو دل کے مطالبات کا حاکم دیا۔ جیسی کہ قبول کرے۔ روکو کیا ہو کر رہے ہیں

یہاں بگھانان کے بعض دورانیش جو نامہ نگارنگ ڈوننگ کو بڑے غور و فکر سے دیکھتے رہے ہیں۔ نتائج حالات کی مشیت میں سلطنت عثمانیہ کی غیر متزلزل حیات تازہ کی وجہ سے کل سہامی دینوں ایک عام اضطراب کا پیش بینی کیا۔ اندیشہ ظاہر کہ وہ ہیں۔ اور جمہور میں ہرگز نہ جو مشکلات حد پیش آ رہی ہیں۔ سادہ کو اسی عام جوش کا پیش خیمہ بناتے ہیں۔ قسطنطنیہ سے شہر نہ ٹوٹا۔ نامہ نگار رٹری کر رہا ہے کہ خواہ سلطان کی یہ محض یہاں ساری ہو کہ ہم رعایا کی پر جوشی کی وجہ سے۔ دول اور یورپ کی خوشنوں کو پوزیشن کو سکتے۔ اور خواہ وہ دینی اپنی رعیت کو خلائق منشاء کچھ نہ کر سکتے ہوں۔ جیسی صلہ کی یورپ چاہتا ہے۔ دیکھتے شکل اور نہایت خطرناک پیمبر گریں کے حادثات ہونے کا اندیشہ کے بنیہ علی بن چوکتی ٹائیک کے نامہ نگار شہید سلام بول کا بیان ہے سلطان کو حکم کو شہر ہے کہ بعض مدبرین اسلامی جماعت کو یہ حکم کر۔ اس رہے ہیں کہ سلطان مسلمانوں کے اغراض کی ٹھیک حفاظت نہیں کرتا۔ اسی لئے دول اور یورپ کی مسئلہ اور نرم تر طریقہ قبول کر کے اپنی پوزیشن میں خطر میں ڈالنا بہین چاہتے۔ بعد ہر ذیل واقعہ سے اگر وہ درست ہے مسلمانان سلطنت عثمانیہ کی دولی مذہب کی کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔

اعلیٰ حضرت عبداللہ بن ابی ابراہیم (۱۳۱۱ھ) کو اپنے مہرج سپاہیوں کو دیکھ کر کہنے لگے۔ کل تین دن کے ہسپتال میں شہر دیکھ کر جو خود میراج کے کہہ رہے ہیں۔ نمل ہونے پر تمام سپاہی کھڑے ہو گئے۔ مگر ایک سپاہی جو بہت ہی کمزور تھا۔ خوش ہر گر پڑا۔ جب تک سوار تھا کہ پھر بڑا کر دیا گیا۔ تو خلیفہ علیہ السلام نے اس کو قریب جا کر ارشاد فرمایا۔ تیری سب سے بڑی عیب یہ ہے کہ تیرے سپاہی نے جو اب دیکھا ہے خلیفہ علیہ السلام کی وارثی عمارت فتح و نصرت کے لئے حضرت فارشاد کیا ہے۔ یہ تمہاری ہوتی باعدہ کہ کچھ انچہ بیٹے مانگو۔ اس پر سپاہی نے اپنے زخمی ہاتھ دکھا کر کہنے لگو۔ حضرت

یہ مانتے اسلام کی شان قائم رکھنے میں ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہیں۔ اے میرے
بادشاہ بری انتخاب ہے کہ جس طرح سے حال کیا گیا ہے وہ میرے پاشا واپس نہ دینے پائین کا وہ کسی خالص عرب تو ہی اور خوش اسلامی
دیکھ کر ابرو نہ اٹھانے کا رویہ باریک رو ہو گیا۔ اور انھوں میں کٹھنڈا بنائے۔

وزیر مہتمم نے جو رپورٹ حضرت سلطان یونین پیش کی ہے اس سے بھی یورپ کی خواہشات پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ تین خطبات
پاشا صاحب عظمیٰ گزارش کئے ہیں کہ کل دولہ یورپ اسلام کی دشمن ہیں جو ٹکی کو مسلمانوں کو مار دے گا۔ کہیں سازشیں کر رہی ہیں حضور
مسلمہ آریٹا اور دیگر مخالفین یورپ کو مخاطبات کو کامیابی کے ساتھ مسترد فرما چکے ہیں۔ اس طرح تھیلے کے بارے میں ادوں کی
خواہشوں کی پروا نہ کی کہ اسے مستقل تصرف کیا جاوے۔ آخر میں وزیر مہتمم بصورت نامنظوری درخواست متفقہ غلط روئے
جانے کی ہمدعا کرتے ہیں۔

انگریزی اخبار کا نامہ نگار ان واقعات پر اپنی رائے ظاہر کرتا ہے کہ ممکن ہو کہ یہ سب بناوٹ ہو کر آثار و نشان اطمینان بخش نہیں
ہیں۔ پچھلے صفحہ امتیازات (ملاقات) کی مسخوفی پر پڑا زور دہر سہا تھا۔ اس ہفتہ ان کا کوئی نام نہیں آتا۔ اور کل لکھنا جیسے ملی کی بابت
ہی ہو رہی ہے۔ وہ لکھنا بعض اخبارات سے سختی کی جو زور دہی کے متعلق بحث کرتے ہوئے ٹکی کو متعلق علاقہ کے کئی اخبارات کے تھے
یہ ترس کے اخباریان ان کا ساتھ ہمدی کرتے ہیں مگر ساتھ ہی انھیں کٹھنڈا کو ملامت کہ جب میں مکہ و ترکوں کے ماضی قبضہ تھیلی پر کیوں
ایسا چلا جاتا ہوں؟ ٹھیکہ پہلے دی ہوئی چار ہجے کے ترکوں کو ایک اسٹج زمین نہیں دیکھائی چاہیے۔ وہی آج صبح (۲۰ مئی) سوال پوچھتا
ہے کہ اگر ترک تھیلی کو نہ چھڑیں تو ان کو کون دمان ہو گا؟ یہ پھر خود ہی جڑے تیار ہو کر اگر تمام قاتلین قتل ہو گئیں تو چھڑ دیں گے
اگر نہیں اختلافات ہوا تو وہ زمین چھوڑ دیں گے۔

دولہ یورپ کو بھی ایترالی بحث و مباحثہ میں گرفتار ہیں اور اوہ ترک ملی قبضہ کی تجاویز کو مل میں اس سے میں نوجوبی تبغیہ پھیل
ہی تھا۔ اب ملی مہتمم بھی کریا گیا ہے اور عیسائی عساکر کو پس آنے کی دعوت دیکر اطلاع کی ہے کہ اگر وہ جلدی اگر اپنی تعلیمات و رو
کرین گے تو ترکوں کو کاٹ دیں گے۔ یونانی وزیر مہتمم فصل کی مالیت کا اندازہ اٹھائی کر روز ٹریک (دینی ناوان جنگ کا وسیع پیمانہ)
لگا تھے۔ ٹکی کو فہم کرنے کی دہلی دے ہی وہی ہے۔ سچو پیمانہ دس بھی زیادہ ملی نکلتے معلوم ہوتے ہیں۔ ٹکی کو اس امر کا نتیجہ
ہے۔ (شاہی خودی یونانیوں کا اشارہ کہ وہاں ہو گا۔ دس ہزار یونانیوں میں ایک کتہا کہ چون دھو کرین۔ ایڈیٹر کے پیش نظر ٹکی کو جنگی ناوان
یونانیوں کی خطرات فراموشی خام طبعی۔ اور خطرات کی نکات کہ اس سے بڑھ کر کیا سو دھو گا۔ کہ جنگ کو سرپرست سبقتوں سے بھی
سیدھے نہیں ہوتے۔ اتفاق یورپ۔ بنیاد و مقدمہ نیو یا قاعدہ فوج۔ مجاہدین و قاعدہ مسلمانین و انٹرنیشنل فوجیوں پر ان کو سہارا
وہ سب ٹکڑے کر کے ثابت ہوتے ہیں جو اٹھاروں کے ماتھ میں چھ گئے۔ مگر ان کو اب تک اپنی فوج ظفر مچھ ۱۱ اور ۱۱ نا قابل فتح سو پرچوں
دہی ماز ہے۔ اور کپڑے ہیں کہ ہم کیوں ملک یا ملک کی جان جنگ دیں یا کیسے کی تکلیف یا خسارہ برداشت کریں مگر یہ بھی بعض واقعات
کی سنگین منتظر نے انکا انکسیر کھول دی ہیں وہ اپنی خفیہ ٹیم نے انھیں کی ہمارا کہ جو ان کی مصائب کا باعث ہوئی تھی سخت ٹیم

کر رہے ہیں۔

ایم یو ایلیا سابق مذہبِ عظم اپنے اخبار پر یامینِ سخن مذکور پر انعام لگا تا کہ اور اسے گزشتہ کوڑائی پر مجبور کیا نہج کے نظام کو برابری جنگ کو دورانِ بین رہا یا گزشتہ سنگلی سے ساخت و تاراج کیا مگر اور اس نے بقیہ سپاہیوں کے گزردہ مفرد بین میں ہیکر مرکون کو اعلان جنگ پر مجبور کیا۔ اور جب لڑائی شروع ہوئی تو اس کے کارندوں نے کسرٹ کو چٹ کر کے میدان جنگ کو چھو دکھا لی۔ اور راستہ میں وہ لوٹ مار کی جس کی دشمنوں سے بھی توختہ نہیں ہو سکتی تھی۔ تحصیل کی رعیت کو ان سے برابری کیا۔ اور دو سو کوس کی بہریت کے بعد کسیر بین سے ملکر لائیکر کو انہوں نے ہی تاراج کیا۔ گزشتہ پر دو لاکھ ادا جارتے کے جنہیں کے دفتر ضبط کر لے۔ مگر اس میں اس قدر بڑے بڑے مذہبی شامل ہیں کہ گزشتہ یہ کارکن کی جرات نہیں کر سکتی۔ اس خفیہ فہمِ سخن میں بد معاشی یا بد معاش اور معزز سے معزز شامل ہیں۔ ماسی نامہ نگار کی رے ہو کر یونانی بہریت یا نہ سپاہی نہیں۔ اور ہمارے سپاہی کے مطابق ادھ کر مر گز سپاہی نہیں کہا جاسکتا۔ سنا رہا گزشتہ انہوں نے کہ سر سے پاؤں تک بد بظہائی یونانی نو جمیں لہر کر چکی ہے۔ اور انہوں نے کئی قیامت کو سلطنت سپاہیوں کا ذاتی ہتھیار کچھ نہیں کر سکتا۔ نظام کا نام نہیں کسرٹ یا لکھل مفقود اور کل شبیں کے پرزے اور جوڑ میں۔ بریدان جنگ میں انہیں صرف تیس ہزار نو جو بچے تھے۔ حالانکہ اسی ہزار یونانی فوج میدان میں موجود تھی۔ ڈی ملی شلیکرات کا نامہ نگار جو کہ کوچ کے ساتھ تھا۔ اپنے ہمسفر کی زبانی جو یہ نائنون کہ ساتھ تو غیر کر تا ہے کہ جب ترک پندرہ سو گز کے فاصلہ پر آ جاتے تو یونانی اپنے مورچوں کو لکھنے لگ جاتے تھے۔ اور جب ترک بارہ سو گز کے فاصلہ پر پہنچ جاتے تو یونانی اپنی معمولی فوجی حکمت عملی پر کاربند ہو جاتے (یعنی رافزار اختیار کرتے)۔ اسٹریٹین ٹرن میوز کا نامہ نگار یونانیوں کی بباروری کی تعریف کرتا ہے۔ مگر اس کی کوئی وجہ نہیں بتا سکا۔ مرکون کو دیکھ کر اپنے مضبوط مورچوں کو چھوڑ کر کیون بیٹھ دیکھا جاتا رہے۔ تاہم گزشتہ کا خاص نامہ نگار کہتا ہے کہ اگر جنگ ملتوی ہے اور یونانی تھر تو پائیلی کے نہایت دشوار گذار مورچوں میں محفوظ ہیں مگر پھر بھی بلا وجہ ہر روز کوئی نہ کوئی رعیت پر ہی چڑھ کر ٹپتی ہے اور انہیں سپاہی بے تماشا بھاگتے ہوئے ہیں۔ یونان کی قیمتی سے آج جو معاون فوج وہ اپنے سپاہیوں کو بھی بدتر لکھے۔ طاہرین مجاہدین نے تو یہی مردکی جو یہ نائنون کو رت کھڑا کر دیا۔ نہ تو کسی شہر یا قصبہ میں داخل ہوتے تو فوراً شرباب کی بوتلوں اور بیسوں کو توڑ دیتے تاکہ کوئی مسلمان شیطان کو فوج اسے اور ان کو موند نہ لگائی۔ ان کی برخلات طاہرین مجاہدین ورجن کو دیکھنا جنگ دود کو کوس چن چکا ہے) جب کسی شہر میں جاتے تو ان کا پہلا کام شرباب خوری ہوتا تھا۔ زمین ٹٹھلنے۔ دنگل نہا کر نہ عورتوں کی عصمت بگاڑنے یا ساخت و تاراج کرنے میں انہوں نے کوئی کسر باقی اٹھا دیکھی۔ اور لڑائی کے دقت پاؤں سر پر رکھ کر دودھ چھو جاتے۔ ان جب کوئی مغرب نہ جاتا۔ اور دوبارہ آ جاز حبیب دودھ کو کوس میں ہلچل پھر کچھ ٹھون ٹھان کر دیتا۔ اتنا ہے جنگ پر گزشتہ یونان نے ان نیک جنون کو حقہ کثیر کر دیا۔ جہاں پر پہلکار لڑی کہ وہاں بھی یہاں سے جہاں لگی کسی جانت کو ملے جا لگے کہ کیا وہ فوراً برسرِ رخاں ہو گئی۔ اور جب تک سرکاری فوجی گولیوں سے تقریباً آئندہ ہلاک اور زخمی نہ ہونے جنہوں کو ترکوں کے ہاتھ سے ہوتے تھے۔ تیار کر کہو اور جہاں پر مٹین کا نام دیا۔ جہاں سے یو لوگ لڑائی سے مانع ہوتے تو یونان میں امن و امان نہ ہوتا۔ ان کا نہرطاشہ بری بلائی اور اندادہ کچھ نہ لگی کا بیٹا

اور نایب کا نڈر اعلیٰ عین پالینٹ کا ممبر دی قیامی تھا۔ ان لوگوں کی شہرت سے تنگ اگر جب ان کو ان کے اہم رومی وزیر نے پڑھنے پڑھانے کے لئے بلایا تو اس سے دوسرے کی کہ اب مجاہدین کی بہت اہم کو شریف (مجاہدین) تو اسے جواب دیا کہ میں اپنے اعلیٰ ان کے حکم کے لئے نہیں کر سکتا جیسے اس نے اصرار کیا تو مجھ سے پہلے سے شرف کیے۔ اور وزیر موصوف کی بخوبی مرست کر نیکو تیار ہو کر پورے اعلیٰ میں ممبر کو گروں سے اچھا اور مددیان آزادی کو اعلیٰ میں جنگی جہاز پر سوار کر کے یونان سے ان کی خلاصی کرائی۔

خواتین کے غیر لائیکر انہیں پیرس کے نامہ نگار کے حوالے سے جنگی تیاریوں اور ان کے کام کی نسبت سننے کی ضرورت تھی۔ یہ جنگی تیاریاں دولت عثمانیہ پر اپنے حملے جاری ہے اور جو جو جنگ یونان کی ضروریات سے مدد چاہتا ہے اس میں اس میں کئی شک نہیں رہنے دیتیں کہ اس کا ارادہ اس وقت تک اس جنگ سے علاوہ نہیں کرنے کا ہے اور حضرت سلطان نظام کی نسبت اس جنگ میں بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت مرزا نے مصر کو انگریزی قبضہ سے چھڑا کر اعلیٰ طور پر اپنے زیر اقتدار کرنے اور ان بلاد اسلامیہ عثمانیہ کو جو انکو قبضہ سے نکل کر یونان پر سلطنت کو ساتھ ملائے اور صرف زبانی ہی نہیں بلکہ عملاً حلیفہ المسلمین بن کر مہم عزم کر لیا ہے سلطان نظام کے اس منشور پر جب ہم جنگی پہلو سے نگاہ کرتے ہیں تو دنیا کے مشن ہر ان فن جنگی رائے یہ پاتے ہیں کہ وہ اپنا ارادہ پورا کرنے کیلئے پوری جنگی طاقت کو متحرک کریں۔ اور ان کی کامیابی میں شک نہیں۔ دوسرے پہلو سے کہ کیا یورپ اور ان کو اس کے دیکھا ہو یہ یقینی امر ہے کہ یورپ اور ان کو اپنے ارادہ کی تکمیل کی اجازت دینے کا کیونکہ نذرانے (انگلستان کی برادری کو فریب دینے کی امداد) اس کے مقابلے کے ہم کو ہر ایک چیز جو ہمارے سامنے آجائے قبضہ و تصرف کرنے کا حق حاصل ہو۔ کل دنیا کو ان پر زور نہ خاطر کو ملے۔ دنیا میں جنگی و افکار و معاملات جنگ ایسا نہیں ہے جس کا انگلستان کے تنہا دولت عثمانیہ سے جنگ کرنے کی صورت میں منکر اور ذلیل ہونے میں شک ہو یہ کسی کو پوشیدہ ہے کہ انگلستان کو اپنی پاشاکی غیر قواعد ان فوج ملک کو سینٹ جارج کے گھوڑے (یعنی جھینٹے) ہونے طوائی پونڈ (ن) کی مدد کو نہیں ہندم کر سکا یہ جاوید عثمانیہ افسروں اور سپاہیوں پر جو اپنی توفیق و جمعیت پر دل و جان خوشامدین میں مگر نہیں چل سکتا باقی رہا انگلستان۔ یہی صورت میں اس کو اپنے تحت خطرات حادث ہو جائیں گے۔ اور جو کل دنیا کے اجتماع سے بڑھ کر خطرناک امر ہے وہ دینی جنگ کا شروع ہونا ہی ہے۔ اگر یہ شروع ہو جائے اور جنگ کا تدارک پانچ یا چھ کروڑ مسلمانان ہند کی پہنچ جائے جس کی پہنچ یقینی زمرہ نہیں اخبار نویس نے یہاں پہنچ کر ان کی شہرت کر دی ہے۔ بغرض حال اگر ایسا ہو بھی جائے مسلمانان ہند ان کی انتہائی حد تک پہنچ کر ہندوستان کے مقابلے کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو کیا ان کا اجتماع پانچ چھ کروڑ بیرون کے رابطے سے کیا وہ دھمکے رکھ سکتا ہے؟ اور ٹیریکل (اور جس کا روئے شکل ہے۔ تو اس وقت انگلستان کی اس کے گاہے ہیں نہ صرف مصر کے اس کا قبضہ اور شعلے کے بلکہ عربیہ تلم مقدسہات مدیہ سے بھی اور اس کا عرب دو ایک دنیہ سے رائل ہو جائے گا تنقہ مختصر دولت عثمانیہ کی اہم جنگی استعدادات کی جن کو اس نے باوجود یونان کے ساتھ لڑائی ختم ہو جانے کے جاری رکھا ہے یہ مقتول تفسیر ہے۔

ہے جو یہاں لگتی ہے۔ سلام

اختیار شریف روڈ کا نامہ نگار واپس سے کہتا ہے کہ کل اہمادی دنیا (جس کو شایہ ہندوستان کو مسلمان دشمنی ہوں) کی فتنہ مکت

شفیق ہو کر عیسائیوں کو نسبت نابوکرو دیں گے۔ اخبار کو کوئی رائے میں عسکر عثمانی کی تازہ فتحیابی نے مسلمانوں کو مبہوت کیا۔ بہت مدد دی ہے لیکن اس سے پہلے بھی مسلمان غافل نہیں تھے۔ راؤ کی تعداد اور پورے جنگی طاقت میں ہر وقت کچھ کچھ اضافہ ہوتا ہی رہتا تھا۔ کچھ کچھ جس سے یوں بین افریقہ کے وسط میں تین عظیم الشان اسلامی سلطنتیں قائم ہو گئی ہیں۔ ہمدی کی سلطنت سوڈان میں (شرقی سوڈان) میں سنوسی کا حکم و طر ابل الغرب کو نواح میں۔ اور بلخ (علاؤ میریاشا سابق مصری گورنر) میں ایک ملک جمیل چالو کے ارد گرد۔ ان تینوں سلطنتوں کے درمیان فرقہ میں سلام و برکت تمام پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ بلخ کا دارالخلافہ کو کا میں ہے۔ اور اس کا زیریابی قتلہ ارتداد عاتج خط استوا کو دیسی توہوں پر ہے۔ اور اس کو بایں کل حکاک ٹھہرے میں اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔ پہلی دولت ملکوں کا اقتدار ریاست واکالائی (جس کا بادشاہ سدر عایا میں چاہے برس ہوئے مسلمان ہو گیا تھا۔ یہ سوڈان کے جنوب میں واقع ہے) سے دیکر دارو نمیک بالاسیقلان قائم ہو چکا ہے۔ اور شیخ سنوسی کے جانشین امام جنوب میں سوڈین کا اثر ماکا لجزائر وغیرہ میں بڑھ گیا۔ کمال میں نے کیا کر گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ سنوسی مسلمانوں کو عیسائیوں کو برخلافت علانیہ نہ کر سکتے تھے۔ مگر وہ مسلمانوں کا عیسائیوں کے ماتحت رہنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اور اب ان کے دوسرے مسلمانوں کو جو فرانس کو ماتحت ہیں۔ اور بلخ یعنی ماکاٹھ سے نکل کر دارالاسلام (حاکم سلیم) میں چلے جانے کی دعوت کرتے رہتے ہیں۔

عسکر عثمانی کی فتح سے دارالخلافہ عثمانیہ کو بے نصیب رہا۔ محنت مار کو ایک اور دنیا سے بیکز بختانک اور کلکھ سے بیکر بیکشور ملی اور تین جیس چالو کو قریب بہت بڑا فخر ایک تمام مسلمانوں میں جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور مسلمانوں کو خاندان عثمانی کی مدد و طاقت کا خیال ہو گیا ہے کہ اس میں شریعت کی ایک نوجو ہر سال اجمالی سے پیش کیا جائے اور انعام و اکرام پانچا کا عادی ہو رہے تھے۔ یہ سوا کا کرڈ کہ یہ دوسری بھی سلطنت کی تقویت پر چرچ ہو۔ پہلے ٹریمپلی (طرابلس الغرب) میں تونس۔ الجزائر اور مراکش اور مصر کے مسلمانوں میں بھی سلطنت علیہ کی معاونت کرنے کو بیٹہ زبردست شریک شریک ہو گئی ہے۔

الغرض اخبار و تذکرہ طرے جسے ہر وقت گن کر جن کو وہ بیداری اسلام کی ذمہ داری میں پیش کرتا ہے۔ عیسائیوں کو مندرجہ نصیبیت کے دیا کو اپنی تہمتیں اس میں پندہ دی دھروہی نئی نوع انسان کا ہی ثبوت نہیں دیتا بلکہ ظاہر کر رہا ہے کہ تعصب مذہبی کے مرض نامہ جاذبہ نقطہ اشکوار اور بنیادیں شریعت کی مخالفت نہیں ہیں۔ اور وہی عیسائیوں کو مسلمانوں کے برخلافت بھگانے میں مشاق نہیں بلکہ کل عیسائی اخبار نویسین کی یہ کیفیت ہے اور ان کا عاقبت نامہ شریعت و سخت اندیشہ ہو کر ہر وقت یہ باتیں سناتے رہتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں مسلمانوں کو آپس میں ہمارا کہہ رہے ہیں۔ اگر ان کو بے عزت بلایت عطا کر دے تو دوسری بات ہو

پیرس کا اخبار لاطعان ٹریمپلی کہتا ہے کہ جب یہ علما حضرت سلطان عبدالحمید خان تخت خلافت پر زور افروز ہوئے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی جیت کو بھی کرنے میں سامی ہیں۔ ملواری وین ویشیا اور ترقی کے کل مسلمانوں اور ان کو مسلمانوں کے رابطہ و اتحاد قائم ہو گیا ہے۔ اس وقت حضور مروج کو درمیان مسلمانوں کے پیشوا و متفرقین اور علما موجود ہیں۔ ان میں مراکو ترکستان ہندوستان کو اندر سے بھی ہیں۔ اور جماعت مذکور اپنے جو وطنی کو یہ بین شریعت کو انے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ کہ وہ اس علیہ کل کو

زمین کی حالتوں کو زبردست اور مضبوط ہے۔ مسلمان میرٹ کام نہ کرنا نظر میں نہ آوے گا تو اردی و لانا بلکی بی بی عظمت ہنگی پچھلے دنوں حضرت جلالہ صاحب فرمایا کہ مسلمانوں کی جہیں ہن کل آباد دنیا کو مسلمانوں کو ناب موجود ہو

اس کے بعد وہ غرض و غلطی اور دنیا و دوسرے مسلمان کے مذہبی اقتدار کی مقبولی کا اہتمام لالہ کو سکے عیسائی عالم دول پڑا۔ کو لاسٹ کرتا ہے کہ انہوں نے اس پانچا دارا و دنیام ان دامن عالم کے مدنی اخبار کے کی نصیحت کو قبول کر کے کتا بتلا ہی میں مسلمانوں کی ایسی تحریک کو کیوں نہ رکھیا۔ اور شروع میں ہی تشریف لے کر ملک کو متحرک کر کے سلطان کو ان کو ماننے پر کہیں نہ مجبور کیا کہ کچ وہ اس طرح معیشت خارج زبردستوں کی گفتگو کر کے پنا سکا اور زیادہ اسلامی دنیا پر نہ بھلا سکتے۔

(۱۷) فصل ہفتم

سرحدوں کو بہت دیر ہو۔ ہم تاریخ میں مری و دہلی کی جھگڑا آخری مرتبہ لاریہ سے روانہ ہوئے۔ میں اس آئندے کے سات ہجروانہ ہو جاؤ گا سا ہے پانچ بجے میاں ہوا۔ لیکن اسباب نہ ہو اور ان چھوٹے چھوٹے معاملات کو نہ لڑا میں جو ہمیشہ عین روانگی کے وقت رات کو تو ہین۔ آئی دیر ہوگی کہ ہم سا ہے بوجھ سے پہلے نہ روانہ ہرے کہ ہم تیار ہوئے تو ہمارے اسکو رکھ کر چار دن سوار بھی نہ آئے تھے جن کو روک دینا شکل تماش کے جمع کر کے اس طرح سے اطمینان ہوا تو اب اپنے گھوڑا زخما سے الوداعی صاحب سلامت کرنا باقی رہتا تھا میرا اور ان کو کٹاں سے ہم ان کو نصحت ہوا تھے۔ میرا گھوڑا اور بیلڈن پیرل ہمیں رخصت کرتے آئے اور ہائیٹ پٹاک ہوئے۔ میرا گھوڑا اور بیلڈن سوار الوداع ہوتے آئے۔ ان انگریز نامہ نگاروں سے جو ترکی زبان کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا عرض طبع اور شریف انسانوں کا دستیاب ہونا آسان نہیں بغیر ماکین ایک ہی قوم کے نہ میں ایسی جلدی مرث و منہ سے پیدا ہو جاتی ہو کہ آئے دیکھ کر بلاشبہ حیرت ہوتی ہے۔ ہم اپنے دوستوں سے بلایا انھوں نے تاشف کے ساتھ جلا ہونے میں گزرتا تھا و شیش کا مشا، کچھ دھرم ہمارے ساتھ جا چکا تھا۔ اور اسی لیے غائب وہ سہرہ کو آئے تھے مگر کہا لارڈ جی غم سے جھلکے غلط کر کے پر ہوا۔ اور بنا بریں ہمیں نہ ملے۔

چلتے چاتے پرنے دن گئے۔ ہماری جہالت اپنے شغل تھی۔ انیس ہین رعدو باب اصل کے چار سوار اور دینے کے کار آمد ہوا۔ حکم پر لیس ایسا۔ ایک ادا بھی ساتھ تھا جس پر لاساب تھا بظاہر وہ نہایت سادہ اور بوسیدہ سا نظر آتا تھا مگر ساری نعمت اس نے بغیر ہن طرحی حال کے کہیں میں حرا تبیین کہ کوئی رو میں نہی گاڑی بھی اور ہر شکل سلامت تھی یا کم از کم ایسی تھی

خدمت نہ دے سکتی۔

وادئی ٹیمپے کے چار گھنٹوں کے بعد صوبہ کے بعد جس میں گری و بہت تکلیف ہوئی ہم دونوں کو موقع آیا یا جیج ولوی کے وادئی ٹیمپے کے وادئی پر پہنچے وہاں کی باشندے ہمیں پھر دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور ہمارا لشکر یہ اداوکیا کہ ہننے شیر سے درخوست کے ڈاکوؤں اور انکی حفاظت کو کیے نظام فوج کا دستہ وہاں بھیجا گیا۔ یا بے ہم ساتھ تین مجبور وادئی سے خوبصورت وادئی میں سفر کر کے ٹرک کے چاندان کو بھیجیں نہیں دریا پہنچی اس کو راجا جاتی ہے۔ دریا کا دھارا تھیں کی کے میدان ہی اتسا کہ سرنگام اور عودی چاندون کے بچوں بیچ وادئی میں داخل ہوتا ہے یہاں بہت تیزی اور جوش کو ساتھ بہتا ہے۔ اولوں کی دونوں طرف پہاڑ مینا کی طرح بادلوں تک چل گئے مین۔ دونوں کناروں پر درختوں کی خوشنما تھا تین کہری ہیں اور جگہ جگہ سرسبز مرغزار ہیں منظر کی بکری کو دور کر کے اوسکی دلفریبی کو ٹر پار ہی مین۔

امیلا کی تحصیل امیلا کی سے اگر وادئی میں آبادی زیادہ نہیں ہے اس صلح کا سب سے بڑا شہر ہے۔ دنیا میں اس کے بہت سے شہر ایسے محض دنیا یا دلفریب مروجہ پر مدلل ہیں۔ وہ وادئی ٹیمپے کی دہلیز یعنی جنوبی جانب کی چٹانی پہاڑ کے مین چوٹی کے قریب ایک چھوٹی سی سطح پر جو آسمان کو مایوس کر رہی ہے۔ آباد ہے ہفتہا دیات کی عربین اور پڑھو جگہ کہ اون کو ترک فوج کی خوش اطاری کی طرف سے اطمینان نہ ہو گیا مین پناہ گزین رہتے ہیں۔ یہیں ایسے دلچسپ اور دلفریب شہر کو نہ دیکھ سکتا کہ ہفتہا فوس باؤت تنگ ہو رہا تھا۔ اور ابھی بہت فاصلہ طر کرنا باقی تھا۔ فوجی سر کے کی طرف وادئی ٹیمپے زیادہ نرنگ ہو گئی ہے۔ اور وہاں اس کا منظر بھی نسبتاً بہت لطیف اور خوشنما ہو گیا ہے۔ درہ کی چوٹی سے دریا کا نظارہ عجیب و کوش دکھائی دیتا ہے جو تھیں مین ایک جمیل بنانا ہوا ہے۔ یہ جمیل چاروں طرف سے کمال سرسبز مرغزاروں اور صنوبر کے درختوں کی گھری ہوئی ہے اور اس کا منظر وہ ہر مہنگت کی جمیل طرح درخشاں و فرحت بخش اور گونا گوں ہر ملک اون پر یہ فرقت رکھتا ہے کہ یہاں کا منظر عموماً شگاف اور بے ابر ملو صاف و باغبار ہوتا ہے۔

ہم پہنچی اس کیل پر سڑک پر پہنچے جو کہ قریب پہونچے وہاں دی اور بھی نرنگ ہو گئی ہے۔ اور سرسبز و فرحت بخش مرغزار کا سلسلہ و دریا چلا گیا ہے۔ اپنے بڑا بارویشی اور بھٹیوں پر رہی تھیں۔ اور کئی کھیت چنگل کے قریب کھٹے ہوئے۔ کوٹھکتے دیکھ کر اسان حجاز ہو گئے۔ یہاں ایک ترک سپاہی دیہاتوں کو لیکر ایک کو آہستہ آہستہ ہمارے اوپر لی گئی ہوئی برائے نام ہست کر رہو مگر گھوڑے اور بہت سے بالکل تھیں گزرتے تھے۔ گھاٹیوں کا تو کیا کہے۔ ہر نہایت چالاک اور چھپتے پناہ پاسا فریتے ہوتے تھے کہ ایک دوسرے دوسرے ڈھیر تک چلا گئیں مارتے جانے سے دریا کو جو نہایت تیزی اور جوش و خروش سے بھید تھا چلا کر سکتے تھے۔

یونانی دھانیوں نے جو عثمانیہ سپاہیوں سے جبرگت نظر آتے تھے ہمیں تباہ کارستانی میں ہمیں باسانی لٹتی بلوائے گی یہ گائون دھیکے جنوبی کنارے پر اور دھیکوں کی مسافت پر آگے تھلا دیا۔ پلاٹا مونا کی شکر لیں پس سے گزرتی ہے جو اب ٹوٹا ہوا تھا۔ چلا

اسی شرک کر رہے ہیں جو دو ایک گھٹنوں کی مسافت پر شمال مشرق کی طرف تھا۔ یہ ساحلی شرک پر پہلا ترک تھیں۔ سائیسسی کو پلانٹا براہ سمنہ دریائے میل جو۔ اس ہتہ در ہتہ جی اس کے ومانیتہ گذر کر اوپر چلنا پڑتا ہے۔

سائیسسی کی شرک بہت بڑی حالت میں تھی۔ اکثر گھلے اور ایک چلنے تیرنے

ایک خوبصورت یونانی وٹوئیرہ { محال تھا۔ شرک کی حالت یہ صاف واضح ہو رہا تھا کہ یونانیوں نے

پہاڑی کے وقت عداوت سے جاسا توڑ دیا تھا۔ یہ علاقہ نہایت زرخیز تھا۔ ہم کبھی بہت بار وٹوئیرہات کی پاس ہو گئے۔ یہ جن کو سب

بائندہ سے اپنی پسند میں موجود تھے۔ وہ ترکی ٹوپی والوں کی جاعت کو اتنا دیکھ کر غما کر کہ اس کی اسطرت ہو جائے۔ مگر وٹوئیرہ سب

معمول ایسی باادب و تعین نہ۔ اون کو مردوں یا ساقوت تھا۔ اون میں سے اکثر زمین دیکھ کر دھن سے اون کو ہٹائی ہوئی نظر آتا تھا۔

اپنے دروازوں یا شرک پر کھڑی ہو جاتیں۔ شرک کو اوپر ایک بہت میں ایک خوشنماکان کھڑا تھا۔ ایک نہایت ہی خوبصورت

یونانی لڑکی اندر سے نکل کر اس کے دروازہ پر کھڑی ہو گئی۔ اور بطور نشان سلام خوش آمدید ہماری طرف دھال دہائی رہی۔ کل

تھیں میں ہتے صرف یہی ایک خوبصورت عورت دیکھی۔ مگر ہمیں جلد ہی اس کی شریعت ہو گئی تھی۔ ہم اس سے بات چیت کرنے

کو پہلے نہیں کر سکے۔ ہمارے پاس کوئی ایڈمرل گذرے جو قبول رد و فیک سپاہی ہو چکے تھے۔ ان میں ایک ایسا خوبصورت اور عیلا ہوا

تہا کہ میں نے ویسا خوبصورت اور کسی یونانی کو نہ دیکھا۔ وہ ٹوپی کو زخمی آن ہاں سے سر پر ڈالے خوب کڑا ہوا پاس ہو گئے۔

میرے ترک افکار کو تشاہیر اس کی اگر پسند نہ آئی ہو۔ مگر میں اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ بار وٹوئیرہ نے ایک یونانی کو سپاہ دیکھا۔

اندر ہمارے تہا اور جس کی شکل میں مسلم ہوا تھا کہ وہ لڑکھا اور لڑنے پر تیار ہے۔

دیہات اور جنگل میں بڑا فراطح وین کو دیکھ کر وقت بگا اور بڑا بہت ناگ بھون چڑھا ہے۔ یہ ناپاک جانور دیکھ کر بھلا ہوا

مسلمان کو نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ آغاز محابہ کے وقت سے ہمارے متین و فاعل مزاج لغزش کو کبھی پہلے اس طرح اپنی پیشانی پر بل

ہمیں چلنے دیا تھا۔ مگر نہ کبھی ایسا جو حملہ ہوا تھا۔ نفرت و تنفر ظاہر کرنے کو لیے اس طرح کی حرکتیں نہ کیں۔ کبھی ناگ بھون

چڑھانا کبھی تھوکنے اور کبھی گھانسنے اور کبھی گویا ان غلیظ جانوروں کی بو کو دماغ سے خارج کر کے لپٹے تاک صاف کرنے لگ جاتا تھا

کو دیکھ کر خاص دل لگی ہوا گئی۔ راستہ میں جو بھی آدمی کو کیسٹر خنزیر نظر آتا۔ وہ خود بخود ڈھونڈ کر اس کی اسطرت توجہ کو کرتا اور

ہرے سڑ کو دیکھ کر دھونڈ کر ہتھیار کی کیفیت اور سر نوٹاری ہو جاتی۔ یہ دیکھ کر ایسے ہتھیار سے لٹ جاتا اور ایسا بھی بظاہر نشین کر

خوب مزہ لیتا تھا۔ علیٰ مذہب کھنڈر اللہ ہی تھا۔ اگرچہ وہ سڑ کو پسند نہیں کرتا تھا۔ لیکن بھوک رہنے کی بجائے بلا مال اور کلاؤٹ کھا

جاتا۔ خود تک میرے خیال میں بھوک ہو کر جاننا قبول کرتا۔ اگر اس ناپاک چیز کو کسی ہاتھ نہ لگاتا

بہشتنگانِ عیسیٰ { زراعیسی (چاکسی) ہم پونے آٹھ بجے ہوئے۔ اور سنت خنام ٹر پھل تھی شہر کو مبرور سے

بھر پور تھا۔ جو ہمارے گروہ میں تھے۔ مگر مقامی حکام کا کہیں نہ تھا۔ میں نے دنیا

کیا کیا۔ یہاں کوئی یونانی حکم ہے؟ جواب بلا نہیں۔ اسے حکام ایک ترک ہو۔ جو ایک گھنٹہ کے فاصلہ پر وادی کو بالائی حصہ میں رہتا ہے

مین نے کہا پتا مونا جاؤ کیلئے ہمیں ابھی ایک کشتی چاہیئے۔ روٹوں بسا اور رولوں کو اداں یونا نایون کی کثرت تعداد سے جو ہمارے گھوڑوں کے گرد جمع ہو گئے کسیندر رز دوسا بدلا ہو گیا۔ ایتدیا جو یونانی جانشانہ کشتی ہمیں پیپائے کو ساحل میں مصروف ہو گیا ہم ایک کھلو تھوہہ خانہ میں چلے گئے اور وہاں روٹی تھوہہ اور کچھ شراب پی۔ تمام ہاشٹ سے تھوہہ خانہ میں مٹائے اور ہمارے گرد گرد بیٹھ کر ہمیں طرح سے گھبراہٹ کر گویا ہم انکی نگاہوں میں عجیب غریب طاقت جانو تھوہہ

آخر مینا دیرین نے کشتی ہمیں پیپا منظر کر لیا۔ رات سخت تاریک تھی گھاٹ ایک کشتی پر پہنچا یا چاروں جوان راتوں نے جن کا باپ وہاں آباد ہو گیا تھا خود بخود بلا درخواست ہمارا لاسا کشتی تک پہنچا دیا پھر روٹوں بسا اور اپنے فداکار رول سے تھری صاحب سلامت کے جو ابتداء سے ہمارے ساتھ رہتے ہم کشتی پر سوار ہو گئے۔ روٹوں نے پتا مانا ہمارے ساتھ کشتی پر جانا چاہا۔ اسے خیال تھا کہ اوہم ہاشاک ہدایت کو مطابق کم از کم ہمیں دوسری نوکی چونکی تک بغیرت پہنچا دینا اور سپر واجب ہو گریں گے سواروں کو اس کا ذن میں جہان یونانی کثرت آباوتے اور وہ ترکوں کے کوئی ہیرو دست تھوہہ آوتے ایسا جھوڑا مناشہ بھجا۔ اسی جگہ دونوں میں جو کسی فریق کا زیادتی پر ایل وانا وہ ہو جانا بعید از قیاس نہ تھا بنا برین مینے روٹوں کو ساتھ ہی بلا منظر کر لیا اور اسے نصیحت کی کہ اگر گھوڑے اس قدر مسافت طو کر سکیں تو وہ رات کا دن میں نہ ٹھہرے بلکہ کشتیوں کو جہان ایک رات کی دستہ مارو تھوہہ بڑے جگے تھوہہ بک بڑا خوش نصیب تھا کہ ہمارے ساتھ نہ آیا کیونکہ ترکی فوجی اسے نہ سونے کی وجہ سے وہ جائے اسیریت نہ گئے تھوہہ بعین ہمنے شن لیا کہ وہ اسی رات پہل کر گیا۔ اور طرح ہرگز سے محفوظ رہا۔

مکنتی خاصی جہاست کی تھی اور چون سے چلائی جاتی ہی مین نے اسی پر پتا مانا جانا کا غور کر کے **جہاز پرات** کشتی والوں کو اسے خفی الاسکان تیز چلائے جانے کی تاکید کی مگر اوہوں نے کہا کہ ہم نہیں ایک جھوٹے سو و دستوں باو بانی جہاز پر پہنچا کر وہیں بٹ جائیں گے مین نے انکو اس عزم سے روکتو کہ بہت کوشش کی لیکن جہاز پھر بھی ایک آخری باطل نہیں۔ اور ہم دو تین گھنٹوں میں یہ آسانی فریضہ طے کر میں گے۔ ایتدیا نے کہا۔ یہ بالکل ناگہن ہو سکتا تھا ہے۔ اور ہمیں بالظہر جہاز پر جانا چاہیئے۔ رات کی تاکید اور یونانی ملاحوں سے گفتگو نہ کر کے مین بالکل بے بس تھا اور مجموعہ جہاز پر سوار ہو گیا ہمیں بعد میں جہتدہ مصوبتیں اور تکلفین پیش آئیں وہ سب ہی غلطی کا نتیجہ تھیں۔ ایتدیا کی نسبت ہمیں بعد میں معلوم ہوا کہ وہ جو سفر کا عادی نہ تھا اور کندر سے بہت ڈرتا تھا بنا برین اس کو ایک چھوٹی سی کشتی پر جہاز کو کوڑا کیا وہ نزع و دی۔

اہل جہاز کی نسبت مجموعہ مین تقریباً یقینی علم ہو گیا کہ وہ چلو گزنا کرنے کی سازش میں شامل ہو جب ہم غرضی پہنچے اور نصحت مین کسی یونانی جنگی جہاد کا نام نہ نشان نہ دکھائی دیتا تھا مگر غائباً حاضر تھوہہ سال کے کنہ کنہ قویہ ترین یونانی جہازات کو ہمدی نہ درانگی کی خبر پہنچاؤ کیلئے بھیج دیئے اور اہل طلع کا وہ نتیجہ ہوا جو آگے مذکور ہے جہاز کے بادبان کھل دیئے گئے مگر ہلاکت نہ تھوہہ تھوہہ کہ جہاز کو یہ مقول حرکت کر اسکا ایتدیا نے تو حکم ہمارے پیواٹے سیدھے بتے جہاز سے اور ہم نہیں

جس نسبت میں تھوڑا سی طرح کپڑوں میں لیٹ گئی مین اور ایتس دوش بدوش اور لٹیا ہمارے تھوڑی سی طرف لیٹا بھی یونانی
 ملا حون پر پورا اعتبار نہ تھا مینا درین ہنر اپنے پستولوں کو نکال کر پاس رکھ دیا کہ ضرورت کی وقت اون ہنر کا کام لیا جاسکے
 ایتس نے جاگتو رہنے کا وعدہ کیا مگر وہ اور ایتس جلد خوب میٹھی غنیمت سرگئے جس پر بھی بیکار کام نہ پڑا۔ مین بھی اڑکھو رنگ جاتا
 اور کبھی آنکھیں کھول لیتا تمام رات جاز چلتا رہا۔ پانی کی بکری نہ خاص تیر تعین مگر ہوا بہت کم تھی، مادی رات کو بدست سردی پھیلنے
 لگ گئی جس کو بچھڑنے سونے دیا جب صبح ہوئی تو سبے کھ شکر پڑا مگر بکیتھد روشنی تیز ہوئی تو مین یہ دیکھ کر ہکا بھکا گیا کہ
 گو ہم چھ میل کا فاصلہ طے کر گئے مین مگر مین ابھی کم دیش نہ ایتسی کے ہی سلسلے اور کہ پاتا مونا اور اس کا سبب کچھ قلعہ جس پر
 پندرہ دن ہوئے یونانیوں نے فصول کو رو اسی کی تھی چنانچہ کے دماغ کی طرف سونے اچھی لٹھیل کے خاصہ پر ہے مین نے ایتس کو
 جگا کر کہا کہ سن سب سب کو کہ ہم اس کشتی پر چڑھ جائے کچھ نہ بھی چلی آتی ہے سوار ہو جائیں اور اس کو کھینچو ہونے پلا مونا جا پھر مین
 مگر ایتس نے اس نچوڑ کو نظر نہ کر دیا مین شایاں اس کی مخالفت کی پر اور نہ کہ اگر سب دیکھ کر کشتی پر ہم مینوں کو سوار
 ہو سکتے ہیں مگر اسباب کچھ کی ایتسین مجھ نہیں تو سبھی یہ ارادہ ترک کر دیا یونانی ملا حون نو دو چنے نکال کر نظارہ حصار کو ادھر بھی
 چلانے کی کوشش شروع کر دی اس پر بھی جب حصار کی رفتار مین کوئی فرق دکھائی نہ دیا تو ایک چو مین نے خود پکڑ کھینچنا شروع
 کر دیا اور اس طرح پانچ گھنٹوں کی محنت و کوشش سے ہم پلا مونا کے خاصہ تیر پب پہنچ گئے اور وہ صرف دوڑائی میل
 کے فاصلہ پر رہ گیا۔

اس وقت مین جو کمال تھا کہ جہاز کے یونانی ناصیلے کہا مین نے دو بجی جہاز ساحل کے برابر ایتسی کو جلاؤ دیکھو مین نے
 نہایت غور سے اُدھر دیکھا مگر کوئی جہاز دکھائی نہ دیا۔ لیکن ایک گھنٹہ بعد صبح تین بجی جہاز نمودار ہو گئے جن میں خود سب سے پہلے
 جہاز کی طرف چلے آئے تھو۔ یونانی ملا حون نے کہا یہ طالین جہاز مین یونانی نہیں یہ مین ہم کو دیکھنے کیسے لگا گیا تاکہ ہم کشتی پر سوار ہو کر
 جائز ہو جائیں لیکن ان کا یہ اندیشہ غلط تھا مین جہاز دن مین ایک تاریک کشتی تھی اور بیحد ظاہر ہے کہ ان کشتیوں کی رفتار سب سے
 تیز ہوتی ہے۔ وہ دم سے دو میل تو زیادہ فاصلہ پڑ گئے اور اگر ہم کشتی پر جا گئے کی کوشش بھی کہتے تو ان کو نہیں بچ سکتے تھے۔
 مزید یہ ان وہ مین گذشتہ کرنے کا کوئی شہق نہ کھڑے تھے اور ہم ساحل کے کنارہ کنارہ سفر کرنے کا کال اختیار نہ کھڑے تھے ہم غرضاً
 اشخاص تھوڑے سی طرح حیات کو ضابطہ لگائی حیات و زمین مین کی تھی علاوہ برین تب ساحل کے جری محاصرہ کا اعلان نہیں ہوا تھا

یونانی جہاز احاطہ کیلئے مین
 جنگ جہاز سرعت بڑھ رہی تھی سٹاپ کیا نہ ہو سکا اگلے جانے جو
 ایک پرانی نقطے کا ٹراگٹ ہو تھا ہمارے جہاز کو کھڑا ہوجانے اور بادلوں
 کو بچا کر دینے کا حکم دیا ہمارے جہاز کے ناصیلے اس حکم کی غور تمیل کر دی جب یہ رگن بوٹ کی کشتی ان کو ہم سب کو اور سبھی کے حکم
 دیکر ہمارے لیجاؤ کیلئے دو کشتیوں مسلح ملا حون سے بھر کر ہمارے جہاز کے پاس بھیج دیں مینو مانے انکار کے کشتیاں کو زمین
 کہا ہم غیر مصداقہ مین اور براہ سالو دیکھا انگشتاں کو جہاز مین اور مین اپنے سفر کو جاری رکھو کا پورا پورا انتہائی حال تھی

ہمیں خرقہ و سبیل جلہ و ان پٹوینا لازمی ہے۔ اگر آپ ہمیں پلاٹا مونا یا سا لویکا بھجوا دیں تو بہت مہربانی ہوگی۔ پاکستان کو گندہ و
نے افسوس ظاہر کیا کہ عمار کی وجہ سے وہ ہمیں ان دونوں مقامات میں سے کہیں نہیں پہنچا سکتا۔ پھر بطور مشورہ دوستا کہہ گا کہ دو لو
جانا چاہیے تو سب سے بہتر ہو گا۔ وہاں ہمیں طرح کی ٹیبلٹیں مل گئے۔ اور ہم وہاں میں سے کسی پر سوار ہو کر جدھر چاہیں جا سکیں گے۔
اگر ہم چاہیں تو وہ جہاز بھی اس پر ہمیں دو لو بھیج دیتے۔ برتیا وہاں میں نے اس تجویز کو مجبوراً منظور کر لیا۔ منظور کر کے سوار اور چلا
بھی کیا تھا۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ یونانی افسر دن کی بجھنے لگا۔ اندازہ خوش اخلاقی اور ہمارے خیر میں بہت زیادہ تھی۔ کوئی بے اعتد
تردد ظاہر کرنا سب نامناسب تھا۔ ہمیں انہوں نے صرف سولیت اور جواب دہی سے بھر پور کیلئے دو لو بھیجا۔ خوشی و ملکی دونوں
طرح کے یونانی افسر دن اور ہلاک دین سب سے بڑا نقص اور کمزوری یہی ہے کہ وہ جا رہی ہیں کہ باوجود اپنے سر پرینا بھی گونا گون
کوتے جب تک ہم دونوں نہ پہنچو اور اریلیو جوشا ٹیلیس سے دو چاندہ ہونے میں ایرلن جگہ تصور کرنے کا کوئی ادعا نہ کیا گیا۔

پرسن حاج

پیشی اس ایکٹو و کوڈ کو کیطرت راز نہ ہوا۔ یہ گہٹے کے سفر کے بعد ہمیں دستہ میں ایک کلا
کر در زیر رکمان پرس حاج ملا۔ اور پیشی اس کا داکٹر کر دے کہ چھپے ہوئے چیز جیسی کس
ہوں یہ دیکھ کر ہم حیران رہ گئے۔ اور پاکستان کی کارروائی پر سخت غرض کیا۔ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو فائدہ سے بذریعہ نشان اس کا
حکم ملا ہے۔ اور میرے لیے اس کی تھیل کے سوار اور کوئی چاندہ نہیں۔ نہ ختمی ہو چنے پر پرس حاج ہمارے جہاز پر آیا۔ اور پاکستان میں
نے ہمیں ادوں کو سانسے پیش کیا۔ شہزادہ خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ اور ہمارے سفر کے رکاوٹ پر بہت افسوس ظاہر کر کے بلو دھند
بیان کیا کہ ہر ایک چیز کو روک دینا اور کبھی تک کو نہ گزرنے دینے کے احکام صادر ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے بھی ہمیں یہی مقررہ دیکھ
دو لو جانا ہمارے لیے بہتر ہو گا۔ وہاں ہر طرف کو مانیوالے ٹیبلٹ مل سکتے ہیں۔ اور بنارین میں ہم پھر سفر بآسانی شروع کر سکیں گے۔ اور
ایس سے دریافت کیا کہ کتنے کوئی اڑانی دیکھی ہے؟ اور جب رائے کو جواب دیا کہ تین ڈرائیون دیکھی ہیں۔ تو بہت خوش ہو گئے۔
کہا ہمیں آئینہ کے سوا کوئی عظیم کے دیکھ کر بہت خوش تھا۔ اگر ضروری کام کی وجہ سے کچھ عرصے کے لیے تھیل سے جلوائے۔ پرس نے ہنستے
ہوئے جواب دیا کہ اگر تم اڑانی دیکھنا چاہتے ہو تو دو لو سے بہتر کوئی مقام نہیں ہو سکتا۔ تین ڈرائیون تہنے ترکون کیطرت سوار کر چکی
ہیں۔ اب وہاں تم یونانیوں کیطرت رکھ لو۔ اسے پہنچو دیکھ کر گئے۔ یا شہزادہ انگریزی بہت عمدہ بولتا ہے۔ وہ خوب صورت طول تھا
شہزادہ راز نہ تھا۔ جو اس ہے۔ پیشانی خندہ۔ ملا حادہ و جاہل اور اخلاقی شایستہ ہیں۔ زمانہ سلف میں وہ بھی ترازون کا ملازم
بادشاہ بننا۔ ہم اس کی شکل و شباهت اور اطوار سے بہت خوش ہوئے۔ جہاں تک ہم قیاس کیسے دے یونانی نبی میں ہر طرف
تھادوس کا ٹرا بعلی تطلین و ہمیں عیشا ہر دلغیر نہ تھا۔

پیشی اس سچو دو لو کو مداندہ ہو گیا۔ اور اس دفعہ رائے میں کوئی اٹکا نہ پڑا۔ پاکستان نہایت مہربانی اور توجہ سے پیش آیا۔
ہم نے اس کے ساتھ کہا کہ اٹکا کیا۔ اور اسے باخبر اپنا کرہ ایس کے سپرد کر دیا۔ میں اس کے سپرکون راہوان میں جھکے سے آٹھا
سویا۔ گرنے کوٹ کو جس میں میرے پرائیویٹ خطوط اور اٹھم کا سفارشی خط تھلک کو کے دروازہ کے اندر گھس دیا۔ ہم وطن پتیل

ساتھ لیکر سوئے اور لوٹ کوٹ کوٹہ پر پڑے نہ آتا۔ اگر میں بھی احتیاط نہ کرتا تو میرے خطوط کا بھی وہی شہر توجہ
 آئیس کے روزناچھ کا ہوا۔ اسباب ہم تختہ (تو تک) پر ہی چھوڑ آئے۔ قہرات کو اسکی خوب ملاشی لینگئی۔ اور اٹیس کے روزناچھ کو
 ایک جاسوس کی معرفت جو انگریزی جانتا تھا پڑا گیا۔ یہ جاسوس غالباً وہی سیاہ اور فیکل سا مکی اہلکار تھا جسے دوسرے دن پتھر
 چھانچہ دیکھا۔ اور اسنے ہماری طرف بڑی نظروں سے گھوڑا۔ یونانی انسرون نے کہا۔ یہ اڑنی ہے۔ مگر مجھے اس پر اعتبار نہیں کیا۔
 نے کہا تھا کہ جہاز پر انگریزی جانوروں کوئی شخص نہیں عرف نہ تھوڑی سی فرنیسی جانتا ہے۔ اس معاملہ پر کپتان کو الزام دینا مناسب
 مناسب نہیں۔ محارب کے زمانہ میں اکثر جیلہ بازیان رواہر جاتی ہیں۔

فصل ہشتم (۱۸)

جزیبی یورپ یا مشرق میں سیاحت کرنے کے دوران میں یورپ سے بیلر بھنے کی
 عادت سے بڑھ کر کوئی عادت مفید اور محنت بخش نہیں جیسا کہ یورپ سے آئے جانے
 اور معتدز زیادہ بہتر ہے۔ اس سے انسان دن کو تمام وقت کو فائدہ اٹھائی کر سکتا ہے
 ہوتا ہے۔ صبح کے نہایت ہی خوشگوار اور لطیف وقت میں جب کہ مطلع صاف اور
 ہوا آراغی بخش اور رحمت فراہم ہوتی ہو۔ محنت کا سرور بخش نظارہ کر سکتا ہے۔ اور اس کی لذت دوسرے کے وقت کا روبرو کر
 بر سر انصرام ہو جانے کی تکلیف و شقت سے جب کہ گرمی اور گرد و غبار کا کوئی حساب نہیں رہ جاتا۔ مگر جب کہ سیاحت میں
 کہیں ساتھ چار بھوکے بعد بستر پر نہ ملے اور سیر سے فتنہ کی برکت و منفعت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا نہ گئی کہ برونڈہ میں سیر
 بیدار اور ضروریات سے فلاح ہو کر پانچ بجے بالائی چیت (تو تک) پر پہنچ گیا۔ اور دیکھا کہ جہاز سے سخت طبع و دل میں داخل ہو رہا ہے۔
 بندرگاہ اور شہر کا نظارہ نہایت لطیف و دل فریب ہی۔ دو دو ایک شہر نہیں بلکہ کئی شہر ہیں۔ باسٹین کا مجموعہ کہنا چاہیے۔ دو
 چوٹی مستیلان جن کے مکان مشرق کے شہروں کے مکان کی طرح ہے۔ ترتیباً مختلف شکل پر ہے۔ مین پہاڑیوں کی چوٹی تک
 پھیلی ہوئی ہیں۔ جدید حصہ کو رکات جو طبع کے شاعر نے مٹی ساحل پر آباد ہے۔ عمدہ ساخت کو مین اور مین کی خوشنما نیلے مروجہ مین
 بندریونانی جنگی جہازوں سے بھرا ہوا تھا۔ دو زبردست مین پوش کئی کروزر اور چند تارپیڈ کشتیاں و مین لکڑی تین مین باکلاں
 اطالین مصافی جہاز (سارڈینیا) ایک نچ کر کروزر اور ایک انگریزی مین بوٹ دیکھا۔ مین بھی اور آخر الذکر کو مدد سلوان
 ہم کسی تناہری مین کو کچھ دے گا۔ مین کپتان سیلاٹس ایسٹریچ کے جہاز سپار پر گیا جاتی زمین سے ادنیٰ فاصلے

کہ وہ میری طرف سے میرا لہجہ سے یہ مطالبہ کرے کہ یہ جو انگریزی جہاز پہنچا دیا جائے۔ یا انگریزی تو فصل کے حوالہ کر دیا جائے۔ چین
 پاکستان سے میرا خط بھی انگریزی تو فصل کو بھیجا دینے کی درخواست کی، لیکن اس نے اس نے انکار کر دیا۔ پاکستان بہت دیر بعد واپس
 آیا۔ اور ان کی نسبت میں بھی ان کی جہاز پر ہے۔ آج بخدا ایک تعیناتی پٹریا کا ایک خط تھا جس کی شکل نہایت کمزور تھی۔ اس نے مہاراجہ بہن
 جہاز کے انٹرولر کا نام لکھا۔ یہ بات جہان کے دوم افسر نے جو مجھے بڑی شفقت و مروت سے پیش آتا رہا۔ اور ڈاکٹر و ڈیپلومٹ اور جو
 نو جوان نص تھا۔ ہمیں درپردہ بتائی کہ پاکستان آگے سے بعد واپس آیا۔ اس کو ساتھ ساتھ میرا لہجہ کے جہاز کا ایک لہجہ تھا۔ جو انگریزی نہایت
 شستہ ہوتا تھا۔ اس نے مجھ کو کہا کہ اس کو ہمیں خشکی پر لیا کر دو لو کہ ملی حکام کے پروردگار کا حکم لاپس رسولیت سے پہلے ہی کرنے کی عادت
 بلکہ جو یہ لانی مانی ماریون مین راج ہے۔ یہ دوسری مثال ہیں انہیں انہیں کیا یہ حکم کون مین۔ اس نے جواب دیا کہ اعلیٰ حکم لاریب کا
 گورنر ہے جو ان کو دو لو بھانگ آیا تھا۔ اور یہ بیان کا حکم اعلیٰ ہے۔

یونانیوں کے ملکی حاکم مین ملکی یونانی اہلکاروں کی حیثیت۔ بدکاری۔ بددیانتی۔ اور ظلم و ستم
 اچھی طرح واقع تھا۔ اور جانتا تھا کہ لاریب کا گورنر اس کا کلبہ سے شمشیر نہیں پڑھی
 نیک ذات تھا جو ترکوں کو بہت بخیر سے دو دن پہلے نہایت بڑا لہجہ پر اپنے فریض کو چھوڑ چھا کر لاریب سے واپس گیا تھا۔ اور باگنے
 سے پیشتر تہذیب یونان کو مارا کہ انہیں انہیں دیکھا۔ جنہوں نے فوجی باجیوں کے ساتھ ملکر بے علی کے دونوں مین نہایت غارت
 کا وہ بازار گرم کھلا۔ اور اپنے محبوسوں کو بھجوا دیا اور ان کو ایسا تباہ کیا کہ یونانی باشندوں نے ترکوں کو کھینچ جانے پر تیار ہو کر پڑا
 ۔ جو چوکی ابن استرین کہ تمام کارنامہ معلوم ہے۔ مین نے جس کے ساتھ بعضی فوجی پر جانے سے نفی انکار کر دیا۔ اور انگریزی جہاز
 یا انگریزی تو فصل کے حوالہ کر دیا کہ مہاراجہ کا پاکستان میاں نے احکام کا مہر پیش کر کے میری درخواست کو منظور کرنے سے انکار
 کر دیا۔ اس پر مین نے خود میرا لہجہ سے ملو کی درخواست کی۔ اور میاں نے بڑے تردد اور بے ادبیش کے بعد میرا لہجہ کو چھوڑ دیا کہ انہیں میری
 درخواست کو مطلع کرنا منظور کیا۔ میرا لہجہ نے مقبول کر لیا۔ اور ہم گیارہ بجو اس کے جہاز پر اپر پہنچ گئے۔ میرا لہجہ شاہ شامیلوس نے
 ہم سے سیلان مین ملاقات کی۔ وہ پیش خوش اخلاقی سے آیا۔ مگر اس کی قطع و صحت سے ظاہر ہوا تھا کہ وہ بڑا خشکی اور بدی انتہائی شخص ہے
 اور پہلے مہموں کی نسبت وہ ہمیں نہایت خطرناک دشمن تصور کرنے پر آمادہ ہوا ہے۔ میرا لہجہ پر جب تک کہ ہمیں کہتا رہا۔ ہمیں سی
 غائب دکھائی دیتی رہی۔ وہ طویل القامت سیاہ و شام شخص تھا جو چونکہ رنگ خاکستری اور انہیں بار بار بغیر نفاذ نہیں
 اس نے تہہ و خوسر سے ہماری تواضع کی۔ مین و اس کے حالات جن کی وجہ سے ہمیں ناچار اقلہ اور گرفتار ہوئے تھے۔ ہمیں
 بتا کر اور پھر کہا کہ ہم ملکی حکام کے پاس جانا کہ ہمیں غلط نہیں کہتے۔ شاید ہم ان کو وہ تعین نہیں۔ دوسرے مین انہیں کوئی تہہ نہیں
 اپنے ملکی انتظام کی نسبت ایسا کہ ملکہ امیرالبحر اور دو لاریبوں نے جو پاس تو خشکی کا اظہار کیا مگر مین اپنی بے پرواہی رہا۔ اور جب
 مین نے کہا کہ یونانی بحری فوج نے ہمیں گرفتار کیا۔ انہوں نے ہتھیار سفر مین کو کاٹ ڈالے۔ اور وہی مین دو لاریب مین
 ہم ان کو وقف مین۔ اور ان کو پاس اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں تو اس دلیل سے میرا لہجہ کی خشکی بالکل زایل ہو گئی۔ اور انہیں محفوظ

کر سکے۔ جواب دیا کہ اگر ہم ملکی حکام کے پاس جانیے اٹھا کر لیں گے تو وہ ہمیں خود بخود آزاد کرنے کا ذمہ نہیں ادا ٹھانے گا۔ بلکہ ہدایات منگو اور کیلئے آئینہ تار دیگا۔ ہمیں بعد میں معلوم ہوا کہ لارنس کا گورنر انگریزی اخبارات کو دیکر اس سے جو اذیتوں نے اویکی متوجہ مشائے فراری کے خلق کی تھی بہت بگڑ رہا تھا۔ اور فریڈرک آن اوسے اور دولہے سرگردورہ پونا میں ان کے دلوں میں تنگی دیکھی جو قریب بیونگ لکھی تھی۔ بہت دھشت سائی ہوئی تھی۔ اور وہ ہلکے پھونکے یہ غمال قابو کرنے کیلئے نہایت ہمیں ہو رہے تھے۔

ہر حال یہ یقینی امر ہے کہ اگر خشکی پر جاتے تو ہمارے یہ بوجھانہ ہوتا۔ وہ ان سخت گھبراہٹ اور بھیڑی ستولی ہو رہی تھی۔ دوسرے انگریزوں کے ساتھ دولہے میں جو اون وقت کی نہ بناؤں کیا گیا اوس کو ملا خطا بلانے ہو چکے ہیں۔ اور ان دین صحت ظاہر میں ہر ہلکے یونان کے ملکی حکام اور باشندے کوئی پاجیانہ یا نہ دلائے حرکت نہیں جس کے متعلق نہ پہنچو ہوں۔ آمیزانہ جو ایک خاص صدمہ کے ہاتھ میرا خط بھی انگریزی تو فصل کو پہنچا دینے کا وعدہ کیا۔ اور انگریزی سفیر تھینہ آئینہ تار دینے کی بھی اجازت دیدی۔ بینا میں نے مشر تر لن (توفصل) کی مسرت مشر میرٹن (سفر) کو بھیجا۔ اور اوس میں اپنی گرفتاری کی مختصر گزارش کیغیت بھیج کر کے سفیر موصوت ہو رہا رہی کا سطر لکھنے کی ضرورت تھی۔

توفصل کے نظار میں اپنے پیارے دو گھوڑے بھیجے۔ یہ عرض لیرالہو دربار کارما جس میں اوس کو سخت طیرہ کے تمام کسان اسلام کو حاضر ہوئے۔ اوس کو کہا آج اوس کو ہمنام ولی سینٹ جانج کا دن ہے مگر اپنے بعد میں نہ کہانج بادشاہ کو نام کی وجہ سے کہا گیا جاتا تھا۔ لیکن بعد ازاں آئینہ سے دربارہ کی جو جائیداد حکم کیا۔ جس کی وجہ سے کوئی معلوم نہ ہوئی۔ تاہم ملا حن نے اوس دن بڑے تیو مارنیا صرت یہ فرق ہوا کہ سرکاری طور پر اسے امیر ہونے کی سلسلہ کا دن ظاہر کیا گیا۔ یعنی افسر ہمارے پاس لکھ کر بھیجے منگو کرتے رہے۔ ایک کپتان انگریزی جانتا تھا۔ اونکو آلیس کو بڑا پیا گیا۔ اور اسے کچھ ٹھکانا بھی دی۔ افسر بھیجوا سکنا نام یا نہیں رہ گیا۔ آخر مشر تر لن ایک بچے کے قریب پہنچ گیا اور اوس نے ہمیں رہائی دلاؤ کیلئے جس قدر کہ کوئی توفصل یا انسان دور لگا ہے نہ دروید۔ مگر امیرالہو اپنے عزم سے نہ ہٹا۔ بلکہ چون چون مشر تر لن نے زیادہ زور دیا۔ وہ اور ضرر پہنچا گیا مشر تر لن نے ہانک کہا کہ زمین منگو خیری اترنا نہ کھدیتا ہوں کہ اگر تم سر قیام لڈ کو ابھی چلا جانے دو۔ تو جس وقت یونانی گورنٹ ہو طلب کرے وہ جو الزام اوپر لگا گیا ہوا اسکی جا رہی کہے فریڈرک وہیں آجائے گا۔

اگر امیرالہو مسئول آدمی ہوتا تو اس تجویز کو فوراً مان لیتا۔ مگر صحت ظاہر ہوتا تھا کہ کھٹے ہمیں انکے ملکی سولیت اپنے سر زمین لینا چاہتا۔ ایک یونانی کپتان نے بھی ہمیں کہہا۔ ہمارے تمام افسر لوگوں سے ڈرتے ہیں۔ لوگوں سے اوسکی مراد حقیقت یہ تھی کہ مسند طینت باندھ دو غلطی مشر تر لن کے پاس جب کوئی چارہ نہ رہ گیا تو وہ چاہتے شخص ہو گیا۔ اور وہ کہہ کر کہ میں انگریزی سفیر کو آئینہ تار دیتا ہوں۔ اور ہمیں دیکھو کیلئے پھر بھی آؤنگا۔

بیم درجا کی حالت میں کھنڈ والی لڑائی کے بعد میں اوس وقت میلان حربہ خوب گم ہو رہا تھا۔

طلب کی بگڑا دینے نہ دی۔ دیشمینوں نے دوسرے مرنے میں مل ہو۔ یہ پہلا دن تھا کہ ہمارے ساتھ اسپرین ایسا بڑا لڑ گیا تھا۔ اس دن کی آذر دیوین میں ایک جھڑا لڑی بھی کچھ کم نہ تھی کہ ہم سالوں توپوں کی تعداد گنچ اور زنی بلڑوں کی مسلسل لڑ ہو اے گھڑوں پر لڑا دیشمینوں کی طوائف تھے رے بلاشبہ اس سے بڑھ کر بے چین کرینوا لا کونسا امر ہو سکتا تھا کہ ہم ایک سو مرکز تنظیم کے تمام شور و غل کو تو جیسے دیکھو کا ہمیں بڑا اشتیاق تھا تھے زمین بگڑا دے دیکھ نہ سکیں۔ توپوں اور زنی اشتیاق کی مسلسل دوش قطع صد سے جو دونوں بہت دیر سے معلوم ہوئی تھیں حالت ظاہر ہو اور اتفاقاً اس وقت پر جسے ہم نے اچھی طرح دیکھا تھا بڑی سخت لڑائی ہوئی ہے۔ اور ترک نیم پاشا کی کسکست کا جسے ہم نے گذشتہ لمحہ کو چشم فرود معاینہ کیا تھا۔ اور غلطی اور کرنل ہسکوکو مغلوب کرنے کو لیے جان سپارنا کو شش کر رہے ہیں۔ مشرور نے مجھے سے ڈر کیا تھا کہ ڈرائیو کا پستان بچھ چڑا کر نئے نامہ نگاروں کے ساتھ لڑائی دیکھو کی لیے جمع دیشمینوں کے لیے ہمارے ڈر کے غفلت طر مٹھن سے جو ہمیں نے آیا۔ اور بڑی مصروفی سے پیش آیا تھا۔ زخمی کی کہ جب پستان وہیں آئے تو اس کو پاس ہماری طرف ہوا ہتھارے کو وہ ہمیں جبار زینیا پر لڑائی کے حالات بتا گیا۔

شدید اشتیاقی جو صبح کے ساڑھے دو بجے شروع ہوئی تھی شام کے پانچ بجے کے قریب بند ہو گئی۔ یونانوں کو سالوں فتح و شرف کو بچے ہو چکے تھے۔ بالآخر ہسکوکو کا بیٹھہ رو بیٹھہ میں اسے جیتلی کی تھی ہو چکا کہ اس نے ہرگز نہ کہے دے سات مختلف حملوں کو سپاہیوں کے اور پاس کو سپاہیوں کو خون میں تیر رہے ہیں۔ لاشوں کی مال سپاہی ہے اور صرف وہی ایسا اس سے جس نے ہمارے بین کچھ قابلیت دکھائی مگر وہ بھی دوسرے یونانیوں کی طرح غلو داغراق اور سبانتہ پسندی کو خون کا سودا میں مبتلا ہے۔

میں اسے سختی نہیں رکھنا چاہتا کہ یہ خبریں کہ جسے ترکی کے مجھے کے نتیجے کے متعلق کسی قدر ضرور ہو گیا۔ کیونکہ میں یونانیوں کے لیے انتہا مضبوطی۔ ترکی سپاہیوں کی جاننا زائد شجاعت اور ترکی جنرلوں میں کچھ کی ناقابلیت ہو چکی واقعہ تھا لیکن سات بجے پستان پیہم کے آنے پر کل ٹکڑے دو کا فور ہو گیا۔ وہ ٹھکانہ اور گردا گرد سبامیدان جنگ سے آویزاں آیا اور ترکی سپاہیوں کی شبیہ شجاعت اور لڑائی کے منفعصل حالات ہمیں سنائے۔ اس نے بیان کیا کہ ترک صفت و جھوٹ اور پٹن و پٹن غم میں اپنے آپ کو چھپانے کی کوئی کوشش کرنے کے بغیر علانیہ صبح کے ساڑھے اٹھ بجے کے قریب ترکی سے جو دیشمینوں سے ساتھ مل کر روانہ ہوئے اور دو گھنٹوں کے سفر کے بعد انھیں مشغول پیکار ہو گئے۔ ہمارا سبانتہ تجربہ و شاہدہ پستان کی دہشتان کی لفظ بلفظ تصدیق کر رہا تھا۔ ویر کے چلنا لڑائی سے پیشتر بنا اور صورت بخش سطر کرنا۔ اور پھر اتنے ہی دن کی نہایت ہی گرم اور بے سکت کر دینا اور حیدر میں جاگنا مرکز آرائی میں مصروف ہو جانا یہ سب ہی یقین میں جو ہم پہلے ہر متوجہ پر شاہدہ کہہ چکے تھے۔ کیا اچھا بڑا مارنچ کا حصہ نہ پہلے دن ہی وقت جب کہ وہ پہلے ہم ہو گئی تھی دشمن کے قریب پہنچا دیا جاتا اور دیکھ کر کجایں علی الصبح لڑائی شروع کی جاتی مگر ترکی جو بلیوں کو سمجھنے کے کون تاہم اس میں نیم پاشا کی طرح جیلی اداں کے ناقابل خیر و ملوانوں کو بڑے سنگین خیموں کی

غلطی کا ارتکاب نہ کیا گیا۔ کل زور یونانی میسر و طلب پڑا الگ کیا۔ کپتان تبسم کچھ عرصہ یونانیوں کو اگلے سوچوں میں رہا مگر آخر تشابہ کی مسلسل بوجھانے اور اسے دامن ہوٹا دیا۔ اس نوبیان کہ کہ مج میں وہاں آیا اور نکتہ نہ کہ سینہ سینہ لڑائی ہوئی اور دینے سے جنوب مغرب کیطرت کی بلند زمین کو برابر آگے بڑھ کر یونانی میسر و کو اسٹاپ دینے کیلئے طبی سخت کوشش کر رہے تھے۔ اُسے ترکوں کی کامیابی کیطرت کو نامیدی نہ تھی۔ بلکہ کہا کہ گویہ درست ہو کہ یونانیوں کے جیسے مورچہ اچھی نگاہ بہتو محفوظ اور اس کے قعر میں ہیں مگر ترکوں کو اگلے سوچے ختم کیے ہیں۔ اور بڑے سوچوں کے باوجود مغرب بہت خوش تھے۔ مین جن پر وہ بلاشبہ علی الصبح آخری اور فاتحانہ حکم کر دیں گے وہ بھی باتیں نہ کر رہا تھا کہ پھر یہ غلطی باڑھوں کی ٹوک نہ سائی ہو جو بڑی تیزی سے آدہ گشتہ تک جاری رہی۔

جوانوں کو کچیاں کا قیاس با بھل درست بھلا۔ دوسری شلم کو تو مٹو لکھی نے ہ میں جانب جنوب بائیں سر کو ہٹ جانائین
مصلحت بھلا گو کچھ مڑ بھی ہاک صاف نہیں ہوا کہ آیا اس نے زسالا کو فتح ہوا جاؤ کی وجہ سے راحت کی غمی۔ یا خود اپنے میو کے
اٹ دیج جانے کو خطہ کی وجہ سے غائب دونوں باتوں کا کچھ نہ کچھ اثر تھا۔ بہر حال یہ لڑائی حکم کی صعب ترین لڑائیوں میں سے
تھی۔ اور اسمین یونانیوں کی لڑائی جبری کا رگزار ہی نہ دکھائی یہ درست ہو کہ وہ قدامت مورچوں کو پیچھے رہے لیکن اس پر حکم موند کو
منتخب اور پھر اسے ایسی مضبوطی کے ساتھ حکم اور مورچہ بند کر کے کرپٹ اور نیکانی کا تو مٹو لکھی فرور تھی ہے۔ اور دونوں کی
لڑائی میں ترکوں کو ہ اسٹہید و مجروح ہوئے۔ اگر لارسیہ کی متوشناہ بعد کر کے بعد یونانیوں کا استعداد کو ساتھ تھا تب کیا جانا
تو یہی نقصان نہیں بلکہ فرسالا اور بالخصوص دور کو کوس میں ایسا سخت نقصان اٹھانا تھا تا جوا دھما گیا۔ یونانی نو جلا کر دوسرا
اور لارسیہ کی جیو اسٹہید و مجروح و فرار کے بعد وٹینیو فرسالا و ترکیکا لائن پر پھر مرتب ہوئی اور سبھلا کو موند ہی نہیں دینا چاہیو
تھا فتح سے غایہ نہ اٹھا سکے۔ اور غیر کمنگست کو سر توڑ بھاگ کر میں منتقل کر دینے کی یہی حکم کو مکمل نہ کرنے کی وجہ سے ہی ہٹ میں
ترکی پر تباہی وار ہوئی تھی۔ اس میں بہت کم شبہ ہے کہ اگر یونانیوں کی بجائے کسی زیادہ بھلا و دہار ٹیون سے مقابلہ ہوتا تو سبھلا و
میں بھی اس نسل کا دیا ہی بڑا نتیجہ نکلتا۔

[illegible]

ایو نیاتین ہزار من وزن کا عمدہ درخت ہے اسے جانا تھا مبینہ پیش کیے آسائش بخش کبے دیو گئے اور پستان کو ہمارا ہر
 لے شخص اس کو بہت زیادہ من لایس کے ذریعہ عظمیٰ پر دیر بچے ہو گیا تھا۔ تو بہت زیادہ من لایس کے ذریعہ عظمیٰ پر دیر بچے ہو گیا تھا۔

خاطر کرتے رہو کا حکم دیا گیا۔ آئینہ پر عیسے کل اٹھ لے گئے اور اگرچہ ہم کو بالکل نظر بند نہ کیا گیا۔ مبین بالائی چہیت اور یوں
مین پھرنے کی پوری آزادی رہی لیکن یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ہماری حرکات کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ رات کو ایک تہری مر گئے
کے دوا نہ کے باہر ہم دیتا رہا۔

جسب پیدا والی کا غذا امیر البحر کے انگریزی ڈن کپتان نے ہمیں سیکن میں طلب کیا۔ جہان ہم سے
ایک طرح کا غذا بطور سال وچا گیا۔ کتنے خوش قسمتی سے مشہرین جہاز پر

موجود تھا اور سینے باہر اتر تمام اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ سوال و جواب کو دت وہ پاس ہے۔ کپتان نے کہ سیکھ رکھا ہے۔ ہم سے سوال
کی ایک جہت پیش کی۔ اوس کو ایک کاغذ سے کچھ عبارت پڑھی جس پر پہلے مین نے یہ سمجھ کر کہ وہ مارے جو آئینہ سے موصول ہوا ہے
مگر کچھ معلوم ہو کر یہ وہ مشہورہ ان تمام بات کہ نہ کاغذ ہے جس کی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ ہمارے پاس کوئی دستیا یا جوڑو اور شہین
کے اتحادات فراہم نہ ہو رہے۔ اول اوس کاغذ سے پانچ روز تاچہ اور کتاب یا دوشٹ پیش کر کے پوچھا مین نے
پروانہ راہداری نکال کر دیا۔ اور کہا کہ میرے پاس کوئی کتاب یا دوشٹ یا ڈائری روز تاچہ نہیں۔ اوس کو بفر سے ثابت ہو
رہا تھا کہ اسے میری بات پر یقین نہیں مگر جب مین نے درشت لہجہ سے اٹھا کر دو دہلیے تو اس نے اسی کیطرت متوجہ ہو کر کہا کہ ہمارے
پاس تو یا دوشٹ کی کتاب موجود ہے۔ اٹھو کالو اس کو مجھے کہتے تھے کہ شہین سی پیدا ہو گئی کیونکہ مین جانتا تھا کہ سیاحت کو حلال
تکلم نہ کرتا ہے۔ جمین اوس لڑنے خیالات بالکل آزادانہ ظاہر کیے ہوئے ہیں۔ اوس خیالات کا پوچھنا مین کی جماعت و سپہ سالاری
کے خدو خیزل مشیت اور نیکون کے حق میں ہونا یقینی امر تھا مگر جب ایس نے یہ جواب دیا کہ اسے پندرہ دنوں میں یقینی مین
ذہل ہو کر وقت لپٹے روز تاچہ میں کچھ نہیں لکھا تو میرا تردد دور ہو گیا۔ اور مین نے اسی لپٹا روز تاچہ لا کر لکھنے لکھنا پھر ۱۲ اپریل
جس تاریخ ہم ساؤتیک سے روانہ ہوئے۔ اوس دن تک کی سیاحت و حرکات کی یو بی کیفیت تکمیل ہونے کے بعد مین کو حوالہ کر دیا۔
بعد ازاں اوس اسوال کیا کہ مین کچھ دنوں تک مین تھا مین نے جواب دیا کہ شہین جنوری سے بعد مین ومان مین گیا پھر اوس
پوچھا کہ میرے پاس تو کی گزشت کو بیچا ہے کہ کوئی مرسلات مین مین نے کہا نہیں۔ اسپر اوس کو ایک کاغذ سے سلطان اٹھ کر ایک
پاشا اور گاڑی کوٹ گوی جس کی اور چند ضعیف و روایات کہ متعلق ایک ایسی چوڑی مسخر خرمون مہرب جارت ملی ہی
جسے سن کر پایا جاتا تھا کہ وہ کسی خود سالانہ پچھ کے خط سواستیاں لکھی ہے۔ اسے منکر بھی خواہ مخواہ خیال نہ دیا کہ کہین۔ ایس کے
کسی چھوٹے بھائی کا خط تو بڑا مینوں کو نہیں لکھا مین نے اٹھیں ہی چند سرسری سوال کیے۔ ہم نے اسے دکھا دیا کہ اٹھیں
کے روز تاچہ کی آخری عبارت ۱۲ اپریل کو روز تاچہ میں لکھی تھی۔ اور کوٹ گوی کی ملاحظات کہ متعلق اوس میں کچھ حوالہ ہیں۔
اس معاملہ پر سوال و جواب کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ اور کپتان اٹھیں کو تھکا جھٹ ہو گیا۔ اوس نے ہمیں بتایا کہ اسے حکم ہے کہ ہماری دانگی
کی اطلاع بذریعہ ٹیلی گرام آئینہ کر کے کپتان کو دیکھا نہ جاتا تھا۔ اوس معلوم ہوتا تھا کہ مینوں کو لکھنا ایک دن وچوڑنا
لے جو اور شہین سے واضح ہو گیا کہ آسانی ظالم و دشت خرمون مسئلہ ہے۔ سید ٹوٹ کے قابل کار مشہور انگریز کو جیو نیا مین نے

مالیروس کے قریب پھونک پڑا پر بھیج دیا تھا۔ اسی کپتان کو سابقہ پڑا تھا۔ اور اس کو اسے نہایت مہربان سے پرانی سے دریافت کیا تھا مگر میں یونانی گرفتار کنگن کے ملک کی کوئی شکایت نہیں کرتا۔ جنگ آخر جنگ ہوتا ہے۔ یہ ایک عام ضرب بلشویک اور اس کی صلہ قہر میں کوئی شک نہیں۔ تنہا ہم اتنے قدر قہر میں ہیں جب ہم نے اسے ہر ایک کی زبان پر دیکھا تو آفرینے سن کر اگلے گئے۔

کپتان ہم اور ستر ہٹلن جہنم جہاز آویزا پر گئے اسے اور ستر ترن نے سارے ساتھ ساتھ کچھ کوئی دھم دھم کہا کہ ہم ہی ملک مٹر اور چین نے تار کوئی یونینیں دیا جہاز کا کپتان مارڈو میکالیس نیک تھا اور اس طرح طینٹ ٹھنک تھا وہ ہم سے ہر وقت ہوا میں پیش آیا۔ وہ انگریزی بالکل نہ جانتا تھا اور فرانسیسی شدید نہایت کپتان اور وہ کو بھی نہایت خوش طبع اور عینیت ہے تاخیر اندک کوئی بہت عمدہ ہوتا تھا۔ جہاز کا ایک یونانی باورچی نام دو بہت انگریزی بہن پوش جہاز کو لے رہا پر ملازم رہ چکا تھا۔ اس کو کوئی ہنگامہ وقت وہ کسی کام کیلئے دوسرے جہاز پر گیا ہوا تھا جہاں اسے اسے غرق ہوتے دیکھا۔ جہاز کے چنے نہایت تیزی کے ساتھ چکر کھا رہے تھے جو بے عیب طبع ان کی جھپٹ میں اسے ادن کر رہا تھا اگلے اس در زنگ واقعہ کی کیفیت اس نے نہایت ترقی انگیز پر آئینہ بتانے لائی۔

ایک یونانی ممب اور مظالم فروش

ایک چار تار تھا جہاز سے وہ جہاز میں شمال واقعہ اور اب پارٹنری ڈانٹس کی طرح متوجہ ہونے کیلئے تھے اور اس جہاز کا تھا ماسپر چلیا لاس کو بچنے نہایت مواقع اور خوش خلاق پایا۔ اسے ہمارے ساتھ بھی ہمدردی اور دل چسپی ہو گئی۔ ایک یونانی اسے بھروسے دریافت کیا کہ میں نے کوئی ترکی مظالم شاہ کیلئے میں۔ پھر باصرہ اربان کیا کہ ترکوں نے یونانی جہاز میں کوئی جگہ نہ ملا دیا میں نے اس جہاز کی ڈھنور تر وید کر کے اس کو ان مقامات کا نام بتانے کی درخواست کی۔ اس نے ٹرنا دوس کا نام دیا میں نے جوب کیا میں وہاں ترکی برادری دست کے ساتھ داخل ہوا تھا۔ وہاں کوئی ایسا واقعہ نہیں گذرا پر اس نے کہا۔ یونانی اپنے جہاز میں تریو کو گھر میں چھوڑ گئے تھے۔ ترکوں نے جوب کو آگ لگا کر کل جہاز میں سمیت خاک کر دیا میں نے اس پر اپنی طوط کچھ بیان کیا بلکہ بتھیل کا اتفاق مل کر کہے بلکہ کہی کہ وہ ایسا الزامات کا وقت تیار وقت وغیرہ کی بالکل دست تمسین نہایت ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ یاد رکھنا واجب ہو کہ فرضی مظالم کی تہہ پر شہر کنگن کو قہر میں مفید ہونے کی بجائے اسی نقصان رسان ہوتی ہے پھر میں اسل کیا کہ کہیں بچنے جو گھر کہ جہاز دیکھا۔ اور وہ کہیں دین جاتا تھا وہ پہلے تو وہ ہی کہتا رہا کہ اس نے انکھوں سے اسے جھوٹے دیکھا تھا کہ جو جہاز پر گیا بتانے کا اتفاق کیا اور وہ یونانی مجھے اسے انکھوں میں نہایت کی کہی تو اس نے کہا کہ

لے آہن پوش آمل درجہ کا مصافی جہاز تھا۔ پانچ ایک برس سے اسے طرابلس حکام کے قریب انگریزی مشورشی خواہ کرنا تھا کہ ایک جہاز کو کہیں لے کر گیا۔ اور آخر وہ پانچ مہینوں میں خوش ہو گیا۔ مقرر قحطی ملاحوں کے کہتے ہیں کہ یہ سلطان پہلے طرابلس کے قریب انکھوں میں کچھ دھماکا تھا کہ سلطان

ایک دوست فرجس کے بیان پر اسے اتنی سیجہ گرجہ کو جلتی دیکھا تھا جو مجھ گذشتہ سال اپریل کو جب یہ تھلنے ریزو ویلوں پر تھے
وٹنیو پر حملہ کیا تھا یہ سکریتے جھڑپ کی کراچی طرح یا کر دیکھتے تھے جہاں ہونے والی بات پر قائم رہا۔ اس نے
اسے بتایا کہ ہم باہل غلطی پر ہواؤں جو کہ ہم نے اسے خود ریزو ویلوں اور اہل ریزو ویلوں کی کشتی کے ساتھ کہ ہم نے
کوئی ترمیمی نہ تھا نہ کوئی لگاؤ تھی جو کہ بعد میں پتا توڑ کر بھی ایک کشتی فی نوے کے ساتھ ریزو ویلوں کی ہمارے ساتھ کہ ہم نے
تعداد اولوں وقت بھی وہاں کوئی ترمیمی اور میں نہ تھا۔

یہ جرمین کا امن تمام ہونے کی بجائے کیسے سیج میں پڑ گیا۔ اور پھر کہا کہ اس وقت میں نے آخری ترمیم ریزو ویلوں کو دیکھا۔ میں نے
جواب دیا کہ انوار دوسری سیج کو اس پر اس نے کہا کہ وہ جس غلطی ہو گئی! ریزو ویلوں کا رجب کو نہیں بلکہ اس سے بڑے دشمن کو
جلائی گئے تھے۔ میں نے نہیں پس پر اور شوق ہے کہ میں نے یہ معاملہ نہ ہونے دینا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ مانی نہ ہونے کا جان بچا
یقین اور شوق ہے کہ میں تو اچھا سن لو تمہیں اطلاع دینے والے بالکل غلط کہا ہے۔ کیونکہ ریزو ویلوں اور اس کا گرجہ انوار (میں)
کی لٹ ہو رہی (دوسری) کی جگہ نہ تھی تو تمہاری فوج کے تقریباً میں رہتے ہوئے نہ تھے ہمارے منظم فروش دوست کو دانت کھٹے ہو گئے اور پھر
اوس نے اس بحث کا نام زید۔ اوس کا اعتنا خود اوس کو اپنے زود اعتماد سے زود اعتمادی نظروں میں کچھ نہ گیا۔ اور پھر اسے نفرت
بکہ جب تک میں نہ مان میں رہا تو ترکی منظم کے متعلق ایک غلط فہمی پھیلنا۔ بادشاہ نے مجھے بالخصوص کہا کہ اوس نے ریزو ویلوں پر جو کہ قبضہ
میں ترکوں کو سخت منظم کے مرکب ہونے کے متعلق مشہور کر رہے ہیں یہ غلط فہمی اعتبار نہیں ہے۔

جزیرہ نیکر واپٹ اور ماراتھان میدان جنگ

چالکی آبنائے کا مشہوریل دیکھو کہ کس طرح من مہر کو بہت سیوے بیدار ہوا اس وقت
پار برعظم جزیرہ جو ہوا (اگر یہ نیکر واپٹ) اور جزیرہ سے اس قدر قریب ہو کہ دونوں
میں صرف وہ فیٹ کا فاصلہ ہے۔ یہاں ایک مضبوط آدیزان پل بنا ہوا ہے جو
جزیرہ کو برعظم سے ملاتا ہے جہاں کو گزرنے کے پل میں راستہ کر دیا گیا۔ چالکی کے
مشہور عالم شہر سے جس کے گردا گردانی تھیں کے زمانہ حکومت کو کثرت کی خوشنما بریدار تھیں۔ نئی مہلی میں ہم پہنچے تھے کہ قریب گھنٹے
ساتھ ساتھ ہم ماراتھان کے میدان جنگ سے جس کی شہرت قیامت تک قائم رہی گزشتہ ہفتہ قبل صبح میں یہاں دس ہزار
یونانیوں نے واپٹاؤں کے زیرِ ناک ایک لاکھ ریزو ویلوں کو کشتی فاش دی تھی۔ سند سے ماراتھان کے چھوٹے میدان اور وانا
وہاں آتھان کی وادیوں کا جو میدان سے پر ہے میں نہایت عرصہ درصاں نظارہ ہو سکتا ہے۔ مری گاؤں ایک (راہنہ کے میدان) میں
میدان جنگ کو مختلف توخمی بنے ہوئے ہیں۔ وہ اندر نیوہ ٹراوہ موسوسو اس جہاں مقبول انجینیئر ذوق گئے تھے۔ جہاں سے
صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اور قریب ماراتھان بھی دس ہزار گھوڑوں کی فوج کے سرے پر صاف نظر آتا تھا۔ وہ ساحل جہاں جھگڑے لڑنے والے

لے سر میڈر ڈاکسی اس لڑائی کو ہونے پر۔ لڑائیوں میں زمین لڑائی شکار کرتے ہیں جہاں شکل ہندو دنیا کی تاریخ پر عالمگیر اور ڈاک
تو مول کے سورج و دریاں دریا کیسے عالم کا دنیا و زمین کیسے مترجم ہے

ایونیا کے پتہ تک پاس آیا میری اوس سے کچھ ٹھکڑ ہوئی اور اوس نے وعدہ کیا کہ اگر شہر کے ملائیموں نے ہمارے جہاز پر ہمارے کچھ شرارت کرنی چاہیے تو امرتسن جہاز ہماری مدد کے گا۔ مگر گاہ میں انگریزی جنگی جہاز کوئی نہ تھا۔

یونانی مہرے عین پتہ کو دیکھ کر اچھکی پر جا تا تھا اس لیے مناسب ہو گا۔ آیتھہر کے اخبارات فرشتہ ال انگریز مضامین شائع کر کے لوگوں کو ہمارے برخلاف سخت برافروختہ کر دیا ہوا ہے۔ ان نیک نیت اخبارات فرشتہ ال جاسوس کا خطاب دیکر جو تحریکیں اٹھا رہے ہیں اس سے الام جاسوسی کو ثابت کرنے والو کا فائدہ بھی دستیاب ہو رہے ہیں۔ نہروین کے طوفانی ہوائی میزین نے چند دن قبل دوجا ر تہا تلی جہازوں پر جن کی نسبت خیال کیا گیا تھا کہ ان پر کڑی مسلمانوں کوئے سامان رسد اور ہوا سے یوش کے اہل جہاد کو خوب زد و کوب کی تھی اور سیلاب محمولہ کو سمند میں چھینک دیا تھا۔ ہمارے دروسے کچھ دن بعد شہر انگریز سے اسی لمحے نے نہایت وحشیانہ سلوک کیا تھا۔

مٹریکس کی ایلیمانہ کا وائی
ایونیا کا پستان آیتھہر جا کر ایم لائیس کو اطلاع دے دیے جو در بزرگ ایک خط مٹریکس کی طرف بھی لیا گیا اور ساتھ ہی ایک نو انگریزی تو فصل کو بھیج دیا جس میں ہم نے اس کو جہاز پر کچھ لڑائی کی خبر کی تھی۔ مگر جب روشنی پر پانچاڑا اوسے بذریعہ ٹیلیفون آیتھہر سے یہ پتہ چلا کہ وہاں ہم اس ساطے جا رہے ہیں کہ اگر کمزور مسلمان آیتھہر اور جاگتا تھا اسے یہ بڑی خوشخبری تھی مگر ساطے چار گئے اور ہم رالائیس کوئی نہ آیا۔ ساطے پانچ بجے پستان اور اس کا تحت فہرست سے دریافت کیا گیا کہ وہ توقف کی کچھ وجہ بتا سکتے ہیں، اور انہوں نے کسیندر ترور کے بعد جلب دیکر غائب ہو ملائیموں کے خوف سے نہایت

سلہ ایسا ہی پانچاڑا سلوک انگریزوں تک ایک ترکی جنرل سے کیا گیا۔ میرا لائیس نے جنرل دہلی پاشا کو افواج مقصدی دہلی پائرس کے سپاہیوں اور افسروں میں تسخیر اور اعزازی تلوارین تقسیم کرنے کیے چھیا۔ جنرل مودھوت کا روضہ سے خارج ہو کر بندر پر بوسا سوا ایک آسٹریہ جہاز پر سوار ہو کر کسطنطنیہ کی طرف معاتہ ہوئے۔ ان کو ساتھ دیکھا اور جنرل محمد علی پاشا متذلل ہی ہے۔ چنانچہ جنرل آیتھہر کے پاس پائرس جنرل فہل ہوا تو وہ اسے زیادہ غور و برعاش یونانی بائین بال کہ جہاز پر چند یونانی سپاہیوں کے ساتھ ہی جنرل مودھوت پر سوار اس کو گڑھے ہو گئے۔ جہان کے پستان نے ان کو یقین دلایا کہ کوئی قیدی پر سوار نہیں ہے۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور جہاز میں داخل ہو کر کام کر رہے ہیں۔ مسافروں کا اسباب لوٹ لیا اور ترکی افسروں کو سخت کیا۔ یونانی گورنٹ فرطاع غنے پر کوئی تدارک کیا نہ خواہاں ایک ایک جنگی جہاز نے کچھ بر بھری سپاہی اور تہذیب و تمدن کی پیکر بھیج کر کشتہ کر دیا اور محمد علی پاشا اور دیگر مسافروں کا مال وہیں یا محمد علی پاشا کی اہلیہ خوف و شگ سے بھری جہاز میں یونانی گورنٹ نے اشریں گورنٹ کی باز پرس پر عین جہد نگاہ کے افسر اور پولیس کے اعلیٰ عہدہ دار کو موتوں کے معافی مانگی۔ ترکی اخبارات انگریزی اخبارات سے دریافت کیا کہ کیا تمہاری ہندوستانی قوم کی یہی شرافت ہے جس پر تم اس قدر ازان ہو گے۔ انہیں ہے ترکوں کو کہ اس واقعہ کے بعد کبھی یونانی مسافر یا سمجھاکوڑ کی بنا پر یا سمندر دونوں میں ذلیل کرنے کا دن کو خیال نہ کرنا نہیں

ہم سے مصافحہ کر کے ہمارے رکاوٹ پر انھوں نے ظاہر کیا اور کہا کہ اس سے جو ہمیں تکلیف پہنچ رہی ہے اس کا بھی بہت سہارا ہے تو آپس کے حق و بہت بڑی کھف سے ساتھ پیش آیا جس کے لگو لگو ٹھوڑی کیے بچے سے پکڑ کر اسے کئی چٹکیاں کستہ زور کے ساتھ پھینک دینے لگے۔ کئی گھنٹے تک سخت ناگوار گزری۔ اس کا رنگ غصے سے سرخ ہو گیا اور ماتھوں سے اس کا جاب ڈھکی سے پیڑی لگا کر زمین نے جھٹ پٹا اسے کہا کہ جوہ صحت پیار سے ایسا کر رہا ہے جس سے آپس کا غصہ فرو ہو گیا لیکن اگر مجھ سے ذرا سا بھی توقف ہو جائے تو وہ ضرور ایم آپس کے دو چار لگھنے سے ریک کر دیتا ہوں ہم سے بد روہ پیشہ لاس سے چیز مٹ جائیں گے تا رہا یہ مگر اگرچہ تو ہمیں آپس کے فریق میں سے ٹھانڈے ذہن سے موافقت کرنا اوستہ نہیں نہ تھا۔ بعد ازاں میں اور ذہیر کچھ عرصہ باتیں کرتے رہے میں نے اسے کہا کہ میری رائے میں لڑائی کا حل ختم ہو جانا بہت مناسب ہو لڑائی دونوں مکوں کے حق میں مضر ہے۔ ترکی اور یونان کو آپس میں دوست رہنا چاہیے۔ یہ کہ دشمن ذہیر نے کہا کہ غالباً جبری اور دوس قابل طمانانہ صیفہ کی بہت کچھ رحمت کرین گے پھر کہا تھا ہمارا مشورہ بیشک نیک ہو مگر بعد از وقت ویا گیا ہے تبہا کہ بنو سے پشیمانی دول عظام نے خود کو دلا کر کیچ بچا و لڑنے کا مشا و ظاہر کیا ہے اس نے خود بنو کا لفظ اسلئے کہا تھا کہ یہ سب کہا جاتا کہ یونان کو دل سے اتحاد کی یہ سب سبکین میں کوئی شک نہیں کہ یونان علانیہ نہ ہی بد روہ پلڑے طور پر ضرور اتحاد کی تھی۔ ایم آپس نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ لڑائی ختم ہو چکی ہے مگر یہ بیان صریح غلط ثابت ہوا۔ وہ مجھے سرمنی کو ایونیا پر ملو اور لڑائی اس سے چند روز کے بعد یعنی اس مئی کے مکر کو دھوکا دے کر بچے بند ہوئی میں نے اسے کہا کہ اگر تم بھی اس کے متعلق میں غلط فہم نہ ہو کہیں اس کا راز ہو سکوں تب مجھے دریغ نہیں ہو گا۔ ایم آپس نے اس کا شکریہ ادا کر کے بتایا کہ یونانی فرسا کو چھوڑا ہے۔

یہ نہایت اہم خبر تھی کیونکہ نرسا کو چھوڑ دینے کا حکم یہ تھا کہ وہ شینو بھی چھوڑ دیا جائے۔ باتوں سے مانع ہو کر ہم سب چلنے کو تیار ہو گئے۔ اس وقت میں نے اپنے اچھکی و پچی کی درخواست کی اور ایم آپس نے انہیں واپس کر دیے جانشینا حکم دیا۔ لیکن جب ہم نے اس ریفیلین و یونانی ملو اردن کا جوایہ سے قسطنطنیہ میں البانیوں سے خربک تھیں لڑ رہے تھے اس کا احوال پتہ دل اور خجی کا مطالعہ کیا تو ایم آپس نے اول الذکر سبب باین دہل میں دہل سے اس کا کر کیا کہ وہ یونانی گورنمنٹ کی ملکیت میں لڑا کر اسے اپنی ملکیت پر پھر تصرف ہو گیا کامل حقوق حاصل ہے۔ میں نے غدر کیا کہ ہم مصافحہ نہ تھے۔ اور سب غدر کو مجاہد طور پر لڑنا وطن سے جنہیں وہ میدان جنگ میں لاوارث ملے تھے خربک کے تھے۔

میر خیاں ہے کہ اگر ہم ایکے ہوتے تو ایم آپس یہ ہتھیار بھی ہمیں واپس دیتا مگر جہاز کے کل اسرون کے سامنے جو سخت کو لچھی اور کستہ زور دگی کے ساتھ شہر تھے اس نے ایسا کر نامناسب ہتھیار ہمیں نہ بھی روانگی میں زیادہ توقف، لڑائی اور مصلحت سے بچ کر اس راجت کو اس قدر ختم کیا کہ ایم آپس چونکہ اپنے سپاہیوں کو ہمیں شے سے بہل حیران کیا ہے میں آپس حاضر پڑا وقت زور نہیں دیتا اور مزہ جیسے دعا دلی گلی پڑھتی کرتا ہوں۔

فصل نوزدہم

جس وقت ہم جنگی پر پہنچے اس وقت اگرچہ دس بجے کا عمل تھا مگر سامل پریشیا ہجوم
 چائرس تھینر ہمارے انتظامین کٹر افتخار ہم گاڑی پر سٹیشن کر گئے جہاں سامل سو مہنی یا دہ ہجوم جمع تھا
 یہ از دحام دیکھ کر مستحیر رہ گئے اس کا دل بہت ہم گیا کیونکہ ہجوم نے مغل صحت کا کوئی نقصان نہ کیا مگر اس کے طور پر گیسے
 ہوئے تھے اور ذرا ہی تحریک پر ہوشیار ہو سکتا تھا تبہ ہی سے ٹرین کی روانگی کے وقت کو متعلق غلط ہو گئی اور ہم آدھ گھنٹہ پہلے آ
 سٹیشن ماسٹر نے ہمیں اپنے کمرہ میں بجا کر دروازہ بند کر دیا لیکن مجمع بڑھ گیا اور کئی لوگ دروازہ کے پاس اکھڑے گھومتے رہے
 اس پر دروازہ کو متعلق کر دیا گیا لیکن مجمع کا شوق کم نہ ہوا وہ دیر بچے کے بیرونی کپڑے پر چڑھ کر کیے بعد دیو گئے ہمیں دیکھ رہے تھے اتنی
 کی ترکی ٹوپی سے باغیوں اور زمین بڑی دھنگی تھی اور اس کی طرف بار بار نگاہیں اٹھ رہی تھیں یہ دیکھ کر اب پہلی منزل ایلیا کا حوصلہ
 جاتا رہا اگر تھاری کو وقت اس کا استیصال برابر قائم رہا تھا اور جہان کے یونانی ملاحوں کی چھٹی چھاڑے بھی جو اسے ہر وقت ٹرائی
 کی دعوت کرتے ہوئے تھے وہ نگہ باریتہا نگاہ اب ایک بھی حاصل نہ ہو سکی کہ اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں رہ گیا تھا اور وہ چہنی ملک
 میں میگا فون کی قید میں گرفتار اور بالکل بے پناہ تھلا اس کو زمینی بمی سائین بھری خرور کر دین اور اس کی حالت شکی کو تریب
 پہنچ گئی سب سوچتے تھے اس کو اس کو ضبط کر لیا کیونکہ اس نے ایلیا کو پاس جاکر اس کی پشت پر کھپکا اور اسے حوصلہ دلایا کہ میرا
 (یعنی لیرک) دیو اور اس کو زمین کو لے کر لے گا یہ ایلیا کے بعد ہم آئیں گے بھی اس کو خیر اور یہ ہاتھ پیر کرے سب کچھ شکی لائی
 اور میں نے دیکھا کہ ہم سب آخری دم تک اس کی حفاظت کریں گے۔

اتنے میں ٹرین تیار ہو گئی اور ہم کمرہ سے باہر نکل آئے ہجوم ہمارے گرد اٹھ آیا مگر کسی نے حملہ نہ کیا ہم میں نے اکثر لوگوں
 سے مصافحہ کیا جس سے وہ خوش ہو گئے اور کوئی شرارت نہ کی اس وقت تک ایلیا کا حوصلہ بالکل بحال ہو چکا تھا وہ باقاعدہ پارہ دانی
 کے ساتھ ہمارے ساتھ ساتھ آیا ہم سب جھپٹ ایک کمرہ میں جھانکے اور اس کا دروازہ متعلق کر دیا گیا اور ٹرین میں تھینر کو روانہ ہو گئی۔
 وہاں کو سٹیشن پر بھی ہجوم جمع تھا مگر وہ نہ اتنا زیادہ تھا اور نہ اس قدر جھپٹا ایک دیر خوش کچھ نے جو اثر ملیا سے آتا تھا بڑے زور سے
 اگر نہایت رتھ کا ساتھ بھدروی اور اسٹ کا اظہار کیا اس کو خیال میں گرہیں چھانسی دیو لہار پہ ہو سٹیشن پر گاڑی تیار
 تھی ہمیں ایم ایس سیہ یا اگر نیری سفارت خانہ کو لے گیا سفارت خانہ کی عمارت بہت خوبصورت اور نئی طرز کی ہے وسط میں ایک بڑا
 ایوان ہوا اور بجلی منزل کے سامنے سنگ مرمر کا زمین ہے انگریزی غیر مشیر ایجنٹوں جو نہایت قاب قضا و غلبہ میں ہیں یہ ادارہ مغل عدول
 کی دفتر قرار کہتا ہے نصف ریت تک ہمارے استقبال کو آیا۔

مسٹر ایچ برٹن اور

چند خطوں تک دونوں مدبر اس سوچ میں خاموش کہے رہے کہ گفتگو کس طرح

ایم رائیس۔

ایم ر ایس۔ شرمشک کی جگہ ایم ر ایس حیان تھا کہ کیا ہو اور شرمشک جڑیں اوستا درہم کو با دقتا حیرت و حشف کی نگاہوں سے اس طرح دیکھ کر کہ گویا وہ ایم ر ایس کو اس معاملہ کی کیفیت طلب کر رہے ہیں تاخر یونانی وزیر بظہر نے ہنسکر نہایت نرمی کو ساتھ فرمسی میں یہ کہا یہ سیف صاحب یہ مجھے پتہ نہیں کہ وہ کون کون سے مسلمین آپ کو اکر تاجا ہوں، من بعد ہمیں اور سیف کو سلام ہو کہہ کر رخصت ہو گیا یہ سیف نہیں نہایت تپاک ہو ملا اور کہا میں میں شام کے کھانے پر تھما رہا مشغول ہوں پھر ہمیں سفارت خانہ میں بیٹھنے کی کو کہا بجا مات موجود ہے ہم نے اس ہمان نوازی کو کہ بتانا مل منظور کر لیا۔ سردار احمد ایلیس کی کسری ٹاکیہ کا نام نہ گارہی وہیں فوکش تھا۔ اوس نے ہمیں اپنے مشاہدات با تفصیل سنائے۔ مڑا اوس اور لاریہ کی بھاگ کرین ۱۲۳/۲۴ اپریل کو وہ بھی شامل تھا اور اوس وقت اکثر دوسرے انگریزوں کی طرح جن کو یونانیوں کی شجاعت پر بڑا ناز تھا۔ اسی طرح میں اس شجاعت کی قسلی بھی طرح کھل گئی۔

[illegible]

۱۔ یہی صاحب لارڈ ڈفرین گورنر جنرل ہندوستان کے پرائیوٹ سیکرٹری کی حیثیت میں کئی برس ہندوستان میں رہے جن میں اس نے
کوتبول کرنے سے پہلے بھی لائبریری کے نام کا مجھے اور اسی حیثیت سے، روس کی سیاحت کو کے اور پھر ایک کتاب تحریر کی تھی جو انگریزوں
میں عام مقبول ہوئی۔ مترجم +

۱۰۔ مسلمانوں کا قبرستان بھی جوئی سو برس یونان پر قابض رہے۔ اسی پادشاهی کی ایک جانب یہ ہے۔ اتھینہ سے صمدی محل مسجد میں آباد ہوا تھا۔
۱۱۔ جسے مصلح حسین کلید دیر کے عشق نے کسی کلام کا دیوتا تھا +

اسے خدا آرن صاحبِ عقل و تدبیر
 کان تو انائی و شہرت و شہت نیز
 جیف اور دوشہ تہ خرت سفر
 رفتن بین عالم دنیاے دیگر
 از فرشتہ حالتِ ایران زمین
 در دناک است و بد انجام و حزن
 قوم دارد بہر شخصہ احتیاج
 کوکت در دوزد اشل ما علاج
 گر بود اولاد بائے ویاہر
 یا بود فرزند و روش فقیر
 اعتراض نیست ما گویم فاش
 ہرچہ با دادر کا فب مباحش

وزیر عظم کا دفتر

ہفتہ کے بعد بین ایم رائیس کو وزارت بحریہ میں ادس کے دفتر چلا دیا اور ان کی وجہ یہ بتائی گئی کہ
 از اہ شہقت بھی جہاز پرٹنے گئے تھے اس غنائت کو عرض کرنے کے حاضر خدمت ہوا حاضر خدمت کی
 رائیس اس دلیل سے بہت خوش ہوا اور کچھ عرصہ فرحان و مسرور و ستانہ پائین کرتا رہا اور کئی ریپورٹ کو کو دیکھ کر میں دیکھ گیا
 میں ہی نہیں جو کچھ دناک رہتا تھا۔ اور اس حیرت میں پڑتا تھا کہ وزیر موصوف کوئی کام کی طرح کر سکتا ہے وہ ہر قسم اور ہر منزلت کو کو گون
 سے میں جن انفر خبا رنویس سائل سیاسیوں کی کٹری جی کو عورتیں بھی شامل تھیں بہر اہ تھا۔ اور وزیران سپاہیں و ہر آدمی
 جلد چکر لگتا ہوا ایک کچھ نہ کچھ شکوک رہے۔ اب اسے اس شخص کو قابو کیا ہے۔ اور اس شخص کی ہوتی تو دوسرا سلسلہ آیا۔ اور وزیر
 ہے کہ سب کی موضوعات میں لینا اور سب کو انتظام میں نہ کرنا اپنا فرض سمجھ رہا ہے اور کی یہ کاروائی بلاشبہ حیرت انگیز تھی بھرت باگی
 سارا دن یہ کیفیت رہتی ہو۔ ماسیورس کو کہیں بہت رات گزر جانے کے بعد درجن کو بہت ہی سوسے تنہا اور چپ چاکی کر کیا
 مرقعہ فنا ہے میں کہہ رہی میں تھا کہ ایک خوب صورت یونانی قانون (ریڈی) اپنے بھائی کے حالات جو تین تین افسر و عہدہ میں شریک
 تھا۔ ویراوت کرنے آئی وہ انگریزی عہدہ ہوتی تھی ایم رائیس کو ایک نہایت بانگاہ کو بکھر چلے دیں اور تناس کر دیا اور ہم دونوں
 نو افرو عہدہ اور اس کو اس وقت کے متعلق طویل خوشگوار بحث میں مصروف ہو گئے جس میں میرا اپنی حسین مخالفہ جرحی الاسکان
 بہت اختلاف کرنے کی کوشش کی یونانی زبان میں بانگو تھرون کی کوئی کمی نہیں۔

خصوصیت ہفتہ کے پہلے میں چھ ایم رائیس سے آئیہ کے سچو اور آئیس کی رٹھلون اور دوا مدن کی دہی کی باضابطہ مکرور و بانہ
 دوزخ ہستی۔ اور تو ایسا کہ اس کو دینے اور دوسرے معاملہ پر موافق و مناسب کرنا وعدہ کیا مگر ہمیں کوئی ہتھیار دینے ملا
 شاید اس وجہ کہ ہم جلد اٹھنے سے روانہ ہو گئے اور اسی دن سیر کو چھنے طایر اور رٹھیلڈ کے لئے لگا لان مشر بورش اور ڈسٹر مینر سے
 لے انگریزی نظم کا منتقلی تجزیہ سے دیا اور اچھے ایک ہی عقل و ہوش حاصل اور کا شخص کی ضرورت کی خواہن سادہ نقلی طے پڑا
 ایسا ہو جو اس میں ہمیشہ کیے شخص ہر چگونہ اس پر شوب و فتنہ سر میں ایک کہ غن اس با غنم انسان کی ضرورت ہو خواہ وہ میر کا وزیر
 ہو یا خود مختار پاشاہ کا۔ اور خواہ جمہوری خیالات کا ہو مگر ایسا ہر جگہ کت کر جاتا ہوں اور جھوٹا ہوتا ہے۔

کا قد عاصد نسبتاً قریباً پانچ فیٹ دل نیچے جسم پیرا برفرو خندہ اور لطافت شائستہ خوش گوار میں منسلک میں باقی ہمیشہ شہلار و تیز کی بیگم سے بہت جلتا ہے۔ انگریزی بہت شایستہ اور آسانی و سرعت پر توجہ سے کل مکالمہ کے دوران میں اسے ایک توجہ بھی کوئی لفظ یا محاورہ نہ چڑھنا پڑا۔ میں ہولی لباس میں گیا تھا۔ اسکی بیٹے یون معذرت کی کہ شہنت آج جنگی جہازوں کی استعداد اس کوتاہی کا باعث ہے۔ یہ وجہ شکر بادشاہ بہت معظوظا ہوا۔ شاہ نے تمام پوچھنے کے مسائل پر فوق الامداد بلکہ کافی اور روانگی سے کھٹکھٹکی۔ وہ دہلی کی کاروائی پر بہت ناراض تھا۔ اس نے کہا ہرش دل غلام یونان کی نہیں سی ریاست کی یہ غلامانہ تفریق و متحد ہو ہی ہیں اور یونان کے فہم کی تو لاؤ علما مخالفت کرتی رہی اور کر رہی ہیں۔ اور انہی کا غلط فعل بخارہ کا براہ رست باعث ہوا ہے۔ وہ انگریزی گورنمنٹ کی پالیسی سے بالخصوص بہت خفا تھا۔ اس نے کہا۔ اس گورنمنٹ کی پالیسی کچھ اور کل اس کے عین برعکس ہوتی ہے۔ سال گزشتہ کو ایک دست انگریزی گورنمنٹ یونان کی بڑی خیر خواہ تھی بلکہ اس کا یہ دعوے کی مخالفت دکھائی دیتی ہے۔

جب میں نے عرض کیا کہ میری بڑی اور غیر منقطع پالیسی یہ ہے کہ روس کو منقطعیت پر توجہ نہیں دیا جائے۔ تو بادشاہ نے جواب دیا۔ بیشک یہی پالیسی صحیح ہے۔ مگر تمہاری گورنمنٹ تو بہر حال ایسا کر رہی ہے جس کا نتیجہ اس کے سوار اور کچھ نہیں رہتا۔ کہ روس تسلط فلپین پر نہ صرف ہو جائے اور جلد ہو جائے۔ انگلستان اس پالیسی پر وقت مانگے سے بچنے کے بعد نہ صرف متنازعہ انگلستان کو یونانیوں کی مدد کرنا واجب بھی جنوب مشرقی یورپ میں صرف وہی غیر ملکی نسل قوم میں۔ اس کو جواب میں بیٹے عرض کیا میری جیسی خواہش آہستہ آہستہ ہے کہ لڑائی کافی خود خاتمہ ہو جائے اور ترکی یونان ایک دوسرے کو خون کا پیاسہ رہو کی بجائے دوست صادق ہو جائیں میں بیشک نہ کہوں گا بڑا ملو خواہ ہوں مگر یونانیوں کا بھی دشمن نہیں۔ بادشاہ نے جواب دیا۔ چند برس پہلے میری بھی یہی پالیسی تھی میں نہ کہوں گا ہرگز دشمن نہیں مینو اس وقت سلطان تلطع کو یہ دشمن بن کر ان کے ختمے الحاح کو شش کی تھی کہ ہم دونوں کو اپنے رفیق مصمم ہو جانا اندھو رہی ہے مگر اسے میری باتوں پر کوئی توجہ نہ کی سلطان کی کی فرضی و اجازت کو غیر کچھ نہیں کرنا چاہتا۔ اور روس کی بڑی خواہش یہ ہے کہ یونان کو پامال و عییل کرے۔ اب ترکی اور یونان دونوں اس معاہدہ پہلے آپ کو کوڑ کر رہے ہیں اور اس سے روس اور سلوو اقوام کے ماسوائے اور کوئی نایہ نہیں لایا گیا۔ بیٹے بادشاہ کو بتایا کہ میری غصیہ میرے خیالات میں ہیں۔ میں تاہم ان کے چند معاملات کے متعلق انگریزی گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے اور کہہ رہی ہے مگر متعدد یونان کو مخالف نہیں ترکی گورنمنٹ کو متعدد یہ پر عارضی یہ یونانی باغی بوز تو ان کو کھڑا نہیں کرے سخت شہنشاہ پنچا تھا۔

بادشاہ نے اس دلیل کو تسلیم کیا اور کہہ دیا سلطان کو بیشک شہنشاہ پہنچی مگر ہم ان یونان کو روک نہیں سکتے تھے۔ یورپ کو روکنا وہاں کا مدد سپاہی نہ تھا۔ لڑائی کو ان کو دینی تھی۔ اب ایک دفعہ معلوم ہو جائے کہ لڑائی کیا چیز ہوتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ان کو روکا نہ جاتا۔ اب کہہ بھی نہیں اور بارہ ایسا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ میں اس جواب کو سن کر بیشک مسکرا ہٹ کو ضبط کر کے گورنمنٹ

کی ذمہ داری کی یہ بلاشبہ عجب تر نصیب تھی۔ اس پر وہ صلاحت پر مشرع تھی۔ ظاہر تھی۔ بخوبی واضح ہو گئی کہ زمانہ قدیم کس طرح اب بھی یونانی یا ایسی کی عنان اعلیٰ تہذیب کے ہاتھ میں ہے اور بادشاہ و وزیر اسے یکساں دے تین اہلکار تک سب عمدہ دار اس پر و اشتغال۔ جہاں و امن اور شعلوں فرخ مجھے بے تمیزی سے ڈھتے تھے ہیں۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اعلیٰ و اعلیٰ خزانہ عطا کر کے رعایا کے شور و غلبہ کو بند کرنے کی قوی یا فرضی ضرورت کو پورا کرنے کو ایسے ہتھیار گئی تھی۔ آئینہ خیر کے خود سر باشندے اب بھی ویسے ہی بے بھد پر جوش اور شعلوں فرخ اور شجرہ شراعت فساد میں جیسے کہ وہ فرار میں سے پہاڑ کا محار بون اور نیکیوں مند و نوری کی خوشگوشی کو خوار و عظیم کے دست و پا بھی یہ سب کو معلوم ہے کہ اس وقت بھی انہوں نے طویاس تہذیب کی تعمیر کو گزشتہ سے زیادہ وقعت، مذہبی تھی۔ آئینہ خیر کے بونانی بننے سے ابھی یہی سودا کی اور شراعت کو کھیلے میں جیسے کہ چند ہون صدی میں قلعہ طلیک کے یونانی باشندے تھے جو کہ اس وقت بھی ہوش نہ آیا جب کہ ترکی تو تین دن کو شہر کے دروازوں پر گولے برسائی تھیں۔

مندرجہ بالا ارشاد کو بعد بادشاہ نے بیان کیا: یہ کرط کی حالت ہمارے لیے غیب خطر اکابرین رہی ہے اس وقت یونان میں چند ہزار کرطی شاہ گزین بے خان مان اور محض فداش موجود ہیں۔ میں ان بکسوں کی تکلیف و عذاب کو اور زیادہ نہیں دیکھ سکتا کرط میں ہمیشہ بدترین ہوتی رہی ہیں جن پر عین بہت تکلیف اور طمانی پڑتی ہے۔ کرط کی شعلوں کچھ کچھ فیصلہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ میں نے اہتمام کیا کہ کرطی عیسائیوں کو بھی تو اپنے مسلمان بھائیوں پر بے اندازہ ظلم کئے ہیں۔ اور وہ عیسائیوں کے سپاہی علی نبیوں میں پناہ گزین ہیں۔ بادشاہ فرخ و اب یہ تمام عصاب و دل فساد کی غلطیوں کا نتیجہ ہیں۔ گستاخانہ اور بدینہ سازانہ جو بدامانات منطوق کی تھیں وہ نہایت ناسمجھ ہیں۔ یکہ یونانیوں کی توقع سے بدرجہا بڑا کہ تہذیب اور ان کو استعداد رعایا بننے کی سطح اعلیٰ تہذیب تھی۔ مگر دل کے باہمی اختلافات اور غلطیوں سے ان کی تعمیل میں توقع پر گیا اور رفتہ رفتہ یہ پھر ناز و ہو گیا۔

لہذا اس کے نتیجہ میں اس کے نامہ کا مشورہ شعلوں پر ہیں سے شاہ یونان نے حسب ذیل خیالات ظاہر کیے۔

یہ جھگڑا قریباً سات تک مصالحت کے بعد فیصلہ کی اندوختی۔ غرض مجھے نے یہ بھی بیان کیا کہ شہر جبکہ عام رائے کی مصلحت باز جان ہو کر و اذیت تھی لیکن عاجلانہ کارروائی یا تحریک غرض تھی۔ جو لوگ ہم پر اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہ وہ انخاص نہیں ہیں جو اس وقت کو ذمہ دار اور جاوید ہیں۔ ملک کا فرض مجھ پر ہے کہ اعلیٰ و اعلیٰ سوچ کر کے ہر طرف کو شعلوں کو دن میں ان خصوصیات میں ہوں۔ یونان میں طبع کی ریت لڑائی مول بہترین میں نے طبع صبر و صبر و صبر کو ساتھ اس بات کی آیت میں اشتہار کیا کہ دولیر و دیہی غلطیوں کی مصلحت کریں گے۔ میں نے نوجوان اور پیرہ جہالت کو اس مقام پر معین کرنے میں ایک دن بھی ضائع نہیں کیا۔ جہاں سے وہ اپنی خاطر خواہ کارروائی کر سکیں مگر اس نازک حالت پر سخت حیرت ہو گئی جس کا پہلے سے کوئی وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ہمارے بہترین فیصلہ کو کبھی ایسے مزدور حالات اور اس سے کہ صحیح ہو نہ کیا خیال بھی نہ ہوگا۔ مجھ وطنیان کلی ہے کہ آئندہ جھگڑا اتفاق کے ذریعہ سے توت حاصل ہوگا۔ اور یہاں پر یہاں پر یہاں کی رائے کی ہمدردی حاصل کرے گا۔ اگرچہ سلاطین نظام ہمارے رعایا میں۔ لیکن ہر شخص ہمارا ساتھ دینے کو آمادہ ہے۔ باقی دوسرے صفحہ پر۔

(احسانت مآب کو غائب اور نیندہ ہنر نفلوں اور کئی سوسفوں کی روگنی کا دوا دینا زمین کیا ہو گا جو مشعل کے آخری مہینوں میں یونان کو کرپٹ بھیجے گا۔ یہ سارا الزام دول عظام پر لگاتے)

بدلتان باؤ شاہ نو بہت پر خوشی کر سکتا تھا۔ دول عظام خود جو پابندی میں کئی مہینے آٹھ لائے اور نری کو دنیا پر جس جنت توفیق کر کیا کہ نری کو دنیا میں چھوٹی ہی عداوت تھی۔ مدرس نے بعد تریا۔ قذافر اور باطرم لیا۔ انگلستان امن قائم کرنے کی کوشش (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۵) اور ہم اس بات پر جس قدر ناز کر رہا ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ روپ کو اخبارات میں ایک ملک عداوت اور دشمنی پائی جاتی ہے اور ہمارے ساتھ ادن کی خوشی ہے کیونکہ یہ الزام لگائیں شامہ لہا کہ ان کشتہ چیمپین کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔ ہر چند یونان کے وسائل نہایت محدود ہیں لیکن یونانی کا صحت ازہمیں مخصوص پر پھر دیکھ سکتی ہے جنہوں نے وقت اور حالات کو روزمرہ دیکھا ہے اور جو ہمارے ساتھ نیکی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ راستہ سے آگاہ ہیں۔ انہوں نے بڑی کوشش کی ہے۔ اتنے یہ بھی بیان کیا کہ ہم اس لڑائی کے جواب دہ ہیں کیا ہنے چاہیے؟ ایک کو تعجب میں اس کی مخالفت قابل فہم ہے۔ پہلے بازی سے ہمارے ہمسایہ میں کوئی فرق نہیں آتا کیا ہم نے لڑائی کے چھیننے کی غرض سے اپنی فوج جزیرہ کرپٹ میں اتاری جہاں فرض تھا کہ پٹے اور ہمسایوں کی جانوں کو محفوظ رکھیں جن کو ترک ہاگ کہے تھے۔ درحالیہ کہ یوروپ سلطان محمد علی کی گفتگو کر رہا تھا۔ اور کیا یہ بات سرحد تحصیل پر تھی۔ جہاں ہم سے آٹھ روز قبل ترکوں نے بھی بخود فوج طلب کی تھی۔ جبکہ معلوم ہے کہ سرحد پر کچھ حادثہ گذر رہا ہے لیکن کیا ان چند بلوایوں کی عقل حرکت اعلان جنگ کرنے کافی و ذاتی وجہ تھی جو سستی ہے۔ اول فرض یہ تھا کہ ادن کو سرحد سے آگے کی اجازت نہ دی جاتی۔

شاہ نے سب خطوں کی نقصان رسائی یونانی سرحد کا حوالہ دینے کے بعد جب ترکوں کی باقاعدہ فوج نے اناطیس سے تجاوز کر لیا تھا۔ بعد جزیل فتنہ کا حال بیان کیے۔

ان دونوں نے اہل اہل کیفیت پر کہ ہم پر بے دھجہ ہوا۔ اور بہت بہت یہ کہ جو ہم پر حکم دیا گیا تھا۔ یہ یونانی طاقت ہے کہ ہم ٹرکی سے جنگ نہیں کرتے ہیں جزیرہ کرپٹ کو سب ہم میں تفرق نہیں ہوا۔ بلکہ اور سائنس میں جو یہ کہ نکلیں گی۔ غرض کہ ہم دول عظام ہمارے خلاف ہیں۔ اور چند تو ہم کو کھلم کھلا ہماری مخالفت کر رہی ہیں۔ آپ کہیں گے کہ یہ کیوں کرتے ہیں اس کی توضیح کہیں تینوں ہیں۔ یہاں یہ حال اگر وہ جنگ کرے چیمپین تھو اور لڑائی نے شروع کیا۔ تو یہ بعد میں اتفاقی کا فعل ہے۔

مشکلات کرپٹ کی حاصل ہوئے یہ شاہ عاجز ہے کہ اس کا کوئی دول یوروپ کا حال معلوم نہیں لیکن قومی قانون کو مانتا ہے۔ خصوصاً قیامت نہ ہو سکتا۔ یوروپ میں جو زمین اور مقام پر قیام کرنے کی وجہ سے دولت عثمانیہ کے مہولہ نہایت ہی کو شکست کھاتی ہیں۔ قدرت وہ ہمارے دشمنوں کی مدد پر ہیں۔ اور ہمارے مقابلہ کو تھکاوٹ ہے۔ یونان اور ترکوں کا جھگڑا اگر طے ہو جائے تو یہ تمام نہایت کھٹ کر عداوت کا ایک فیصلہ ہر جگہ کی نیچوئی سے اس نازک حالت کو ہم کو سکھایا ہے۔ شلٹر شلٹر قانون ایک ریکارڈ سائنس ہر علمی ہذا ہر علمی نے وقت لڑائی کے سبب پر نہایت مشرق گفتگو کی۔

و ذاتی دوسرے صفحہ

اور مین جم گیسفید بان قبرس پر بھی تعریف کیا۔ فرس بیک نرین عذرات پر قنوس مین داخل ہو کر اوسپر قاجض ہو گیا حتی کہ بلیتر کا ہزارہ ملک انگریزی قونصل کو ہلا دینے اپنی مرضی سے مشرقی رومیلیا مین داخل ہو گیا اور وہاں کے تکی گورنر کو مار دیا ہے پھر ہرگز کا لہیا مارا اور ملک پر تعریف کیا لیکن اگر یونان اس کا زور غریب ملک اپنے ہم مذہب و مضموم کریٹیوں کو فافہو نیسے بچا لیکر نکلتی کرے تو فی انور بھتیون قاتلین شفق ہو کر اسکے گلو کا مار ہو جاتی ہیں۔

اسی زبردست دلیل کا سچا لیکر جا بھکتا ہو۔ اسے سن کر مجھ سے اختیار یہ ایک قدیم ضرب باش یاواگنی۔ ایک آدمی تو گھٹرا چڑا گیا ہے۔ اور دوسرے کو ہٹا کر اوپر سے بھی نہ کیڑا دیا جائے۔ پھر اپنے بادشاہ کی خدمت مین عرض کیا کہ حالت بیشک نہایت مبالغہ اور نازک ہو۔ اگر جب عمارت ایک دفعہ شروع ہو گیا تو اب مجھ بحث نفول ہو کہ وہ طوط اور کین شروع ہوا۔ بلکہ میرا عیاد ہے کہ صلیح ہو سکے اس محضر سے جلد خامی کر لی جائے اور مرقش مین قابل اطمینان ملے ہو جائے۔ یہ کہ یونان نے تصفیہ کے متعلق اپنی تجویز بادشاہ کو نکالی۔ اس نے تجویز کو رد کر دیا تھا مہا پستاد بعض حصوں کو بہت ہی پسند کیا۔ اس کا خلاصہ سب ذیل ہے۔

۱۔ یونان ترکی کو انحرافات جنگ کو سنا زمینیں ایک سے قول رقم جو کم از کم چالیس لاکھ پونڈ ہو۔ اور اگر ترک یونان کو مل جائے۔ تو یہ رقم اس کی آمدنی سے وصول کیجئے۔ بادشاہ نے چار سو سو سے بہت خوش ہوا کہ اس مسئلہ کو متعلق کوئی تخت غالباً در پیش نہیں آئے گا۔ سپرینے دریافت کیا کہ یہ زبان غیبی کی سرحد کی اسی درستی کو جس سے پہلے چرچیاں ترکوں کو ملجائیں منظور کر لیں اس سے ترکی غریب یونانی باشی بزوتون یا دوسروں کی پوشون کا آئینہ اندھا ہو جائیگا۔ بادشاہ نے جواب دیا یونانی غالب اس درستی کو منظور نہیں کیجئے کیونکہ ایک تو اس سے غیبی کی سادھی ترکوں کے چھپے منہ ہو جائے گی۔ دوسرے ایسا کرنا خندہ بدہر کر کے انقبض ہو گا۔

تین نے گزارش کیا۔ اس بات کا ذرہ بھر اندیشہ نہیں ہو گا کہ ترک کہیں یونان پر حملہ کریں گے۔ چونکہ مملکت غنائیہ جو طرف بنیون سے محیط ہے وہ سلطان اور اس کی گورنرٹ عمارت سے دور تھیں۔

دوسرا بشریک یونان سلطان بائیں کی جان مال کی حفاظت کو متعلق ملجائیں بخش خاستہ دیہے کی اب یا کچھ مصلحت ہو گی۔

تیسرا (صفحہ ۱۵۷)۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک بہت بڑی بات۔ قوم جو جلسے کی کو کھولا گئی مین وکیل رشوت کوئی سلسلہ رکھ دیتا تھا۔ یہ تمام تر بیگانہ نہایت جلد بھگت کر جاتا ہے جہاں ایک جہت بڑی کارروائی کوئے ملک کیا گیا ہے۔ یہاں اسی ہی تاکہ جنگ کارروائی محدود رہیں گی۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنے پر پھر سہا کر سکتے ہیں لیکن ہم اسے ہر بار دہرا دہرا سکتے ہیں جو ہم کو منفعہ ہوئے مین ہم مین کافی جہت جو ہو۔ اور جو اپنے حقوق کا تحفظ بخوبی کر سکتے ہیں۔ ہمارا خیال یہ کہ ہم تمام دنیا کو تباہ مین تباہ مین کیا کر سکیں یہی ہمارا کل علیہ ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ سب سب کی سب اس بات کو منہ دار ہو کر ہے۔ ہائی پورٹ کیا لکھیں جو یہ جوئی ملامت ہے کہ وہ باطل لانی اور عزیز جنگ کوئے نہایت تیز ہے۔ اگر یہ تہمتیں سب سے بہت دیر ہو گئی ہے لیکن ملک و تہذیب مین تعین کرنا چاہیہ کرکٹ کو حامل مین حق اور انسانیست کو خلاف ایک بہت بڑا جرم سرزد ہو گیا۔ اور اس کی گوشمالی شروع ہو گئی ہے۔

کردن بادشاہ نے جواب دیا یہ تمہیں ہر روز اجازت ہو کہ سلطان یا حاکم یا جو میرے خیالات سے مطلع کر دو گا
تو خدمت میں جیسو پہلے بادشاہ کو آئیے اس کے مشاہدہ و تخریر کے متعلق کسی سوال کیلئے اور پھر کہا مجھ کو اتنی بات کہ کسی یونانی
کو ہلاک کیا ہو گا آئیس نے ہر کا بنائیت و نہایت کی مخالفت کو جواب دیا اوستہ کہا : "اسا سچ بن غیر سداوت کنندہ ہوں ہم ہر یونانین سا کہ یونانیوں
میں ہیں عام چرچا تھا کہ ہم پہلے جو کہیں کہیں لڑائی کرتے تھے پھر یونانیوں کا یہ عام شمار رہا تھا کہ غیر ممانی بھی مشغول پیکار ہو جاتا
تھے۔ انہوں نے کہا بھی اپنے ایسا خیال اس کو کیا ہو گا کہ کسی جینیہ شدہ یونانی کو یونانیوں کو تسلیم کرنا اس خیال کو اور تعینت ہو گئی ہو
کہ جو ظاہر ہے کہ وہ مجھ سے اپنا دوستی اس کو اٹھال کر جس یونانی نے دیکھ کر ہنس کر اٹھا۔

جب تک کہ یونان بادشاہ کو یونانین کو شمار و خدمت کے ساتھ یا تو اس کو کسی مصلحت کی غرض سے ان کے دو تہا میں شمار کیا جائے کہ ان کا حقیقت
حال جو حوالیہ وقت تھا اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ بادشاہ کی باتوں سے ہی نہیں بلکہ تنبیہ یونانیوں سے میری ملاقات ہوئی سب کی تھک گئی
یہ شریعہ جو ہر مذہب کا وہ اصول کہ وقت ختم یا ہر ملک و سرحد کی گاہ سے دیکھ کر میں اس میں تھک جاتا ہوں کہ جن لوگوں کی یہ ہے کہ وہ کوئی
یونانی گرفتار نہ کرے اور نہ اس کا کہہ دے کہ اس کو بچھڑا دے کہ اس کو قتل کر دے یا اس کو اس سے بدست و دوستی میں لے لے کر اس کو
سب کو اپنا سرحد پر لے لے گا۔ اور یونانین کو کتنی کج حیل و تدبیر ہو گئی کہ وہ اس کو بدست و دوستی میں لے لے کر اس کو اس سے بدست و دوستی میں لے لے کر اس کو
تحریر کر دینے پر ان کو تیار کیا۔

(۲۱) فصل سبب و حکم

قسطینہ { کشادہ ملاقات کر کے بعد میں نے سلطان اعظم کی خدمت میں حاضر ہونے اور جلال تآب کو شاہ کو خیالات
دار اس سے مطلع کر کے یہ سید قسطینہ جانیکا غرض کیا ہم آہستہ سے شہر کی سیر کو ایک اٹالین ٹیپر پر
قسطینہ کو روانہ ہوئے یہاں کو از مشرق اتر چلے جب تک کہ اس کو پاس رہے کمال ہوائی سے پیش آیا مشرق میں یونان کو دور مشرق
سیکن بھی بہت شغف و پیش آتے رہے۔ آہستہ آہستہ ساتھ آیا اور سبھاویا گیا تھا کہ پائرس میں ترکی ٹوپی دینے والے کو بھندے
بہت متنازع ہو رہے ہیں چنانچہ انوشہ سفارتخانہ کو دیان سے چڑھی فرم گیا کہ ٹوپی مستعار لے لی۔ اور وہ جب تک کہ بنو رہا بہت عجیب و
ایم دلائل کے ساتھ کہا تھا کہ اگر کیا ترکی لازم ہونے کی وجہ سے جائز ہے مگر اس نے اس معاملہ پر بڑا زور دیا اور ہماری شاخ قبل کر کے
لے گیا۔ یہاں پر نام سرا کی لچا کر چلے گئے سی۔ بی۔ بی۔ اور کو تو میں ہر پاسو پوڈ سالاد تنخواہ دیتی ہے جس کو وہ سفارت و مکر میں لے لے
سالاد تنخواہ پاسو پوڈ ہے۔ مگر ان کو تائب تو فصل لے لو کی تنخواہ دو سو پوڈ سالاد ہے۔

اوسے ہمارے ساتھ سفارتخانہ فرجلائے دیاجب وہ ایک دفعہ وہاں پہنچا تو پیراوس کہیں کوئی خطرہ نہ ہو گیا وہ وہاں ہلکے سنگ سفارتخانہ میں راجہاں کو بھی خوب خاطر فرج کی گئی اور اس کا بیان ہنشا کہ مدت لمبتاس کو پہلے اسے ارازم نصیحت ہوا تھا یہی ہماری رائے تھی کیونکہ نہ پیراوس کے باور چنانچہ کا نظام اور تعلقات فراراج قابل تعریف تھے

بجک مہمچ البکریر
 بن گیا کہ اطالین افراد مال جہاز دیکھ کر دنگ رہ گئی غیر خودی باس اسے بالکل نہ سمجھتا تھا۔ وہی بن اس کا قدر تاہن انجہ زیادہ خطر آتا تھا نیلگونہ بحیرہ مہمچ البکریر کی کیفیت کو کہ جہاگزی جزیروں کے پاس گزرتا یہ وہی جزیرہ تھی جن کو فتح نہ کرنا انہم نہ نمانی طریقہ یہ لگا یا جہا ہتھا خیر جزیرے ہنہو کہو را دین آبلوی کی علامتین بیت کہ دکھائی دین۔ بنا برین دفعہ فتح کی کیفیت اور سرکاری کانی معاوضہ نہ ہوتی تھے اس جہاز پر کوٹ ریل ہے چانداری کرتا راجہاں میں جہاز کا کپتان اور فلو رسی نمانی طلب بھی شکر یہ ہونے نشاء سنگتوں تو فلوں اور اولیو بیوں کو بنا یا گزرتا جو دھاگے سے پیاس گزرتے حاصل پر نہا کہ کپتان و زبان کیے گئے جہا کی حرکت درگوش کے باوجود چننے حیرت انگیز تارا اندازی دکھائی سب طرہ کہ ایک یونانی طالب علم جو تارہاں گیا ہوا تھا اور اس سے انہم اس میں سے جہاں کل اطالین نے کچن بان ہو کہ کہ کہ وہ ملکیت خطیہ تارا انداز ہے یونانی طالب علم بھی بہت اچھا رہا وہ آگوزی بول تھا تھا اور اس خطیہ کے ام کو کالج مودوم... ربر کالج کا تعلیم یافتہ تھا میرا خیال ہے وہ جہا کو کہے تھی گی اگھ کہ اپنے ہم وطنان کی مال تائیں نہ پنے کی وجہ سے وہاں سے متفر ہو کر اقبطنیہ کو پس جاتا تھا

دارڈنیلز
 ڈارڈنیلز ہم اتوار کی دوپہر کو پہنچے اس مشہور آبائے ہمارے جہا نے باہنگی گزرا نہ فرج کیا۔ رٹاؤنی تھا نہایت استحکام کے ساتھ طبعی اور محفوظ تھی۔ اور اسکی دونوں طرفوں پر توہین ہی توہین نظرات تھیں۔ ہم ہم ہنگو پر بڑی بڑی کپ توہین چڑھی ہوئی تھیں۔ اور ایک سرے سے دوسرے تک تمام ڈولوانوں اور کاروں پر (موجوں کے) ہیشار تھا فلوں میں سے چھوٹی چھوٹی توہین دکھائی سے ہی ہمیں بیوسے خیال میں اس تانہی کہ جسے جو جو پھر و مچ ابوا کر کو حیرہ اور خط سے قاتی ہے۔ جہا گزرتا اور جنوب کھڑت کو سطحیہ پر غنا تقریبا ناممکن ہے۔ ایک بلند مرتبہ تانہی نہ فرنے جزیری شمشاد میں جہا سے ڈاکر ہنشا کہ اعلیٰ انگریز بحری خدمت کی داسے ہو کہ دارڈنیلز سے باجوہ گزرتا جاسکے مگر جو پڑہ اساکے کی کوشش کے اور کافضہ عہدہ فرمان کوشش میں ضلعی جو جاسکے میری سائے میں بشمولہ ترک گونا از باکل ہی نمونہ ہوں۔ باہ اول درجہ کے معانی انہم ہوں میں سے چارہاں ہی غیامی رہی آجائے سلامت گورسکیں۔ اگلستان کی بڑی خوش نصیبی تھی کہ سطحیہ پر حملہ کرنے کی جو چیز جسے سر غلبہ کری نے وہ خطہ کو ہم حزان رجمہر اکثر بر۔ نومبر، میں پیش کیا تھا عمل نہ کیا گیا۔ کو عمل اگر گئے میں بہت بخوشی ہوئی

کیرا لکھی تھی
ترکی طرہ
 یہاں کل سفر تانہا پہلی مرتبہ تانہا کی طرہ کشادہ کیا کہ وہ دھوون میں دارڈنیلز کے اندر دنگ رٹا تھا

ایک عہد بمقام کوتوالی اور دوسرا جیویشیا پڑا تھا چنانچہ قلعہ کے سامنے کھڑا تھا۔ پھر کہ مصافی جہاز ہمسایہ ٹیڑھے کے جہازات تہر تہیں اور
 بیچین کھیل بہت پرانی طرز کے کلاں و طویل جہاز تھے۔ انکی زندہ اگر پستلی۔ نچن کہتا اور تو بین تغیر یا ضرورت الا شتمال کس قسم کی تعمیر
 سامانہ انکی شکل شبہ بہت خاصی ہسید اور جہیزت و چاکا سا اور آتشہ معلوم ہو تو کہ سید حال ان جہازوں میں بھی مگنی کانی عہد مصلح اور
 مولود جو دسے۔ ۱۵۰ مسویدہ میں برس پیشتر تیار کیا گیا کہ اگر دیکھی مرست کی جلتا دینے نچن اور سی تو بین چڑائی جائین
 تو وہ اب بھی دوم و دہر کے خارج مصافی جہازوں کے ہیں۔ انکو متعلق ہیں سبب و عجب چیز یہ دکھائی دی کہ اونپر قلعہ اور جری سیای بکھرتا ہے
 تھے۔ انکی چستیں پاکیزہ لباس پوش آدمیوں سے جنہیں سنتی کے ساتھ قواعد کرنی جا رہی تھی۔ بھری ہوئی تھیں قلعہ فنیہ میں
 بچے قابل مہزون اور شاہروں کو تعین دلا کہ ان کہنے شاخخوردہ اور تقریباً بلا نچن آہن پوشوں کو گولڈن مارن جو ہر وقت کشتیوں
 اور جاتی جہازوں سے لبریز رہتی ہے اور نیز اس تیر قند و بار سے جو محکمہ کے گوشے سے مکرانہ اور گولڈن مارن کا تودت و تھی جوت کین
 ملاحت قابلیت دکھائی گئی تھی۔ ان محرم و رنگ پہلو انوں کو میں سالہ جت و آسائش کو کعبہ بنی جگہ سے منور و شل کر سیکے کسی ایسا
 پوٹ کر کہ پیچہ و اوجہ جانی یا جاتی ٹیڑوں و مدد زلیگی۔ اور صرف ایک آہن پوش کا گولڈن مارن کے پاس گولڈن مارن کے وقت اس سوینی
 ذرا سا س ہوا اس پر ان جہازات کو سات نعت از رنگارنگ عینہ قسطنطنیہ نے خوب حاشیے پڑائے۔ اور لونی طہیترن کی جو ان کی کھان
 ان بزرگ اور دین میں سے اکثر تر کون کا محکمہ کارٹر ایک کینہ کینی خفیف و خفیف واقعہ اور ہر گولڈن مارن سے نہیں جلتے دیکھ کر کمان کو خیر
 میں تر کون کی خفیفی کی خبر سن انکستان والوں کو بہت پسندیدہ و مرغوب ہیں۔ ان نامہ نگار دن کو پاجیانہ ہر ان کو طے نظر کر کے اگر نظر نہ
 دیکھا جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ترکی ملاحت نے ان کو نہ دیم بوسہ قلعوں کو سطح کے حادثہ کے بغیر گولڈن مارن و باسن ان باہر
 نکال لیجائے میں قابل تعریف اور میرٹھ کیکر کا رنگہ اری دکھائی تنک ہر زمانہ میں اسات کا کامل ثبوت و چکری میں کو کدہ قلعہ و جہازان ہوگی
 اور میں پوری قابلیت موجود ہے۔ نوآرمی لڑائی میں وہ چار تو ہوں کہ ساتھ میں کے جہاز انکو جہازوں سے بدرجہا زیادہ تھو۔ اور اڑے کہ
 کل دنیا باتک تدر ہے۔ انکراشل جہاز اپنے جہازوں کو ساتھ ملاک ہو گئے۔ اور جھانگے کسی نے نام نہاں شامین و نیوب پر ترکی
 اگن بوٹوں نے بہت عہدہ کام دیا۔ اور اگر کبھی یونانین سے بھی تر کون کا سمندر پر یہی صورت میں مقابلہ ہوا۔ کہ دونوں کا بڑے تقریباً یکساں
 ہو۔ تو اس میں کوئی کلام نہیں کہ ترک ملاحت ویسی ہی عہہ کا رنگہ اری دکھائیں کہ جیسو کہ اوکو فیت تری سپاہیوں از تیسہ سی میں کہاں
 قسطنطنیہ کا جو میدان نظام ہوا لغزری میں اس و ترکہ کہ دنیا میں کوئی نظار نہیں ہوکتا سوچ ابھی طوع ہوا ماضی ہی ہوا قلعہ اور انی پر
 روشنی کی سہری قلعہ طود اور کوی تھو پر کچھ کا کچھ شامہ جزیرہ مدیہ متعلقہ قرار ہوا ہے۔ ان میں ہاتھ تھا جزیرہ شہزادگان کے پرے ان کے
 عقب میں ایشیہ کے کچمک کی نیگلوں پہاڑیان و پسین کشیش طغ، اور اسکی شاخین برودہ کے اردوگہ اور بحیرہ آمور اور شرقی ساحل

دام بزرگ شہزادگان میں سب سے بڑا جزیرہ فضل حالات کیے و کچھ کو تہ قسطنطنیہ

حاشیہ کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ ہمارے سامنے مینار دریچ اور آئینوں کی تمام مختلف اناؤں فرحت بخش مکانات اور نواح جن کو انھوں کو جان نزار سرور سیتا کہتے تھے۔ بائیس (۱۵) ہاٹ ہیسیہ ٹکٹے کی شکل میں دکھائی دے رہی تھی جس کو اوس ٹکٹہ سکورا (اسکدار) کے درویشان بنگل اور مکانات سرسبز صوبوں کے ٹکٹہ اور ہمارے پاس رتھو لین (محرابہ کیسا) کا قبرستان اور بٹین ٹکٹہ آئینوں اور پیرا دک (دھڑ) تھے یہ وہ جگہ ہے جہاں یورپ اور ایشیائے ہندو کی طاقت کی اظہار تجارت اور پولیسک جڑوں نفوذ سیاسی کوئی دنیا میں اس سے عہد کوئی مرقہ نہیں قسطنطنیہ مکہ مہار دور بطون کی کلید اور وہ درے ہا جس کو قسطنطنیہ کو قیام عظیم صدیوں تک جدوجہد کرتی رہی ہیں ہمارے سامنے تھا۔ اس نظیر نظارے کو حسن جمال کی کیفیت بیان کرنے سے فیضیت افشا محاصرہ میں جبرٹھنے اسے دیکھا نہیں۔ وہ اوسکی وقیری اور شان و شوکت کا کہی عالم تصور میں انداز نہیں رکھتا۔ اور جنوں نے اسے دیکھا ہے۔ وہ آسانی سمجھتی ہیں کہ یونان سلطین اس کو لے کئی مرقی ہیں۔ اور ان کے لیے اوس کا قبضہ وینلو بکیم اور کلبو دنیا کی مسمی رکھتا ہے جس میں زیادہ قریب پونچھو تو ہمیں عمارت کا سلسلہ جو گانا بائیس سے سین مٹی فافو مک سال پھر کنا۔ کناہہ چلا گیا ہے۔ پورا پورا نظارے گا گیا پرائی دیو سا فیصلیں جو دنیا ہم کھٹگی بھی عرشنا درمیں مٹھو قلعہ مفت برج۔ اور سلطان احمد کی طیف و فیض طریح مسجد اور اس کے جبرٹھ پھر چھینا رہا جسے صاف صاف نظر آ رہی تھے۔ اس مسجد کا پیرنی نظارہ جامع ایضاً صوبے سے بھی زیادہ خوش ہے آخر جہاز خود بائیس میں دھل ہو گیا۔ اور آئینوں کی مشرقی جبرٹھ عمارت مساجد کے کنارہ گنبدوں اور لطیف و فیضیہ عمارتوں کی آس جو میں ہمارے زیر نظر تھے گزرتا ہوا۔ آگے بڑ گیا۔ بائیس میں داخل ہوتے ہی کیا رنگی اوس کا تمام جاہ و جلال ہمارے سامنے نمودار ہو گیا۔ سنگ مرمر کے محل جو دور یہ کنراہ آب تک جو ہوتے ہیں۔ یورپ و ایشیا کی پہاڑیوں کی ڈھلوانوں پر خوشنما رنگ و قلعہ پیرا کی سر فلک بندیان اور قلاط کا مینار دیو بانی جو ان پہاڑیوں کی بھی اوپر سرکار ہوتے ہیں یہ سب نظارے کھٹت انھوں کو سامنے ہو رہا ہوئے ٹھوڑی درمید گونڈن مارن رطلج بھی دکھائی دے گا گئی جو جہازوں اور تاجیوں سے بھری ہوئی تھی۔ اور جس کو بل پر تل دہرنے کی جگہ دکھائی نہ دیتی تھی تاجیقین اور کشنیان جو چین کفر برتن پوش محلات سوتھین اور پاکرہ لیا س ملج انکو چلا رہے تھے اور اور ہر طرف تیز لگا کھٹج و ڈوری جاتی تھین عرف اکیسے گوشہ محلہ (سولے رونی) کا نظارہ ایسا جانفزا۔ و قریب لہر خوشگوار ہے کہ صنعت و تمدن کی مخلوق منامی و کاریگری کو سیریت کم گوشتہ چشم انسان کو دیکھ کر تعجب ہو سکتے ہیں گوشتہ کچھو اڑے پرانا محل اور اسکی خوشنما عاتین جو آپس میں خلط ملط ہیں تریچ اٹھتی چلی گئی ہیں۔ اور ان کو بھی شہنشاہ گنبد مینار اور کچھلے میں میں جہاں تاجیوں کو وہ احمق یا نا عاقبت اندیش انگریز جو اس بات پر نہ مانتے ہیں کہ شیکہ دن قسطنطنیہ پر زنا ہوا ہے۔ ایک فانی ای انھوں سے اس شہر کی خوبصورتی اور طبیعت کا کام و محل وقوع کو دیکھ لیں پھر انہیں معلوم ہو جائیگا کہ قیام سلطنت کی فوجی بھری و پولیسک طاقت میں اس کو قسطنطنیہ کی سیاحت اگر ضرورتاً نہ یقیناً ہو سکتا ہے۔

قسطنطنیہ کی قدر و منزلت

قسطنطنیہ کی بدرجہ غایت اہمیت اور اس کو بنے نظیر محل وقوع کی وجہ سے اس کی مہیات و عمارت کا سلسلہ کل یورپ و روس پر بڑا اثر انگستان کو لے کر جو

نہیں کہ سکتی کہ ایک ہی نشان ہر کام تک پہنچتا ہو لیکن نقصان دہ اور اہم ہیں ایسا دلچ گد چکا ہے اس بات پر کہ کسی ایک گروہ کی
 خبر کہیں اور نہ سن کر سرسٹ اور فریق کو لوگ کلا مقلد کی کوٹھ پڑ دیو اور دارید زور ڈال رہے تھے کہ دوس کو انجم ازسی مہو جی تیاظر
 بہر کر اور کتا خنظام پر نہ کی دعوت کی جائے یعنی یا غنا کا دیگر دوسروں کی تکیہ کر رہے تھے کہ پختان اوسی قلم و خط و منطقت کر جو
 وزارت سے با متقدالی طرح میں موثر صلاحات کی ترویج کی فراستہ کرتی رہی ہے جسٹہ اسی کام کی تعمیل کی دعوت کر رہے تھے کہ کسی ایک گروہ
 وہاں تک بنا جسٹہ کامیابی کے ساتھ فراہم ہوتی رہی ہے۔ ہاں انگوڑی میو جان علی طور پر گویا دوسرے اور انعام تو غفلت کر گیا
 جس کا وہ باعث ہو گیا ہے اور جان دمال کو اور ان نقصانات کو انعام میں چھاو کی کا ڈولوں سے تو غفلت اسے خبر کی کہ نیم مرتے اور جان
 دلائے خانات تحریر کیا کہی ایسا آضا نہیں بلکہ کیا کاری پہلے ہی کہی کسی نہ دیکھی یا سنی ہے ؟

دوسرے حصہ تمام ہوا۔

مطبوعہ مطبع روز بازار
 (جنرل لائیکس انجینی) امرتسر

۱۲۱۰ھ

مخاربات تجسیلی

لئے

کارزار روم و یونان ۱۸۹۷ء

{ حصہ سوم }

جو ایک جرمن شاعر افسر کی کتاب جنگ روم و یونان اور انگلستان کے مشہور مدبر و نوید
الشیخ طیار ٹلٹ کی کتاب مخاربات تجسیلی کا پورا ترجمہ دینے کے علاوہ حسب موقع بیشمار فطرت و
حوش اور ذہن و دلچسپ اور کارآمد ضمیمہ لگا کر دیئے گئے ہیں۔ اور تمام نامور پاشاؤں اور جرنیلوں
افسروں کی نہایت درست تصویریں اور میدان کارزار اور مختلف لڑائیوں کو نقشہ درج کر دیئے گئے ہیں

مترجم و مرتبہ لوی محمد انشاء اللہ صانعیند انعام آباد جھانسلگ کوٹوالہ

سن ۱۹۰۰ء

مطبع روز بازار امرتسر

(جنرل انجینئر جی)

منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کی اہتمام سے طبع ہوئی

(حسب رابطہ لاہور پریس کی گئی)

فہرست مضامین بحاریات تحصیل حصہ سوم

فصل سبب و دوام - ذات شوکت
 سات حضرت بادشاہی - اذکار کیریکٹ
 اور سلطانی و دربار اور کتاب سر شہید بارٹکٹ
 سلطان کا رحم و کرم - ترکی سلطنت کی ترکیب اینٹ
 کے قتل کے سبب - نظام کا انبساط و نمونے والوں کو نڈر
 کیون نہ ملی - بیگز سرٹے - منیر پاشا - سلطان اعظم کا حور
 اہلکاران - دربار سلطان اعظم کی شکل و شہادت
 سلطان اعظم کا سترام - صلح کے متعلق گفتگو - شہر طبر
 شہر کر کی کی غلطیان (حرفی - بحرین کی پیشین گوئی
 روزی و الطاف - خیر نہ - برادران و ہشیرگان - اعظم
 الشہید کے قول کی تصدیق - قریب کتاب کتب میں کتاب
 فلسطینیہ - منہری ڈیس - ایک قدیم بادشاہ کو غصہ حالہ
 منیر پاشا کی وفات - تحسین - کاسا - اول سکرٹری کو حالہ
 اور مکملہ - انگلستان - ترکی میں اتحاد کی فواد و فتنا
 پرنس لونان - تونی روسی وزیر خارجہ کی وصیت
 کرچی مسلمانوں کی تیمم اولاد - از صفحہ ۱۸۰
فصل سبب و سوم - الشہید کی آخری
 ترکی پر ماضیہ وطن - پیشہ - شہر کر کی کا تصدیق
 مخالفانہ پالیسی کے خطرات - مسلمانوں کی بیداری و قیام
 انجمن اتحاد کلیسیائے انگلستان - مظالم و روشی کی علت و غایت
 لازمی اتحاد و ہمپنی انگلستان کو

حوشی - سرحدی فساد - تصدیق میں ناقہ - الشہید
 قیاس کی روشنی - اور سرحدی فسادات کا ملوکی انچہ - و ختم

حاریرہ - نرہال - شہزادہ ناصر اللہ - کتاب تقویم الدین کا خلاصہ
 مدیا کاکس - لیون - سفیر شہر ٹول - سرحدی دکان - اصل موکٹیک
 مسالامات اور سرحدی جنگامون پر یوروپین تدبیر کی چھٹنگ
 آزادی اور اسیب - حیرت کا اعلان - اطمینان کی نصیحت - کل نشان
فصل سبب و چہارم - از جرین - منہج - جنگ کا اتوار
 وابتدائی روشنی - ہندوستان - ترکی و یونانی فوج کی کارگزاری
 موجودہ حالت - پرتیز - یوروپیا - صفحہ ۸۳

فصل سبب و پنجم - از کرچی - منہج - رضا پاشا وزیر
 و سرکار فوج شہزادہ - احمد - صاف پاشا - صفحہ ۵۵
ضمیمہ - نیر اول - نیک فوج و نہمن - بزرگ شہادت کی تقریر
 بازارید - نیر - تحلیہ - تہسلی - نقشہ - جیو - تحلیہ - کرٹ - صفحہ ۸۹
 منیمہ - منہج - متفرق و متنا - فتوح عثمانیہ - پرتیز - سرحدی روشنی
 منیمہ - سوم - مسلمانوں کی بیداری - صفحہ ۱۰۴
 منیمہ - چہارم - یونانین کی خیانت اور ترکوں کی شہادت کی
 شہادت - صفحہ ۱۰۵

ضمیمہ - پنجم - ترکی نشان - صفحہ ۱۰۶
 منیمہ - ششم - علی بنابہ - حیرہ - ہندو - حیرت - جلی - سلطانی سفیر اور
 متعصبین کی مفاہت - صفحہ ۱۱۰
 منیمہ - ہفتم - سلطان اعظم اور شہید - از انجمن - کی تحریرات - صفحہ ۱۱۶
 منیمہ - ہشتم - ترکی - ستورات - اور خورول - اگر کوئی شہادت - صفحہ ۱۱۸
 منیمہ - نهم - ترکی کی موجودہ حالت - صفحہ ۱۳۲

منیمہ - دہم - درویش حکومت کا نامہ و فساد کرٹ - صفحہ ۱۳۶
 منیمہ - ہم - ہندو و بھو - ریسے - کو شہر کر ہامی - شیر - سرحدی - حیرت

تاریخ جنگ روم و ایران

حصہ سوم

فصل ہست و دوم

ذات شوکت سمات حضرت بادشاہی او نکا کیکیہ اور سلطان دربار

انقول الرشید ملکہ باطل سلطان المعظمی طبیعت و فطرت اور طریق عمل و حقیقت اس سے عین عکس
سلطان کی رحم و کرم ہے جیسا کہ ہم انکسٹن میں خیال کیا جا رہا ہے۔ اور کئی نسبت عمل انصافی اور سفاکت
کی سادہ یہ کہانیاں ہے کہ جلال التاب کو منشا تو جو یہ قتل عام وقوع میں آئی۔ حاشا وکلا۔ انکی ذات قدوسی صفات ایسے اعمال سے نہایت
اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور نہ وہ عیساکہ اور نہ یہ ہنیاں باند لگایا ہے بزدل اور بد حیو ظالم میں حقیقت کمال ہے کہ سلطان المکرم نہایت ہی قابل
اور ہوشیار ہے۔ برخطیر تجربہ کار حکمران اور دوسروں پر ہرانی اور شفقت کرنے کے لیے ہر وقت ہمتیں تیار و آمادہ ہیں۔ اور انکو ایسی
مشکلات کی مقابلہ کرنا پڑا ہے کہ بہت کو فرما زواؤں کو وہی مشکلات کو اب تک سنبھل رہا ہے۔ تقریباً تمام یورپ مارے درنہ کی طبع اور میں
چشمہ مارا۔ اور تدارک رہا ہے۔ مگر وہ اس عمل سے بخل و منظور آمد ہو گئی ہیں۔ رسمی معاملات کو چھوڑ کر پراپیوٹ زندگی کی طرف رخ کیا جا کر تو صاف
منکشف ہو رہا ہے کہ شوکت سمات کمال عزم و جہد میں اپنی اولاد و اپنے دوستوں کی پیروی رکھتے ہیں۔ اور سپاہ باخسوس سپاہیوں
کی آسائش و آرام اور بہتری و فلاح کا ہر وقت اور ہنس بہت ہی خیال رہا ہے۔ اسکی ادنیٰ نظیر یہ ہے کہ شہنشاہ کو محاربہ میں لائی
مانٹی گیلڈ نے جن ترکی سپاہیوں کو کمال بیداری سے مختلف اعضا کاٹ دیتے۔ انکا علاج معالجہ نہایت احتیاط سے کیا گیا۔ اور پھر اونکی
سندھ و ششیں مقرر کر دی گئیں۔ اس طرح اس محاربہ کو زمینوں کے لیے خاص سلطانی محل ملیدز کا علاقہ میں نیا ہسپتال قائم کیا گیا۔ اس میں ایک
ہزار و زیادہ مجروحین کیلئے گنجائش ہے۔ وہ صفائی اور نکسل لوازمات میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور زخموں سے واپس آکر جلدی معیتاب
ہو رہے ہیں کہ عمل حیران رہ جاتی ہے۔

جو مشکلات سلطان المعظم کو محیط ہیں اور محیط ہیں۔ وہ شہید ہیں بلکہ ایسی سخت و صعب ہیں کہ کسی اور شخص کو شاید اونکو
مقابلہ کرنا محض پرتاب شہداء و شہداء میں ہی حلا و حل ملک تباہ و پامال ہو گیا۔ اور لاکھ عثمانیہ سپاہوں کو علاوہ دس لاکھ سپاہ
لے ایرالمونین کو حکم سے ایسے تمام مجروحین کو جو آئندہ فوجی خدمت کرنے کے ناقابل ہو گئے۔ ۳۰ روپیہ ہر ایک پر خیرین عطا کی گئی۔ ہندوستان
میں بھی سپاہی کچھ برس فوجی خدمت کرنے یا جنگ میں قتل ہو جانے کی صورت میں اسکی وہ کو چار روپیہ سپورٹیشن ملتی ہو۔
اور پھر ۲۵ لاکھ میں جلال التاب و شتاب لکھ روپیہ سپاہیوں کو جب خاص سروس میں ہزار روپیہ کے گرام کیے عطا کیے۔

فہرست مضامین بحاریات تھسیلی حصہ سوم

فصل سبب و دوم - ذات شوکت

سمات حضرت بادشاہی - افواکیریکٹر

اور سلطان اور بار (اگر کتاب سرشمید بارٹسٹ -)

سلطان کا رسم و کرم - ترکی سلطنت کی ترکیب اینٹوں

کے قتل کے اسباب - مظالم کا افساد و کمونے والوں کو ڈر

کیونکہ نملی بیڈر سسٹے منیر پاشا سلطان اعظم کا صوبہ

ایملکاران اور بار سلطان اعظم کی شکل و شباہت -

سلطان اعظم کا سترام - صلح کے متعلق گفتگو و شرطیں صلح

سریط کری کی غلطیاں (حوشی) - جبر و عدل کی پیشین لائی

روزی و اطاعت خسرانہ برادران و دشمنیگان ان اعظم

سرشمید کے قول کی تصدیق مزید بت بگاہ حق میں کتاب

نسططینہ - منھری ڈٹیس ایک قدیم بادشاہ کو مختصر حالہ

سینیر پاشا کی وفات - تحمین بک اول سکرٹری کو حالہ

اور مکملہ - انگلستان و ترکی میں اتحاد کی فوہ و نتا

پرنس لونبات تنونی روسی وزیر خارجہ کی وصیت -

کریمی مسلمانوں کی تیم اولاد (از صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۱)

فصل سبب و سوم - سرشمید کی آخری کار

ٹری پرنا منصفہ وطن و پیشین سریط کری کا تصدیق

مخافانہ پالیسی کے خطرات مسلمانوں کی بیماری و قباہ

انجمن اتحاد و کلیسا کے انگلستان - مظالم و روشی کی علت

لازمی اتحاد و دوسری انگلستان کو -

حوشی - سرحدی فساد و تصعب بین فائدہ سرشمید کو

قیاس کی روشنی - اور سرحدی فسادات کا طوائف چارچم

مبارک پڑنہ وال شہزادہ مندر لشد کتاب تقویم الدین کا خلاصہ

سعدیا کرس لامون سیر سیر ٹیول سرحدی و کاسل بحری ٹکی

مساملات اور سرحدی جنگا من پر یورپین تدرین کی چنگیز کراج

آزیری لمر بریدہ حاکم اعلا لکھا لریسان فی بصیرت کال نشان

فصل سبب و چہارم - از جبرین منہج جنگ کا افساد

و ابتدائی و طعی ہندوستان و ترکی و یونانی پنج کی کارگزاری الیہ

موجودہ حالت پر تقریر ریویو ہائے منہج ۸۳

فصل سبب و پنجم - از راجہ جی من منہج (رض پاشا وزیر حربہ

و سرحد افواج شاہانہ احمد صافت پاشا منہج ۵۰

ضمیمہ نمبر اول - نواح و فرس و فرس و فرس و فرس و فرس و فرس

بازار لیدر لیدر و تخیل تھسیل نقشہ جبر و تخیل کرٹ منہج ۸۹ -

ضمیمہ دوم - متفرق و متفرق - فتوح عثمانیہ پر لکھا سرسرت و شوی

ضمیمہ سوم - مسلمانوں کی سیدری - ۱۰۴ تا ۱۰۵

ضمیمہ چہارم - یونانین کی خجاست اور ترکوں کی شہادت کی

شہادت - ۱۰۵ تا ۱۰۶

ضمیمہ پنجم - ترکی نشان ۱۰۶ تا ۱۰۷

ضمیمہ ششم - علیجان تبیر و ہنگامہ جبر و جلی سلطان سیر اور

مستعین کی مسافرت ۱۱۰ تا ۱۱۱

ضمیمہ ہفتم - سلطان اعظم اور شیوہ ایوانی اخبارات کی تحریر تا ۱۱۶

ضمیمہ ہشتم - ترکی ستران اور ستران لکھا لکھی شہادت و شہادت

ضمیمہ نواہم - موجودہ حالت ۱۳۲ تا ۱۳۳

ضمیمہ دہم - درویش حکومت کا خاتمہ و ساد کرٹ تا ۱۳۶

ضمیمہ ہواہم - خداداد و دیوہ کے کوشش کر سہمی لکھی ستران کی تحریر

تاریخ جنگ روم و یونان
حضره سیوم
فصل است دوم

ذات شوکت بہت حضرت بادشاہی اونکا کیہ اور سلطان دربار

بقول شمسیدہ بابر لکھنؤ سلطان المعظم جمعیت و فطرت اور طریقہ عمل و حقیقت اس میں عین عکس
 ہے جیسا کہ بالعموم انگلستان میں خیال کیا جا رہا ہے۔ انکی نسبت کمال انصافی اور سفاقت
 و محاسبہ۔ کہا گیا ہے کہ جلالہ آباد کو شہر اور قتل عام وقوع میں آئی۔ حاشا کھلا۔ انکی ذات قدوسی صفات ایسے عامل کو نہایت
 اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور نہ وہ جیسا کہ اوپر بیان ہوا تھا کہ اسے بزدل اور بے رحم ظالم ہیں حقیقت کمال ہے کہ سلطان المکر نہایت ہی فاکر
 اور ہوشیار ہے۔ برصغیر پر توجہ کر کے ان اور دوسروں پر پہرہ پائی اور شفقت کرنے کے لیے ہر وقت ہمتی تیار و آمادہ ہیں۔ اور انکی ایسی
 مشکلات سے متقابل کرنا چاہتے کہ بہت کم فوہ و زواؤں کو دوسری مشکلات سے انجان بنا کر پڑتے۔ تقریباً تمام یورپ ہارے درجن کی طرح انہیں
 چمٹا رہا۔ اور ستا رہا ہے۔ گروہ اس فعل سے غفلت و منہ و برآمد ہوئی ہیں۔ رسمی معاملات کو چھوڑ کر پائوٹ زندگی کی طرف توجہ کیا جا رہا ہے
 مستشف ہو رہا ہے کہ حکومت کمال حرم مزاج میں اپنی اولاد اور اپنے دوستوں و پیوستہ رکھتے ہیں۔ اور یہاں بغض و عناد پہنچا
 کی تاسیس و ترمیم اور بہتری و دفع کا ہر وقت انہیں بہت ہی خیال ہوتا ہے۔ اسکی ادنیٰ تغیر یہ ہے کہ کوشش ہو کہ کما بیش اسکی
 باطنی نگہوں جن ترکیبانیوں کو کمال سید دردی و مختلف اعضا کاٹ دکھتے۔ انکا علاج معالجہ نہایت احتیاط سے کیا گیا۔ اور ہر ادویہ
 مستعملین مشینین ضرور دیکھیں سطح اس عمارت کو زمینوں کے لیے خاص سلطانی محل علیہ کو اناتیس میں بنایا گیا ہے۔ ان میں ایک
 ہزار و زیادہ مجروہین کے لیے تعمیر کیا گیا ہے۔ وہ صفائی اور کمال لوازمات میں اپنی نظیر آپسی ہے۔ اور زخمیرہ و ان اور جلدی احتیاج
 سے ہر اس کو فصل چران رہا جاتی ہے۔

جو مشہور سلطان المعظم کو محیط میں اور محیط پر ہی رہا وہ شہید ہی نہیں بلکہ اسی سخت و صعب میں کسی کی دشمنی کو شاید یا کو
مقابلہ کیا حوصلہ پرتا ہے وہ دشمنوں میں وسیع ہو کر ملک تباہ و برباد کر دے اٹلی لاکھ عثمانیہ سپاہوں کو علاوہ دس لاکھ سپاہ
لے امیر المومنین کو حکم سے ایسے تمام مجرمین کو جو آئندہ فوجی خدمت کرنے کے قابل نہ ہوں گے ۳۰ روپیہ ہمارے پختن عطا کی گئی بہت سی
میں دس روپیہ کی کوٹیں برس فوجی خدمت کرنے یا جنگ میں قتل ہو جانے کی صورت میں اس کی وجہ کو چار روپیہ ہمارے پختن ان کی
کو برس ۹۰ میں اس علاقہ کے فرشتا بپ گزروں سپاہیوں کو جب خاص میں ہزار روپیہ کے گرام کیلئے عطا کیے۔

مسلمان بہت بڑا اور دھنیاں محارب میں ہلاک ہو چکی تھیں اور وسیلہ میں غمان پاشدوں کو وحشتانہ نظر دسم کو ساتھ نہ تھیں و
 حیرت لگ گیا۔ اور آخر بغیۃ السیف کو دو فوجوں سے باہر دکیل دیا گیا۔ دشمن رو یا دے ہی ملک اور سلطان کو ختم سب نہ پہنچا
 بلکہ کئی منبر اور متعدد ریشہ بھی ہر آستین ثابت ہوئے جنگی دفاع بازی۔ غداری اور ناقابلیت نے غنائیہ سپاہ کی شجاعت کو راہ رت اور
 سلطنت کو تباہ کرتے میں بہت کچھ صہ ایا۔ اور اس سے جلالتاب کو کئی الجھن اور باجمیت دلیر لڑاکہ اثر ہو گیا۔ خود انکا پہنوی محمود
 واما غداری عظیم کچھ ثابت ہوا۔ اور میان اور کئی دیگر سربراہ درہ پاشاؤں کی نسبت سخت شکوک پیدا ہوئے۔ الغرض انکی عملا باکر
 تباہ ہو گئی۔ اور مسلمان آبادی کو ایسی ہی تکلیفیں اور سختیاں جھیلنی پڑیں کہ انکا شکر و کجی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ رنگ دیکھ کر
 سلطان نے مجبوراً سلطنت کو انتظام کی باگ براہ راست اپنے ہاتھ میں لے لی اور دوسروں کو تصرف کو کم کر دیا۔ ایا کرتے کیلئے کو
 انہیں بہت کچھ محدود و سبھا جاسکتا ہے۔ مگر انہیں کوئی کلام نہیں کہ اس کارروائی کی سلطنت شہنائی کی قابل ولاق حکمران عت
 بہت کمزور ہوئی ہے۔ کیونکہ جب کل کلام ایک ہی شخص کرے۔ اور دوسروں کو اپنے دماغ و قابلیت سے کام لے کر مقررہ ملو عدم تسلط
 دماغ کا کمزور ہوتے جانا اور قابلیت کو زنگ لگ جانا طبعی امر ہے جسکے ساتھ ہی آخر رفتہ رفتہ باقی تحت عہدہ داروں اور مدد و فوج
 میں خود اعتمادی اور اپنی ذات پر بہرہ ور کرنے کی صفت نہیں رہ جاتی۔

ترکی سلطنت کی ترکیب سلطنت عثمانیہ بلا مبالغہ مختلف قوموں۔ مذاہب اور اغراض کی ایک کامل سمجھن مرکب ہے
 شایہ اور اصول جہان داری اور معاملات مملداری میں پانچا تجربہ کار و لہجہ سال خزانہ ہے۔ لیکن اتنا ایک صوبہ آئرلینڈ کو قابو کر
 کر سکا۔ ترکی کو ویسے بارہ آئرلینڈوں سے سابقہ پڑا ہوا ہے۔ وٹس یونانی۔ بلغاری۔ والیشی اور ارمین آباد میں لاشی پھر سکاؤ
 خود قوتیں متحرک ہیں ہر کوئی جو انہیں نظام دہی قائم رکھ رہی ہیں۔ ایسی متغیر اور دو دشمن نہیں ہیں جو کوئی دیکھ دے۔
 اڑا کھی ابھی شروع ہو چکا ہے جسے تیس ہو چکا ہے کسی کو دلیشو باشدی عرضیاں کر رہی ہیں کہ انہیں ہر یونانیوں کا تابع بنایا جائے
 اور ہر بلغاریوں اور یونانیوں کا یہ حال ہے کہ ایک دوسرے کو خون کی پیاسے ہیں۔ کل ترکوں کو مقدونیہ سے ہٹا دو۔ اور ایک ہفتہ میں یونانی
 والیشی اور بلغاریہیں اڑکٹ کرنا وعدہ ہو جائیں۔ ان مندرکہ صدر اقوام کو علاوہ کرو۔ زیق۔ ارنوٹ۔ درویشامی
 مختلف قسم و اجناس کی لازمی پہری جنبی۔ عرب اور چرکس بھی ہیں۔ ان قوموں اور کئی دوسریوں کو علاوہ قلعہ فلیڈ او
 ویکٹر پٹے بڑے شہروں میں رہنے علاقوں اور خرابیہ کے دھنلے عیاشی اور یورپ میں بھی مازطاموجو ہیں۔ ایسے مختلف عنصروں
 کے مجموعہ یعنی ترکی حکومت سے فرازاوی کر نکال خیال ممکن العمل اور مکمل منسک غیر ہے۔ اس اپنی ہم مذہب متعوم عیت اور غیر
 مذہب اقوام کو ایسے طریقوں سے قابو میں رکھ کر جو ترکوں کو طریق حکومت سے بد چہرہ زیادہ جارہا ملک و شہنشاہ اور ظالمان ہیں
ارمنوں کو قتل کے اسباب جیسا کہ اہتمام لکھا دے اس کے نتیجے میں ہیں۔ ارمنوں کو قتل عام سوچی سمجھی ہوئی
 تجاویز کا نتیجہ نہ تھے۔ وہ عرصہ رانگی باہمی کشیدگی اور ایک تین سالہ سازش کا نتیجہ

مسلمان بہت بکچر اور دشمنان مبارک ہوا ہو چکا ہو بلکہ زیادہ اور وسیلہ بین عمان باشندوں کو دشمنان ظلم و ستم کے ساتھ تہ تیغ و
جوہر کر لیا گیا۔ اور آخر بقیۃ السیف کو دو فوجوں سے باہر دھکیل دیا گیا۔ دشمن رو یاہ سے ہی ملک اور سلطان کو ختم سب نہ پہنچا
بلکہ کئی منبر اور متعدد رئیس بھی ہارستین ثابت ہوئے بجلی و غازی، خداری اور قابلیت نے عثمانیہ سپاہ کی شجاعت کو رکھ رکھتے اور
سلطنت کو تباہ کرتے ہیں بہت کچر حصہ لیا۔ اور اس سے جلالتاب کو لڑکی الحسن اور باجیت دلیر لڑکھرا اثر ہو گیا۔ خود ان کا بیٹا بنو محمود
واما و خداری عظیم کچر مہم ثابت ہوا۔ اور سلیمان اور کئی دیگر سربراہ پاشاؤں کی نسبت سخت شکوک پیدا ہو گئے۔ الغرض لڑکی علاء باکر
تباہ ہو گئی۔ اور مسلمان آبادی کو ایسی ہی تکلیفیں اور سختیاں جھیلنی پڑیں کہ ان کا شہ سکر و گھو گھو کہتے ہو جاتے ہیں یہ رنگ و لکیر
سلطان نے مجبوراً سلطنت کو انتظام کی باگ براہ راست اپنے ہاتھ میں لے لی اور دوسروں کو قسطنطنیہ کو کم کر دیا۔ ایسا کرنے کو گئے گئے
اونہیں بہت کچر محدود و محدود جاسکتا ہے۔ مگر انہیں کوئی کلام نہیں کہ اس کارروائی سے سلطنت عثمانیہ کی قابل و لائق حکمرانیت
بہت کمزور ہو گئی ہے۔ کیونکہ جب کل کلام ایک ہی شخص کرے۔ اور دوسروں کو اپنے ذریعہ و قابلیت سے کام لینے کا موقع نہ ملے تو عدم اتحاد
و اتحاد کا کمزور ہونے کا جانا اور قابلیت کو زنگ لگ جانا طبعی امر ہے جس کے ساتھ ہی آخر رفتہ رفتہ ان تحت عہدہ داروں اور زعماء
میں خود ہمدادی اور اپنی ذات پر ہر دوسرے کرنے کی صفت نہیں رہ جاتی۔

ترکی سلطنت کی ترکیب سلطنت عثمانیہ بلا مبالغہ مختلف قوموں۔ مذاہب اور اعراض کی ایک کامل مجموعہ مرکب ہے
ایسے اجتماع انصافات پر جبریل ہی کہی باہن و امان حکومت نہ کر سکے۔ انھیں بڑا منتظم و کمال
شائستہ اور اصول جہان داری اور معاملات مملکتی میں پانا تجربہ کار و کھن سال خزانہ ہے۔ لیکن ایک ایک صوبہ آری لینہ کو قابو نہیں
کر سکتا۔ ترکی کو ویسے بارہ آری لینڈوں سے سابقہ پڑا ہوا ہے۔ وہاں یونانی۔ بلغاری۔ والیشی اور آرمین آباد ہیں لازمی پھر سکاؤ
خود قی قیوتی تقسیم ہیں بہت کچر جو انہیں نظام دہی قائم رکھ رہے ہیں۔ ایسی متفرق اور دو کو دشمن نہیں صبر و کوفہ دیکھو سرے سے۔
اڑا کئی بھی شروع ہو کر نہ بٹھتے ہیں ہو کر اکتالی کو دولتی باشندے غرضیاں کر رہے ہیں کہ انہیں ہر یونانیوں کا تابع بنایا جا
ادھر بلغاریوں اور یونانیوں کا یہ حال ہے کہ ایک دوسرے کو خون کو پیاتے ہیں۔ کل ترکوں کو مقدونیہ سے بنا دو۔ اور ایک ہند میں یونانی
والیشی اور بلغاریہ ہیں ان کے کفرنا و معدوم ہو جائیں۔ ان متذکرہ صدر اقوام کو علاوہ کرو زمین۔ ارنوٹ۔ دروز شامی
مختلف قسام و اجناس کی، لازمی۔ یہودی۔ مشی۔ عرب اور چرکس بھی ہیں۔ ان قوموں اور کئی دوسروں کو علاوہ و خلفیہ اور
دیگر بڑے شہروں میں سے علاقوں اور جزایر کے دو سنگ عیسائی اور یورپ میں بھی باخراطوجہ ہیں۔ ایسے مختلف عنصروں
کے مجموعہ پر مبنی حکومت کو فرمانروائی کر کے خیال محض ناکمال العمل اور کمال منہک خیر ہے۔ روس اپنی ہم مذہب ہجوم عیسیت اور غیر
مذہب اقوام کو ایسے طریقوں سے قابو میں رکھ رہا ہے جو ترکوں کو طریق حکومت سے بدرجہا زیادہ جاہلانہ بلکہ دشمنانہ اور ظالمانہ ہے
ارمنوں کو قتل کے اسباب یہاں کہ اتہام لگاؤاے کرتے ہیں۔ ارمنوں کو قتل عام سوچی سمجھی ہوئی
وہ عرصہ رانگی باہمی کشیدگی اور ایک تین سالہ سازش کا نتیجہ تھا ویر کا نتیجہ نہ تھے۔

تھے۔ وہ ان پانچ اسباب کا حاصل تھے۔ اول سبب اس تھا کہ اندر مارش تھی جو اس علاقے میں قائم ہوئی۔ اور اس کے خواہ دار گشتوں نے اسے بڑھایا۔ اس سبب کی قرارداد کو مطابق ترکوں کو مشغول اور جواب ترکی برتری پر تانہ کرنے کے لئے منفرد مسلمانوں پر بشمار مظاہر تھے۔ سازش مذکور اور اس میں سازشوں بالخصوص پنجگلوں کو کچھ حالات پہلے ذکر ہو چکے ہیں (دوم سبب انمول کا و بلو تھا۔ جو تاریخ ۱۹۹۹ء قطنطین میں ہوا اور اس میں ایک کی پولیس انفرامیں کنسٹیبل ہلاک کی گئی تھی۔ اس منہ کی جرات انہوں کو انگریزی تحریک اور ہمدردی سی ہوئی تھی۔ اور اس کا اثر برقی سرعت سے کل قطر عثمانیہ پھیل گیا تھا (سوم سبب انگلستان میں مصنوعی مظاہر فرشتی کا بازار گرم ہونا اور اسوں کو منہ کے متعلق جھوٹا غلطوہاتوں کی بنا پر سلطان ترکوں اور مذہب ظالم کو اندر دہندہ نقطہ پر متاثر ہونا تھا۔ انگلستان کی اس معقول مسیحی نہ ہمدردی اور پر جوئی حالات میں سب کو معلوم ہو کر تہی ہو انہوں مسلمانوں کو فیلڈ اور احسانات کو سخت حد میں پہنچا۔ وہ بہت کبیدہ خاطر ہو گئے۔ اور انگلستان کا اقتدار و رسوخ بالکل ازل ہو گیا۔ چوتھا سبب سرفیلپ کری کا احمقانہ سودہ صلاحات تھا۔ جو انہاں ہمدردی قطعاً نا ممکن تھیں۔ اور ان کا دے کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ شہداء کو چمکے۔ جامعیت مخالفہ اسلامی آبادی کو سبب ان متعطلین کا ماتحت کر دیا جائے یا پھر بلوٹ لاڈ و زبری کی وزارت کی غلطی تھی۔ جسے سرفیلپ کری کی نصیحت پر ٹرکی کو دباؤ لگایا۔ روس اور فرانس کے ساتھ تصفیہ و عقد ہونے کی کوشش کی۔ انگلستان کے قدیم الایام اور کبھی دست نہ ہونے والی مقبول اور ٹرکی کو جانی دشمن سے اتحاد کرنے کی اس یو قوتانہ کوشش کو لمبی طور پر ٹرکی کو سسلیاؤں کے لوں میں سخت بظنی اور اندیشہ پیدا ہو گیا۔ دارالاملاط اور برٹین میں گت اور مذہب ۱۹۹۹ء میں لاڈ و زبری نے جو تقریریں کیں وہ سونے پر سونے کا کام دیکھیں۔ اور مسلمانوں کی بظنی میں اور اصناف ہو گیا کہ لبروں کو تو غیرت سے متعصبانہ انداز رکھ کر کنسٹرکٹو فری کو مدد اور اوجھار کر دے لبروں سے بھی دو چار قدم آگے بڑھا ہو۔ ان کی سبب شہر میں مسلمانوں کی مذہبی پرور پر جوئی اور قومی حیت و عزت کو بہت برا فروخت کر دیا اور اس کا نتیجہ اکتوبر نومبر و دسمبر ۱۹۹۹ء کو وہ خونخاک قتل عام ہوئے۔ جس کا ہم سب کو ہوس سرفیلپ کری ان وقتوں میں کا اندازہ ۲۵ ہزار کے قریب کرتا ہے۔ جو غالباً درست نہیں۔ اور اگر اندازہ نہ ہی تو سرفیلپ کری لاڈ و زبری نے سلازمین اور دیگر حالات میں جو تصوراتی عناد ٹرکی کی نسبت ظاہر کیا تھا۔ وہ انظرین سے منفی نہ ہو گا۔ اس کے مفصل حالات بہت سالہ عہد حکومت اور سفر و مقام میں دیکھا میں درج ہیں۔ اس بارہ میں وہ لاڈ و زبری سے بدرجہا بڑا ہوا۔ اور گھبرائوں کا بلا جالہ سپوت پوٹیکل خزانہ سے۔ گروہ ری عبد الحمید۔ خداوند کریم نے مجھے کیسا عالی ظرف کا نظم لفظ عانی عن ان اور بے نظیر ملکہ حوصلہ۔ بار مدت بنایا ہے کہ باران رحمت الہی کی طرح دوست و دشمن سب پر اکٹا کر کہیں اور جاننا دشمن بھی کر فیض و کرم سے خالی نہیں رہتا۔ لاڈ و زبری صاحب ۱۹۹۹ء کو آخر میں بطور حسیانہ اس پر ہزار چر قطنطین دار و دیوار تو جلات آباد نے اس کی کل ہتھ کار و وائیوں اور تقریروں کو بالکل فراموش کر کے خاص شہر گاڑی کے بیچے ایک کلو ما جیک ڈھکانہ و ہمدردی پر بھیج دی جس پر اس کو لاڈ و زبری سفارت گاہ کے گھڑی گاڑی ہی نہیں۔ اور کر کے سلطان دے کر چہ سوار بھیج دی گئی۔ اسی سے صاف مروت و ہمت اور صاف باطن و صاف دل اور عالی ظرف انسان شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں۔

ایسے شخص سے بھی تو کہیں امید نہیں ہو سکتی کہ اس سے حقیقی تعداد کو سمجھ کر بتائی جائے گی گو رشتہ کا خیال ہو کہ رشتہ دار کو چک میں یا بیچ کر لیکر دیں یا
 سے زیادہ ازمنی ہلاک نہیں ہوئے۔ یہ حال اس کے بھی شک نہیں کہ اکثر مقامات میں محض نیک دل ترکی گزردوں کی برعلیہ حالت
 اور شجاعت سے قتل و تاراج بالکل نہ ہو سکا۔ ہمارے نصف مزاج ظالم فروش اس قابل تعریف کارروائی کا کہیں نہیں ہوتا۔ نام نہان ہے۔ حتیٰ
 یہ کہ جو جب ایک دفعہ ایشان کو چک کے ہستانی ذیم آباد علاقوں میں قتل ہر یکے جذبات بڑا قابو ہو گئے۔ تو وہاں کی شہروں اور مضامین
 علاقوں کو انیسوں کی قسمت بہت کچھ مقامی گورنری قابلیت اور ذاتی خاصیت پر منحصر رہ گئی۔ اگر کسی شہر یا ضلع کا گورنر شجاع
 نیکدل تھا تو اس کو انسانی آبادی کو بچا دیا اور غصہ کا بروقت انداز دیا۔ اور گروہ گروہ اور مروجہ یا برائشہ سے تو غضب آلود
 کو غصہ کالنے کا پورا موقع مل گیا۔ یہ سلام ہو کہ اکثر مقامات پر حکم کے کوئی فائدہ ہونے لیا۔ بلوایوں کا طریقہ عمل عموماً یہ ہوتا۔ شہر
 ریشہ کر دیں۔ لاریوں یا چکیوں کا کوئی گروہ اچانک شہر یا موضع پر پڑتا۔ مقامی مسلم آبادی کا کینہ اور شہر پر غصہ و فتنہ طاری
 ہو گا۔ مگر یہاں جلد اور دونوں نسبت قتل کی کارروائی شروع کر دیتے اور مقام بلوے کا علی علی حاکم کو جو اس کی حسبِ حیثیت مدد یا
 قاتل تمام یا نصف ہوتا۔ اپنے مصدود چند فوجی سپاہیوں اور اہل کو بھی قتل القعدا دیا ہلاک کر دیں پولیس سمیت کٹر القعدا اور غرض
 بلوایوں سے سابقہ پڑ جاتا۔ اگر وہ ہمارے اور اور حمل ہوتا تو کل خطرات پر غالب آ جاتا۔ اور اگر بزدل یا ظالم ہوتا تو بلوے کو فرو
 نہ کر سکتا۔ اکثر جگہوں کی حکام بلوے کا انداز پر قادر تھے۔ اور انہوں نے اس کا انداز کیا جس کے صلے میں سلطان المعظم نے ان کو انعام و
 اکرام عطا فرمائے۔ فائس اور اصلی ترکوں نے جو عیسائیوں کا ان مظالم میں بہت ہی شاذ و نادر دخل پایا گیا۔ اور ترکوں کی نظام
 سپاہیوں کا تو ان بھی بدتر جاکم واسطہ ثابت ہوا۔

مطلب کا اندازہ کرنیوالوں کو سن کر کونٹوں ملی

اس غفلت یا بزدلی کی سزا کونٹوں پر لگی ہے اس کی وجہ صرف اداں نہایت ہی خاص و رصوبہ شوارمالات و معاملات پر غور کرنے سے ہے
 جو سلطنت عثمانیہ سے متعلق ہیں۔ یہ ہیں اس کی ہے جس طرح کہ ہندوستان بنگلہ دیش میں بھی ہماری حکومت صرف انگریزی قوم
 کی فوقیت و غالب پر مبنی ہے۔ جیسا کہ وسطی سلطنت عثمانیہ سلامی فوقیت و غالب پر مبنی ہے۔ سلطان کی طاقت صرف اس کی مسلمان
 رعایا کی وفاداری اور طاقت و جبروت پر منحصر ہے۔ دنیا میں کئی گورنمنٹ ہیں جو اپنی سلطنت کی غالب ترین قوم اور غالب ترین
 مذہب کی پروردگار اور ریاست و تعصبات کو عین برعکس کاربند ہونے کی جرات کر کے ایسا کارنامہ نہ کر سکتی ہیں۔ تقریباً ناممکن ہے
 اس کے علاوہ مذہب ترین ملک میں بھی کیفیت ہو بلکہ انگریزوں کی ریاست کا گورنری ٹیٹ کی معینی عہدہ دار ہے۔ تو قیصر کا قصد بھی
 پرانا نہیں ہے۔ اس لئے انگریزوں کو اس طرح کے امور کو بطور نہایت سنگینی و دغا کی دیکھا جاتا ہے۔ اور اگر قتل کر دیا تو کچھ کے نامی کو
 نے اس کو صاف بری کر دیا۔ اور اس کو کئی سزا کی قسم کی نہ لی۔ اس کے بعد ہندوستان کی یہاں نئی حکام نے عین ایسی حالت میں جگہ
 وہ باغیوں کی مدد کو لے کر باہر چلا آ رہے ہیں کہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے سزا دہی اور تجویز کے لئے اس کے گورنمنٹ کو سپرد کیا

علی اس کی تصدیق کے لئے دیکھو حکمت الحق

امین کب ایک اور چیلین بھی جو انگریزوں کا بہت دوست ہے قابل ولایتی عزت عہدہ دار جو حتی کد عام بدنام عزت کب
 میں جس کی نسبت کئی بڑی رائیں ظاہر ہو چکی ہیں اور جو غالباً ان میں سے چند ایک کا مستحق بھی ہے نہایت محتسب اور جرنیات پر
 پیشکش (صفحہ ۸) مفصل بحث کر کے بخوبی ثابت کر چکے ہیں ٹرکی کو کچھ بھی خواہ (جن میں بڑا حصہ دولت علیہ کا بھی ویسا ہی ضرور خواہ
 اور بھی طلب ہے) گو فرزند عثمانی کی اس ڈیپوٹیک کا میابی یا انگلشیہ پالیسی کی ناکامیابی پر کبھی خوش نہیں ہو سکتے بلحاظ
 مواقع مقبوضات۔ فوریہ مذہب عاید اور اغراض و مصالح کو قدرتی ان دونوں سلطنتوں کو ایک دوسرے کا دوست
 صمیم بنانے کے لئے موضوع کیل ہے۔ اور انہی بھی مخالفت یا بغیرگی ایک دوسرے کے لڑو اس سے بڑھ جانا یہ مضرت ہے
 جتنے کہ باقی کی دنیا کا نہیں کسی ایک دشمن جو ناقصان سامان ہو سکتا ہو۔ دو لائیش سیرف اور مال اندیش مضمران مہام
 سلطنت عرصہ مدیدی ہی اس سے ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔ ۱۹۲۷ء میں علی نانیوں کو آنا دئی لائیک لئی گلستان بھی دس در
 فرانس کے ساتھ ہفت کر لی تھی۔ اور ۱۹۲۷ء میں ان تینوں سلطنتوں کو کچھ بڑے مصری و ترکی سپرہ پرستہا نواریٹوا
 حملہ آور ہو کر آؤ گیل تباہ کر دیا تھا۔ اس قدر تین جہیز بعد انگلستان کو مشہور و معروف جرنل و برٹنیز برڈر پیکر کف
 ونگٹن جس نے اس کے جنگی اٹلویں دنیا کو تباہی عمیر پونا پارٹیکس ہتھ سے نجات نو آئی تھی۔ وزیر عظم کو راجینی پہلی منصبی
 تقریریں جنگ نواریٹو کی نسبت جو الفاظ کہوئے و جسے ذیل ہیں:۔

یہ انگلستان جو ہمہ نہایت سخت غلطی سرزد ہوئی ہے اور بدنام نواریٹو ترکیوں کو برخلاف جنگ کر تیکی بدولت اور خون جگر
 کے آئو بہانے بیٹھنے کے یعنی اس لڑائی میں انگلستان کو ایک ایسی سلطنت کو جس کے اغراض انگلستان کو مخالف نہیں اور
 جسکو لامی طور پر انگلستان کا دوست اور اسکے دشمنوں کا دشمن بننا پڑے گا کمزور کر کے انہی مخالفوں دروس فرانس کو مضبوط
 کر دیا ہے۔ اور کافخیا نہ ایک ان اور بھی طرح اظہارنا پڑے گا۔

تاہم جو اہم و اکیلا ہم اسی بات پر ہمارا کہتے ہیں کہ دونوں سلطنتوں کے لیے یہ دینی و دنیاوی فائدہ قائم کر لینا بہت
 ضروری ہے۔ اور گو نہ صرف ہندوستان کو سربرآوردہ ایمپلائڈین اجا پاق و سیر وسع و ضررہ بلکہ انگلستان کو بھی کہ مشہور
 اجا پاق لگ لگاتو ہے جس کہ انگلستان اب کبھی ترکوں کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اور بعض طرح کی اظہار بھی انہی جواب میں لکھتے ہوئے ہیں کہ
 اور سلطان اعظم کو دلوں میں اب انگلستان کی طرف سے کبھی کدورٹ و رہیں ہو سکتی۔ مگر جو کبھی ناہمیدی نہیں ہوئی اور کدورٹ و رہیں
 رہا ہے اور اب بھی ہے کہ ضرورت خود خود دونوں فریقوں کی آگہیں کھولنی کی۔ اور اگر یہ ضرورت ایسی محسوس نہیں ہوئی تو
 دونوں کو زبردست مشتر دشمن (دوس) کی موجودگی یا انفرجیل یا دیگر محسوس کرا دی گی۔ زاپیرٹیک مظلم کی میت کی دہشت کو
 اگر محض بعض لوگ پیدا ہی مان لیا جائے تو یہی جو لوگ دس لکھ تیس لکھ کی رفتار کو ضروری ملاحظہ کر رہے ہیں۔ اور کچھ تسلیم
 کرنے سے کوئی غد نہیں ہو گا کہ یہی فرمانروایوں کی مسلسل پالیسی کی کوئی لاک شخص کو دہشت زدہ کر کے کھڑے کلاہو ملے
 ہمارا کاکھری اخبار کو پڑھنے کے ہند کی ناروڈ پالیسی (پیش قدمی کی حکمت عملی) کو خواہ مخواہ سو کر کو فرشتے کے ہرمن سے مضرت ہو

محمد یوسف

این کبک ایلانچر بلین بھی جو انگریزوں کا بہت دوست ہے قابل اور لائق عزت عہدہ دار ہے حتیٰ کہ عام بدنامی حضرت بک میں جسکی نسبت کئی بڑی رائیں ظاہر کی گئی ہیں اور جو غالباً انیس سو چند ایک کا مستحق بھی ہے نہایت سختی اور حرمانات

بقیہ صفحہ ۸۸ مفصل بحث کر کہ جو بنی ثابت کر چکا میں ٹک کر کچھ ہی خواہ دجس میں برآمدوں تکشہ کا بھی ویسا ہی خواہ اور بھی طلب ہو گا گوشت عثمانی کی اس ڈلو میں ٹیک کا میاں یا انگشہ پالسی کی ناکامیابی پر کبھی خوش نہیں ہو سکتے بلحاظ مواقع مقبوضات، خیریت نہ منہ بہ عایا اور اغراض و مصالح کو قدر تھے ان دونوں سلطنتوں کو ایک دوسرے کا دوسرے صہم بنانے کے لئے موضوع کیل ہے۔ اور انکی باہمی مخالفت یا بغیرگی ایک دوسرے کے لئے اس جو درجہ یا یاہ صہم ہے جقدر کہانی کی نیا کانیں ہو کسی ایک ٹاکٹ میں جو ناقصان سان ہو سکتا ہو۔ دو رانیش در بر وں اور مال اندیش مصلحتان مہماں سلطنت عہدہ بد بر روی اسے ظاہر کرتے پئے کہے ہیں۔ یہ عہدہ میں نیا نیاں کو آنا دی لائیکے لنگستان پہنچے دسل در فرانس کے ہاتھ ہو منت کرا لی تھی۔ اور یہاں تو یہ سہ ماہ ان تینوں سلطنتوں کے جنگی بیڑوں کے مہری و زر کی سیرہ پر بیجا لوار تھوا حملہ آور ہو کر آواہل تباہ برادر کر دیا تھا۔ اس قدر تین میں لنگستان کو شہر و صروف جزیراں و بر نظیرہ در پو کو کف و لنگش جس زلزلہ کی جنگ اٹرا لیں نیا کو تباہی مہم و پناہ کے ہاتھ سے نجات نہ لوائی تھی۔ وزیر عظم کو راجہ اپنی منصبی تقریر میں جنگ لوار نیو کی نسبت جو الفاظ کا کہتے و جب تل میں ہے۔

”ہنگستان یہ وہ نہایت سخت غلطی سرزد ہوئی ہے اور یہ مقام نواریں تو رکوں کو برخلاف جنگ کرشکی بدولت اور خون جگر کے آسنو بہانے پڑینگے۔“ یعنی اس لڑائی میں ہنگستان نہ ایک ایسی سلطنت کو جس کے اغراض ہنگستان کو مخالف نہیں اور جسکو لامی طور پر ہنگستان کا دوست اور اسکے دشمنوں کا دشمن سمجھا جڑو گا کہ انہی مخالفوں (روس، فرانس) کو مضبوط کر دیا ہے۔ اور یہاں گھمسانہ ایک ن اور بری طرح اٹھانا پڑے گا۔

[illegible]

کمال نادہو۔ اور بنا بریں اینو آقاؤں ناما کو لکھ نہایت مفید و رکاردہ ہو۔ سینے ان باتوں کا پہلو ذکر کیا ہو کہ الہکاران
 در باطلیوں کی نسبت ہمیشہ برا بھلا کہتے رہنا قسطنطنیہ کو نامہ نگاروں کی عام عادت ہو گئی ہو۔ اور بدستوری ہنگستان کے
 بقیدہ (اصفہ) تھے۔ انہوں نے اپنا شعبانہ کر کہا ہو۔ یا جو خدا واقفیت محمد و الخلیا لاکہ فضول دیہ ہو وہ قرار دیاں و روگونہ کو طعنے
 دیں کہ وہی جملہ کو بھی جو گاہ نہیں سکوداغ میں صرفہ کا خط سما گیا ہے کہ یہ یقینی امر ہے کہ روس ہندوستان کو فتح کر کے پورے
 طاقت صرف کر گیا۔ تا نہ تصدیق کر کے پرسوں بنائے کی وصیت کافی ہو۔ اور اس سے پہلے بعد قسطنطنیہ کو لینے کے لئے
 بھی نہیں ہو سوتاوش کر گیا۔ اس سے ہمارے مندرجہ بالا بیان کی کہ ٹرکی کو بھی خواہ سلطان کی اس کیا یاں اور ہنگستان کی
 شکست کی بھی خوش نہیں ہو سکتی نصیحتی ہو رہی ہو کہ یہی مخالفت تو درکار کا بجا باہمی عدم تعاون و خابرت ہی دونوں کی تباہی
 کے لئے کافی ہو اور روس کو لئے اس سے بڑھ کر کوئی مفردہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے دونوں ٹکڑوں کو ایک دوسرے
 سے الگ کر کے علیحدہ علیحدہ کر لے۔ مگر نہایت خوشی کا مقام ہے کہ بلا و عرب سے اس قسم کی آوازیں پہنچنے شروع ہو گئی ہیں
 جن سے اس مہیب خوفناک خطرہ کا اندیشہ بہت کچھ دور ہو گیا ہے اور اگر خداوند کریم کو بہتری مطلوب ہو تو یہ دونوں عظیم الشان
 سلطنتیں جنہیں سے ایک کی بحری طاقت اور دوسری بری قوت محض زمانہ ہو رہی ہو یہیں متحد اور متفق ہو کر اس اندیشہ کو
 قطعاً زایل کر دیں گی۔ اور ہم صدقاً لہو دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے ایسا ہی ہو۔
 منہد کو بعد ہم ایک انگریز نامہ نگار کی دستخط سے اس کو لکھے جائے باعث ہوئی ذیل میں درج کرتے ہیں۔

”انجائیر ٹیڈر ریڈو کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے اطلاع دیتا ہو کہ سلطان اعظم اور اوکو وزیر نے اپنے ملک میں تجارت کو فروغ دینے کے
 لئے ایشیائی و یورپین مقبوضات میں چھوٹی ٹیڈری کی بیشمار ریلوے لائنیں جو تمام ملک میں جاں کھڑے ہیں جابینیا
 پورے لوہے کی فصیت۔ ٹائیڈر کا نامہ نگار تباہی، کٹرو برو آئنا سے کہتا ہے کہ پرنس لوہانف راسان میر خارجہ روس
 جو ستمبر ۱۸۹۷ء میں اسکی سیاحت یورپ کے شروع میں آسٹریا سے جرمنی کو چھوڑ کر ہمت میں فوت ہوا تھا، روسی گورنٹ کو
 اوکو آئندہ کو طریق عمل کو متعلق چند وصیتیں کر گیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ کہ روس جرمنی اور ہنگستان کو اپنا جانی دشمن سمجھتا
 یہ دونوں سلطنتیں اسکو سب سے زیادہ نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ ایشیا میں ہماری ریلوے لائنیں جا برس کو عرصہ میں مکمل ہو
 جائیں گی۔ اسوقت ہندوستان پر فیصلہ کر کے انہیں مطلقاً وقف نہ کیا جائے۔ اگر اس میں کیا جائے تو انگریزی نوآبادیوں کو
 تعلقات پہلی ملک یعنی ہنگستان سے بالکل ٹھیسے ہو جائیں گے جبکہ متبوجہ انگلشیہ سلطنت کا زوال ہو گا فرانس کا ہمارے جرمنی
 سے محفوظ رکھنا، آسٹریا اور جرمنی کو اتحاد کی مضبوطی تمام پرنس حرم کو چنداں اعتبار نہیں اس بارہ میں بھی راج ہے کہ آسٹریا اپنی
 سابقہ مقبوضات کو جو جرمنی کو ماتحت ہیں حاصل کر کے انگریزوں کو شش کر گیا۔ اور ایسا کر کے لئے اسکو فرانس کی امداد کا محتاج ہونا
 پڑے گا۔ پرنس لوہانف جرمنی کو برخلاف ٹرکی کو بھی اس اتحاد میں شامل کر لینے کی وصیت کر گیا ہے تاکہ ضرورت کے وقت آسٹریا
 کے برخلاف جرمنی کا طرفدار نہ ہو جائے۔ اس میں کلام نہیں کہ یہ قسطنطنیہ وزیر کی ذاتی رائے ہے۔ مگر اس پر روسی تیرک

ہر ایسی بہتری رویت کو جو مشہور کی جائے اور ضرورت مان لیتے ہیں۔ بنا بریں یہ عام معلوم حالات جنگ و قسطنطنیہ میں پہنچ رہا تھا ہے تباہ دینا ضروری تصور کیا۔

بقیہ (۱۷۷۵ء) تیار کیا ارادہ کر رہے ہیں۔ ان لائٹوں کو لٹے سر یا جرنی ہی ہم پہنچایا جائیگا یعنی اکی تیار ہی کو اچار سے جو میں کہیں کو وہ ٹیڈر آئیٹنگے کیونکہ قسطنطنیہ سے ہمارا سفیر دربار ہمایوں یا ابالی کسی جگہ تہذیب و ثقافت اور سوخ نہیں کہتا اور بنا بریں پہنچ چکے ہوں گے جس کی سنے ہوئے اور سامان جنگ پر جو کر پڑا وہ یہ خرچ کیا جو وہ مسجر من ہیکہ داروں کی جیونیر گیا ہے۔ انگریز ٹیکہ داروں کو ایک ایسی کام نہیں دیا گیا تھا جس (صدید مخالفانہ) پالیسی کو کم از کم ہمارے تجارتی تعلقات پر جو ترک ہو چکا ہے اس پر اثر پڑا جو اس کو کسی لٹکا نہیں ہو سکتا کیا وہ کر پڑ پڑ (۲۳) کر پڑ و پیہ جرمون کی جیون میں جاتے دینا اور اپنی باقی کر جو مسلمان مایا کو صرف اس لئے کہ ہم ایک نہ صفت بہ اخلاق اور بزدل قوم (یعنی یونانی) کو جسکا بڑا غصہ ہے کہ وہ عیسائی ہو چکی ہے وہی حاشی شمار کرتے تھائیں ناراض اور بخندہ خاطر کرنا دانا ای کا کام ہے جو مگر ایک اور نامہ نگار تحریر کرتے ہیں کہ ترکی دار الخلافہ میں ہمارا سوخ ابھی تک ایسا نابل نہیں ہو کہ وہ ہر ترازہ نہ ہو سکی سلطان معظم کو اول میر تقی حسین نے جسکی بات سے بڑھ کر کسی اور کی گفتگو میر نہیں ہو سکتی مجھوں ان حالات ناہین کر کیا کہ سلطان معظم انگریز قوم سے ہر سابقہ وستانہ اسم قائم کرینگے بل خود ہمنہ ہیں۔ اور وہ اسے یہ یقین لازماً یاد ہیں کہ ہندوستان موجودہ سرحدی فسادوں میں تو لایا فعالیا ارادنا انہوں (کسی قسم کا دخل نہیں دیا۔ اور سرحدی فساد کتنے گان کو کسی قسم کی حرکت لانا تو درکنار انکو یہی ناگوار گذر رہا ہو کہ انکی ذات بابرکات کو ان فسادوں کا محک اور ذمہ دار قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضور مدوح نے اکثر مسلمانوں کو جنکا ہندوستان سے تعلق ہو جو بخوبی جادیا ہے کہ ہم کسی ایسے فعل اور طریق عمل کو جس سے حالت آب و مظلہ کو جنگ و اوصاف انی کا میں سمجھے مل ہو صرف ہوں اور جنکی یہ کردل میں بھی عزت نہ لے سکیں

رج ہو چکا تھا موجب ہو سخت ناپسند کرتے ہیں۔“ الغرض سلطان معظم انگلستان کو دوستانہ تعلقات کی تجدید و مکرر بقیہ (۱۷۷۵ء) ہندیہ تجلی معلوم ہو رہا ہے۔“

اس نصیحت کی پرہیز سے ہندوستان کو ماسا اجاتا اور ولایت کے کانگریسی سالانہ کیا کر اگر انہیں بی لٹیکس ان نتائج عالم کسی بھی ہو گا تو معلوم ہو جائیگا کہ ہندوستان اور باشندگان ہند کی بہتری کو لٹے اس سے بڑھ کر کوئی عمدہ تدبیر نہیں ہو سکتی کہ اس جلد یا در بعد آیوہ الدگلاز حملہ کو ہندوستان کی حد سے باہر کو کا نظام کیا جائے۔ فارورڈ پالیسی پر کوئی اندیشی ہو اعراض کرنا تو نہیں ہے مگر اوکی ضرورت کو ایک معمولی سمجھ کر آدمی ہی تسلیم کر لیتا۔ لارڈ لائٹ کے زمانہ کی سرحدی پالیسی ہوقت تعویض پابین سو زیادہ وقت نہیں کہتی۔ وہ آئرن زمانہ کو لٹے بیٹ نہایت ہی مناسب تھا۔ یہی سرحد ہندوستان کو ہزاروں میل کے فاصلہ پر تھا۔ اسکو اور فغانستان ہی کو درمیان ہزاروں جنگجو اور ہمارے قبائل جنگل پر سرزد ہر اس وقت اوکی طاقت نسبتاً بہت ہی کمزور اور اندوکی نظام اور فوجی نظم و نسق بدرجہ اتم ناقص تھا۔ بنا بریں اس زمانہ میں قسطنطنیہ

ہیں میرزا شاہ کا بن چھوڑی آدھا گھنٹہ ہوا تھا کہ خادم پیغام لایا کہ جلال آباد میں ہے ملاقات کرنیکے لئے تیار ہیں۔
 میرزا شاہ ہیں وہاں میں لیگی جہاں شوکت مانت ملاقاتیوں کو شرف بازیابی عطا فرمائی ہیں۔ یہ سیلون یا
 بقیہ مانتا ہے اس کا کھلے ہوئے امان اور نیا ہیں۔ اوکو بھائی یاد کو کرکی اور اگر بڑی نو میں بھی جاگتا زلا تلوں میں پیش
 بدوش چکی میں اور انکو یقین ہو کہ کچھ ہمارے ہوا گلستان پر وضع ہو گیا ہو گا کہ کرکی فوج کی تھکی شجاعت نقل مزاجی میں کوئی نہیں
 نہیں بڑا۔ اور وہ دینی گلستان، اس بہادر فوج کو پہر اپنا معادلوں مددگار بنا جسے کوتاہی نہیں کر گیا جلال آباد
 غلطیہ المسلمین کی سب سے بڑی اور دینی مٹنا ہو کہ کسی طرح موجودہ بخشیں درکد و زمین جلد و درہو کہ گلستان اور کرکی میں
 نہایت ہی گہری دوستی ہو جائے اور دونوں ایک جان و دو غالب بن جائیں۔
 آسکے بعد نامہ نگار مذکور پرنس بہماک کو کیا رہبر گریڈ کرکٹن کی رائج کہتا ہے کہ گلستان کی موجودہ ہندوستانی مشکلات
 میں کرکی کا ضرور داخل ہے اور فرانس میں گلستان کو اسلامی جوش کی جدید تانگی اور ادھار جس جس جوش کو زیادہ تر
 یورپین ڈیپوٹسی دسغار تانہ چالوں کی غلطیوں نے پیدا کیا ہے سخت نقصان اور ہٹانا پڑ گیا۔ اگر ہم پرنس بہماک
 یا جرمی دروس کو کسی اہل اہم کے رائے کو قابلِ وقت نہیں سمجھ سکتے۔ وہ اہل لغزش ہیں اور انکی ہندو لال زیادہ تر
 اونکی اپنی خواہشوں پر مبنی ہیں ایسے لوگوں یا انگریزی گورنمنٹ کے اطمینان کو جسے یہ کہ مندرجہ بالا انگلو کارنی
 ایئر لومینس کو سر دست انگریزی اتحاد کی کوئی فوری ضرورت پیش نہیں۔ در نہ کہ یہ نیک ظن کہندو والوں کو یہ کہہ سکتے
 سو قہرل جانا کہ حضور مدوح کا یہ منشا یا تقریر بوشیک جالبازی پر (جسکو دوسری لفظوں میں غا و فریب کہا جا سکتا ہے)
 مبنی ہر اس وقت ترکی عظمت و جبروت کل دنیا پر روشن ہو گئی ہے۔ اور ہر ادسنے والے اونکی دوستی کا خواہاں اور ہمدرد
 ہو گیا ہے۔ مگر ڈیو کا آف لینڈنگ کی طرح حضرت خلافتِ نبوی پر انجو کمال و محقق طہری خود بخود ہندوئی جو وضع ہو کہ اگر دینا تیار
 بقیہ حاکم کی روک تھام کو لئے میدانوں جو تجاوز کر کے پہاڑی علاقوں کو پہلے سرحد پر چکیاں ڈالنا قبل از مرگ اور ایلا آباد
 ندیم سوز کشیدم کا مصداق ہوا اور سرحدی بیڑوں کی چیر نہا صریح حماقت تھی۔ مگر اب نقشہ بالکل بدل گیا ہے دور کوڑھ بول
 ترکیب ہو چکی ہیں اور پوچھ سوچ ہو ہیں اور روس حملہ ہندوستان کو لئے پوری ریاں ہر ایک قسم کی کرہا ہے بغرض اب اس
 حد کی ترہش کے لئے ہماری طرف سے ہی پوری طرح سے تیار ہونا کا وقت گیا ہے۔ اور اسکے لئے لاڈلہ ریشٹرا اور گجیشٹرا اس سلطنت
 ہندوستان کو جو تداریک تھا کہ یہ نہایت ہی مناسب ہیں اور انکو سواد اور کوئی تداریک کا گہری ہندوئی جو سکتی تھی جانا چاہئے
 ایک طرف جہاں گلگت اور دوسری طرف تداریک چمن تک حد کا بڑا ہماروں کو لئے ہندوستان کا اس قدر سہ ماہ صاف
 کہ دینا نہیں ہے بلکہ وہی فوج کو دلایل کو سیلاب بلا غیر کو جہاں ہمارے لئے کرنا اور دہونی مردان تک پہنچنے پر پہنچنے
 سرحدی جنگ جو قبائلیک ہے جو ڈیپوٹسی نالوں اور دریاؤں کی آتشیں سے جو متسل غارت کو عادی و ہندوستان کو زیر غلامی اور غلامی
 سے مالا مال شہروں کی تاخت و تاراج کی طرح سے سابق شمال مغربی حملہ آوران ہند کی طرح دغا و دسی بغرض محال اور انکو نہ

یا ایوان جو نہایت فصیح و بلیغ تھا اس سے ہر اور مال کو جس میں سونہ و کچھ آسمانی تھوڑا سا تھا۔ وہ چالیس فیٹ
 طویل اور ۳۰ فیٹ عرض سے جو بہت بلند تھا وہیں تک بزرگ کمرہوں کا جو ایسی ہوتا دی سے ملا کر چین
 بقیہ صاف تھیں کسی مسطیحات کے اعراض و مصالح بلکہ سلامتی و قیام اور کچھ بھی تھا اور متقاضی میں تودہ طری اور کچھ تھا
 میں ماسی لگو کر فوس کو ورن کی دھڑکتے ہوئے کھانڈا کو ستر نہیں کر دیا۔ بلکہ جہاں میں ایسی بیدار سہاقت یا حیرت انگیز کو بھی
 جھک کوئی اور بادشاہ فتح و نصرت تازہ و سرست ہو کر بالکل بے حقیقت سمجھتا نہایت نیک کام نہایت سید و گلیا ہے گرسا ہے
 اس بزرگ کی قدرتی اور انسانی دوست کی طرف سے غافل نہیں ہوا اور جو وہ غارت کی کوئی پروا نہ کر کے اس خیال کشاید گلستان را
 کار واد و اپنے شہزادہ نام ہو کر وہ سلسلہ عینائی کر نیہ محض رہا اور ہر طرح دونوں فریق کے شہر میں ہی رہنے سے معاملہ بالکل
 ناقابل اصلاح ہو جانے کا حال روانہ اخلاقی حرکت کو کام لیکر خود ابداء کر دی ہے۔ اور ہر کو پوری توقع ہے کہ او کی یہ کوشش بے اثر
 نہیں رہے گی کیونکہ گورائیت کی کسی انگریسی اجناسو اتیک تحریر نہیں کیا کہ انگریزی گورنٹ بھی اپنے پچھلے ہیرو سے دوستی
 کر نیکی لئے دو چاند لگائی رہنے کی تجویز کر رہی ہے مگر مصطفیٰ آفندی کا مل مصری محبت وطن نے ہم اپنے کو بے تمام میں سے انگریزی
 قبضہ قاہرہ کی سالانہ یا وگا کو مل قبضہ نہ کر کے بظلاف جو لکھو یا ہنا اوسیل جس سے صاف طور پر کہہ دیا گیا کہ گورنٹ غلط
 طری سے سو فیٹ کر لینے اور اس کی نارنگی کو دور کر نیکی کوشش کر رہی ہے۔ اور گویہ خیر ایک مخالف گلستان کو ذریعہ سے پہنچتی ہے
 لیکن اس سے بڑھ کر بہت انداز خیر نہ ہوتا۔ مسلمانوں کو لئے کوئی نہیں ہو سکتی اور وہ بلا شک شبہ ایسی خوشخبری ہے کہ آئندہ
 موصوف کو شک ہو گا موصوف کے خاتمہ پر ہم پر دوسری فتنہ ہی عادی کر دینے کہ ان دونوں سلطنتوں میں ہی تمام اتفاق ہو کر
 کیونکہ قائم ہو۔ اور ان کو ماسدو مخالف آتش حسد و بیک سے جلتے ہیں ۳۳ اہلین :-

بقیہ صاف تھیں کی ہی کوشش کروں لامحالہ دیکھو کہ یہی ساہنہ ہو جاتے۔ اور زیادہ طاقتور ہونے دینے کے لئے ہر گورنٹ
 ضد انھوں نے اپنی حد کو صرف یہ مانوں تک محدود کر دیا اور یہاں ہی رہتوں و دروں کو صرف ہندوستانی موانوں کی محافظت
 پر قناعت کر کے وہ سیلاب ننگ تاریک روں اور گھاٹیوں کو گراہواہو نیکی دوسرا ستند و تیر اور ناقابل رحمت ہو جائیگا کہ کوئی طاقت
 او کو روک نہیں سکے گی بھاری ہاشا ہاشا میں گول تو شانہ پہر دو دور و پیر پر کابل اور غزنی کو بازاروں میں جو کو چاہتا ہو گا
 لیکن گورنٹ غلطی کی نہایت تہذیبی طریقہ ہے کہ ان کی محبت خیرت جتنا کہ یہ بھی شکست باقی ہے انکی میں تنہا کو کچھ انہوں کو دی
 ہمارے دی کا انگریسی ہمارا ایک نقشہ دیکر گورنٹ ہند پر کولان چلے ہوئے ہیں کہ انھوں نے صرف ٹیڈا ایسی کی قریب لگا ہے۔ اور یہ دیکر اتیک
 ایک سال سے پانچ کروڑ روپے سربا سے جسکو کلنگا خا کیل خودی چھو سکتا ہے ۶۴ کروڑ روپے بلدان کی اس میں گراؤ کو پہلے عرض
 نہیں سچوئی کی و تری اظہار کو فوجی مسامحہ کی طر ف لکھنے سرری نظر و ذال الہی پانچویں کیا اس کو معلوم نہیں کہ انھوں نے ہلکی سلسلے میں
 سلطنت دروں انکی کل آبادی ہندوستان کی آبادی کو دسویں حصہ کے برابر صرف معمولی اخراجات فوجی پرانی کر دے روپے لاکھ
 دسویں فیض خرچ ہی ملے گا۔ یعنی ہندوستان کی کل آمدنی سے زیادہ خرچ کرتی ہے۔ اور غیر معمولی اخراجات فوجی پر یلو سے لائیں

کہ قابضہ کی تشکیل اوسیل ہوئے ہو یہ ہیں۔ دیواروں پر نہایت خوبصورت و بیش قیمت پردے آویزاں ہیں۔ جلالت مآب وازہ کو قریب کمرہ کا اندر کھڑے تھے۔ وہ نہایت لطف کرم سے پیش آئے اور گرجوں کے ساتھ مصافحہ کیا بقیہ عاصیہ کے تقریر کا دوسرا حصہ انبار مذکور سے بالفاظ ذیل تحریر کیا تھا۔

مکرمہ میروں نے اتحاد کو متعلق ذکر کرنے کو کہا۔ ارشاد فرمایا کہ میں خوش پوشاک افغان روڈ سا کلمیدز سے میں اردو ہوئی خبر دیتی ہی غلط اور بنیاد پر جیسی کہ مغربیوں کی گہری ہوئی و نہیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح قصہ پہلے اکل غلط ہے کہ یہ ایک کالج کا ایک طالب علم کی کو طرابلس کی جلاوطنی کا حکم دیا گیا تھا۔ اور دوسری دوران حرمت خوشی کر لی تھی یہ خبر پہلے لندن کو نہا۔ وہ میں بھیجی تھی۔ اسکے پتہ پر ہی ہنوز تحقیقات کئے جاتے کا حکم دیا اور باز پرس کی گیا۔ ایسا واقعہ جو ہے تو اسکی اطلاع یلدریں (یعنی سلطان المعظم کو) کیوں نہیں دی گئی مگر آخر معلوم ہوا کہ یہ سب محض اخترا تھا۔ اس کے بعد انگریزی اخباروں نے یہ گپ آرائی کہ مراکش پہاگ گیا ہے یا وزیر کو مصری نامہ نگار نے بھی بنا مشہور غدار ملک اور اخبار المعظم سے پڑکھ کر یہ بھیجی تھی جسکی ہم نے تردید کر دی تھی۔ (داٹھیٹ)

جس نامہ نگار نے سب سے پہلے یہ خبر شہر کی تھی اسکو اسکی علانیہ تردید کرتے ہوئے تو شرم آئی۔ مگر اپنے بھائی کو کسی کے بعد پرچہ میں یہ شائع کر دیا کہ مراکش کو امیر المومنین نے شرف باریابی بخش کر اسکو کوئی منصب علیہ عطا فرمایا کہ منشاء ظاہر کیا ہو۔ لیکن یہ بھی درست نہیں اس معاملہ پر میرے زیادہ زور و زنجی ضرورت نہیں تم کو جب ذمت ہو خود مراد کے پاس جا کر اسکی زبانی پہاگ جائیکہ حال دریافت کرو۔ جلاوطنی۔ قید خانوں میں ایذا دی۔ یلدر سے اسے کہ مجھ سے عقوبت دینا اور کوئی جوق و جوق گرفتاری کی تمام خبریں ستر یا غلط ہوئی ہیں اور چونکہ یہ سب پہلے انگریزی اخبارات میں شائع ہوتی ہیں انہی المومنین کو سخت افسوس ہوتا ہو۔

جلالت مآب اس کو دل سے خواہاں ہیں۔ ایک تو اس کو کہ وہ نہ تہم خوشخبری کو مستغفراور اسکو مخالف ہیں۔ دوم اسکو کہ صرف صلح دہن سے ملک کی فاسخ لہالی۔ آسودہ حالی اور تمدن صنعتی و تجارتی حالتیں ترقی ہو سکتی ہو۔ حضرت محمد صوف جنگ کا اعلان کیا جبکہ یونانی گورنمنٹ نے اون ترکی سپاہیوں کو جنہیں یونان کی مسند پر داز اور انقلاب پسند خفیہ کمیٹی آہنیکی تیار کیا کہ قیاعدہ سپاہیوں نے گرفتار کیا تھا بطور سپاہ جنگ اتھنز کو پہنچ کر کمیٹی کو کوایا تسلیم کر لیا کہ گویا وہ خود گورنمنٹ نہ کہ کو حکم سوار ہی سپہ سالار المعظم تو ہند ہیں پسند ہیں انہوں نے کرپٹ ہیں یونانی فوج کو داخل ہونے کو معاملہ یہی بایں خیال دنگہ کر دیا کہ خود دول پورپ اس قضیہ نامرضیہ کو سلجھالین گئی تھی۔

بقیہ عاصیہ صفحہ نمبر ۱۳ کے وغیرہ پر جو کہ اسکا حرف ہوتا ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ فقط سائبریا اور وسط ایشیائی ریلوے کے وہ کئی ارب روپے لگا چکی ہو اور کئی اربا ہی اور صرف کر کوگی۔ پاؤنیسے سچ لکھا ہے کہ اگر کانگریسوں کو بالائد سپانہ فرانس پر تکیا لیا وں کی حکومت کی سخت ہٹنے کا کہی موقع ہوتا تو انکو غایت معلوم ہو جاتی۔

سلطان اعظم کی شکل و شباهت

سلطان اعظم کی شکل و شباهت ہرگز ایسی نہیں جیسی کہ اوں تصویروں میں دکھائی گئی ہو جیسا کہ انگریزی سالوں اور اخبار میں شائع کیا ہو۔ اوں کو بشر سو حقیقتیں خوشخواری و سنگدلی یا سخت گیری کا ہی نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ اور کچھ کہتے ہیں کہ یہ چہرہ جو چمک چمک رہا ہو اور بشر کی انسانی شکل بالکل ہی وہ ہو کہ دیو والی اور عظیم قیافہ بالکل ہی غلط نہ ہو۔ جلالت آب و کبریا سے صاف واضح ہو رہا ہو کہ وہ کس کی کبھی تکلیف دینا کبھی گوارا نہیں کر دینا کبھی بھی ادا کر سکتا نہ ہو۔ انکے روشن اور تیز نظر پشانی بلند و فراخ اور ذہانت خدا داد کا صاف پتہ دے رہی ہو۔ جلالت آب و نہایت خوش و خرم اور ہشاش بشاش و زندہ دست و کھلائی ہو۔ جنوسی کی نسبت اب چہرہ مبارک پر کئی دھڑے زیادہ رونق تھی۔ ان چہرہ میں نور جہان صحت اور نباشت میں نمایاں اضافہ کیا تھا۔ آواز نالایم و خوشگوار اور لہجہ تیز و مؤثر ہے۔ جلالت آب و عظمیٰ یورپین لباس پہنتے ہیں۔ لہذا بھیللا سا فرک کوٹ۔ اور زردوزی۔ کام کی واسکٹ۔ واسکٹ کر سینہ پر ایک مربع نشان آویزاں تھا۔

جلالت آب و انسانی صحت کو متعلق شفت و نازش کوئی سول کو باہجہ موصول کے متعلق جو کسی لڑکائی تھی۔ جلالت آب و ذہانت خود جو ملے نشان کو ملاحظہ فرمایا اور ہاتھ جو جی طرح ٹٹولا۔ اور جیٹھ پر بہ عرض کیا کہ ترکی فرج کے ڈاکٹروں نے زخم کی نہایت مہیا طر سے مہم ٹپی تھی۔ اور جیٹھ بھی مہربانی سے پیش آ کر رہی تھی۔ جلالت آب یہ سینگیت خوش ہوئی۔ میرا یہ بیان بالکل درست تھا۔ اس میں شاید تعلق کو کچھ دخل نہیں تھا۔ یہی نہیں کہ ترکی ڈاکٹر مہربانی سے پیش آ کر رہے۔ بلکہ اس وقت اصرار کیا جو وہی انہوں نے نہیں لینا منظور کیا تھا۔ ترکی ڈاکٹر اسے تربیت یافتہ ہیں اور انکو باس حد بدترین لوازمات سرجری و جراحی آلات و اکثری موجود ہیں۔ سلطان اعظم نے ارشاد فرمایا کہ غضب اعدا کی دفعہ وہی گاڑی سو گڑ بڑ تھی۔ اور ایسی سخت چوٹ کھائی تھی کہ اس میں سنٹ بیہوش ہو چکا تھا۔ جلالت آب نے نہایت شہتیاں ہو دریافت فرمایا کہ یونانیوں نے ہم سے کیسا سلوک کیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یونانی بحری افسروں کو وہ بہت شکلی طبیعت تھی جسے عمدہ بتا دیا۔ البتہ عوام ایسے خود نہیں کہ ہم راہیں فریظ اوجھو خوف سے بہن دن کو وقت ہائی دلو انیکے لہو تھنسر سے پائیں نہ آیا۔ یونانی

بقیہ صفحہ ۱۶ { مہمہ ناصح کی پہلی شراطی بحث میں ترکی نے دول کی نحوست بریونان کو ساتھ دے ہر ایک رعایت کی جو ممکن ہو سکتی تھی حتی کہ صوبہ قسطنطنیہ و اس پر کیا منظور کر لیا جو حالانکہ یونان ترکی قومی قرضہ کا وہ حصہ ہی جو اس کے معاہدہ کر سوزجلی تعمیل میں کی فریسیلی یونان کو دیدی تھی اور کو مذہب سے اور جو حکومت کا وصول ہو گیا ہوا ہونا چاہئے تھا اور انکو قبول نہیں کیا۔

آماندہ بحری بیانات اس گفتگو کو پیکر دلیں خفیت ہو ہو کر مگر ع شرعیت کی مشروان بایا ہے۔

ایک حکم سے بہت تھیں۔ اور ہر ایک فرمانروائی اپنے سر لینے سے ڈرتا ہی ہی وہ بھی کہ یونانی امیر البحر نے ہمیں بمقام وولوسول حکم کے سپر کر دینا چاہا تھا۔ جلات آب زمیر اس بیمارک سے اتفاق نہ کیا۔ وہ یہ دہشتاں سکر بہت مظلوظ ہو کر یونانیوں نے اس کے روزنا چہرے کی کچھ عبارتیں جنکو پوچھ لیں محلات کی کچھ واسطہ نہ تھا پوری قاتل کرکڑاؤں سے ہمیں ملزم بنائی کی کوشش کر لی جا ہی تھی۔ انہی اکثر عبارتیں گذشتہ واقعات اور ان نواز دشمنوں سے متعلق تھیں جو جلات آب زمینوری گذشتہ میں مجھ پر بندول فرمائی تھیں۔

سلطان المعظم کا ادب خاندان شاہی کو تمام ارکان کل درباری اور اعلیٰ سے اعلیٰ عہد داران سلطنت کا ادب سلطان المعظم کا نہایت ادب و احترام کرتے ہیں۔ وہ جلات آب کر و بر و ادب اور خست ہوئی وقت فرشی ادب بجالاؤں اور ہر دفعہ جبکہ سلطان المعظم انہیں مخاطب کریں۔ یا وہ حضور صمدی سے کوئی بات کریں اس طرح ادب و کونش بجالاتے ہیں۔

صلح کو متعلق گفتگو ہمیں ز صلح کو متعلق سلسلہ مبنائی کی۔ اور بڑی زور سے عرض کیا کہ مجھے کوئی لغو باعث شرائط پر ختم کر دینا چاہی اور یونان دونوں کو حق میں نہ پاتا مفید ہی۔ یونان اور ترکی دشمن نہیں بلکہ ایک دوسرے کا دوست ہونا چاہتے ہیں کیونکہ دونوں کو زبردست مشترک دشمن ہیں۔ بحار کا جاری ہونا دونوں کو کمزور کرنے اور سیو قوم کو فائدہ بخشنے کے سوا اور کوئی چیز نہیں کہہ سکتا۔ جلات آب ز ارشاد فرمایا۔ ترکی نے لڑائی شروع نہیں کی۔ یونانیوں کو کسی طرح ہشتعالی کے بغیر لڑائی کی دھمکی میں بے تماشا کو ڈپٹی سے پہاڑ باقوں کو سوچ لینا چاہتی تھا۔ میں جواب دیا کہ حضور کا ارشاد بالکل درست ہے اور خود شاہ یونان اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ ترکی کو بہت ہشتعالی پہونچا لیکن اب اس کا غمناک کو کامل فسخ و حضرت خضیب ہو چکی ہے ترک اپنی شاندار شجاعت بسات کا ثبوت کل دنیا کو دی چکی ہیں۔ اور نیز اپنی نیک چلنی حسن نظام اور خوش اطواری کا سکہ کل عالم میں بٹھانچے ہیں۔ بناء برین جلات آب اس غالی ظفری کا ظہار جسکے لٹو وہ تمام دنیا میں مشہور و ممتاز ہے ہیں اب باسانی و بلا اہمال نقصان کر سکتے ہیں۔ اور یونان کو ایسی شرائط پر جو اس کو حق میں بہت ہی لت بخش نہوں صلح عطا کر سکتے ہیں۔

جلات آب نے ارشاد فرمایا کہ کم از کم یہی کہ چاہو کہ شاہ یونان اور اسکی گورنٹ عام ریکسے ڈرنی ہے ترکی پر ہی عام ریکسہ جو ہے۔ اور اسکا لحاظ کر لینا واجب ہے۔ ترکی قوم کا مطالبہ ہے کہ دوسروں میں ایسی چیز آئیں نہیں رہتی وہی چاہئیں کہ وہ جب کہی انہیں امنگ کا جائز سلطنت عثمانیہ کو جان و مال کو صرف کثیر پر چھو کر سکیں اور پھر اسکا خزانہ کچھ نہ بھگتیں۔ میں نے اس ارشاد کی مقولیت اور جبریتی کو تسلیم کیا۔ مگر ساتھ ہی انہیں کہ کیا مال جان کا اور زیادہ صرف ہو کر دنیا سخت قابل نفوس و قابل ہم اس پر کہ ترکی کو یونان سے بد رجسا

زیادہ زبردست دشمن ہو جو ہیں۔ جو اس لڑائی کو جاری رہنے سے بہت خوش ہو گا۔ لہٰذا اس سے جنوب مشرقی یورپ کی ہر دو غیر سلطانی ایسی لڑائی سے بھگت کر رہو جو بائبل میں ذرا تین تجویز کی طرف بھی جو تمام سچے اور آدمیوں کی خدمت کیلئے اشارہ کیا۔ تجویز نکو میا کہ پہلے نہ کہ یہ جنگ ہی بہت سی کہ لڑائی کے احراجات جنگ کے معاوضے میں یونان کی صلح کر کے پیڑھنے خواہ وہ جنگ کا زار شتم کیا گیا کہ اکثر تمام تر اوان جنگ طلب کریں۔

شرعیہ صلح

جالات آب کو بشرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے بھی اس تجویز کو پسند کیا ہے۔ مگر یہی اس شرط پر متعلق کہ لڑائی تہی اوان زار و ان جنگ کے معاوضے میں کریت یونان کو مدد کو لے کر اٹھانے پر تہی۔ میں عرض کیا کہ کریت کو اندرونی خود مختاری عطا ہو چکی ہے۔ اور ایسی صورتیں عطا اس سے ملتی ہیں کہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ پس اگر مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت اور انہوں نے برائے ہوئے متعلق کافی ضمانتیں مل جائیں تو کریت کا یہ دنیا نقصان کی بجائے لڑائی کو حق میں مفید ہو گا جسکو ایک بڑی مدد سے نجات مل جائے گی۔ جالات آب نے فرمایا کہ یہی مسلمانوں کو سہانہ نہایت ظالمانہ و سخت نامہ فائدہ سلوک کیا گیا ہے۔ اور اس سے تمام ترک میں سخت نامہ جنگی پھیل رہی ہے۔ اس طرح ان کی تصدیق بھی ہے اور یہی کئی دسیال بھی ہے۔ جب تقریباً تین سو مسلمان تہیم ہو چکے والدین کو عیسائی باغیوں نے کمال سختی کی و تہیم کو بیا تھا۔ پھر دوسری کریت سے قسطنطنیہ لائی گئی تھی۔ تو اونسے اس قدر ہمدردی کا اظہار کیا گیا کہ تمام سربراہان و درہ مسلمان خاندانوں میں ان بد نصیب بچوں کو پرورش اور تربیت سکول سطحی سرکاری لینے کو لئے بڑی تہیز تہارت پہنچ گئی تھی۔ میں نے سلطان اعظم کو ارشاد کو بعد عرض کیا کہ لڑائی تہسوی سرحدی کی ایسی درستی کا دعویٰ کر نہیں جس سے وہ آئندہ یونانی حملوں سے محفوظ ہو جائے بلکہ حق بجانب ہو۔ لڑائی کا کہی یونان پر حملہ آور ہو نا بالکل غیر اطمینان ہے۔ لیکن جب کہی سلطنت عثمانیہ کی خطروں میں مبتلا ہو یونان کا پھر لڑائی پر حملہ کر دینا بالکل فہم فہم ہے۔ میں نے یہ نہایت ضروری ہے کہ کسی ایسی مستقبلہ غاصبانہ کاروائی کو بند آؤ کہ لئے سرحدی پیا ٹو نکا سلسلہ جنگ وسط میں ملو نہ گئے تمام درویشی لڑائی کو قصص میں ہے۔ جالات آب نے اس پہل کو تسلیم کر کو دریافت فرمایا کہ یونانی گورنمنٹ کی تجویز مذکور کو متعلق کیا کر رہا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ جو کچھ میں نے مختصر میں سنلا و اس سے میرا خیال ہے کہ یونانی گورنمنٹ کو لئے اسے منظور کرنا نا ممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہو گا۔ بعد ازاں جالات آب نے دریافت فرمایا کہ شاہ اور اسکے خاندان کی نسبت کیا کیا خیالات کیسے ہیں اور ان افواجوں کی کیا نہایت حلیت ہے کہ مختصر میں عنقریب انقلاب ہو اچا ہوتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خاندان کی حالت اب دسی نازک نہیں رہی جیسے کہ آج سے دس دن پہلے تھی۔ تم ڈیلیانئس کی برطرفی کی جنگی کمزوری اور غیبت ہند پر انہی ہی حملہ بکا باعث ہوئی تھی مختصر میں حالت دسی نازک نہیں رہی گی۔ ایم۔ ایس موجودہ وزیر مہم اپنے مقدمہ کو زیادہ دیر اور سچو رہے۔ نئی وزارت نے تہیم کی شاریا کو قدرتی تمام کا غذات منبط کر لیں اور اب یونانی افواج رت لے اوان کو بعد اور یہی کی تہیم ہو گا لہٰذا میں یہی کہ اکثر سلطنت کو مختلف تہیم خاوند و صنعتی مدارس میں داخل کر گئے۔

اس حقیقت سائنسی کو جو تہذیبی عرصہ ہوا یونان میں قلد و طلق بنی ہوئی تھی سخت طعوان و ذلیل کر رہی ہیں۔

تبدیل کر کے مینے بھر عرض کیا کہ محارکہ کو جو ختم کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور اگر انگلستان کو توسط ترکی اور یونان میں اتحاد و بناؤ تو بحث مفید ہوگا۔ شاہ یونان نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ محارکہ بڑی بڑی وہ ہمیشہ ترکی سے تھا و کینکا خاندان تھا۔ میری رائے میں دونوں ملکوں کا تہمین دست ملنا بہت فائدہ بخش ہوگا۔ شاہ اور اسکی گورنٹ باعزت شہر اٹلپر صلیح کر چکی ہے باطل بتا رہی ہیں۔ سلطان اعظم نے جواب دیا کہ یونان نے سخت حماقت کی ہے تاہم ہم بھی یہہہ دیکھ کر کہ آپس میں صلح ہوگئی ہے خوش ہو گئے۔ مینا و سوقت یہ بھی یاد کر دیا کہ گریونان سے عالی ظرفانہ برتاؤ کیا گیا تو پہلا اثر انگلستان کی عامہ رائے پر جو تہمتی سے گذشتہ دو برسوں سے ترکی سے بہت کچھ منحرف کر دی گئی بہت چھاپا چڑھا۔ ابھی اہالی انگلستان کے خیالات پر بہتر کی کی طرف بدلنے شروع ہو گئے ہیں۔ ترکی مسیحا پیوں کی شجاعت اور اونچی خوش اطواری اور ضبط علی النفس سے نہایت نیک اثر پڑا ہے۔

قلب کری کی غلطیاں ذات شوکت مات زید منکر ارشاد فرمایا کہ ہمیں انگلستان کی عام سابقہ دوستی قائم کرنا کہ ہم ہر ایک کوشش کو نکلوا مادیہ ہیں۔ مگر افسوس انگریزی سفیر کا طریق عمل ہنسیہ جاننا رہتا ہے۔ پہر جلات آتے اوکی کارروائیوں کو متعلق بھی بہت سوچ بچا وراہم واقعات بتاؤ۔ جگو میں شایع نہیں کر سکتا۔ میں نے جواب میں عرض کیا کہ سرفلپ کرچی بیشک کئی قابل افسوس غلطیاں سرزد ہوئی ہیں جو انگلستان اور دونوں کو حق میں نامبارک اور منحوس تھیں۔ لیکن مجھ پر امید ہے کہ انگلستان اور سلطنت برطانیہ کو اغراض کو کسی سفیر کی غلطیاں ہمیشہ کئے نقصان نہیں پہونچا سکیں گی۔ (یعنی گورنٹ انگلشیہ ضرور جلد یادیر بعد ادبھی تلافی کرے گی اور خوشی کا مقام ہے کہ سربراہٹلٹ کی اس تحریر سے چند ہی ہفتہ بعد سرفلپ کری قسطنطنیہ سے تبدیل کر دی گئے۔ اور نیوسفیکر تعیناتی پر تعلقات ذہنی اچھی صورت اختیار کرنی شروع کر لی ہے۔ مترجم)

اور یہی کئی معاملات پر گفتگو ہوئی۔ مگر میں اکی تفصیلی حالات نہیں بتا سکتا کہ کہیں مذاکرات صلیح میں وقت زبیش آئے۔ اس بات کا بھی کمال اطمینان ہو گیا کہ جلات مابصلح دہن کی سچ دوست و خوشمنہ ہیں۔ اور کہ ترکی کے آخری قطعی مطالبات بہت محتمل و نرم ہو گئے۔ یونانیوں ایسی عیار بنیا مزاج۔ کٹوری کٹوری یہ جینکینو والی اور جیکر الو قوم کو شروع شروع میں آسان شرطیں نہ سنانا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ ترکی شروع میں ہائیڈرو ان مطالبات میں جکی دو پوری پوری سختی تھی بہت ہی تخفیف اور کمی کر دیتی۔ سلطان المعظم اور شاہ یونان و ملاقات کرنا کہ متذکرہ صد حالات شریط صلیح کو تصفیہ سے بہت پیشتر ہی ۱۸۹۶ء میں تحریر ہوئے تھے۔

فضل سبت و سیوم

سریشمیلہ ہارٹلٹ کی آخری رس

مآجب و موصوف اپنی کتاب کی آخری فصل میں حسب ذیل تحریر کرتے ہیں۔

اچانکہ لڑائی ختم ہو چکی ہے اور شرائط صلح قرار پا چکی ہیں ہم یہ امر زیادہ وضاحت کو ساتھ معائنہ کر سکتے ہیں کہ ترکی کو ساتھ اوکو عیسائی ننگہ چین کیسی نا اہسانی و ریا کاری اور درخی سی سلوک کرتے ہیں۔ فتح و دھوکہ کو س پر بخار بہ کو ختم ہو کر ابھی شکل میں ہفتی ہو چکی ہیں۔ مذاکرات صلیبی میں محض اسلحہ و توفان و پیر پیہ گیاں پر ہی ہیں کہ وہ صرف دونوں فریقوں میں نہیں ہو رہی۔ بلکہ ہرش و دل کا تصفیہ میں داخل ہے۔ طوطہ و شرائط یونان کو قتل میں نصیب دیا اور ترکی کو قتل میں اس سے بدتر حکم نایہ و شہنشاہی کے ترکوں کو قتل کر کے کال ستھاق حاصل کیا سلطان کو خلاف مرضی مجبوراً بخار بہ کرنا پڑا تھا۔ اور ترکوں نے کمال شجاعت کامیابی اور بے نظیر عدل و انصاف کی سبھی انصاف پر پوچھ لیا جس ہمت نام سابقہ محاربات کی برعکس ترکی کو فتح و صلہ میں کوئی علاقہ نہیں لینا دیا گیا۔ اس کو تاوان جنگ صرف ہتھیار دلا دیا گیا ہے۔ جو اس خاصانہ بخار بہ کو واقعی اغرابات کو بھی بشکل پورا کر سکیگا۔ اور امتیازات یا کیپی چولیشن میں صرف خیف سی تریم و اصلاح منظور کی گئی ہے۔

ترکی پر نا منصفانہ و تشنیع

کیا۔ لندن کو آئے پر اخبارات اوکو رباطن اعدای عثمانیہ مدبرین نے اوپر پیر از راہ سفارت لعن طعن اور دشنام و بدگوی کی پوچھا شروع کر دی۔ ان عقل کو اندہ ہو تشعبہ و بوجہ خیال نہ آیا کہ ایسا کہ نہیں سلطان المظلم بالکل حق بجانب ہی نہیں۔ بلکہ جالطی اور قومی حمیت کا بھی یہی تقاضا تھا۔ مجلس صلیبیہ کی ترکی و کلا کی طرف کو کسی ناصقول اور ناوجب یا بے اندازہ توقف اور لیت و حل ظہور میں نہیں آیا۔ اوہوں کو کسی ایسے توقف یا وسیلہ و تدبیر کو کام نہیں لیا کہ اگر انگریزی وزراء انگلستان کو مفاد کیلئے کسی ویسی ہی توقف یا وسیلہ کو کام لیتے تو وہ نہ صرف نہایت ضروری بلکہ قابل تعریف ہی نہ بنایا جاتا لیکن چونکہ ترکی ایسی جائزہ تباہ و وسایل کو مرتکب ہو چکے تھے۔ ہمارے اخبارات کو لیت و حل نامہ اور حمید یہ چالبا زوں پر دھواں دہا رمضان میں ایک دوسری ضد بضد ہو کر لگاتار شائع کئے شروع کر دی جو حتی کہ وزارت خارجہ کا نفس ناطقہ بیکٹائیٹ نے نہ تو ہانک سکی نہ یہی کہ اگر ترکی کو ورنٹ اصرار سے باز نہ آئی تو روس کا جدید وزیر خارجہ ایم زینوف جاعانہ کارروائی بھی دریغ نہیں لگا۔

سرفلیپ کری تعصب اگر نری اخبارات تو خیر انا دیں - اپنی قوی و مذہبی تعصب

آداب خوش اخلاقی و تدبیر کو بالاطاق لکھ کر اوس ہی کو ہی سبقت لیگیا۔ بتاریخ ۲۶ مئی ۱۸۵۷ء کو اس مجلس صلحہ کو اولین مجلس میں افتتاحی کارروائی کی بنیاد پر لکھ کر کوئی علاقہ جو کسی وقت مسیاحوں کا رہ چکا۔ اوس کی ہی اسلامی نہیں ہو دیا جاسکتا۔ بعد میں جب اس حیرت انگیز تعصب جنوں پر انگریسیوں نے ہی احتجاج و تحیر ظاہر کیا تو سرفلیپ کو بعض دستوں نے تاویل کی کہ "اسلامی سے اوسکی مراد ترکی" تھی۔ ہمارے وزیر اعظم لارڈ سالسبری نے بھی اپنی ایک تقریر میں ایسی ہی رائے ظاہر کی۔ قصہ کو تاہم ہمز اب ایک اور جدید اصول جو حکماں حیرت بخش اور چونکا دینے والا ہے یہ قائم کر دیا ہے کہ بلا لحاظ اس امر کے کہ کون فریق سچا اور کون چوٹا ہے۔ اور بلا لحاظ اس امر کو کہ کس فریق نے سبقت سنی کی ہو اور حوث و ظلم و ستم یا انصافی کا مرکب ہو چوٹے مسلمانوں یا تاویل یا بدکو مطابق ترکوں کو بھی وہ منفعیت ادا ہٹانے و بچا سکتی جسکا عیسائی فاتحین نے خلو میں ہی ہمیشہ مطالبہ کرتے اور اوسے حاصل کر لیتے ہیں۔ چنانچہ کہ ہر ایک کی اپنی اپنی گناہوں میں اس کی تائید کرنی کہ جو جسے بڑی اسلامی حکومت کے مکران و دنیا اور ماموں ہیں۔ کیونکہ یہ عام معلوم امر ہے کہ ملکہ خدیجہ تقریباً دس کروڑ مسلمانوں پر فرمان روا ہیں جن میں سے جو حصہ کہو سے زیادہ صرف ہندوستان میں آباد ہیں۔ اور یہ کہ کون نہیں جانتا کہ ہندوؤں کی مہرمنہ نار منامندی اور تحریک کو بالاقابل شاید بعض کل ہی اپنی ہندوستانی سلطنت کی حفاظت کو لئے مسلمانان ہندوستان کی فساد اسی اور جان نشاری بڑھیکہ ہر مسکرنا پر جو کل نہی برسوں۔ برسوں پہلی ترسوں۔ آخر ایک دن میں مسلمانوں پر پیا اخصا کرنا ہو گا۔

مخالفات پالیسی کو خطر یورپ ایشیا میں اذہن طاقت کا راز و ہوت ترکوں کی طاقت کو قبضے میں لے کر جس سلطنتوں و جہزی آسٹریا اور روس فرانس کی درمیان جاریہ برپا ہو جانے کی مقبول اگر جہزی ترکوں کو اپنا شوق بنالیا تو یہ تمام جہزوں کی فتح نصرت کا مردف ہو گا۔ اگر ہندی ہندوستانی سلطنت پر حملہ کر کے روس ترکوں کو اپنا ساتھ نہ لگا دیا۔ تو اوس سما و کا یہ طلب ہو گا کہ ہندوستان انگلستان کے ہتھوڑا ہو اسی سخت ہمیب خطرہ کو نہ نظر لکھ کر سچوہ دار انگیز اور غنول افعال و حال سے جو انگلستان کو دیکھ اور نہایت ضروری رفیق کو بر گشتہ خاطر کر نیکا باعث ہو رہی ہیں سخت آزر دہ ہو رہی ہیں اور اوسکو ایسی سختی سے مطعون کر کے جو کسی سختی سے کہ لو نہیں کرنا چاہیں ان عقلمند اور عاقبت اندیش خیر خواہوں قوم کو کافی لحاظ نہیں مل سکتا۔ ہندوستان کی موجودہ حالت کو لحاظ سے ترکوں کی توتن بلا ضرورت مخالفت کی پالیسی پر کار بند نہ مانگنا خطرناک اور خوش اثر نابت ہو گا۔

لے اس کتاب کو شائع کرنے سے پہلے وہ کہہ کر مری فساد شروع ہو گا ہو گئے۔

کیا بد نہ سب نفہم بھی اہل اقل ہوگا؟ فرانس فرانسیسی نہایت نا انصافی کر سکتا تھا اور سب کو وسیع علاقوں پر چھین کر اپنی مقبوضات و ملکیوں میں فروغ کر کے سیاسی یا دوسری بہت سی کامیابی ان علاقوں کو جو دراصل اور کچھ تھے مگر تہی کی طرح بیکار تھے۔ ۱۲۳۰ء میں خوب برسرِ کار تھی کہ کٹر و دبا ہوا اہل کرلیٹو دیا۔ ذاتی اغراض و مصالح کی کوکھا طاس اور اپنی قریب کو مقصد و ضبوط اور اپنی ایک جان نہاد و ست کو سطح کٹر و دبا ہوا جان دینا ساخت پوٹھل غلطی ہی نہ تھی۔ بلکہ یونانی ہی تھی۔ اسکی ستر و صداوند عالمیان کی بارگاہ کی ہم ملی کہ ہماری نہ کوئی شراط کا تصفیہ ہوا ہی نہ کیا کیلنگی افغانستان کی ہو گئی۔ اور ہم بارگاہ نہیں دیکھتے تین سوں کو اندر کی جگہ دیگر نو ملک کی بیڑی جیسے سرچالیں کرور روپیہ کے علاوہ ہزاروں جانوں کی قربانی جڑی تھی اور اس صرف کی طرح سے فائدہ یہہ اٹھا لیا گیا کہ آخر ملک یہ جہاں جس کو ستر و ست ہلا کر مالک دیا گیا۔ اور خود ایک تہی د و گوں میں گھومتے۔ دیکھو نہیں۔ بلکہ اس کی بہت سبک سرور کو واپس آگئے۔ البتہ دیگر خبر کو افغانستان کی تسلط و سید کر دیا گیا۔ لیکن یہ کوئی قابل قدر معاوضہ نہ تھا۔ قدامت کو امیر عبدالرحمن کی حکومت پہلے جہاں کہ وہاں ایک اوسکے چیری پائی کو حکام بنایا گیا۔ مگر جلد ہی یہ علاقہ ہی امیر صاحب کو سپرد کر دیا گیا۔

محماربہ روم و یونان کو پہلے چند برسوں کی گلستان نے سلطنت عثمانیہ اور نیز اپنی و شمشوں کو ساتھ ملکر سلطان کی کوٹھڑی کو سخت غفلت میں مبتلا کر دیا۔ اور پھر آخر یونان ایسی حقیقت چھان فرم ہوئی کہ کو اپنے سابق قابض قابل فخرین شوخی و دوسرے سے چھپر خانی کی لٹکی عملا اجاڑت دیدی۔ یہ قاعدہ ہو کہ ڈسٹن کر تیرہ سو دیا و حالی صدہ نہیں چھوٹتا جیسا کہ دوسرے کو انرا بعض ایک پول کو چھینکنے کی بھی پڑ چکا ہے۔ یہ ہی کیفیت صاف باطن اور دوست نواز نروں کی تھی تیرہ چھوٹ

غیر صحت ۱۲۳۰ء یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اس کی تداہر بری پورا کیا اور پھر وہ کر لیا ہو کہ گورنمنٹوں میں پیدا ہوا ہی یا افراد اس لیکن اس سے کہ یہ اعتماد و اوس کی فریق میں پہلے پیدا ہو اسکا شک اس دوسری پر ہی بہت تھی چٹا ناہ اور بیڑی کی عمر میں مکران سماعت اور پبلک باشندہ و دوسرے دہان خدا جو نیوٹن کی طرح عالم اہل اور قابل اہل ہو جانے پر ہی خدائی کائنات کو سامنے انسانی طاقت کی حقیقت کو بھی فراموش نہیں کرنا ایک ہی رنگ میں گوجا جس میں صفات تاریخ بنا رہی ہیں کہ جب یہ غفلت اور سرستی کمال کو پہنچ جاتی ہو تو قادر و بھال گراہ مخلوق کو منہ پر نیکی لے اپنی خدائی سطوت و جبروت کو کہ شجب عز و جہ و جہٹے یا بڑے پیمانے پر دکھاؤ شروع کر دیتا ہو اسے اگر نہ خدا و مذہب تو پھر کمال تباہی اور بربادی کا حکم نافذ ہو جاتا ہے۔ یہ انتظار و تہدید باہم ان ہی پر ہوا رہتا ہے جو نہاں چہرہ خدائی کی نظر کرتے ہو اور ایک زمانہ میں اس کو مخلص بندہ ہو کر اسے اماندانہ اور طبیعتی انسانی کمزوری کو راہ بہت کی کھد پھینک گئے ہوں۔ اس خود چٹائی کی ہوت و دنیا کو کوئی مدد نہ ملے بچا ہوا نہیں ہو۔ لیکن چونکہ خدہ تہذیب زیادہ ہوگی اسی قدر اسکی مہدائیں ایں صاف ہوگا۔ رجا و ملت انگلیشیہ میں ہندو و متول تین ملک کو ایک ہو نیکی و برسی صفت دوسروں کو بڑے پیمانے پر بھڑکائی تھی جو ۱۸۵۷ء میں مغرور و مظالم آرمینیا کو بھڑکایا و شورش میں کال کر کے پہنچا۔ و نارت انگلیشیہ نے وقت یہ خیال کر لیا کہ ہر پانچے مقبوضات کی حفاظت و سلامتی کا ایسا

جو صہ ہوا تب تک ترکوں کی ہنسی کو حد دروسوں کو یونانیوں کی ہو گئی تھی

پہر فتح کر لیا تو قابل ہو جائیں مگر انیسویں سوقت انڈیا رسانی اور غلطی لگا کر جاؤ اور وزیر مدعا سکر میں پشیمون کو خارج ہو جائے جو کہ میں ایسی صورت میں ہو گیا انگریزی گورنمنٹ یہ ایک قاعدہ قرار کر دی کہ "ایسے مسیحی علاقے

بقیہ صفحہ ۲۲۱ او نہیں انگلستان کی کارروائیوں سے بنا ہم ایسا بیخ نہ تھا۔ جیسا کہ ایک ایسے ملک و محسوسہ ایک ہی دست بچھا

جانتا تھا۔ ایسی کاروائیوں کو ظہویر آئین کا اور غالباً یہ افہمی کو بصیر و ریح کا اثر تھا۔ کہ انگریزی گورنمنٹ کو اپنے ایک اہم مقبوضہ میر

یعنیہ ترکی گوشت کی طرح نہ پختہ نہ ہات پٹنیوں اور فکر و تدبیر میں مبتلا ہو پڑا۔ بلکہ محاربہ روم و روس کی طرح محاربہ

روم و یونان کو ختم ہوتی ہی اسی اور سب سرحد پر نگہبان ایک بالکل فضول اور بے منفعت محارکہ کی مالی و روحانی جہانی تکالیف

و معصائب انہر دشت کرنی فرمائیں۔ ان فسادوں کو سبب کو متعلق طوطی طرح کی رائیں ظاہر کی گئیں کسی فی امیر صاحب

کوا و کسب را برادر است امیر المومنین کو تحریک کننده بتایا۔ اور خفیف و خفیف واقعات عجیب و غریب نتائج مستنبط کی گئی

اگست ۱۸۹۷ء میں ایک ٹھکانہ سرور چند رقاسیت قسطنطنیہ پہونجا۔ اس پر خوب لہو چوری حاشیہ چڑھا دئے اور بیان

کیا گیا کہ وہ امیر قضاہ کی طرف سوتلی ٹیٹ اور خطوط لیکر گیا ہے۔ اور سلطان العظم نے اس کو ہاتھ شاہ افغانستان کو سستی

خط ارسال کا یہ گریہ یعنی دیا و ہوتا جیسا کہ سالگشتہ کی مٹی ہنشین پاکستان کو مشرقی علاقہ ایم جیان میں چند مسلمانوں کی

یہ فسادات نے راجہ کو بے گناہ بنا دیا۔ اور انوار شاہ مشہور نے لکھا ہے کہ سرفراز خاں محمد علی خلیفہ کے

[illegible]

کے لئے یہ کہ وہ بڑا باہرہ دے گا اور جو بڑا باہرہ دے گا اس کے لئے یہ کہ وہ بڑا باہرہ دے گا۔ اور افغان تارکے ہندو کو دے گا۔

[illegible]

بقیہ عاشقہ صفت لکھو اے ابھی کہ کتاب ہوئی است لکھو اے ابھی کہ کتاب ہوئی است لکھو اے ابھی کہ کتاب ہوئی است

ابجی الہی سب سے بڑا اور محبوب ہے پورا عین جو بنا لیا۔ اللہ سین چتر کے ہر دروازے پر جوں میں ہیں اس کی

یا اللہ ولی سب پر رحم و ودی ضرورت نہ یہی ہے۔

اور احسان فرماؤں قوم کی حمایت کروا دینا کیا۔ اور یہ ہم کو روایتی یا کونوینشنل ہونا چاہیے۔

اسب بانی به پلیدیا۔ اور اس غیر متبرہ کنوں و اولیٰ نعمت و مقرر ستر کی حالت میں بیخبر از حال او را در آنجا که بود

لو اعدوا لعداؤکم من جان و دین و مال و اولاد و سب کچھ دے دیں گے۔

اس کا خطاب جو جو کچھ اچھری لباسی تھی اس کے بسرو کو بیچ دیا ہے اور وہ اپنی و سوا کو اس کے پاس پرانے لباس میں پہن کر وہی لباس پہن کر

جیال نہیں گذرتا تھا۔ لو دیا تو بی کیسے ہر وقت ہندو کی اسانی کا پھان اور دھڑبڑا ہوا سر جھکنا برس اس کی آواز

اس بے یار و بیس کی آواز دہرائی مقبول ہوئی۔ اور شخص فصل سبزی کی یا دوری کو یہ خبر سے ایسا نہ ہندوں میں اٹھائی پڑیا جابہ

اسکے سرخند کو عجبی امر کہ ایک خیر و شام بیست سی روپے لار دیر سے کچھ ہندی کی کبیب چھوٹے کے ایک اسکا اریں ایسا کو جو بی

۱۵۰۰ دین دینہ ہندوستان کی طرف سے مقررہ ملاقات کو گجرات کو تہہ تو عام خیال تھا کہ وہ دوسری کیوں نہ ہو غلط فہمی کا جیگر وہ اندیشہ اس کی اور

وہی بیٹے اپنے تئیں کو ان جانکی اجازت دی تا کہ وہی وجہ سے بہر کمال سلطان سلیم کے سپردہ کو مدعو کیا گیا۔ یہی وہ سبب ہے کہ اس وقت

لیکن انہیں سلطان اور انکی گورنمنٹ کو جینے کی گنجائش نہ ملے گی۔ اعلیٰ انسان مکار۔ کینتو تو دوسرا درجہ انسان بتا چھین کہ وہ کچھ بہتر ہو گا۔
گورنمنٹ کو دیکھیں انکی ملک حکومت کا افسر ہر ایک کو ہر طرح کی تسامحی دیتا ہے۔ وہ جو جائز مناسب جا لینی کا قضا نامی تھا۔ ہمارے

بقسمت کے پہلے حضرت سلطان العظمیٰ خلیفۃ المسلمین کی خلافت کو ملاحظہ کیجئے۔ انہیں ہر طرح کے مسلمانوں میں ہر قسم کی تسامحی پیدا کر دی تھی۔ انہیں ایک گورنمنٹ کے ہر ایک کو ہر طرح کی تسامحی دیتا تھا۔ انہیں ہر طرح کی تسامحی دیتا تھا۔ انہیں ہر طرح کی تسامحی دیتا تھا۔

اگر آپ اس کا اندازہ کریں تو پتہ چلے گا کہ انہیں ہر طرح کی تسامحی دیتا تھا۔ انہیں ہر طرح کی تسامحی دیتا تھا۔ انہیں ہر طرح کی تسامحی دیتا تھا۔ انہیں ہر طرح کی تسامحی دیتا تھا۔

وہ یہ عبارت کہتا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اور حکام کی۔

اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔** اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔**

اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔** اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔**

اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔** اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔**

اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔** اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔**

اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔** اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔**

اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔** اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔**

اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔** اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔**

اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔** اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔**

اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔** اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔**

اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔** اس میں تو یہ ترجمہ کیا ہے کہ: **اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اس کے حکام کی۔**

کو انیش اور کو چشم تھمت نہ خیار نوریوں اور مدبروں کو ان تعریفی لفاظیوں جو نجس اتنا کلیسیا آگستین کو انیشوں
اپنی گشتی خط نام علان میں اسلام کی نسبت تحریر کی متوجہ مل کر ناچا ہے۔ الفاظ مذکور حسب ذیل ہیں۔

بقیہ ص ۴ کہ وہ اس حال میں ایک ایسا نادان پیر ہو اٹھ کر کہ پہلے کی چیزیں کرا دی تھیں اور جب ہاتھ بٹھاری تو بیخ ہوا چلے
گئے اور ہم پر اپنی عزت سے ہمہ گشت کر رہے ہیں کہ ائمہ وہ اسلامی معاملات پر خامہ فرسائی کر رہے احتراز کیا کرے اور اگر اس میدان
میں ہم مایہ ناک شوق ایسا ہی چرایا ہے تو کسی مولوی کو کر کر کر جو کو مذہب اسلام سے آگاہ کرے اور شاید سی ذریعہ سے اسکا
سیاہ دل نور کریمان سے بٹھا ہو جائے۔

آں اگر مولوی ایک ایسا لٹری گٹ کار ڈو سخن حضرت مینار الملت، الدین کی طرف ہو تو یہ بھی ہم کہیں گے کہ وہ جب کہا گیا۔
کیونکہ اید صاحب از تو علانیہ دہاروں میں اور تحریروں میں بالوضاحت بار بار کرا کر بڑی کراہت دوستی کا ہر طرف
کر دیا ہے۔ اور پوچھنے کی تعلقات کی وجہ سے ہمارے گورنٹ کو بھی کوئی وجہ حال نہیں ہے کہ اس کی مخالفت کسی جہاں کو جگہ
دیے۔ اگر کوئی پوچھنے کی حیثیت اس تالیف کو ساتھ دیتے ہو گے ہی تو اسکا خیال اس کو ہونا چاہئے۔ نہ کہ ہمارے گورنٹ کو
بڑے گورنٹ کی پوزیشن ملے جیسے کہ وہ انیش اخباروں کی باتیں نہ ہو اسوقت کیا ہمارے گورنٹ کو کہی آئے ہیں تالیف
کے ساتھ پوچھنے کی حیثیت کو دہشتہ ہو نہ انیش نہیں ہونا چاہئے۔

اب ہم سول کے قبباس کا خلاصہ ملاحظہ ناظرین کئے ذیل میں درج کرنے ہیں۔

بیکھہ عرصہ گذرا ہو کہ ہم نے بنائیں لکھا تھا کہ امیر محمد الرحمن خاں صاحب نے ایک کتاب موسومہ تقویٰ الازہار
اپنے علم طبع کرائی ہے اب ایک کارپانڈٹ کی تحریر سے کتاب کو رکھنا اقتباس ہو کر ملا ہے اور اساری سے اس کا چھاپنا ناظرین
بقیہ ص ۵ شہر گشت کہ یہ بیٹھنا چاہئے ایسا کر ناخوشاوار نئی کو رخصتا ہے۔ دینا دی امور کیلئے وفاقا دیکھنا یہ مقدم اورانی
ہیں نہ خود فائدہ دیکھیں اپنی فرائض بطور جمعی دنیاوی اسباب کو دیکھنا ہے۔ گویا اوقات اپنی محدود عقل سے ہم اسکی کائنات اور اسکی فطرت
کو اسباب بنائے ایک سنگھواں حصہ بھی احاطہ کر کے کی وجہ سے انکو فوق الفطرت کی کیوں نہ سمجھیں خدا اپنے بندوں کو صرف
یہی چاہتا ہے کہ اپنی ہمت و کوشش کے ساتھ تائید ازیدی کی شمولیت کر ہی خواہاں ہو۔ اس غور سے اسکی طرف توجہ
ہوگی اور یہ توجہ نہ ہمت۔ دعا۔ فریب غضب حسان فرموشی اور فتن کشی سے مانع ہوگی طبیعت بڑی کاموں سے متنفر
ہو جائیگی۔ اور جب اس طرح طبیعت میں رہت بازی راج ہوگی۔ تو یہ ظاہر ہو کہ ہستی کا عیش بول بالا رہتا ہے۔ اور جو کہ
بقیہ ص ۶ آتہ کریمہ: "ان الکفر صریحاً عبادی الصالحین" وہ سلطنت و ریاست صرف اپنی نیک و نیک
عطا فرماتا ہے۔ اسکی ہمیشہ ہی خواہش ہوتی ہے کہ اپنی ان بندوں کو سید پرست سے بھگتا ہوا نہ دیکھو اور انکی اصلاح
دوستی کے موجب ضرورت انکو تنبیہ تہدید کرنا رہتا ہے پس ان سب مصائب کا دعائی ہو کہ مجال حکومت ان
وید و عزت کو ہر لکھ لپے رب کو پہنچاتے نگین اور اپنی دنیاوی مایوں کو ساتھ فضل ازیدی کی بھی شامل حال رہی ہو

مسلمانوں میں حیاسیت کا دخل نہ ہو گا نہایت کامل اور درست قیاسی کی احمیتانہ دین لوگوں پہ کام کرنا اور دیر و حیرت کہ وہ مسلمانوں کو گمراہ کرے۔ انکی تاریخ اور انکی مذہب کی پوری واقفیت حاصل کریں اور سو بہرہ سلسلہ جنابی بقیرہ مانتے ہیں کہ انکی پیروی کا باعث ہو گا اس کتاب فاضلی اور عربی میں لکھی گئی ہے۔ اور ہیں ۳۶۰ آیات قرآنی اور احادیث بنوی ایک صاحب کو حکم سود و مولویوں نے جن کو نام میر تقی محمد عظیم خان صاحب جٹ میرا درویش عبد اللہ الزانی ہلوی ہیں درج کی ہیں خاتمہ کتاب پر چند دیگر سر آردہ علماء و فاضلان کی موہر بھی ثبت ہیں۔

یہ کتاب میں حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ اور اس کو ساہتہ دنیا پر اور تکملہ ہی شامل کیا گیا ہے۔ ویسا چہ حنفیہ لہی ایک نام امیر صاحب انکی پوا ان میں تشریف فرما تھے کہ ہوت اور انہوں نے چند علماء کو طلب فرما کر یہ خوش ظاہر فرمائی کہ کوئی ایسا کتاب یا لکھ جائے جس میں جہاد کی ضرورت بالتفصیل لکھائی جائے تاکہ لوگوں کو مذہبی عقائد میں ضعف نہ ہو اور انکی بھی ارشاد تھا کہ جب یہ کتاب تکمیل کو پہنچ جائے تو ہر کو دکھائی جائے تاکہ ہم ضروری مصلحات اور جیسے سے تعارفات کر کے بہ تعمیل ارشاد امیر صاحب مولوی صاحبان و ایک کتاب تالیف کی اور جب یہ تیار ہو گئی تو امیر صاحب کی خدمت میں پڑھی گئی۔ امیر صاحب نے اس کی قدر و اہمیت دیکھ کر فرمائی کہ بعض آیات قرآنی کی تفسیر کیلئے کسی حافظ قرآن کی ضرورت تھی اسلئے امیر صاحب نے حافظ کو پیش کی مائیک حکم دیا کہ میری غلط فہمی ہی ہے جسے حافظ قرآن کے دیوان حافظ اہلایا۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارا مشاویہ ان حافظ کو پیش کی مائیک نہ تھا۔ مگر چونکہ جس اتفاق سے آگیا ہے اس سے اس کو دل کر لے ہیں چنانچہ امیر صاحب نے دیوان مذکور کو مولانا تورق پر بہ شعر لکھ لیا۔

بہرہ بردار صاحبان و قریب آردہ کہ در محنت و عہد و بہ کوئی آردہ رساند بہت نصرت فلک مانتہ جو اچھا سمجھا شہنشاہی آردہ

بقیرہ مانتے ہیں کہ ہر وقت اسکی درگاہ میں ملتی ہیں۔

اس تہذیب کے بعد واقعہ تندرہ بالا کو منسلح حالات ذیل میں درج کر دیتے ہیں:- ناظرین کو بہرہ تو معادیم کو کٹر لکھا مصلح کی طے کر کے لکھ کر آفریدی قبائل کا جگر جھرو دیں یا ہو کر بھی جہاد کو قریب لگ شامل ہیں جب سر ولیم لکھاٹ ترازہ اور اودی بازاروں انگریزی علاقہ میں بٹ آئی تھے تو عام خیال تھا کہ آفریدیوں کی فرادہ بی گوشمالی کیلئے موسوم بہا میں پر پڑ پڑانی کجا بنگی اور ہندو ایسا نظام کیا جائیگا کہ غنیمت کو بکلی گھڑ خود عموماً محفوظ رکھ کر بہ کو سنت نقصان پہنچاتے رہیں کا وقت نہ لگایا کہ بہرہ دہی عرصہ بعد پوٹیکل انڈیا کی مستعدی اور سرگرمی سے جگر جھرو میں جمع ہو گیا۔ اور گو وہ ذیل اس میں شامل نہ ہو کہ نام غنیمت سبائی ہو جائیگا تعزیرات پینتین ہونگا تہا جس میں ۲۰ جنوری کی شام تک کوئی ظلم نہ پیدا ہو اتھا لیکن اس اثنا میں انگریزی افدول نے اسی غلط پالیسی پر پیکر جسکی کسی قدر توجہ فساد الاحسا کے فوٹ میں کر دی گئی ہے آفریدی علاقہ کا محاصرہ بار بار کیا گیا تاکہ ہندوستان سے کسی قسم کی مدد و فیرہ نہ کو نہ بچ سکے معمولی سہمہ کا آدمی بھی عجیب کا مددائی دیکھ کر شہر سے ہر گز لکھ طرف تو پیار دلائے لوگوں کو جمع کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف انکو تنگ کر دینا ساماں بھی کر ساہتہ کو ساتھ لے کر

نہایت عیسا کو چاہی ہو اور کچھ دھب کی اچھی باتوں کو تسلیم کر لینا نہایت لائی ہو تاکہ عیسوی صداقت کی حمایت بناؤ گے
لئے اور ان اچھی باتوں کو بنیاد کا کام لیا جائے۔

بقیہ اقصیٰ صفحہ نمبر ۱۴۱ امیر صاحب بہشتی حضرت مظلوم ہو کر بعد ازاں جاکہ ہوں اپنی لڑائی دیکھی تو ہشک ۱۲ بجے
تھے اور نماز جمعہ کا وقت قریب تھا مومن نے اذان ہی پڑھا صاحب نے بخیر شاہی اس ساعت کے دریافت حال کلمی طلب کیا
بخوبی زبان کیا کہ بہر ساعت نہایت سیاحت اور جناب باہمی اس امتحان کا کر لیتے نہایت مومن ہو یہ باتیں میری
ہنسی کہ باران رحمت کا نزول شروع ہو جو عقائد اسلامی کو ردی تجماعت و عالم لکھے ساعات حسنہ میں سے ہے بنا کر پڑھا
امیر صاحب نے اپنی دست مبارک عالم لکھے اہل کلمے اور یہ کلمات و عائدہ زبان مبارک سے فرمائے۔ ”اے قادر مطلق خدا تو اپنے
نبی علیٰ علیہ السلام کو دین کو قیام قیامت والی سی اپنے حفظ و لال میں کہہ دو قوم افانہ کو نام افات ارضی و مادی پر اپنی پناہ
پہنچاے اور کائنات میں علیٰ انھوں انھوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کر۔“ اور ان

جہاد ہر ایک شخص پر فرض ہے کہ حاصل میں جہاد کی فرضیت کی نسبت بحث ہو۔ امتیاز دین ہے کہ ہر ایک مسلمان
پر جہاد کرنا فرض ہے۔ چنانچہ ان کے یہ ہے ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْکِرِیْنَ کَافَرًا کَمَا یَقَاتِلُوْا لَنْکُمْ کَافَرًا﴾ اور لڑو مشرکوں پر ہر حال
میں وہی لڑنے میں تم سے ہر حال۔ اکثر مفسرین نے جہاد کو فرض کفارہ قرار دیا ہے یعنی وہ اس وقت میں ادا ہو جاتا جب تک
چند ساعت مسلمان اس میں سے جیسے باقیوں کے اس کام میں مصروف ہوں لیکن اگر مسلمانوں پر چاروں طرف سے زغہ ہو تو اس
صورت میں جمع اہل اسلام پر جہاد فرض نہیں ہوتا۔ اور کفارہ نہیں ہوتا۔ مجاہدین کا فرض ہو کہ وہ کفار کو ساتھ اس وقت تک
لڑیں جب تک کہ گرفتہ فرم نہ ہو جائے کفار بالکل مغلوط ہو جائیں اور نہ آواحد اور بعض کی جہاد ان میں عام ہو جاوے تو تہذیب

بقیہ اقصیٰ صفحہ نمبر ۱۴۲ خیال کیا جاوے کہ وہ طرح و باطن سے جلد شرائط ماننے پر مایل ہو جائے افسوس ان افسروں کو
یہ ہوش آئے کہ جب پیاس ہزار فوج کا وہاں خود ان کو لگ میں کہہ کر ان کو سیدانہ کر سکا تھا تو یہ نہانہ بند ہی کیا چشم کہہ کر کیلگی۔ نہانہ
نتیجہ ظاہر تھا کہ شیش ٹیپر اور فریقین کی ایک دوسری سے باریٹ پر پڑھتی رہی۔ اس چٹیر خواں سے جلی جگے کی مصداق اپنی
کوکھ کھیل کو بھاٹھوایا۔ اس وقت اس ناکہ بندی کو لئے قلعہ بارامنائی۔ علی محمد اور محمد و بیس ہمارے بڑے بڑے سفیر ہیں۔ ان چاروں کے
افسران ناکہ بندی کو بیچ کو مزید باؤ کو لئے ایک جگہ اور دیکھ کر جوئی کو جوئی کے تیسرے ہفتین میدان کجوری پر پوروش
کر نیکی صلاح کی تھی۔ یہ میدان قلعہ بارامنائی میں واقع ہے۔ اور اس کے شمال مغرب اور جنوب کی طرف ان پہاڑوں کو گوشتے
ہیں جو وادی بارامنائی کو وادی بارامنائی کے درمیان میں واقع ہے۔ اس کا قریب میل مربع ہے اس کا قریب ۱۵۰۰ فٹ اونچائی ہے ان کا حوض بھی یہاں چرایا
کرتے ہیں۔ انہی حوضی اور مغلہ بانوں کو گرفتار کرنے کے لئے حملہ کی تجویز کی گئی تھی مگر پہلی تجویز کی اطلاع کسی طرح افسرین کو
پہنچائی اور اسے ملتوی کر دیا گیا۔ اور چند دنوں کا وقفہ ڈاکٹر نہایت رازداری سے اس کے متعلق دو بار تجویز کر کے فرار دیا گیا کہ
کی صبح کو باروں برگیوں میں میدان فکر کو ایک ایک کینستہ روانہ ہو کر ان چاروں طرف کی گہری اور کدی مہنت

کی اتنی قبول نہیں کرینگے۔ امریکہ کو پیش اور تجربہ کار سفیر متعینہ قسطنطنیہ مشر ٹیلرؒ کی جب سرفیل کری کی مجوزہ اصلاحات کا مضمون پڑھا۔ اور لوہین کچا کہ ایشیاء کو چمک کی کثیر اتحاد و مسلمان آبادی پر قلیل اتحاد و مسیحی آبادی کے ہم لحاظ براف قسطنطنیہ سے تبدیل کر لیا گیا ہو وہیں کچھ عرصہ ہوا ایک ایسی رسالہ میں موصوفی سلطان اعظم کی نسبت جرنیل کے اظہار کی سلطان اعظم کا سن بے باک چٹا من مں سو تجا وز ہے۔ قد دریا نہ۔ رنگ کھرا ہو گنم گون۔ بال سیاہ پیشانی بلند۔ اور اکہیر بڑی بڑی سیاہی ٹٹک کبودیں چہرہ پر بالعموم کمال و وہی چہائی تھی جو جب محل لٹانی میں کسی غیر کی دعوت ہوئی ہو۔ تو گو وہ پاشا جو سلطان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں شاہ نستان و شوکت کو ساتھ لیاں ٹٹو فافور و سب کچھ ہو تو ہیں مگر طالت تاب بغیر نفس نہایت سادہ لباس میں شریک مجلس ہو تو میں سر پر معمولی سٹخ ترک ٹوپی۔ سیدہ سادہ کوٹ سیاہ نیلگون کپڑے کی پتلون۔ و لائی چٹو کا بوٹ پاؤں میں۔ اور ایک چوڑی پہل کی کچھ جگہ بیان فولادی ہوتا ہو۔ دست مبارک میخ کی جو کبھی کہی صرف ایک نشان ہی سینہ پر آویزاں ہوتا ہو۔ عید (یرم) کر۔ دن ایوان تھکا میں جیسے سنہری تخت پر اس صوفیانہ لباس کے بقیمہ صفحہ ۳۲ کی حفاظت کریں ایک ایک نماز کو عرض میں پانچ پانچ نمازوں کا اجر ملے گا بقول ان لوگوں کو جو کہیں بیٹھ رہیں۔ اور حفاظت اور صیانت کے لئے حرکت نکریں جب بلاد اسلامیہ پر کفار کی پوش ہو تو ہر ایک مسلمان پر فرض ہے عام اس سے کہ وہ مرد ہو یا عورت۔ بچہ یا جوان۔ حرم یا عہد ضرور ہو کہ حرکت جنگ میں بذات خاص شامل ہو اور اس شمولیت میں اسے ضرور ہر کہ ولی یا قاضی کی اجازت کا انتظار نہ کر کسی بادشاہ کو علم کہتے ہیں اور نہ کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہو خواہ وہ بادشاہ عادل و عادلانہ ہو یا ظالم اگر لٹلازم ہو کہ وہ اپنی جان عزیز اور مال جو ذریعہ نہ کریں تاکہ انگو دین کی تبدیل نہ ہو۔ قال اللہ تعالیٰ۔ **لَوْ لَا تَحَسُّبُتَ الَّذِينَ قَالُوا لَا تَنْبَغِي لِلَّهِ امْعَالُ تَابِلَ اَحْيَاءُ عِنْدَ رَحْمَتِهِمْ تَرْفَعُونَ طَفَرِحِينَ بَا اَحْمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ** اور نوے پچھتر جو کہ مار گئے اللہ کی راہ میں مرد ہو بلکہ زندگی میں ان پر بکریاں روزی پائے خوشی کرتے ہیں اور سب جو دیا اللہ اپنے فضل سے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم للشہید عند اللہ ست خصال یغفر لہ فی اول دفعۃ

یضاحت: ہر ایک ملک بن شیل سپاہ۔ کامرا اور فوج جنرل و غیرہ اہل الذکر جباروں کو نائب جمہور کو جبرگین موجود ہیں۔ افریقی ایک جمعی گورہ کو بکریے گئے تھے جسے انہوں نے وہیں پہنچا دیا جو وقتنا عرصہ اپنی پاس کہنا اسکی کافی خاطر دارات اوتیار دانی کرتی رہی ہیں خیال تھا کہ اس عرصہ میں جبرگین کا سردار کی میں کوئی خلل نہ پڑے گا مگر اب پھل افسر و حکایان ہو کہ اس سو آفریدیوں کو حوصلہ پرستہ ہیں اولاد و بیکل شرط قبول کرینگے۔ باؤنیر کی راہی ہو کہ جبرگین کو مذکورہ شریطا اور ان کی قبیل کیلئے ایک خاص تاج پناہ سنا دیا ہو اگر اس تک فیصلہ نہ ہو تو ہر موسم ہر پاس کی مکمل فوج کشی کی تبدیلی کا سردار والی فی الفور شروع کر دیا جائے لیکن اکثر صحابہ کی راہیں غنیم سے ہقد رعایت کرنا ہی اب سخت نامناسب بلکہ مضر ہے۔ وہ ہر روز چہا پے مار کر اپنی طاقت کو مضبوط کرنے میں جا رہے ہیں اور ان میں خود بخود تقلید و کوری کی توقع کہنا محض ہوس غام ہی ہوسقت اور ہر پاسی صرف یہی تدبیر نہ تھا بلکہ اگر کسی لازم تھی اور نہ کہ یا انگو لکھ مال پر چھوڑ دیا جائے یا انکی قطع یعنی کچا می خواہ اس آخری تدبیر سے

ہم مذہبوں کو زینبائی تجویز لکھتی ہو تو اسنی لفظوں کی گونہ سے امر کین شنوں کی مصلحت کا نظام کو کئی
درجہ سخت کردی کیوں؟ اسلئے کہ اس طرح ملک کو آگ سے معلوم تھا لگوئی غالب باجیت قوم سخت مخالف کے بغیر ہے

نصف صفر ۳۳۳ھ میں طبرستان کے اپنے ملکی و فوجی افسروں کا سلام قبول فرماتے ہیں۔ تو عہدہ داروں کی نرسق برق کی در دیوار
اور منع نشانوں کو مقابلہ چھوڑ کر سادہ لباس کی سادگی کا لطف اور دیا لاہو جاتا ہے اس عورت اور شاندار دربار کو
سفری صنیع کر سوائے او کوئی عیسائی نہیں کہہ سکتا۔ ارکان سلطنت اس بنا قاعدگی کو ساتھ ہی ہی و سلطان مہم کو
رو برو گذرتے ہیں جیسے جائزہ کو مع پریشیوں کو تیرے سلطان ادب تہرم اس درجہ تک ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ امریکہ کا آنا و مزاج
باشندوں کو فہرست کی سلام و آداب غلامانہ نجس کر شاہ معلوم ہو تو میں اس دربار میں شہان پاشا ایک نہری رومال ہاتھ میں
لے سلطان مہم کو کین جان ب کہڑی ہوئے ہیں۔ اور سب افسرانہ فراموش و اکو سلام کرنے کے بعد اس حال کو بوسہ دیتے
تمہا حاشیہ بقیدہ بر صفر ۱۱۸۳ سابقہ ۳۵۔
جائے ہیں۔

بقیدہ صفر ۳۳۳ھ کو دریمقعدہ من الخیلة و حجار من عذاب القبر و یامن من الفرج کا کبر
و یوضیع علی اسرتاج العاقرة الیاقوتہ منھا خیر من الدینا و کایھا و زوج انہین
و سبعین زوجتہ من الحور العین و شفیع فی سبعین من اقربائہ کہ شہید کو بیست
خصمیتیں ہر لیل، او کو سب کا بخیر و آئیں اور بیت میں ہی جگہ کو تیرے (روم) عذاب قبر محفوظ رہتا ہے سوم) و غفر قیامت سے آزاد
ہو جاتا ہے چارم تاج و تدار اس کے علاوہ ہے جگا ایک ایک یا قوت زیار مایہ شہادت ہے (۵) بہترین کو لکھتا ہے (۱۰) اس کے ستر قارب انکی شہادت
پر پیشی جائے گے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص جہاد کو رہتیں مرحلے یا کھڑی سے گر کر رہی عدم ہو یا کوئی
مردی جاوڑے کاٹ کھائے۔ تو ان سب صورتوں میں اسے درجہ شہادت نصیب ہوگا۔ اور مستحق جنت الفردوس
ہوگا جو لوگ جہاد کو کر کے صحیح سلامت واپس آئیں ان کے بھی وہی درجہ مقرر ہے۔ بقیدہ ۱۱۸۳ حاشیہ بر صفر ۳۵

بقیدہ صفر گذشتہ کے اپنے اقتدار اور عزت کو قائم رکھنے کو سواد کو کوئی مادی فائدہ پہنچا بلکہ ہم ایک ایسی قوم کو محدود کر دینا
جو ان فسادوں سے پہلے حکومت قابل اور معتبر رہا ہی ہم پہنچا تی رہی ہو اور آئندہ ہی پہنچا سکتی ہو۔ ہر حال موجودہ مخلوط اور دینی
پالیسی کو چھوڑ کر تالوار کو مستحکم کر کے دوسری کاہنہ کو جس میں طمع اور لالچ دلائیکے لئے انفرتیاں بکھری ہوئی ہیں بچا کر لینا
چاہیے تالوار کو نیام میں کر کے انکو محض لطف اور مدار سے سب ہو رہا ہے۔ پر لایا جاوڑا ۲۹ جنوری کو مکر میں ہی غنیمت کو
انفیلین اور کاتو سو کی کچھ مقدار عینت میں ملی۔ اور جب تک اس نیرودن اور نیو برون ملک عملی کو نہ چھوڑا جائیگا
انکا بلز بار بار طرح بہاری ہوتا جائیگا ہم تیرا کہی فوج میں بھی عملی مسجد معنائی جہود و بار اور انکو لمحہ علاقوں پر
متغیر ۲۹ جنوری کو کل سانچہ ۱۸۳۳۔ آئی تھوگن میں ۵۰۰ یا نحو۔
اس قدر سے ۶۹ گورہ انہار دہی اور ۳۶ کل رجول کو انگریز فوج پر پناہ دیا اور چھوٹی کی فوج اس سے ملنے لگا

کہ باہر اور مغلوب قسم کی کبھی تھی گواہ نہیں کریگی صوبجات متحدہ کی سول وار (حالیہ جنگ) کو یہ جنوبی ریاستوں کو
سفید فاما باشندوں نے علانیہ ہمت چھوڑ کر حبشیوں کو قتل و پالاک کر کے لے جہنیم مساوی پولیٹیکل حقوق ملگوتہ
لے ڈھنگل گونڈ نرستہ ایس قانون نافذ کیا کہ کل قومیں غلاموں کو آزاد کر کے سفید رنگ آبادی کو مساوی حقوق عطا
کر ڈھنگل جنوبی ریاستوں نے اسے منظور کیا ملک و حصوں میں تقسیم ہو گیا مگر فریقین میں رائے شروع ہو گئی آخر جنوبی ریاستیں
مستلزمین اہل مغلوب ہو گئیں اور ان میں مستدرکہ صدر قانون نافذ ہو گیا۔

نقیصہ متفقہ نہ کر سکتا ہوں کی مدارات اور خاطر و متعزیزیں یوں کہ کا کوئی بادشاہ سلطان المعظم بوقت نہیں کہتا۔ اور کلام کی شکایت
بیش بہی کوئی کوئی برابری کر سکتا ہے سقراء دول و ملاتات کرتی وقت حصصی عیب اور دتار کا جس سے کہ دوسرے کے ولس جتا
اور بتیابی عیب ہوجاتی ہے اور میں نام و نشان نہیں پایا جاتا اور نہ بات ہوتی ہے کہ واقعی عیب ہی موجود نہ ہو کہ جس سے خواہاؤں
کو کھنکی کی جرات ہو سکے۔ جب نیز اول مرتبہ مجلس امین کہا نا گیا یا تو سلطان المعظم مین کہ صدر پر برونی افروغی میں لائی یا میں
اور یہی دایس جانب تھی عثمان پاشا اسماعیل پاشا سابق خدیو مصر صدر اعظم دراز سلطنت مدعو تھے حضور محمد جی تھا و ملات

بقية ما يحضر به { استقلوا امید ان خدك بين } قال سر تعالى بر شانه { يا ايها الذين امنوا }
اذا القيم فيه فانتمبا واذا كسر والله كثير العلكم تقاحون واطيعا الله ورسوله
ولا تاتوا عوا فتقتلوا وتذهب منكم صابر واء ان الله مع الصابرين
اسه ايان الوجيب پر وغم کسی فوج سے تو ثابت ہو۔ اور اللہ کہ بہت یاد کرو شاید تم سرا دو پاؤ۔ اور ماورعکم اللہ کا اور
اوکر رسول کا۔ اور ایس میں بیکر ہو پر نامہ دو جاگو۔ اور ماں کی تہائی۔ اور اور ہے رہو۔ اور ساتھ ہی شہر ہو اور لوکی
یا ایہا الذین امنوا اذا القيم الذین کفر وازحفا فلا تعلقوهم الا باثمہ ومنزل اللہ لیس ملیل ودرہ

بقیہ تاریخ ۲۴ مہینے میں ملے گذرہ بالا کو ۵۷۷۷ آدمی محو میں بنایا سو گندہ سی کوئل تک ہماری ۲۵ ہزار فیوج مقیم
ہی۔ اوپر ہی شومن کے مویشی تک غصین پر کڑیا جاسکتے جن سے صاف ظاہر کیے جاتے ہیں کہ سڑکوں کو صاف کرنے والے گائے میں ڈالنا ہے
اس طرح ارمینیا کی مادی کا اہل صلاح کر کے ہمو کر پے در پے فحشیتوں کو دوا رہے ہیں۔

سرو لیمہ لو کہ لہر ط غالباً ہوں ۹۰ فروری ۱۸۸۱ء تک تسوینا و پینچ جائینگے اور پینچ تہی ہر گون کو قطعی شرائط کیلو
بولٹکل فستر تین ہفتہ تک مکمل کرینگے سنا کہ ایک خاص میاں چند دنوں کی تعمیل کیلئے ویدنگو گراؤ سکا اندراطاعت نہ کیگئی
تو ماسچ کو غالباً پوری پوری فوج کشی کیجاٹنگی میندر جبہ بالاضمون لکھا جاسکا تھا کہ خبر آئی کہ جو کو قیاس مہجڑا و بظاہر
کیا تھا وہ بالکل درست ہوا فریڈاس فتح سہ نہایت مسرت ہو گئیں اور اکثر اہل الرائے کا خیال ہے کہ اس موقع پر آفرید
سوی صلح لینینی باعث خفت ہے اور اگر وہ اب اطاعت قبول بھی کر لیں تو نسبہ بزرگ منظور نہ کیا جاتا تو نیکانکو مقناہر
نہک کفایت کرنیوالا سابق تہدایکا و زمرہ علاء خفت سرحد پر آئندہ ہیشہ فساد ہونا چکا تھا تہدہ صفحہ نمبر ۱۳۴

علیہ وسلم کا جو ظلم فرمائی ہو جو موجودہ زمانہ کا حق میں فی الواقع ایک سخت لغت ہو مظلوم فروشی ہو خفیف سی خفیف مظلوم کو خوب بڑا پتھر کر بیان کرنے اور انہیں کیوں کی طرح ذاتی حرص و طمع کو پورا کرنے یا فرقانہ بغض و عناد کو تقیہ عاشقہ صفحہ گذشتہ کے ہوگی ایک ظالم بادشاہ طوائف الملوک کی سب سے بڑا بہتر ہے۔

بادشاہ کی خدمت میں دوسرا حصہ مضمون پیش ہو کہ ہر مسلمان کا فرض ہو کہ اپنے ایک کو ہی بادشاہ منتخب کرے جو اس کو دین کا محافظ ہو کہ بادشاہ میں دین کا ہونا ضروری ہو ورنہ اقل مسلمان ہر دور میں خود مرد قاتل اور مبالغہ ہو۔ دستور اپنے تمام کا قیاس کے از پر تاد ہو بادشاہ کیلئے تین فرض و عبادت ہیں مرنوں۔ دہرلوں۔ بدستنیوں کا قطع قلع باقیوں سگرتوں۔ وکولوں کی بچانی کرکے۔ اور معاملات سلطنت میں دیگر سلطنتوں کو ساتھ ملو و رسم پر ایک کے رعایا کی تعلیم و تربیت میں سامع ہو۔ اور ان کو ساتھ سخاوت فیاضی اور مالی جو ملگی سے پیش آئے اور ان کی پاسبانی کر کے رعایا کو فرایض پہنچے اور بادشاہ کی تابعداری کرے اور ان کی نایب سلطنت کی اطاعت کرے جو ایک فخر و لوہا بنسار دار مان لیں تو وہ نہیں سب قابلین پوری طور پر نہ سمجھیں ہوں ان کے مطیع و نقاد ہیں۔ اور اس کی ظاہری وضع اور لباس سے تفریز کریں۔ اور اس کو گفتگو کرنے وقت پاس ادب کو ہاتھ نہ لیں۔ اور بخت کی نگاہ سے بچیں ہمیشہ اس کی نصرت کریں اور اس کو احکام کی تعمیل کریں۔ اور بوقت ضرورت اس کی امداد و مدد فرمیں نہ کریں اور جو مشورہ اس کو دے دینے سے تنہی ہو دینے سے جمع کی شب ۲۰ وقتہ کی آخر شب کو اور صاحب نے خواب کیا کہ ایک بہت بختی قالین بھی ہوئی تھی جس پر گل پوشے کا بہت سا کام کیا ہو اسے گرچہ کی بناوٹ نہ ہو اکھور پڑھی اور اس کو پاس ہی نوا اور قالین بھی بھی ہوئی تھیں یہاں تک نفاست اور سبقہ کے ساتھ تیار کی گئی تھیں۔ ان میں محمود و قاتل حاضر ہوا اور اگر عرض کی کہ یہ باہم ہے تو یہ صاحب نے خواب میں ہی فرمایا کہ باہم ہے معنی لفظ میں یہ باہم نہیں بلکہ باہمی جمع ہے اسے صاحب اس خواب کی یوں تعبیر فرماتے ہیں کہ میری اطاعت میں سے افغانستان پر دینے میں ملکر ان میں گئی۔

شہر حدی فساد کا اصل محرک ہوسکتا ہے۔ نامشمال مغربی سرحد پر آہستہ آہستہ بوجہ دیگر بھی آباد
فنا و بربا ہو جائے۔ چنانچہ تین ڈال سے ہے اور یہ ایسا ہم حالہ ہے کہ گورنٹ کو اس کی تنک پہنچا نہاٹ ضروری ہے
اینگلو انٹین اور چند دینی تجارت اسکی مختلف وجوہات تیار ہیں بعض کا خیال ہے کہ سرحدی لوگ بالکل افسروں کی
جبر و تعسبی یا نامناسب برتاؤ سے ناراض ہیں بعض اسکو سہیون کے مذہبی تعصب و وطن آزادی پسند کاغلی
مقبوضہ قرار دیتی ہیں سول اینڈ ملٹری گارڈ امیر صاحب کو افساد کا محرک نہیں حکم ازکم اور سکا محدود معاون سمجھنا چاہی اور اس
امرا کو اسکی ایاقین ہے کہ گورنٹ کو امیر صاحب نے جیسی طلبہ کی تیار کی جو صحت میں ہی جنگ کر اپنے
میں خطا نہیں کر سکتے۔ ملک کا اندرونی حالات معلوم ہو چکے متعلق سرکاری حکام دعویٰ غلط ہو یا بدسترس کسی کو کلام
ہو سکتا کہ خارجہ معاملات میں جو علم اور وقت گورنٹ اور اسکے عامل کو حاصل ہے اسکا غرض نہیں کسی اخبار فرد وغیر
سرکاری جماعت کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس اسباب میں گورنٹ کو اس بنا پر کوئی مشورہ دینا کہ جہاں کو اسکی نیاں معلوم ہوتے

نکا لینے کا کام لینے کا دوسرا نام ہے۔ لاریب موجودہ زمانہ کی پولیٹیکل تدابیر و وسائل میں سیدترین تدبیر ہے۔ وہ لوگوں میں انراک فہم کی جس بالکل اتنی نہیں جو موتی۔ اس کے ذریعہ انگلستان کو باشندوں کی طبعی جہر دہی اور نرم دلی سے بغیر چاہے کدشتہ کے حاصل میں مسیح نادانی جو ادبی غلطی کو ہمارے بعض سربراہ اور وہ ایگلو ایڈین ہم عصر ترک ہو رہی ہیں۔ جنہیں نہیں تعصب اور شعل مزاجی و اس معاملہ پر طینان کو ساتھ غور کرنا قابل ہی نہیں رہنے دیا۔ ان تمام اخبارات میں سوانہ کلکتہ کو اخبار انگلشٹین نے اپنی ساری عمر میں اب پہلی مرتبہ بہت کچھ درست رائے دکھائی ہے۔ جس سے اس کا شمار ایگلو ایڈین میں ہم عصر سول اسے بڑھیا عورتوں کی طرح ڈھوک اور بزدل ہونیکا ملزم ٹھہرا ہے۔ لیکن اگر سول یہ الزم لگھنے سے پہلے یورپ اور فاصکر روس کے اخبارات کو مطالعہ کر لیتا تو اسی انگلشٹین کا روس کی طرف سے اندیشہ ظاہر کرنا ایسا عبیدان قیاس نہ معلوم ہوتا سول اور اوکو ہم اسے دوسرے اخبارات کو جو سارا الزم امیر کابل پر عائد کر رہی ہیں اپنی غلطی اور انگریزی تفسیر ہندوستان کا اصل مخالف حلوم کرنا لگے روس کی نیم سرکاری اخبارات اور مسکا کا وہ مضمون ملاحظہ کرنا چاہئے جو واقعہ میرا سے بعد اور ملاکٹ وغیرہ کفادوں سے پیشہ چلائی کو وسطین شائع ہوا تھا۔ ناظرین کو غالباً یہ معلوم ہوگا کہ روس میں اخبارات کو آزادی حاصل نہیں ہوئی ایک ایک سطر شائع ہونے سے پہلے سرکاری محاسب حاکم کر لیتا ہے۔ اس کے صاف ظاہر ہے کہ انہیں کوئی ایسا مضمون نہیں چاہئے کہ جو روس کے خلاف شامہ جو عادیہ بریں نیم سرکاری اخبارات کو تو کسی ملک میں بھی راہد نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنی گورنمنٹ کو اس کے خلاف مرضی کسی پالیسی کو اختیار کرنا مشورہ دے۔ ان میں ایسی پالیسی پر زور دیا جاتا ہے جو اوکلی گورنمنٹ کو اختیار کر کے ہو یا اعتراض اختیار کر کے ہو یا مضمون محول بالاس گورنمنٹ روسی اخباری امیر کابل کو انگریز حکامانی دشمن قرار دے رہا ہے مگر یہ ہمہ جہہ کہنا چاہئے کہ صرف اس کی اپنی خوشنیش ہی ہو یا اس کو اس رنگ میں اس کی آنکھوں کو سامنے دکھایا ہی ہے کہ اس کی نزدیک کرنے یا اس پر فوٹس لینے کی کوئی احتیاج نہیں ہمارا عام مضمون مذکور کے فقط اس حصہ سے ہے جس میں وہ انگلستان اور ہندوستان کی نسبت روسیوں کو نیک ارادوں کو ظاہر کر رہے ہیں مضمون کو ساتھ ان ناظرین روسی و انگریزی حدود کی تصان کو جو ہفتہ گذشتہ اور اس ہفتہ کو نقشوں میں وضع کر دی گئی ہیں۔ اور جو جزال کی طرف صرف ایک دوسرے سے بند رہیں میل کو فاصلہ پر ہیں، اور نیز ایک طرف تیک اور دوسرے طرف کو شکت تک بسرعت تمام روسی ریلوے کی تیاری کو مد نظر رکھ کر لینا تو ان کو فوٹس و حلوم ہو جائیگا کہ انگلشٹین کی رائے کس قدر با وقعت ہے۔ سرحدی فسادوں کا اصل محرک کون ہے۔ اور گورنمنٹ کو امیر صاحب کی کھاڑک لینے کو مشورہ دینا ملک قوم کیلئے کس قدر خطرناک ہے۔

تو دوسریا کو مضمون کا خلاصہ جس کا عنوان ”افغانوں اور انگریزوں میں لڑائی“ حسب ذیل ہے:۔ اس کے قابل غور فقرہوں پر خط کہیںچہ لگایا ہے ”افغان فرمانروائی انگریزی متابعت کی جو عے کو ناقابل بردشت پاکہر طرح بن پڑے کال آزاد ہو جائیگا پختہ ارادہ کر لیتا ہے خواہ اس شخص میں اس کی سہی انفسان اوٹھانا پڑے۔ کابل کی

انگلستان کو خاجہ انداکو اغتصاب کو تقویت پہنچا تو اور اتنی لٹیکل انگلوں کو پورا کرنا کمال عیاری سی کام
 لیا گیا ہے۔ "مستلزم میں روسی گشتوں نے مظالم بلگیریا کو گھٹانے میں کوشش کی کہ جو کام نکالنا تھا۔ وہ اب
 بقیہ ماحول کے لئے انگلستان میں چند گزشتہ ہفتوں سے بڑے روزہ نو سکے بڑی سرگرمی کو ساتھ مسلک کو باہر ہیں جو انگریزوں کو
 برخلاف جہاں کرنے پر خرچ کئے جائیں گے اور کمال طور پر مضروب کئے گئے ہیں غالباً ہمیں عقرب ہندوستان کا دوسرا اندر دیکھنا پڑیگا
 جس میں مسلمان آبادی سب سے بڑے حصے کی ہے۔ انگریزوں کو ہندوستان کی کالونی کی اس غنیمت سے قانع نہیں ہوئے اب ان کا ہندو
 کوشش کی ہے۔ امیر عبدالرحمن کی طرف سے ہوگی۔ اس کے لئے ناممکن ہے کہ وہ ایسی اہم تحریک اور کارروائی کو خاموشی
 کو ساتھ بیٹھا دیکھا جائے۔ اگر اس آئندہ الحاکمین انگلستان کا سیلاب ہو گیا۔ اور اسے دیکھ کر وہ قدرتی طور پر کھلیا کل موجودہ
 افغانی ممالک کو ملحق کر لیا تو روس ایندو وسط ایشیائی مقبوضات کو سمندر تک بڑھالیا جائے گا کہ ان کی ہونے کیلئے
 محروم ہو جائیگا۔ انگلستان ہمارا انداکو کھلم اور روپیہ سے مدد دیکر کئی دفعہ ایندو تین ہاڑشیں ثابت کر چکا ہے۔ مگر ہم
 اس کو کبھی ترکی بہ ترکی جواب نہیں دیا۔ اب ہمارے لئے یہی ایسا کرنیکا وقت آگیا ہے۔ ہر کو کون مانع ہے کہ ہم امیر کو کمال اس
 دیکر اس سو اہنی دوستی کا نظارہ نہ کریں۔ ایسا کرنا ہمارا صریح فرض اور ہماری عین پسپی ہے۔ روس کے اندر میں جکا بھی وسط
 ایشیائی ہماری حالت اور اغراض اب جیسی مضبوط اور مجتمع نہیں ہوئی تھیں۔ جنرل وان کافین امیر یعقوب خاں
 سے جو ہر وقت ہمارا ساتھ دینے کو تیار رہتا۔ براہ خط و کتابت کرنا تھا۔ مگر سوت بستی ہی کابل میں انگریزی سفارت کو بھیج
 کو گناری کی طرف اشارہ ہے، موجودہ ہی جو ریاست کا اندرونی معاملات کی نگران ہتی تھی۔ اور جو آخر کار نئی امریہ جگہ
 کے توسط سے ملک کو اپنی نگرانی میں لینے میں کامیاب ہو گئی اور چنانچہ اس زمانہ کا قلع تہاروس نے اپنی ہاتھ سے کل موقع
 کہو۔ لیکن اگر اب یہی عبداللہ گرن کو یقین دلا دیا جائے کہ اس کی انگریزوں کو ساتھ لڑائی ہونے کی صورت میں روس بالکل الگ تہلکہ
 رہے گا تو ہمالی صوبوں اپنی تمام فوجوں کو واپس لاکھ جمعہ جمعیتیں لے کر فوج کے برخلاف دیگر کو اپنی فوجوں کی درستی اور کئی
 کو لئے امیر کو کابل میں کافی سو زیادہ سامان ہے جسے خود اپنے دار الخلافہ میں اس کے انگریز صناعوں کی زیر نگرانی تیار کر لیا جائے گا۔
 تو کہ معاملات اور اس حد تک ہنگاموں پر کہ جس طرح ہندوستان میں سرحدی فسادوں کی کیفیت مشتعل ہو جائے تو تمام
 ۲۔ ہالی یو اے پ کی خیالات آملی ملک کی توجہ ممالک غیر کی طرف سے ہٹ کر خاص ملکی معاملات اور سرحدی
 فسادوں کی طرف متصف ہو گئی ہے اس طرح یورپ والوں کی نگاہیں ہی جنہوں نے دنیا کو ایک معاملہ میں دست اندازی کرنا اپنا ڈنڈا
 سمجھ لیا ہے اس طرف ہو گئی ہیں ہر ایک ملک الی علیحدہ علیحدہ اپنی خیالی بلا و پکار ہو ہیں۔ اور اس طوفان بڑھتی کی کو جوتا
 و اسباب کو متعلق طرح کی کن گہرے روٹیں منہور کر رہے ہیں ان کو خیال ہر ان فسادوں کی تدریس سلطان باہظ کم کا ہی
 ضرور ہاتھ ہے۔ لیکن یہ اندلیا ہے سرویا۔ اور یہ بنیاد تمام چھٹی زدہ کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہتی۔ ایک ہجوم کو
 آدمی بھی خیال کر سکتا ہے کہ اگر حضرت مدوح کسی ایسی کارروائی کی ضرورت دیکھو تو وہ بھی پہلے اسے ممالک میں کجائی جہاں

کسی شخص نہیں گیا۔ اس مظالم فرشی کی قربانگاہ پر پلخ لاکھ روپی دتر کی جانب از سپاہی اور جزیرہ بلقان
 کو لاکھ سے زیادہ محصور و بیگناہ مسلمان باشندے ہیٹ چڑھو اور قسطنطنیہ اور بٹانوی کو سوا کل یورپین
 دقتیہ جیٹوڑ شہر کو اسکی پھیل میں کو چند سال تک قید آتی بان اس کو سب کو فوس پر کران و نوں سلطنتوں میں جو کسی زمانہ
 میں بچان و قالیب بھی جاتی تھیں یہی کشیدگی ہی کیوں پیدا ہوئی کہ اغیار کو اس قسم کی تہمتیں تراشنے کا موقع مل گیا۔
 سرحدی تنازعات کو سب تہمتی گفتگوی مصاحت کو طو ل کینچھو چلے جاتے جس کا الزام ہی لارڈ سالسبی کو ذمہ لگایا
 جاتا ہے یورپ کو اہل اہم صاب کو خیالی کہوڑی دوڑنے لگو اور زیادہ وجہ میدان لگیا جو یہ کہ ایک لیکچر انٹین اجنا
 کو لایع ہانگاسکی تازہ ترین سرشت کی جو ذیل میں صحت ہے بخوبی واضح ہو رہا ہے۔ یہ نامہ نگار ۲۰۔ اکت کو لندن
 سے تحریر کرتا ہے۔

انڈین گورنمنٹ کی قابل تحریف ستردی طریقہ قبلاع نوکی کال رستی اور جاری ہندوستانی فوجی شانہ جٹلی
 کی طفیل جو کچھ ہندوستان میں واقع ہو نیکا جمال ہوا کو متعلق گذشتہ جو میں گنہوں کی نسبت آج بیکل کو فیلنگ و جوش
 میں زیادہ طمانیت اور سکون پایا جاتا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی اس پر سب متفق ہوا ہے کہ ہندوستان اور یورپ
 دونوں جگہ ہجستہ ان کو لئے پوچھل نظر اور آمار کچھ کم ہوا و نازک نہیں مسئلہ روم و یونان ہو جیسا کہ ابتدا ہی سے
 اکثر کوانڈیہ تہا گزشتہ مشکلات کی نسبت زیادہ وقین مید ہو نیکا سخت جمال ہو رہا ہے۔ اور یہ دقتیں یہی ہونگی۔
 جنہیں سب سے بڑا ہمارا تعلق ہوگا۔ یہ مسئلہ ہمارے ہند اور سرحد فغانستان کی جنگ سے مخلوط ہوا ہمارا ہے
 اس سو یورپین تہاد کو شکست اور بے عظمتی طاقتوں کو ہجستان کو بظان متحد ہو نیکی قوانین ظاہر ہو رہی ہیں ہندوستان کی
 شمال مغربی سرحد کی عام بدہمی میں دربار قسطنطنیہ کی سازش ہو نیکا کوئی بدیدی اوکا فی ثبوت موجود نہیں۔ مگر بظلم
 یورپ میں ہر جگہ یہی خیال ہو کہ وہ مل یہی سازش موجود ہے۔ دینا۔ بلکن تیس میں یہی خبر آ رہی ہے کہ سلطان اعظم
 کو ہجستان ہوا اسکی سابق مخالفانہ رویہ کا بدلہ لینے کے لئے فغانستان اور ہندوستان کو مسلمانوں کو بغاوت پر بھجوتہ
 کیا ہے۔ اور کہ نواب وزیر ہند کے دفتر کو اس معاملہ کی عرصہ سے خبر ہے۔ لارڈ رابرٹس کو یقین ہے کہ وادی ٹوچی سرحد سوت
 اور طانہ ہند کی حدود کو فساد و بغاوت میر عبد الرحمن مزور شہر کی میں اس امر کی تردید نہیں کرتی دفعہ پہلے کہتے ہیں۔ اور
 خوشی کا مقام ہے کہ اب گورنمنٹ ہند ہوا بھلاوٹین اخبارات کو یہی امیر صاحب کی کامل فاداری اور مطلق بلوٹی کا پورا
 یقین ہو گیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب اس معاملہ میں لارڈ رابرٹس ایسے وقفہ کا کسی حکمت نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت
 امیر المومنین کی سازش کو متعلق دیگر یورپین ممالک کو باشندوں کا یہودہ نہایں جکومل حالات اور واقعات مسلم
 کو نیکو درست مواقع بھی نصیب نہیں ہو سکتے کہ دفعہ فضول اور بے بنیاد ہے۔ وکیل برعظم (یعنی یورپ) میں لوگوں
 کا بیان ہے کہ دیبا کاہل کٹ پٹل کی مثال ہے۔ اور جو ڈوریاں اوسو مل رہی ہیں وہ قسطنطنیہ میں کینچی جاتی ہیں

ترکی پر روس کا قبضہ ہو گیا۔ تانہ و جدید نظام فروری کے ترکی کو انگلستان جو مخرب گرفت خاٹ کر دیا ہزاروں اسلو
کی ہلاکت کا باعث ہوئی اور ترکی و یونان میں جنگ لڑا دیا جس میں ہزاروں جانیں باہر ہوئیں اور کروڑوں وسیع پرانی
رقبہ تھکے تھکے زمین پر انبار و اسی شہی (زی ٹنگ اس کو کہتے ہیں) پر لڑا گیا۔ وہ کہتا ہے کہ ایک معمولی
ملاحظہ وہ پرچھا تھا کہ اوکا کوئی پشت پناہ موجود ہو جو اوکا اعلان نہیں کر سکتا۔ یہاں جس سرحدی ملاؤں کو اقتدار کو کیا
جائے۔ کوئل اور جنگ یہ صورت ہنرمندانہ قبائل جو کئی سو سال پہلے ملک میں کبھی نہ ہوئے تھے یہی جھجھت اور اوکا کو زیر فرمان
نہیں ہو سکتے۔ اس معاملہ میں ایک چال بازی تہمت پر غلام میرغیاں کی سازش موجود ہے۔ اوکا و بعد امیر خٹاں اور
بعد ان خان خلیفہ سلیمان اسلام پول سے اونکی حمایت کر رہے ہیں ۷۷

ہمارے علمی و فنی جنوں کی اس مضر فائز کچل اطمینان بخش امیر ہی پایا جاتا کہ وہ تسلیم کر لیں کہ خواہ کسی سخت
تسلیم کیوہ پیش کر کے مقابلہ کر کے ہم سلمہ طوع پر پیشی قابلیت رکھتے ہیں اور انگریزی افواج کو آخر کار فتح پا
ہوئیں کیونکہ شکستیں بلکہ برلن کو فوجی شخص میں یہ عام خیال ہے کہ سرحد پر یا فائنات میں جنگ عظیم ہونا اگرچہ
قبضہ ہند کر کے ہمارے میں نہایت مفید ہوگا کہ ہمارا اخلاقی اقتدار اور عصب بڑھ جائیگا لیکن اسکو ساتھ ہی وہ یہ
تسلیم کرتے ہیں کہ اگر موجودہ مشکلات اس حد تک بڑھ جائیں کہ امیر ہی لڑائی ہو جائے تو اسکا نتیجہ ایک سخت جانگاہ
لڑائی ہوگی کیونکہ اخلاقی فوج نے پچھلے چند برسوں میں بہت بڑی ترقی کر لی ہے۔ دہلی میں کہا جاتا ہے کہ امیر صاحب
کی فوج گذشتہ چند برسوں کی خوشی مسلح ہے اور یہ ہتیار زیادہ تر ایک دہائی کی فوج پر توجہ دیا ہے۔ اس طرح چند سیاح
جو افغانستان سے تازہ تازہ مسیحت کر کے آئے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ نہ صرف روسی بلکہ جرمن افسروں نے بھی امیر
عبدالرحمن کی ملازمت اختیار کر لی ہے ہمارے میں منظم والوں کی رائے مختلف ہے کہ آیا ان مشکلات میں جو ہندوستان
کی گورنمنٹ کو سطح اچانک پیش آگئی ہیں روس کی بھی سازش ہے یا نہیں؟ باختر لوگوں کو یقین ہے کہ وہ انہیں
شریکین ہیں لیکن اسے سب متفق ہیں کہ اگر صورت حال زیادہ نازک ہو گئی۔ یا روس کو بھی گلستان کی نبت وہی
منہ پہنچا دیا جائے تو عظمی اخبارات ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ وہ تیشیای معاملت سے توجہ بہرہ کوٹھائیں گے اور روسی و لوان کی سکیم
معاہدہ کو طوطی سے یورپ میں مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں روس کی علیحدگی اور کن رہ کشی ہی جانی رہیگی۔

انگریزی اجاد میں ٹیکلیف کا نام نگاری پیرس (دار الحکلاف فرانس) سے لکھنا ہی کہ فرانسینی الخ لکھنا میں امر ہے
و بفتح میو گیک ہے کہ چند برسوں سے اسلامی دنیا میں یا وہ سلطان روم کی تحریک ہو جو گلستان کی متحدہ
سرگرم مملکت ہو جو وہ سلطان کی مظلوم رعایا کی حمایت کر لئے کہ رہا ہو سخت برا فرختہ ہو جو ہیں مستی بچل پید ہو گئی
ہو مسلمانوں کو یہ یقین لایا گیا ہے کہ گلستان اور کھ سخت دشمن ہو اور سطح سی ایک سے کہ جہاد کی منادی کر دی
گئی ہو یہ نام نگاری غور کا خیال ہے کہ اگر گلستان مسلمانوں کو بہر ذہن نشین کر دینا کہ او صرف عیسائی رعایا ہی نہیں

پہر کیا سوہ تو ابھی کچھ اور بھی کو کہانی مگر محض خداوند کریم کی خاص نظر عنایت اور جبر قیصر کی عقل مندی فرمیں
 سلطنت عثمانیہ کو غور نیز انقضائے کا وقت شوشہ اور اس کی لازمی خطرات و نقصانات کے اندازہ و جوہار و مشرقی
 اقلیتیہ حاشیہ صغیر گذشتہ کہ بلکہ خلیفہ مسلمین کی کل مظلوم رعایا سوسہ مندی ہو اور وہ یہ امر بہرین اور واضح گردینا کہ میری
 خوش خط یہی ہو کہ کل قلم و سلطانی میں سفید اور کار آمد مصلحتان کو سر و ج کر اوں تو اس حالت میں صورت معاملہ
 موجودہ حالت بہت مختلف ہوتی اور سوسہ ایسا نہیں کیا اسلئے گویشیا ترک (ایشیا ترکوں) سوزنا نگر غالباً اون س بندہ
 منکر ام ترکی نوجوانوں کو مراد لے رہی ہیں جو آزاد ترکی جماعت کو نام سوسہ موم ہیں) سلطان کی ظالمانہ حکومتی
 آہ و فغان کر رہی ہیں گروہ امداد و اعانت کر لئے انگلستان سمیت عاثر کیا خیال تک بھی نہیں کرتی۔ امیر صاحب کو دعاوی
 رفاقت اور اظہارات محبت صاف ت پرہیز کم اعتنا کیا جاگاہ بعض کو شبہ ہے کہ موجودہ فساد ایسی سازش کا نتیجہ ہے
 جو نہایت سوچ سمجھ کر جوئے کی گئی تھی مگر چونکہ قبل از ذکر وانی کر دیں سے کم از کم سر دست وہ کپیل کسی قدر بگڑ گئی ہو اس
 لئے امیر صاحب اپنی تدبیر کی تحلیل کیلئے مناسب وقت اور بہت حاصل کر سیکے لئے دوستی کا یقین دلا رہی ہیں۔
 اگر نیز یہ جبار شمشاد نامہ نگار قسطنطنیہ کی ایک ترک کی گفتگو تحریر کرتا ہے نامہ نگار کو خیالات کو متعلق لکھتا ہے
 کہ اگر اہل عام تازہ انگلی کو ملاحظہ کیا جائے جو انگلستان کو فعل عمل یوٹمانیوں میں پہیلی ہوئی ہو تو یہ بہت ہی محض میں تلمیم
 یہ ترک فقط انگلستان ہی نہیں بلکہ کل اتحادیوں پر آزر دے جو جسکی نسبت اس ترک کا جو اپنی گفتگو کو اگر وہ درست ہے
 تو سخت باجی اور کو رنگ ظاہر ہوتا ہے تو خیال ہے کہ یہیچہ تھا گو بنا پر عثمانیہ سلطنت کے قیام و سلامتی کا مدعی ہو مگر
 دراصل (نقل کفر نباشد) عبد الحمید کی جنسی حکومت کو استقلال اور قیام میں سرگرم ہو اور ہر وقت تو یہ اتحاد ایسا
 ظہور کیا ہے کہ وہ اپنی جو کوئی کامیابی کے سبب سے زیادہ کوئی کامیابی نہیں کہ سکتا گفتگو سے مصاحت اپنی اصل مقصد سے گرتی گئی اب
 ایک مثال شرم ہی تمامت کی حیثیت میں آگئی جو جس طاقین کی اور یونان کو ہونے سے بالکل متعلق امور یعنی اپنی اغراض و
 ساتھ حصول کے لہذا ایک سرور سے دست بردار ہو رہی ہیں جرمنی کا وجود کوئی محض اس لئے کہ یہاں ہر ترک قومات سے ترکوں
 کی مایہ ناز و صفاء و سلالات کو نقصان پہونچا کر یونان کو جرمن تر فرموا ہوں کا فائدہ نکالا جاوے اور ہر انگلستان عثمانیوں کا فائدہ
 اور سوسہ والی تو ایسے محرم کر اور لا دلیل و حجت ہر سوسہ کو کو فتح کے شرائط چھوڑ کر دیکھ کر انکی کوشش کر رہے ہیں
 دیکھ کر ان کا نامہ نگار لکھتا ہے (جرمنی کا دار الخلافہ) ایک نامہ جرمن کی ہے جسے تحریر کیا ہے یہ جرمن امیر صاحب کی غلامی کی کو
 و جیسے کہ سکتا کہ انہیں انگلستان کو بگڑو کی کیا ضرورت تھی مگر یہاں کہ تازی کہ بلوں میں یہ بات دوسروں کو معلوم کر بعض گول فغان
 اور ہندوستان میں مسلمانوں کو بغاوت کرانکی کوشش کر رہی ہیں اور اس تحریک کی ابانی سانی سلطان موم ہیں اس لئے کہ کافی شبہات
 مصر سے جبریل میں پہونچ چکی ہے اور یہ یقینی امر ہے کہ بڑے بڑے کویش کو یہی یہ اطلاع دے رہے ہیں جو کہ سلطان اعظم کو اگر یہ دونوں سے
 اہستہ تیزا رہن ہو کر کراؤ ہوں اور انہوں کو مدد کی ہر نہایت کمزور کا حصہ ارادہ کیا کہ وہ بحیثیت خلیفہ انگلستان کو نقصان

مقبوضہ کو پہنچنے اور اسی تلافی نامکن تھی سچا لیا زمانہ حال کا انگریزی ظالم فروتن حقیقت بنی نوع انسان کا دشمن
 عظیم اول سن عاکا جس کا وہ بظاہر حامی بنا ہوا ہو نہایت ہی خطرناک دشمن اور انگریزی اغراض مفاد کو حق میں لٹائی
 دقتیہ حاشیہ مضحکہ گذشتہ کہ پہنچائی طاقت کہتے ہیں چنانچہ ایران کی وساطت سے اپنی تجویز کو عمل میں لائے آئے بلکہ اس میں ہر سولہ
 کیا گیا کہ غالباً روس بھی اس شاعر میں سر صاحب کسارتہ شامل ہو گا تو وہ تو خود ابداً نہیں میر خیال میں اس کی طاقت مسطرتا میں
 ایسی مضبوط نہیں ہے کہ وہ ایسا کرے کہ قابل ہو۔ اگر اس کو بھی تیرہ دہائیوں پر ہندوستان میں حکم کیا تو وہ جس ملک کو چھیننے کے لئے ہو گا
 نہ کہ اپنی طاقت کو ہی نہایت کوششوں میں ضائع کر دے کہ البتہ ہم برلن اور جوہر کے ملکہ امیر خطرناک بالوں ہیں کہ مسلمان ہندو و شکر
 بھی ہمارے بڑا غلام بن جائے تاکہ ان کی کوشش کر رہی ہیں سابقہ مشکلات میں یہ صورت نہ تھی ۱۱

افغانی تحریک میں روس کی سہرت عدم شرکت کو متعلق آسٹر یا کو قصبہ پتہ کا اخبار پست تھیں لکھنا اور صبر
 اخبار و اسی شئی تری شکت ہی ہی شکتا ہے کہ تو ہیں مگر وہ دونوں ساتھ ہی انگلستان کو مشورہ دیتے ہیں کہ اگر وہ چاہتا
 ہو کہ روس کو مدد ملے تو کوئی بہانہ یا اشتعال نہ لیا جائے تو وہ نہایت حزم و احتیاط کو کام کرنا دے ہیں جس میں اخبار لکھتا ہے کہ ۱۲

اگر سولہ ایک دفعہ ہم تھوڑا بہت یا میر سوریہ یا سندھ کو میدانوں میں لڑا یا تو وہ میر بھی میر نکار بہت بھول جائیگا ۱۳

معاذ اللہ سرحد ہند کی تشویش بخش حالت کو ساتھ ہی خبر وصول ہوئی ہے کہ اب کیلینا انگلستان ہی قسطنطنیہ کی گنگناؤ
 مصالحت کو تصفیہ میں مضمون ہو رہا ہے۔ اس کی اس کارروائی پر چار و ظف کو کمال نامنگی کا ظہار ہو رہا ہے حتیٰ کہ آسٹریا جو
 بالعموم ہمداد دوست اور رفیق ہوتا ہے اور فرانس ہی جہاں کچھ عرصہ سے ہمارے ساتھ اندام محبت کر رہی تحفیف عداوت کا آثار پائے
 جاتے تھے اس حال میں سمجھنا نہیں ہو گیا ہے ہفتہ گذرا ہے کہ یہ عام تعین ہو گیا تھا کہ تہادور پے اتفاق یہ منظور کر لیا ہے کہ تاوان
 جنگ کو وصول ہو چکا ہے ترک تریخالہ لاریسا۔ اور دو کو زیر دست و قافل ہیں اور جیسے جیسے اقطاع وصول ہوتی جائیں۔ اول لاریسا
 اور پھر دوسرے شہر مکر بعد دیگر کو خالی کر دو جائیں بعض اوقات کو مطابق یہ تجویز کل سفار و دول متعینہ قسطنطنیہ کے منظور کر لی گئی
 مگر اب اونہوں نے اس امر کی اطلاع ایسی ہی گونستہ گونستی لاریسا سے ملنے کی کہ کو مخالفت کر رہی ہیں کی۔ بغرض خواہ انگریز
 سفیر اس تجویز کو قبول لیا یا نہ لیا یہ تعین نہیں ہوا ہے کہ اب کیلینا انگلستان اور اسکا مخالف ہو اور اسی تمام دولتیں اس کو قبول کر لیا
 ہیں اور سطح گنگناؤ مصالحت کا تصفیہ کا بظاہر انگلستان اس نئی حدی کو جو ٹکی اور یونان میں اب منظور ہوئی ہو اور
 جسکی وہ ٹکی کو صرف بیادوں کی جو بیادوں اور دیکھا و چند ایک غیر اکاؤس و دیات دلاؤ گی وہیں کسی کسی حصہ بڑی کر
 قاضی ہوگی اس بنا پر مخالفت کرتا ہے کہ یونان فقط چھوٹی بھوٹی سالانہ اقطاع سوا وان جنگ لار کیلینا جو اس حساب سے حصہ
 و راز میں مہیا ہو گا اور اس لحاظ سے تا مینا فی قبضہ لانا نامی قبضہ راز ہو گا ترک کہتی ہے کہ جب تک پہلے ایک معقول رقم
 جو اس کا قبضہ نہ تائی جاتی ہو۔ اور انکیجا کو قبضہ علاقہ سے ہمہ ایک کی نہیں شائے۔ اور چونکہ جن تملوں داہنوا جاری کا اکتا
 نہایت ملک کو خالی کرنا چاہئے اس کے اس جو کوہر عظمیٰ مل تسلیم کرتی ہیں۔ اور وہ ٹکی کو اس امر پر مجبور کرنے سے انکار کرتی

جتنے ہوئے گا کہ اس سے سخت تباہت انسان کو ہم گمان میں نہیں آئی سکتی۔

لازمی اتحاد کہ اس کتاب کے نویسنہ کی اب بھی گزشتہ تین برسوں کے طرح بدلتے ہوئے خوش ہے

بقیہ تہذیبی کے لئے ہے کہ اس کی وہ ایسی شرائط پر جو وہ ملی کو متعلق ہیں ان میں سے پہلی کو غالی کر دے۔ دوسری کا نام لفظ غلطیہ سے

لکھا ہو کہ فیصلہ جیسی ذہنی شرط بزرگ کی سیاحت کو دوران میں غلامی سفر کو سلطان کی خدمت میں تحریر کرنا کی اجازت دے تھی کہ

وہ حضور موعود کو تیسرا اور ان کی طرف سے یقین دلا دے کہ یہ دونوں فرمانروا تادان جنگ کے مقابل میں ان کی پوری

طرفداری کریں گے۔

جوتنی کا جہاد ریشہ نسل نہری منگ بھی جو فیصلہ کو ہم کا خاص اطمینان تھا اور اس حال سے بجا بجا بڑی زور دے کہ تہذیب

کہ کوئی شخص کی کسی حقیر تواناں سے جو اس کی اضرابات جنگ کے لئے لگاؤت بردار ہو گیا کہ اس کا سکنا اور یہ ظاہر ہے کہ بلا

وصولی پہلی کو جو پورے دنیا سے برداری کو مادی ہو کہ نہایت ہی خشتا و عورت نامتوں کو بغیر کسی کو مطالبات کا خفیہ ترین

حصہ بھی مبیاق نہیں کیا بلکہ یوں ان کو پیہ ادا کر دے سے بیشک اس شکل کو دور کر کے تیار کر کے کہ اس کو پاس روپیہ

نہیں جس کا ہم پہچان کر لے اور اس طرح جدوجہد کیا ہو یونانی بنوں کہ ہم ہموں ادا کر کے اس کو کار و مشورہ کیا گیا کہ اس

لاکھ پونڈ سلو کہ سطح سے جو ہم پہنچا تو مائیں کہ ترک خلیج کی کادوائی شرح کریں مگر ان کے کہہ دیا کہ ہم کوئی حصول

تہذیب نہیں سوچ سکتے۔ اول یونانی متولین سے ہی جو مالک اجنبیہ میں ہم پہنچا لکھی مگر عید کا دو تہذیبوں کا قاعدہ

کہ جب تک جو حکم کو فلان شخص فرض مانگے کیلئے آیا ہو تو وہ نوکر کے ہاتھ کہہ لیا ہے جی نہیں کہ یہاں اضافہ نہیں ہے

طرح ان لوگوں کے مال و مملکت دیا جائے اور اکثر متولین کی کو بیٹیوں سے جواب کہ ان کو کہ مالک غرض میر و سیاحت باہر گھر ہو کہ ہیں

ہاں کا کچھ چاہو ہر ہر کہ غنائیہ بیشک نوں لاکھ پونڈ سلو بہ فرض ہو کا ارادہ کیا ہو مگر یہ فرض بالکل مجمل ہے۔ اور اس بات کا کوئی

پتہ نہیں چلے گا کہ کیا تک کو کل علی ہذا موجودہ حالت کی کل جو کہوں انہما کہ فرض ہو کہ تہذیبی کسی حد تک سند ضمانت اور

کفالت پر دینا چاہتا ہو اگر یونان فعلیہ کی ضمانت دیدے تو وہ یہی سب سے چاہتا ہو لیکن ایسا کر سیکو لئے اور لازمی طرح

پر یورپ میں انسانی قبول کرنی پڑے گی جس سے اس کو دوسرے سابق سخت الحاکم ہو۔ پس جب ترکی۔ انگلستان جیسی اور یونان متغنا

شرائط پر مصر میں تو کم از کم سر دست اتحاد یورپ کی محتو کا فائدہ نظر آتا ہے۔ اور یہ سہاوت اس کو شکست ہو سکتی توقع

اگر ہی ہو اگر ایسا ہو گیا تو سارا الزم انگلستان کے سر تقویا جائیگا۔ اور غلطی اخبارات کی تھکی آئینہ تخریر ان اگر طلسمی نہیں ہے

اور باوجود کہ یہ خلیج کوئی نہ زیادہ خطرناک صورت نہ اختیار کرے تو ہم اپنی تیس کمال خوش نصیب سمجھنا چاہئے جس سے معمول ہم

بہ خود غرضی کو الزم لگا ہو چاہے نہیں۔ دایا دار اختلاف اسٹریا میں ہم الزم لگا جا رہا ہے کہ ہماری کسی چیز کو کہی

کامیاب نہیں ہو نو دیا جائیگا۔ اسٹریا و الپک بیان ہو کہ یورپ انگریزی حکومت ہند کو مخدوش حالت میں نہیں دیکھنا

چاہتا لیکن اگر اس یورپ میں سخت چھ دیکھیں پیدا ہو کر یورپ میں عالمگیر جنگ کے خطرہ اور ہندوستان کی فحش حالت

انگلستان ان ٹرکی میں پہر سابقہ مروت اور یکجہالت قائم ہو جائیو یہ بے تفاوت دونوں سلطنتوں کو جسے ضروری ہو ٹرکی کے بارے میں
 سو پر اصول پر کیا ان دشمنوں کو کسی بھی ہو اور اور اوکھایا اسی سلطنت کی ادا اور دوستانہ صلاح و مشورہ کی سخت ضرورت
 بقیہ تائید میگوشتہ کہ میں و ایک کو متعجب کچھ ضرورت لاحق ہوئی تو وہ کوئی ایسا لمبا چڑا غم و فکر نہیں کریگا بعض آسٹریائیوں کو
 انہارات خیال کرتے ہیں کہ جسطرح سلطان لارڈ سالسبری کی اور کچھ طریق عمل کا جو قسطنطنیہ میں اختیار کئے ہوئے ہیں افغانستان
 میں شکلات برپا کر کے لارڈ سالسبری سلطان اعظم کو اس افغانستانی فعل کا قسطنطنیہ میں مثل عاوت
 اگر کو موضوع ہے ہوں نفعہ مختصر عارضی عظمیٰ شکستہ چینوں میں و ایک ہی ہا ہی نسبت یہ حسن ظن نہیں کہتا کہ ہم محض یونان کی بلا
 غرض دستی کہ جو سپر سپر کچھ کہتے ہیں سب سب کی زبان ہو کر سیکھ رہے ہیں کہ انگلستان نے کسی خالص خود غرضی
 کو مد نظر کیا ہوا ہے۔

آج کل پہر لارڈ برٹو و عوی سے کہتا ہے کہ اگر انگلستان کو اور زیادہ مزاحمت کی تو دو دل یورپ کے کسی بھی تنازعہ روم
 و یونان کا تصفیہ کرنا شروع کر دیں گی۔ اگر برٹش گورنمنٹ کل تاوان جنگ کی ادائیگی تک ترکی قبضہ تبیلی کو منظور
 نہیں کچھ غویہ ممکن ہو کہ دول عظام یونان کو ادائیگی کئے کوئی اور محقول ضمانت ٹرکی کو دیکھ کر قابل بنادیں مگر اسی
 یہ لازم نہیں آتا کہ تبیلی کو مسلسل ترکی قبضہ کر لئے برعظمی طاقتوں کو انگلستان کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہو اگر قیام
 طاقتیں متفق ہو جائیں کہ تا حصول تاوان ترکی قابض ہو تو ایسی حالتیں ہدی صورتیں ممکن ہو۔ ایک یہ کہ شائد
 یونان اس بات پر رضامند ہو جائے جو صدیق پنجابی مسل "ماسی تریہا پاکشتی" لارڈ سالسبری شاہ جارج کو زیادہ
 نیروخواہ یونان نہیں ہو سکتو۔ دہم یہ کہ یونان ضماند نہ ہو۔ اول لارڈ و عوی کی ہر شے ہو سکے تو کوں کو بہر فوج دہر حال فیہو
 تبیلی خالی کر دی جائے تو مصوتہ میں ترکی و یونان میں کچھ صلح ہم نہیں ہی گی۔ بلکہ ترک جیتل کچھال و جاہی تہہ ملی تر
 مقیم ہونگے۔ ان پہا و یونانی فوج، یا برطانیہ کلان ان کو نکال دے تو دوسری بات ہو مگر ان دونوں صورتوں میں سو
 کسی کو بھی پیرا کیا جہاں نہیں رہیں لکڑا ب و بارہ جہینے بنیتر ترکی کو مجبو کرے برضامنہ نہیں ہوتا تو اغلب جہہ اپنی
 نہیں ہو گا جو منی یونان کی طرف داری میں سلطان اعظم پر زیادتی کو جائیگی قیام مزاحمت کرے گی چار ملکوں کی تحریک یا پچھلا جہہ
 بیشک باطل درست ہو۔ پانچو ان برعظمی طاقتوں میں سو چار بالضرور انگلستان کو باجالی کو بظراف کوئی عملی مخالفت
 کا ر واثی نہیں کر سکتی۔ اور خود انگلستان کی باشندہ ہی یونان کی محض اس ناز برداری کئے کو کسی خود اسی طرح نہ
 ذمہ داری گورنمنٹ کو یورپ کو میں غلط لکھنی اجازت نہیں دیکھ کر یہ ممکن ہو کہ یونان ہی پر لڑائی کو شروع کر دے گا
 یہہ شک ہو کہ انگلستان (۱۸ اگست) کو مختصر میں ایک عام جلسہ ہو کہ یہ روزیوں بوس ہو اٹھا کہ ٹوٹو یورپ نیشنل شرائط پر صلح
 کو یا کو سر نہ ہٹا جائے۔ اور نیز جو کہ بقل بمیرن فوول حزب یونانی فوجی مجبہ ہو چر و و صدارت جو سلسلہ کہ وہ انہر لڑ کر دیکھو
 نہ ہو بلکہ ایسی محفوظہ و دن کی بنا ہو میں زمانا بل فتح، ہیں لہذا گورنمنٹ کی ہمت کا کچھ کچھ کل توانا و تندرست باشندگان

ہوئی کسی شخص کو جو بجا و عثمانیہ فوج اور خلیفہ ہلاک کر اور امانت نہایت ضروری ہر سلطنت غنائیہ و تجارتی و فرائض کو ہنوی کپی
کوئی نہیں جو موجودہ صدی کو تمام برٹش و انگریز و روس و فرانس و اسپین و پرتگال و ہالینڈ و سویڈن و ڈینمارک و نارویج و
ایڈیجاشپ و غیرہ گذشتہ کہ سو مند و بعد ہو کر قابض ہو ہیں وہ طریق ہلاک کیا میں سلطان العظم کو تدار کو کھٹے کم ہوئی دیکھتا
تارہ ترین فحاشیت سے ایک شاہزادہ فروغیہ شاہزادہ الیگیاہ یا کاپیہ تینتین قدم سلطانی بڑا انوکا واقعہ ہوشازادہ مذکور
بہنایت مدبرانہ شناس اور سالانہ ہم شخص ہے اور سکا وزیر عظم کا کٹر شایان کا بیان ہے کہ شاہزادہ کو دیکھ دیا کہ سلطان العظم
کی تابارکات کو طفیل سلطنت عثمانیہ کا آفتاب محبت اور ادب اس کی عظمت و حکما پر طلوع ہونا شروع ہو گیا ہے چنانچہ وہ
سابقہ نصیحت کی محافی اور آئندہ کیلئے نوازشات شاہی کو کشال حال ہوئی کہ شاہزادہ کا علیحدہ نوپا پر عرش خلافت کو چھو
کے لئے آستانہ علیہ کو دیکھ دیا شاہزادہ کو اس پر کیا کوئی اثر آیا ہے اور روس کو بھی اور ان میں سے کسی سے اس کی مراد
مائل نہیں ہوئی اور اب یقین ہو گیا کہ یہ اور میری ملک دشمنی بلکہ روسیہ کے حق میں اس کی پسندیدہ
ترکیز کیا کہ چھ اور انہی فروغیہ کا کہلاتا ہے۔ (۱) کیلئے) کا ہی میں پہلا ہو کہ اپنے شاہزادہ کی باگاہ میں قرب حاصل کر دے
بلکہ بلکہ کو خیر تہذیب کا رنگ بنو کی چاکر شہنشاہی تہذیب کو منور کر دے اور خود ایک اور میں مذاق اور خیالات کا شہزادہ
بننے کی چاکر مشرقی نائب اسطاعت بننا اپنا مقصد ہے اور ان میں سے وہ پستی جو شاہزادہ کو قسطنطنیہ لیگی یہاں اسے
کل اقامت کر دے اور ان میں باگزارانہ حیثیت و تاجدار نکلیا اس طرح وہ عثمانیہ قوم کو اپنا ہوا خواہ بنا لیتا اور سلطان العظم کو ہم
وعدہ حاصل کر لیا کہ مقدونیا کے متعلق بلکہ ایکی غور شوں کو دیکھا جائے گا، اور کٹر شایان و روسیہ سے کہتا ہو کہ شاہزادہ
فروغیہ سلطان العظم کا وفادار غلام ہو ہوگی وجہ یہ وہاں سے روسیہ کو جنگ ہو ہوگی صورت میں فوجیاب ہوگا ترکی عظیم الشان
اور کٹر لشکار اور فوج کہتی ہو اور جنگ کو فٹ بلکہ یا روسیہ ایک کہہ بہادر اور شال کر سکیگی جہانک یورپ کا تعلق ہو بلکہ یا انکو
سلطنت ان کی بھی دلیل نہیں ہوگا شاہزادہ فروغیہ یورپ کو وزیروں کو رو برو سریناز خم کر نیکیجے بجائے اپنا آقا سمیت
نعت سلطان العظم کو بہت مبارک پر بوسہ دے کو ترجیح دیتا ہے۔

وزیر ہر موصوف کو اس تقریر پر پائین کا نام نگار کمال حیرت کے ساتھ اپنی طرف سے اور اذکرنا کہ فی الواقع قوموں کی زندگی
بھی افراد کی زندگی کی طرح زمانہ کی نیزگیوں سے خالی نہیں ہیں اس ہو کر دس بلکہ یا کو میدانوں کو بظاہر اور دیکھ کر کہی ہو
آتا کہ ان کے اپنے لئے وطن کو خوش و سیراب کر رہا تھا آج ابھی ملک کا شہزادہ عبدالحکیم کو قدوں پر گر کر اور کو مائتوں کو
جو مہاجر ہو اور اپنی کو ترکی کے باہر لایا گیا روسیہ فیخز کرنا ہو اور ابھر دوسری طرف عہد نامہ برلن کو جس کے تمام دستخط کنندگان
بائستای و معدود و چند ہفتہ کی کو مانی ہو شس ہیں اکثر دستخط کنندگان دربارانہ بالخصوص پرنس ہمارک و
مراد ہے جو ہفتہ کی ہفتہ کے کھائے میں ہی یہ چیز کا کام کر رہا تھا سلطان کی مدد سے اس میں
سرگرمی کو ساتھ مصروف ہیں :-
مقتضی صاف صاف کہ صرف صفحہ ۸۸ سا کف ۸۸ نمبر ۴۴

یہی پالی اور اس کے ہی پر پالی پٹنگ لالہ بھی اقتدار اور فوجی و بحری اغراض عسکرہ کی مدامی ضرورتوں پر مبنی ہو لفظی اور خیالی کے مرقع قلبی و لفظی کی بے اندازہ سب سے اندازہ مقدار سی بھی اس پالی کی حقیقت (بقیہ ماضیہ گذشتہ) اخبارات میں ایک قلم کار انگریز نے فرضی نام سوماہ تمبر ایک چٹھی لکھی ہے جس میں سرحد ہندوستان کو فسادوں اور لوٹ پوٹ پر اسے جی طرح بحث کی ہے۔ حال میں بعض اخبارات میں جو کچھ شائع ہوا تھا کہ یوروپ کے تازہ وقعات بھی جنگ دم و یونانی وغیرہ لکھا باعث ہیں۔ نامہ نگار کو اس کی قطعی تردید کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ اگر مسلمان گلستان کو دشمن ہو جائیں یا عیسائیوں سے نفرت کرنے لگیں۔ اور اودان کو مخالف ہیں تو یہ غیر حوالہ جتنی ہی ماضی اقوام میں نہیں۔ بلکہ برعظیم ہندوستان کو اندر مسلمان کو زبردست و دنیا دہ آباد ہندو میں محسوس ہوگا۔ اگرچہ نامہ نگار صاحب نے ایک زبردست بات یہ لکھی ہے کہ یہ تین صدیات ہو کہ سلطان اعظم نے اپنے قاصد ہندوستان میں شورشیں پھیلانے اور امیر افغانستان کو کاٹھن کو یوم سطر پر بھیج دیا۔ لیکن اس کو شش کی ناکامی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان یا ستوں اور سلطانوں نے اپنے کچھ بھی عمل کیا خواہ یہ نامہ نگار کی صاحب ہوں اور سب کا خود کسی بھی وقت کا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ اسی اس وقت سے ملکر لکچر کوئی بات نہیں ہو سکتی سلطان اعظم کا سفیر پہنچا تو کچھ بچوں میں میر سید افغانی کو قسطنطنیہ پہنچنے پر جو تراش انگریز پر اس وضو ہندوستان کو دیکھا ان میں اخبارات کی مٹی حہ اس سے ملکر لکچر ثابت ہوگی جب وقت اس کی حل حقیقت ہو گئی۔ کہ سلطان اعظم نے کوئی افغانی قلم سے لکھا اس کے بہتہ امیر صاحب کو روانہ کیا۔ اور نہ وہ امیر صاحب کی طرف سے ہی قسطنطنیہ گیا تھا بلکہ وہ ایک افغان امیر تھا کہ جو ایک نامہ امیر صاحب کو مخالف سعی تحت افغانستان کا طرفہ تھا اور اس مخالف کی وجہ سے اس کو افغانستان چھوڑ کر ایک حصہ گذر گیا تھا۔ یہ افغان جمہیت اللہ کو گیا اور اپنے طور پر قسطنطنیہ بھی چلا گیا۔ حلیت اس معاملہ کی صرف اتنی تھی جس پر سطر جنسی کے نام کو ذریعہ اطلاع کی افغانی امیر میر سید امیر صاحب کی طرف سے اس شخص لکھ سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطان نے بھی اس کو امیر کو سطر کے خلاف تحائف بھیج کر مدد ایک خاں اپنی قلم کو لکھی ہوئے خط کو لکھ کر دو مہینے روز بعد اس خط وغیرہ کو ارسال کر دیا جس کی خبر کی تردید خود سطر جنسی نے ہی کر دی اس طرح ان نامہ نگار صاحب کی اعلیٰ وقعت کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے کہ اگر خیال میں سلطان اعظم کا اپنے خاص سفیر ہندوستان کو بھیجنا قرین صداقت ہے بہر حال یہ ہو کہ کہ نامہ نگار صاحب سرحدی اقوام کی نہیں وقعت اور ان کی تعلیم وغیرہ کی کمال عدم موجودگی پر چند سطریں قلم کر کے کہتے ہیں کہ اس سے قطع نہیں کہ ان سداوں میں بہت سادہ تہی تعصب جنوں عز و ہر مگر ہرگز نہیں تسلیم کیا جاسکتا کہ حال کے وقعات یورپ کی طرح ملکی کو محسوس ہو رہی ہیں یہ سدا سر غلط اور بنیاد ہو کہ امیر صاحب ان فساد کو پھر دیکھا سرحدی اقوام جو آلود فساد میں ہمیشہ سے آزاد رہی ہیں اور یہ قدر امیر صاحب کو قلم

ہو تب تک شجاع و جانباز عثمانیہ قوم کا اتحاد و گلستان کو لیاؤ اشد ضروری اور لائی جو قطع غنیمت کی قاسم کے
دوران میں لیر البحر و دس پاشا بلینٹ پاشا جاسو خان بہمنی ہیرانی کر رہی۔ اول الذکر ترکی کو بہترین اور کمال

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ۳۰۰۰ توپیں فی توپ کیا کر لیا ۳۰۰ لاکھ تک بندوقین اور شیشا کا توس اوگلی بادشاہ بھی
ان سرحدی اقوام کو گولی بارود وغیرہ میں سکر وہ اب اپنی آب کو بی لائے ثبات کرنا چاہتے ہیں اسی سبب جیکہ کوئی ذرا سی بھی شبہ
کی بات بھی اور غور بلا جو وہ اپنی زلفی اور بلوائی لائے کرنا چاہتے ہیں اور کہ اول کو مظالم کا باعث بنی رعایا ان کو سخت
مستغیر ہو رہا ہے اور ان کے بڑے بڑے سرداروں میں ایک علاوہ ناظرین کو حلوم ہو گا کہ وہ خیر جو نہ آفرین کوں داد کو
باعث مسدود ہوا تجارت بھی کابل سے ہندوستان نہیں آسکتا اور خود امیر صاحب کا سامان حرب جو انہوں نے پورے
سو گھو یا تھا اس وقت پشاور کو کرلیو گدہ پر پہنچا اور اگر نہیں جاسکتا اس کا صف ظاہر ہے کہ امیر صاحب کا کقدر نقصان
ہو رہا ہے لیکن لاہوری لنگو اندین لکھنا ہے کہ امیر صاحب نے اپنی غرض پوری کرنا چاہی اور نقصان کو بھی گوارا کر لیا مگر سرحدی
فسادوں کی شرکت کو ترجیح دی ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ امیر صاحب کو گذشتہ حالات ناظرین اخبارات سے پوشیدہ نہیں
ان کی طبیعت کا خود اول کو متعلقہ فتنہ و کو واقعات و نہایت اچھی طرح اندازہ ہو سکتا ہے لہذا اس لنگو اندین کو
ان الزاموں کو جنہو بکی پڑے زیادہ وقت نہیں دی جاسکتی ذیل کے واقعات سے خود امیر صاحب کی نیک نیتی اور

وفاداری کے ظاہر ہیں :-

کابل میں امیر صاحب کو حکم ہوا ایک اعلان سرانجام بیان کیا گیا ہے جو آفریدیوں کے اس پیشکش کو جواب میں ہے جو امیر صاحب
کی خدمت میں طلبہ لایا گیا تھا مگر جو جلال آباد سے واپس کر دیا گیا تھا امیر صاحب کو ملان عام میں اس جواب کی تاسخ
۳۳ ستمبر ۱۲۹۵ء اور وہ حسب ذیل ہے :-

”نراہ کراخیزیوں نے اپنا اہامہ آدمی میری پاس وادہ کر کے جن میں ملک علما اور دیگر معزز و سرآوردہ اراکین
شمال غور ہر ایک حصہ قوم فرما دیں عرضی ارسال کی تھی مجھ کو امداد چاہی تھی میری حسب حکم ہو گئی جلال آباد میں وکٹ ہو گئی
اور ان کی عرضیاں مجھ کو بھیج دی گئیں جن میں فرما منظر کیا میں نے ان کی عرضیوں کو جواب جلال آباد بھیج دیا تاکہ ان کو وصول ہو سکے
وہ واپس پہنچائیں ان کی عرضیوں کی تفصیل اس طرح ہے :-

”زائد قدیم سے برٹش گورنمنٹ جنہو میری ملک پر قبضہ کر لی تھی اور نہ صرف میری ملک پر بلکہ افغان علاقہ بھی
اور گورنمنٹ کو نہ مختلف حالات اور علاقوں میں مقرر کر گئیں ہم نہایت خودتوں پر افغان گورنمنٹ کو اس کی ناکامی کی مگر حضور
ولانی ہادی شکایتوں پر کہ وہ نہ بدل فرمائی لہذا لاجواب کہ اس لام اور اپنے مذہب پر نہایت آدمی کا سہارا کر کے خدائے خدا سے
کی بہتری پر پیش گوئی نہ کرنا چاہیے اور نہ ہی طرح اگر نیرول و اپنے تعلقات قطع کر لیں ہم فرما کر اور پرسانا کرنا
ظہور و شامی و ازبک کر دیں ایک قلعہ خنوار کی پاس مانا کہ ان میں اگر نیری علاقہ کو اندر لیک لحدہ ابلان کو پاس کر دیا کہ

جان شاد و ستول اور خیر خواہوں میں ہے اور آخر اٹلک قسطنطنیہ کا کام مشہور اور ہر طرف از انگنیر باشندہ ۱۳
مئی کو مینو محل ولد باغچہ میں عید میلاد کا مشہور و بارہائیت عہدگی اور ضحاک کو سا تہہ یکجا دربارندہ کو رہنما کو

بقدر حاشیہ صفحہ گذشتہ کہ ترب ایک قلعہ تور اوادی کو پاس دوسرا قلعہ کاہی کو پاس ایک قلعہ مالوچینا کو پاس ایک قلعہ
شس الدین کو پاس ایک چروہی کو پاس ایک قلعہ متصل ملک ایک قلعہ نیک کو پاس ایک قلعہ سرانجی کو پاس

اور ایک بندوباز متصل سرلسے اب لوٹا یا اور تباہ کر دیا مذکورہ بالا پہاڑ کی چوٹی پر بھی تین بڑے نلے میں جنہر مینے قلعہ نہیں
کیا یہی مگر بفضل خدا کریم ہم کو بھی لیکر جلا دیگنہ راہ کو نام کوک پیا لکی چوٹی پر جمجمہ کو اور اسکے دہن میں کوٹا شہر و دروازے

علاقہ قرقم سرحد اوک ریخی پہیلی ہوئی ہے اور یہاں کو انوم و قنا فوٹا ہے علاقہ فوس ملجہ و علیحدہ جہاد کو تہہ یہی ہم
کہہی گونٹ برطانیہ کو طبع نہ ہو کر اور انکی رہنما یا بینگی ہم انکو ملک کی عنان حکومت کچی برٹش گونٹ کو نہیں مگر بلکہ

اسکے برکس ہم فرمانروا اسلام کی گونٹ کی شاعت کرنیکو بنا رہیں گونٹ سلامیہ پر وہی کہ نہ عرف ہماری غرض و
مقاصد کی نگاہت کرے اور ہماری حالت پر غور کرے بلکہ افغانستان کو مقاصد کی حفاظت کرے اور اسکی حالت کا

خیال کرے لہذا ہم یہاں شہر تحصیل انکو علماء اور بزرگ معاشی عرضیو کو حضور و اللہ خدمت میں دانہ کر رہیں
ہم فی الحال سلسلہ سناہ چہا میں شریک ہیں اور سناہ میں کہ جو کچھ حضور انور ہار حق میں عنید اور بہر خیال

فرامین عنایت خسروانہ سے عمل میں لائیں اور خدا کو فضل و کرم سے ہم حضور انور کی ہدایت پر عمل کریں گے کیونکہ ہم اپنے
کار و کمال انہرم و تمام ہر طرح فطعی اور کلیتہ حضور انور کو ہاتھ دیدیگو ہم کو کوشش کی ہے کہ ہاں حال قوم حضور

انوس گریں اور یہی وقت ہے کہ حضور انور اپنی غرض من مقصد حاصل فرما سکتے ہیں اس وقت تمام مسلمان قومیں
توجہ خانہ اور زہر صورت سے حضور انور کو اختیار میں ہیں اگر انگنیر پنجاب ہوں تو وہ مسلمانوں کو بال کر دینگی اس سے تیر

جو کچھ ادا حضور انور کو عنایت فرمائیں وہ ہمارے ہی حوالے کر دی جائے ہو کہ اس عرضی کو ملاحظہ فرما کر حضور عالی
ہو کہ جواب فرمائیں گے سورۃ ۷۰ - ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ ص ۱۵

جواب جانب امیر صاحب :-

میں زمہداری عرضیاں بھیجی ہیں معلوم ہو کہ ان سب کی عرض غایت ایک ہی ہے اور یہی حکم جو باکھتا ہوں
کہ سال گذرے جب میں کابل آیا تھا اور نہ فوج جانتی ہو کہ میں خبر کو رسدہ را ولپشٹی گیا تھا برٹش گونٹ کو کشت

چونکہ یہی دوستی میں نہایت صفاں کی انکو ملک کو گیا تھا اور سناہ میں وہ کہ دو طرف جھگڑا تھا اور سناہ میں نہ
مے جنہوں نے مجھ کو سلام کر لیا جو کہ کشتی ہو اگر سچ ہو تو کیوں نہ ہو وقت تناس معاملہ کا مجھ سے ذکر کیا تاکہ میں جواب ہر لے

سے ابلدہ میں شورہ کرنا اسکے چند سال بعد جب سرحد ملے ہو رہی تھی سرحد شہر کو رنہ خبر کر گذر کر کابل کی غرض تمام
سرحدی قوم اس سے آگاہ تھیں اور انہوں نے خوش کوئی آنکھوں کو دیکھا کہ ان نہ ہوت تہلہ ملا ملک اور بزرگ میرے

۱۵۰۰ قسطنطنیہ میں لے کر ہاتھ فصل حالات نہ درج ہیں

نہایت ہی مؤثر اور مکالمات شاندار انظاروں میں شمار ہوتا ہے۔ محل کو کربھو ابوان میں سلطنت کو تمام اعلیٰ فوجی نمائندگی ملی اور جو پیشل عہدہ دار ایسی ملی نعمت کی قدیموی کاشرف حاصل کرتے ہیں۔ غازی عثمان مقدس مال کو

بعد حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اس سے جب یہ صاحب سرحد کو رنگ و رنگ بافتا ہو کر اس طرف آئے تھے تاکہ ہمارے ہیں اس وقت کہ تباہی و ہتکت تمام سب قلموں سے۔ میں نہیں جانتا لکھا وجہ یہ کہ ہمیں اور بدش گورنٹ میں ناجانی ہو گئی بلکہ جہنم آئے لکھا اور تھوڑا گھبراہٹ کر دیا تو تم میری پاس آؤ میں کاروبار سلطنت کو بارہا میں پیش گورنٹ میں معاہدہ کر چکا ہوں۔ اور اب تک لکھا کی طرف کو سیل کی طرف ان خلاف ورزی معاہدہ کا نہیں ہوا۔ باوجودیکہ وہ عیسائی گورنٹ میں ہم مسلمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور نیز چاروں خلفائے غیر علی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سہل ہند کہ کھنڈہ کھنڈہ توڑیں شہر لادن شریف کی اس کثرت کی نسبت کیا کہتے ہو جس میں لکھا ہوا کہ "انہا وعدہ وفا کرو" وعدہ وفا کا نام مسلمان کا سب سے پہلا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت جبکہ مخلوق کو پیدا کیا۔

تو سب سے پہلے اس سے وعیدت کیا کہ آیا میں تمہارا خدا ہوں انہوں نے کہا ہاں تو ہمارا خدا اور ہمارا خالق ہے۔ لہذا حشر کردن سے کہ یہاں سوال قرار و وعدوں کو ایسا کی نسبت ہوگا مسلمان اور کافر اس امتحان سے ایک دوسرے کو مینہ ہوگا لہذا ہم بھی طے کر رہے ہیں کہ معاہدہ کا معادہ نہایت اہم ہے میں بغیر کسی باعث یا موقع و محل کے کبھی معاہدہ و خلاف ورزی نہ کروں گا۔ کیونکہ اگر یہ روئے تو ہجرت کی پس سرحد کی نسبت کوئی خلاف ورزی نہیں کی جو اس نقشہ میں درج ہو جس کو ادھنوں نے منطوق کیا ہے پھر کوئیوں میں قرار سے بھرول؟ ایسی حرکت انصاف و بعید ہوگی میں چند دفعہ عرض و مطلب برابر لوگوں کو مشورہ و سولہ اپنے اور اپنی قوم پر بدنامی کا دل نہیں لگا سکتا جو کچھ ہم نے آج بآج ہوا تو انہوں نے کیا ہوا اپنی گردن پر اٹھاؤ و جھکے تو کسی کو میری رو کا نہیں تم خود اپنے آپ کو کچھ ایسی طرح سمجھ سکتے ہو۔ اب جبکہ ہم مشکلات اور تکالیف میں سنیں گے ہوا اور اپنا کام خراب کر کے ہوتے چاہتے ہو کہ میں نہایتی گردن ہم اس وقت کو اپنا ہاتھ سے منانے لگا کر کہ ہوجو وقت ہم معاملات سے دور ہو سکتے ہو۔ اب میں نے کچھ کہہ سکتا ہوں اور نہ کہہ سکتا ہوں جو ملک غنومیر کے پاس ہے جو میں نے آؤنگو جلال آباد کو واپس کر دیا ہے میں نے آؤنگو میں سے ہر ایک کو ایک لنگی اور دس روپیہ زار اورا کر دیے ہیں اور کابل انکی تکلیف نہیں دی،۔

اسو اسکا میر صاحب پشتون میں ایک اعلان صادر فرمایا ہے جسکی سرخی ہے "اظہار التیاسر فی التفتیحۃ لافغان" اس پر تاریخ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۷۱ ہجری المقدس درج ہے۔ یعنی ۱۳ اگست ۱۹۵۰ء مگر جو حال ہی میں افغانستان میں شائع ہوا ہے۔ اجار پانڈو میر صاحب کی ان کا ردہ ہو گیا ہے برخلاف ہاروی کو کہلائی ہوئی لاهوری لکھواندین ہمعصر کو بہت کچھ متاؤد ظاہر کرتا ہے اور صرف اس لہر کی شیعہ کو بہ اعلان ۱۳۔ اگست کا لکھا ہوا ہے۔ اور لب شائع کیا جا رہا ہے۔ طرح کرتا ہے کہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ میر صاحب نے انکی شہادت اس وقت اسلئے ملتی رہی تھی کہ شائد لای سوات کو فائدہ زیادہ نہ پہنچیں گے اور خلاف ورزی اقرار ناما کیو سطر اقوم کو کلمات اور لحن طعن کی ضرورت نہ پیش آئیگی۔ مگر آخر کار ملاؤں کو بچھڑا نیسے

جسکا کچھ حصہ تخت پر بیٹھا اور اٹھائے ہوئے تھے میں عہدہ دار باری باری ہو کر ہر کونٹے میں جیلا اور پٹن وال کوٹھا سے لگا تو میں ہم قسط طے میں صرف چار دن ٹھہرے۔ اور ہم اسی کو جو دوا سوا اور دوا میں کو ستمہ وطن کو روئے اربعہ سرخاشہ صفحہ گناشتہ کہ یہ لوگ حالت کو بیچ کر لے کر میرا کھانا لاسٹ سینیٹ کی ضرورت پیش کی۔ اچھا پوزیشن لیتا کہ میری جگہ کی جگہوں کی نسبت کہیں اچھی اور میں ہی ہوا کہ انہوں نے سنا اور ہم میں بھی اپنے اسلحہ نام پر پیش کر دینے میں پہلے ہی طرح وضع کر دیا تھا اور اس اعلان حال کو پڑھا کہ لکیر نہایت اچھی طرح وضع ہو گیا جو کہ امیر صاحب کا معصوم لادہ کسان انہیں کو حال پر پور دیا جائے۔

مگر اخبار انکسٹین کے خلاف ایسی بات سے بھلا لوٹیں اخبارات کا قاصد ہو۔ امیر صاحب ان تو ہم کو نہ صرف بڑا دیر تک ان کی تحریک الزم لگاتا ہو۔ وہ لکھتا ہو کہ حال ہی میں اسیر لڑکوں میں ملاؤں کو جمع کر کر کسی بھی معاملہ پر بحث کی اور اسکا معاذ اللہ ابوزطلوں سے پیش کش کیا کر دی۔ اور یہ کہ امیر صاحب کی کتاب چھاپو۔ عام طور پر تقسیم کی گئی اور آخر میں لکھتا ہو کہ امیر صاحب کی سپاہ زادہ لڑکی کا ریاکاری کا ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہلکا کر دیا گیا۔ اور اسوقت بھی ہزاروں کسٹرفان ہمارے خلاف دشمنوں کے شریک اور معاون ہیں اسکے بعد یہ یاد کرنا کہ شیعہ علی اس کو کہ تھا حال انگیزہ بالیسی پھیل کر نکو دلی کی سختی اتنا کہ سینیٹ یا گیا کہ اگر اب یہ حال ہے کہ ہم مزے دیتے ہو یا تہلہ ہی میں ممبر کٹر ہو تو میں اور بیٹا ہر گز انہیں کہ امیر صاحب ہم بانی فکر گہارے ساتھ دوستی اور وفات کا نگہار فرما رہے ہیں۔ مگر یہ بھی ایسی فیصلہ کی جانی چاہئے جو ہمیں اجناد میں ایسے خیالات کی نسبت کہی ہو۔ اور اور یہ برفاں ڈاکٹر اس اعلان کا بالتفصیل ترجمہ دیتے ہیں جو افغانستان میں شائع ہوا ہو۔

وہ اعلان منجانب امیر ضیاء اللہ والدین -

تمام علماء افغانستان کو جو امیر کے علاقہ کا کھوجہ مال میں رہتے ہیں:-

وہ وضع ہو کہ مجھ کو تمہاری حالات تمہاری عرضیوں اور نیز ایجنڈوں کو معلوم ہو چکی ہیں اور مجھ کو اچھی طرح خبر ہو کہ تم ایجنڈوں اور ایجنڈوں میں کہتی ہو کہ میں نے (یعنی امیر نے) تم کو روپیہ کو عرض انگیزوں کو تہہ فرخت کر دیا ہو۔ اور یہ کہ اچھل جیکے تم میں اور برٹش گورنمنٹ میں لڑائی جاری ہو میں بالکل علیحدہ ہوں اور اگر ہم وہاں تشریف ہی نہیں لے سکتے ہیں۔ اس حالت کو کھاتے قرن مصلحت ہو کہ چمپل وقعات بالتفصیل وضع کر دوں اور تمہاری باتوں کی غرض غایت سمجھا دوں میری ناشتہ کر کے سوچے جو لڑائی تم میں اور انگیزوں میں ہوئی۔ اسکی وجہ صرف یہی تھی کہ کوئی ایک شخص بھی تم میں ہندو عداوت کو نہ تھا کہ انگیزوں کو کہل مشاء کی تکذیب اور کہنا چنچا چنچا میں تم کو سمجھا رہا ہوں کہ برٹش گورنمنٹ کا مشاء اور ہندو عداوت کیا تھا۔

”امیر علی خان کو برٹش گورنمنٹ نے ان کو والدہ جو امیر دوست محمد خان کو ان کا راجہ کوستہ ہی میں علیحدہ سلطنت تسلیم کر لیا اور ہما خلاف خانہ جنگی میں انگیزوں نے ان کو مددی بھی کر کے انگیزوں کو کچا لکے دے ہندوستان اور افغانستان کی سرحد کی طرف بڑھ رہا تھا تو وہ علی خان کو لکھا کہ جو کہ وہاں کا مدد تھا اسلی بہتر ہو کہ وہاں کو ساتھ شریک ہو اور دیکھ

ابن ملک کی قابل قدر خدمت کی تھی میری دلچسپ گفتگو ہوئی۔ رواینا ملک سسر اور باہن جانتیں کہ بائی دیا۔
 ترکی کو ایک تعلقات نہایت دوستا نہیں۔ ترکی کو تمام سابقہ صوبوں میں ہو رواینا یقیناً مناسب و شائستہ
 ہوتا۔ شاید صفحہ گذشتہ کہ اپنی مرضی سے چھوٹا کر کو اور وظائف قبول کر کے گھر چلے گئے۔ اور ساتھ ساتھ کراچی اور پیرا لاسی جہم کو
 تم ذرا یک غیر کی طرح کہ جس کو حسب نسبت بادشاہ اسلام ہی لگا نہیں ہو۔ فساد پر پاکی اور بغاوت پھیلادی اور جو ملک نہ نہیں بناتے
 اور فساد پھیلاتا تو وقت بھر دوشور نہیں کیا۔ یہ بھی انصاف نہیں کہ اب ہم بھیر الزم دوم
 ”ہر ایک ملک کو گو اور ابرار قوم کو چاہئے کہ اپنے تمام کار و بار اپنے بادشاہ کو حلے کر دیں۔ اور اس کو گھنٹا دینے پر
 کہ وہ جو کچھ ان کو مفید و طلب مناسب سمجھو کہ تم لوگ اپنے معاملات و کار و بار یہی نہایت کر سید و کر دیو کہ جو کچھ میں نے مہلت
 و مطوفہ سمجھا نہیں کیا۔ میرا کہ قاعدہ ہر ایک افغان خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتا ہے۔ اور کو شش کتاب ہے
 کہ اگر نیا بادشاہ اسلام کو ساتھ راہر ہوتا کسی ذریعہ یا وہم کو اپنے معاملات طو کر لے۔ اور بادشاہ کو اپنی کار و دیوں کو
 بالکل مطلع نہیں کرتا۔ تم نے اکثر گورنمنٹ برطانیہ کو کہا ہے کہ ہم آنا و طلق العنان ہیں۔ شاہ وقت کا یہی کوئی اختیار نہیں۔
 اگر ہمارے ہمارے کچھ لکیر قوم ہوتے۔ تو وہ عطیہ دے گا۔ ورنہ کوئی کچھ کسی شخص کے رضو غلام نہیں میں۔“ اب تم بادشاہ اسلام
 کو ساتھ کیا تعلق وہ ہمارے جو اس کی شکایت کرتے ہو؟ چونکہ تم خود بادشاہ و خود ہی اپنے معاملات طو کر دے۔ ہمیں ہمارے
 میں میں تو کیا تم کو نہیں معلوم ہوتی؟ جب تم آپس میں باتیں کرتے ہو کہ لکیر نکلو۔ یہی ہیں۔ اور یہ تمہارا خیال و تمہاری
 پروا نہیں کہ آج تم کو ایسے کر بادشاہ چاہئے جو تمہاری مختلف مثال کی تقلید کرے۔ تم خود لوگو ہو۔ اور میں ہو۔ مجھ کو کچھ ضرورت
 پڑی ہے کہ تمہاری خاطر اور طرفہ اسی کر دیں جو تمہارا دھڑلہ ہو۔ اب یہی اگر تم کو بند ہوتا ہے تو اپنے کو غلطی میری غلطی کو سب سے
 میں کرو۔ اور میں اتنا اندیشہ معاملہ نہ ہوں کہ گورنمنٹ کو ساتھ قابل طمعان طور پر لکھ دوں۔ تمہارا کلام ہمیشہ میری غلط فہمی
 شوریں اور فساد پر ہے۔ جو میں مگر میں انکو صاف کرتا ہوں کہ یہ کوئی مسلمان ہیں۔ مگر جوش گورنمنٹ کہی ان افغان اقوام کو سزا
 دینے سے بچو گی۔ جو اس کی مخالفت میں آتے ہیں۔ اگر ملاؤں کو دل میں انصاف کا کچھ بھی خیال ہو تو وہ کہی ابنو بادشاہ کو
 نہ بہاؤ۔ تم ان شورشوں اور فسادوں کو چھوڑ دو یا غم کرو۔ کیوں کہ یہی ہو جو جہاد کا وقت (صبح) آ رہا ہے۔ اور جیسے آج کل
 تمکو اعلان کر دیا جائیگا۔ اگر تم اس موقع پر پیراوری اور دروگاہی کو کام لوگو۔ تو میں نہایت خوشی سے تمکو میری بیوہ اسلمہ کو لگا۔
 مگر چاہا کہ سب کی سب کی شرط شاہ اسلام کی شرکت ہے۔ لہذا تعجب ہے کہ بادشاہ تو اگر نیر دل کو ساتھ دیتی اور یکجہاں کہ تعلقات
 رکھتا ہو۔ اور تم جہاد و جہاد پھیلانے ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم خود طلق العنان بادشاہ ہو۔ اے بادشاہ! پناہ پر تمکو کسی بادشاہ
 کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ اسی طرح کا وقع فرانس میں جس سال ہو تو پیش آیا تھا۔ جب لوگوں نے اپنے بادشاہ کے
 خلاف بغاوت کی۔ اس کو سختی سے تیار دیا۔ اصل میں محمد یا جہاں وہ مگر کیا میں یہی معاملات میں تمہاری کچھ دخل نہ دے گا۔
 نہ تمکو تمہارا غرض مفاد کی نگاہ میں باغ آؤ گے بغیر ملک یہ تمام باتیں غیب کے مطابق ہوں۔ مگر جو وہ فساد

اور منتظم تھیں ہر اسکی وجہ سے کہ ایک قوم ان درست طبقہ امراء موجود ہو اور دوم یہ کہ خوش قسمتی سے اسکا سپر ایک
عقل مند اور حسد مالغ (حرمین) خاندان حکمران ہو :- :- +

بقیہ مادیہ منہ کہ شہر کا اور شوروشوں کے نزدیک کچھ اہل نہیں ہے کیونکہ مسلمان بہت سے خوانیں اہل اہل قوم انگریزوں کو طرفہ
ہیں اور انکی مدد کر رہے ہیں جب تم خود ہی انکی مدد کر رہے ہو تو میں کس طرح تمہیں ہوں؟

”جبکہ جو بی ملو کہ تم انہیں میں ٹپس کو منٹ کو خلاف فسادوں اور شوروشوں کے وجوہات حسب ذیل بیان کرتے ہو
اول یہ کہ ان کو تہہ بلانے میں ٹپس کو منٹ نہ رہے کہ کیا تہہ کہ سوان کا ملک ان کو ذرا دہ سو ت کو صاف نہیگا۔ اور میں طلب کا محمد نام
نہی رہے گی ان کا اس صاب کو خلاف ملک قبضہ کر لیا گیا۔ اور جیسے قبضہ کر لیا گیا تو انگریز افسروں نے رشتہ لینا شروع کر دیں اور ہماری
سنوارنے کی عہدت خراب کر دی گئی :-

”ہم عربی انگریزی فوج جنرل کی ہم کو موقع چترال گئی تھی اسکا ہم چترال کو پہلو لادی فوج لگا لیا تھا یعنی وہ فوج جو تہہ
را کر تہہ پہلو تھی جب ہم اسکا حال سنا ہم سمجھ کر کہ ان کا شہر تھا کہ وہ قبضہ کر لیا تھا کہ ہم نے وہ ہمارا ملک خالی کر دیا اور کہ
انکی مرضی صرف قیدیوں کو رہا کرنا تھی کہ جب انہیں چترال میں داخل ہوئیں یہ ٹپس کو منٹ فو اس پر قبضہ کر لیا۔ اور اس میں
ایک شہر کھول دیا :-

”میں نمک و وضع کر دیتا ہوں کہ چترال پر قبضہ کر نیسے بڑے بڑے ٹپس کو منٹ کی محال بڑا نایا محسوس لگا نا نہیں ہے اسکی صرف غیبت
ہو کہ اسکی آبادی بڑھ کر اور خود اسکو ہتھیار ہو تاکہ آئین کہی اگر سوس حملہ کرے تو بہت ملک سدا ہو انگریزوں نے ان ہتھیار
کو محال ہی وہیں کر دیں ہیں جبکہ وہی وہاں پہلے قبضہ کر لیا تھا :-

”صاف صاف تو یہ ہے کہ میں نمک و وضع کرتا ہوں کہ انگریز افغان اقوام کے رسوم و رواج اور عادات سے کل اکل
ہیں انگریز انگریز دینی بلکہ ہوتا تو میں نہایت آسانی سے یہ تمام محالات طے کر دیتا کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص اپنی قوم
کی عادات کی بنا پر بہت ہی عجیب طرح جاتا ہے میری وہ پہلو بہ کام ہرگز مشکل نہ ہوتا ہے کہ ۱۵۰۰ کے بعد کو عدد رہندہ نشان
میں حال میں انہیں انہیں ہوتا تھا اور کچھ کشتہ تھا انہوں کی مدد دہلی کو فتح کیا تھا اسنے اپنی نیک مسلمان اور داناں اس ملک کو دیکھ
کے ان کے دل میں اسکو اس طرح دیکھا کہ ان کی جتنی چاہا کہ وہی کشتہ تھا اسکا ہاں ہوتے ہیں اسکا وہی ان کی فکر ہے وہی کہ سابق کے کشتہ کے افغان
اقوام کی عادات و رواج اور اس پر بہت ہی عجیب طرح دقت تھا اور انکی (افغانوں کی) جھٹکات و جھٹکانے تو کچھ خیال نہ کرتے تھے :-

”مختصر یہ کہ کچھ کہنا ہے کہ وہ بارہوی کوئی تعلق نہ اہل نہیں ہے اور نہ ہم کچھ کہہ سکتے ہیں کہ کچھ کہہ سکتے ہیں کہ انہیں بہت سچا
کے شہر ملتان کی طرح یہ تو فوج ہوں کہ انہیں غلطی طور و سروں کو تکلیف دوں اور ان کو چھوڑا کروں تمہاری مسلسل
غرض یہ ہے کہ کچھ انگریزوں سے بھڑاؤ۔ اور اگر میں ایسی حماقت کر میٹوں۔ تو مجھ کو تعین ہے کہ تم نہ سوچتے تھے
دیکھو گے میری طرف کو کوئی امید نہ کہو :- :- :-

فصل الستين
انقضاء صلح

جرح من افسر کتب ہے۔ عذرا التواضع طوہر منہ ہی وقتیں نے تذکرانہ بنایا۔ شہر کو فوجیں شہر شہر دل غلامی
 بہرین بگو جس سرحد کو معارضہ میں قضاوت طور پر یہ رہتے ہوئے اس کا ان میں کو پیش نام و نشان پایا جاتا ہے۔ چرچا کو ان کو ملی
 طاقتوں نے ترکی عساکر کی فاتحانہ پیش قدمی کو روک کر کہ کو کھانے کو یہ رہتے ہوئے اس کا ان میں کو پیش نام و نشان پایا جاتا ہے۔ چرچا کو ان کو ملی
 اشی کی تکی اور یونان میں پیر صلیب کو ان ایک ایسا معاملہ جس کو مل یورپ سے تعلق ہے کہ کتب ہے۔

تلاش نہ جانی تھی کہ تندر و ملت بخوبی معلوم تھی جو شرط صلح پیش کی۔ دول نے اس کی نسبت کو فہم کر لیا کہ یہ بھی ظالم نہیں ہو سکتا۔ دول ٹکی کو تسلیم کا وعدہ اپنی حدود کے چاروں طرف میں سے تکی کو دین میں دلا سکتا۔ اس کے بعد اس نے قبل از جنگ کو قائم کرنے اور نیز دول کو اس اعلان جو معاہدہ کرنا شروع میں کیا گیا تھا برصغرت ہما کو فوج کوئی علاقہ نہیں دیا۔ باہر اس میں پونڈوان جنگ تھا۔ اس پر دول نے فریاد کیا اور کہا کہ تکی کو فوجی ہتھیار دینے پر تکی نے ہمارے اور نہ پونڈوان تمام ادا کرنا تھا۔ آخر میں اسے چوڑی کشتی کے لئے شرط صلح کی گئی۔ یہ بنیادی اصول تسلیم کیا گیا کہ اجمالی بنیادی قوانین کی کشتی کے لئے اسلحہ اور نیز فوجی اوزار نہیں دیئے۔ اس کی ترمیم صلح اور ہتھیاروں اور جنگ کے معاملہ پر کیا گیا تھا جو تکی نے ہمارے فوجی اوزار ہتھیاروں کے مساوی اور اس تندر ہو کہ زبان اس کے ادا کرنے کی شرط طاعت کہتا ہو۔ باقی فریق نے یہ بھی منظور کر لیا کہ اگر اس کے معاہدہ کی جو معاہدہ کر کے اس کا عدم ہو گئے ہیں۔ پہلے اس سے تکی کے فیصلہ ہوئی کہ وہ رعایتیں جو سابق میں دول نے دیاں تھیں وہیں باہر بحال رہ جائیں گی۔

فوق الترتیب علامہ کو مطالبہ دوست قرار دینا کلام الہی ہی نگاہِ خیر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس لیے اس پر زور دیا کہ اپنے میں مشکل پیدا
 کا یہ اب ہو جائے۔ اور سلطانِ مغلطہ سے اس وقت پر یہی اپنی آواز مخرج ہوئی اور عہدِ مالِ پسندی اور عقلیت کا کافی

سلاہ جرمین مروجہ سے غلطی ہو گئی ہے۔ اعلان شدہ یہاں کہ میشیڈ سٹی کرنیو ایکو فائیڈ نہیں، بلکہ ہائیکو۔

کلمہ معانی خاصہ کہ سلطان اعظم کو اس مہاراجہ کی موت یاد آئے نہایت اُگو اگدہ رہو گا مگر وہ نہایتی عجز بہرہ ماکام کو اسی نے ازان سست
 چہ محض اپنی خدایاں ملک کو پورا کر لیا کیلئے یا تو عرض سے منع پر عہدہ سے سے دور ہیں اگر کوئی کو کبھی کھیلنے کا سوختہ ہیں۔ بہرِ عجب تو ہم پر پورش
 غنائی کی گزیر جو بھی دل سے چاہو تو یہ کہ نہ تو عہدہ ملاؤ لیس ناجائز کیلئے جس اہل علم کو ملک کو حق میں رہے یا تو اوس سے ہر شے گنو یا جلالی کی موت
 تقدیر اصول کے ذرا فرار اہل علم کی کیفیت ناظرین کو اوس میں سے میں مفضل اقامت و جہ میں معلوم ہو جائیگی تسلیم اس سے سوختہ پڑا ہے شہر
 کی چند تحریریں چہ جو عہدہ لائی کہ پہلے دونوں ہفتوں میں شہر کیلئے یہاں سے صبح کو رہ جائیگی ہیں تاکہ ناظرین کو یہ معلوم ہو سکے کہ

ثبوت دیگر سرحد کی بڑی تعلیم و دینی پر توجہ رکھنا منظور فرمایا۔ اس دینی سے ترکی کو صرف چار سو روپے میٹر
(یعنی چار سو ساٹھ روپے) زمین دینی تھی لیکن چونکہ تمام سرحدی دے الخاندہ سلطان قبضہ میں چلے جائے تو فوجی نظام
(بقیہ صفحہ گزشتہ) سلطان اعظم نے اپنی طرف کو کسی سخت دشمن کی تیسلی کو حاصل کیونکہ یہ زمین مگر دولہ یورپ کی کامیابی
سے آخر مجبور ہو گئے۔

استغاثہ سلطان و جواب کہ۔ جولائی کو سفر سے دو ہفتے پہلے یورپ کے مضافی ہارٹ اپنی جہی گزشتہ دنوں کو سرحد
شہنشاہ آکسٹریا نے اپنی تیسلی کے قیام کرنے کی نسبت بتکارہ مطالبہ سابق تفریق پاشا کے پاس لکھتے
یا دہشت روانہ کی جس کا مضمون سب ٹیکرام انبار شہنشاہی و بھرتی و لکھا۔

باب عالی کی جانب سے تیسری قسم میں کے سلطانین ہنز کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا اگر لکھا جاتا ہے کہ
جو سرحد باغواں جنگی فوجی اڈے چوہا نے نے جو نیکی ہے۔ اور اسے باب عالی میں پیش کیا ہے۔ دول نظام یورپ کی
تجزہ کو منظور کرتی ہیں اور اسی بنا پر دول نے اتفاق کر لیا ہے۔ کہ دولت عثمانیہ کا یقین دلایا جائے کہ مجھے صلح
کر لیا ہے کہ اوس خاندان کا نتیجہ مال کو دین جن کے سب سے صلح میں تاخیر ہو رہی ہے جو مفید غرض یورپ سے

مذکورہ بالا دہشت تھفہ کے وصول ہو کر سلطان اعظم نے سلاطین یورپ کے پاس استغاثہ تجدیداً باجمہر و لکھا۔ اور
اس میں جدیدہ سلامیہ برسرِ مافوق کیا سلاطین پر زیرِ ٹیٹ فرس کی طرف سے جو جوابات آئے وہ بالکل ایک سو میں سلطان
کو یہ صلاح دی کہ تجویز پیش کردہ سلاطین کو تسلیم کر لیا جائے۔ مگر اس جو فرس نے سلطان اعظم کے پاس لکھا تھا کہ چو
جواب دیا و سب ذیل ہے:-

و جو خالص اور وفادارانہ اتحاد محمد کو حضرت والا سے حاصل ہے اور جس کے سب سے حضرت اعلیٰ موجودہ حالت میں مجھ سے
بازیرِ تہخانہ فرماتے ہیں۔ اسی کی سب سے میرا غرض ہے کہ میں آپ کی ذاتی بہتری۔ اور نیز یورپ کی سلامتی کے خیال
سے صلح نیک دون کہ جہاں تک جلد ممکن ہو مفراتے دول یورپ کے شرائط پیش کردہ کی مینا و پر آپ بڑا نیک ساتھ
صلح کر میں جس سے لشکری اہلچہرین کی کمیشن کے ذریعہ سے جو سرحد تجویز ہو رہی ہے اسے منظور فرمائیں و

اعلیٰ حضرت امیر المومنین کے
خیاں الا درین قبضہ تھسلی

نہایت اعلیٰ اہتمام و اہم کاری کے خلاف نہایت ہی زور و قہار سے اس کے لئے مساعیہ کر لیا گیا۔ جس میں بہت سی مڑا کی کوٹا ہو کر باقی یورپ کی تمام
اطلاق جنگ میں تہذیب و تمدن کا بڑا حصہ ہے جس کی تمام اشیاء کی زمین آج ہے۔ ہم اپنے اور نیز اپنے دشمنوں کے جو حق ہیں

سے یہ اضافہ ہی بنائیت پیش قیمت تھا۔

کل عثمانیہ قوم نے عہد نامہ صلح کی اس فہمک جو مخا اور مز کی بہجیا یعنی اوسکی آنکھوں سے یہ دیکھ کر خون کی آستونہ بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کے برابر دیکھ کر جب تک کہ ہم یونان کو اہل علیحدہ کہ نہیں کاہتا ہو گئے۔ اور اس امر کو متیقن نہ کر لیا کہ ہمارے مخالف یونان کو ڈرائی کرنی پڑی گی جب یہ بد عامل ہو گیا تو ہمیں اپنی فوج کو پیش قدمی کرنے کے لئے مکمل دیا۔ اب فتح پا جائے پورے ہمارے ملک یا رہیہ دلائیے انکار کرتا ہے مگر ہم تباہ مکان اسکو بھی منظور نہیں کریں گے مجھے کس حیرت کا ڈر ہے یورپ کی ہر شش درل عظام جب دیوانی کرنیل، دھوس اور لوکو دونوں آٹھائی گروں کو نہیں باسکیں تو دوسری میں لاکھ فاتح فوج کو خلاف جو روسیلیا میں موجود ہے کیا کر سکتی ہیں؟ فرض کر لیا کہ وہ چہرہ دباؤ والو کی خوش ہند ہیں۔ مگر یہ تو بتائیں کہ اس کام کا بیڑہ کون اٹھائے گا؟ اس موقع پر سلطان اعظم نے کاغذوں کو ایک دوسرے پرچاؤنگا سامنے میز پر بٹھا ہوا تھا ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا: یہ دیکھو یورپ کو کل دار الخلافوں جو ملا میں موصول ہوئی ہیں وہ میری سامنے پڑی ہیں جت باؤ ڈالنے کی تجویز پیش کی گئی تو ایک طاقت کو ایک ایک میں اس معائنہ میں کارروائی کر چکی ہوں۔ اور زیادہ کچھ نہیں کرنا چاہتی

دوسری شجواب دیا کہ ہمارے سامنے بالکل ناپاک پہلی ہوئی جو۔ یعنی ہماری عقل اب کوئی کام نہیں کرتی، اور میں نے میری میں اور گارٹھنا پسند نہیں کرتی تیسری کو کہا کہ میں تو سب کی رفاقت کرنے کے لئے یہاں تک بٹھی چلی آئی ہوں لیکن اگر یہ کہہ کہ میں یونانیوں کے لئے اپنی رعایا کو خون کا ایک قطرہ بھی گراؤں تو یہ مجھ کو منظور نہیں۔ اسی طرح کو باقی ماندہ دولوں کے جواب تو میں نے یہ سوال کیا تھا کہ کون ترکوں کو تہلی سے باہر نکالے گا؟ میں نے ان موجودوں اور وہیں رہوں گا؟ مخاطب نے ہم پر پاشا کی نسبت کوئی اشارہ کیا تو خلیفہ المسلمین بول اٹھے: اور یہ یہ تو ف تھا کہ اس سو پہاڑوں کی چوٹیوں کو جو کنگلیں فتح کرنے پر وقت ضائع کر دیا۔ اسکو دو دن میں سو گز کر میدانوں کی طرف بڑھنا چاہئے تھا۔ اسکو پاس یونانیوں کی نسبت گنجی فتح تھی۔ اس یونانی فوج کو گہرے سے میں کر لیا اور اب یہ بہت عرصہ پہلے آئینہ میں موجود ہونا چاہیو تھا۔ لیکن غیر وہ اب یہی دہاں جا سکتا ہو میں نے آج چند دن انتظار کر لیا کہ ارادہ کر لیا ہو۔ اگر اس وقت بھی میری وسطا بات نہ مانے گویا میں اگر بڑھوں کا حکم دیدہ گا۔ اور انہیں ترکے شاہی محل میں منشی شطرنج قبول کروانگا۔ فی الفور حکم کر دینے کیلئے سب سامان بالکل تیار ہو، اسکے بعد ایلرینین میں اس مضمون کو چھوڑ کر ارشاد فرمایا: یہ طاقتوں میں دو طاقتیں بیشک فی الواقع مخالف ہیں۔ مگر میں انکا مقابلہ کر نیکیا تیار ہوں۔ پہر ایک چھوٹا سا لافانہ اٹھا کر جو ترس ہو آیا تھا وہی سرور چہرہ میں فوج کی مختلف نقل و حرکت کی تفصیل بیان فرمائی یہ یعنی ظاہر فرمایا کہ وہ دونوں طاقتیں جن میں سے ایک اس اشارہ کو دیکھ رہا ہو کہ اس کو اگر مخالفت سے باز نہ آئیں تو جبر میں کی نوع میں ہماری تائید میں اس چھلدا ہوئے کے لئے جو تیار ہیں امیر الکونین کے خیالات کو ساتھ ہی ایک عام مشہور عثمانی مارشل کے لئے جو آسٹریا کو ایک اخبار میں شائع ہوئی ہے بیان کر دینی نامناسب نہ ہوگی۔ مارشل موصوف جو غالباً غازی عثمان نوری پاشا شیعہ ہیں اپنی اس گلہ خراہی

فریقین کے متضاد و عادی ہر ایسی گڑبڑ پر رہی نہی کہ کسی پوشیدہ بحث یا بحث میں پہلے کسی ویسی نہ پڑی تھی۔

مقدونیا، ایلیس اور تسلی کی آبادی آبادی کے تیرہ گڑبڑا نیسے ترکی گورنٹ کہ کمرستہ میں سخت شکلات خرید پیدا

(بقیہ حاشیہ منور گزشتہ)۔ اچھا ہے کہ شہر میں کہیں بھی دل سا ہڑ چنے پرست بڑا انیوہ لٹھیں سے مسلح فوراً اس موقع پر اس طرح سے جمع ہو جاتا ہوں کہ گراو سے ایسا کر کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ جو ترکی افسر زار و خستہ پر گئے ہوئے تھے اور کی جیتیں مسخ کر دی گئی ہیں اور اتنے ہی پیش قدمی کرنے کے لئے سامان تیار ہے۔

(اس کے بعد نامہ نگار لکھتا ہے کہ جو سلطان کا منشا ہے کہ یورپ و اسیروں کو دالے تاکہ ان کو تسلی چھوڑنے اور نہی کھلی ہے۔) چوڑا کافی ہمارے لئے ہے۔ گراو کی یہ تحریر اور خیالات جنگی کئی دفعہ تیرہ دہائی ہو چکی ہے۔ یہ لوگوں اور بے مینا دین کہ کچھ نظر انداز کیا جاوے۔) کرٹ کا متعلق وہ تحریر کرتا ہے کہ سلطان کا غم نے وہاں افسر بھیج دیا اور وہاں کر کے دنیا کی توجہ کو تھیلی کی طرف متاثر کیا کہ کرٹ کی یہ گراو وینکس اس تجویز کو نہ نہیں کیا۔ یونانی نصیحتیں کے لئے کرٹ میں بہت سخت بدنامی پہنچنے کا اندیشہ ہو گیا ہے۔ نائی نلر میں اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ خود چند سرغنہ ان کے رخلاں میں گئے ہیں۔ دول اور دینے سلطان کی تجویز کے جواب میں کچھ اطلاع دی کہ کرٹ کی بجائے وہ کچھ کھانہ دے دے دیگر حصہ میں ابدی کو رہنے کو کہنے کا ارادہ غیب ہو گا۔ اسپرٹ حضرت اور دول کو کا کہ کیا کرٹ میں مسلمانوں پر سخت ظلم ہو رہا ہے۔ اور او کی کیا تحفظ حالت نہیں کی جاتی۔ پس اگر سبارہ میں کوئی اصلاح نہ ہوئی تو کچھ اور کئی حفاظت کیلئے بڑھ جہازات روانہ کرنا پڑے گا۔ ایسا کہ نہیں سلطان کو فیکل اور پیش ہو گیا کہ او کے پاس کوئی بیڑہ ہی نہیں (بیڑہ مذکور کی روانگی سے بڑھ کر اب انگریز اخبارات کیسا زور کر رہے ہیں کہ وہ رہے ہی میں خوں ہو جائیگا اور وہ سندن میں ملے گا۔) قابل نہیں۔ یہ یقین ہے کہ نامہ نگار کی اس ملاحظہ نہیں کہ وہ کر کے اسے بتا دیا ہو گا کہ بیڑہ خواہ کر وہ ہو یا مضبوط مگر اس کا کچھ وجود بہ حال ضرور ہے۔ اگر زری اخبارات کی جو ٹون کا جواب دینا قبول ہے۔ ترکی بحری طاقت پر ہم کسی ذمہ تفصیل کچھ حکم میں اور اس ناظرین کو غالباً یہ ہی یاد ہو گا کہ باغیان کرٹ پر جب تفتہ چورن نے سب سے پہلی دفعہ گورباری کی تھی۔ تو دور ترکی میں پوشش نے سب سے زیادہ حقدار تھا۔ بیڑہ اور یہ بھی مشہور ہے کہ او کو پاس جزیرہ کو فوج بھیج کر کے بار بار واری کے جہاز پر کافی ہوجو میں مانہیں (جہاز کی زبان کے موقع پر دو لاکھ فوج ایشیائی ساحل سے جہازوں پر رہی یورپ میں ساحل کو پینا کی گئی تھی اور اس بار بار واری کے جہازوں کے کافی یا کافی ہونیکا خوب پیڑ لیا ہے۔) تاہم اگر باغیالی دس ہزار فوج جس کو بھیجے کا ارادہ اس نے اٹھا ہر کہ ہے جزیرہ میں انار میں نے کامیاب ہو گیا۔ تو موجودہ حالت بلاشبہ دنیا دہی زیادہ خطرناک ہو جائیگی جزیرہ کو کچھ انار فیکل فرٹ ڈینک جس کو موجودہ نازہ میں سب کو شائق اور بیٹھے اطلاع ہو چکی رہی ہے۔ لکھتا ہے کہ کھجستان اور دس کے سفر کو سلا باقی سفیر باب عالی کے اس ارادہ کو مخالف نہیں ہیں جو بادشاہ سلاطین وزیر اعظم جو ایک دفعہ پہل کرٹ کا گورنر جنرل دیکھو ہیں سلا باجک فیکل پینے سے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور علم خیال ہے کہ وہ جنگی کمانڈر کے عہدہ کا اہتمام بنے کیلئے کرٹ کو گئے ہیں جزیرہ کو مسلمان بھیجے دنوں کو نہایت دیر ہو گئی ہیں۔ اور اگر جو بادشاہ جزیرہ پر اتارنے اور وہاں پناہ تسلط قائم کرنے میں کامیاب ہوئے تو مسلمان

ہو گئی تھیں۔ البانوی دوسرا علانیہ و زورافزون قیقلہ و پرجوشی کے ساتھ تھیبلی کے الحاق کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اور یہ دیکھی دیکھتے تھے کہ اگر اس سے پہلے رومان کے حوالہ کر دیا گیا تو ہم سلطنت کی متابعت چھوڑ دیں گے۔ ان کا بیان تھا کہ محاذ میں زیادہ تر البانوی سپاہ کو ہی قوت بازو و شجاعت سے فتوحات حاصل ہوئی ہیں۔ اور اس سے البانویوں کے مسئلہ تھیبلی کے تصفیق کے متعلقہ مباحثہ میں اپنی رائے پیش کرنے اور اس پر غور کرانے کا کامل استحقاق حاصل ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ خبریں موصول ہو گئیں کہ دس ہزار پنجویں مسلح انوط اپنے مطالبات کی عدم سمجھ کی صورت میں جب تک ایک مستفسر باقی رہے۔ شمالی البانیا میں لپٹتے رہنے کا عزم بالآخر ترک کرنے مارنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ اسی وقت البانوی روس کا ایک ڈیپوٹیشن میں بھی قوم کی

(بقیہ صفحہ گزشتہ)۔ اور وہی دلیہ ہو کر ایدر الجورین کی متابعت سے سرکش ہو جائیں گے جن کو اب وہ بیسی ہی فطرت کی نظر سے دیکھتا ہو گا۔ جن جیو کو کربل ہوس کی موجودگی کے زمانہ میں عیسائی کو دیکھا کرتے تو (نامہ نگار کی تحریر سے تو سہا یا جانا چاہیے کہ جو اوپاشا کو ایک حملہ کی حیثیت میں کہیں گے کہ وہ بین اور جزیرہ کو حاصل کر لیں اور پھر ایک ایدر الجورین چل جائے پاشا جزیرہ میں ہونے لیا یہ ہو گیا ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنا تسلط بھی قائم کر لیا ہے۔ جزیرہ کا اصل مالک کوئی ثابت نہیں ہے۔

قبض کی روایت ہو کہ دولہ اور پالیا میں ملے ہوئے ہیں کہ ترکی کو مجبور کر دینے کا طریقہ پرکھتے شروع ہو گئی ہو ان دنوں کل (دھڑلانی) ذرا زلزلہ کے محضوں پر غور کیا تھا کہ کون سا مخالفہ طین اختیار کیا جائے۔ اس مسئلہ کو گون کی یہ عام رائے تھی کہ کوئی طاقتیں دباؤ میں شرمکے نہیں ہوگی۔ یہ کام روس، انگلستان اور غالباً فرانس کے پیرو کیا جائے گا۔ ایک اخبار کہتا ہے کہ روس باختر میں کے وائز کو انگلستان ڈارو نیلز کو فرانس سمترنا کو بنگا کو۔ اور آسٹریا سانوینکار میسے کو روک لے گی جس سے تھیبلی کی ٹوکی فوج کو ہر قسم کی کمک اور مدد پہنچی بند ہو جائے گی۔ اور ترکی کو خواہ مخواہ تھیبلی کو غالی کرنا پڑے گا۔ مگر دیگر اخبار اس کی تردید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دال ہی میں تفصیلی بحث نہیں ہو سکتی۔

رومانیا اور ترکی میں معاہدہ ہو گیا ہے۔ بلگیسریہ کے ساتھ جنگ ہونے کی صورت میں ایک سلطنت موری کی اعانت کرنی کہا جاتا ہے کہ یہ اتحاد جرمنی کی سی وکوشش ہو رہا ہے۔ رومینا کچھ عرصے سے اتحاد فرانسیسی جو سن اور آسٹریا میں داخل ہو چکا ہے۔ اس میں اتحاد سے ترکی کو بھی اتحاد فرانسیسی میں داخل ہونا چاہیے۔ جس کا فوری اثر یہ ہو گا کہ یہ بین بین سلطنتیں سلطان کے برخلاف کسی جاہلہ کارروائی میں شرمکے نہ ہوگی۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ شہنشاہ آسٹریا نے سلطان مظہر کے تار کے جواب میں جو خط لکھا تھا اس میں گورھہ ظاہر کر دیا تھا کہ یورپ کی شرائط کو قبول کرنے میں خود سلطان مظہر کا نایہ ہے کہ خط کا لہجہ اور پردہ نہایت ہی نرم انداز میں آئینہ تھا۔ اعلیٰ حضرت نے ہر شش دول نظام کے فرمانروا کو جان

خواہشات اور خروشات کو سلطان المعظم کی خدمت میں عرض کرنے کو لئے قسطنطنیہ پہنچا۔
ایٹریس میں بھی چار ہزار مسلح اور نوکرموجود تھے۔ جو نام و پیام صلح کی سنت رفتاری سے سخت
پہنچیں۔ اور براہ فرختہ ہو رہے تھے۔ یہ لوگ وہ البانوی مجاہدین تھے جنکو اطالی میں کام دینے کو
لئے اسلحہ دیدے گئے تھے۔ ان کی غضب آلودگی کے نتائج سے خوف ہو کر ان سے ہتھیار لے لیں۔
کو شمش کی گئی مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک ہمارے قسطنطینیہ منگولوں کے ہاتھوں
کبھی تیار نہیں ہونگے۔ ان اظہارِ رائے غیظ و غضب سے قسطنطنیہ کے باشندوں پر بڑا گہرا اثر پڑا۔
کیونکہ اس زمانہ میں البانوی اکیلے نہ تھے بلکہ تمام فوجی اور اکثر ترک باشندے ہی اس بارے میں وہی بات کہتے
اور سیم یو پ کی جا بجا نہ کارروائیوں سے سخت غضب آلود ہو رہے تھے۔

بقیہ احاشیر صفحہ گذشتہ کے اور پریسڈینٹ کو ایک ہی ہفتہ دن کے تار بھیجے تھے۔ سب سے
پہلے شہنشاہ آسٹریا کا جواب وصول ہوا جس کو باہمانی سے فوراً مسترد کر دیا۔ جس پر دوسرے
بادشاہوں نے بھی اسی انداز میں کمال ملامت سے جواب دیا۔ روس کی بابت البتہ ظاہر کیا جاتا ہے
کہ اس کا جواب کسی قدر سخت تھا۔ اور کہ روسی سفیر ایم نیلیڈوف نے غضب قسطنطنیہ سے بدلے
والا ہے۔ وزیر اعظم مولانا تارک کے تخلیقہ تحسلی پر بعد از رد دیا تھا۔ جن کے جواب میں خانیہ خدمت
پاشا صدر اعظم نے ارشاد فرمایا کہ ترکی اونس وقت تحسلی کو مانگی کرے گی۔ عرب کہ روس
قاصر اور باطلوم کہ جواب دہ ہے۔ کیونکہ ایک کعبہ و عہد نامہ برلن ملے تھے اور اکیلے جبر سے کا۔ ایم نیلیڈوف
کی نسبت مشہور ہے کہ ایم زینوف روسی سفیر نے عینہ شاک ہوئے اور السلطان سوتین (ابھی اوک کی مجلسیں
کے تھے) کا اور تصفیہ صلح کوک نیلیڈوف ہی روسی سفیر بن گئے۔ ترکی فتوحات سے فقط ترک ہی قدر و منزلت میں بڑا اضافہ
اضافہ نہیں ہو گیا۔ بلکہ اعلیٰ حضرت امیر المومنین کی لیاقت خدا داد کا ہی ایک نامہ مستف ہو گیا ہے۔ وہی اخبار جو حضور
مدوح کو ارمینوں کو قتل عام کا بانی مہمان قرار دیکر ان کو مفاک اور قاتل کے ناموں سے پکارتے تھے اب دول
یورپ کا دن کو ترکی یہ کیا مایہ کے ساتھ مقابلہ کرنا دیکھ کر ان کی حکمت عملی اور پلوٹسی میں بے نظریہ قابلیت
اور ان کی مبدیل ریح العزمی اور بہت قتال کی صفت و ثناء کر رہیں۔ اور ارمینوں کے قتل عام کے واقعہ
کے متعلق ان کا ذکر خیر نہایت ہی نرمی اور مہربانی کرتے ہیں۔ اور یقین کامل ہے کہ اگر موجودہ
کشاکش میں بھی جو ترکی اور دول عظمیٰ میں ہو رہی ہے غلیظہ السلیمین یورپین طاقتوں سے بازی
لیگئے۔ اور آخر الذکر کو کھل کھلایا بالواسطہ طور پر ہی ترک ملکی توجہ و مروج کل خدائی نکالوں میں ہر طرف
اور محبوب ہو جائے گا۔

دوسرے لاکھوں تک ملک خزانہ اگر ملجا رہا تھا تو یہی کو قبضہ کرتے تھے۔ عذاب تاوان جنگ کی مقدار جو بگڑا اور ملتا پھر خوب پڑی اور گرا کم نہیں ہوتی کسی کی اسے دوسرے نہ ملتی تھی اگر ایک مشرق کو جاتا تھا تو دوسرا عین غرب کو۔ آخر خدا خدا کی ہنسل کا بھی اس خاص کشن کی پورے کی بلکہ پرنسپل ہو گیا جو ہر شے دول غلام نے معاملات مل کر میٹروں کی اس عرض کو لئے تا یہ کی تھی کہ یونان کس قدر تاوان جنگ اور ایک کی استطاعت رکھتا ہے۔ ترکی طالب کوشہ کا یہاں پڑی کی رقم کافی قرار دی گئی۔ ترکی کو اس مطالبہ کو کہ اس یونان کو جو تیار اذات سابقہ عہد ناموں کو ذریعہ عطا کر رکھیں اس کو نہیں نسخ کر دیا جائے۔ اصولاً اور نیز اس بنا پر کہ اس کو نامناسب اور بری نظیر دیا جوتی ہے۔ دونوں باتوں کے قلم سے قطعاً مسترد کر دیا گیا۔

۱۔ اعتبارات یا کسی چوتھ کی شکل کیفیت پہلے مذکور ہو چکی جو تاریخ خاندان عثمانیہ میں ملتی متصل وضع کر گئی جو تاہم اس موقع پر یہ بتا دینا محال نہ ہو گا کہ یہ بعض اون مراعات کا بھی جھکے ہوئے ہوئے نام فرما کر وہاں سلطنت عثمانیہ میں بیرونی سلطنتوں کے باشندوں کو باہر میں سمجھوتہ کرتی تھی جنہوں نے ترکوں کی عداوت میں سکونت اختیار کی یہ ہم رعایتیں زن اور وسطی اس تک ملی آتی ہیں۔ اور تہہ امیں مثل دن کو مغلوں نے غلش سیاہوں کو حق عطا کی تھیں یہ محض تجارتی رعایتیں تھیں۔ اجماعت اور ایام روزوال سلطنت عثمانیہ بند دست ان کی طرح ترکوں ہی وہ عہد نامہ جات کو بارگرا قدرت ہو گئیں اور ترکی کو بیرونی سمجھوتہ اور دوسری سلطنتوں کی حفاظت ترکی یا دوسری باتوں کو جان کی بابت دعویٰ کرنے کی فہم رکھتی تھیں یہ مل کر کیا انگلیں ان عوامی حقوق کی وجہ جو مراعات ملحوظ رہی جاتی ہیں یہ ہمیں۔ بہانہ اس کی عداوتہ حصول تسلیم کرادو۔ جو بیرونی اشخاص غیر محفوظ پایہ رکھتے ہوں تو اس پر بھی سو، ترکی میں رہنے سے اون کی وطنی سکونت کو حق کا منافع نہ ہونا اور لوکل عدالتوں کو اختیار رسامیت وادکاری رہنا۔ یہ آخری رعایت البتہ مستثنیات اور وعدہ وکی پانچہم اور اس کی بہت ملول طلب اور پیچیدہ جو ہیں ہند کرنا تھا کی جو کہ ہمیں اشخاص کو حق میں اس رعایت کی کوئی معینہ طرح کی جھکے ہوئے ہند مصر میں جہاں ان کی وجہ و شالائی عدالتیں مقرر کرنا پڑیں پیدا ہو کر تھے اس اور قبل اس کا بار مختلف ملکوں کو ان کی وجہ سے یہ کیا واقع ہوئے تھے لہذا جو سلطنتیں یہ رعایتیں حقوق رکھتی ہیں ان کا نام یہ ہمیں یعنی یورپ میں فرانس اطالیہ انگلستان جرمنی ہسپانیہ روس مالدیند۔ سوئیڈن وٹماک بلجیم پر بحال اور یونان اور دینی دنیا میں مالک متحدہ امریکا و برازیل و ہسپانیہ و یونان اور مصر و مال گورنریک کو کوئی ایسی کتاب ہندوستان میں ان مراعات کی نسبت متذیل تحریر کرتے ہیں۔

آج میں جو رعایتیں حقوق عطا کیے گئے۔ وہ اصل میں معاملات کی حیثیت میں نہیں بلکہ زیادہ تر مراعات کی حیثیت میں دیئے گئے تھے اس بنا کہ سلطان ترکی نے جو صوبہ کی حیثیت میں اس بل سمجھتی ہو کر ان کو ساتھ برابری کا برتاؤ کیا جاتا اور ان کے خاص نشا ویدہ تھا کہ جو رعایتیں وہ عطا کریں ان کو کما حقہ میں اسی طرح کی۔ رعایتیں دوسری سلطنتوں میں ان کے سامنے کیجائیں جن کے دوست خود مختار فرمانروا وطن نے انہیں رعایتی حقوق عطا کیے تھے تو وہ اس خیال پر سرکرتے

بہت مشکلات دور ہوئی ہی تھیں کہ نام و پیام کو قطعی تصدیق میں نہی مٹا دیا گیا۔ بہرہ رکھاؤ میں پہلی مشکلات سے ہی زیادہ شدید تھیں۔ کوئٹہ وہ تو صرف معاربہ کو فقیوں کو باہمی اختلاف کی وجہ سے تھیں۔ اور یہ کہ کاؤٹس خود دول کو باہمی اختلاف کے پیدا ہوئی تھیں۔ جب اختلاف اس قدر بڑھ گیا تھا کہ خود کو روپ میں خلل پڑا یا نہ کیا اندیشہ ہو گیا تھا۔ اور یہ ظاہر ہو کہ اس اتحاد کو بغیر عالم کے بچھڑ کر چل سکتی تھی۔

بڑا اختلاف اس امر پر تھا کہ ایک طرف جرمنی بہت سی تھی کہ عہد نامہ میں ایسی دفعہ درج کیجا جو ترکی کو تاوان جنگ کے بل جاتی ضمانت کفالت دیتی ہو۔ اور ساتھ ہی یونان کو سابقہ قرضوں میں کمی و غرض میں کمی بھی حفاظت کرنی ہو تاکہ ان کے حالات تغیر نہ ہو۔ نقصان نہ پہنچے۔ دوسری طرف انگلستان کسی ایسی شرط کو اندک جج جس سے پہلی پر ترکی کو فوج کا قبضہ ملوات پڑتا ہو قطعاً پسند نہیں کرتا تھا۔ آخر کئی مہینوں کو مباحثوں اور تباہی و آوارگی کے بعد دونوں ملکوں میں سمجھوتہ ہو گیا جو دوسری طاقتوں کو بھی منظور کر لیا۔ اور اس کے مطابق عہد نامہ میں دفعہ درج کر دی گئی جرمنی نے اپنی مطالبہ کی مناسبتیں کر لیں۔ بہت تجویز پیش کی تھی کہ جب تک تاوان جنگ ادا نہ ہو جائے۔ یونان کو صیغہ مال کی گنجائی ایک خاص مدت تک ایک مشترکہ یورپین کمیشن کو سپرد کر دیا جائے اور دول تاوان کی ادائیگی کی ذمہ داری اٹھائیں۔ فیصلہ تجویز مذکور کی منظور ہوئی۔

یونانی گورنمنٹ اس فیصلہ سے بہت ناگوار ہوئی۔ اور یونانی اخبارات فریاد و غل برپا کر دیا کہ دول یورپ کو ملک کو اغد علی معالمان میں گزر کر دول کی ہی اجازت نہیں ملتی چاہی۔ اور ہر جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ ترکی کو فوجی ہتھلی کو چھوڑ دینے کی شرط پر سخت آغوش و بہیم ہو گئے۔ سربراہان نام و پیام صلیحہ کو کہلائی میں ڈالنے کے لئے اور کئی خفیہ سازشیں پڑ گئیں۔ مگر یہ معروف نہیں ہو سکیں۔ آخر سفر اول کے ایک اجلاس میں شرائط صلح کا تصدیق ہو گیا۔ ابتدائی عہد نامہ صلح مرتب ہو گیا۔ اور جلات آب سلطان اعظم نے اسی بلاتل منظور فرمایا۔ اس سے اوس سرحد و منظر اب اور یونانی کا فائدہ کر دیا جو اس طویل بحث بناختہ سے جس کے دوران میں گوجا جنگ ملتوی ہوا۔ گروا واما دونوں فریق بدستور برسر جنگ ہو چکا تھا۔ اور یہی تھی اس عہد پر بمقام قسطنطنیہ ۹ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو دستخط ہوئے۔ مذکورات صلح پر برابر چار مہینے ہوئے۔ جس عرصہ میں سفر اول و ترکی کو کلا۔ ڈشٹر انظر یک بعد دیگر بحث کرتے رہا۔ آخر اس کا تصدیق کر لیا۔ اور سفر اولیٰ منتہی بنا چاقی ہو جائیکے شمایطرات عدیدہ کو بعد آخر چھٹکتے لگی۔ اور ان کی سامعی کا کامیابی پر ختم ہوا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کے لئے کہ جو رعایتیں و قریب قریب ضمانت کی گئی تھیں۔ یہ ہیں کہ کسی وقت ان کو مباحثوں کی کمزوری اور سخت پریشانی کی باعث ہو جائیں گی۔ دنیا کی سب سے باری سلطنت کا مدد و معین بیرونی ملک و اجرو ملکوں پر خفا و خشیانگی کو جو جزوی و جزوی مٹو دینا اور یہی باستان تاجروں کی ملٹی گورنمنٹ میں تھی۔ جو لازماً تباہی و ترقی تھیں۔ ان ایام میں بمقام ترکی کے بالکل ہی ضعیف تھیں۔ اور جو سب سے ذمی گمان تھا کہ جو حقوق اس وقت کو لئے تھے۔ وہ ان کی تخیل ہی سخت پابندی کی ساتھ چاہی جا چکی۔ اور یہ بالکل درست ہے کہ اس سلطنت میں طبعاً و توفیقاً نہ ہو گئی۔ اول یہ کہ کوئٹہ کا وہاں کی باشندوں کا سامان کار باطلو و حقوق سے محروم ہیں۔

اور ابتدائی عہد نامہ صلح کا مضمون کچھ نہ حسبِ میل ہو۔

چونکہ یونان اپنے غرض میں فلاح و بہتری اور پائیدار بے دخل کرنا تھیں یہاں اور باجائی انکی نافرمانی کو منظور کیا۔ سفر کر کے وکلاء اور وزیر خارجہ توفیق پاشا کی پہلی ضمانندی سے مندرجہ ذیل شرائط قرار پائی ہیں۔

(۱) حدود و ان خطوط کے مطابق جو نقشہ منسلک ہے وہ کہائے گئے ہیں۔ اور نیز اسکی تشریح کنندہ عہد نامہ کے مطابق دست کیا جائیگی۔ مقررہ چار سال کے عرصہ میں اس خطوط میں سلطان کو حق میں خفیف تغیر و تبدل کیا جائیگا۔ ایک مشترکہ کمیٹی جن میں دونوں طاقتوں کو نامہ نظام اور تمام سفارتوں کو فوجی محکمان شامل ہونگی حدود کی تعین کرے گی یہ کمیشن اس معاہدہ پر دستخط ہوئے پندرہ روزہ اندر قائم کیا جائیگی۔ اور متنازعہ مسائل کثرت نہ کرے فیصل ہوگی۔

(۲) یونان ترکی کو چالیس لاکھ روپے پونڈ بطور تاوان جنگ ادا کرے۔ اور ادائیگی کے لئے ضمانتیں دیں یونان کے مینڈل کی نگرانی کو متعلق ضوابط آئندہ مرتب کئے جائینگے۔

(۳) یونان کی عایا کو محاربہ پہلے ترکی میں جو حقوق برائے اور رعایتیں حاصل تھیں وہ دستور قائم رہیں گی۔

(۴) اس موجودہ عہد نامہ کی تصدیق سے پندرہ روزوں کو اندر یا اس سے پہلے یونانی وکلاء جنگ و اختیارات مطابق دیکھتے ہوئے قطعی معاہدہ صلح کو شرائط کو نفاذ کر کے عثمانیہ وکلاء سے مذاکرہ کر کے لئے تسلط ظنیہ پر منتج جائینگے۔

معاہدہ مذکور موجودہ عہد نامہ کی بناء پر مرتب ہوگا۔ اور اس میں موجودہ عہد نامہ کو علاوہ مندرجہ ذیل محاللات کو متعلق بھی شرائط عہد و پیمان کیا جائیگا۔ قیدیوں اور اسیران جنگ کا تبادلہ۔ فریقین کی خطا کار رعایا کو عام معافی۔ اضلاع مقصودہ کو باشندوں کو قتل و غارت کی آزادی ہونا۔ قزاقی کی بھگینی کی تدابیر اور جو نقصانات رعایا عثمانیہ کو محاربہ سے پہنچے ہوئے کو معاوضہ کی تعیین۔

(۵) ان کو ساتھی مندرجہ ذیل مسائل کو متعلق تین ماہ کو اندر تصفیہ کر لینے کی غرض سے نام و پیمان شروع کئے جائیگا۔ (الف) مسئلہ ایس ترکی اور یونان کو درمیان عہد و پیمان ہوا تھا۔ اسکی پڑھت اور رعیت بننے کے مسئلہ کو منظم کر کے عہد نامہ تہبیدی کیا جائیگا۔ (ب) شرط مندرجہ دفعہ ۴ کی بناء پر یونانی قرضہ خانوں اور ترکی عدالتوں کو تعلقات کی تشریف و تہت علیہ ابتدائی عہد نامہ تیار کیا جائیگا۔ (ج) اون برہم کو متعلق جو کسی ایک ملک کو باشندہ ہو کر لکھیں کہ کو دوسری سلطنت کو علاقہ میں بہاگ جائیں بنیادی عہد نامہ مرتب کیا جائیگا۔

لے ترکی قائم مقاموں میں اعلیٰ امیر سیرف اللہ پاشا ہو۔

لے ایک لاکھ پونڈ کی رقم تاوان کو علاوہ رعایا سلطانی کو نقصانات کا معاوضہ مقرر کی گئی تھی۔

لے اس ابتدائی عہد نامہ کی بناء پر قطعی عہد نامہ مرتب کر کے اکتوبر ۱۹۱۳ء تک ہر دو سلطنتوں کو وکلاء و خططنیہ میں اجلاس کر کے ہوئے۔ اب مختصر یہ قطعی معاہدہ مرتب ہو جائیگا۔

(۷) اس میں تیسری سہ ماہی اور چارویں سہ ماہی کے علاوہ کوئی نالی حکام کو سپور کر دینے کو متعلقہ مشرانوں کے
تحریر کیا گیا کہ انکا اپنی شخصی تصفیہ نہیں ہوا۔

(۸) اس عہد نامہ پر دستخط اور اس کی تصدیق ہو جانے سے بعد فی الفور یونان اور ترکی میں پہرہ سابقہ تعلقات قائم
ہو جائیں گے۔ اور دونوں ملکوں کی عایا پوری آزادی و بار۔ وک۔ توک ایک دوسرے کے ملک میں سفر و سیاحت کر سکیں
اور رہائش رکھ سکیں گی۔ اور چار وانی کی بھی فریقین کو پوری آزادی مل جائیگی۔

(۹) جب تک پہرہ مضابطہ و تفصل دونوں ملکوں میں مقرر نہ ہوں تو تفصل تانوں میں ناراضی کی وجہ سے متحرک ہو جائیں گے۔
اور وہ دول کی حالت و فکرائی میں جنہوں نے محاربہ کو دوران میں یونانی عایا کی اغراض کی حفاظت کا ذمہ
لیا تھا بغیر ان فیض سرانجام کرینگے جب تک محولہ بالا عہد ناموں کو وہ خاص کمیشن جو دفعہ پانچ کو منشاء کو مطابق قیام
کی جائیگی سرب نہ کرے اور ان عہد ناموں کو قانونی جواز و دستخط حاصل نہ ہو جائے عثمانی و یونانی عایا کو تمام
ایسی ہی شائعات عدالتی کو متعلق جو اعلان جنگ سے پیشتر ہوئے ہوں۔ اس قانون مضابطہ کو مطابق مقررہ وانی
کی جائیگی جو محاربہ سے پیشتر نافذ تھا۔ اور تانعات مابعد متعلق قانون میں لا توہم کہ بعدوں کو مطابق اس عہد نامہ
کی بناء پر کاروائی کی جائیگی جو ۲۶۔ فروری اور ۲۷۔ مئی ۱۹۱۸ء کو سروریا اور ترکی میں ہوا تھا۔

(۱۰) ہم پیام اور مذاکرات کو دوران میں اگر اختلاف پیدا ہو جائے تو مسائل تنازعہ خواہ وہ فریقین میں ہو کسی اور
متعلق ہوں سفر اول کی خدمت میں جو بیٹ تالک کام کرنا پیش کرنا چاہیں گے اور ان کا فیصلہ طعی اور ناطق ہوگا۔ سفر
بہمیت تالک ہم ملکر خواہ برادرہ اسٹوٹ گارٹن کے سلطانوں کو نشان کلا کی شرکت سے یہ کام سرانجام دیں گے۔

(۱۱) باہمی دول و اوقاف توہم کو متعلق غور کیجی درخواست کرینگے سمجھائی کو محفوظ رکھتا ہوں۔ جو ان وانیوں کو
وتہدائی و تربیت کے متعلق ہوگی جو ۲۸ مئی ۱۹۱۸ء کو عہد و بیان کی شرائط کے مطابق صادر کی گئی تھی فریقین
سواء اس وقت کے جسکی موجودہ عہد نامہ سے ترمیم ہو گئی ہو۔ برابر نافذ رہیں گے۔

(۱۲) عہد نامہ میں بعض منظوری بلالت ماب سلطان المنظم کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ یہ منظوری ایک مقررہ
کرانڈل جائیگی۔ اور اس میں یاد کرنا تھا کہ بعد سفر اول اسکی شرائط و اپنی اپنی گورنمنٹوں کو اطلاع دیں گے اور
اس وقت سے شرائط مذکورہ نافذ ہو جائیں گی۔

۱۳۔ آخری اجلاس میں جب اس عہد نامہ پر دستخط ہو چکے تھے آسٹریں سینڈز جو بلحاظ عمر تمام سفر سوسٹا۔ اور بنام برین اویکا
میر مقدم تھا۔ اپنی تقریر میں سلطان المنظم کی اعتدال پسندی اور ازم جوئی کا مدق و دسو شکر یہ ادا کیا۔ قسطنطنیہ کے اکثر بزرگ
اجناس۔ لیوا۔ ڈیمیرلی۔ زہرہ۔ جریل۔ ریماک۔ تحریر کر گئے۔

ابتداء میں شرائط پر دستخط ہو جانے سے جو عام طمانیت اور تسلی پیدا ہو گئی ہو اسکی نسبت مبالغہ کرنا بہت مشکل ہے۔

۴۰ ستمبر کو روسی سفیر تعینہ انقشترنے جو وہاں کسفر اول کامیہ مقدم تھا۔ اب انی عبدناہ صلح باضابطہ طور پر یونانی گورنٹ کو الہ کیا۔ اسکو ساتھ دول کسفر و اس مضمون کی ایک تحریر سی اطلاع ہی منسلک تھی کہ یونانی نے جس ثالثی کی استدعا کی تھی وہاں بقیہ ہو گئی ہو۔ صلح کی قطعی شرائط کو تصفیہ کو لٹے یونانی گورنٹ اب اپنے وکلا مقرر کرے۔

متنبہ ہی شرائط صلح کو ساتھ بندھ بیٹھی اینڑا کر دو گئے تھے۔ ایک کا مضمون یہ تھا کہ ترک حکام اور یونانی
و کلا میں باہمی سمجھوتہ ہو جائے کہ بعد ہنسلی کو منظور باشد و اپنی مساکن کو واپس آسکیں گے۔ دوسری میں دول نے وعدہ
کیا تھا کہ ہزارائی کی سوانغات جٹانے اور اسکی آزادی کو پھر قائم و جاں کر نیکو مسئلےں اگر اختلاف پیدا ہو
جائیں تو وہ انکی کر کو اونکا تصفیہ کر دینگے۔ تیسری کا یہ مضمون تھا کہ اب ان تمام ترک۔ ایلیا کو جنہوں نے یونانی
فوج میں خدمت کی ہوگی معافی دیدیا جائیگی لیکن ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کر دیا گیا تھا کہ اس قرارداد میں ممکن ہے
بعد میں کچھ ترمیم ہو جائے :-

دورانِ شیل اور اعتدالِ سہد ہو چکی وجہ سے فوڈ اگر ان ضلیو کے انصرام میں نہ آیا تو فوڈ رنگ واقع نہ ہو یا۔

بغیر خاصہ صفحہ گذشتہ کہ اس سجادہ کی تکمیل اس قدر مشکل تھی کہ اس کا خیال ہی اس پہلے کبھی نہ آیا تھا اور
اسی لحاظ سے لوگوں کا اس کو خلق بنادوں کو غایت درجہ کی امتیاط ہو گیا اور وہ بیرون کو نام اپنا پڑا اور ان کی خوشنودوں میں
کو رشتہ عظمیٰ ترکی کی نرمی سے بہت کچھ ہوا ہوئی اور گو رشتہ عظمیٰ کو نہایت صداقت سے اس صلح پسندی اور امن طلبی کو
تام رکھا حضرت سلطان العظمیٰ کے یہ نظریہ پالیسی و اس مصالحت کو مستلزم کر لیا جو ابتداً نگہداشتہ کا خیال کہ کر کہ
قرن انصاف نہیں کہلائی جاسکتی۔ البتہ اس طریق عمل پر بالائی اور مکی فتوحات کو اور یہی دشمنان اور سوار کردیا کہ
تازہ فتح سے جیسا کہ قدرتی دستور ہو سلطنت عثمانیہ کی جنگی عظمت کو بنیاد پر دیدیا اس کا نگہ دلوں میں پڑ گیا اور
مصالحت کی نرم شرائط کو سلطنت عظمیٰ کی پوری شکل شان اور بھی بڑھ گئی کہ اس کو ظاہر کر دیا کہ ہر کسی شرافت مند اور غصہ مند
کا اثر نہیں ہو۔ بلکہ اسکے محال کا انتظام سخاوت آمیز کشادہ دلی پر مبنی ہو جسکی شنا و صفت کو دنیا باز نہیں رہ سکتی۔
ہر کسب و معاش صاحب غیر دولت اس طریق ہنگامی و اس امر کو نہایت خوبی اور مسرت کو سامنے ابتدائی شرائط مصالحت پر دستخط کرنے
وقت اپنی تقریر میں تسلیم کر لیا۔ اور اسی طرز اور اس طریق پر یہ سب ہو نیلیڈوف نے اس کی تائید کی۔ یہ یہ موقع ہر قسم
ایسا ہو کہ مہاراجا کی طالب ہو جو کچھ مہاراجہ ایک نہایت پیچیدہ اور اون مسئلہ کا حل انجام ہوا اور اس کو فنا
مشکل کا دور ہونا ایسی آسان شرائط سے ایک امر واقع ہو جو نہایت عمدہ اور اون مسئلہ کا حل انجام ہوا اور اس کو فنا
نہایت عمدہ و خوشی پڑتی ہو کہ وہ دشمنان ہو۔ اور ان شرائط میں ہر ایک آئندہ کو یہ شرط قرار دیا کہ ان شرائط

اُن کو لئے ملک سوا کر دیئے جانے کا حکم صادر ہوا ہو ایسے لوگوں کو اپنے ملک میں نہ آنے دیں جس کی اطلاع سابق سواؤں کو سفیروں کو کر دیجائیگی۔

(۷) جو مسلمان تہلی کی باشندہ یا متوطن ہوں اور وہ ۲۴ مئی ۱۹۱۵ء کو شرائط نامہ کی زیریں شرط کو بموجب خواہ یونانی قومیت میں داخل ہو چکے ہوں یا نہ ہوں۔ یا وہ ترک وطن کر چکے ہیں یا باقی ہوں۔ یا ترکی کو اپنا وطن قرار دیں یا جو مسلمان یونانی رعایا ہو چکے ہوں۔ اُن کو اختیار ہو گا کہ وہ ترکی قومیت قبول کر لیں۔ بشرطیکہ موجودہ شرائط نامہ کو تین برس کو اندر دو حکام مجاز و متعلق کو اطلاع دیں۔ یہ سب شرائط نامہ مذکور کو موافق اپنے اپنے مقبوضات و قحبہ یونان پر قابض ہینگے۔ اور اس جاہد کا انتظام کرتے رہیں گے ساسی طرح جہاں تک یونان کو وجہ تغیر سرحد کی رعایا ہو گئے ہوں اور جو شخص کہ ان مقامات کو بالفعل اپنا وطن مقرر کر چکے ہیں ترکی اور کو بی بھی حقوق مذکورہ دی گئے جو یونان مسلمان عایا کو دیں گے۔ باشندہ یا ستوطن اس ملک کو جو ترکی کو ملا ہے یا ان مقامات کی کسی جماعت کو دکار اگر تہلی میں کچھ ارضی کھیتی باڑی ہو تو کچھ اختیار ہو گا کہ وہ سرحد کو باجا کر مثل سابق بلا مرہت اور ارضی کی زرہت کریں اور یہی حق ان باشندگان تہلی کو حاصل ہو گا جسکی ارضی اس ملک میں نافع ہو جو سلطنت عثمانیہ کو دیا گیا ہو۔

(۸) متبادیہ محلہ کے کرائیل نمبر ۱۴۰۰ کے بموجب تہلی کی ایک لاکھ ترکی پونڈ بطور حاضریہ اور نقصانات کو جو یونانی فوجوں کو کوں کوں پہنچا یا یہ رقم اور سوت و بجائیگی جبکہ محاضریہ جنگ و باجا بیگا۔

(۹) یونان اور ترکی کو مابین حاصل نظام اس غرض سے ہو گا کہ جو حقوق قصصہ کو دیئے گئے تھے اور کا بجا استعمال نہ کیا جائے اور معمولی اجراء محلت میں مداخلت نہ ہو پوائے اور احکام جاری شدہ کی تعمیل ٹیک ہو سکے۔ اور اگر یونانی رعایا اور عثمانی رعایا اور دیگر ممالک کی رعایا میں تنازعات ہوں جس میں یونانی کے مقدمے بھی شامل نہ ہوں تو عثمانی رعایا اور ممالک غیر کو کوں کوں متنازعہ کی حفاظت ہو سکے۔ مگر قبل از جنگ جو یونانی رعایا کو ایسے حقوق حاصل ہو جو اور ریاستوں کی رعایا کو حاصل ہیں انہیں خیر نہ ہو گا جو دیوانی و متنازعہ رعایا سے یونان اور رعایا عثمانی کو درمیان واقع ہوں اگر وہ ایسے ہیں کہ اعلان جنگ کو بعد عدالتیں جو جمع ہو چکی ہوں انکا انفصال اس قانون سے ہو گا جو جنگ سے پہلے جاری تھا۔ اور جو تعہدات اعلان جنگ کو بعد میں جاری ہو چکے ہوں انکا انفصال اس بین الاقوامی قانون کو بموجب ہو گا جو ترکی اور مسوا کا شرائط نامہ ۹ ملچ ۱۹۱۵ء میں جاری ہو۔

(۱۰) شرائط نامہ ۲ مئی ۱۹۱۵ء کی شرائط جو تہلی سے علاقہ کہتی ہیں یہ قائم ہینگے سواؤں اور شرائط کو اس میں متا سوبل ہو گئے گزشتہ کی کو حق حاصل ہو گا کہ اس شرائط نامہ کی رو سے جو مسئلے ہوں انکو انفصال کی بجائے اپنی تمام تر کوائف مالک کو نہ پیش کر چکے ہوں شرائط نامہ مذکور پر متعلق ہو گا اور وہ کوں کوں فیصلہ کو یونان قبول کرنا لازمی ہو گا۔

(۱۱) یونان اور ترکی رہی ہیں۔ کلاس عہد نامہ کو خدایتیں ہوئیں کہ تین مہینوں کو اندر انتظامات ذیل کو فیصلہ کر دیئے۔
(الف) ایک شرائط نامہ اُن تجارتی کمپنیوں کے بنایا جائے جو یونان اور ترکی کے مابین ۱۰۰ سالہ میں موجود ہیں یا بنیاد اور مسئلہ نویت کو اختلافات و تعلق رکھتا تھا۔ +

(ب) ایک شرائط نامہ مفصلوں کو اختیارات کی بابت تحریر کیا جائے گا جس میں پابندی اُن شرائط کی کہ تجارتی کمپنیوں کو اجازت نہیں ہوگا اور ان فیصلوں میں اس غرض سے عہد نامہ کو استعمال نہیں کر دوں گے اور قرار پا چکا ہو۔ +

(ج) ایک عہد نامہ تجارتی اس غرض سے عہد نامہ کو استعمال نہیں کر دوں گے اور قرار پا چکا ہو۔ +
(د) ایک شرائط نامہ اس غرض سے متبہ ہوگا کہ مشترکہ سرحد پر رہنے والی کمپنیوں کا انتظام کیا جائے جو فریقین کو اختیار ہوگا کہ بعد میں ایک عہد نامہ تجارتی و تجارتی شرائط کے تحت کریں۔ اور جب تک یہ آخر لکھ عہد نامہ نہ ہو جائے اور اس وقت تک تجارت و تجارتی سالی دونوں ممالک کو مابین آنکلی کر سہانہ ہوگی۔ +

(۱۲) داک کو تعلقات جو یونان اور سلطنت عثمانیہ کے مابین چند سال سے جاری ہو رہے ہیں وہ اُن قواعد سے قائم ہو جائیں گے جو فریقین کی رضامندی سے جاری ہیں قرار پائیں جب کہ دونوں ممالک کو حکم دیا جائے کہ اس کے متعلق کوئی خاص شرائط نہیں کر لیں گے اور اس اثناء میں دونوں حکم نامہ منتخب شدہ منادات میں ایک دوسرے سے داک اور پارس پر شدہ لیا ویا کریں گے اور خوشی اور بھری راہ و اُن تہوں پر پہنچیں گے جن مقامات کو وہ پہنچیں گے۔ +

(۱۳) دونوں ممالک کو تجویز ہے کہ اس بات کا انتظام کریں کہ دونوں میں ایسا سلسلہ جاری ہو جائے جس سے جلد اور آسانی سے تاجر پہنچ سکیں۔ +

(۱۴) تاکہ پرامن ہمسائیگی و تعلقات دونوں ممالک میں قائم ہو سکیں اسلامی حکومت یونان اور ترکی کے درمیان یہ کہ اپنے ملک کی سی کارروایاں نہ ہوں تو یہی جس سے ہمسایہ کو ملک کو اس میں خلل پہنچو۔ +

(۱۵) اگر شرائط ناموں کو انجام پانے میں ترک اور یونان میں کوئی اختلاف پیدا ہو تو امور مختلفہ کہ دونوں میں کوئی فریق قسطنطنیہ میں سفیران دخل کی بچاوت کیلئے پیش کر سکا۔ اور اُن کو فیصلہ کی پابندی و دونوں پر لازم ہوگی یہ بچاوت خواہ بملک کریں یا صرف ہی کریں جبکہ فریقین نامزد کریں کہ وہ اختیار ہوگا کہ وہ سفیر کو دربرہ راست یا عام نامہ کو ذریعہ پیش کریں اگر سفروں کی اس عہد نامہ سے ہونے والا کوئی نتیجہ نہ ہوگا۔ +

(۱۶) اس عہد نامہ پر شاہ یونان اور سلطان المعظم کی تصدیق آج ۱۵ سولہ ادا کے اندر یا اس سے جلد کی جائے گی اور فریقین کے درمیان عہد نامہ نہایت مستحکم کر دیں گے۔ اور اپنے اپنے ملک کی مہر کر دیں گے۔ +
اس کو قطع ۲۲ نومبر ۱۸۹۷ء کو قسطنطنیہ میں تیار ہو گئے۔ +
موجودہ ۴ دسمبر ۱۸۹۷ء

دستخط میر کوڈیوس - دستخط شیفانوس - دستخط فریق - دستخط حسن فیضی -

(۱) عہد نامہ الف کے تحت وکلاء یونان نے جو ہمت کی جبکہ پہلی عہد نامہ کو آرٹیکل نمبر کے متعلق جو سلطان المعظم کی موڈسٹ اور تجویز کیا ہے اطلاق دیا ہے۔ اسلئے عثمانی وکلاء رضامند نہیں کہ ان کو نوفا قبل تصدیق عہد نامہ اطلاع دیں کہ ان استقامات کی خاص بنیا و کیا ہے اور عثمانی گویہ نہ تو کیا فیصلہ کیا ہے مگر اس پر بحث کرنا ہمارے فریضہ کا اور وہ اسورات میں۔

(۲) یہ تعین کیا جائے کہ قضاہوں کو بحقوق اختیار ساعت مقدمات کے حد دیا جائے۔

(۳) دیوالی اور تجارتی معاملات میں یونانی قضاہوں کی نسبت عثمانی عدالتیں جو فیصلہ کریں انکی تشریحی تعمیل ہونا۔

(۴) دیوالی کے یونان کے قطن کا تصفیہ کرنا اور ان شرائط کا قیام کرا جائے کہ روسے پولیس بد نیت کر سکے۔ علی الخصوص

اون مقدمات میں جن میں عثمانی حکام طلبہ کریں اور سفیر کا دار و درندہ عامتہ۔

(۵) ان شرائط کا تصفیہ کرنا جو ایسے وقتیں عمل میں لائی جائیں جبکہ قضاہوں کو وکلاء اون عدالتوں میں حاضر نہ ہوں۔

جن میں مشترکہ مقدمات رجوع ہو رہے ہوں۔

(۶) قانون مجریہ کو روسے عثمانی عدالت کے اپیل کو حد و اختیارات تسلیم کرنا۔

(۷) عثمانی عدالتوں کو اون مقدمات میں اختیار دینا جن میں یونانی رعایا کا تجارتی ہو اور ان کو جہاں سی حالات میں عدالتی نہ کر سکے۔

تہ کو کہ مقتدر ہونا جو یونانیوں کو دیکھان ہو یونانی اور کسی اور ملک کی رعایا کا مابین ہوں۔

(۸) یونانی رعایا کے بابت جو پیش کا اعلان کو متعلق قیام کرنا اور مشترکہ مقدمات میں عثمانی عدالتوں کو فیصلہ کا ہر عثمانی اہلکار کو ذریعہ کیا جانا ہے۔

یونانی وکلاء ان معاملات کی اطلاع پا کر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

ہوگی اور جو صورت اختلافات عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

ہوگی اور جو صورت اختلافات عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

ہوگی اور جو صورت اختلافات عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

ہوگی اور جو صورت اختلافات عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

ہوگی اور جو صورت اختلافات عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

ہوگی اور جو صورت اختلافات عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

ہوگی اور جو صورت اختلافات عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

ہوگی اور جو صورت اختلافات عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

ہوگی اور جو صورت اختلافات عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

ہوگی اور جو صورت اختلافات عہد نامہ کی تصدیق ہو تو کچھ آخری باتیں اور حالات ان میں

فصل ہست چہام
محاربتہ کتب الص نتایج

بقول جبرین مؤرخ مخاربر روم و یونان ہوا خراذد کرنا بالکل بچ گیا ہے جب اُسے اور زیادہ مکت نہ رہ گئی تو باہمی کڑنٹ نے تہیدی شریایہ لازمہ کو پورا کر کے اتحاد پر پست نالشی و مداخلت کی التجا کی۔ اور دول نے ازراہ ترجم اس درخواست کو منظور کر لیا۔ امید ہو کہ یونانی اس شفقت و حسان کو جلد فراموش نہ کرے اور جزیرہ نالمقان میں کم انکم کو جو عرصہ تک پھر غریزی ہی نہونے پر لگی۔ جدید صلح یقین ہو کہ یونانی سسلہ بالیکس کو میدان ہو بالکل منقود ہو گیا ہو۔ سسلہ کرٹ پر البتہ دول کو ابھی اور کچھ عرصہ مصروف رہنا پڑے گا کیونکہ وہاں سے یونانیوں کو کھل جانے کے بعد بھی اس منبع و مخزن فنا و دشرارت جزیرہ میں مہملات کی صورت حال بدستور ایسی ہی ہے۔ اور یہ تقریباً یقینی امر ہے کہ بیشتر اسکے کہ جزیرہ میں اس قایم ہو۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کو تعلقات ابھی سد برس۔ اور جدید قانون باقاعدگی کو ساتھ نافذ العمل ہو۔ یورپین مدبرین کو اس مسئلہ کو حل کرنے میں بہت سی مشکلات پیش آئیں گی۔ ابتدائاً تنازعہ سی قیانون میں الا قوام و یونانیوں کو حق میں نہ تھا۔ کرٹ پر قابض ہو جائیے وہ میرج نقص اس کو مجرم ہو گئے تھے۔ اور تہسلی و اپائرس کی سرحد پر ادبی کر توں ہو واضح ہو گیا تھا کہ انصاف و معقولیت کو وہ بالاطلاق رکھ چکے ہیں۔ یونانی بقیادہ پاسیوں نے ترکی علاقہ پر تو آریور شین کے ترکی افواج پر پے درپے حملے کیے۔ اور گو یونانی گورنمنٹ ان مزیدہ واقعات میں کسی طرح سے شریک ہوئیے باضابطہ طور پر رکھا کرتی تھی مگر یہ سب کو معلوم تھا کہ مجاہدین اور باقاعدہ یونانی فوج میں برابر تعلق موجود ہے جسے کہ بیقاعدہ سپاہیوں کی آخری یوش میں یونانی فوج بھی اونکو ساتھ شامل تھی۔ اس حرکت تنکو دوسری مرتبہ نقص اس کو مرکب ہو گئی۔ اب ٹرکی سو زیادہ صبر و شکیبہ نہ ہو سکا۔ اور اوسنو اعلان جنگ سے ان امتضائی کارروائیوں کا جواب دیا۔ اس دوسری نقص اس کو چو از کو ثابت کر کے لکھے بھی یونانیوں نو ویسی ہی پہنچ اور بے بنیاد وجوہات پیش کیں جیسی کہ پہلا نقص کو متعلق کی تھیں۔ اول نقص کو معقول و جائز ہو سکتا ہو تو میں نہ دلیل پیش کی کہ قومی و مذہبی جھڑپی اور تحریکوں نو یونانیوں کو کریش میں مداخلت کرنے پر مجبور کیا ہو۔ اور دوم کہ لے رجعت پیش کی۔ کہ برو و معاہدہ برلن مقدمہ وینا و اپائرس چند علاقے یونان کو دلانے گئے تھے۔ مگر اچالائی نے اونکو نہیں دیا تھا۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ ہو کہ برلن کانگریس نے ٹرکی سے یونان کو چند اضلاع و یو کی صرف سفار کش کی تھی۔ اور گو ٹرکی نو یورپ کی خوشتر کی جزوی تقبیل کی تھی لیکن جو مسئلہ امر ہو کہ یونان اس سفار کش کی بناء پر کوئی جائزہ سختخاف یا دعوائے قایم نہیں کر سکتا تھا۔

قانون بین الاقوام کہ احوال سے ہی شروع ہو یونان کا دعویٰ بوج نہ تھا۔ بلکہ جلدی ہی یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ وہ ٹرکی سے بہر انکو لئے فوجی طاقت ہی بالکل ناکافی دیکھتا ہو محض تعداد و شمار ہی کو لحاظ سے ٹرکی کی فوجی طاقت یونان سے بد چھانیات نہ تھی۔ بلکہ یونان کو ملنا کوئی فوجی تیاری بھی نہیں کی ہوئی تھی۔ اور اوسکو پاس کوئی قابل ذکر بیرونی فوج موجود نہ تھی برعکس ان ٹرکی نے فقط فراہمی فوج سی سی جیکو دوران میں یونانیوں کو طے کوئی بیہودہ اور معکثر شور و غل کیا گیا۔ ثابت کر دیا کہ وہ اپنوجزائم و اراووں کو پورا کر کے لئے فوجی وسائل کافی رکھتی ہو۔ یونانیوں کی طرح صرف حامی

لا فزنیوں اور شکشاں تھیں۔ شرکی تعلیم نے فوج کی تمام ضروریات بالکل تیار و قہ پر فہم فوج جمع کر دیں۔ اور
سلطنت عثمانیہ کی وسیع قلمرو میں مشغول کارزار فوج کو بہ طمانیت مائل تھی کہ لڑائی کی نقصانات کی تلافی کر لئے عین جیسے
برابر تازہ دم فوج پہونچتی رہیگی۔ ترکی فوج ترتیب نظام میں ہی یونانی فوج سے افضل نہ تھی۔ بلکہ محاربہ کو سریع تصفیہ
سواہر سکھ سپاہیوں کی اعلیٰ قابلیت اور اسکو کامیابوں کو اوصاف حمیدہ اور یاقوت اور فوقیت عظیمہ بھی صاف ظاہر ہو گئی
اور ہم پاشا اور اسکو ماتحت جرنیلوں نے اپنے آپکو قابل ایاقوت کہا۔ اور جو کام اوکو سپہر کو گئے تھے اوکو کر سکنے کی پوری پور
قابل ہو نیکا کا ثبوت دیدیا۔ اور یہ ثابت ہو گیا کہ اوکو مقابلہ پر یونانی بہادر جنگی تعریفوں کو طومار در طومابانہ دے دیا
نہی بہت ہی ادنیٰ قابلیت کو لوگ تھے۔ شجاعت تحمل و جماکشی اور نظام و تربیت میں ترک یونانیوں سے بدرجہا بڑی ہوئی تھی۔
یہ درست ہو کہ یونانیوں میں جنہوں نے محاربہ آزادی میں قابل تعریف ایثار و جان نثاری دکھائی تھی اب یہی خالص
شجاع اور فوجی لحاظ سے قابل آدمی موجود تھے۔ اور بدوران محاربہ اسکا ثبوت کئی منفرد واقعات سے مل گیا۔ لیکن میں جتنے لمحہ
یونانی فوج اور اس کام کہ جسے اس نے شروع کیا تھا کچھ بھی قابل ثبات ہوئی۔ اور یہ صداقت بخوبی واضح ہو گئی کہ موجود
زمانہ میں جب الوطنی کو خوش پر صرف بندوق کی ایزادی شجوان اپنی ملک کو حفاظت کر لئے قابل اعتبار سپاہی نہیں بن سکتا۔
اسکے لڑاؤ بھی اوصاف درکار ہیں جو یونانیوں میں موجود نہ تھے۔ جتنا سپہر کہیں حکمرانہ نہ ہونے پایا تھا کہ لڑائی
کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ملوٹا سے لیکر ورمو کوں کوں کر کے سب موقعوں پر شری فوج کی ثبات کر دیا کہ وہ ہر امر میں یونانیوں سے
بہت ہی اعلیٰ و برتری۔ یہ ہر لاکھ سب نصف مزاج و وراندیشیوں نے پہلے ہی مقتویں کو بتادی تھی لیکن یونانی ایسے سر مست
اور دروغ ہو رہے تھے کہ انہوں نے اس لئے کی صداقت کو تسلیم نہ کیا۔ اور طبعی سستی کو علاوہ کئی فضول امینہ اور موقعوں
پر تکیہ کرتے رہے۔

یہ امر خالصتہ قابل فہم ہے کہ شوقہ کامیابی میں ناکام رہی پر وہ کچھ ایسے کہلا گئے کہ خود اپنے شاہی خاندان کو بھی
شمن سنگی اس سے پور والوں کو جو تھوڑی بہت ابھی تک اور شہر مدردی باقی تھی وہ ہی جاتی رہی۔ یہ درست ہے کہ اس
برادر جنگی کا الزام بہت کچھ یونانی مجلس فرما رہا ہے اور ہوا ہے جس نے محاربہ پر مشیت کے واقعات کو دوران میں ہی پیشہ مانہ خود شہر
تعلیٰ شیعہ یونانی اور ویشی سے اور محاربہ کو دوران میں فرض فتوحات کی مضحکہ خیز خبریں شائع کر پے در پے شکستوں کا وجود قابل
نفس خد اور لہر سوز باز آئیسو مالگیر اور ناقابل شک فہرہ بد حال کر رہی تھیں۔ کئی کلام نہیں کہ جو یونانی کچھ کم سن
کا ظاہر کیا۔ اوکو طریق عمل سے ظاہر ہو گیا کہ وہ قومی وجاہت اور وقار سوا لکل محاربہ میں۔ ان سب باتوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ در
سلطہ یعنی دیو جسانی یا ستوں کی شہوت و غیرہ پر۔

تہ جرم منہج کی کتاب کا اگر مزید ترجمہ اس سے اختلاف کو کہتا ہے کہ یہ درست نہیں۔ ہر حال انگریزوں کو یونانیوں سے بدتر
ہی جاتی تھیں۔ انگریزوں کو یونانیوں سے محبت نہ تھی۔ وہ ہی اسوجہ سے رکوں کو کوئی دوست نہ ہو کر۔

کمال ازت و خوار اٹھائیسے ہی یونان کا ان تباہی و بربادی کو چمکا۔

گرفتہ چند ماہ کے واقعات کا خلاصہ تجزیہ یونان کو حق بناتے ہی قابل انفس ہو اورو فوج ہو گیا جو بڑا دشمن چین مذکورہ حال کی اور دشمنی اور کولنے اور کولیس جیانی یا اخلاقی کسب طبع کی طاقت موجود نہیں ہو اس میں شکست ہو اوسکی مادی خوشحالی کو ہی نہیں بلکہ قوم کی اسگوں کو ہی ایسا کاری ضرب پہنچا ہی جس سے وہ باسانی شفا یا با نہیں ہو سکیگی۔ یونان اپنی کل کائنات ایک ہی پائندہ پر لگا دی اور اپنی نادانی سے باری اردی۔ اس نہی ہی ریاست کا ایسے عظیم کعبہ ہی ہو جو تہذیب لغز اوس یورپ کی مہربانی سے ہے جسکے فرمانرواؤں کو وہ عرصہ دراز سے ملعون و مطعون کنی ہی تھی۔ تھاکر سو یونان کو جو نقصان پہنچا وہ نہایت و نہایت جو ٹرکی کی طاقت کا اندازہ کے وقت اب خواہ مخواہ پیش نظر رکھو تو یہ بہت زیادہ اہم ہیں۔ ٹرکی نے اب پرزاشت کر دیا ہے کہ وہ ہی ایک ایسی فوجی طاقت ہے جسکو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا سلطان اعظم کو اس بحار میں اپنی رعیت کو نہ ہی جوش و خروش اور جب اللہ کی طرف رجوع کر لیں گی کوئی احتیاج نہ ہوئی ٹرکی نے زائد یا غیر معمولی جدوجہد کو پیشا اور کال تیار فوج میدان جنگ میں پہنچا دی۔ ایسی فوج جس میں کھلم باقاعدہ سپاہی اور جس کا نظام ایسا قابل تعریف تھا کہ کسی زیادتی یا جبر و ستم کا ارتکاب نہ ہوا۔

ٹرکوں نے ہر قسم کی عذرائے اور زیادتی کی بڑی سختی سے سزا دی۔ دو سپاہیوں نے ایک ایک کو آگ لگائی چھین ارتکاب جرم کی حالت میں گرفتار ہو گئے۔ او کی توجیز کو رٹ مارشل کو ذریعہ لگائی جس پر کوہنہ کی سزا دی۔ بعد ازاں یونان کی سر اسٹیل ونگی میں ملے سپاہیوں کو خفیہ سرتر کی باداش میں بید کی سزا دی گئی۔ لاریسا کو اکثر یونانیوں نے اپنی خویش کو چھین لے ٹرکی ٹیپان جن کی تہیں مگر او کی پیش بندی فضول ہی کسی ٹرکی سپاہی کسی یونانی مقتدر کو کئی اذیت نہ پہنچا تاہم کوہنہ رنڈا ریسے جو حسب ذیل مقرر کیا۔

مقرر کوں نے مبعات فتح ایسی اعدال پسندی با نظامی اور خوش اطواری ظاہر کی جسکی میں کوئی تعریف نہیں کر سکتا او کو دیکھ کر مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ او کی وضع و انداز اور چال ڈھال صلح جن بور ہا تھا کہ ٹرکی میں تہذیب کی بہت ترقی ہو گئی ہو اور جسکو برعکس یونان میں شجاعت اور نظام و ترتیب بہت کم ہو گئے ہیں اور بہت سی لوگوں نے بھی اسی جھمکن کی تہا تار دی ہیں۔

اس بحار سے ثابت کر دیا ہے کہ ٹرکی فوج کو کمال تر تریب یافتہ اور سپاہی بہادر و جاکش میں خوب گہتی ہوئی اور با سلیقہ صفوں میں آگے بڑھتا اور فوج عقب کی حفاظت کا ہر موقع پر با متیاط استقامت کیا جاتا۔ ان قابل تعریف مہمنا اور تہذیب عساکر عثمانیہ نے اس وجہ تک کام کیا جو وہی عزت و وقت کی نگاہ سے دیکھ جائے قابل تھا۔ اور بہت اہم فوج جن کو کہ جس میں انہی صفوں کو لے کر کچھ کم فخر کا باعث نہیں اگرچہ ٹرکوں کی فوجی قابلیت پہلے ہی دیاست مخفی نہ تھی لیکن پہنچتی رہے ٹرکی یہ قاعدہ اور نامرتبت یافتہ مجاہدین کر کسی دستہ کو طلب کر لیا بغیر ہی اس قدر فوج عظیم میراں جنگ تیر

ہیچو کے قابل فیکہ جرنل ہی رہ گئی۔ جہاں تک جنگ کا تعلق ہو چار برس بیٹھتی رہا کہ وہاں کہ باسفرس کا مڑو مایار، فوجی لحاظ سے خاصہ شہ زور اور خوب توانا و مضبوط ہو گیا ہے۔ دو نو فریقوں کی فوجی کارروائیوں کے متعلق یہ کہنا غلط ہوگا کہ کنگ جرنل بہ با سوچ ہو چکر احکام صادر کرتے ہو غالباً اسی احتیاط کی وجہ سے یونانیوں کے غلطو آند و رفتہ کے برخلاف کاروائی نکلی گئی۔ یعنی ان کو متندر سے بلا تعلق کر دینا کی جس سوا کو بہت مدد ملتی ہے یہی تہی کو شش نہ کی گئی۔ ادا ہم میسر ہو کہ غضب و طو کے اگے ٹہرنے سے بجائے میمنہ کو پہنچے لگے بڑا تیار ہوا۔ اور اس وجہ سے اس فوجی لحاظ سے کوئی نمایاں نایہ حاصل نہ ہو سکا۔ ترکوں کے پاس گو تو پین ہار تہیں۔ مگر بسا اوقات انہوں نے بہت سی توپیں بھی جمع کر کو ادنی کام نہ لیا۔ البتہ اس عزم سے بھی پتہ نہ کر کہاں جھکر لڑائی کی جائیگی وہ ہر موقع پر کثیر التعداد فوج جمع کر لیتی رہی۔

آجی فوج کی جدید ترتیب کی طفیل جو جنرل وان ڈرگولڈ نے کی تھی۔ ٹکی فزائلی سرعیت سے فوج میں جمع کر لیں کہ سیکو ہیسی عشر
کی توقع نہ تھی۔ تمام فوجی بصریں فزائلی پر پڑنے کی بہت تعریف کی۔ تدمی غلغان۔ سالو نکا یلوی لائن سے جو سال ما قبل
میں مکمل ہوئی تھی سہا رہیں بیش قیمت مدد ملی اسکی طفیل لگاتار یکو بعد دیگرے بسرعت تمام بلٹیں پر بلٹیں سرحد کو روانہ کرنا
مکمل ہو گیا سارشل اہم پاشا کو پاس چند دنوں میں ہی معقول فوج جمع ہو گئی۔ جبکہ جمع ہو جانے پر اوسو دشمن کو برخلاف
پیش قدمی شروع کر دی اوسو دشمن کو کوس کی فوج کو واقعہ تک جسکے بعد التوا جو جنگ ہو لڑائی عارضی طور پر ملتوی ہو گئی فوج
پر فتح پانا۔ دیونا نیوں کو اپنے سامنے ٹھکھیتا ہوا اگر ٹہر گیا۔ ان فوجات سے عثمانیوں میں جو پیشتر ازین کسیدہ۔
منجھ اور لاہر دانہ سے ہو رہے تھے۔ قوم کی شان و شوکت اور طاقت کو بڑھانیکا۔ و زافزون عالمگیر جو ش پیدا
ہو گیا۔ :- لہ

۱۷۱ اس عام پرچوشی کو متعلق رائیٹر اکیسی کو نامہ نگار نے دسمبر ۱۹۹۷ء میں بعنوان فتوحات عثمانیہ کا اثر جیل مضمون ارسال کیا۔

مجرب و مدعو الشیاء کو نام مسلمانوں میں ایک یحییٰ پہلی ہوئی جو ترکی و یونان کی لڑائی کے بعد اس خوش کاظم جو اسام اسلامی وینا کو وروبر
اس جنگ کے نتائج بہت مبالغہ کو ساتھ پیش کر گئے۔ مثلاً انبیاء کو ڈیڑھ بار و انہیں ہمہ مشہور ہوئی کہ املا المؤمنین نے یونان کی بڑی
سلطنت کو ساتھ جنگ کی اور اسکو فتح کر لیا۔ اصل ممالک یورپ کے وسط و خلف کو تو جو کا وعد کیا کیونکہ وہ خلیفہ کی بہت تظہیر کرتے ہیں۔ مگر
انہوں نے اسکی اعانت قبول کرنے سے انکار کیا کیونکہ انکی پہچان ہر جمعی کے یونان سے تھا جنگ کی جگہ ہے۔ اور صرف سہ سہا پیر
راضی ہو کر کریت کو چوٹے سے صخرہ میں تھوری سی یورپین فتح ہونے لگا۔ وسط ایشیا کو ممالک میں دور و نزدیک ان اقوام میں
اس بھی فتح کی خبر پہنچی تو کان کچی پوچھ لیا و قحان سے تہننا بھی ہوتے تھے۔ اور یورگیستان کی نیموں میں رہا کرتے تھے۔ ملاؤں اور
دیگر مسلمان سیاحوں نے اس بڑی فتح کا حال دور و نزدیک مسلمانوں کو پہنچایا۔ اور ان سے صرف یقین نہیں کیا بلکہ
اس خبر کی اور زیادہ شاعت کی یہاں تک کہ ایک کو تو جسے ہزار کو تو بنگم ملو اس طرح شرم کی اور سلطان کی نیک نامی مشرق

فوج کا مقصد زمین یعنی افطری از سر تا پای ایسی آدمیوں کو مشتمل تھی کہ ان کو ہتھکڑیاں لگا کر پھانسی دی جوتی
 نہیں سفید فوجی و الزابا نوینوں کو خاص امتیاز حاصل کیا۔ مگر ان کو قابو میں رکھنا آسان نہیں و کسی قسم کی پابندی
 اور نگرانی کو مطلقاً گوارا نہیں کرتے۔ اگر اکثر ثابت قدم اور دیہوں کو ترکی سپاہی کو قدم کبھی لغزش نہیں کہانی اور وہ
 انگلیں موند کر احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ جس بہادری جس استقلال و عزت مردانہ اور جس خاموشی کو ساتھ دہ حملہ کرنے
 اگر بڑھتا ہے۔ اس کی کوئی تعریف نہیں ہو سکتی۔ الغرض اگر ترکی میں ایسی ہی فوجی تربیت ہو جیسی کہ یوین افواج کی
 کیجاتی ہو تو او کا مقابلہ بیشک ناممکن ہو جائے۔ دشمن کی تباہی کی زوئیں با نظام اور ثابت قدم رہنے کے متعلق اون کی
 تربیت کافی نہیں۔ مگر یہ سپاہیوں کا قصور نہیں۔ بلکہ اون کو انسروں کی ناقص تعلیم کا جینس کافی جدت اور
 سبقتی کرنا کما وصف نہیں۔ فوج تو بچکانہ کر گھوڑے عمدہ اور باتریوں کو کمانڈر بنو شیدار اور متحد ہو۔ افسران تو بچکانہ
 میں دو نقص پائے گئے۔ ایک یہ کہ بعض اوقات وہ یہہہ انتخاب صحیح نہ کر سکے کہ اس وقت کس قسم کو گولے چلانے مناسب ہوں گے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کے خاکے کے روبرو رہتی تھی۔ روس و انگلستان کا نام لکھا گیا۔ یہ ہی سبب کہ ہندوستان
 کی سرحد پر فساد ہوا۔ اور یہ ہی سبب کہ روس کو یہی خوف پیدا ہوا کہ صوبہ خاندین کے پھر تعجب نہیں جو بغاوت ہوٹ چڑے۔ لہذا وہ ان
 بہترت جو پہلے ہوا اس ملک میں جو پہلے نہیں لکھا گیا۔ یہ ان کی جاتی ہیں۔ ان سب کی اصل ملک اور مذہبی جوش ہے۔
 چونکہ وہاں کا گورنر جنرل جو نائب بیا رہتا ہے۔ اس سبب وہاں کا انتظامات میں بہت غفلت اور غریبان پیدا ہو گئی ہیں
 اور انہی بد انتظامیوں کی وجہ سے ملک میں سخت نا امنی پیدا ہو گئی ہے۔ اس نا امنی کو جس کو مذکورہ بالا مذہبی خیالات کو مترقی ہوتی
 جاتی ہے۔ یہ لوگ جنگوں میں لڑنا چاہتا ہے۔ آج کل حال پولیس ڈاک و محصولات و دیگر اعمال کو رنٹ پر چمکا کر کرتے ہیں۔ علاوہ پیشہ فنی
 یورپ کا جدید واقعات کو اکثر سے صوبہ خاندین وہ بات نظر آتی ہیں جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھی یعنی کہ گرجستان والوں کو ازمینوں کی طرف
 سے عدالت ہو گئی ہے۔ صوبہ خاندین بغاوت کا خوف اس قدر بڑھ گیا کہ وہاں کو مختلف گورنروں کو سال نو پر جمع کیا جائے گا
 اور ایک فتنہ کار وائی اسٹریٹ سے کیا جائے گی کہ باشندگان ملک کی نا امنی کو دور ہو اور انتظام کی سلسلہ خرابیوں کی اصلاح کی جائے
 اس سے آگے مشرق کی طرف یہ خیال ہے کہ مسیحیوں اور مشیموں نے باغعل اپنی قدیم دشمنی کو ترک کر دیا ہے اور وہ صاف
 صاف کہتے ہیں کہ آج ہم مسلمان ہیں اور غلیف ہمارا سب کا سر دار ہے عرض کہ ہر جگہ اسلامی دنیا میں لوگ یکساں ہو گئے۔
 اوتھے ہیں۔ اور تھوڑا سا پناہ نہایت کوٹنے کافی ہو جائیگا۔ کہ قاف اور وسط ایشیاء میں روسیوں کو انہیں مشکلان
 سودہ کا یہ وہیہ کہ ہندوستان کی سرپریش گوشت کو ہوریا جو سیل حال میں روسی ایشیاء میں وہیں آئے ہیں۔ انکلیا
 ہو کہ بعض مسلمانوں میں غیر معمولی جوش پیدا ہوا ہے۔ جو کہ ٹکی اور یونان کی جنگ سے پہلے موجود نہ تھا۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ جب جنرل
 کینز ہانگن ہنگرستان کو گورنر جنرل مقرر کر جائیگے۔ تو وہ ترکستان کو مسلمانوں کو ساتھ زیادہ سخت براؤ نظر ہو کر پڑے گی۔
 گورنر جنرل یونان۔ یہ کی کی کرتا ہو جن کی کارروائی کمزور ہے۔

دوسرے کہ مسافت کا اندازہ اور نشانہ کو تائیم نہیں عموماً اور سنو غلطی ہو جاتی ہے نیز کچھ سوارانہ کی گھوڑی خوب مضبوط اور جفاکش ہوتی اور
انسانی تندرست اور مستقل علاج بعض بعض گھوڑوں اور آدمیوں میں کچھ نقص تو ہرگز کمال العیار شدہ سواری سے اوکی پوری پوری تلافی ہو
تھی تمام قابل مصرت کی راہ کی گھوڑی ڈویرنگ گھنٹہ بھر زیادہ استعمال میں لایا جاتا تو اس کے لیے بہت اچھا ہوتا۔ سواروں کو کوشش
کی نسبت باہم زیادہ پیوستہ اور خوب کندہ ہو کر نہ ہلا کر کام کرنے کا ڈھب آجاتا اور اس قدر ہلکی نسبت زیادہ عمدگی سے
کام لینے کو قابل ہو جاتے۔

معاون محکمہ صیاد کا عام معلوم ہو دیکھو وسیع نہ تھو صیاد کی پور میں افواج میں ہوتوں میں ان صیغوں میں صرف میدان کی ٹیکٹک
سے سپاہ کو میدان کا ہزار میں مدلی اور وہ بھی زیادہ تر غلطی سے گوارہ کو کھوج کر بارش مویشی اور ملازموں کی تعداد کو شمار تھی
لیکن تفسلی کو نیز خیر میدان میں اوکی گھوڑی کافی چادر اور فوراک موجود تھی۔ لاریا۔ دو اور یلو ولان سو بھی کام لیا گیا۔ گھوڑیوں کی
رفقار جو بڑی بڑی ہوتی بہت شست تھی۔ الا صونا کو خوب میں میدان کی ڈاک کا انتظام بقیہ عدہ اور ناقص تھا۔ غلط
وغیرہ کا ملنا یقینی نہ تھا۔

یونانی کا مددوں کی کام کر رہا تھا اس ایک مدعا کو تابع نہیں کہ جس طرح ہر وقت لیے لے رہا وہ میں اوکی ترکوں کی بات
اور مدد باندہ پیش قدمی سے بہت مدلی۔ یونانی فوج میں انتظام اور رسد رسائی کو متعلق باقاعدگی کا نام و نشان نہ پایا جاتا تھا۔
یونانی ناقابل اہم فوجی چال پر حال ہو کر نہایت مستحکم موقعوں کو خالی کر گئے اور اپنی قاعدہ الجیش اور جہازوں کی طرف ہوجھ
گئے یہ فیصلہ اپنی نہیں کیا جاسکتا کہ آیا یونانیوں کو اپنی گرو فوج کو مختلف دستوں میں منقسم کر دینا عقلمندی کا کام کیا تھا۔ یا یونانی
کا فہم کی فوج کو متعدد حصوں میں تقسیم کر کے کیلئے قصابات ترک کیا۔ لاریا۔ فرسالہ اور ولینٹینو پر قابض رہنا غالباً ضروری تھا
مزید برآں ان مقامات کو اس لحاظ سے بھی کہ ان میں رسد و سامان حرب کی دافر مقداریں جمع تھیں۔ ایسی جلدی تو دشمن کو قبضہ میں
نہیں جاؤ دینا چاہیے تھا۔ یونانیوں نے وہی کی وقت تقریباً گیس بھی ٹیکٹک کو نہ توڑا جس سے اوکی بڑا انتہا حماقت اور حماقت
حرب سے کمال ناقصیت واضح ہو رہی ہے۔ لاریا فرسالہ اور ڈوموکوس میں وہ کہ تو پوک گولہ بارود کو عظیم گودام بھی جو گھوڑی
ولینٹینو میں انہوں نے چند فنی توپیں بڑی مشکلوں سے ایک چوٹی پر چھانسی درنگ نہ ہو سکتی تھی پہونچائیں۔ مگر دونوں کی
لگاتار لڑائی میں انہی ایک گولہ بھی نہ چلایا پھر وہی کی وقت اوکی لصد دقت چوٹی سے نیچے آتا۔ اور دو لولہ لیا کر انہیں ڈانگی
منج میں غرق کر دیا۔ علاوہ میں یونانیوں نے ترکوں کی پیش قدمی کو روکنے کیلئے مطلقاً کوئی کارروائی نہ کی۔ انہوں نے کسی پل
کو نہ توڑا۔ اور نہ کہیں کوئی روک ٹھہری کی۔

اجنبی فوجی شاہ جو یونانیوں کو مدد کر کے ساتھ تھے۔ اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ یونانیوں نے مستحکم موقعوں کی پناہ
میں توپوں سے بہت عمدہ اور قابل تعریف لیاقت سے کام لیا۔ نشانہ اندازی توپوں کو بہرے مسافوں کا اندازہ کرنے اور مناسب قسم
گولوں کو استعمال میں یونانی فوجی خوب ماہر نظر آئے۔

لے ترکوں نے بعد میں ان توپوں کو سمندر سے کال لیا تھا۔

یونانی کیلری نے جس میں صرف بارہ رسالتوں پر لڑائی میں بہت کم کام دیا۔ اس کی بڑی کارگذاری یہ تھی کہ اس سونڈ وار کا کارنامہ
گزنہ کر لیا۔ سو اگہوڑوں پر اب کھلف نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ اور نہ صرف بہتے ہو کر چل سکتے تھے۔ اس میں نظام شاید بالکل ہی نادر
تھا۔ کیونکہ لاریسا اور فزسا کو جاتے وقت سواروں نے اپنا کل و زنی ساز و سامان ہلک پر چھینک دیا تھا۔ تاکہ سفر بہت
آسان ہو سکے۔ مستحکم موقعوں کی پناہ میں یونانی انفرسٹری خاص میں شجاعت سولائی۔ مگر جب اسی پناہ کو ٹھکڑہ دشمن پر چڑھ کر نیکام کیا
جاتا تو بسا اوقات سپاہیوں کو اٹھ پاؤں پہنچا جاتے اسکے ذمہ دار ایک حد تک افسر تھو۔ اس فتح کا نظام ہی عوام کو بگڑ گیا۔
اور ایسی فتح مرجع ملے جتنوں کو سوار اور کسی چیز سے وقف ہی نہ ہوایا۔ ہوناکوئی تعجب خیر امر نہ تھا۔

اور زولی غنیمت کو ہستی سبکبار پیدل لاشہ فوج کے بہترین سپاہی تھے۔ فوج نظام حمید زیادہ تر صرف شہری و دیہاتی مزدور برہمن تھے۔ فوجی تربیت سے علاحدہ محض ان آشتاجی اور سپاہیوں میں باہمی برادری و محبت و وفات کا تعلق بالکل غفلتاً و سر جوئے اور میں بھی چند ان یاد نہ تھے سپاہیوں پر بالکل خفیف اقتدار رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنے منصب کے فرائض سے تقریباً ناواقف تھے۔ اور یہ وران خدمت ہی کوئی تربیت پائی تھی یا بہت ہی کم پائی تھی۔ اور اسلئے سپاہی اور لشکر اور بالخصوص علیٰ غلہ سے بہت نا ارض اور بیدل ہو گئے تھے۔ یہ عام معلوم ہے کہ گزرتہ دہائی کی لڑائی میں ایک اعلا فسر نے ہی میدان جنگ میں اپنی شکل دکھائی۔ جینک لڑائی شروع ہوئی۔ کبھی کوئی غلہ ٹکر لڑ کر بھی کوئی مجبور ملتان پارلیمنٹ کو آئندہ انتخاب کو موقع پر جو غنیمت قریب ہو گیا۔ لہذا کام لینے کی غرض سے ہر ولعزیزی حاصل کرنے کو لیے سپاہیوں کو پاس چلا جاتا۔ مگر جو بھی اسے تشابہی شروع ہوئی وہ اس طرح سے غائب ہو گئے۔ جیسو کہ ہر کوسر سینگ۔ دن میں سو سو مرتبہ حکام صادر ہوتے۔ اور ہر حکم پہلے ہی مقصد تھا۔ پانچویں جنسٹ کی ایک کمیٹی کو جو حکم ملا وہ نہایت ہی عجیب تھا۔ اس کمیٹی کو ایک سالم ترک جینٹ کو مقابلہ پر جو بیٹام یا پال ڈوڈ کا ایکٹ میٹیکم اور مورچہ بند موقع پر کھڑی تھی۔ جب تک ایک آدمی ہی زندہ ہو تو قیام رہے گا حکم دیا گیا۔ مگر کمیٹی مذکور نے جب دیکھا کہ اس کے کسی تیسرے اتحاد جمیعت کو مقابلہ پر وہ بالکل غیر محفوظ ہے۔ اور مراجعت کو وقت ترک تعاقب کر کے اس کا قلع قمع کر دینے کو آئے۔ اسے کھانڈہ انچیف کی خاص فائدہ پہنچا۔ اور جو بہت کی کڑی سپاہی کو وقت دستہ عقب کی حفاظت کیلئے سڑک تیار کر چھوٹے کی تجویز لگی ہے۔

[illegible]

کسی قدر انتظام کیا گیا ہوتا تھا۔ سرد ساری کا انتظام لاریس کی مہرجت کو بعد عوامت والا ہوتا تھا۔ انہیں قید میں بہت ہی تھوڑی تھوڑی اور کدیلے جانور ایضاً منجی کو ملتا تھا۔ میں پوری نہیں آتے تھے۔ کل میدانی سلسلے ٹیکسٹ ایک تار کا تھا جسکی کہی جیل ٹافٹ ہی مخلصی نہ ہوتی تھی میدانی ڈاک کی نسبت یہ قیاس کر کو کوٹا اور اس کا انتظام سرسوی تھا۔ یہی میدانی شفا خانہ اور کام یونان کی صلیب امر کے ڈاکٹر اور خدام سہل تمام دیو تھوڑی مکھ جیسی ہی ایک فوجی شفا خانہ پہونچا تھا۔ جیسے دوا کٹر پانچ تیار دار عورتیں اور دوا پھیل سسٹم تھی۔

حاجیہ ماریا میں یونانی اخبار کارڈ پولس کو نامہ نگار خانہ شانزادہ ولیعہد سی ملاقات کی۔ اس شو شانزادہ نے جو گفتگو کی اس سے یونانی فوج اور بدیدہ کارڈ کی خیالات اور حالات بھنی منکشف ہوئے۔ میں کئی دوسرے ملازم بھی جو پہلے تار کیس میں تھے اس سے روشنی پڑ گئی۔ اس کا حاصل حسب ذیل تھا۔ یونانی فوج کو ایسے شکست ملی جو اس میں نظام و ترتیب بالکل مفقود ہو چکی تھی۔ میں لڑائی کو جابجا مخالفت تھا۔ ہیکو بیلید ہرگز نہ تھی کہ لڑائی ضرور ہو جائیگی۔ میں کسی صاف صاف بلاتنا تسلیم کرتا ہوں کہ جب میں انھیں سسٹم سے کوروا نہ ہوتا تھا۔ تو مجھ کو لڑائی کا ہرگز یقین نہ تھا۔ تاہم ان میں دونوں میں جو اعلان جنگ تھا، قبل تصنیف میں مسکو پہونچنے سے پہلے کہ اس کا امکان تھا۔ یہ کہ وہ کوال بنانے کو لیے ستر کوشش کی۔ نیز روس کی فہم ہو جانے پر ہارے لیے پھر ہٹ جانا لازمی ہو گیا۔ اگر ہم ایسا نہ کرتے تو چاروں طرف غریبوں کا جابجا اندیشہ تھا۔ وہ تازہ دم ملکوں سے ہر وقت اپنی صفوں کو مکمل کر سکتا تھا۔ برعکس ان میں ہر پاس پر ریز فوج کر آدمی ہی مقتولین مجروحین کی جگہ لینے کو لیے نہ تھے۔ لاریس کا فوجی رہتا تھا۔ مگر یہ کیا تھا۔ اگر ہم اسے صرف رہتے تو ہمارا وہی خستہ ہوتا جو میدان میں غرور نسیموں کا ہوتا تھا۔ صرف اتنا فرق پڑتا کہ فوراً نیسپ کی عزت اس تباہی کو باوجود وہی برقرار نہ رہتی تھی۔ ہماری عزت پر یہی پانی میر جا تا۔ ہمارے قابل تھا کہ ہم اس دشمن سے محفوظ رہ سکتے اور بلا شرط ہتھیار ڈال دینے کو سوار کوئی چارہ نہ بچاتا۔ خرید ہاں شہر کو قبضہ میں رکھنے کی کوشش فضول ہی تھی۔ کیونکہ خواہ ہم لڑا تو ایک بڑا گنہگار ہوتے۔ یہی خرد دشمن کی کثیر تعداد فوج کر سامنے بھی ہٹا پڑتا۔ ہم تو آدمیوں کی اس قدر شدت ضرورت تھی اور اس قدر اسی آدمیوں کو لبریز ہمور ہوتا تھا۔ جبکہ فوجی خدمت سے معاف کر دیا گیا ہوا تھا۔ صرف سپاہی خوب لڑے۔ مگر ایک جہیزہ کیل کو قابل سپاہی نہ پاسکا بالکل نکلے۔ ہر ہمارے عطا فزوں کو بوجھ دیں کی لکان کو ڈھب کیے۔ کب موقع ملے۔ اور خود میں ایک الم فوج کی کیا کچھ تھی۔ اہد قابلیت فردی ہی کہاں تھا۔ کل تہی ہمارے کھیلے مال کر سکتا تھا، اس عام قابلیت کی وجہ سے ہر فوجی ایک میجر کو اسکی لپٹن کی لکان سے ہر طرف کرنا پڑا۔ وہ اس بارہ میں بالکل لائق ثابت ہو گیا اور سب باتوں میں بڑا قابل شخص تھا۔ نظام کا یہ عالم تھا کہ وہ قیلم عقائد میں فوجی قانون جاری کرنا چاہا۔ مگر معلوم ہوا کہ ایسا کرنا قوانین ملک کے خلاف ہے۔ لڑائی بیشک بڑی عمدہ قوم میں کیونکہ کلاون تمام مصائب کو باوصفہ فوج نے بدست کیس اور کر ہی کر۔ سپاہی فوجی مفروضہ نہیں ہے۔ حالانکہ انکو حاضر پیش ہونے پر مجبور کرنے کو لے ہمارے جس کوئی قانونی ذریعہ نہیں ہے۔ بڑے ہوسو دیکھو۔ ہونچو کی محو پیچھے ہونے کی کوئی ٹری توقع نہ تھی۔ مگر شہروں پر گولہ باری کرنا سہل کام نہ تھا۔ تو ہر گیارہ کچھ کلام میں کو لازم ہو چکا کہ کسی یونانی شہر پر گولہ باری کرنا

اکثر اعتراض کرتے ہیں کہ اوسے سادہ نیکاکا کو کس فتنہ ٹھہرایا مگر ہم اسے فتنہ کرنے کو لیے فوج کہاں سے لائے اور کس فوج کو کھلی پر ہمارا تو غریب
برائ اگر یونانی بڑوں سادہ نیکاکا کو لڑا ہی کی ہوتی تو کیا پھر کبھی وہ یورپاٹ نائنسٹھ کر تیں ہم چند ہزار کو شیک فتنہ کر کے
تو مگر اس کو کچھ فائدہ نہ نکلتا۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ ہمیں التوا جنگ سے فائدہ اٹھا کر ترکوں کو کچھ ہشادیں دے کر ان کو مطلوبہ جگہ
کر لینی چاہئیں۔ ایسا کر سنا بالکل نامکن ہے۔ ہمارا ہی وہی انجام ہو جو میدان کو بعد فتنہ وزیر مدبر گیشا کا ہوتا تھا جو لوگ لڑائی کو
جاری رکھنے کیلئے اس قدر شور وغل برپا کر رہے ہیں۔ انکو عید کی چوکیوں کی خدمت پر لگا دینا چاہئے۔ پھر وہیں معلوم ہو جائیگا کہ
لڑائی کی چیز ہے۔ ہمیں صلہ ہونے ہی فوج کی درستی اور تہ کام نہایت احتیاط اور سرگرمی سے شروع کر دینا واجب ہے۔ اور بدست
ضروری کچھ جوبھی افسروں کو آئندہ پالیس میں کچھ نقل نہ کر دیا جائے اور پارلیمنٹ کی ممبری انکو لینے کا جائز قرار دیا جائے سرحد کی دیکھ
سوالی کو جو فائدہ حاصل ہوگی۔ انکو جواب میں ہمیں نئی سرحد کو برابر خوب مستحکم ہو چکا اور اگر کہیں تیار کرنی چاہئیں۔ یونانی ہزار
نے کہا ہے کہ ترکوں کو کچھ جانے کے بعد فتنہ ہمسایہ پر قابض ہوگی نیز اوسکی کان نیو کو انکار کر دیا ہے۔ یہ خبر بالکل غلط ہے کیونکہ انکار تو ترکوں
میں اس امر کی ابتک دروغ ہے۔ ہمیں نہیں لگتی۔ قوم کو فتنہ کی طرف سے ایسی بظنی ہو گئی ہے کہ انھن کو کسی باشندوں نے انکار نہ دیا
کیا پس جاکر اس سے دریافت کیا کہ کیا جنرل رومیکا کے لیے اس حقیقت کوئی حرج ہے ہوتا ہے یا کہ عمارہ کو نہ خطرات ہے کچھ کو لڑا ہے تو نہ کسی
زخم لگایا تھا۔ مالک غیر لڑا وہ فوجی افسروں کی تحریروں سے جو میدان جنگ میں موجود ہے تو یہ راہی قائم ہوتی ہے کہ ترک سپاہیوں نے
اپنی جنگی توجہ اپنی سادہ طرز معاشرت اور پارسلانی بہادری و نفس کشی سخت پابندی احکام اور لڑائی کو کچھ ہرقت کیحفاظ
رہتی ہیں بلکہ خوشی تمام لڑائی میدان میں ان کے طفیل اس کے کاروائی ملین سرانجام دیو کہ تمام جہتی افسروں کے لئے یہ کارناما کی
سپاہی بہت ہی معرض ظہور میں آسکتی ہیں بلکہ ملتی جنگی قابلیت کے ساتھ ہی جب الوطنی کمال قوی غیرت و حمیت اور سچا دلچسپی و شہر
اعتقاد پائیں ہی اوس میں موجود ہے۔

جنرل اور گورنر کا یہاں موجود زمانہ کی ترکی افواج کی نسبت بالکل درست ہے کہ وہ ایسی سپاہ جو جلدی میں بہت ہی لگائی ہو۔
اسیہ بنیات اسے قابلیت موجود ہے اور گو کہ اندر بنیات قابل اور لائق ہیں اور اس کا جنرل شافیت ہی عمدہ اور کثیر النعماء ہے۔ عمارت کے
بعد سلطان العظمیٰ جنرل موصوف کو اس کی خدمات حسنہ کے صلہ میں طبعہ لیاقت کا طوائف خدمت کیا اور مارشل کافو وینر بشا کو اس
ملازمت کی تجدید بنیات ہی مفید شرائط پر دی۔ یہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ ملاقات اب جرمین آلمانیوں کی خدمات کی گئی تھی قدر کثیر
ترکوں کو اپنی اصلاح و قوت یافتہ فوجی طاقت کو پہلے کامرنگی و تدریج کام میں لانا مناسب ہے اور اس انعام میں وہ اپنی
سپاہ کی حیرت انگیز مہاندوز قوتوں کو مناسب و درست موقعہ فعل پر فائدہ اٹھائیں شروع شروع میں جلد عہدہ ملو اور پھر پھر نقل مکان
سے کام لیکر صرف چھوڑ چھوٹے کاموں پر فراغت کرتے رہنا اور بڑی بڑی منصوبوں سے محترکہ صرف ایسے مقاصد کو حصول کی جو پہلے
کی ذاتی شجاعت سے حاصل نہ ہوتے ہوں کہ شش کرنا مناسب اور واجب ہے۔ فوج میں اعلیٰ ترین مراتب پر فائز ہونا فوج کی ترتیب درست
اور گورنر زیادہ مکمل کرنا سپاہ میں بہرہ وری فاتحانہ جوش پیدا کرنا جو ابتدائی منازل میں جو اکرا تھا اور فوج کو فاکانہ و معارضانہ قرار کا قابل

بنانا ایسے کلام میں جسکو آئندہ نسل پر چڑھنا چاہیے۔

اگر بادشاہ عثمانیہ کی فوج کو بلا مزاحمت و توقف لگاتار ترقی و اصلاح کو میدان میں لے کر جائیگا سو قہر مند بادشاہ تو وہ متعجب و حیران
میں کل عالم کو اپنے کارناموں نمایاں و حیرت میں ڈال دیگی اور اپنی اوس قدیم شہرت کو جسکی شہادت تاریخ و زمانہ کا ہر ایک ورق و ورقہ
قائم و بحال رکھ دیگی۔

فصل بست و پنجم

رضایا شاہ وزیر حرب و سر عسکر افواج شاہانہ عثمانیہ

جس میں افسر لکھتا ہے کہ کتاب کو قلم کرنے سے پیشتر اوس شخص کا ذکر کر دینا نہایت ضروری معلوم تھا ہے جو اگرچہ اسی عہد کا زمانہ
میں شریک نہ ہوا۔ اور نہ غنیمت کے بلقا لے کر کسی کمان پر پامور تھا مگر سہی اس آفرین ستارے کے حصہ کثیر کا جسے عثمانیہ فوج نے تمسلی اور اپنے
کے خوزیر زید ان پانی جنگ میں حاصل کیا جانے لگا اور وہ دعو کو کر سکتا ہے۔ یہ شخص جن معاملات کو ہر صیفہ و حکمہ سے کمال خبر اور تجربہ کا رد ہا
جنرل عسکر رضا پاشا ہے۔ اوسکیا لحاظ نگاہ ڈالو افواج اور کیا لحاظ مجدد و مصلح و فوجیہ سواروں کی نہایت ہی اعلیٰ و بینا
خدمت کی ہے اور اوسکا نام عسکر عثمانیہ کی تازہ ترین ترقی و کائنات کے ساتھ ہمیشہ باعزت و احترام و دستہ و مرتبہ رہیگا۔

یہ اوسکی مسلسل و لگاتار غور و پرداخت اور محنت و کوشش کا نتیجہ تھا کہ جن افواج کو عہد میں شامل ہو چکا تھا حکم دیا گیا تھا۔
وہ شہیک وقت پر ضرب کل دیا اور سب طرح سے آہستہ و پیرستہ سرحد پر جمع ہو کر بطریق مناسب ڈویژنوں وغیرہ میں مرتب ہو گئیں
اور وقت چہرے با وقت تقسیم و ترتیب کی طرکے کا ڈیڈ وقت لینا نہ ہو سکی۔ کمانوں پر مناسب و قابل آدمیوں کی تعیناتی کا فخر
و اعزاز بھی اوسکو حاصل ہو جس کام کو خدا ہی قابل تھا۔ ہی اوس پر امور کر گیا۔ وہ چپ و خاموش اپنے کام اور فوج کی غور و
پرداخت میں اس سر تا پا مصروف قسطنطنیہ میں ٹھہرا ہوا کل ڈویژنوں کو جو مختلف ڈویژنوں کو دار الخلافہ سے ملائی ہوئی تھیں اپنے محلہ
میں تھامی ہوئے تھے۔ اور اس امر کی سخت احتیاط کے ساتھ نگرانی کرتا تھا کہ کسی ڈویژن کی طاقت کم نہ ہوتی پائے۔ مارشل اہم شاہ
کی فوج کی پہلی معین سرحد کو عبور کر کے غنیمت کے ملک میں داخل ہی ہوئی تھیں کہ اوسنے العواصی طی باربر و فوج مغنہ و ملاقات پر حاضر
و متصرف ہونے اور شہر طر صورت بلا درنگ پیش قدمی کر کے صفا اولین (یعنی محلہ بکنندہ فوج) سے جاننے کو کیے شاہراہوں کو
سوانح اتصال پر تیار رکھ رہی تھی۔

۶۵۔ ہمیں کہانی کو تہ پر نایز ہوا کیونکہ تک رضا پاشا بتمام قسطنطنیہ شاہی محافظہ خانوں میں خدمت کرتے ہوئے
پہتان ہوئے کہ بعد طبعہ مدد کو فوجی ڈائرکٹر مقرر ہو گئے۔ اس مدرس میں جہاں آجکے دن تک اوسکا نام عزت و محبت سے لیا جاتا ہے چند
برس قابل تعریف کام کر کے بعد رضا پاشا ساتویں مشرور و مشرور عیس شاہ افسر بنا ہو گئے۔ اور سطور اوراق البانیا کو مسجد کو گنج و جزو
نائبان کو اس شام مغربی کو نہ میں باشندوں کی شہرہ پستی کیو چھپ کر تیرا اتحاد فوج جمع تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد بوسینا۔ ہرنی گودینا

اور مائی ٹیکر دس ہفتاؤں میں برپا ہو گئیں۔ ان ہفتاؤں میں ادنیٰ تر دس حسب و شوارہ قاعدہ ہزاری جہاں قتال میں جہاں ٹیکر کے ہاڑوں اور گھاٹیوں میں جہاں اور ٹیکر کو ادس سو بہت ٹیکر پہنچی۔ رضا پاشا نے اپنی بہادری و ہوشیاری کو خاص امتیاز حاصل کیا اور کسی موقع پر ذاتی بہادری کے لیے نظیر جوہر دکھائی پھر اس بہادانہ پیش قدمی میں جوڑنا گروہ کی لگائی مثال ہوئی ٹیکر و شوار گندار ہاڑوں کو طے کرتے ہوئے آخر مقام مذکور تک پہنچ گئے اور ان کی جہاں سود کو دس کال شکست دی جس کو کل ٹیکر و پرتکوں کا تصرف ہو گیا۔ اور دس کو صد مقام شہر پر ملائی کا علم بلند کر دیا گیا۔ ان بہادریوں کو صلہ میں ضابطہ کٹرین ناؤ کو تھامہ روم دروس کو شروع ہو جانے پر ٹیکر کو شال مغربی حصہ و فوج بحیرہ ایڈریاٹک کے راستہ جزیرہ نابلقان کو شرفی حصہ کو جو غیر سخت خطر تھا لای گئی تھی۔ اس کا لانا رضا پاشا کی کسر دیا گیا تھا ایسی ہم کی نظیریں تاریخ میں تقریباً نایاب ہیں۔ یہ فوج جہاں دس سو تھامہ ہی سید ہی درہ شہر کا گھوڑا بھیج دی گئی تھی۔ جہاں اسنو وہ وہ کارنے دکھائی جسے زمانہ قیامت تک فراموش نہ ہو کر گیا۔ اس درہ کی شاندار حفاظت پر جس میں شانہ کی مرتبہ شہادت و رسالت کی داد دی۔ سلطان المعظم نہایت خوش ہوئے تھے معارف کو بعد جلال تاب نے رضا کو کرناٹک کا رتبہ عطا کر کے ایک رحمت کا کمانڈر مقرر کر دیا۔ اس شخصیت کی پہلے وہ ستر ماہیں اور پھر لارہ اور دولیس اور بالاخر اس میں ایک رہبر رحمت کی کمانڈر تھے۔

جبکہ طائفہ کی کی حفاظت شاہی فوج کو حساب تاب کیلئے لیک کیشن قائم ہوئی تھا علیٰ غرض کہ فوج رضا کی مسلح دیات داری فوجی رہا اور انتظامی قابلیت معلوم تھی۔ اس کی اس گیش کا پریڈنٹ بنایا۔ اس کا کام فوج ہونے پر وہ ایڈریاٹک میں ایک ریگیمینٹ اور پھر چند برس بعد میں ایک ڈویژن کا کمانڈر مقرر ہو گئے۔ سلطان عبد الحمید فوج کی جنگی ذاتی واقفیت بہت وسیع تھی کچھ عرصہ بعد سے وقت اور اس کی غیر معمولی فوجی قابلیت کو مشاہدہ کرتے ہوئے۔ وہ اس کو ایسے خوش ہو گئے کہ اس کے پہلے پلڑے کو ٹیکر کی حفاظت فوج کا کمانڈر اور پھر حفاظت شاہی فوج کو دوم ڈویژن کا کمانڈر اور اپنا پوٹنٹ جنرل بنا دیا۔ شاہی اعتبار و ہر دسہ کا اس کی ہر ہر کوشش و تہمتیں ہو سکتا تھا۔ رضا پاشا ہی ایسی جان نثاری کی کام کیا کہ جلال تاب کی نگاہوں میں اس کی عزت و وقعت اور ہر دسہ اعتبار ہو گیا جس کے اس عہدہ کو سرتی پاکر وزیر صیغہ حرب ہو گیا۔ بادشاہ کو اس مبارک انتخاب کی معقولیت و رجحان معارف روم و یونان کے واقعات کی بخوبی مہربن ہو گئی ہے۔

سب سے اول ایلڈنٹل جنرل صاف پاشا ہی ایسی شاندار فوج کی تیاری و تربیت کیلئے بھیجی کہ وہ فوج تہی جنو ہتسلی واپائرس بر خدمت کی ٹیکر و شال کے مستحق ہیں۔ فوج کی اصلاح و درستگی میں لٹننٹ میجر ہادی۔ اور تہسلی کی فتوحات اس کی محکم کامل تھیں جو پاشا موصوف نے یوایٹڈ ایچ قائم خدمت کی وفاداری و تاحداری اور ذاتی جان نثاری میں ایسا لیس اقدام ہو کہ دنیا میں کوئی چیز اس جادہ کی نہیں ہو سکتی۔

احمد عاصف پاشا صیغہ حرب کو انتظامی شعبہ میں وزیر حرب کے برہمت معاون و کار آمد عاصف پاشا صیغہ حرب سپرنٹنڈنٹ میجر پکاٹھی کو مدر صہ حرب کا استھان پاس کرنے کو کعبہ و فوج حفاظت شاہی کی ایک

میں چھ افسری ماسد ہوا پر کتل اور فوج انفسری کو اتالیق کاغذ بنایا گیا۔ قیام مقام میری پہلے چلے قاسم پاشا کو کت حربیکانہ پیل مقرر ہوا۔ شہر کے ماسد کے ساتھ کوشور میں دیکھا ڈیوہ کی فوج میں شامل تھا۔ وہاں سے دودھ شہر کو بھیجا گیا۔ عمارت کو پڑ پڑ کر بھیج کر پتہ پر ناز ہوا۔

عمارہ مذکور کو کچھ عرصہ ملازم پل پانچویں اردو (دشمن) اور پھر تیسری اردو (مقیمہ مناسطہ) میں انجمنٹ ملا۔ عمارہ میں جنرل سپرنٹنڈنٹ کو دفتر کو تبدیل کر دیا گیا۔ اور وہاں ایک سیکشن (حصہ) کا اعلیٰ افسر بنا گیا۔ اس عہدہ پر کچھ عرصہ ملا رہے۔ وہ اپنی طبی ذہانت و جدت کی فوج کی تمام ضروریات کی بخوبی واقف ہو گیا۔ شہر میں فوجی سیکشن معائنہ کنندہ کا ممبر ہوا۔ شہر میں جنرل بریگیڈ کو تہہ پر ناز ہو کر وزارت حربیہ کو دفتر عام محکمہ کا اعلیٰ افسر مقرر ہوا جس عہدہ پر وہ اب تک امور ہوا احمد عاصف پاشا بیک اس قابل ہو کر اس کو قابل ترین تنظیم کو ذیل میں تیار کیا جائی۔ مزید برآں بنظیر دیات داری دات بازی اور تہہ سے لے کر عام شہر اور نیک نامی حاصل ہو گئی ہے۔ سرکاری معاملات میں وہ کسی کی بیجا رعایت کرنے کا نام نہیں جانتا گذشتہ محاذ میں اس کی ایسی مستعدی دکھائی کہ کمال حاصل میں اور ایسی قلبیت و حکام جاری کی کہ وہ کبھی ہی طویل فوج سرعت اور خوب مضبوط و آراستہ سرحد پر لگا کر پونچھ رہی ہے وہ انتظامی معاملات اور فعل حرکت کی تسلی برسوں کی بنیاد یافتہائی کے ساتھ ایسی ہی سے تیار کیا کرتا رہا جو کہ قسطنطنیہ کے مشہور نامہ نگاران مالک غیر میں ہو ایک شخص بھی کہی اور پھر کوئی شک نہیں کہ اس کا

فاتح فوج و فہر پر نوازشات سلطانی
عمارہ کو ملتوی ہو کر ایسی چند ہفتہ ہی ہوئی ہو کہ تمام شہر پر ہو چکا اور ہر ایک تہہ کو عطا کر گئے۔ تمام چہرے ان ڈوین اور سپہ سالار کو پہلے مختلف علاج اور طبقوں کے نشان رحمت لکھ گئے۔ پھر لائی میں جنرل ادیم پاشا و جنرل باؤ اردو و نشا ط پاشا۔ فخری پاشا۔ جمادی پاشا۔ حقی پاشا۔ توح پاشا۔ عوام پاشا۔ رشتہ پاشا۔ حلفی پاشا۔ عثمان پاشا۔ آرمی پاشا۔ و بریگیڈ جنرل حمید پاشا۔ و رضا پاشا کو تحفہ میں گرانبہا شیشیں و عطا کی گئیں۔ توار کو ایک طرف عمارت ذیل نقش کی گئی۔

و بنام خدا جو عظیم و عظیم کی نظر میں بیشیر ایک بڑا نشان فتح و نصرت کا ہو گا۔ جسکو علامت حضرت سلطان المعظم نے ان فتوحات متکاثرہ کو اظہار شکر اور نمایاں وفاداری کو اعتراف میں عطا فرمایا ہے۔ جو یونان کو مقابلہ میں بوقت جنگ ظہور میں آئے۔ یہ ان لوگوں کی سنوں میں ایک موروثی ترکہ ہے۔ جسکو یہ عطا ہو گی۔ قبول اقدام ترکی ایک طرف یہ کہندہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً۔ بعین اللہ تعالیٰ ہذا السیف ہذا من خلیفۃ الاعظم الی حضرت فلان..... ان میں سے فغانی ادیم پاشا سپہ سالار اور فوج تامل کی شہرہ آزدی کی قیمت دہزار پونڈ تخمینہ لگائی ہے۔ شہر میں ادیم پاشا کو دس ہزار پونڈ اور اسطرح دیگر اعلیٰ عہدہ داروں اور افسروں کو حقول قدرتی نام عطا کی گئیں، قابل کار خانیوں سے جو ملوک کیا گیا۔ ان کے لیے کسٹ

میں نے کہ ہر چہ شہدار کو درنگ نہ تعلیمات اور درجہ پیشوں کو علاوہ املاک و مایادوں کو انتقال کو دخل خارج کر مصارف سے معاف کر دیا گیا۔ تنہا عربی کی تصویر تھیں میں یہی شفا خانہ لیزر سے شفا یاب رخصتوں کو یہی جب اوکی معتد بہ تعداد سفر کو قائل ہو جاتی تو عام جلسہ کے قدام اکر ام کو علاوہ یہی عطا کیے جاتے سب کو پہلا عبادہ اگر تہہ ۱۹۹۸ کو ہوا جس میں خود ملاقات بہت شخص شریک ہوئے۔

سب کو پہلا حضرت کثرت اللہ ہی فوجوں کا ریویو ہوا اور موجودہ لشکر اعظم حضرت کو سامنے ہو گا۔ ان کے بعد مجلس میں حضرت حریر کا بنا ہوا علم جوئی فتح مند یوں کی یادگار میں بنایا گیا ہے۔ اور جب لا الہ الا اللہ سو کو کا جوئی حرفوں میں نقش کیا گیا ہے لایا گیا۔ تمام امرائے دولت اور وزیر جنگ ان کو گیارہ عہدہ داران دولت علم مبارک کی مجلس میں موجود تھے۔ یہ علم تمام دوسرے علموں کے آگے تھا بلکہ خاص سلطانی خیمہ کو بھی آگے لاکر یہاں سلطان المسلم تشریف فرما تھے رہا گیا۔ ان کے بعد میں ایک سیکڑی طرحی لکھتے آگے بڑھا اور اعظم حضرت کی طرف سے پہنچ رہی۔

عساکری واولادی الاعزاء

كان امننا المحافضة على الصلح والسلام وعدم سفك الدماء لكن اليونان ابوالالتجاء وعلى بلادنا تفضل العهد وكان فرض عين علينا حفظ حقوقنا وان لاندعم بطول ارضنا فاعتمدنا على الله وشرعنا في الحرب فالجهد والشكر والشكر لله فانية الف مرة لقد كنا نحن الغالبين وما ذلك الا بعون الله وعنايته و امداد روحانية نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم فمما اعظم ممنونيت ما برزه عساكرى في هذه المحاربة من الغيرة والجسارة وما اكبر افتخارى واخص بالذكر ما أبدوه من المحركات الحسنة في المحلات التى دخلوها مظفرين فقد استحسنها الناس جميعين ه والى ممنون مسعود من ذلك ايضا وقد امرت باعمال داليم لتكون تذكارا لفتحنا المظفرات التى نلناها في حرب اليونان هذه والى اعطى لكل منكم واحدة هذه المدا لية تحت هذه العلم المزين بكلمة الله تقديرا لفتح استقامتكم وصدائكم وعبادتكم

عربی کا ترجمہ لیکن یونانیوں نے ایک ایسی راہ چلی جو میرے اس ارادہ کو مخالف تھی کیونکہ انہوں نے ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا قصد کیا اور وہ تمام عہد و پیمان جو اب تک قائم تھے توڑ ڈالے ہیں بلکہ یہی مجبوراً انہیں حقوق کی حمایت اور اپنے ملک کی حفاظت کرنی چوٹی اور جہتوں میں مقابلہ کیا۔ خدا کی پاک کی تائید اور ہمارے سپر اعتقاد کرنے کی وجہ سے یہی فتم ہوئی۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی شفاعت کی برکت سے جہتوں یونانیوں کو کال طور شکست دیدی میرا بی اس خوشی و مسرت کا اظہار نہیں کر سکتا جو مجھ کو تمہاری اس شجاعت اور بہادری اور خصوصاً تمہارے اس نیک روش سے ملتا ہے اور ان کے لئے یہی بات ہے جو تم کو فتح بخیر دے مل ہو تو جو حاصل ہوئی ہے۔

میں تہا رہا اس سلوک نے تمام دنیا کو تعجب اور تعجب کر دیا ہے۔ اور میں اس جو نہایت مسرور ہوں اور اپنے ہی پیشہ اس کی یاد
 نہایت ہی شاداں مہو نگاہ بہت مخصوص تھو ان نعمتوں کی یادگار میں جو اس لڑائی میں حاصل ہو گئیں تیار کر کے لکھ کر
 اور قریبی پیچھے ہر ایک کو ایک ایک نعمت تہا رہی انتقام اور بہادری اور امانت کی شہادت کو طور پر دیا ہوں۔ اس پیچھے کے
 پڑھ کر جانے کے بعد دعا مانگی گئی جس میں غنیۃ العظمیٰ کی طول حیات کی دعا مانگی گئی اور ختم دعا کے بعد علیٰ حضرت کے روبرو تھے اور
 فی سپاہی و درو و پوڈ عجیب خاص ہو کر گئی۔ انعامات تقسیم ہونے کے بعد امیر المؤمنین کو لیے بعد قتل دعا مانگی گئی اور پھر پیر
 آداب بجا لائی ہوئی حضور انور کے سامنے سر گذر کر بارگاہ کورخصت ہو گئی۔

پازاریلڈر سرور کی بجاہ جن ۹۹۹ خاص سلطان العظمیٰ کے ذاتی منشاء و تحریک و ترکیبوں اور متولین کی خواہش
 اور تہم جوہن کی ادا کیلئے بوجب اشارت سلطان قسطنطین میں ایک مسیح عارضی امینا بازار غایک
 کیا ماسی کا نام بنا لیدر سرور کی اس تعمیر کا کل خرچ سلطان العظمیٰ نے اپنی جیب خاص سے عطا کیا یہ خوبصورت عمارت ۵۰۰ مربع میٹر
 میں بنائی گئی ہوا در قاعدہ مقرر کیا گیا کہ کشاں میں اور فروخت ایشیا سے تمام فی ہونگی یہ تیسے وارا ل شہداجک کی ادا میں
 خرچ کیا و علاوہ صرف تعمیر کے بہت سو تحائف اور نادر چیزیں سلم فروخت کہ حضور سلطان سے مرحمت کی گئیں اور تمام ممالک
 خود میں اس کی ادا کا جوش برتی رہا رخا کہ ساتھ پھیل گیا جس میں فانی بخارا شاکی تحریک سے صوبہ مصر نے سب زیادہ سرگرمی سے حصہ
 لیا۔ جب میں نے کو انداز پرچاس لاکھ پیاٹرس سے زیادہ نقد وصول ہو چکے تھے

ایشیا، افریقا و تحائف نادر اسکے علاوہ چینی تفصیل ایک پوری کتاب میں ہی نہیں سما سکتی لہذا اسرائیل اخصا و
 کھد پر ادا کی چند نظیریں اس تاریخ میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سلطان روم کی خوشنودی حال کیا اور ان کی ناز و
 دنیا کو جلیل القدر اشخاص میں سے کون کون ہیں۔

شہنشاہ روس و شہنشاہ جرمن و تحائف گراں بہا کہ ساتھ مجددی کی شہنشاہ آسٹریا نے لکھنؤ کی الماری اور
 سنہری چوکنوں کی رویش قیمت تصویریں اور دیگر تحائف عطا کیو جو نہ صرف بیش قیمت بلکہ نادر الوجود بھی تھو۔
 شاہ سروانیانا ناریلڈر سرور کو اہل دوہن انفرانک چند دیا۔

خدیو مصر کی مہینے ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت گلدستہ بنانا لیدر سرور کو پیش کیا اس گلدستہ کو چار شہر کے بعد
 نقاست سو بنا گئے تھو اور ہر ہفتہ نازک کہ نازک ایک سنہ تک خدمت و کعبہ کو بعد یہ خیال ہوتا تھا کہ گلدستہ مذکور مصنوعی جو اصل میں
 اس گلدستہ کو اگر دیک نہایت خوبصورت زمین پس لٹی ہوئی تھی جو فن زرگری کو کمال کا عملہ نمونہ تہا ہر ایک جگہ اور پیر
 کی تکبیری پر سرور و موتی اس صنعت کو نصب ہو کر شہنہ سوئی کو شرمندہ کرتے تھے۔

شاہ مظفر الدین شاہنشاہ ایران نے ہم پونڈیلڈر سرور کو مرحمت فرمائے۔

شاہنشاہ بکیر نے بھی علیہ حد حشیت شرکت حاصل کی۔ اس ناز کی مستطک کٹی کو ممتاز مہر سلیم قندی اور سعادہ کو دیا

اور پر زینت فریق ہیکہ دو گار وزیر عادی اور ابراہیم حکمدار وزیر داخلہ تہران اگر کیں کہ دو حصہ کو گویا تہرا یک اگر کیں مسکو
دوسرے اگر کیں مکیہ صبح کو سات بجے دس بجے اور شام کے چار بجے سے دس بجے تک وقت اجلاس مجالس انتظامیہ کو گئے تقریباً
گیارہ گیارہ اگر کیں خلعت سبز و باشندگان یورپین روم و ایشیائی روم عراق عرب و عراق عجم مملکت شام و صوبہ فلسطین و
صوبجات بحار وین و عایدین مصر مصر طرابلس الغرب وغیرہ جسے گرجی ساسانیان کی احاطت میں نہ کر سکتے تھے۔ انکی
تفصیل اس کتاب میں اصول و درجہ کرنا ہمارے قابو سے باہر ہے۔

سلطان العظم حکم سے مشربان و چندہ و بندگان کو بیچنے میں قسم کے متحرک کر گئے۔ ان میں ایک چندہ و بندہ و فنان و لکھ
اور شاہزادگان کیلئے تھے اسکا قطر ٹھہریٹ میں طرہ پہلے پہلے تھا۔ دوسرے جہاں قطر و دینیٹ میں تھا۔ ہر ایک چندہ و بندہ کو اور
تیسری قسم جہاں قطر ٹھہریٹ میں تھا (ایک لکھ پچاس ہزار) ہر ایک مشتری کو چار ہزار کوئی چیز خرید کر لایا۔

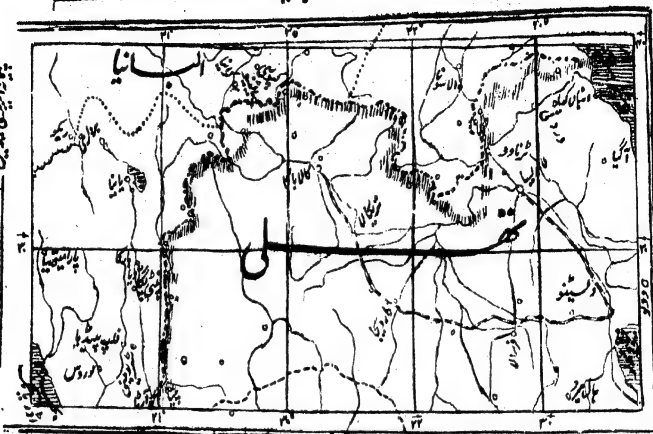
ان تینوں کو ایک طرف بیہوش کی لیل اور اسکے دور میں الفاظ نشان انسانیت و شفقت اور دوسرے طرف بازار کی ہرگز
تبی کل رقم اس بازار کو اسباب کی فرخت اور نقدی حکایت مقفلین کو ورنہ اور جو حصین کو فدا کے لیے تین تین لاکھ دینار
کے قریب جمع ہوئی۔

تجلیہ تفسیلی قطعہ عہد نامہ کو مرتب ہو جانے کے بعد وراثت یونان کی مالی صفیہ کی طرف توجہ ہوئی۔ ایک غاصہ کشیز
اسکی بھائی مقرر کیا گئی۔ اور کئی ہندسوں کی باہمی گفتگو اور بھیجیے کے بعد آخر دس فرانس اور انگلستان
کی ضمانت پر تان جنگ کی ادائیگی اور ضروری اصلاحات کے اخراجات کو لکھ یونان کو قرضہ مل گیا۔ اور اسے پہلی قسط (دس لاکھ
پونڈ) ۱۹۰۱ء میں دوسری قسط دس لاکھ پونڈ کی ۱۹۰۳ء میں تیسری قسط دس لاکھ پونڈ کی اور ترقی کی فوج نے حسب شرط دوسری
قسط کی وصولی کی تاریخ سے پہلی کو خالی کرنا شروع کر کے آخری قسط کی وصولی پر علاوہ کو خالی کر دیا۔ جب غلیہ کی خبریں بددیو
سار وصول ہونی شروع ہوئیں تو اکثر آباد ملک وادھی درستی کو نظر اشتباہ دیکھا اور حیرت سے ہنستا کرنے لگے کہ کیا یہ خبر
درست ہے؟ لیکن اگر وہ شرائط معاہدہ پہلے غور کر لیتے تو متعجب نہ ہوتے کہ کوئی گنجائش باقی نہ رہتی جبکہ دس لاکھ معاہدہ صلح
پر مستطاب کر دیتے۔ پہلی کا خالی کر دیا جانے اور سبقت سے پہلے ہی ہو گیا تھا۔ خدا کو فضل و کرم سے یورپین تہذیب و انیسویں صدی
سرایت نہیں کر سکی کہ وہ عہد وچان کو بالائے طاق رکھ دینا معمولی ڈپلومیٹک کام ہی سمجھیں۔ وہ مسلمان ہیں اور سلطان کو ہند
عبود کی جیسی کچھ نہ کہہ دینے ہی احکام کو جاننے والوں کو مخفی نہیں۔ بعض دنیا دار کوتاہ اندیش بالخصوص عیسائی لوگ شاید یہ کہہ
کی اس صفت کو ادھی کو قوتی پر محمول کریں یا سوچیں۔ دول کو دباؤ اور ترس کی گونجت کی کمزوری کا نتیجہ نہیں سمجھیں۔ ادھی کو
مصلحت فہمی ہوگی۔ صداقت اور سہارے کی جہت سے آخرا فتح ہوتی ہے۔ ادھیہ اسے سہارے کی گوجہ مولد بالاکوئل کے عدم قوتی
کے مترادف ہیں۔ طغیان کے سلطان عثمانیہ ہزاروں ملک اہل عالم کے اندر موتوں سے آلاخ صحت بختری چلی آئی ہے۔

پہلی شہادت کو دول نظام کو اسٹیشن صلی نشانہ کیلئے فلسطین میں لایا گیا۔ اور جلالی کو وسط ملک ترکی کی

یہ نقشہ ۱۸۵۷ء میں تیار کیا گیا تھا۔ اس میں انگریزوں کی فتح کے بعد کے حالات درج ہیں۔

یہ نقشہ ۱۸۵۷ء میں تیار کیا گیا تھا۔



اور محاربہ روم و یونان کی آخری خروشتہ بھی ہو گیا۔ مگر اصل غنیمت نسا و سلاطین و سیطیح باقی رہا سلطان العظمیٰ بہت چاکا و تکلیف دہ تھی۔ پہلے اس کا کچھ تصفیہ ہو جائے، لیکن دل نے نہ مانا۔ آخر ستمبر ۱۸۵۷ء کو فساد ہو کر چین کے مسلمانوں کی موجودہ معرض ظہور آیا۔ دول فنگ کو مقتول کیا۔ اہل تبت گیا۔ اور سال کو ختم ہو کر پہلے ترکی افواج نے اس محسوس بد قسمت جزیرہ کو غالی کر دیا۔ اور مغلوب و مفتوح شاہ و فرمان کا میٹا و لٹکا ہائی کشنہ راگور زنا دیا گیا۔ اور اس طرح سے کچھ عرصہ کیلئے مشرقی مسئلہ کا عارضی تصفیہ ہو گیا۔ اور دول یورپ کو اذیت دینے کی طرف توجہ کر کے کمال فراغت نصیب ہو گئی۔

متفرق اوقات

فتوح عثمانیہ پر اظہار خوشی کے اگر دست ہمارا ایک نہ نکال لکھا ہی کہ یہاں ۵۰۰ سال پہلے کو زمانہ غیظ عبدالحمید خان غنیۃ المسلمین خلد اللہ ملکہ و جنتہ کیلئے بہت دوش و راز و رنج و فزع سے دعا کی تھی و نصرت الہی بروقت آئیں کہ اس قسم کا جہد سالوگوں کو چہرہ دل سے معلوم ہوتا تھا۔ رقت اور محبت سے الامین اسقدر زور اور جہد آواز ہو گئی کہ اگر عہد ہی کر لیتی تو مشکل سوسائے تھی۔ ہمارے مولانا رضکان صاحب کی تقریر اور طریقہ دعائیں قسم کہ تھاکیں پوری کمال اس قدر پہنچا کہ یہ دعا ضرور بعد ضرور قبول ہو گئی ہوگی اور خدا ایسا ہی کرے۔ اسقدر گریہ و ناری اور غلوس دل سے دعا کرتی و قبول ہو گئی کہ جس کو بندہ و احاطہ تحریر میں نہیں لاسکتا۔ ہمارے مولانا اسوقت حقیقت میں اپنی اصل حالت پر نہیں پہنچے تھے۔ اور دعا مانگتے مانگتے ایک سہن کی حالت میں ہو کر تھے۔ اور بار بار کی اہلین کی مدد سے عید گاہ کا وسیع میدان کو آٹھ تہا بند لہذا غرض دعا

ہر ایک مسلمان شادان و فرحان نظر آتا تھا اور ہر ایک کی زبان پر یہی دروہا کہ خدا ہمارے خلیفہ وقت کو دشمنان اور بدخواہان اسلام پر فتح دی۔ اور ہر طرف کو آمین و ثناء آمین کو فرے بندھے۔

گوجرانوالہ میں عید کی نماز کو بعد عید گاہ میں جمیع مسلمانان نے حضرت امیر المومنین سلطان المعظم کی فتح و نصرت کی دعا مانگی اس سو اگلوں کو جمعہ کو دن مولوی محمد فیظ حسین صاحب لہام مسجد جامع نے برای ادا مسلمان کرٹ و آرمینیا چیدہ کی فہرست کہولی اور نہایت ہی خوش سلبی سے غرض چندہ مسلمانوں کو سمجھا دی چنانچہ ہی وقت کچھ رقم جمع ہی ہو گئی۔

کانپور میں بروز عید پچیس ہزار نمازیں نو عید گاہ میں نماز سے پہلے اور بعد نماز و خطبہ کو سلطان المعظم کی فتح و نصرت کیلئے دعا مانگی اور فرسالد کی فتوح کا شکریہ ادا کیا اور زچندہ سی ہر شخص نواعت مصیبت زدگان سلط عثمانیہ کا وعدہ کیا۔

نور محل فتح جالندہر میں دو ہزار سی نو مسلمانوں نے عید الضعی کو دن حضرت سلطان المعظم غلام اللہ ملکہ کو لڑی دعا مانگی اور **امر شریعہ عید الضعی** کو موقعہ عید گاہ میں معزین اسلام کی تحریک حضرت خلیفۃ المسلمین کی فتح و نصرت اور گدزنت انگلشیہ و سلطنت روم میں رابطہ اتحاد اور سلسلہ دوستی مستحکم و مضبوط ہو کر لڑی دعا مانگی گئی مصیبت زدگان سلط عثمانیہ اور یتیم بچوں اور یتیم خانوں کی ادا کیلئے صدقہ لکھ گڑی بہت سونیکدل اور با محبت اصحاب نے قربانی کی کہانیں مصیبت زدگان کرٹ کی ادا کیلئے ہمارے دفتر میں ارسال کیں جبکہ فروخت کر کے رقم وصول شدہ میں مدخل کر گئی۔

۲۸ مئی شہر بروز جمعہ جامع مسجد دہلی میں بعد نماز جمعہ کو حضور نور سلطان المعظم غلام اللہ ملکہ فتح کا اظہار کرنے کے بعد دو دو رکعت نماز شکر تہ کی سب نمازیوں نے ادا کیں اور کولہ بعد آگے جو توپ کی آواز کی تھی چھوڑ دی۔ **امداد مظلومان کرٹ کیلئے مدراس میں جلسہ** ۲۸ مئی بروز جمعہ شہر کو حاجی بابا شاہ کی جوبلی میں مظلومان کرٹ کی ادا کیلئے مسلمانان مدراس کا ایک علیحدہ صدارت جناب مولوی عید احمد صاحب قاضی مدراس منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل اصحاب شریک جلسہ تھے۔

حاجی عبد العزیز بادشاہ صاحب کرکش قونصل حاجی عبد القدوس بادشاہ صاحب شرف الدولہ بادشاہ فضیل مولوی قاری محمد داکتر قاضی الملک مولوی حاجی محمد علی صفا داکتر شریع الاسلام صاحب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب مولوی حاجی غلام رسول صاحب مولوی زاہد سیر صاحب صبحۃ الدہ صاحب ہاجر محمد الدین احمد صاحب غلام محمد صاحب حافظ محمد کین صاحب بی باو محمد عبد اللہ صاحب غلام مصطفیٰ صاحب اور بھی بہت سی حضرات تھے مندرجہ ذیل ارباب با افتخار آرا منظور ہوئے الف کرٹ کو مظلومان اہل اسلام کو چندہ کیلئے ایک مجلس مقرر ہوئی (ب) مجلس کو کچھ کم مقرر ہوئے یعنی (۱) حاجی عبد القدوس بادشاہ صاحب (۲) فضیل ملکہ مولوی قاری الحاج محمد آصف (۳) ڈاکٹر عبد العزیز صاحب (۴) مولوی حاجی غلام رسول صاحب (۵) مولوی زاہد حسین صاحب (۶) عید بادشاہ صاحب۔

(ج) اس مجلس کو خازن حاجی بادشاہ صاحب اور صلیات سچ خان کی بہن سچ تھیں ہوں۔ رقم چندہ مفت کرکش قونصل مدراس نام وزیر خارجہ ارسال کیا جو (د) فہرست چندہ حاضرین کو درود کہولی جاوے و بفضل تعالیٰ پانچ سو شت کو اندر

پندرہ ہزار سات سو سینتالیس روپیہ دو آنہ کو مقرر ہو کر مقرر ہو گیا اور ایڈیٹر صاحب میں ایک ہفتہ کے لئے
ہوں کہ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت روپیہ جمع ہوگا۔ صدر کیلئے حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد محضر سلطان المعظم
خلیفۃ المسلمین کی فتح و نصرت کیلئے عربی میں علی عبداللہ صاحب بر غاست ہوا۔

نماز شکرانہ فتح حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملک کی خوشی میں نماز شکرانہ ادا کرنے کی غرض سے ہر منی عشاء کو ایک عام مجمع مسلمانان
کامپو کا جامع مسجد کانپور میں منعقد ہوا۔ باوجودیکہ شہر نہایت تنگ و تنگ میں واقع تھا مگر تمام شہر میں کافی اشاعت کا موقع نہیں ملا تھا لیکن تمام
مسجد جامع اور مکانات مدرسہ مسلمانوں سے بھی روپے ہوتے مسیحی پٹریوں اور گلی میں جمع تھا بعد نماز جمعہ منشی محمد عبدالہ صاحب
مشیک دارنہ رنگ اٹا وہ نے ایک مختصر نظم پڑھ کر سنی اس نظم میں رنگوں کی بہادری اور یونان کی نامزدگی کا ذکر تھا۔ رنگوں کی فنیابی یہ
اظہار مستر اور اس کی تحریک تھی کہ تمام مسلمانوں کو اس خوشی میں خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ نظم سلیل اور پر جوش الفاظ میں
لکھی گئی تھی پڑھنے کا انداز نہایت دلنہ اور قابل تعریف تھا۔ چار و نظف سے مزین جازاک اللہ کی صلا بلند تھی۔ ہر شخص خوشی اور جوش
میں بھر ا ہوا تھا۔ جلسہ ایک محبت کا عالم طاری تھا۔ بعد ختم نظم منشی صاحب موصوف کو جناب مولانا مولوی محمد دہل صاحب موصوف کو
نے تقریر کی۔ جو تاریخی واقعات اور متوسلے ملا تھی۔ اپنی اپنی تقریر میں سلطان المعظم کا خلیفہ ہونا ثابت کیا۔ اور بیان کیا کہ حضرت سلطان
المعظم کی قیادت و سلطنت پر اسلام کی قیادت ہے۔ آپ کے بعد جناب مولوی محمد شبیر الدین صاحب سابق ایڈیٹر نجم الاخبار نے ایک پر اثر تقریر
میں مظلوم و سبکدوش مسلمانان کرٹ کا خیال راجی عیسائیوں کرٹ نے طرح طرح کے ظلم کئے ہیں کرٹا اور مقرر نے عمدہ دلائل کو ساتھ
یہ بات ثابت کی کہ کرٹ کو مسلمانوں کی مدد کرنا کسی طرح کو گنہگار خلاف نہیں۔ اور برٹش گورنمنٹ کو ملکی طور پر گورنمنٹ کی
ساتھ اتحاد قائم کرنا ضروری اور مفید ہے۔ تقریر مولوی صاحب کی نہایت پر جوش تھی۔ حاضرین مظلومان کرٹ کی حالات و مشکلات
نار رو رہے تھے۔ مقرر نے اپنی تقریر سے تمام مسلمانوں کو دلوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ بعد ختم تقریر کے اگرچہ عام مسلمانوں کی خواہش تھی کہ چند
لیا جائے لیکن کارکنان انجمن ہمدرد مظلومان کرٹ نے چندہ کا کام دینہ کی سولہ ملٹی کر دیا۔ پھر بھی بعض حضرات نے چندہ
لکھوا ہی دیا۔ جسکی تعداد تقریباً پانچ سو روپیہ ہوگی۔ بعد ازاں نماز شکرانہ پڑھی گئی اور جلسہ بر غاست ہوا۔

۳ جون ۱۹۰۷ء کو جامع مسجد گورداسپور میں بعد نماز جمعہ جبکہ کثیر تعداد مسلمانان شہر و دیہات کو موجود تھی خلیفۃ المسلمین سلطان
عبد الحمید خان بہادر قاری خلد اللہ ملک و سلطنت کی فتح کو شکریہ میں دو گانہ شکریہ ادا کیا گیا اور دو گانہ خوشنوں پر پیشہ فتحیاب ہوئی۔ عالمگیری
کلمتہ میں ۴۴ جملوں کو حاجی و دیگر ایکی مسجد میں تقریباً پانچ سو مسلمانان بعد امداد شیخ محمد علی جمع ہوئے حاجی نور محمد دیکر اپنے
مجلس کو مخاطب کر کے تقریر کی اور بیان کیا کہ ہم یہاں معزز کو اپنے جمع ہوئے ہیں کہ عساکر عثمانیہ کو جو فتوحات یونان پر حاصل ہو
حاصل ہوئی ہیں انکی خوشی احسن طریقہ سے منائیں۔ حاجی صاحب موصوف نے خاص طور پر لوگوں کو یہ بھی نصیحتیں کر لیا کہ مسلمانان
ہند کو کلمہ منظم کو محمد بن جہاں آرم اور اطمینان حاصل ہو۔ اسکے لئے مسلمانوں کو حضرت قیصر کا منہ ہونا چاہیے۔ بعد ازاں حاجی صاحب
نے ذیل کی ریزولوشن پڑھ کر پڑھ کر جانے لگے۔

(۱) ایک کمیٹی مہتمم قائم کی جائے جسکو اختیار ہو کہ فتوحات عساکر عثمانیہ کی خوشی منانے کو ایسے ایک دن تجویز کرے اور جو رہبر غرض کو لینے جمع ہوا اسکو مناسب طریق پر صرف میں لے۔

(۲) البتہ مبارکباد اعلیٰ حضرت سلطان العظمیٰ کچھ مدت میں روانہ کیا جاوے۔ بعد میں خلیفۃ المسلمین کی مدداری عمر تقاضا دے کر لینے دعائیں ملگئی اور مجلس برخواست ہوئی۔

خلیفۃ المسلمین نے نماز فجر آمدہ از لندن منجھری کر کے غیر متعینہ لندن کو پیغام نام برقی پہنچا مسلمانان ہند کی مبارکباد کا جو زبان پر ترکی فتوحات کو لینے دیکھی تھیں شکر یا دعا کیا ہے۔

شرق اور ضلع لاہور ۹ شعبہ ماہر و معتبرین مسجدوں میں نقل و حرکت و نصرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان العظمیٰ پر ملے۔ خصوصاً مسجد میان حمید الدین صاحب میں میان شہر محمد صاحب صوفی نقشبندی زودان خطیر میر حضرت مدوح کو تعلقات کو مسلمانوں کو ساتھ بحیثیت خلیفہ وقت ہونیکا حل ٹبری خوش اسلوبی سے بیان کیا۔

نماز شکرانہ فتحگاہ اور قصبہ قنوج میں ترکی فتوحی پر نماز شکرانہ بعد دعا لگائی اور دعاؤں کی عمر و دولت حضرت سلطان العظمیٰ کے نہایت شوق و خضوع سے ہوئی۔

بہار ضلع پٹنہ میں خلیفۃ المسلمین کیلئے دعائوں توڑکی دیوان پولائی چیتے ہی تمام مسلمان مسجد و مین گاہیں حضرت سلطان العظمیٰ فتح و نصرت کی دعا کیا ہی کرتے تھے مگر ہر جولائی کا جمعہ مسلمانان بہار کو کبھی نہیں ہوا لگا۔ دو روز قبل مسلمانان لشکر و جو خباب مولوی نور محمد صاحب صاحبزادہ جناب شیخ احمد علیہ صاحب کیفی انیری مجسٹریٹ و جناب سید شاہ محمد سجاد صاحب دھماکہ نشین جناب مولوی سید حمید سجادہ صاحب رئیس و میونسپل لشکر و جناب مولوی محمد ظفر صاحب رئیس و میونسپل لشکر کھن سے اشتہار تمام شہر پر تقسیم ہوا کہ خلیفۃ المسلمین کی دعا اور فتح و نصرت کی مبارکبادی کا دن اور رب العالمین کی نعمت عظمیٰ کو بدلے شکر ادا کرنے کا روز جمعہ قرار پایا ہے۔ اطلاع مذکور سے تمام لوگوں کو دلوں میں ایک خالص قسم کی خوشی اور شادمانی پیدا ہوئی وہ سماں قابل دید تھا کہ اند کو یاد کرنا تو انسانی اور اللہ کی دسی ہوئی نعمت پر شکر کرنا تو مسلمانان آج کچھ رویہ ہو جو مسجد میں جمع ہو کر مشغول عبادت تھے تقریباً پانچ لاکھ آدمیوں کا مجمع تھا بہت شخص زبید نماز جمعہ دو دو رکعت نماز شکرانہ پر کچھ خلیفۃ المسلمین کی مدداری عمر و ترقی قابل کی دعا کی۔ اسکو بعد تمام مسلمانوں نے ملکر تجویز کی کہ کل مسلمانوں کی طرف سے حضرت سلطان العظمیٰ کی خدمت میں اس فتح و نصرت کی مبارکباد کا تاج پہنچا جاوے جسکو پہنچے کہ مہتمم جناب سید شاہ محمد سجاد صاحب رئیس و سجاد نشین ہوں۔ جسکو کل مسلمانوں نے اتفاق قبول کیا بعد ازاں جناب مولانا فتح دین صاحب نے پڑھ و خط و فکر کی ثابت کیا کہ تمام مسلمانوں کو خلیفہ حضرت سلطان العظمیٰ کی خوشی میں ہم لوگوں کو ہی خوشی کرنا واجب ہے اور اس نعمت کا شکر یہ کہ اللہ نے خلیفۃ المسلمین کو فتح و نصرت عطا کی ہے ہر مسلمان پر فرض ہے اور سب طرح کو نعمت بخشید کی تاج بدار ہی ہے لازمی ہے اسکو بعد جناب مولانا حکیم عبدالحکیم صاحب نے نہایت واضح طور پر مضمون کو بیان فرمایا کہ اللہ جو اپنی بند و پر نعمت عطا فرماو اسکا شکر یہ ادا کرنا چاہیے۔

اور یہ فتح بھی جو کثرت بجانب اللہ ہو چکی اسکا شکر ادا کرنا اور اظہار مست کرنا ہی فرض ہے اور مسلمانوں کو خدا کا عطا
ہیئتہ دور تو ہوا اور اپنی غلیظہ المسلمین کی فتنہ پر کار اور جو ہوا اور حضور کا عظیمہ سر نہ دالم قہا ہا کی احسن کو یاد کرو جسکی سلطنت
میں صرف مکہ کو نام رہا کیا کہ ہر فرقہ کو نہ ہی آزادی جو اپنے لیے تہمید لازم ہو کہ آپ سرکار کچھ شیعہ کو احسان کو کہی نہ ہو بلکہ جو اوس لشکر
الناس لم یثقل اللہ بعد ان کے کل مسلمانوں نے غلیظہ المسلمین کی عاتق ترقی حیات و دولت و قبیل کی اور عہدہ برخواست ہوا۔
کراچی کے باجمیت مسلمانوں نے عساکر عثمانیہ کی فتوحات اور عداوت قوم و ملت پر انکو غلبہ پانے کی خوشی میں ۱۴ ماہ صفر و ربیعہ صمیم
کے ساتھ بے آغوش عید گاہ میں عظیم نشان طلب کر کے دو رکعت نماز شکر ادا کی اسکے بعد جناب مکتب آب ڈاکٹر میرزا جعفر علی بیگ صاحب
جنہوں نے لندن میں ڈاکٹر تعلیم کیل کی جو علی حضرت امیر المؤمنین ایدلہ اللہ بہ الدین کے اوصاف عیسیٰ اور اخلاق حمیدہ کو فرما
فرمایا بیان کیا کہ ان کو چند شعرائے نامدار حضرت جلالت آب خلافت پناہی کی حمد و ثنائیں قصائد غنائیہ پڑھائے اور حاضرین کو دل
دماغ کو تازگی بخشی اس مجلس مبارک میں علی جناب حضرت فاضل حسین کامی بے افسندی صاحب مدظلہ اعلیٰ بھی غلیظہ
المسلمین کی حکومت سید کیرٹ ہو کراچی میں عہدہ جلیلہ تو فضیلہ پر مامور میں شریک تھے جناب محمد حسن نے مسلمانان کراچی کو
مخلصانہ تصدیق اور تقریروں کے جو آپ کا ہندو جہ ذیل تقریر اردو زبان میں کی۔

ماشاء اللہ ما شاء اللہ میر آپ صاحبوں کی ہر بانی ہو نہایت خوشنود اور مشکور ہوا ہوں۔ نہیں نہیں بلکہ روح پر فتنع
جناب سالت پناہی شاد ہوئی ہے۔ درحقیقت سلاطنت اور انسانیت کی فصلت یہی ہے۔ جانب سنی ہو۔ جانب سنی ہو۔ جانب سنی ہو۔
خادم الحرمین الشریفین امیر المؤمنین ظل اللہ فیہ عالم ہو آپ کا رابطہ معنویہ ہر چند معلوم عالم ہو لیکن آپ اس رابطہ کو باطنی
یا روغبار کی نظر میں ثابت کیا ہے اور جو کچھ آپ صاحبان نے حضور سر نور علیہ مشرور ہر سرب اعلیٰ میں پوچھا
پایہ سلطان کی شان شایان میں بیان کیا جو میں اسکا شکر یہ بجا لاتا ہوں اور جو عین حمیت اسلامی آپ مسلمان
بہائیوں نے ظاہر کی ہو میں اسکی اطلاع پڑی خوشی ہو یہ وزارت جلیلہ خارجہ ناکہ اسے تویا آسا حضرت
خلافت پناہی کو بھیو نگاہ۔

آخر میں شکر یہ کہ ہندوستان کا ادا کرنا ہوں جو زیر سایہ آپ کو اتنی آزادی حاصل ہو۔

جناب تو فصل معراج نے جو علاوہ اپنی ادبی زبان کو جیسا کہ ہم پہلے ہی انکی سیاحت و حالات لکھتے وقت ظاہر کر چکے ہیں فنی
عربی اسی اور کی دیگر زبانوں میں کامل مہارت رکھتے ہیں اور وہ ان کی تحصیل اسی ملک میں ہو گئی ہے۔ اور اس میں جہد و مہارت
انہوں نے چند مہینوں کے عرصہ میں پیدا کر لی جو وہ انکی اس تقریر کو ظاہر ہو رہی ہے ایک ہمارے قلموں کو لکھ انکے اندر میر کی بڑی
اس ملک میں صرف کر دیکھو کہ یہی اردو لکھنا تو دل ران میں ہو اتنی فصیحی چار غلطی ہی ٹیک نہیں ہوا لکھتے۔

اسی طرح رات کو تمام صاحب جس چٹان کی گئی جنہیں تیل و کھیر کنہ گان کی صدائیں آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔ جناب تو فصل پناہی
بعض اعلان شہر کو پڑھ لیکر ناگوار ہو کر وقت سے آدھی رات کیوت تک برابر ایک سجد میں جا کر اپنے شاہنشاہ عظیم القدر کیرٹ کو سلام

لہ انکو میں ہر روز جہیز میں لکھتا ہوں کہ انکی اس قدر کلمہ پڑھ کر انکی روح نعلی ہو کر گئے اس تقریر کو چند ماہ بعد جناب صاحب ہر اسکا سلام پڑھا گئے
نامہ روزنامہ ہر صمیم

دعید گاہ صلا این یاجال خرمندی و سرنندی بہم باہم فرہم آمد بعد از ادا خطبہ و صلوة دو گاہ بچکاند
ایضا کرم شکوہ و شمار و دعا و ذات ملکوتی سناشتان با علامتہذا لفظ ترکاز پادشاہم چوق یا سناشتا
مست و آرزو رسیدیم و شب عشرت اندوختن روز از شام تا بام شب نیت و دستام جمیع مساجد محلات
و اماکن مسکن معارف اسلام چرخان و نور باران گردیدہ سبب عشرت و ضیافت حباب و یاران بکام دل
خیر طلبان ہو اداران صورت کمال انجام پذیرفت بوطیفہ تکلف و ہفتہ ماضیہ آداب و تہنیت معروف و بارز و
مدا شدہ انیک تحریر اعرافہ مبارکبادی این فتح بخش اخرون را بنظر مقرران حوشی بساط فیض مناظرات ہایان
بانبساط و طوطا متواتر میرسانیم باہو امان دولت توی شوکت از حضرت رب العزت جل جلالہ خوشگزار و
امیدواریم کہ فیض فتوحات دین اسلام و تنظیم مہام عباد و انام و تہذیب دولت ابد فرجام بطی سال واد و شب
روزانہ آثار اطراف عالم شہر و ذات کثیر البرکات معدت دستور باعداء دین ہمین مظهر و منصور باد۔
اللہم زد و باریک بعرہ و بقار دولتمہ را فخر و ایاک الباہرہ فخر مبادین
الحملہ و التمكن حارس قوانین الشرع والدين خاقان المہربان المجربین خادم حرمین
الشرفین خلیفۃ الاسلام و المسلمین ظل اللہ فی ارضہ السلطان ابن السلطان
الغازی عبدالحمید خان ثانی طول اللہ عمرہ و اجرہ ابد عصرہ

والین نصرہ و ہدای اعدائہم بحسب سیدنا محمد الہ و اصحابہ صلوات اللہ علیہم اجمعین

لکھنؤ میں سلامی جشن غالباً ہندوستان کو جس میں یہ خبر فرور شاہجی گوگی گوگی لکھنؤ میں ہمارے جلالی شہزادہ

کو باجائے حاکم ضلع ایک عظیم الشان جشن بنا براداری سرست فتح سلطنت ترکی ہونیوالہ جبکہ بانی مولانا مولوی ہدایت الرسول صاحب
ادوارا لکین اکثر عزیز علماء کوشہر میں چنانچہ تاریخ مذکور کو عید گاہ میں نہایت پر تکلف آرایش و روشنی وغیرہ کا اہتمام کیا گیا عید
کا وہ وسیع میدان جسکی قدرتی سبزی بطور خود بخود چسپی ہو عالی نہیں آرایش سامان ہوا و رہی ہونے میں مہاگوگی تہا مختلف نکل
کو بہر پر و خیر مال اور پر جو شایانہ و جلالی ہوئی تہو نہایت آب و تاب کو ہوا میں اڑتی ہوئی نظر آتے تھے انکی شانی شوکت اسلام کی
ہر شان شوکت کو یاد دلالتی تھی جو کبوت میں مسلمانوں کو میسر تھی اور انوس جوائے آؤنگو تہوں کو چہن گئی ہے۔

عید گاہ کو بہر مہاگوگی پر آیات قرآنی مناسب وقت و مقام نہایت جلی جرفوں میں نظر آتی تھیں جبکہ نظام ہر مسلمان کو مردہ
مل میں ہی بغیر خوش پیدا لکھنؤ میں ہو سکتا تھا اس جلسہ کا لطف کچھ وہی دل خوب معانی میں جنکی مبارک لکھنؤ میں نے اسکی تجویزی
سے حظ اٹھایا ہو یہ کہنا کچھ بیجا نہ ہو گا۔ اس روز لکھنؤ میں خوشی اور سرست کی آثار بھی مادی خوشی کو ہوا نہیں سکتا تہو اور ہر
مسلمان بے انتہا شوق ہو اس مبارک جلسہ کا خیر مقدم کیا تھا ایک اندازہ کو بعد لکھنؤ کو اپنی اس خوش قسمتی پر فخر کرنے کا وقت تھا
ہر چون ہی پروگرام کو موافق تقسیم خیرات شروع ہوئی۔ صداس غلام و ن بچا کہ قطرہ و عشاہوں کو باہتمام پورس

تقسیم کیا گیا جسکی آنکھوں زبردستی کہ کہیوں کی صورت تک نہیں پہنچی۔ اور غریبوں کی اسوقت کی غیر محدود خوشی اور جبر
دل سے وہ اسلامی رتی کی دعا کرتے تھے بیان کرنا ہے۔

کارروائی شروع ہوئی کا وقت بعد نماز مغرب مقرر کیا گیا تھا۔ مگر شائقین کی دلی انگلیں اور دلوں ایسے نہ ہو کہ اسوقت کی انتظار
کرنے کا موقع نہ ہو۔ وہی کچھ مجمع ہوا شروع ہو گیا اور غریب تک قریب پندرہ بیس جزا اور پچاس جمع ہو گیا۔ دور دور سے شائقین
صرف اسی تبرک جلوس کی شرکت کیلئے تشریف لائے تھے جس کی سیہ ضرور خیال ہوتا تھا کہ عید گاہ کا میدان باوجود اس دست کے
کافی ہو گا۔ بعد نماز عصر کبر نہایت غلیظ محیط ہو گیا اور بڑی شدت سے پانی برسنا شروع ہو گیا یہ وہ پانی تھا جسکی مخلوق
ایک شت سے آرزو مند تھی۔ اور دور برس سے آج تک کہی اس شدت کا نہیں برسا تھا۔ نین گاہنہد اسی شدت سے باران رحمت
برستار ہوا اور کسی طرح کی امید نہیں ہوتی تھی مجبوراً کارروائی بند کرنا پڑی تمام مخلوق نہایت خوشی کے ساتھ اپنا اپنا کام
کی طرف واپس چلی ۱۸ جولائی روز یکشنبہ کو کارروائی جلسہ پوری کرنے کی رائے قرار پائی۔ اور اسی روز آہستہ آہستہ
شائع کیا گیا۔ وقت جلسہ بعد نماز ظہر قرار پایا چنانچہ اس روز کی تارائش بھی دبستگی سے خالی نہ تھی اور ممبران جلسہ نظامیہ
کی مستعدی سلیقہ شعاری طلوعی ہوش فانی کی داد دیتی تھی جو کہ انہوں نے اس قلیل وقت میں نہایت کوشش اور عرق ریزی سے
پہونچائی تھی۔ جلوس کا وقت بعد نماز ظہر ایک کچھ مقرر کیا گیا تھا۔ مگر آج چونکہ مجمع نہ شروع ہو گیا۔ اور بعد نماز ظہر کارروائی جلسہ شروع
اور لاڈ کر سلا دشریف حضرت سید المرسلین قائم العینین شروع کیا گیا۔ بعد میں کچھ کہ یہ بارش ہونا شروع ہو گئی مگر نہ اس قدر
کہ خاص کر روائی جلسہ کو مزاحم ہو اگرچہ قبل اسکے بالکل آسمان صاف تھا۔ آپ کچھ حضوں تار و تہیت نامہ عربی و ترجمہ تہیت نامہ
تصنیف فارسی مصنفہ خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکھنوی (جو کہ کتبہ سلطان بنی ہاشم) حاضرین کو کچھ کرنا گیا۔ اسوقت
حاضرین کا چہرہ فطر خوشی سے دھنکے لگا اور جوش مسرت نے اقدار تیری پڑی کی کا حاطہ تحریر سے باہر ہے۔

اس موقع پر یہ کہنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ لکھنؤ کے مسلمانوں کو جناب خواجہ عزیز الدین صاحب عزیز لکھنوی
(اور ملاطیب صاحب) کمال شکوہ ہونا چاہیے جنہوں نے اس تصنیف تہیت نامہ کو مضامین میں اپنی لیاقت کا اعلیٰ جوہر دکھا

XX
XXXXXX۔ اور یہی وجہ تھی کہ جو وقت جناب صاحب صاحبہ کا تصنیف پڑھا گیا۔ سامعین پر ایک جود دی کا عالم طاری ہوا
عربی تہیت نامہ نہایت اعلیٰ درجہ کی خوشحالی سے ایک قیمتی کاغذ پر لکھا ہوا تھا۔ جسکی طوائف اسل اسکا ب و قاب کو اور یہی دوا
کر رہی تھی۔ یہ تہیت نامہ یہ کہے ایک کاروباری غلیظ میں لکھا گیا جسکے بنائے گئے لکھنؤ کے منتخب کاروباری لکھتے تھے
فارسی کا تصنیف ایک کتاب کی شکل میں تھا جس میں سہری لکھتے بنے ہوئے تھے۔ اور ایک طوائف جلوس بند ہی ہوئی تھی۔ یہ دونوں
چیزیں ایک لکھتے جنہی صند و قلم میں لکھی تھیں جسکے اوپر نہایت بیش قیمت طوائف کام نبھا ہوا تھا۔ اور ایک غلیظ غلاف
سے محفوظ کر دیا گیا تھا۔

کی بائیسویں لاکھ تخت نشینی کی خوشی میں یہاں کہ تم قبل ازیر پاشا کے چکریں فقط بالک عروسہ عثمانیہ بلکہ مصر کے بامعز اصویکے
 ہی ایک ایک کانوں اور علمیں اس شان و شوکت اور جہ و جلال سے مجالس نسبت منعقد کی گئیں کہ کل دنیا پر اب بخوبی روشن ہو گیا
 ہو کہ عثمانیہ قوم کا ایک ایک فرد اپنے متبع اعظم کا دل و جان سے وفائی اور شہادہت اور خودیہ معظم اور دولت و فانی مختار پاشا کے
 جلسے ہی میں ہر باقی کوئی گنا زیادہ بار و فتنہ نہیں تھوکتا بلکہ اس سال کل مصری قوم نے بھی اپنی طرف سے قومی جلسے کر کے اپنی وفاداری اور
 روحانی تعلق کا ثبوت دیا ہے۔ قاہرہ کی جامع انبر کا جلسہ جو ہر سال تہادیکر فی پرنسپل کی زیر صدارت منعقد ہوتا ہے اس سال
 تمام بلاد و فریقہ و عرب کو مستند شیوخ کو شامل ہونے مجب و فتنہ چاہا اس جلسہ میں اسراگت کی رات کو قرآن مجید کی قرأت اور امیر المومنین
 کی صحت اور ازادیا و حشمت کی دعا کو بعد اکثر علمائے خطبہ پڑھیں جو نہیں سواست و انفاض شہیدان العبد کی عربی تقریر بخیرہ فیلمیں دیکھ کر گھبرا
 ہا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لرحمته الحمدا علی ما أدنی والشکر لولی الملک ونعم المولی سبحانہ جده و عہد النعمہ و شہاد
 و حسن نظام الدولۃ العلیۃ و لایذہا حیث اصطفیٰ لہا صفوۃ خلیقہ و سلمہ سیاستہ ملتہ لعلو
 ہمتہ و کمال سعادتہ و ساقہ علی صراط الصیغۃ فی اصلاح مصدا الحما و تقدم و اعلیٰ لفکرۃ النیرۃ فی اناق
 جہا حبیہہا فاکمل نظامہا و تمہر و سطعت انوار الکمال علی ارجاءہا و اعلت و ارق الاحکام علی کما
 فخم العدا علی نعمائہا و الصلوۃ و السلام علی من بعثہ اللہ بشیرا و نذیرا و ادعیا الی اللہ باذنہ و سر اجامیر
 الفاتح لما علق و الناصر الحق بالحق و الهادی الی صراط المستقیم و الرشید الی الدین القدیم و علی
 اللہ اللہ الامتہ و اصحابہ مصابیح الامتہ

اما بعد فان هذه الملیکۃ الیلة عید المجلوس و الفرح العومی المانوس لمن یسط علی رعیتہ بساط
 الیمین و الامان و افاض علیہم سجد العدا و الاحسان و اوردہم من عواطفہ شرابا سائعا و اسبغ علیہم
 من مکارمہ و اذ ساقا و حی حوزۃ الملة الخیریۃ و قوی دعا یمیر الشریعۃ المحمدیۃ من لای فی بوصفہ
 مقالہ لو استغرق البلیغ اوقاتہ بالغلو و الا یغالظ اللہ فی الارض الذی قام مسنون عنہ لتلید
 الدین بکرا و اوجب و فرض فاصبحت الانام ساکنۃ فی ظلا الامان و اقلۃ فی ثوب العز و الامتثال خلیۃ
 الاعظم و ملیکنا الاکرم ناصب صراط العدا المستقیم شمس فک السعاده المشرقة علی کل
 باد و مقیم السلطان ابن السلطان ابن السلطان الغازی عبد الحمید الثانی بلغہ اللہ جمیع الاما
 فاشرفت بھذہ الیلة بدور التہانی و سررت البسائر و تحققت الامانی و ابکجہ باحیہا الخاص
 العام و لاجہ بورودھا اسعد ہنار فی اہناء عام و زہا یوم اقبالہا علی سائر الایام و صار اکبر عید
 بجمیع الانام و اقبلت کواکب السعد بجا کلب العز و الاقبال و تہللت فی افق المجد و اوارشہا بغایۃ الکمال

وادی رحاب کجاءم الا زهری المطالع و تقابعت فیہ المبرات وهو حق اکل خیر جامع و اجتمع شمل علما
 الفضلاء و الشیخ هم الاکبر و طلابہ العجباء هم کل فضل حمید یقی ذکرہ علی حید الزمان کالعقد الفریض یسطع
 باوجہ انواع انوار الافراح باوجہ یاحمد علیہ المساء الصباح فتلیت الایات القرآنیہ و تورث الادیان
 الخالصۃ العلیہ و قام شیخ الحجامم الارھر و العلماء و المجاورون بالدرعوات الصالحۃ و هم سہل
 قائلون القہم اناسنا لک یا ذا الجلال و الجلالہ باسطنین آلف السوال بالترجم و الایہم لک
 تطبیقا یقا علیکنا الاعظم و سلطانتنا الاکبر الافخم مولانا امیر المومنین مؤیداً بالنصر و العز و القہ
 البین القہم خلد ذکرہ و اعرضہ و اعل بعدل منار الدین و ارفع قدر رجالہ المخلصین القہم استمع
 الاسلام و المسلمین بطول حیاتیہ و ادرہ السورۃ فی نفسہ و ذویہ و ذواتہ و اجعل لیتہ ابداً منصوفاً
 و ذاتہ الشریفۃ یبلغ امالہ مسرورہ القہم اجعل الیامہ غرۃ فی جہۃ الزمان مقررۃ بالصفو و الہم
 و الامان القہم ادمہ و ارفعنا من الشریعۃ المحمدیہ و ناصبار ایات العلوم الدنیۃ امین
 و لتشفع صالح الدعاء بطیب عرف الشاء بایات مشتملہ علی تاریخ عید جلوسہ فی هذا العما
 متع اللہ بوجہ و وجود جمیع الانام امین و ہی ہذہ

رایات نصر کیا امیر المومنین لها العلا	و شیخ حبیبک فی الوعی صبت علی الاعلا القضا
وضیاء کفک قدماً بالمشکلا بل اعنا	وعطاء لاحک الذی عم الوری اوفی عطا
و شریعۃ الہادی غدت تہدیک علیہ طیب اللہنا	ایدھا و حمیہا و صدت عنہا الاعتداد
فاسلم امیر المومنین فکل اعدک القذا	واسعد و دم و العہم و عن قد شدت للذین
عید الجولوس ہا لنا کالشمس فی وسط السماء	یفترج صفو و عن سعد و عن حسن الکواء
فیہ الرعا یا استبشرت و برارتفعت استرقا	و بر السعاده اقبلت و بر التقدر فی بناء
و بر المعالی قد سعت و لنا سعود کملشاء	ارقتہ فی بیت نظم فاق درہا فی الصفاء

سلطانتنا الجلوسہ نصر و فتح و ہن

نجد کے امیر معظم محمد بن عبداللہ بن الرشید کو ملات جو عرب کو کچھ حصہ کاغزو غنار بادشاہ جو حاصل میں
 درج میں امیر موصوف کو باجوہ و زخماری مطلق لہنائی ملتفت مہلات آب حلیہ اعظم سے جو دی عقیدت اور خصوص تھا کہ
 کچھ شہر اسی جگہ آباد کیا گیا۔ اسی علی القدر امیر نے غارہ روم دیوان کو شروع ہو کر پورے لاکھ مسلیہ و فتح ہر ماہ لیکر بغداد میں
 آدا کر کے کھایا بھیجا تھا کہ یہ جنگ کوئی ایسا ہم نہیں ہو کر امیر موصوف کو تکلیف دینی مناسب ہوے کہ قاہرہ کی فتح و نصرت
 سے

سلطنت و مملکت و امیر موصوف کو باجوہ و زخماری مطلق لہنائی ملتفت مہلات آب حلیہ اعظم سے جو دی عقیدت اور خصوص تھا کہ کچھ شہر اسی جگہ آباد کیا گیا۔ اسی علی القدر امیر نے غارہ روم دیوان کو شروع ہو کر پورے لاکھ مسلیہ و فتح ہر ماہ لیکر بغداد میں آدا کر کے کھایا بھیجا تھا کہ یہ جنگ کوئی ایسا ہم نہیں ہو کر امیر موصوف کو تکلیف دینی مناسب ہوے کہ قاہرہ کی فتح و نصرت سے

امیر مروج فی قصیدہ تہذیب مبارکباد و توصیف کے امین ہوں میں اس سال کہتا ہوں کہ پڑھو یہ حکام تعلقات و مافیہ ظاہری کی اور بھی تصدیق ہوتی ہے۔ علم حضرت کو قدرت و خیر و محبوب الہی ہو چکا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ نہ فقط ان کو ہم مذہب (سنت جماعت بالعموم و جہتی الذہب بالخصوص) اور ان کی اپنی رعایا کی محبت و عشق میں سرشار ہو بلکہ وہ قومیں اور ملک بھی جو صدیوں سے ان کی اور سنت جماعت کی جانی دشمن چلتے تھے خود بخود ان کی طرف کھینچو چلے جا رہے ہیں اور خلیفہ عظمیٰ کی معنوی و ظاہری متابعت و محبت سے بڑا اور کوئی معاد نہیں دیکھتے یہی امیر محمد اس عبدالوہاب کے پڑپوتے ہیں جو دیر فرقہ کا بانی مہمانی اور ترک کا دشمن ہے۔ تہا اور جنس و وجود و سبھی صدی کا غلام ہیں ترکوں کو متواتر شکستیں دیکھ کر بلا دعر و محاربت سے مطلقاً خارج کر دیا تہا آج اس عبدالوہاب کا فرزند فرزند ابیہ کا صدر اعلیٰ اور کئی لاکھ مسلح عرب فوج کا مطلق انعام مالک کسی دنیا کی تحریک کے بغیر صرف الہام ربانی کی نصیحت یا ہر گز اپنی آپ کو بڑی فخر سے نہ جان تہا خدام سلطنت علیہ اور خلافت عظمیٰ میر شہر کرتا ہے اس طرح شاہ مظفر الدین و الہی ایران جنہوں نے حال میں چار سو پونڈ بازار دیکھ کر سارا کو مرت فرما دی ہیں اور انکی مسلمان رعایا کو کل تعلیم یافتہ اور سجدہ دار لوگ (جو تقریباً کلہم شیعہ مذہب ہیں) امیر سنجہ اور خالص ترکوں کو کچھ کم جلات آب و آلا و شیدا نہیں ہیں اس بیان کی تصدیق ہر روز ایران کے ہر اند جلید کے مطالعہ سے ہو رہی ہے۔ اور جبکہ میں یہ تصدیق کیلئے علیحدہ باب امیر احمد تقی خان محالہ الدین سنجہ قزاقی کی توالیف کتاب کا سرستان اتفاق ہو چکا ہے جو مطبع الیمنہ بمبئی پور میں نہایت خوشخط اور اعلیٰ درجہ کوڑھی کا غز پر طبع ہوئی ہے کفایت کرتا ہے میرزا موصوف۔

امیر المومنین کا اوصاف ایک قصیدہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں

دجہاں فرستائی کا رسلین گروہ بالا بوزن تنوع تو بالآزگرت: شیعہ سنی اہل تشیعہ پیرایہ تو بس عیسیٰ بن مریم خوش رنگ گزرت: آن برین ان آری نشو از جانب: قوم از تو نظر سلما نشو بوزگرت: عالیہ حصن جن زکشا تیغ: ہرچہ خیر کو شیعہ و دودم حد گزرت: کیا علم حضرت لعل المومنین پر خداوند کریم اور اس کو رسول مقبول کی خاص نظر عنایت ہو چکی اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں کا وہ فرقہ و خلافت کے بارہ میں نہایت ہی تعصب اور سخت ہے اور خلفاء راشدہ میں سے بھی اولین میں خلیفہ کو جائز و مستحق خلیفہ مانے سے مرد و بے مصلحتیت کو مجبور یا ان کو عشق و محبت سے محروم ہو کر الغرض کسی وجہ سے ہی۔ اب اس وقت یہ مسئلہ امر ہو کہ وہی برضا و رغبت عبدالحمید خان کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کر لے۔ چنانچہ وہی شاعر نے بدل ایک دوسری قصیدہ کے عنوان میں جو فتح و نصرت کی مبارکباد میں تحریر کیا گیا ہے سلطان المعظم کے دیگر القاب کے ساتھ یہی خلیفۃ السالین کے لقب کو بخط عالی لکھ کر ہدیہ شہر تحریر فرماتے ہیں

حکمران شیعہ کو فتح و تیرناں کردہ ہاشمیت	امیر السلیقہ قوم شاہنشاہ جم چاکر	معظم حضرت سلطان بنی عباس غسانی
کہ باشند از تہن عشق و راجہ دین پیغمبر	دلاور ارسلان عبدالحمید خان افغانی	کہ روز غبار و تہن عشق ہر عہد گزر
شہر کو صدق صدیق ہوا و تہن عشق	بود عثمان و علم و حیا۔ روز غز احید	دلاور ہرچہ عمارت و مقلد ہر تہن

<p>سلطان جو سلطان تھا وایمان چو روز شہنشاہ کیلئے جو غار فرج چارش تواند آتش افشان در حق صبر حق تواند آنکہ تسخیر جهان کرد سراسر</p>	<p>شہ کو حیلہ سلام را باشد نحو مرکز تواند آتش افشان در حق صبر حق شہنشاہ کیلئے یک کنا و ترک از پادشاه نمود فتح یونان با هزاران جہد و کوفہ</p>	<p>اسی قصیدہ کو مطلع دوم میں لکھتے ہیں</p>
<p>خلافت دستگا داد و آسمان جا سنگ تاج سر افشاں کس و کافر لانی چتر سار و سر سبز لایق با ہم دونہ</p>	<p>جہان زوری فتح و نصرت خوش نیت و زیو افندم بادشاهم سیدم دولت و سلطانم سنگ صسام قہر خصم کافران کو کفر یکے راور در بالیں یکے را مرگ در بستر</p>	
<p>اولی شاعر و ناظرین کو امایہ صحابی کی محبت و ولایت کا جو وہ سلطان المعظم سے کہتے ہیں پورا یقین ہو گیا۔ اسیر محکمہ قصیدہ الخلاصہ عقیدت میں اپنے ہی بقیہ رکھتا ہے اس کے ایک صرف ترخ شعر معلوم ہے کہ میں جو مجسمہ ذیل میں درج کر رہا ہوں</p>		
<p>فی الکعبۃ الامایہ حیۃ الاعلاء اذا کنت یلخدر الخلاقۃ سراضیا وان کنت سلافا لحرۃ غنیمۃ</p>	<p>حانیك لا تسمع بنا قول کاذب مہربانی کو میرے سوا اور ہمارے نبی جہوئی کی بات نہ سن فلسنا بنا لی عن محب و غاصب تو محکمہ کسی دوست یا دشمن کی پرواہ نہیں ولو اضرمت نیرانہا کل جانب</p>	<p>پر ایمان کی امید ایسی ہیست اعداد اسے فقر خلافت اگر قبضے راضی ہو اگر تیرا طرف سے مہربانی صلح ہو تو باقی تمام اڑائیں تیرے ہوتی ہیں</p>
<p>آپ قصیدہ کے بھیجے کہ بعد اسیر موصوف نے پندرہ خالص النسل پیش ہمارے ہی بطور مدینہ دار الخلفاء متوال و قد وسط عرب سے متوجہ الانعام امیر المومنین کی خدمت میں ارسال کی جو ولایت کی خاک نمبر ہے کہ ان کو برگے شروع میں نصرت و شوق پہنچے ہو اور عالمی وسط کو برگے کو آسان علیا پہنچے ہو گئے۔ علی حضرت کو منصب خلافت اور اس کا اقتدار کہ صرف مسلمانان عالم اور مسلم فرزندوں ہی تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ زبردستی زبردستی یورپین فرزندوں کو بھی سلطان المعظم کے اس منصب جلیلہ کو سامنے جسکی طاقت و عظمت کا اچانک ان کی نگاہ کی کل دنیا میں سکھائی گئی ہے۔ سر جھکا کر اسے چہا چہا ہوتا ہے جسے ہوا ہے زار اس پر جبار اور طاقتور شہنشاہ نے سلطان المعظم سے ہر تاج کی جی کہ وہ وسط ایشیا میں روسی حکومت کی برخلاف اپنا اس قدر کام نہیں اس رعایت کرتا کہ عوض روس معاملات یورپین ہر وقت سلطان کا معاون مددگار رہ گیا۔ زمانہ کی یہ عجیب و غریب نیکی دیکھ کر بے اختیار یہی کہنا پڑتا ہے کہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل الکریم۔</p>		

مسلمانوں کی بیداری { مولوی رفیع الدین صاحب زولایت کرسالہ انیسویں ہجری میں مسلمانوں کی بیداری اور سلطنت انگلشیہ و ترکی کی تعلقات پر ایک قابل قدر مضمون شائع کر کے جس کی برکت و اس پر بہت عمدہ بحث کی جو جس سے ہماری آنحضرت کو جو جس کے متعلق ہر دوری تشہد اور انورہ شہادتہ کی مکمل میر اور ترکی انگلستان کو اتحاد و تعلق وقتاً فوقتاً شائع ہوتی ہی میں بہت تقویت ملتی ہے۔ ہم انکی تحریک اس قدر حد تک نظر میں کی کہ یہی کیلئے قیل میں درج کرتے ہیں۔

انگلینڈ کا چوتھم مسلمانوں سے تعلق ہے (۱) ایک وہ جو براہ رست بعیت مسکرا میں (۲) وہ جو سرکاری حفاظت میں ہیں (۳) وہ جو خود مختار مسلمان بادشاہوں کی رعیت میں (۴) وہ جو انگلینڈ کے علاوہ دیگر ایسے بادشاہوں کو تحت میں جو مسلمان نہیں ہیں۔ نمبر ۱ میں مسلمانان ہندوستان برہما رنگون عدن پرم۔ سقوطہ کو کیا موریا کہ جزائر۔ جزائر ملائیش برٹش بونیو۔ قبرس۔ جزائر کامران۔ سنگا دیپ وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سات کو مسلمان آباد ہیں۔ نمبر ۲ میں مسلمانان مصر۔ یوچستان۔ زنگیان۔ پیرا جوہر۔ مالدیو جزائر کیلنگا وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں ایسی لاکھ کی آبادی ہے۔ نمبر ۳ میں پرشیا۔ مراکو۔ افغانستان۔ سکوتو۔ برنو۔ دو کیم و کیم کی مسلمان شامل ہیں۔ اوکئی مقامات وسط افریقہ میں۔ چین میں مسلمان چار کروڑ ہیں۔ مالینڈا کو تھو۔ دو کروڑ روس میں دو کروڑ نصف فین میں چار کروڑ افریقہ کے مقامات میں سہ کروڑ کو مال اسلامی دنیا کی آبادی اسم کروڑ ہے۔

نرا سفر اور تہذیبی نہیں جو

میری رائی میں سمجھ پر کچھ صحت ضرور ہو تاکہ وضع ہو جائے کہ یہ مختلف اسلامی فرقے جن میں بعد المشرقین جو باوجود کچھ مختلف ہیں ایسی معاملات میں چکا اتران کے مذہب اور انکی حالت پر ہو سکتا ہے۔ ایک ہو سکتے ہیں۔ یہ کہ سطح ہو سکتی ہے کہ کچھ کا مسلمان الجیریا کے مسلمان سے یا کابل کا باشندہ قسطنطنیہ کا باشندہ کی سو خیالات کا تبادلہ کرے۔ ان لوگوں کی زبانیں مختلف ہیں۔ ان لوگوں کا بادشاہ مختلف ہیں۔ پھر وہ سطح ایک ہو سکتے ہیں۔ یہ کہ یہ دو قیں جو میان کی ہیں ایک قسم کی سرکندی ہیں اور بادی انظر میں ان قوتوں کو مل کر نا شعور ہو لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دو قیں نہایت آسان ہیں۔ اسلام کو اپنی نے ان قوتوں اور شعور کو پہلے ہی سچ لیا تھا۔ اور اسکا علاج پہلے ہی بتا کر چھوڑا تھا۔ پیغمبر اسلام نے اس مطلب کیلئے سچ کا حکم صادر کیا تھا۔ جبکہ ذریعہ و دور کو کو لگاتار میں ایک دفعہ ضرورت امتیں جمع ہوتے ہیں جبکہ راز و دام خلائق اس موقع پر کہ معظم میں ہوتا ہے دنیا میں کہیں نہیں ہوتا۔ ظاہر مطلب سچ کا تو یہ ہے کہ عبادت الہی ہو۔ مگر دراصل خدا دہرے کو مختلف مقامات کے مسلمانوں کے لئے تبادلہ خیالات کا موقع ملے گا کہ وہ مسلمانوں کی فرض منصبی کے لئے تمام چیزیں منہیں دے گا۔ کیا یہاں تک کہ ہم کو کو گزشتہ چینی ترک الجیرین۔ ایرانی و غیرہ نظرائین کے یہاں آپ کو مختلف علوم و فنون کے فاضل نظر آتے ہیں۔

اور یہ سب عربی زبان کو ذریعہ تبادلہ خیالات کہتے ہیں یہاں ہر ایک سچا مسلمان اس عربی مقولہ کا دم بھرتا ہے۔ جبکہ منہ میں کہ تمام مسلمان یہاں نہ صرف تمام مسلمان گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور معصوم بن جاتے ہیں۔ بلکہ مل سے ہر قسم کا کینا و بغض

دور کر دیے تھے۔ اور دلکا را صدق دل سیر ایک کو بتا دیے کہ گزشتہ تین سالوں میں ان حاجو بھی نہ باہر صرف عیسائیوں کی دست دیکھا اور خلیفہ پرانی تعدی کا ذکر ہے۔ ان گزشتہ تین سالوں میں یہ عام خیال ہو گیا ہے کہ آگے انگلستان مسلمانوں کا دوست تھا۔ اب روس دست ہو گیا ہے۔ آگے روس دشمن تھا۔ اب انگلستان دشمن بن گیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ یقین قابل انوس ہو لیکن یہ یقین لوگوں کو ضرور ہو گیا ہو۔ مگر اہ و رسم کو مگر جب تک کوئی پولیٹیکل حکمہ مکہ معظمہ میں نہیں ہوا سرسری کمیشیاں اوبات جیت مشرقی دنیا میں ہر طرف ہوتی ہیں۔ ان حاجو نکار سوخ اہل اسلام کو دلنپر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس بارہ میں مسٹر ڈیو اس بلٹ ایک شہرہ انگیزی برادر کا قول ہر حکم کو خیال پیدا کر کے کہ لے اور اسلامی اتحاد کو مستحکم کرنے کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں ایام حج میں سالانہ کسی جائیں حج کو متوجہ ہو دور دراز مقامات سے حاجی جمع ہوتے ہیں اور بہت اچھا ذریعہ کو بتا دل خیالات کا ہوتا ہے۔ حاجو نکار سوخ دور دور دیہات میں بھی بھجلا ہے۔ اور یہ کارروائی نہایت پراثر ہوتی ہے۔

مجھ کو اس امر پر ادھی زیادہ فہوس تھا ہے کیونکہ چند سال ہوئی انگلینڈ نے حاجو کی مدد کر کے ثابت کر دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کا دوست ہے۔ مگر اب اس سرسری فاولے چرچوں پر خیال فرما رہے ہیں۔ مجھ سے حاجو کی شکایات لیکر لکے رفع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور اس وعدہ کو تنہا اللہ رہا ہے کیا کیا۔ سال گزشتہ میں گزشتہ کو واکا پھیلنے کو باعث ہندوستان میں حاجو نکور کو کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر اب ممکن ہو کہ گزشتہ کی نیک نیتی میں بدگمانی پیدا ہوئی ہو۔ مجھ پر کرا تعجب نہیں اگر بلا ٹاٹا جیسے متعصب یوانے اس بات کو لیکر ہو گا کہ کو آبادیاں اور لوگوں کو یہ یقین لانا کہ کس کرا کس ہے حال مسلمان کو کیا جسے کہ ہندوستان میں وہ پھیلنے کو باعث سرکار انگلینڈ نے حاجو کو نہیں روکا۔ بلکہ سلطان ترکی نے روکا ہے۔ میری مذکورہ بالا ریاک سوگوں کا حال واضح ہو گیا ہے۔ اب میں یہ ثابت کر دیکھا کہ عیسائیوں کی حرکات سے اسلامی ریاستیں بھی اس کی قدیمی دشمنی اور مخالفت کو بھول گئی ہیں۔ اور انہیں بھی اب یہ اتحاد قائم کر لیا ہے۔ ناصر الدین کو قتل ہونے پہلے سلطان ذوالکھانہ نے ایران کو پانچ مہینے تک تباہ کر دیا۔ اور انہیں کو مو قعہ پر مبارکباد دی۔ یہ گویا اب یہ اتحاد کا پیش خمیہ تھا۔ اس پیغام کا پیغام بڑا جالی کا ایک لائق ڈیوٹنٹ مینف پاشا تھا۔ بدقسمتی سے شاہ قاجار قتل کیا گیا۔ مگر سلطان نے اس پیغام کو دہن نہیں بلایا بلکہ اس کو مستقل الطبی ولس مقرر کر دیا۔ موجودہ شاہ ایران نے تخت نشین ہو کر کئی تحائف سلطان کو بھیجے اور جو شخص تحائف لایا تھا بڑی دیر تک سلطان سے گفتگو کرتا رہا۔ اگر قسطنطنیہ اعظم دارالکوجا نشین اس طرح کا بڑا ڈھکے تو اب یہ اتحاد کو مستحکم ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے۔ دینی کمال خیار الملک والدین ذہبی ایران اور مکہ معظمہ میں تحائف ارسال کیے ہیں۔ روس بھی مسلمانوں کی دلجوئی میں بہت سی سامی ہے۔ اگرچہ روس کٹا عیسائی ہے۔ مگر اس نے مسلمانوں کی خاطر وسطیشیا میں مساجد بنادی ہیں۔ اور ایران وغیرہ میں ایران کر لیا کی خاطر کئی مسلمان غیر متعین کیے ہیں۔ اس سے گزرتا کہ انہیں ہو سکتا کہ احمد انکلیٹن نے سلطان عبدالحمید کو یہی کیا ہے۔ اس قدر وہ روس کی طرف زیادہ راغب ہوتا گیا ہے۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ سلطان روس کو منشا سے ناواقف نہیں ہے۔ سلطان بخوبی جانتا ہے کہ کیوں کہ قسطنطنیہ نے اپنی پالیسی بدل لی ہے۔ اگر اس تغیر تبدیل پالیسی سے اس کا کچھ خاص منشا ہے۔ دراصل روس کو منشا یہ ہے کہ بغیر اسے بھرے قسطنطنیہ کو

۱۔ آجہا جی ترکی کو معلوم ہوا کہ انگلینڈ نے ہمیشہ روس کو اپنا دلی مطلب پورا کرنے نہیں دیا۔ اگر آخری وقت میں انگلینڈ نے مخالفت کرتا تو روس نے اس وقت تک مصطفیٰ کو ساہا سال ہو لیتا تھا۔ پس انگلینڈ کا دلی مشایہ ہو کر ترکی واقعی طاقتور ہو جاوے اور ترکی اندر فی بطنی رخ ہو جائے جس سے پہلے کیسٹن فیڈلے نے انگلینڈ کو قید کر لایا تھا اگر کافی نہایت دیکھی تو ضرور ترکی اصلاح کیگی۔ آج انگلینڈ کی یہ لڑائی ہو کر ترکی کہی تری نہیں کر گئی۔ اسلئے انگلی مدد نہیں کرنی چاہیے۔ یہ ظاہر ہے کہ دونوں پالیسیوں میں سے کسی پالیسی کی کے حق میں جو دس میں سو مسلمان جو عقل پر اصلاح کو خواہشمند ہیں سلطان اگر ذرہ غور کریں تو معلوم ہو جائیگا کہ روس کا اتحاد کو کرنا یا اپنا آپ کو اسکا تابع فرمان بنانا جو یہ پالیسی ضرور بدی چاہیے ترکی کو خوار خواہ انگلینڈ کو سخت سست کہہ دیں انگلینڈ ہرگز ترکی کا بغواہ نہیں ہو مسلمانوں کو چاہیے کہ خلیفہ وقت کو موجودہ پالیسی کی غلطیوں سے آگاہ کریں انکا فرض ہو کہ ملک کو وزرا کو دولین قین دلائیں کہ انکا فرض ہو کہ مسلمانوں کی فوجی کریں۔ کہ تو میں کہ اب انگلینڈ کی دوستی ترکی سے نہیں ہو سکتی مگر سیر یہ ہر رائی نہیں جو امر دہستی میں جانیں کا فائدہ ہو۔ انگلینڈ کی عداوت ترکی سے صرف شرط ہے۔ انگلینڈ صرف سلطی ناراض ہو کہ ترکی اصلاح نہیں کرتی اگر سلطان مستقل طور پر اصلاح اور رعیت کی بہبودی برابر مد نظر رکھیں تو انگلینڈ میں اور نہیں کوئی دشمنی نہیں ہو۔ انگلینڈ کی بہبود ہلالی ترقی ہو دیتا ہے۔ انگلینڈ افغانستان ترکی اور ایران کا دوست ہے جو مدبران ملک اس غلط فہمی کو دور کر کے رابطہ تھا دقاہ کرینگے۔ وہ کو یہ تمام سلامی دنیا پر احسان کرینگے۔

یونانیوں کی خیانت اور ترکوں کی شہامت کی شہادت
ڈاکٹر انڈیو ز پر پریسڈنٹ امریکن سوسائٹی نے جو محابہ یونانی روم کو بخیر کر کے لکھو کہ تو اپنے ملک میں جا کر یونانی عیسائیوں اور مسلمان ترکوں کی نسبت لکھ کر میں حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

یونانی لڑائی کو لیکر بالکل تیار نہ ہو لیکن اگر وہ کوشش ہی کرتے تو ترکی قوم کو مقابلہ کرنے کو قابل شکل ہو سکتا۔ ترک میں حیث الانفرا یونانی کو ہزار درجہ بہتر ہے۔ مجھے خود دو یونانیوں نے جو اپنے ملک سے بھجے تھے کہ کیا کہ فریضہ سے لیکر اٹھنے پہنچ تک کل ملک میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں جو سرکاری راز کو رشوت لیکر نہ بناوے اور وہیہ کو لالہ سے بگاڑا نہ چا سکتا ہو۔ داخلی قابلیت کو لحاظ سے وہ دنیا کی کسی قوم سے کم نہیں ہیں مگر اخلاقاً ان کی حالت نہایت ہی قابل مفسوس ہے۔

برعکس اس کو ترک دیکھتا رہیں۔ وہ اپنے ملک کے عیسائیوں اور آرمینیوں سے اپنا انتہا افضل ہیں۔ اگر تم کسی ترک کو دوسری مگر پہنچانے کیلئے کیسے زندہ و تودہ جنگل ہایان کوہ و دشت العرض خطرناک سے خطرناک مقامات کو عبور کرتا ہوا اسے منزل مقصود پہنچا دینگا۔ یا اس کو شش میں جان دیدینگا۔ وہ زراعت کو خود ہی نہیں چرائینگا۔ بلکہ قراؤ کو بھی چرائے دینگا۔ وہ نہایت علم الطبع اور عقل مزاج ہو کر ہیں۔ لیکن اس کو ساتھ ہی اگر کسی ترک کو قیدیں ہو جائے کہ وہ تمہارا (یعنی کسی عیسائی کا) سرکٹے سے اپنے ہاتھ دولت کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ نے الفور تمہارا گلا کاٹ دینگا۔ ہاں وہ عطا ورماد ترکوں میں عیسائیت کی ترویج نہیں کر سکے۔ اور کہ بھی کیسے سکیں۔ جبکہ وہ اخلاقاً بے فہم اور غلط ہوں۔ اس بار میں وہ ہم کو کچھ نہیں مل سکے تو مگر ہم کہتے ہیں مثلاً ایک اجتباب

مے نوشی ہی ترک کی ایسی صفت ہو کہ اگر وہ مغربی تہذیب میں اہل مہجائے توفایہ ہو کر ان پہنچانیکا باعث ہو۔

یورپ اور اہل یورپ اس میں شک نہیں کہ ترکوں کو حق میں غلط یا نیوں اور صل و اوقات کو چھپانے کی وہ طبیعت کچھ گنہگار ہیں اور ہمیشہ ترکوں کو اوصافِ نہایت تاریخی دنیا کو دکھلاتے رہیں۔ مگر خدا کی قدرت ہو کہ انہیں کچھ بخلاؤ کو مجبوراً اس قوم کی انسانیت، خدا ترسی اور شرافت کا قائل ہونا پڑتا ہے چنانچہ حال میں بالمال میگزین میں آنریبل ٹی ڈبلیو۔ لے مبر پارلیمنٹ نے قسلی میں سفر کرنے کو بعد ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ ان غلط اور خرافاتوں کا ذکر کر کے جو ترکوں کے خلاف شائع کی جاتی تھیں۔ اصل و اوقات سے مقابلہ کرتے ہیں جو بالکل ان غلط یا نیوں کے عکس ثابت ہو رہی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ وہ لوگ جب تک تصرف ہو تو کسی طرح مالی نقصان شہر باز کے باشندوں کو پہنچا نہ کسی اور قسم کا بلکہ تاجروں اور بیوپاریوں نے ترکوں کی مراعات سے یہ جاننا غایہ اُنہا یا لاکھ کسٹنرل و اسباب کو کھینکے درآمد و برآمد کرتے رہے۔ حالانکہ یونانی حکومت میں ان کو ۱۰ فیصد سخت سرکاری محصول ہی ادا کرنا پڑتا جو فہر ترکوں کی قسط سے تسلی کی رعایا پر حکومت کرنے کو معزز ہو رہی ہیں وہ نہایت ہوشیار خلق طبع اور انسانیت و ہمدردی متصف ہیں ترکوں کی فوج اور ادو کچھ سپاہی حربی ہوسو دیکھو جائیں قابلِ تعریف ہیں۔ صاحب موصوف ان سپاہیوں کی تعریف کر کے لکھتے ہیں کہ گو ترکوں کی پختا کو بشکل ہی کچھ متواہمتی ہے اور جنگی وردی اور بوٹ ہی اس وقت پر خراب ہو رہی تھو۔ مگر وہ ایک حرف شکایت بھی زبان پر لائے بغیر نہایت وفادار می اور جان نثاری ہو فوجی زندگی کی ان مشکلات کو برداشت کرتا ہے۔ اسکے بعد صاحب موصوف ترکوں کے زیر حکومت قسلی کی مفصل کیفیت کو دور میں لکھتے ہیں کہ جو کچھ نہیں اور پران کیا ہے اسکے ساتھ یہ قیلا و بنا قریں انصاف ہو کہ جب یہ ترک اس صوبہ پر قابض ہوئے ہیں۔ ترکی سپاہیوں کو وہ اتنا تک نہایت قابلِ تعریف رہا جو اور یونانی جنرات نے ترکوں کے خلاف جو جو کہا یا چہا لیا تھا جس وہ حسب دستور بالکل بے بنیاد ثابت ہو چکی ہیں۔ یہ کہنا کی سطح مبالغہ نہیں ہو کہ ایسی ہی حالات میں یورپ کی کسی اسطوت کے کسی سپاہی کو ایسے عمدہ چلن کا اظہار ہوتا۔ اور یونانی حکام کو بار بار یہی قرار دیا پڑا ہے کہ دراصل ہم ترکوں کو خلاف کوئی شکایت نہیں ہو جہاں تک میں دیکھ رہا ہوں سپاہیوں کو تعلقات عوام کو ساتھ کی سطح غیر دوستانہ نہ تھو۔ اور بہت سی ایسی مثالیں دیکھی گئی ہیں کہ ترکی سپاہیوں کو جو کچھ کم و بیش شوق رکھتا تھا تو کو ملا ہے۔ انہوں نے اس قدر ذمہ داری کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے۔

اسکے بعد صاحب موصوف نے ترکی اور یونانی سپاہیوں کا مقابلہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یونانی سپاہی صرف دیکھنے ہی کو تھے۔ ترکی سپاہیوں کو صرف دیکھنے ہی ان کو جو ہر معلوم ہوتے تھو۔ بلکہ یونانی سپاہیوں کا ناظر کے دل پر نسبت ترک سپاہیوں کے اچانک پڑتا تھا۔ لیکن انہوں نے یہ ظاہر ہی حالت بسا اوقات کے قدر ہو کہ وہ ہوتی ہے۔ یہی ترکی سپاہی ایسے ہیں کہ انہیں پورا بہرہ ور کر کے میدان میں چھوڑ دیا و ردہ اس وقت تک قدم نہ بڑھائیں گے جب تک کہ ایک سانس ہی ان کو بدن میں باقی ہو۔ لیکن ان یونانیوں کی نسبت اس کا بھی تو کمال نہیں کہ اگر ان کو میدان میں پہنچو تو ان کی ہمت ہی اڑنے کو سطر انگوٹھا یاد رہے۔

ترکی نشان { سہو قدم ترکی نشان "لطیفہ ہلال" کا ہو جو لکھائیں سلطان سلیم شاہ نے ان انگریزوں کو مٹا کر کھینچے
جہوں سلطنت عثمانیہ کی حفاظت میں نمایاں خدمات کی تھیں قادیم کیا تہا یہ نشان مہر اور دیگر متاثرہ

کو بھی مرحمت کیا گیا تھا اب ہم بہت کم عطا کیا جاتا ہے اس لیے کہی اسکا نام سننے میں نہیں آیا۔

”طبقہ حمید“ سلطان عبد الحمید فرماوا احوال کو والد ماجد نے سترہ سال میں خدا حسنہ کو صلہ میں عطا کرتے کیلئے قائم کیا تھا۔ اس کا پانچ درجہ ہیں۔ اول درجہ کا نشان ایک قلم ہے پچاس اشخاص سے زیادہ کو پاس نہیں ہو سکتا۔ دوسرے درجہ کا نشان کیلئے ڈیڑھ سو سو درجہ کیلئے آٹھ سو چارم درجہ کیلئے تین ہزار اور پانچم کیلئے چھ ہزار کی تعداد معین ہے۔ اگر ایسی پچاس شخص زندہ موجود ہوں جنکے پاس اول درجہ کا نشان ہو تو آدھ فیکہ او نہیں ہو سکتی کیونکہ فوت ہو جائے اس درجہ کا تمغہ کسی اور شخص کو عطا نہیں ہو سکتا۔ ورنہ عداوت و بغض و قضا متوفی نشاندار کو پیش کر کے پاپ کا تمغہ پہننے کی اجازت دیدی جاتی ہے۔ اور اس طرح وہ فرزند طبقہ کو ارکان میں شامل ہو جاتا ہے۔ ”حمید“ کا نشان ستارہ کی شکل ہے جو چاندی کا ہوتا ہے۔ اسکی نقری کروٹوں کو سرور کو دریاں علیحدہ علیحدہ چھوڑ دیتے ہیں۔ لال اور ستارہ جو بھی ہو ہیں۔ دریاں ستارہ کو گرد و سرخ مینا کاری کا حلقہ ہوتا ہے۔ اسکا فیتہ جسکا ساتھ وہ ایک بڑے سرخ مینا کار ہلال ہے۔ ستارہ کو آویزاں ہوتا ہے سرخ و نیلیم کا ہوتا ہے۔ فیتہ کو دو نو حاشیوں پر ایک سبز دھاری ہوتی ہے۔ اول درجہ کا تمغہ صبح کو باہر ہوتا ہے۔ نشان کو وسط میں سلطان طغر اور اوپر گورگور اگر دالفا ظا صداقت ”حمیت“ اور غیرت“ بخط عربی کندہ ہوتے ہیں۔ جنگ کریمیا کے بعد کی فریخ اور انگریز افروں کو یہ نشان مرحمت ہوئی تھی۔

”طبقہ عثمانیہ“ اسکا نام سلطان عبد العزیز شہید کو خالصتاً مذکور اور وفادار مسلمانوں کیلئے قائم کیا گیا تھا اسکا ستارہ میں پہلا پچاس اشخاص پر دوسرا اکیسویں تیسرا ۲۵۰ چوتھا ۵۰ پانچواں اکیس ہزار چھترہ ہزار اور ساتواں درجہ تین ہزار چھترہ کی تعداد پر محدود ہے۔ پیشکش پہلو ستارہ کی شکل میں ہے جسکی زمین سبز ہے۔ اور وسط میں ہلال اور تاج قیام طبقہ ثبت ہو۔ پشت پر ۱۹۹۹ ہجری کندہ ہے جو خاندان عثمانی کی سلطنت کو قیام کا سن ہے طبقہ کو قائم ہونے پر پہلا نشان جو جواہر مریش قیمت سو مصرعہ کیا گیا تھا چند اعلیٰ عہدہ داروں کو ہاتھ سلطان عثمان بانی خاندان کی قبر پر کھنڈ کیلئے برصہ پہنچایا تھا۔ اس نشان کا فیتہ سبز رنگ کا اور اوپر حاشیوں کو دھاریاں سرخ ہیں۔

فنون لطیفہ اور علوم ادبیہ کو تمغہ بھی سلطان عبد العزیز نے قائم کیا ہے۔ یہ بھی اشخاص کو دیو جلتے ہیں جو علوم و فنون یا ادب میں امتیاز حاصل کریں۔ انکو فیتہ سرخ و سفید رنگ کے ہیں۔

”طبقہ ہتیار“ سلطان حال نے اس اشخاص کیلئے جسے شجاعت حمیت دیات یا بی نوع انسان جو کہ بے زبان جانوروں سے شفقت نمایاں طور پر ظہور میں آئے قائم کیا ہے۔ اسکے تین درجہ ہیں صبح کو ہر طلعتی اور لغرتی۔ فی زمانہ خیر مسلمانوں کو زیادہ تزیین نشان مرحمت ہوتا ہے۔ مگر اکثر مسلمان بھی اس کو شرف میں اسکا تمغہ دو درجہ اور دوسرے کو یکدرہ پڑا ہے۔ اس پر سلطان طغر اور نشان سلطنت نقش ہے۔ اور پشت پر بھی عبارت کندہ ہے۔

اسکے علاوہ تین طبقہ اور ہیں افتخار یا وقت و شفقت۔ ان کو بھی امیر المؤمنین غازی عہد اکید بانی ہیں آخر الذکر فریخ و عروں تمغوں کو علاوہ اعزاز کی گلاہ دساریں اور ولعت دینو کا پڑانا دستور بھی ابھی بالکل متروک نہیں ہوا۔

جشن جوبلی و سلطانی سفیر و متعصین کی مخالفت

مہاراجا شری ۱۸۷۱ء کو پیر میں اپنے پہلے ٹریبونل نوٹس جوبلی کے موقع پر
قیصر شاہ کے جلوس پر چند سطریں لکھی ہوئی تھیں اس عداوت قلبی اور دلی بغض کو جو
اپنی قوم پر مسلط نواز دار کی طویل کل نیا کو مسلمانوں کو ساتھ ہی ظاہر کرنے سے باز نہیں
رہ سکا۔ حضور قیصر ہند کو صحت و تندرستی۔ لارڈ رابرٹس کی بڑیاک دہلیت اور ایک ہندو مہاراجا کی شاندار اور فوٹو الٹرا
پوشاک کی تعریف اور تذکرہ میں جس سطریں تحریر کیے اس سے دینی عبارت اپنی انوکھی منطق سے ترکوں کو بد اخلاق ثابت کرنے کی کوشش
کرتا ہے۔ اس کی تحریر کا مجسمہ تجزیہ ذیل ہے۔

”اس جلوس کا ایک اور دفعہ چلے سوت لوگوں کو توجہ دینا اور جسکی باقاعدہ اطلاع پہنچی ہے کہ قیصر کم خیزت فرماتا ہے وہ
دفعہ یہ ہو کہ نہ خاص ترکی ٹیجی اور نہ ترکی سفیر شاہی جلوس میں شامل ہو۔ اگر اتفاقاً سہو نہیں کہا جاسکتا۔ دنیا کو تقریباً ایک شہر
ملک اس وقت کیلئے لندن کو اپنا نائب روانہ کیا۔ اور ہر ایک ایسا نائب جلوس میں شامل ہوا۔ اس میں چارلس ملنگ وغیرہ کے شہزادے بھی
شامل تھے جنہیں ہر اکثر کشی نامیں حکمران بادشاہ ہو گئے۔ ترکی نے بھی جوبلی کی شرکت کیلئے خاص ایلچی روانہ کیا تھا۔ مگر نہ وہ اونٹ
مستقل سفیر جو ہمیشہ لندن میں رہتا ہے جلوس میں شریک ہوا۔ یہ لارڈ اسٹورٹ اور نیکول فرمازا، کی تسمین تھی اور کسی کرنے
سے جسکو لندن تمام دنیا مبارکباد دے رہی۔ اور اسکے لٹو دعائیں مانگ رہی تھیں کی طرح کم نہیں ہو سکتا۔ یہ ظاہر ہو کہ امی کے خلاف
کا علاقہ نہ تو نوٹس لیا جاسکتا ہے۔ اور نہ اسے بغلی کا اظہار کیا جاسکتا ہے مگر اس امر کی ہندوستان میں کمال تہیہ سونی چاہیے تھا
ملکہ معظمہ کی مسلمان غایا سلطان ترکی کو بی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔“

اس عبارت کو پڑھ کر ہر ایک منصف مزاج سخت متعجب ہو گا کہ یہ عقل انداز اخبار ترکی سفر ان کی عدم شرکت کو دفعہ ہی کی طرف
وجہ دریافت کرنے یا معلوم ہونے کے بغیر اصول پر چکر ترکوں کی کچھ خلائی اور ملکہ معظمہ کی عداوت کا کیا نتیجہ نکال رہا ہے اور وہی
بودی بنیاد پر مسلمان رعایا ملکہ معظمہ کو ترکوں سے ہمدردی رکھنے کا الزام دیکر اپنی بنیاد اندوولی کو ظاہر کر رہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جلالت اب سلطان المعظم کو خاص اور معمولی دونوں سفیروں میں سے کوئی بھی جلوس میں شریک نہیں
ہوا اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہمارے محب ملک قوم ٹریبون ہمارا کو یہ اطلاع نام نہور ۲۵ جون ہوئی ہے۔ لیکن جس طرز
جہاز نہ کو نے اس خبر کو شائع کیا ہے وہی تیز فہم ٹریبون کو یہ سہا نکے لئے کافی تھی کہ اس معاملہ میں تصویر سازوں کی طرف سے ہوا
ہو گا کیونکہ انہی نے ترکوں سے عداوت ٹریبون سے زیادہ مسئلہ درمختی ہے۔ اگر عدم شرکت ترکوں کے کسی تصویر کیوچہ سے ہوتی تو وہ اس
جلوس کی ایسی کہ حالات کھتے وقت ضمایرہ تحریر کر کے ایسے سرسری طور پر مثال دیا کہ ترکی خاص ایلچی یا سفیر متعینہ دبار لندن
جلوس میں شریک ہوا بلکہ ترکوں کی سچا اور مذمت میں نہیں آسمان کو قلابہ ملا دیتا اسکا طرز بیان ہی ظاہر کرتا ہے کہ وہ امر
واقعہ کا اظہار سے گریز نہیں کر سکتا تھا۔ مگر جو بات بتانے میں اپنی قوم کی مذمت دیکھ کر اس نے دم بخود ہو کر قریب صلیت
انصو کیا۔ مزید برآں اگر ہمارے ٹریبون اسل خبر کا اور وضعی اٹھنے کی تکلیف گوارا کرتا تو اسکو معلوم ہوتا کہ جلوس سے

ایک روز پہلے امر جون (تصہرنگہ) میں حضور مکہ معظمہ نے مالک غیر کے تہذیب اور غرار کو جو دعوت دی تھی اس میں سلطنت علیہ دہلی کے سفیر موجود تھے اور اگر اس (نزع فور) فخر پنجاب و ہندوستان جناب کا دیر معلومات جسکے مطالعہ سے فٹنگ گورنر پنجاب نواب دایسراؤ ہندو نواب وزیر ہند (جیسا کہ وہ اس تاریخ کے پرچم میں فخر لکھتا ہے) اکتساب فیض کرتے ہیں صرف جناب ناگزیر ملک محمد و نہ ہوتا اور اسے دینا کہ کسی اور جناب کو بھی دیکھنا نصیب ہوتا تو اسکو معلوم ہو جاتا کہ اگر ترکی سفارت نے مکہ معظمہ کی تحقیر کرنی ہوتی تو الحاح جلیل القدر سلطان خود اپنی دہلی خلافت میں نماز شکرانہ کو موقع پر خاص اپنے پانچ اعلیٰ عہدہ دار انگریزی سفارت کو گرجھ کر روانہ نہ کرتا اور اگر سفراء مذکور کا ایسا ارادہ ہوتا تو لارڈ سالسبری وزیر عظمیٰ جو اتوار کو کہیں دفتر میں آگے ہی ہوا ضابطہ ملاقات نہیں کرتے بڑا کلفسی منیر پاشا کو رو دیکھ کر سیکڑا پی سابقہ دستور کو بالاطلاق رکھ کر پاشا کی موصوف کی ملاقات کو خاص اتوار کو دن (۲ بجوں) اپنے دفتر میں رونق افروز ہوتی ان سب باتوں کو علیحدہ رکھ کر یہی اگر ایک لمحہ کی غور کیا جائے تو یوقوف سے یوقوف ہی سمجھ سکتا ہے کہ اگر دو نو سلطنتوں کے تعلقات ایسے گھٹتے ہوئے ہوتے تو سلطان العظمیٰ کو اپنا نائب روانہ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہوتی۔

اس وقت پر طرز جناب کی قیمت کو لینے جو مسلمانان ہند کو سرکش اور مضطرب ظاہر کرنے کے لیے تو اس معاملہ کی عام تشہیر کا نکتہ ہو مگر خود ایرلینڈ کے مسند فیئین اور یورپ کے سوشلسٹوں کو ہندوستان میں ایسی دعوت دینے پر یہی امن مان ملک اور تاج برطانیہ کی غیر فوجی کامیابی جو ہم معاملہ ریحبت کی کیفیت انگلستان کے مشہور کسٹروٹو جنرل انگلینڈ اور یونین کو دایسراؤ بالخصوص بتا کر دیتے ہیں جسکو پڑھنے سے اگر وہ حق خجالت میں ڈوب مرنے سے بچے راتو اسکو معلوم ہو جائیگا کہ اس معاملہ میں ترکی سفراء نے جو شرف و دراندیشی علم اور بردباری ظاہر کی ہے وہیں اسکی نظیر ملنی محال ہے اور اس کے مقابل انہی جہاشاؤں کے جن خیال ایک رائے دہ گاہ ازلی اور اس کے پہلو چالوں نے جو جنابت ظاہر کی ہو اس سے نہ فقط انگلستان کو بداعت پر بلکہ انسانی فطرت پر عیش کے لیے جو یہ پڑ گیا ہے مگر ناظرین کو محض بالانگریزی جناب کی تحریر سے کل کیفیت میں و عن ظاہر ہو جائیگی اس لیے ہمارے طرے کسی اور دنیا تو ضیع کی ضرورت نہیں۔ انجانہ ذکر ہے ایک سرکش وقت پر داز وزیر عظمیٰ کے عنوان سے جو حسب دل ترمیم کرتا ہے۔

"مسٹر گلڈرہٹون نے تصدیق فرمائی کہ رائے چند گان کو جو خط لکھ کر فقط ترکی گرفت بلکہ کل داخل خطام کو لسن طعن کی تھی اس پر رائے کوئی کہتے ہوئے ہیں (یعنی جناب انگلینڈ) مسٹر کوئی کہتے اپنا خیال ظاہر کیا تاکہ وہ اب بیہودگی اور خلاف بیان کی انتہائی حد تک پہنچ گیا ہے۔ مگر نتیجہ یہ ظاہر ہوا ہے کہ اس رائے سے جتنی غلطی کہا جاتی تھی مسٹر کوئی نے ایرلینڈ کو تصدیق کر کے انہماک کو کوئی ایڈورٹائزر کو ایک خط لکھ کر واضح کر دیا ہے کہ وہ اپنے فیصلہ والو خط کو مدد دے گی تاہم کوئی قابلیت کہتا ہے۔ یہی مسٹر گلڈرہٹون ایسی ناقابل اعتبار طاقت اور حیرت افروز تفاوت ظاہر کرتا ہے کہ وہ رعایا کو ایک ایسی طاقت کو سفیر کے ساتھ جو انگلستان کو ساتھ دوست نام نہ کر سکتی ہے۔ اول تو ہینگنگاشتی کرنے کے درمیان کم بہ تعلاتی جو پیش آئیگی ترمیم بتا ہے۔ مسٹر گلڈرہٹون کو فعل کو جواز اور یہی نامستعمل اور وحشیانہ بنا رہا ہے وہ یہ کہ مسٹر کوئی خود اپنے شہنشاہ کی جو بیٹی کو قتلوں پر ترکی سفیر کے ساتھ برسلو کی کرنے کی

نصیحت کرتا ہے۔ اندر میں صورت یہ کہ کوئی تعجب خیز امر نہیں کہ اسکے خط کو کل دیا جسے کہ ریڈیکل فرقہ کے اخبارات نے یہی نظر خدمت دیکھا ہے۔ خط حسب ذیل ہے۔ ”اقلعہ ہارڈن (مسک گلیڈ سٹون) ہورنہ امریکی شہر۔ صاحب میں تمہاری جہاد کو اس پرچہ کی وصولی کا جس میں مضمون نشان کہ تم کو مجھ کو بھیجا تھا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سلطان ترکی کی گستاخی و دل عظام کی پالیسی سے اس دفعہ تک بڑھتی ہو کہ میں اس کی اس جہاد کا نہ دفعہ کی جہاد پر ہی کہ اس جو ملی میں شریک ہوئی کی اعزت دیکھا جیسی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر اس نے واقعہ ایسی دفعہ کی جہاد میں اس کی ہمت ہو گی کہ وہ شاید اس کی ہمت نہ کر سکے۔ (یعنی تمہارا وہ افادہ دلیو اسے گلیڈ سٹون) لہذا کہ مشہور اخبار سینٹ پیٹرس برگ اس خط پر پیر مارک کرتا ہے۔

”مسٹر گلیڈ سٹون، ایک انٹرش جہاد کو چھوڑ کر نہیں بلکہ ایک دفعہ کارک اگل ہے۔ ایک دفعہ شریک خیر خط لکھا ہے۔ خط لکھا دینا کو بڑی زور کو ساتھ مسٹر گلیڈ سٹون کا وہ حملہ یاد ہے جس میں جو اس کی تمام مدد لیا تھا اس پر کیا ہے۔ اور غالباً اس کو اب پر اس موقعہ کی طرح نہایت ذلت کو ساتھ معافی مانگنی پڑے گی۔ اس آخری خط کا کل لب لباب یہ ہو کہ ان کو اوٹاؤں کو جو ملی کی دینا ترکی سفیر کی جہاد اور نصیر کرنے پر کما گیا ہے۔ وہ سلطان کی اس تجویز کی مہاک پر کہ سلطان مروج کو اپنی جہاد میں شریک ہوں حیرت ظاہر کرتا ہے۔ اور امید رکھتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ ایسی تجویز کو رد کرے گی۔ وہ کہتا ہے کہ سفیر گلیڈ سٹون کی ایسی اہمیت ہو گی کہ وہ غالباً اسے پسند کرینگے لیکن کیا سلطان کو سفیر اسوت ہی لندن میں موجود نہیں ہیں کیا ہمنہ ترکی کو انجیلیا تعلقات قطع کرے گی؟ اور کیا سلطان المعظم کو شکست خوردہ یونانیوں پر رحم کرے گی؟ طرف ال کے کسی طرح ہے؟ جو خاص اپنی جہاد کے لیے آئیں گے۔ وہ خود ملک معظہ کے یہاں ہونگے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ انگلستان اور یہی اسی حیثیت سے خاطر و مدارات کرے گی۔

”یہ میز پر شاگردینہ شرف سیری میز (ناظر تشریف دار بارہما یوں) کل (۳ جون) قسطنطنیہ سے لندن کو روانہ ہو گئے ہیں وہ سلطان کی طرف سے ایک سختی خط ملے معظہ کی طرف لائے ہیں جس میں انگلستان اور ترکی کی سابقہ دوستی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور ان کو جو ملی کی مراسم میں شریک کیا اور اس سبب کی گفتگو کر کے اسے برائیت لگائی ہے۔ سلطان المعظم نے یہ کاروائی محض اپنی خوش اخلاقی ظاہر کرنے کو بڑی کی ہے۔ البتہ گلیڈ سٹون اپنی کہ تورا غیر مسجیانہ تحریر کو اپنی میاکی کا ثبوت دے رہا ہے۔“

اخبار دست منسٹر گلیڈ سٹون کا پرہامی اور ترکوں کا بانی دشمن ہے وہ بھی مندرجہ ذیل الفاظ میں اس کی نصیحت کو سخت مطلق کرتا ہے۔ ”جس کو شایع شدہ پرگراؤں کو وضع ہوئے کہ مالک غریبے مفرار ملک معظہ کے بہت سی قریب ہو گئے اور اگر ترکی سفیر کے برخلاف کوئی ظہار بخش کرے گا تو وہ گویا خود ملک معظہ کے برخلاف اظہار نامہ لکھ کر اپنا ہو گا۔ ترکی سفیر ملک معظہ کو یہاں ہو گئے اور ملک کی ان مخالفات کو کہ وہ اپنی محافظ ہونی چاہیے۔“

یہ کہنے کو بعد خیا انگلیڈ وینوں میں ظاہر کرتا ہے کہ انگلستان کو فہمیدہ اور خوش اخلاق باشندہ کو اپنی طبعی اوصاف سے کام لیکر گلیڈ سٹون کو یہ شہانہ مشورہ کو کوئی وقت نہیں لگے۔ نیز یہاں شاہانہ مشورہ دار اور مصنف باوصاف حمیدہ و رحمدل اور بیدار مواضع اور دلی

نہن والوں کی غیوریں سو وقت نہیں درندہ و کل سفیر و نریز کر اوسکی قدر کریں۔

یہی جنار ۲۲۲ جون کو عدم شرکت کی وجہ سے ذیل لکھا ہے۔ یہ نہایت ہی قابل افسوس امر ہے کہ نیر شا سفیر خاص سلطان المعظم جوہلی کو اجلاس میں شریک نہ ہوئے۔ لیکن دشمنوں کا اہمیانہ خط جس پر پچھلے ہفتہ نفرت ظاہر کر چکے ہیں۔ جاہل لوگوں کو ایک عظیم الشان دوست سلطنت کو انچلی کی تحقیر اور بھڑکتی کرنے کی دعوت دی رہا تھا۔ اور اس قسم کی افواہیں بی شہور ہو گئی ہیں کہ بعض بدگمانانہ شکل فریق کو لوگوں نے ترکی سفیر کو برخلاف اظہار بخشش کی خاص نالائش کا انتظام کر لیا ہے۔

اندریں حالات میں نیر شا نے جلوس میں شریک نہ ہونیکا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ ایک سچو غنائی کی طرح اوسکی بلند نیالی خوش اخلاقی اور اعلیٰ درجہ کی تہذیب سے یہ پسند نہ کیا کہ جوہلی کے جلوس میں بے لطفی ہوگی کسی قتال کو ہی موجود رہنا چاہئے۔ اس پر ذہن بہرہ پر شکستہ نیر کو ترکی سفیر پر فخر صکر نیر شا ایسے سلیل القدر اور مہذب شخص کو حاضرین اور تماشائیوں کا حصہ کثیر نہایت تپاک سو خوش آمدید کہتا ہے یہی جھٹیلوں اور فرضی مظالم ستار والوں کو بر خلاف جو کہ ورت پیدا کر دی تھی وہ تہسلی میں ترکی سپاہیوں کی مستقل مزاجی سلامت ردی اور بے عدل شجاعت کو حالات معلوم ہونے سے تقریباً معدوم ہو گئی ہو لیکن دس میں لاکھ موافق خیال رکھنے والوں کو تماشائیوں کے مقابلے میں محدود و چند ہر معائنہ کی شہرہ شہی ہی عوام کی پر جوشی و مسلسل روس ایک ناموزون انقطاع پیدا کر سکتی ہے۔ اس لیے نیر شا نے گوارا کیا کہ اونکی وجہ سے جبکہ ایسی بزرگی ہو چکا قتال ہو تو وہ جوہلی میں شریک ہوں۔ اگر اوکو برخلاف کوئی لغزہ تحقیر بلند کیا جاتا تو اونکی یا انکے جلیل القدر سلطان کی اہم قدر تحقیر نہ ہوتی مگر خود ملکہ معظمہ کی جگہ کے معزز نہان تہو نیر شا کو دیکھ کر اس کو پہلور عیاانے ٹری خوشی اور جوش کا ساتھ فرما کر آخرین ملکہ کو تو جبکہ وہ معمرات کی شام کو شاہی گاڑی میں سوار ہو کر شہر کے بہر ہو کر بازاروں میں سو گندہ و تھو۔ اوس وقت سینٹ جارج کو بازار میں تقریباً پچاس ہزار آدمی ہر فاش کو موجود تھے۔ اور سب ملکہ شاہدہ ٹری تپاک کو ٹری سفیر کی آواز بگت کی تھی۔ ترکی سفیر جلوس کو سوامام مرسم میں نمایاں طور پر شریک ہوئے اور ہر ایک جگہ اونکی نہایت عزت و تہذیب لگائی۔ یہ نقطہ سفیر مدح کی دورانیشی تھی کہ وہ کسی بزرگی کے قتال کو جس جلوس میں شریک ہوئے۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ مہا شاہبادر اس سال کو کوئی بڑی شہرہ کر کے ملکہ معظمہ کی مسلمان رعایا پر اونکی مذہبی مقتدا کو سفیر خاں کی عاقبت اندیشی اور حضور ملکہ معظمہ کی عزت و ہتھکنڈ کی نگہداشت کو مقابلے میں اپنی ذاتی تفاخر اور شکوہ پسندی کی کوئی پروا نہ کیے۔ وادھ کو جوہلی ظاہر کر دیکھ کر وہ جہالت پادشہ اس کے لہو توڑ کر چکا ہے۔ ہکوا و سکورست مانوس کوئی تال باقی نہیں رہ چکا۔

سلطان المعظم اور شیعیہ۔ مول ٹری کرٹ مورخہ ۱۸ ستمبر میں ایک تقریباًش برٹیسر صاحب ہندوستان کو کل شیعہ اصحاب کی طرف سے خود ساختہ وکیل بن کر ایک چھٹی شاہی کرتے ہیں کہ شیعوں کو سلطان روم کوئی سہمدی نہیں وہ انکو خلیفہ نہیں مانتو ایسا کر انکے عقاید ہی کے برخلاف ہو اور وہ سلطان المعظم کی شہادت ایک پین فرما کر وہ سب زیادہ نہیں سمجھتے۔ منشی خلفا ان پر انچیز زمانے میں شیعوں کو نہایت بے رحمی سے قتل کر لیا ہے۔ ہکوا ترکوں کی فخر پر کوئی خوشی نہیں ہوئی اور ہم زمینیں کی طرح کوئی شکایت نہیں رکھتے کہ ترکوں یا ایرانیوں کو مسلمانان ہند پر فخر و زوالی کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔

بنائیں ہر منصوبہ و منصوبہ ہند کی کل حالت میں نہایت خوش دھور میں۔

آرمینین کی تشبیہ کو شاید خود پروفیسر صاحب ہی سمجھ سکیں۔ اور کوئی تو اس کا دعا خاک بھی نہیں سمجھ سکتا۔ باقی رہا خوشی منانا یہ پروفیسر صاحب کی صریح کم و تقصیر کا ثبوت ہے کہ وہ شیعہ صحاب کو خوشی منانے والوں کو خارج کرے جس پر ہائیوں پر گورنر فتح پلے سے سی آئی کو سنی ہائیوں کو خوشی ہوئی تھی ایسی ہی انکو بھی ہوئی اور گورنر اور ان کے حکام پروفیسر صاحب کی نسبت بد چار اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ خوشی منانے والے گورنر کو اچھا در ملک کیلئے خداوند کریم کی خاص رحمت اور نعمت سمجھتے ہیں اور انکو دہر و گمان میں بھی کبھی دوسری حکومت کی خوشی پیدا نہیں ہوئی۔ پروفیسر صاحب ترکوں اور انگریزوں کو ایک دوسرے کا دشمن سمجھتے ہیں سخت غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں بعض افراد کو چھوڑ کر وہ عام انگریزی قوم کے خیالات و کہیں تو وہ اسکو مسلمانان ہند پر بھڑک کر روکا ہوا خواہ پائیکہ اسکی تصدیق انکو ۲۹ اگست کو پائیر پٹھنے کو توجہ ہو جائیگی لیکن بغرض حال اگر دونوں سلطنتوں کو کچھ حصہ کیلئے ایک دوسرے کا دشمن بھی فرض کر لیا جائے تو صورتیں بھی پروفیسر صاحب کو گورنر ٹھیکس کو نادان دوست تصور ہونگے جو گورنر موصوف سے اس کے دشمن کی اصلی طاقت کو نہیں رکھ رہے۔ یہ مسئلہ اس پر ہے کہ گواہ کی خیر خواہی اور ہمدردی کسی کام آئے نہ ہو بلکہ دنیا کے لائے مسلمانوں کو جنہیں زمانہ کی موجودہ حالت کا کچھ بھی علم ہے سوا پروفیسر صاحب کے معدود چند پنجالیوں کے بلا توجہ و قومیت سلطان المعظم سے پوری ہمدردی اور روحانی تعلق ہے اور بریقہ جس سے سلطان المعظم کی اصلاحی طاقت بہت بڑھ جاتی ہے کسی کی کوشش سواب زائل نہیں ہو سکتا اس تعلق سے بیکار کرنا انکی اس طاقت کو پوشیدہ رکھنا ہے حالانکہ دشمن کا مقابلہ کامیابی ہو کر سکے کو لیتے ایسی پوری طاقت و وقت ہونا شہ ضروری ہے کہ اس پر کثرت کو زیادہ طویل نہ کیا جائے۔ بحث صرف شیعہ اور سلطان المعظم میں تھام و موقوف ہونے پر ہے اور اس بارہ میں پروفیسر صاحب کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ہم ایک خاص ایرا کے جناب ناصر خاندرجہ ذیل قسبان جسے کل شیعہ صحاب کو قومی خراب جل المتین کلکے نے مہر لے دیا ہے۔ ذیل میں درج کرتے ہیں

منقول از روزنامہ صبا کہ ناصری مورخ بدست تصدیق مظفر شاہ

اسلام و اسلامیان کہ مسئلہ کے عالیہ نہ کرے ان اہمیت تمام دارد و ملاحظہ آن کید و جواب رسیدہ است ہمیشگی نفع ہم را بہر اہمیت و ملت ہم را بہر خور از زبان خود بیان نمایم ناچار بطور این مسئلہ نہ ادہ و ہماں محض استحقاق خاطر ملان عزیز کہ چنداں از اوضاع مسلمانان و گرفتاری ایشان در جنگ مل مختلفہ عالم جبر نہ باشد مختصری داراں ہر فقرہ عرض نمایم (ترجمہ نہ وہ شومی و نہ سخن ہدایت) امر ویزں روز شمارہ نفوسیکہ متدین بدین مہین اسلام اذ و در نقاط مختلفہ روز ویزں بہت و زیست دار و متجا و از اردو زیست ملیون بہت تقریباً ثلث این قباغ و اقوام علین اسلام و حکومت ہائے اسلامیہ ہستند و باقی مقبوضہ و حکومت و اول غیر مسلمین شدہ و متابعت عا در اول را برگردن گرفتہ و غالباً در تحت ادارہ دولت انگلیس ہستند۔

قتل فرنگ بر حسب ظاہر مقصود مذہبی را کنار نہادہ و اہل ہر مذہبی را بجال خود و گشتہ اندازہ بجا آہ آخری مطلق الخوان را از ہم علیہ اسی اصول کو نظر انداز کر دیو کا نتیجہ ہے کہ محاربہ شر اسوال میں انگلستان ایسی شکست میں گرفتار ہو رہا ہے۔ ہر طرف ہر مذہبی

نموده اند و از راه حلیت پیش رفت کار خود سازد گفتن چنین کار درست است و کند و کار باطن این منوچهر پویشیده و تبر و تیغ دین چو گوشت
بلکه مواره در یک انداختن و نابود ساختن سایر ادیان استند اگر ظلم را که در مالک (خاصه) نسبت بسایین صیوت و قیاس میاید پیش
واده شود و مگر بموطنان از آتش غیرت کباب شده و دل در اندوای سینه ایشان آب میشود و همیشه دعائے قوم و دلتین عیالین را
که دوام ملت اسلام بستاید دولت است خواهند نمود در هندوستان با قلا پنجایه میون این جماعت مسلمین هستند و در میان این جمعیت
کثیره یک نفر قدرت در حفظ ناموس و ضبط عرض ملت ندارد شاید برای این عامی طلب است که در نسخا اخیر در روزنامه گرامی حل الملتین
بنظر رسیده که آنان متحد و از یک میون زمان مسلم در بیسی کلکته و سایر بلاد هندوستان با یکجای عیال شنیعه می بر دارند و مردان مسلمین
قادر بر کف و دفع آفات نیستند بجز عیال و مردان و در این حال روس دیگر مردان بزرگ خود اختیار می یابند و بلکه نتواند مخالف قانون
در روس رفتار می نماید بی هیچ است که انتقام تو من شریعت غرامی احمدیه هستند ملت بیضای محمدیه موقوف بقوت و قدرت
و دولت اسلام است همیشه باید طبقات مسلمانان از حضرت احدیت مسلت نمائند که ولتین اسلام را چنان ببطی و وسع قدرتی عطا
کند که در مالک نیست میسلین بنو ندیروی قانون خود را کرده و موافق شریعت خود رفتار کنند شخص مایه ترقی اسلام همان مسئله اتحاد
و ولتین اسلام و مواسات و مواظات برادران دینی با یکدیگر است که بنده تعالی امر و از این مطلب در انتظار عالیشان مانند افتاب
نابا روشن نمایان است خداوند روز بروز بر سر حکام بنیادین اتحاد میفراید در صورت اتحاد یقینا که در مالک خارج تسلط بر د
مسلمین نخواهد داشت در صورت اتحاد و ولتین مسلمانان حضرت امیر بخارا با کمال و داد تابع این بد دولت
شده سر بر طبقه این اتحاد در می آید و از آنکه یکدیگر و یکجائی قاطبه مسلمین در هر سرزمین سراسر جهان را خواهد رسید با وجود اتحاد
چگونه دولت چنین میتواند و نیست هزار نفر مسلم را در کاف و قتل رسانند آیا مسلمین هم چونان است که در مشرق و غرب چه مصائب
از قتل و ضرب از دست اهل مختلفه مخالفین اسلامیان بیچاره از وطن آواره می آید و خوش چین که بی ضروری مساعدت و باز و توانا
توانست سر بخور قوت و قدرت را بر اینها را که عقیده ها و یکجائی ایالات و صفات فزاینده بر این است بر تابه و عرض دولت و نام
ملت خود را از جنگ قهر و غلبه آنان بر دارند مسلمین بیچاره را چنان زبون و خوار نموده و در چنگال تصرف و غلبه گرفتار کرده است
که بیچاره را بخاری بر آتش آن بیچارگان آوارگان باقی نمانده و یکی یکبار خود فر مانده اند کار بجای کشیده و بیخیتی بدر جبر رسیده که از هر بیت
سال بیت سال یکبار مسلمین را در معرض قتل عام می آورد البته اگر مسئله اتحاد پدیدار باشد و برقرار گردد و معقلا در اندک مسلمین
آنها را باستظهار و یا نمودی دولت همکیش خود سر از اطاعت دولت چنین جمیده یا حکومت مستقلی گردیده باید اید و متابعت یکدیگر
از ولتین عیالین بگویند اندک اینک طاعت که در ایران نیز در قریب عالم مصیبت و فکالان کریش باز شده و ایران را نیز تا یکدره
استراحت و رحمت آن در مانده گان را فرود می آورند و وجهه نمودن از هر گونه از راه تعصیب بنی حیت امین برای آنها روانه دارند و چه قدر
باعث افتخار اسلام و اسلامیان است که بنده یان با آنکه خود مبتلا بمقط و طاعون و از شدت فکالت مشرف به کلاه اند و از اقصای بلاد و جنوب
ازین راه فراه حال آنان اعانه فرستاده میشود و از انجمن ارسال و حوالت امانت بر سر محنت کشیده گان مصیبت رسیدگان کریش مضایقه

اجالہ شرط اول ترقی اسلام اور تہاد و دو ملتین و موافقات مسلمین میں خدائے خداوند از مسیحیوں کو ہمیشہ باز دیا اور ان کو
افزودہ دنیا و تفرقہ از میانِ اسلامیان بر اندازد و ہر جا ہر مکان نظر توجہ و معاونت خود را از مسلمانان باز نگیرد

راہِ جبلِ المتین { کھنڈہ دار نقل عنوان فتحی آنست کہ قاعدہ اسلامیان بر اندایں دولت بزرگ اسلام کہ امروزہ اسلامیت
پر خود را نہایت است بچہ پایتخت و متقی مانڈ را در ان اسلامی ہم باید در مالک مختلفہ و حفظ جامعہ اسلامیت

ہم خود را مصروف دارند و چشم انرا اختلاف جزئی کہ باعث مخالفت نامی کلی مانڈہ است پر شنیدنیالات تمام اہل ایران حق
دولت علیہ عثمانیہ از عنوان فوق ظاہر میشود اخبارات ہر قوم زبان آن ملت است دیگر آنکہ محضر گرامی ما روزنامہ مبارکہ ناصری را
مقصود از ان عنوان مذمت و توجہ خام نیست بلکہ غرض است کہ قاعدہ اسلامیت اسلامیان را تحت سلاطین اسلام و آزادی آزاد فرایض شریعہ
در مالک اسلام ظاہر دارد اگر ارباب انصاف را از دست نہ ہم آزدی در مذہب یکہ مل مختلفہ عالم در مالک اسلامیہ بیشتر تر آنکہ
مسلمانان در آزاد فرایض غیبی خود در تصرفات سلاطین اروپا از خداوند تعالی سکت و طریم کہ تمنا دین و دولت بزرگ اسلام را
زیادہ بریں نمودہ ما مسلمانان را عقل و دانشو عنایت فرماید کہ غایہ اتحاد با یکدیگر برپا نشانیم۔

حضرت امیر المومنین خلیفہ عظم و ثنیہ صاحب { خلافت کے مسئلہ و سلطان المعظم کی نسبت ایک
بے نام شخص نے پروفیسر قرلاش کے ذہنی

نام سے کچھ عرصہ پہلے ایک گلوٹنڈین جنارول ملٹری کڑٹ میں جو مزارفات شایع کی تھی۔ اس کا کافی جواب نہ فقط وکیل بلکہ
تقریباً کل اسلامی اخبارات میں فوری شایع ہو گیا تھا چنانچہ لکھتہ کراما میہ اخبار نامہ راہِ جبلِ المتین نے اس ادعائی ثنیہ
کی نسبت اوس وقت چوینالات ظاہر کیے وہ اوپر ظاہر کر چکے ہیں اب ۲۷ دسمبر ۱۳۹۷ء کو جبلِ المتین میں ایک ایرانی ننگی
کی تحریر جو خاص ظہران سے موصول ہوئی اسی بارہ میں درج ہو۔ اوسیں قرلاش پروفیسر کی قرارداد حق گوشمالی ہی نہیں
بچہ فوج سے شہر شیکہ حضرت خلافت پناہی امیر المومنین کی ذات والاہیات سے بچہ عقیدت و خلوص کہہ کی نسبت جو کچھ تحریر
کیا تھا اوسکی ہی کال تصدیق و تائید اور شیعہ معزز کی تحریر سے ہو رہی ہے ایسے اوسکو مزید خوشی سے بچنے ناظرین کو مطلع
کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

قابل توجہ سلامیان { مکتوب یکے از اجلہ و عمایہ ایران است کہ با دارہ رسیدہ۔ در شمارہ ۴۴ روزنامہ شریفیہ
المتین ص ۲۴ مشعر ہے شرعی عنوان حضرت از طرف شیعیان از پروفیسر قرلاش مذکور

گشتہ بود پوئیں شخص بعزت کہ وہ تباہ نگ عالم انسانیت اسلامیت است و بدزدی ہم نام خود را در جزیرہ مسلمین قلمداد کردہ و مال
بے بضاعتی را پیش نہاد خود کردہ است۔ باہر مشغلہ عدم وقت خود تو استم جنیری جواب او نویسم لہذا خاطر مبارک منشی ادارہ
رستہ نہ کر میدارم اگر مکراراً در صفحاتِ جبلِ المتین رنوع قلبی بغیر ہم مذہبی حضرت شیعہ را در حق امحضرت اقدس خلافت
پناہی سلطان عبدالحمید خان اودام اللہ بطلان قدرت و سلطنت نوشتہ شدہ است و ہر چہ دریں باب عرض شود از ان

وہاں عروج سلطنت عثمانی تاجیال جنس گیارہویں ہزار سال گذشتہ انداز تقریباتاً تبریک اعیاد و مظاہرین کہ در روزنامہ ملی ایران درج شد
نوجو بیروان و دریافت از خلوص عقیدت و گیارہویں مضارہ میشود و تری و جمعی لہذا زبان عموم اہل شیعہ باں نامسلمان کہ پرفیسر
قریباًش باشد میگوم۔

دشمن آتش پرست با دینار اگجو خاک بر سر کن آگب فتنہ باز ایدجو

از جنابت یک نفر یادہ نفر شل این اشخاص لادہ شہرت و اتحاد دولت گسیختہ نخواہد شد و امر و زماں ایران از اعلائے اودنے بعد از اطاعت و
تبع و خود اطاعت اعلیٰ حضرت سلطان عثمانی را لازم و اورا خلیفہ و سلطان دانستہ و میداند و بخدا
قسمت ایک نفر از عارف و عامر و طہران ندیدہ ام کہ اسحر سلطان بیابد و اورا دقواہر سلطنت اورا دواعا
نکند۔ (نتیجہ - ا- م- ی- ل)

ترکی عورتوں کی بہادری
ایک ترکی خبا کہتہا ہے کہ جب یونان کو برخلاف جنگ اعلان کیا گیا تو سلاوینکیا کی
حمیت و وطنہ کی اس تحفہ نبوی جیو اکیڈن بذات خود والی سالونیکا کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے میدان جنگ میں جاؤ اور
لڑائی میں شریک ہوئی اجازت طلب کی۔ والی و صوفی و کلکیت ابوالی کو لکھدی جہاں سے جواب ملا کہ ان بہادر عورتوں کا شکریہ
ادا کر کے انکو پیغام پہنچا دو کہ دشمنوں کو قلع قمع کیلئے جو دشا نیکہ کافی ہیں۔ والی نے پیغام انکو پہنچا دیا مگر انکا جو شہر نہ نہیں تھا
اور انہوں نے اور زیادہ احتجاج و ہراسہ سفر کی اجازت مانگنی شروع کر دی۔ والی نے مجبور ہو کر یہ ابوالی میں عرضہ ارسال کیا کہ سد فدیہ
نے ہی عورتوں کو تقاضا کرے ونگ اگر منظوری دے کہ اسوا کچھ چارہ نہ دیکھا گیا کہ وہ فقط بحیثیت مرضات (تیار داران) شفا
خانجات جاسکتی ہیں عورتوں نے یہاں منظور کیا اور کمال خوشی اور انبساط سے مدد کو روانہ ہو گئیں جہاں پہنچکر وہ نہایت مستعدی
اور ملی شوق ستیاری کی خدمت ادا کرتی ہیں مگر جب کبھی لڑائی درپیش آتی تو وہ فوراً ہتھیار لگا کر اسیر شریک ہو جاتیں اور
عین درمیانی سفوں میں کمال شجاعت و بہادری و تہذیب و آراہنہوتیں۔ الغرض وہ تمام معرکوں میں سطح شریک ہیں اور فی الواقع حقیقت کے
فضل و کم سے انہیں ہر ایک و حقیقت و حقیقت پہنچا۔

ایک عجمورت خدیجہ نے بے بیغایت شجاعت اور وفور حمت کو مردانہ لباس بدل کر اپنے کو مرد کے نام سے ظاہر کیا
اور نہایت شوق و اپنے کو کس کر شامان میں داخل کیا جس میں کا وہ محمد صوفی سپاہی تھا انیس تمام سپاہی اسکو بوجہ دلہری ہوئے
ہوئے کے اٹھ کر کوسہ کہتے تھے کہ تیری ہر شیش کہتے ہیں اسی حال سے اوکو دو برس خدمت عسکریت کو انجام دیا جو کاس مجاہدین شہر کی
جو اور بوجہ چوغل ہو کر شفا خان میں گیا واما اسد و سپر ہو اکیہ عورت ہی یا مرد۔ آخر کو یہ تحقیق کو معلوم ہوا کہ خدیجہ جو محمد کو سدا وادی
شجاعت اور شوق اظہار بہادری و تہذیب و آراہنہوتیں لڑائی کے خبا معلومات میں چہی۔

اعلیٰ حضرت سلطان العظمیٰ کے حکم سے ایک لمان عورت مسافہ فاطمہ خانم کو تین سو چارہ سو بار کی دشمنی بٹالنگی جو اس سہل میں

کہ وہ مردانہ ہیں میں فوجیں داخل ہو کر جنگ دوم دیوان میں شریک کا زہر پھی

کشمیر النیٹروں کی بہادری

تھی انیس نو عمر لڑکے تھے۔ ایک لڑکے ملاقات کی بنی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اسکے باپ اور بہائی اس سے پہلے شریک جنگ ہو چکے تھے۔ مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں میں رہا کا ایک ہنری ماٹینی ہندو متکار لیکار تو سوں کی پٹی گل میں لکڑی کا کیڑے سے تیار ہو گیا اور ایک سوکھی ردنی کمر سے باندھ کر میدان جنگ کو چل دیا یہ مقام صوبہ قندھاری میں تھا ایک سو سال پہلے جو کہ اور پیاں کی کھالیف اٹھا کر فارسا کی فوج میں شریک ہوا اور فارسا کی چرائی میں سے پہلے چلا اور ہوا اس طرح یورپین جو تکی ملاقات میں متعین تھا اور جنہو اسکے قبل شریک کا کام انجام دیا تھا اور پہلے شریک کی ونگٹن مقرر ہوا تھا پتا تھا کہ اپنے مقام پر واپس جانے والے ایک ہفتہ کی رخصت لی اور اپنا لباس پہنی ہوئی سلوینکا کو چلا گیا جب سلوینکا میں آیا وہاں کو گورنر سے دلنیز میں داخل ہوئی کی فوج میں شریک کو اس میں وہاں کامیاب رہا اسوجہ سے انگریزوں کے رہتے ہی ایک انگریزی جہاز میں سوار ہو کر دو لوہا ترپڑاؤں سے شکر تمام فارسا لاپہنجی یہاں سے آکر قیدہ مارشل اہم پاشا ملاقات کی درخواست کی یہ اہم پاشا نے برخلاف اسکے امید کہ بہت خوشی کو ساتھ اس ملاقات کی اور لیکر یہو طلب بہت مناسب تیار دیا جواب ملا کہ فیسری کا کام آسکودیا جائے جو حسین پاشا کو اکت جرنٹ طرزوں میں جو محمدی پاشا کو ڈو شین کو تھی کو چوٹ کپتان مقرر ہوا یہاں سے وہ جرنٹ کو ساتھ روانہ ہوا اور دوسری روز پہلا ہفتہ جو مقام فارسا یونانیوں چلا آ رہی تھی وہاں تک کہ وہ لڑکا اپنے بیٹے کے ساتھ سلطان المعظم نے انتقام محاربہ کی بجائے دیا رہا کا چاؤش مقرر فرمایا وہ موضع دیرہ کارہنہ والا ہے اسکی تصویر مرتضیٰ قضاویر میں مچ ہے۔

تاریخ فتوحات	درگدیز پر کیڑی سمجھے جو کہ فرمان کیا ٹرکی نے	کہ یہ احسان کیا ٹرکی نے ہو کے مجبور یہ جنگ آبادہ	نخوت و کبر سے ٹالا اسکو آخر اعلان کیا ٹرکی نے
مرض خود سہری اعدا کا	فکر و مان کیا ٹرکی نے	دود آ آب دم تیغ ملا کر	وضع ہر زبان کیا ٹرکی نے
دستبازی کی دکھائی قلات	خوب سامان کیا ٹرکی نے	عقدہ چہل مرکب یورپ	حل و آسان کیا ٹرکی نے
فکر و رنجیں تباہ کن کھوپ	رفع ظمان کیا ٹرکی نے	اتاق غیب سے جہلا کہا	فتح یونان کیا ٹرکی نے
قطعہ تاریخ فتح یونان از جناب خطیب علی الرحمن صاحب خطیب متوطن و اخبار اے			
انین جنگ یونان صدمہ جفا	نمودار شد شوکت شاہ روم	برد آگئی کوئے سبقت بربر	زہر و دلتے دولت شاہ روم
وال اہل اسلام روئے نیز	تہنیت از الفت شاہ روم	بفضل تو یارب شود بہنان	فروں در فرو عظمت شاہ روم
بجائین یارب و بلیش کمر	چون خواہد کس دولت شاہ روم	چون فتح یونان ساز خطیب	بگفتار جہ نصرت شاہ روم
قطعہ تاریخ فتح یونان از جناب قادر بادشاہ صاحب مخلص بہ بادشاہ متوطن و انمباری			

شدہ مستخرج ملک یونان	نہ شیر مردان فوج سلطان	زمین بعد جوشم جنگفت	بابک الد آسمان گفت
سپاہ یونان ہلاک گشتہ	ہزار ہا زخاک گشتہ	زنجیران فوج رومی با	نہ سچکس غیر الامان گفت
چھین ملت چھین شکستہ	ندید یونان ہی سچوتستہ	سزات اورا عقبہ یورہ	اگر کے شاہ بزدلان گفت
بیس توار دورہ ملو نا	بہ تاؤ سو کو زگو نہ گونہ	بلاد و تصبات و قلندیش	شدہ منفیج حیک جہا گفت
چہ بہت میں فضل بہ بچوں	نہ چکل نہ فکر سال کنوں	چہ خوب اسے بادشاہ میں	فتح عبدالحمید گفت

تاریخ فتح و موکاس

چہ یونان بد بخت اذکار زار	انہا داکشہ کار و روزگار	انقاب کس ترکہ بدو ہکار	رسیدہ نجوف و بیم و ہراس
علمہاے نصرت برا فراتند	لو اسے ملای نصیب ساقند	اول بل یونان بلزیدت	صلح یافتہ رکشید مذرت
پر پر سیدم از غنیمت غرا	ز سال فتحندی اسے ملتا	گجھتا کلاست سال ہوشمند	ز سال فتح دہہ ترکیب بند
سر و قلب یونان برید و درید	سرو قلب یونان برید و درید	فتوح حاسطار عبدالحمید	

اگر اعداد یونان جو اعداد سرینے یو اور قلب ناست انکو اعداد نکالیں تو ۱۰۰۰ باقی رہ جائے ہیں اور ۱۴۱۰۰ + ۱۳۰۰۰ ہوتے۔

شاہنشاہ ایران کو سینہ خاص مناد بولعاسم عبدالعظیم خان نے بارگاہ سلطانی میں حاضر ہو کر جو تکالیف شاہی پیش کی تھیں انہیں ایک مصلح جو اب ہر شہ آبدار بھی تھا اور ان کے قبضہ پر جو امرات کی ترسیع و کرامت شریف نصیر اللہ و فتح قریب آگئے تھے۔ یہ تھوڑا سا جنگ و دوسری میں لگی تھی جب اٹھنے کی نظر مبارک قبضہ پر پڑی تو اس مبارک فال کو پڑھتی ہی الحاکمہ دوشی ہو دیکھا تھا۔ حریف القوت سے جس بادشاہ عالی کی طرف یہ مبارک فال پہنچی اسکے نام امی جو اس لغز عظیم کی تاریخ بھی لکھ رہی تھی۔ یعنی مظفر الدین یا الدین مظفر سے فتح عثمانیہ کا سال جبری ظاہر ہوا ہے اس فتح مبارک پر ہزاروں تاجیں عربی یہ لکھی گئیں ہیں جنہیں سو ایک صریح کی تاریخ نہایت ہی برجستہ و حسب حال ہے "نصر اللہ الفزاک علی المونک"

ترکی سپاہیوں کو درجہ جہانی پر متمتع کا نامز کا خاص نامہ نگار ترک سپاہی کو متمتع اور تکلیف کو باسانی پر دست کرنے کے تھا۔ ورنہ لاکھوں روکدیا اور اپنے دوسری سامعی کی طرف جو قریب لیا ہوا ایلیہ پی رہا تھا اشارہ کیے کہ "میری کچھ پروا نہ کرو پہلو کی خبر نہ لو اسوایلیہ ملگنے کے لئے دیا سلائی کی ضرورت ہے؟ نامہ نگار موصوف ترک فوجی سلامت روی اور اعتدال کی یہی تعریف کر کے کہتا ہے کہ ادنیٰ الالی کو معمولی اتحقاق و حقوق سے بھی فائدہ اٹھانا نہیں چاہئے اور کسرٹ کو لکھیل اور بکریوں تک نقد قیمت دیکھ خرید کیئے۔

فساد الاحسا و خلیج فارس کہ ہندوستان کی سرحدی جنگ۔ تینارے میر و جرمی۔ مسئلہ کریٹ۔ اور تارقات

افریقہ کی طرح برصغیر میں ان دنوں کو کھلنے لگے ہیں کیونکہ اس کے متعلق محل حالات کو اب ہندوستان میں موصول ہونے لگے ہیں لیکن اس کی فرضی یا واقعی بناؤں سے دور سمجھیں گے کہ تہہ میں ہی ٹپکی تھی غرضی یا واقعی ہو چکی ہو بحث صرف فساد الاحاسن متعلق ہے کہ یہ کیا ایرانی ساحل پر ایک انگریزافر کے ماری جانے اور علیحدہ فاس میں آتشباری کی خرید و فروخت ہو چکا معاملہ عرصہ سے کل دنیا پر ہونے لگا ہے۔ اس خرید و فروخت کا راز جب منکشف ہوا تھا تو آفکار اسی وقت جان لگے تھے کہ سرحد ہندوستان کو اس راستہ سے اسلحہ پہنچتے ہیں یا نہ۔ یورپین سوداگروں کی بے مستعدی ٹرکی اور ایران کی کمیٹیوں کیلئے بغیر بیگنی۔ انکا یہرا اندیشہ جنوبی ایران کے حادثہ تک رہا لا، اور الاحاسن کو فساد کی خبروں سے پورا ہوتا نظر آ رہا ہے۔ کیونکہ علیحدہ فاس کو سواہل پر ہی ویسی ہی شہر پست اور سرکش قوم آباد ہیں جیسی کہ ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر اور یہ ظاہر ہے کہ ان اقوام کو موجودہ زمانہ کو ملک نشین اسلحہ لہذا انکی حکمران سلطنتوں کو لینے ویسا ہی مضبوطی جیسا کہ سرحدی قوموں کو پاس تھیارد کی موجودگی کو گزشتہ اٹھائیہ کیلئے ثابت ہو چکی ہے یہی وجہ تھی کہ جب گورنٹ ہند نے چند عرب شیوخ کو کچھ لیٹ مٹ فورڈرائفلیں اور ان کو کار توں مختف ارسال کیونکہ تھے تو جسے ۶ دسمبر کو ہزار میں شاہ کر دیا تاکہ غالباً گورنٹ عثمانیہ اپنی رفیق سلطنت کی اس کارروائی کو پسند نہیں کریں گے چنانچہ اس قیاس کی تصدیق ہمارے بعد ان کے نگار کی تحریر سے جو گئے مندرج ہے ہوئی ہے۔

سہار بالعموم قومیت کے خیالات کو۔ اپنی تجارتی مفاد پر غالب نہیں آنے دیتی۔ اس لحاظ سے اگر علیحدہ فاس کے رہنے سرحد ہندوستان کو کبھی اسلحہ پہنچتے رہے ہوں۔ تو بھی انگریز تجار غالباً اس طرف ہتھیار بھیجتے رہیں جو بارہ تو لیکن اس معاملہ میں یہ اب محقق ہو گیا ہے کہ وہ ہتھیار و کم ہندوستان کی سرحد کیلئے نہیں بلکہ ایران اور عرب میں اٹھی کھپت ہونے کیلئے بھیجتے رہے ہیں۔ * * * * * اور یہی باعث تھا کہ برطانوی گورنٹ نے جبکہ متعدد پولیٹیکل ایجنٹ علیحدہ فاس کے سواہل پر متعین ہیں اور انکو محل محالیت کی خبر بلکہ کاست ہوتی رہتی ہے۔ اس تجارت کے فائدہ کی طرف کبھی توجہ نہ کی تھی۔ پوشر میں سوداگران پہلکی دوکان کی مضبوطی اور جہاز بلوچستان کو روک لینے جانے کی خبر کو اس میں مندرج ہو جو اس ادعا میں کوئی فرق نہیں آتا۔ سرحدی فساد و غنیمت کی خبرات و ہتھال اور انکی پاس وافر ہتھیار دیکھ کر انگریزی گورنٹ نے باوجود یہ یقین رکھنے کہ علیحدہ فاس میں جہاز ہتھیار داخل ہوتا ہیں۔ وہ عرب یا ایران سے باہر نہیں جاتے۔ محض اس حفظ ماتقدم کیلئے کہ ان اخبارات میں اس امر کا شور و غل برپا ہو جانے سے کہیں آفریدہ کو اس میں نہ ٹپکی کی طرف توجہ نہ ہو گئی ہو اور وہ وہاں ہتھیار منگوانا شروع کر کے اور زیادہ وبال جان نہ ہو جائیں۔ اور نیز چونکہ بلوچستان کو جنوبی مال اور سیکران میں ہی فساد برپا ہو گیا ہے یہ کارروائی کی ہو اور آئندہ بھی ممکن ہے کہ کئی سے لیکن یہ یقینی امر ہے کہ اگر سرحدی فساد اور بالخصوص بلوچستان میں جو ہر جگہ برپا ہوتا تو اس تجارت کو گورنٹ انگلشیہ کی سرورق سلطنتوں کو لینے خواہ کیسا سخت خطرہ پیدا ہوتا وہ اپنے ملک کے تاجروں کے معاملہ میں غالباً کبھی دست اندازی نہ کرتی اور انگریزی پولیٹیکل ایجنٹ براہ راست ہوشی کیلئے چلے جاتے۔

تجارت علیحدہ فاس کی بحث کو اور زیادہ طویل بنانا مناسب نہیں اگر فساد الاحاسن کی خبر جو پچھلے ہفتہ ہمارے نامہ نگار نے بتا دی

روانہ کی ہر دست کھلی تو اس تجارت کے بدستار خود بخود ظاہر ہو جائینگے۔ اور ممکن ہے کہ کمران کے فساد میں ہی کچی کچھ ہلکتی نظر آجائے۔ الاسعاد کو فساد کو متعلق مندرست کوئی پختہ خبر موصول نہیں ہوئی۔ ہمارا نامہ نگار اس ہفتہ کی مراسلت میں ان ترکی افواج کو نزل سے تھوکی نسبت جو بغداد اور مروانہ ہوئی ہیں۔ کوئی پختہ اطلاع نہیں دلیکا۔ اور براہ کافندی مصروف اخبار الملوید میں شیخ قاسم ایسہ عراق عرب میں جاسم کھاتے میں کہ متعلق نامہ نگار کی تحریر کے عین برعکس تحریر کرتے ہیں۔ براہ کافندی کی ہر دست کے پڑنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولایت کی خبرات میں یہ جزو دسمبر میں ہی شہ ہو گئی تھی کہ البصرہ اور کیت کے درمیان عروج سے حکومت عثمانیہ کو بظاناف بغاوت کردی ہے جس خبر کی وہ تردید کرتے ہیں۔ اس سے چند دن بعد ہمارے الملوید میں پھر ایک طویل آئینہ کھل دیکر گورنٹ آگٹنٹس کی بالیسبیوں اور کارڈوں پر جو اسنے صلیح فارس اور عمان میں وقتاً فوقتاً اختیار کیں بحث کی ہے۔ ہمسار پاس چونکہ ان دونوں متضاد روایتوں کو ساتھ الام کے درج کرنے کے لیے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اسلئے الاحساد اور عمان کی مختصر جغرافیہ پورا کھل کر کیفیت بیان کرنے کے بعد جسے اکثر ہمارے ناظرین کو وقفیت نہیں ہو گی وہ دونوں روایتیں بحسنہ درج کر دیتے ہیں۔

جزیرہ فاعرب پولیٹیکل لحاظ سے حسب ذیل حصص میں تقسیم ہو سکتا ہے۔ سیدنا حجاز تھامہ۔ یمن۔ عدان۔ حضفوت۔ سجد۔ جبل شہر۔ عمان اور اماساء جزیرہ سیدنا بحر و قمر کے شمال میں فلسطین اور مصر کے درمیان واقع ہو اور مصر کے تحت ہے۔ حجاز تھامہ اور یمن کے بعد دیگرے بحیرہ قازم کے مشرقی ساحل پر واقع ہیں۔ اور ترکی کے تحت ہیں۔ عدان سے علاقہ ملحقہ جکار قبوہ میل مربع ہے۔ یمن کو جنوب پر خلیج عرب پر واقع اور انگلستان کے تحت ہے۔ اسکا انتظام گورنٹ بمبئی کے ماتحت ہے۔ حضفوت میں یمن اور عمان کے درمیان عرب کے جنوبی ساحل کو کہتے ہیں۔ یہ علاقہ ایران اور بھارتی ہے۔ اور متحدہ خود مختار شیوخ و امیر حکمران ہیں۔ بعد از علاقہ آقام سلطان رحم کو ماتحت ہے۔ جبل شہر و حضفوت کے درمیان مطوبہ تہ تیغ ہو چکا ہے۔ باشندہ و دہائی فرقہ کے ہیں اور انکا امیر عبداللہ کی اولاد میں ہے۔ جبکہ صدر مقام الریاض ہے۔ جبل شہر کا علاقہ کچھ شمال سے لیکر ولایت یسرو کی جنوبی مدد و تک چلا گیا۔ امیر محمڈ الشہد مرحوم ہی علاقہ کے حکمران تھے۔ حایل و انکا صدر مقام ہے۔ عمان کا علاقہ عرب کے جنوب مشرقی گوشہ خلیج عمان اور بحیرہ عرب کے ساحل پر واقع اور سلطان مرقط کو ماتحت ہے۔ جو انگریزی حمایت میں ہے۔ الاحساد صلیح فارس کا نصف مغربی ساحل پر واقع ہے اور ترکی کے ماتحت ہے۔ الاحساد اور عمان کا درمیانی نصف ساحل آزاد قبیل کو پاس ہے۔ الاحساد کو قریب جزائر بحرین جو متوہن کو لیکر مشہور ہیں انگریزی حمایت میں ہیں۔ ترکی کی حکومت کو لایع علاقہ جزائر کیط سے براہ نام ہے۔ اور قبائل کا انتظام انکو اپنی شیخ کا ماتحت میں ہے۔ پھر حجاز اور یمن کے شہروں کی فوج مقیم اور علاقے باقاعدہ طور پر اضلاع اور تحصیل بین منقسم ہیں۔ بہتر ترکی حکام کا یہ ہے۔ لیکن الاحسا میں ترکی حکام کو چند اقل تعداد محال نہیں۔ انیسویں صدی کو شروع میں جب امیر نجد کی طاقت بہت بڑھ گئی تھی۔

تو اس علاقہ کو شیوخ نے عثمانی حمایت قبول کر لی تھی۔ جو مسترد ہو کر حسب حال رنگ بدلتی رہی۔ آخر سے ان میں ترکی فوج نے چڑھائی

کر کے باشندگان الاحسا کو اپنا مطیع و متعاذ بنالیا۔ مگر اندرونی انتظام بہت خوشیخ کے ماتحت میں شائع کی بعد یہ علاقہ ولایت مصر شام کی
 گیا جو شہنشاہ کی کمر بستہ ایک لکھ لاکھ کے ساتھ شامل کیا۔ چنانچہ بالذات صوبہ بنادیا گیا۔ اب ولایت مصر میں قنوں عربی اسٹیٹس عمار
 منظم کیا اور احسا شامل ہیں اور ایک پچھتر ہزار ہزار ولایت مصر منظم ہوا۔ یہاں پہلے اولیٰ مقام علی غری واقع ہوا
 اب دجلہ و رقعة الدرج واقع ہوا۔ بل فرات تک پہنچی گئی ہے اور مغرب میں خلافت جلیل شمر کو شاملیں وسط عرب سے ہوتی ہوئی علاقہ بغداد
 اور مصر کو شامل کیا۔ پہلی گئی جو جس صورت پر ہو جو جلد واقع ہو۔ یہاں وسط العرب جو دجلہ اور فرات کو ملکر بنا ہوا زیادہ تجارت
 ایک انگریز کی کمپنی کے شہر و سپر ہوئی ہے۔ ایک سال میں صرف بغداد کے بندر سے تقریباً ۲ لاکھ پونڈ کی تجارت درآمد و برآمد ہوتی ہے
 سلطان عمان کی حکومت کی قوت بہت وسیع تھی۔ اور زنجبار اور شرقی افریقہ کو شامل کامیاب بڑا حصہ کی طاقت تھا۔ مگر سلطان
 سعید کو شہنشاہ نے قوت ہونی پر افریقی مقبضات اس کے دوسرے بیٹے نے لیکر علیحدہ حکومت قائم کر لی جن مقبوضات پر ان کی حکومت
 اور بعضی قابض ہیں اور سعید کا جائزہ زنجبار اور میکو جزائر پر لکھتے حکومت کی زیر حالت برائے نام مکران پر گیا ہے۔ عرب
 کے علاقہ عمان پر بھی سلطان کی حکومت شامل پرچہ وہ جو بیچ ندس کو اکثر جزائر کے قبضہ و نگہ میں۔ مگر سال میکو کے قبضہ
 اور متحدہ صورتوں کے علاقہ پر اس کا قبضہ بہت قائم ہے۔ موجودہ سلطان کا نام سعید فیصل بن تکی ہے جو ۱۸۷۷ء کو تخت نشین
 ہوا ایک صدی مقام کا نام مسقط ہے چکی آبادی ۱۰ ہزار ہے ایک انگریزی قونصل جو پولیٹیکل ایجنٹ بھی کہا جاتا ہے وہاں صوبہ سلطنت
 کا موجودہ قصبہ ۸۰ ہزار میل مربع اور آبادی ۵ لاکھ ہے۔ پہلی کے کثرت نے مارواڑی، خوجے اور کچھ عربی منظم ہیں اب اس سلطان کی
 سالانہ آمدنی دو لاکھ ڈالر کے قریب ہے۔ سرسبز صوبہ سیوی تک پر کچھ مسقط پر قابض ہے۔ جب انکی طاقت کمزور ہو گئی اور دیگر
 مقبوضات کی طرح خلیج ندس کو علاقہ بھی انکو چھوڑ دینا پڑا تو بہت سوا علاقہ بات کے بعد علاقہ میں کو ایک عالی ہمت جو احمد بن سعید نے
 جو شہنشاہ میں اہم منتخب کیا گیا تھا مسقط پر قبضہ کیا۔ اور اس کی نصفانہ طور حکومت کو مل علاقہ جلد آباد اور سرسبز ہو گیا۔ ایک
 خاندان ایک مکران پر انگریزوں کا بیان ہے کہ گورنر شہنشاہ کو عمان میں سے زیادہ مقدار حاصل ہوا اور اسلئے بعض وقت انگریزی
 قونصل کو پولیٹیکل ایجنٹ بھی کہا جاتا ہے۔ مگر ایک فندی کو میان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فیصل کے زمانہ میں فرانس نے انگریزی سے
 کو بہت کچھ کم کر کے اسکی جگہ خود لیلی ہے۔ فساد الاحسا کو متعلق یہی ہے کہ انگریزی اخبار شائع کرتے ہیں۔ دوسری فریوس سے معلوم ہوا ہے کہ
 البیضا کا شہنشاہ بن ثانی یوسف بن حمید کی اعانت سے کویت کے شہنشاہ پر چڑھائی کرنے کے لیے ہمہ تن تیار ہے البیضا خلیج فارس کے
 جنوبی محل پر ترکوں کا برا نام صد مقام ہے۔ اور کویت شط العرب کو دمانہ کو قریب ایک بند گاہ کا نام ہے کہا جاتا ہے کہ سبارک بن صیاح کو
 بہائی نے یوسف کی مشیر و شادی کی۔ مگر سبارک نے یوسف کو اپنے بند گاہ میں تجارت کرنے کی اجازت نہ دی تو انہیں خانگی تنازع
 برپا ہو گیا اسوقت سے یوسف کئی دفعہ کویت پر چڑھائی کر چکا ہے۔ مگر فائز برلاس نہیں ہے شیش جاسم دقاسم، کاتین چار برس ہوئے کہ
 سے متاثر ہوا تھا۔ مگر انگریز حکام نے پیچھے ہٹ کر کے مصالحت کرادی۔

ہمارا نامہ نگار ہرجوئی کو بغداد سے اسکے متعلق مزید کیفیت حسب ذیل ارسال کرتا ہے۔ شیش جاسم کی سرکوبی کے لیے بغداد

جو عساکر شاندار روانہ نہیں، انکی منسل کثرت پہلے ہتھ لگی تھی۔ روانہ شدہ لشکر کی آمد کیلئے اور فوجیں ہی بہا پر روانہ کیا جارہی ہیں۔ چنانچہ آٹھ روز کا عرصہ ہو کر ایک توپخانہ بھیجا گیا تھا۔ آج سہرہ زوری کو ہی سارک قاہرہ کی دو ٹین عثمانی جہاز پر سوار ہو کر بغداد سے روانہ ہوئے۔ جس اس لشکر کے پیچھے جانے کی نسبت بغداد میں مختلف افواہیں شہور ہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ شیخ جاسم کی سرکوبی کے لئے تکرر قتل ہو گیا ہے۔ بعض خیال یہ کہ قلعہ فاو کی مضبوطی کیلئے جو بعصرہ کو متصل غلیج محلہ (فارس پر) واقع ہو رہا تھا، لیکن اس بار میں سب متفق الرائے ہیں اس معاملہ کی تین ضروریات گزری یا پسی نہیں ہو۔ اول بغداد کے سرکار کے متعلق کی زبان پر یہی حکایہ جاری ہے اگر کہتا ہے سچ ہے تو ہندوستان کے سربراہ درودہ انگلو انڈین اخبارات سل اور پاؤنیہ کی جس نامی کا ترجمہ انونبر کے ویل میں شائع ہوا تھا۔ وہ غلط نہیں تھی۔ عام مشہور کہ شیخ جاسم نے حکو انگریزی یا پسی نے حکم کیا ہے۔ انگریزوں کو ہاتھ ملک جیڈا الیہ اور بہت اسلحہ ہم پہنچا لیں گے۔ چنانچہ وہ اپنی گورنمنٹ کو لکھ کر ام کو لکھائی پڑا۔ مادہ ہو گیا ہے اور گورنمنٹ عثمانیہ کو جواب دیا ہے کہ میں رعیت انگریزی کی مدد سے بہر حال کوئی فتنہ امر معلوم نہیں جس پر رائے نہ لی کجا سکے۔

یہ بھی سنایا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے جو سید علی مشہور ڈرافٹ لیں اور کئی سو کار توں کسی عرب شیخ کو یہ سٹیو تختیاں بھیجے تھے۔ وہ کل چیزیں مع انگریزی جہاز گورنمنٹ کر لیں گے ہیں۔ ترکوں نے یہ کارروائی مکمل ہو شادی ہی کی ہے۔ گو یہ کہ ان کو ان راضوں کی پہلی جو خبر تھی سنا جاتا ہو کہ اس گرفتاری کو متعلق کوئی خفیہ کارروائی ہو رہی ہے اگر کہ خبر باہر نہ پھلتے تو یہ بھی کہی تو محب گل کیلئے اصل معاملہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ سے قبائل عرب کو کچھ سوا اعلیٰ جاری تھی مگر ترک فوراً ایدار اور اس خفیہ اعانت کو اندر پر کر رہے ہو کہ فاو (انہیں فوجیں مع ہو رہی ہیں۔ مندرجہ بالا دو ٹینیں جو آج میں موصول ہو یہاں آئی تھیں۔) ان بیانات کو مقابل جبراک آندی کی تحریر کو دیکھا جا تو وہ میں دوسراں کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ آخری مذکورہ وہی تھا۔ میں جنہوں نے تل چہری کا معاملہ (جسکی تا حال کوئی تصدیق یا تردید نہیں ہوئی) مشہور کیا تھا وہ انگریزی یا پسی پر تو ویسی ہی سختی کی تھی جتنی کہ میں۔ مگر شیخ جاسم کو تو کچھ مخالفت سے بالکل بری کرتے ہیں اس مفروضہ یا تو تھی نہ بد ہوئی ہو کی اور اگر کہ المودیدیں جب ذیل تحریر کرتے ہیں۔

انگلستان کو اخبار شہید ہونے سے تین ہفتے ہو چکا ہے اور تاہم اس عرصہ میں قلعہ فاو کی مہلت بینظہنوں شایع کی تھی کہ ”بصرہ اور بغداد کے درمیان علاقہ کو عرب قبائل حکومت عثمانیہ سے باغی ہو گئے ہیں۔ اس خبر کو یورپ کو اکثر اخباروں نے نقل کیا جس سے مخالفین مملکت عثمانیہ کو بہت خوشی ظاہر کرنے اور دولت علیہ کی نسبت بڑا ہلکا کرنے کا موقع مل گیا۔ اس مفروضہ بنا دت کا مکمل وقوع میرا اصلی وطن ہوا۔ اور اہل و عیال سے جو وہاں رہتی ہیں میری بار بار خط و کتابت ہوتی رہتی ہے۔ مجھے اس فحاح کو قبول سے پورا علم ہے۔ اور حکو دولت علیہ کی جبرہ دہستی اور مستحکم اقتدار پر پوری خبر ہے جو اسے تقریباً سات ایک برس سے علاقہ مذکور پر حال ہو جہاں اب دولت عثمانیہ کا ایک مخالف بھی باقی نہیں رہ گیا۔ بلکہ اس قسم کے تمام شورہ پشت جیلانوں میں مقید ہیں۔ چہ جب اپنی ایضے ایضے المودید (اس خبر کے موصول ہونے پر پہچہ ہو) دریافت کیا تھا کہ اسکی نسبت میرا قیاس کیا ہو۔ تو میرا سوخت جا بدیا تھا کہ اگر میرے ہر بالکل جھوٹ ہیں تو یہ بھی تو یقینی ہے کہ

کامیں بہت ہی بالندہ کیا گیا ہے۔ اگر اس کی پراصلیت ہوئی تو یہ ہوگی کہ کسی قبیلے نے دوسرے قبیلے کے ساتھ جبراً کھانا بدوش ممالک قبائل میں جہتہ ہوتا رہا ہے اڑائی کا پہلو مجبور کل شام پر گھر سے خط موصول ہوا ہے جس میں میرزا قاسم کی بالکل تصدیق ہوگئی ہے اور خط کا ایک فقرہ بعینہ یہ ہے۔ شیخ قاسم بن ثانی کویت پر حملہ کرنے کے لئے اپنے مقام سے زبردست محبت دیکر روانہ ہوا ہے۔ اسکو یہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ میرزا عمارت کیا بلا ہے؟ اور اس کو حکوید معلوم نہیں ہو سکا کہ عمارت دولت عثمانیہ کو بظراف نہیں ہو سکا جواب یہ ہو کہ قصبہ کویت علیحدہ عجم پر واقع ہے اور اسپر نصاب بعد اس پر شیخ حکومت کرتے چلے آج بھی سپہرہ میں حکم شہر کو اسکے بیٹا چیل کے مقتول کو بیٹھائی کر رہی کا حکم دیا تاکہ ان کی رقیب باقی رہے جو کچھ اس پرانے قول خوش متی کو جان سپکا کر سیاگ کچھ اور انہیں بنانے ایک شہدہ دار شیخ یوسف آل بابیہ کے پاس میرزا عجم کا حکایت مشہور اور متوال تو ہے پناہ جالی۔ اور اسکے لخواں عجمیوں کا رہنا لغزو می ہو گیا چنانچہ اسے باضابطہ طور پر دالی بھر دے۔ ورنہ وہ یہ عالم پیش کیا۔ اسپر دالی نہ کرنے سے باجالی سے کویت پر نوکشی کرنے کی اجازت طلب کی تاکہ اس طرح کویت میں باقاعدہ طور پر واردہ اور راست عثمانیہ حکومت قائم کر کے قاتل کو گرفتار کیا جائے اور بڑی تلافی اس کی تعقیقات و تجویز کیا جائے۔

[illegible]

میں منجی ہی میں تھا کہ مجھ پر غلطی کی شے یوسف آل بہاہی نے سوال کیا کہ منہ گاہ قطار گزرتی کہ شیخ قاسم بن ثانی کے پاس جا کر اس سے حکم و باشندگان کویت کی خلاف مدد و بخاری روغن نہ کی ہے۔ اور شیخ قاسم نے درخواست منظور کی کہ شکا رصفہ کی کویت کے گزرتے رہنے تک قلعہ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ پس بحولہ بالا خط کی متذکرہ اصرار عبارت سے معلوم ہو گیا کہ ہوا گاہ شکا رصفہ دیکھنے سے سو تو بخاری چیدان نکالنے کا) موکم گذر گیا ہے۔ اور اب شیخ قاسم اور شیخ یوسف ہم تیار کر کے سوال کیا کہ کویت کی طرف روانہ ہو گئے ہیں اس حملہ کے متعلق جو مزید حالات مجھ سے معلوم ہو کر ان میں سے ناظرین المودعہ کو اطلاع دیتا ہوں گا تاکہ وہ سینہ زور داد ادا کر کے ہم سے

اخبارات کی ماخذ امیر متحرروں کے ہوں کہ میں آئیں۔

اس سوا ظہرین..... کو واضح ہو گیا ہو گا کہ ہر ایک آئندہ کی کو بیان کی مطابق شیخ قاسم نے دولت عثمانیہ کو خلاف نہیں بلکہ ایک سرکش محنت (شیخ بھلک) کے خلاف چڑائی کی کہ مگر ترکی فوج کی فعل حرکت اور بغداد کی افواہیں تاجہ ہیں کہ ترکی فوج کو اپنے ماتحت مشائخ کی ان کارروائیوں کو ضرور کوئی نہ کوئی خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ یہی کو اخبارات کی سترہ خبر ہے پایا جاتا ہے کہ شیخ قاسم کا ایک فوجی حکام سے مقابلہ ہو چکا ہے۔ یہیں انگریزی فوجوں نے باہمی صفائی کرادی تھی مگر ہر ایک آئندہ اپنی دوسری مضمون پر جو ۱۵۔۶ اور ۱۵۔۷ جنوری کے المودید میں شائع ہوا اسکا مطلقاً ذکر نہیں کرتے بلکہ ایک سرکش شیخ قاسم اور انگریزوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہیں انکی اسباق میں مطلق خاموشی خواہ کسی امر معمول کیجئے غلطیہ فارس کو مسالطہ برائے تحریکیت کہہ آگئی تھی جو اور تھک جاری ظہرین اس مسئلہ کو ہر پہلو سے کاغذ پر بیان کیا ہے اور انکی تفسیر نہیں بلکہ ایک طرف عرب قبائل کی استعداد اور دوسری طرف باغیان ہجستان و کرمان کی مدافعت و فوجی رہنمائی سے ملتا ہے ترکی ایران اور گورنمنٹ ہر ایک کیلئے اپنی اپنی جگہ تکلیف دہ کل اختیار کرتا کہ کہانی دیتا ہے بخوبی آف ہو کیس ہم اسکا ترجمہ دل میں درج کرتے ہیں۔

۱۱ میں عربی اخبارات کو اس پر سرحد دراز سو دلیس است کیا کرتا تھا تبلیغ فارس کو مسائل کے متعلق وہ کیوں نہیں کہتا تبلیغ کرتے۔ لیکن جب معلوم کیا کہ اوکو دہاں کوئی نام نگار نہیں اور نہ انیس اسقدر مالی استطاعت ہے کہ فرنگستان کے مشہور اخبار کوئی اطلاع اپنے نام نگار مقرر کریں جو قطار و مالک نہیں ہیں یہ کہہ کر حالات تکبہ کرتے ہیں۔ تو میں انکو صدمہ نہ سمجھ لیا یہی ہے بعضا غلطی اور کا باعث ہو کر عربی (یعنی مصر کے) اخبارات اہم خارجہ احوال فرنگی اخبارات سے نقل کرنے کو عادی ہو گئے ہیں۔ مگر قیمتی (میں اس موقع پر شاید خوش تھی کہ اپنا جانیے) سے فرنگی اخبارات کو ہی تبلیغ فارس کو علاقوں میں کوئی نام نگار نہیں ہیں ایسے جب کہی دہاں کی نسبت کہہ لکھا جاتا ہے تو غلط ہے۔ بحث کو کیا جانیے۔ اور چونکہ انیس فرانس میں فقط انگلستان اپنا سرچ آفٹہ آ ٹرنے میں متاعی ہے (اس طرح اسکو اپنی کارروائی کر لیتے خوب کہلا میدان بلاذیہ کے بلا متعرض ملا ہوا ہے تبلیغ فارس عرب ایران اور بلاد عرب کا راستہ ہے اور دورانی شہوار کا محض معدن ہے۔ تقریباً چالیس برس ہوئے سب اول دولت گنہشہ نے ایرانی مسائل کی بنا دیکھ کر طوفان متوجہ ہو کر دیکھے ہندو شہر بدلت تیرکے اور اسکے حصول کے لئے اپنی جمعی مکت علی کام لیا۔ یعنی دہاں کو بعض یہ مصالح اور اعدائے ملک تجارت کو طبع نہ اس نواح میں فتنہ و فساد برپا کرنے پر آمادہ کیا گیا کہ اس طرح سے اپنی رعایا کی مخالفت کیسے نہ دوست انداز میں کام وقتہ ملجائے اور وقت دہاں محکمہ کے ملازم کوئے سوار اور کوئی برطانوی رعیت موجود تھی۔ ایرانی تجارت کو صدر تھے اور بندر ہوشہر میں فتنہ و شورش برپا کرادی جسکو شروع ہوتے ہی انگریزی بیڑے ہوشہر کے قریب پہونچ گئے۔ اور لنگر ڈالتے ہی کل شہر پر گولہ باری شروع کر دی جس سے تمام مالی شہر بدلت ہوشہر شد۔ رگڑ کوئے اسکے بعد بیڑہ

لے بر آگئے آئندہ نے بیڑہ ہوشہر کی جو وجہ تھی کہ وہ درست نہیں بلکہ ۱۸۵۷ میں شاہ ناصر الدین رحمہ اللہ میں رانہوں نے گورنمنٹ ہند کے خلاف مشاہرات کا محامہ کر کے اوسے فغانوں سے فوج کر لیا تھا۔ جسو امیر کابل کو واپس لانے کو لے لے ہوشہر قبضہ اور ایران پر فوج کشا

۱۰۔ اس واقعہ بعد میں جرمینیا و فرانس نے یہی استعداد تمام ملچ فارس میں اپنی چالوں کی ریفہ دانی فرمنا کر دی ہے۔ اسے معاملہ غلطی فرانس میں ملچ گیا ہے۔

سے فوج نکلی پرانار دیگچی اور شہر اور قلعہ پر قبضہ کر لیا گیا۔ بعد ازاں ایران کو اندرونی علاقہ پر چڑھائی کر لیا گیا۔ اور فوج کشی کا سامان درست کرنے کے لیے ایک جہاز کویت کو بھیجا گیا کہ بلاد عرب سے اونٹ خرید کے جائیں۔ یہ کام وہاں کو ایک سرکردہ باشندہ یوسف البدر کے سپرد کیا گیا جس کو انگریزوں کی پہلی شناسائی تھی۔ اسکو چار ہزار اونٹوں کی قیمت دیکر لیا گیا کہ اونٹ جلد خرید رکھو۔ وہاں جہاز انہیں لکڑیاں بیگا کر اتنے میں دس نے سخت دھکی دی لگا کر ایران کے اندرونی علاقہ پر فوج کشی کی گئی یا بوشہر سے قبضہ اٹھا لیا گیا تو اسکا نتیجہ اچھا نہ ہو گا۔ اس انگریزوں نے فوج کشی کا ارادہ ترک کر کے بوشہر کو خالی کر دیا اور ایک لاکھ خرید شتر لائے۔ وہاں کے لیے کویت روانہ کیا۔ مگر ان کے پہنچنے تک اونٹ خرید کر چکے تھے جو دوبارہ بہت خسارہ پر فروخت کر دئے گئے جن جانوروں کی پانچ چھ پونڈ قیمت دیکھی تھی اسکا ہیکل ایک پونڈ ملا تھا چنانچہ ان کو اتنی کویت کی ثروت کی بنا ہی انگریزی خسارہ پر قایم ہوئی۔ جن امرات بوشہر کو رشوت ملی تھی انکو سب خرمیں سخت مذمت اٹھانی پڑی۔ ان لوگوں کو طاعی دینار دیکو صندوق دئے گئے تھے۔ مگر جب بعد میں انہوں نے صندوقوں کو کھولا شتر فنیوں کو کہا کہ یہ تو وہ تانبے کی پالی گیس جیسے سونے کا طلع کیا ہوا تھا۔ ہلکا کچھ بچا یا اب تک بلا عجم بصرہ اور کویت میں موجود ہے۔

جب انگریزی پالیسی غلبہ کے ایرانی سال پر کامیاب نہ ہوئی تو اُسے دوسری سال یعنی سال بلاد عرب عمان اور جزیرہ بحرین کی طرف توجہ کی تاکہ صدف کی شکار گاہوں کو زیادہ قریب ہو جائے اور سب اول وہ بندر قطر کی طرف جلا دعب کے اندرونی حصہ کو چھوڑ رہتے ہوئے موجود ہوئی۔ یہ بندر نجد کو شہر و امرا آل سعود کی ماتحت تھا اور آل سعود کی طرف سے اس پر ایک عامل مسعود مامور رہتا تھا۔ آل سعود اور پیر و خاندان میں قرابت اور رشتہ داری تھی جب انگریزی جہاز نے قطر کے قریب پہنچ کر لنگر ڈال دیا۔ تو حاکم شہر نے سیمینہ کو انچو امین کو تیار ہو جانے اور جہاز کی حرکات کا نگران رہنے کا حکم دیا۔ اور ہر جہاز نے لنگر انداز ہوئے چند ساعت بعد چار کشتیاں سمند میں اُتار دیں جنہ سپاہی اور فائر سوار ہوئے جنکی کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ کیفیت دیکھ کر حاکم شہر بہت ڈرا اور اسکی حکمتیایہ کشتیوں کو واپس پلے جانیکا اشارہ کیا مگر ایک کشتیوں کا فائر نے اشارہ کی کچھ پرواہ نہ کی اور برابر بڑھ چلے گئے۔ اس پر حاکم نے انکو ڈانے کے لیے انکو پھرتے اور پر گولے چلانے کا حکم دیا۔ جب یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہوئی تو ان پر سیدھی آتشباری کرنے اور گولیاں چلائیکا حکم دیا گیا۔ کشتیاں جہاں سے بہت دور نکل آئی تھیں۔ اور اب واپس نہیں جاسکتی تھیں۔ پس سپاہی پانچ باسات کی جوتیر بنا جانتے تھے اور دریا میں کود پڑے تھے باقی سب کو لیل کی باغی ہو کر ملاک ہو گئے۔ یہ بتا کر ہنگامہ جہاز کا کپتان آگ بگولا ہو گیا اور اُسے ان نقلی توپوں پر جو دریا کی گھاری تھیں گولہ باری شروع کر دی اور جب کاندہ سال کو جسو وہ انہی خیال میں تھا اور مورچہ بھی ہو گیا تھا۔ منہدم کر چکا تو کشتیوں اور مردوں کو وہیں جہیز کر لنگر اٹھا چل دیا۔ پہرہ اتنے بلاد عرب میں رہنا تو پیر کو معلوم ہے اور اب تک قومی واقعہ سمجھا جاتا ہے۔ جس ہندی پر انگریزی جہاز نے گولہ باری کی گئی تھی۔ چنانچہ متعدد دھماکوں کے بعد فریقین میں ہر رجب کاندہ کو اس شرط پر معاہدہ ہو گیا کہ ایران ہرات کو خالی کرے اور آئندہ اس کو کوئی غرض نہ رکھے۔ اسکو عوض میں انگریزوں نے بوشہر اور ایرانی سال سے فوج واپس لے لی۔ بوشہر پر انگریز قبضہ ہوا تھا۔ (ایڈیٹر)

کی تھی اسکا نام دمام ہے جس کی یہ واقعہ بھی حادثہ الدمام کا نام سے مشہور ہے جب انگلستان کو پشاور کیلئے مسئلہ دمام میں ہی کامیابی ہوئی تو اس وقت غصہ صاب کی پالیسی چھوڑ کر آشتی اور نرمی کی حکمت عملی اختیار کر کے اول اسکی آزمائش علامہ عمان اور بالخصوص وائل کے ضد مقام اور بند گاہ مسقط پر شروع کی اسوقت وائل کا حکم ترکی بن برعش تھا جو انگریزوں کا بڑا دوست ہو گیا۔ انگریزی تجارت عمان میں شروع ہو کر تمام ملک میں پھیل گئی۔ اور عربی سرکاری تاجور مسقط پہونچ گئے جو علامہ تجارت کی اشاعت اور رونق کے ضرورت کی وقت یہ بھی کام دیکھتے تھے کہ ادنیٰ حمایت و حفاظت کے سوا نہ سے دست اندازی کرنی چاہی تھی۔ بعد ازاں وائل انگریزی تو فیصل مقرر کیا گیا بندر مسقط میں ایک انگریزی جہاز ہمیشہ رہنہ رکھا گیا۔ اور تا وقتیکہ ترکی بن برعش فوت اور اس کے بعد اسکا بیٹا ایک فیصل امام مسقط نہوا۔ انگریزی اقتدار اہر سرخ میں روز افزوں ترقی ہوتی رہی۔

یہ نیا امام انگریزوں کو متفر اور مالی فریخ کی طرف ال تھا۔ کیونکہ آخر الذکر مالی عمان کو زنجبار سے غلام لائے نہیں روکتے تھے۔ اسنو سے اکثر مالی سوالی بالخصوص وائل کی شہرتوں اور جہازوں کو مالک فرانسیسی کی حمایت میں چلے گئے اور امام نے ان کو دیکھ کر جو اس حالت کے طالب ہوتے تھے تم بہت آسائیں پیدا کر دیں۔ اس حمایت ان لوگوں کو یہ فائدہ پہنچا کہ وہ تباہ خواہ جہازیں شہر میں بہر لیتے اور جب کوئی انگریزی جہاز جو بحیرہ ہند میں جدت غلامان کو اسد اکیلے گشت کرتے رہتے ہیں باقرب پہونچتا تو فرانسیسی جہازیں ان کے اسد کو لوں کو محفوظ ہو جاتا۔ اس (سچا و نامناسب) رعایت و فرانس کا اقتدار تدریجاً بڑھ گیا اور انگلستان کا کم ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ وائل عمان پر وہ بالکل معدوم ہو گیا۔ نیز ان جہاز والوں کی غلاموں کی جدت کرتے ہیں۔ ایک دفعہ دریافت کیا کہ کسی انگریزی جہاز سے تمہاری مدد چاہیے تو کیا کرتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب ہم کسی جہاز کو دیکھتے ہیں تو فرانسیسی حکمران کو خبر کر دیتے ہیں۔ وہ جہاز نقصان میں تو پھلکا کر چکا ہو گا کہ ہم اس کو جانیکا حکم دیتے ہیں اور قریب پہونچ کر ایک سی کو جس میں چند طاح اور ایک فسر سوار ہوتے ہیں نیچے اتار دیتے ہیں اس فسر کے پاس ایک رشتہ ہو تا ہے وہ اسے لیکر ہمارے جہاز میں آ جلتے ہیں اور جہاز اس کے کپتان اور مالک کے نام اسکا نمبر لیا جاتا ہے مقدار اور غلاموں کی تعداد لکھ کر سند حمایت مانگتے ہیں اور اسکا نمبر لیکر فرانس کو بڑا ایلا کرتے ہو تو اس چلے جاتے ہیں۔

”ابنی باتوں سے فرانس کا اقتدار اس قدر بڑھ گیا کہ آخر بادشاہ گان شہر کی رضا اور ادنیٰ خواہش سے بندر سوار کو اس کی اپنی حمایت میں لیلیا۔ یہ شہر عمان کو مشہور بنا دیا۔ فرانس انگلستان پر یہ رنگ دیکھ کر اپنے غضب کو بڑھ کر دکھا کر وہ مالی کی رضا کے بغیر کہیں نہیں کر سکتا تھا۔ اور یہ اسکو سخت مخالفت ہو رہی تھی اور فرانس کو بڑی دوست تھا۔ انگریزی قوصل نے غصہ ٹھکنے کے لیے آخری تدبیر کی کہ شیعہ صالح بن علی کو امام ترکی کے فوت ہونے پر مدعی امامت ہو کر فیصل سے بڑا زنا ہو جاتا اور یہ انہو سے دست بردار ہو کر اندرون ملک کو چلا گیا تباہ کیا ہوا اگر وہ مسقط میں آکر فساد برپا کر دے تو انگریزی جہاز اسکی مدد کرے گی۔ اس فساد میں محل میں فیصل قتل ہو گا اور تخت صالح کو ملے گا۔ صالح نے تو فیصل کی بات مان لی اور یہ قرار پایا کہ صالح دو سالہ طاقت کا تباہ کر کے تین سو آدمی بہرہ لیکر فیصل کے محل میں بطور مہمان آئیں۔ اور قوصل چند مالی شہر کو اسکا طرفدار بنا کر جو محل میں پہونچ کر جب رات کو صالح فیصل پر چمکا کر تو صالح کے ہوا خواہ شہر میں فیصل کے ہوا خواہ ہونیر ٹوٹ پڑیں۔ قوصل نے صوبہ قرار داد بعض اعیان شہر کو شیخ صالح کا قتل

بنالیا اور ایک دن وہ خود ہی تین سو کو قریب دی لیکر ٹھہر کے بعد امام کو مکلن پر پہنچ گیا۔ بعد ازاں اسی ہی کھیل کو کئی شبہ یا اندیشہ پیدا ہوتا پیش عرب کا یہ قاعدہ کہ وہاں اور میزبان کی حیثیت کو مطابق خدام اور سہاری ہر کلب رکبیں رات کا کھانا تناول کرنے کو بعد شام فصل وازوں کو مہمانوں کی خاطر تواضع کرتے ہیں کی ایک کے کمرے میں جو محل کے قریب چوچلا گیا۔ گھر شیعہ صالح اور فاضل تھے جب میزبان کو لکر چاکر سو گئی تو اس پر ہلچل مچ گئی کہ ہم پر حملہ کیا گیا۔ لیکن اس کو دیکھ کر ہر پہنچ کر پہلے جانوں کو بچھڑ گئی اور گولی کا تعداد کافی تھی وہ مقابلہ کر کے ہو گئی اور فیصلہ میں لڑی شروع ہو گئی۔ شیعہ فصل شروع ہوئی اور فاضل پہنچا بیٹھیں کے پاس جو محل کے قریب ایک مضبوط اور بلند قلعہ میں جو ایک پلائی پر بنا ہوا ہے۔ یہاں گزینہ ہو گیا (ناظرین کو معلوم ہو کہ مسقط کو مدگرہ مشہور پہاڑیوں میں) اور ہندو تو کئی آواز سن کر صالح کے طرفداروں نے شہر میں بلوہ کے فصل کے طرفداروں پر حملہ کیا۔ اور ساری رات تلوار چلتی رہی۔ صبح ہو کر قریب شہر والوں کو معلوم ہوا کہ شیعہ فصل بھی زندہ ہو تو اس کے حامد بکھے جو بھٹے گئے اور انہوں نے زیادتی اور شہادت دیا۔ انہوں کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ انھیں یہ فساد تین دن رات جاری رہا اور شیعہ صالح بری طرح سے اس میں ہلاک ہو گیا۔ انھوں جو فصل نے جب دیکھا کہ کبیل بڑا گیا ہے اور شیعہ فصل کا یہ ہو گیا ہے تو وہ دوسری چال چلا۔ اور شیعہ میں امام کے پاس جاکر عرض کیا کہ اگر گزینی جہاز آپ کی مدد کیلئے حاضر ہو کر آپ سکین تو وہ فرائض کے انہوں پر لے کر شہر پر گولہ باری کر دیتا ہوں۔ اس کے عرض پر یہ گولہ دار انگلستان کو روانہ کر دیں۔ اس نے اس درخواست کو رد کر کے اس وقت فریج تو فصل کو بلایا اور اس کو کہا کہ فرانس ہی جہاز کو بند کر دینا چاہیے تاکہ اگر مجھ پر اس سے کام لے لیں کہ ضرورت پڑے تو وہ قریب ہو کر فریج تو فصل نے کسی شرط کو نہیں اس اعتبار سے منظور کیا اور کہا جاتا ہے کہ فساد کو آخری وقت اس فریج جہاز چلا گیا تھا۔ آخر صالح اور اس کے اکثر سہاری جو قتل کے بعد فتنہ فساد میں قائم ہو گیا۔ اور فساد میں ہتھ ملنے لگے صالح ہوی اور شہر کا وہ تہائی حصہ ہلاک کیا۔ یہاں تک کہ اس فریج جہاز کا نام بری پولیس ہو اور یہی اس وقت مشہور ہو گیا۔

تو اس میں ایک وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنے حق حکومت کو واپس جاکر جہاد کے اسباب کی تحقیقات کی تو اس نے واضح ہو گیا کہ اگر گزینی تو فصل نے شیعہ صالح سے اعانت و محض یہ وعدہ لیا تھا کہ تحت مجھ سے رگو اور اگر گزینی کو جوا لکر دیکھا اور کان کو اگر گزینی حمایت میں قبول کر لیا۔ اس شیعہ فصل کے دل میں اگر گزینی تو فصل کی طرف سے اور بخیرگی بڑھ گئی۔ اور اس فریج تو فصل کو اپنا مشیر بنالیا۔ اور فرائض نے ان حوادث کو بعد فصل کر دیا کہ اگر گزینی جہازات کی حرکات کی نگرانی کرتے رہیں اور انھیں صحیح فاس کو حاصل کر کے ہند پر قابض ہونے سے روکیں تو ان کے ایک تیسری جہاز ہند میں ملے مقرر ہو لیکن اس سے اس جنگی جہاز کو تباہی بنا رکھا ہے جو بعد اور میس کو درمیان آتا دیکر آج تیس جہاز کا نام فوجی انفرن اور سپاہیوں کو دیکھا ہوا، اس فریج صیوں کو علاوہ ایک سوساٹھ بھری سپاہیوں جہاز کو مقاصد مجبور کے لئے کھینچے گئے تھے معلوم ہوئی کہ فرائض کے مقاصد کی نیت اس کو کہا کہ وہ تلخ فاس میں انگلستان کی کشتیوں کی زحمت کو سنبھالے گا۔ فرائض کا دوست بنانے کے سوا اور کوئی ذاتی غرض نہیں کہ اس جہاز کی سب سے عیب بات ہو گزینی کی اسلحہ ہی نام ایران کو وہ قلیل الودن و ہمت مچلی جہازوں میں جو ایران کی بحری طاقت کی کالیات میں بڑی جہاز رکھتے اس شبہ

اُسکا قومندان جبریم بن اسماعیل بن نضر تھا۔ اہل کفر فرائس کو اپنی قوت پر کس قدر ہوسہ ہو کہ وہ اپنی لڑائی کیلئے راز خفیہ کو لوگوں سے چھپاؤ کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ اہل ایمان ہم کاموں پر ہی ان کو امور کر دیتے۔ (اس قصہ پر شاید یہ بتا دینا مناسب ہو گا کہ ایک بالکل عجمی ادب و تعلق سلطنت نے تو حصر اس غرض کو کہ اس کی رقیب طاقت کو زیادہ اقتدار حاصل ہو جائے خاص طور پر ایک جنگی جہاز کو شیعہ فارس میں مقیم کر رکھا ہے۔ اگر ایران کی بحری طاقت کی جو کائنات پر وہ فٹ نوٹ میں بچ گئی ہے اہل نصف فلیج فارس کی ایک دوسری سلطنت یعنی ترکی کی یہ کیفیت ہے کہ اُسکا صرف ایک ٹولہ ہوا اگل ہٹ وٹاں ماہر جو بعض سے ایضا ایک مشکل دور میں پہنچے۔ جب اہل اسی سلطنتوں کی بے بضاعتی یا لاپرواہی اسے جبر پر پہنچتی ہوئی ہو۔ تو خدا کی دست برداری کی مقبوضات کا ہمارا کیا کیا عجایب رونا کا یہ کہہ کر ہو سکتا ہے۔)

۱۰ مادہ تسلط کیلئے اور بعد ہی اٹھ تان جزیرہ بحرین کو قابو کرنے کی فکر میں لگا ہوا تھا۔ جو کہ یہ تیر گئی کہ جزیرہ کو اپنے دھرم جو ہرگز بڑی رعیت تہمید دیا۔ اور ان لوگوں کو نقصانات کے معاف و منہ پر ہوا۔ شیخ عیسیٰ بن ظلیف حاکم بحرین کو خزانہ کو نالی کر دیا۔ اور جب وہ قرض میں سے واپس نہ آئے تھے تو اُنکے پاس ایک شہر بحرین کو اپنے تمام سہیلیاں لیا کہ وہ اپنی ذات اور اپنے ملاؤں کو اپنے حمایت میں رہے۔ حاکم نے اسے قبول کر لیا۔ اُنکا کیا تو قاصد نے دیکھی کہ تم باشندہ کو اجنبی لوگوں کے ستارے کی رعیت بنو چکے ہو۔ اور اصل مظلومان اور آباد کاروں میں محبت و الفت پیدا نہیں کر سکتے۔ ان تصور میں کہ بادشاہ میں کو اور تہا رہی غارت خانہ ان کو جزیرہ کو میرزا جلا وطن کر دیا۔ بیگانہ دیکھی اُنکا کام کر گئی اور شہر کا آفری حصہ میں بحرین انگریزوں کی حمایت میں کر دیا گیا۔ گراہی جزیرہ کو یہ امر کو ہوا۔ جس نے اپنی شاہ گاہ ہا صدف اور وطن کو پہنچ کر وطن پر جبر کے باعث کی نیت کی۔ اشیخ قاسم بن ثانی کے پاس چند اکابر کو ہرگز چھینے روانہ کیا گیا۔ اوسے اُن کی درخواست کو بڑی خوشی سے منظور کر کے انکو دوبارہ میں آباد کرنے کا عزم کر لیا۔ یہ مقام جزیرہ کو قریب سال صابر واقع ہے جو عرصہ یہ سو دران کو کھنڈر پڑا تھا۔ اسنے سما اور موزوں کی عمارات کو درست کر دیا۔ اور فیر و فنی تاجر و صنعت کار اُن کی بحریں میں آکر اور دوبارہ مدت ہدیکہ بعد ہر آباد شہر ہو گیا۔ لیکن ہمارے میں کو ایک سخت وقت و پریشانی میں نہیں تھا۔ ہمارا کبوتر کا رصف پر گزرا۔ وہ کرتے ہوئے اور شکار کا موسم ہمارے میں گزر گیا تھا۔ جس میں لوگوں کی حالت فادہ مستی و بہت رہی ہو گئی۔ شیخ قاسم کو جب اسکی خبر ہوئی تو اسنے اُن کی عرب کی معمولی دیوالی سے کام لیکر ہر ایک کنبہ کے لئے تین تین سو دینار نقد اور اس قدر خزانہ لے کر واپس آکر چھ ماہ کے موسم تک کلیات کر کے بھیج دی۔ اور قرض کی داغ بیل کے لئے تین سو سالانہ قسطیں کر دیں۔ شیخ نے ذکر کرنے کا ذکر کیا۔

۱۱ یہ جائزہ لے کر (شہر) پیدا ہوا کہ شاید یہاں فتنہ نے پھیل جائے گا۔ نام صحیح نہیں لکھا کہ کوئی فتنہ نہیں پڑا۔ لیکن اس زمانہ کی ہمارا نہیں ہے۔ لے جزیرہ بحرین کا محمد ساحل الاساس سے ۲۰ میل کے فاصلے پر فارس میں واقع ہے۔ کل جزائر شہر بحرین و جزائر میں سب برابر ہیں۔ جو پہلے آباد ہے۔ دوسرے کا نام عرک ہے۔ وہ بحرین کے شمال میں ہے۔ ہر سال ہول اور نصف میل عرض ہے۔ حاکم عرک کے میں ہے۔ بحرین کا حصہ مقام ماہر ہے جو دوسرے میں ہے۔ اور ہر سال آبادی کہتا ہے۔ انگریزی حمایت نے اس میں قابو کی گئی اور دوبارہ شہر کو شیعہ سے دوبارہ طور پر انگریزی طاقت کو قبول کیا۔ عرک کی آبادی ۲۲ ہزار ہے۔ اور کل جزائر میں ۵۰ گاؤں آباد ہیں۔ باقی جزیرہ بحرین و جزائر

۱۰۰

بہی اپنی خیر و تعمیر کیا تھا اس کو اسکی دولت و ثروت کا بڑی اندازہ ہو سکتا ہے۔

ادھر جب انگریزوں کو اٹلی بحریں کی مہاجرت اور شیخ قاسم کے سلوک کی خبر ملی تو انہوں نے دو جنگی جہاز قطر کو بھیج کر شیخ کو کہنا بھیجا کہ اگر تم گھنٹوں کی اندر اس لاکھ روپیہ ادا کیا تو زیارہ پر گو کہ باری کیجا یگی اور باشندہ پر بحریں میں مسجد کی جائیگے شیخ نے اس مطالبہ سے حیران ہو کر دریافت کیا کہ اس واقعہ اور جنگی کاباحت کیا ہو تو جواب دیا گیا کہ انگریزی رعیت کا اس قدر قرضہ ان مہاجرین پر باقی ہے۔ اس پر شیخ نے یہ عقلمند کیا جو ابدیہ کل مقروضوں کی اسماء و فہرست میں شیخ قرضہ جو ہر ایک کے ذمہ واجب میر و حوالہ کیا ہے میں ہر ایک شخص کو جب تک نام نہ نہت میں ہو گا بحریں میں بھیج دنگا۔ وہاں انکو مقدمہ قاضی کے رو بہ پیش کی جائے جو کو یہ فیصلہ کرے گا میں اس کے مطابق روپیہ ادا کر دوں گا۔ انگریزی بیڑوں نے اس کو قبول کیا اور میعاد مقررہ تک قطر کے سامنے لنگر انداز رہ کر وہاں بندر بارہ کو چلایا اور وہاں پہنچتے ہی ڈیڑھ گھنٹہ کھل کر ابارنگی شہر کو دوبارہ ویرانہ کہندہ کر دیا اور جو لوگ ہاگ نکلتے تھے وہ سب کے سب ہاگ ہو گئے وہ شہر سے ہاگ گرتے انکو فوج نے پکڑ کر انکو گرفتار کر لیا اور وہ بحریں میں پہنچا گئے اور اسطرح سے شیخ قاسم کے سامنے جو لاکھ روپیہ پرل میں پانی بھیج کر دوسری طرف دولت بکاشی نے حاکم بحریں سے مطالبہ کیا کہ اسکی رعیت کو واپس لانے کوئیئے زیارہ پر جو گو کہ باری لگتی ہے اسکا شیخ بحساب فی گولہ پانسو روپیہ ادا کرے اور گو کوئی تعداد کی تیس جہازات کو کپتان پر چھوڑی گئی یہی مطالبہ سکھائی کے ہوش اڑ گئی اور اونیبت و مہاجرت دو لاکھ روپیہ پر رضامند کر کے گروہ اسکا دسواں حصہ ہی ادا کر کے استطاعت نہ کہتا تھا چنانچہ ادا ہی قرضہ کر لئے جو سود و بدن زیادہ ہوتا تھا حاصل کا انتظام انگریزی قرضہ کے سپرد کر دیا گیا کہ بعد وضع خرچ فاضل آمدنی قرضہ میں بحالی و جزائر پر انگریزی حمایت قائم ہو گئی اور قرضہ کا عہد منسوخ ہوا اسکا نام شیر حاکم رکھا گیا اور چونکہ دولت بکاشیہ دولت ثمانیہ کی صادق رفیق تھی ماسیخیزہ کو حمایت پر لیتی تھی عیسے کو حکمدار کی ہلائی چند کی کی مگر وہ سرانشلن اختیار کرے۔ یہی طرح جزائر بحریں کو باشندگان کو (تکے پاس چھوٹی بڑی چار سو گشتیاں ہیں) اپنی خبازوں کو مال معلوم کر کے نیا جہتہ الکانینا حکم دیا گیا۔

باقی حالاً انڈی مذکور نے المودی میں تہ تحریر کرنے کا وعدہ کر کے اپنے مضمون کو بہر دست یہاں پر ختم کر دیا ہے اس میں بعض واقعات کو اسباب بنانے میں ادنیٰ عدا یا سہوا جو غلطیاں ہوئی تھیں۔ ادنیٰ تاہم امکان اصلاح کر دی گئی ہے۔ ان میں سے اگرچہ بہت سے تاریخی سیم میں تاہم اصل میں علانیہ تھے تعلق جو کہ چونکہ عام ملان کو اب تک بہر حکم توجہ ہوئی ہے۔ اور وہ خود بہر بہت کچھ مفید و قیمتی آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ یہ سب اس کے خطرناک حصے اختیار کریں گا اپنی رائے کے مطابق اس کے معنی و اصلاحی طے ہو کر مذکور حکومت کے سپرد کی ہوئی کارروائی کرنی چاہی اور انویج کا ہر سوسندہ اسکا اور حین اپنی بھی چھان بین کر دینا چاہیے۔

سلطنت مراکو سلطنت مراکو کی نسبت جریدۃ الغرافرات الفنون کا نام لگتا مغرب الاقصیٰ سے بحیرہ کرتاہ ہے کہ موجودہ حالت آج تک جب مراد نہیں ہو حضرت مولائے عبدالعزیز ماک (یعنی سلطان) مراکو بحال مراکش کے متوجہ تھے تاویل میں وہاں کو اور نیز مصلحت علاقہ کو قبائل تو حشہ کو خضام و سرکوب کیے متقیم ہیں لکھا جاتا ہے کہ یہ لوگ طاعت قبول کرنے اور اعتقاد

جہاز ادا کرنے پر منامند ہیں۔ مگر خیال دینی ہو انکار ہی ہیں

”دیف کے سلسلہ کوہ سکا کو قبائل نے جنہوں نے گذشتہ سال میں ایک فرانسیسی جہاز ادا دوسو کپتان بعض ملازمین کو کھانا
کہ وہ ہسپانیہ والوں کا جہاز ہو کر فٹا کر کیا تھا اور بعد ازاں ایک اطالین اور ایک پرتگیزی جہاز کا تعزیر کر کے ان کو بھی چند ملازمین کو کھانا
لیا تھا ان سب قیدیوں کو اس وقت تک پھانسیوں پر کھنکھار رہا کہ ان کو لیا گیا ہے جیسا کہ ان کی سپانیان بندہ ریغیوں کو جو انہوں
نے جنگی جہازوں پر گولہ باری کر کے گرفتار کر لیے تھے آؤ ان کو دیکھیں اور نیز طنجہ ڈانچیں وغیرہ بنا دیں جو ریغی قیدیوں میں بانٹ دیے
مابین سب تو آخری خبر ہے کہ اہل دیف اس مصلحت کا خط کل دل اندیشہ کو واصلین کو جو طنجہ میں مقیم ہیں روانہ کیا ہے اور انہوں
نے عیسائی اور دیگر مذہب کے لوگوں کو اپنی اس مصلحت میں قیدیوں کو رہائی دلانا شروع کر دیا ہے۔“

کوہ سکا دیف مرا کو کو شمالی سال کو قریب مشرق و مغرب تک چلے گئے ہیں۔ ان کے دائیں طرف (مشرق) فرانسیسی علاقہ (الجزائر)
اور شمال ہسپانیہ کو متحدہ مقبوضات ہیں جو بندہ میلکلا اور سیوٹا کو علاوہ ساحلی جزائر پر بھی قابض ہیں اس لیے الی دیف کو اکثر
ان کو پر سر پیکار رہنا پڑتا ہے۔ اور چونکہ ہماری سرحدیں قبائلی طرح یہ لوگ بہت وسیع اور جنگجو اور ان کا علاقہ بہت دشوار گزار ہے اس لیے
نہ عیسائی ہسپانیہ اور نہ سلطان ہی جس کے وہ رہائی نام مطیع ہیں ان کو قہر و قہر تنہا کرتا ہے۔ اگر مشکل کام انہیں کچھ نقصان
پہنچایا جاتا ہے۔ تو وہ بھی اندھیرے والوں عیسائیوں کی چھٹی موٹی ساحلی کشتیوں اور دہائی جہازوں کو تاخت تاراج اور ان کو ہلاک
کر گھر کر لیتے ہیں۔

پچھلے ہفتہ شاہ بلجیم کی درخواست اور مرا کو میں روسی سفیر کی تقرری کی خبر درج کرنے کے بعد ہم نے مرا کو ایسی سبب اور موقع
اسلامی سلطنت میں کسی ترکی سفیر کے ہونے پر افسوس ظاہر کیا تھا مگر مندرجہ بالا ترکی اخبار سچے سچے ہیں جو خبری سنا ہے کہ مرا کو
میں عام افواہ شہر ہو رہی ہے کہ عفرین وہاں مستقل طور پر ترکی سفیر مقرر ہو گیا ہے۔

اس موقع پر مرا کو کے محال حالت جو فقط طول اعظام ملک بلجیم اس حیدر باست کی طمع و آکاہی آماجگاہ ہیں مایوس درج کر دینا چاہیے
نامناسب نہیں ہوگا۔ یہ سلطنت افریقہ کو شمال مغربی گوشہ پر واقع ہے۔ اس کے شمال میں بحر ہند و بحر اوقیانوس۔ مغرب میں
بحر اوقیانوس۔ مشرق میں سرحد کو کچھ حصہ پر انجرا اور باقی حصہ در جنوب میں صحرائی افریقہ ہے۔ ملک زیادہ تر کوہستانی ہے مگر وادیوں
بہت درخیز ہیں سلسلہ کوہ اطلس اس کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ وہ مشرق کو کچھ دور مغرب کو اگر شمال میں جنوب کو کچھ دور
سالانہ اس کے درمیان کا میدان چار سو میل تک عرض ہے اور اس کا طول پچاس ہی میں چار سو پانچ سو میل تک ہے یہ میدان نہایت
درخیز و دریاں گندم کی بے انتہا پیداوار دیتی ہے۔ اطلس سے جنوبی علاقہ پہلے تو درخیز ہے۔ اور اوچیں وادیوں کو کچھ دور
پیدا ہوتا ہے۔ لیکن صحرائی قریب پچاس میل تک غیر آباد اور ریگستانی ہے۔ سرحد کو متصل شمالی علاقہ کی آب و ہوا نہایت معتدل اور خوش
ہے اور اکثر یورپین تہذیب آب و ہوا۔ اور بحالی صحت کو لیے موسم بہار میں وہاں جاتے ہیں شیخ عبدالکرم کوٹلم اور فرانسیسی ڈاکٹر کریئر
یہیں نو اسلام کو مستفیض ہوئے تھے اور بلا مغرب نے ہی ان کو اسلام کی خوب نکاح شدہ الی بنایا تھا۔ جنوبی حصہ گمراہ بنائے گئے

۱۲۹ خیریت ہے اس کے بعد ہمیں اگر درست ثابت ہو جائے تو ہم کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ یہ ملک کوہستان ہے جس کی خود حکام کو نہ چنداں خبر ہو جائے
وہ خواہش کی تھی۔

انچو پیمو کی ملیشیا فوجیں کیرنٹس کو مرکاش کو جانو وقت سلطان کی ردول میں رہنا پڑتا ہے۔ لڑائی کو وقت مندرجہ بالا افواج کے علاوہ مزید چالیس ہزار ملیشیا پیدل سوار جمع ہو گئے ہیں کسٹریٹ کا کوئی انتظام نہیں۔

مرکاش کو کسٹریٹ میں فاطمہ علیہا ڈو باؤ کیا تھا۔ وہ دریا منسیفہ کو قریب ملک کے جنوب مغربی حصہ میں واقع ہے۔ اس کا گیارہ دروازے ہیں۔ تفصیل بہت مفید ہے۔ سولہویں صدی میں یہ مکمل عروج پر تھا اور وقت اس کی آبادی دس لاکھ کو قریب تھی۔ اب شہر کے اندر زیادہ تر گھنڈرات یا ویران باغات ہیں جو اب میں مگر بہت ہی بڑی جاہ و علالت کے آثار باقی ہیں۔ ویران میں جامع مسجد میں جنہیں سولہویں صدی میں بنائے گئے ہیں میں شاہی باغات بہت وسیع اور خوبصورت ہیں قدیم شاہی محلہ اور اس کا باغات کی چار دیواری میں ایک عظیم الشان گھر ہے۔ اور اس کے گرد وریخت کیلئے طلعہ منصفیل بنی ہوئی ہے۔

جب فتح آنکھ لڑنے کو فتح کیا اور کی بل مغرب کی کئی دفعہ لڑائی ہو چکی ہے۔ کسٹریٹ میں یہ مقام اس کی آخر الذکر کو وقت تک بلقی تھی ۵۹۹ میں بحری فزائی تو تک اس کے سپاہیہ نے مرکاش کو جنگ کا اعلان کر دیا۔ اور کئی معرکوں کے بعد سلطان نے کسٹریٹ میں سپاہیہ کو ایک کھنڈر بنا دیا اور ان کی تجارتی رعایتیں دیکھ کر صبح کر لی۔ یہ معاہدہ دس برس کا ہوا تھا اور ساحلی علاقہ کسٹریٹ کے دریا کے دوسرے سپاہیہ کو دیا گیا تھا۔ مگر اس پر ان کا تعارف نہیں کیا گیا جس کی وجہ شاید رقیب کا خوف ہے۔

سلطان کو اس کی سالانہ آمدنی تخمیناً پچاس لاکھ پونڈ ہے جو اجاروں، محال، عشرت اور تحائف و حاصل ہوتی ہے تجارت برآمد کی سالانہ مقدار تخمیناً ۷ لاکھ اور درآمد کی ۸ لاکھ پونڈ ہے تجارت زیادہ تر فرض جرمینی اور انگلستان کے ساتھ ہے۔

ڈاک کا انتظام یہ ہوتی ہے تو شہر کو ہی ایسٹ انڈیا کمپنی کے علاوہ انگریزی و فرانسیسی ڈاک ہاؤس موجود ہیں جن میں سے ہر ایک فاسٹ لکڑی کا ڈاک ہاؤس ہے اور تقبلاً اقصیٰ لائنیں لڑنے کو غیر ملکی و ڈاک ہاؤس جاتی ہے فاسٹ لکڑی جو جزیرہ شرق میں ہے مقصد جس کی آبادی ۵۶ ہزار ہے اس میں جزیرہ اور کسٹریٹ کے اندر کے جنوب میں ہے اور تقبلاً پٹنچو اور موگا ڈوڈ (مرا) اور پٹنچو اور غیر مشہور جزائر میں ہے اور کوہ قلعہ کو ان کے مابین کا مقام مقصد ہے پٹنچو کی کو سوا تقریباً ایک سو پچاس سالوں سے تفصل میں ہیں انگلستان اور فرانسیسیوں کے علاوہ ملکی و فرانسیسیوں تفصل و فاسٹ لائنیں، اطو کوگا اور سفاحین، صفائی اور طیلوں کے تفصل میں ہیں

درویش حکمران کی خانہ و فساد کی پرورش ہمارے کچھ صدی میں ہوا ہے جزیرہ لارافو میں شاید لیاو تو شہید شخص ہے جو اب جزیرہ

دنیام میں بٹھا دیا تھا مگر پھر کسی ایسے شخص موجود تھا جو اس کی سیانی حال ہوئی امید تھی سردار کی ہر ایک کارروائی ٹھیک پر گرامر کے مطابق عمل کی اور جو تیس سو دو سو بیس سو کا اپنے قانون کو ٹھیک لکھ کر سنو شاہیہ پر پور ہو کر ان میں سے ایک کے ٹھکانے میں رہ کر طاقت و اثر آرمائوں کی قوت کا طور پر قائم کر کے دیا اور پھر یہ کہ اس کی سیانی ہو گیا اور طبعاً یہ تیسویں قوت ہو گیا اور اس کی گری میں سے مگر کوہ کی گری سے سخت تھک چکا ہے اور کسٹریٹ کے انتظام و درگاہ میں وقت طمانی آجائے ہو مگر یہ کہ ان کی غیر معمولی سختی نے انہیں لڑی اور کچھ ٹھکانے کی تیار ہو چکی ہے جسے پھر مقرر کر کے ہے۔ ام دران کو مقابلہ کیا اور دوسروں نے اس کی فوج کو تقریباً بالکل بال کر دیا۔

درویشوں کی حکومت میں ایک عیار بہت سختی کی جاتی تھی اور حکمرانوں کے علاوہ کسٹریٹ میں کل اندر سے مقرر کیا گیا باجی تو دریا میں کسی شخص کو اس حکومت کی چھٹی پر نہیں لے کر لے سکتا تھا اور کسٹریٹ میں ایک سال کے حکمرانوں کو دیکھا گیا کہ ان میں سے ایک نے کسٹریٹ میں ایک سال کا حکمران بن کر رہا ہے

ہیں سو چونکہ ایک طرف سے علاقہ بحر الخزال کو جابجائی کو شش کرنا جو جس گزشتہ دو ایک ہا تک سوٹانی سپاہی کی بغاوت مانج
ہوئی رہی سردار کچھ نے پانچ گنہوں میں مذکور کی ہم سے جا کر ملنے اور اگر کوئی فرانسیسی علاقہ میں ہو چکیا ہونے سے خارج
کرنے کو لینے کی تلاش نہیں کرتا گورانی سرکندوں اور جزیروں وغیرہ کی وجہ سے اسکا دارا و پادشاہت میں نہیں چھوڑ
کی طرف ہیچید نہیں اور اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو ظاہر ہے کہ فرانس کو اس سخت براہ فرنگی ہوگی اور ہر ٹکی
میں یہ کہہ ہی گوارا نہ کر سکیں گے کہ اسکے باخراڑ صوبہ کا کوئی علاقہ کسی ورسلطنت کو مستقل قبضہ و تصرف میں چلا جائے اور یہ
یقینی امر ہے کہ اگر یہ زمین انگریزی مقصد پر غنا مندی کا اظہار کر چکی ہے۔ لیکن وہ فرانس کی کبر و خلاف انگلستان کی امداد و کپی
ہمیں کر چکی اسکے ساتھ ہی یہ بھی اظہار الشمس ہے کہ مصریوں کا حصہ تیسراں قسم سے خوش ہو چکی بجائے ولیعت
ناراض ہو رہے سمجھتے ہیں کہ انگلستان اس علاقہ کو ان کے لیے نہیں بلکہ اپنی غرض و مقاصد کی تکمیل اور خود اپنے تصرف
میں رکھنے کو اپنے فتنہ کر رہا ہے اور اس امر کی تصدیق انکو خطلوم پر مصری ہندو کی ساتھ انگریزی علم کو بھی نصب کر دینا چاہیے ہو چکی ہوگی
ہے پس مصریوں کی خفیہ غمگی کو ساتھ ہی فرانس و ترکی کی علاقہ رنجش ہو اس فتح کا جیلہر قد خوشی ظاہر کیا رہی جو ہر ٹکی کو
لینے میں شگلا اور چھید گلیاں پیدا کر چکا باعث ہو جانا کچھ بعد از قیاس نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر انگریزی وزیر دارا اور لارڈ کرو
اس حکومت کو خواہ وہ کسی ہی سفاک ظالم اور ویشا نہ ہی کیوں نہ تھی اس طرح سے پامال کرنے کی بجائے نرمی و دلاسا و حکمت عملی سے
اپنا رفیق اور ساتھ ہی افغانستان و مصر کی طرح اسو شایستہ اور واقعی طاقتور بنانے کی کوشش کرتے تو وہ غالباً اس دعا میں
آسانی کا میاں ہو جائے کیونکہ یہ اپنی قسم کا پہلا تجربہ نہ ہوتا۔ انگریزوں میں درویشوں سے بد جہاز یادہ و خوشگوئی میں تہہ رام کر چکے
ہیں اس قدر بڑے وہ افریقہ میں شامال جنوبی اپنا اقتدار قائم کرنے کو ارادہ میں ہی فانیہ بلکہ ہو جاتے اور انکو مخالفوں کی بھی انگلستان
کے برخلاف آزدگی ظاہر کرنا کوئی موقع نہ تھا اور اسکو ساتھ ہی ہماری فوجی قوت سوڈانی بہادروں کی شمولیت سے کوئی
کے زیادہ مضبوط ہو جاتی مگر اب بصدق ایک انگریز شیل کی بیٹے ہوئے دفعہ پرفوس کو ان فضول سے منصفہ و پیش
سولہ برس حکومت کر کے جہان سے آخری ہر ہر چیلد باقی رہا اس انقلاب کا زمانہ کہ امن کو کیو مابک یا خوش ثابت ہوتا۔ یہ خدا و
کریم کا اختیار میں ہو جیسا چاہے کہ لیکن انارادای النظر میں چہ نہیں کہ مشرق الاقصیٰ میں تعلقات کئی دفعہ سخت نازک ہو
ہیں اور پولیٹیکل طاقت اپنی چالوں میں بڑی سرگرمی سے مصروف ہیں اس ہفتہ اور ہر سہ ہفتہ انگلستان کی بہت بڑی کامیابی
کی خبر موصول ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ انگلستان کو چند مہینوں سے شبہ ہوتا تھا کہ چین محض روس یا فرانس کو اعزاز یا دیکھی ہوئی
انگریزوں کو حقوق کو پامال نہیں کرے۔ بلکہ کوئی اور ہی مشوق پس پردہ موجود ہو آخر وہ لیگنچنگ گورنر جنرل صوبہ چین
ثابت ہوا اس پر گورنٹ انگلشیہ کو گورنٹ چین سے اسکی موافقت کا مطالبہ کیا اور کئی بیڑہ دی گئی دی ہیچید یا کہ اگر چینی ذرا
انکار کریں تو بندہ نہیں وغیرہ پر گورنر کو بار کی بجائے چینی گورنٹ اس غضب آلود دیکھی کی تاب نہ لاسکی اور لیگنچنگ چکی
میں روس جرمنی فرانس انگلستان اور امریکہ میں شامال مدارات کیلگی تھی موقوف کر دیا گیا ہے۔ مگر خطلوم کی طرح اگر

کامیابی کی سبب تھی، اٹھائیں اور اگر گجرات کو گجراتیوں اور یہ غلبہ جو وہ ہمیں نہ پہنچا کر لیں گویا دقت کو شش اور جانبازی کا
اٹھائیں کہیں گے۔ اور ان دو نقطہ ہر سر ت آمیز خبروں کے ساتھ ہی کر سکتے ہوں کہ حوادث کی خبروں کو موصول ہو
مگر قیاس کر لیا جائے کہ ہمارے حریفوں نے اپنی چالوئی ریشہ دوانی شروع کر دی کہ تو شاید غلط ہو گا، آخر ان کے دقتات جیسو چاٹک
واقعہ پذیر ہو کر ہی دیکھ سکتے ہیں، اندیشہ کہ میں اور میرا فوس یہ ہے کہ انکی ابتدا ہمارے ہی فعل سے شروع ہوئی ہے جسے ثابت کرنا
کچھ کو دیگر معاملات میں ہمارے وزیر اکیسی ہی دور اندیشی، تدبیر اور لیاقت سے کام لیتے ہوں، مگر مشرقی مسئلہ میں ان صفات سے
بہت کم کام لیا ہے، انکو ترکی اجازت کہ طرہ تحریر انداز اور لب لہجہ سے یہ علم ہو جائے تھا کہ ترک کر سکتے ہیں ہر جہاد و لایع
دوسرے انگلستان، فرانس اور اطالیہ کی دست اندازی اور مداخلت کو سخت بخیر ہیں۔ اور خلاف معمول دیکھیں ان کی ہمت
آئی ہے اس کے نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ انکے جنرالت کی جویسے ملک میں شایع ہوتے ہیں جہاں مطالع کی آزادی حاصل نہیں
یہ پڑجوسی یہ مطالعہ نہیں اور وہ ضرور اپنی حکومت کا عندیہ ظاہر کر رہے ہیں اور یہ ایک معمولی فہم کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ
ایسی سلطنت کا جو برسوں سے دیر کی ظاہر کیا نام بھی نہیں لیتی تھی، اس طرح بالوسطہ طور پر خلاف معمول اپنی ناراضگی کو ظاہر کرنا
اس امر پر یہی دلائل کر رہے کہ وہ انچوں میں اس ناراضگی کو نبھانے کی طاقت پاتی ہے۔ ایسی صورت میں خواہ جو مقدمہ بنکر
اس سلطنت کو اور بار فروختہ اور زمرہ خالصین میں شامل کر لیا جائے، ہونا ہرگز دانی کا فعل نہیں کہدا سکتا۔ کیا آرمینیا کو مسئلہ
میں ہیں دوسرے افراس کی طاقت کی کیفیت کو بھی معلوم نہیں ہوئی کہ پھر انکی کساتھ شامل ہو کر ترک کر کے ایک اور علاقہ میں
عملی دست اندازی کرنے سے پہلے نہیں کیا جاتا۔ اگر امر ایسی بھرتے کینہیکے دفتر عشرت و محال پر تصرف کرنے کا فیصلہ کیا تھا تو
اول یہ کہ کوشش کرنا واجب تھی کہ کسی اور سلطنت کو سپاہی اس کام پر مامور نہ ہو جائیں اور بغرض محال اگر ہمارے چالاک رقبہ اس
مستطویہ کے قیام کے بغیر ہی دستہ کو بھیجے کی بجائے چاروں سلطنتوں کو دستوں و مساوی سپاہی اس کام پر لگائے جانے کا اصرار کیا
جاتا۔ اور انہیں یقین ہو کر ہی سہی کہ دوسری سلطنتوں کی نیک نیتی کی قلعی کھجائی کی سبب وہاں تو محققانہ و غیرہ کو الگ رکھ کر
ہی ہی سوال ہو سکتا ہے کہ ہم کہہ کر خدائی فیصلہ کریں کہ دوسری سلطنت کے تارعات بین مایا و حکام میں داخل ہوتے پھریں، اگر انسانی
ہمدردی کو تقاضا ہو یہ کہ لیا جائے تو سب سے پہلے اپنی رعایا کی مصیبتوں اور افلاس کی ٹھکنی وجہ ہے، اسوا ان میں ہمدردی کی
کیا چیز جو اسکا سستی بھی ہو کہ نصف مزاج عیسائی ملائیمہ چارہ ہیں کہ کریکے مسلمان بڑی سہی، لیکن دیکھ عیسائی بھی
ان مسلمانوں سے بدتر نہیں تو سب سے پہلے یہ کہ اس پر اسے نالائقیوں کو اور بھی کیسوت نہیں اس بار کہ موقعہ پر جبکہ ہم کو اپنے دوستوں کی تعداد
بڑھانے کا کام انچوں کا تھا تو یہ بھی تعداد بڑھانے کی سخت محتاج ہو اس ضرورت کو نظر انداز کرنا کہاں کا تیر ہے، افسوس! اس ایک غلط
پالیسی کو صرف ایک چھوٹے سے بلوچ میر ہمارے اتنی قیمتی جائیں مزاج ہوئی کہ ان کو کچھ ہی زیادہ ایک وسیع ملک کی فخر میں
اس وقت کو دو چار دن پہلے ضایع ہوئی تھی، اور ابھی خدا کی گور کا مبادا کرے کہ بد وقت مدد لیکر آ پہنچا، ورنہ میدان جنگ
ام درمان کو مقبولین مجرمین کی تعداد کو ہی مابین تھی، اس جانی نقصان کو علاوہ جو سخت مشکل پیدا ہو گئی ہے وہ ملحدہ رہی، اب

اگر خاموش رہیں تو یک ہنسائی ہوتی ہے۔ اگر انتقام کو درپہن تو وہ بھی غالی اور خطرو نہیں۔

کرٹیک مسلمان بھی اکثر کسی بل پاتو بگٹے ہیں۔ مزید برآں خواہ ترکی حکومت خاموش رہے کوئین یا کسی مسلمان پر فوجی تشدد کیوں کیا کرے
صوت میں دائمی ترکی فوج کا بھی پاس نہ بھی اور تو قیاسی اور اندازہ کو اختیار کیا ہو جائے یا بعد از قیام نہیں۔ کل کرٹیک میں اس وقت تقریباً
ہزار ترکی فوج موجود ہے اور وہ صرف سواحلی قصبات میں مقیم ہے۔ اس تعداد میں یہ یقیناً آٹھ ہزار فوج کینڈا میں بھی اور دوسرے مسلمان
کی تعداد بھی وہاں چالیس ہجاس ہزار ہے کہ نہیں۔ اتنی بڑی جمعیت کو بڑے دشمن زیر کرنا ذرا بڑی کھیر ہوگا۔

سول کا بیان ہے کہ اگر یورپ میں وہاں مسلمان بولائوں یہ بدلتا تو دیکھنا کہ سرسواپی حفاظت ہی نکالیں تو کرٹیک کو نقطہ عیسائی ہو
جو تعداد میں ان کو پانچ گنا ہیں۔ انکو ٹیپ ڈالیں۔ گورنر کی غلط فہمی ہے۔ اندرون جزیرہ میں عیسائی شخص اسوجہ مسلمانوں پر غالب اور ان
کو املاک و مکانات کو تباہ و دیوان کر سکتے ہیں کہ وہاں مسلمان تفرقہ طور پر چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں آباد ہوا ہے۔ اب ان کے برعکس ساحلی
قصبات میں وہ بعد از کثرت موجود ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے پاس سلاخ وغیرہ بھی ضرور اور موجود ہوگی کیونکہ ترکی کو رشتہ
لطیفہ خواہ کتنی ہی کیوں نہ رہا۔ اتنی جائز وہ دل سے اس اجنبی مدد سخت ناراض ہے اور اسنو با یقین ان مسلمانوں کو بھیجا کہ ہم
پہنچا دے جو گوجی جنگی معقول تعداد پر پانچ سو سال پر پہلے سال اپنے ساتھ لیتے گئے تھے اور بعد میں برابر ترکی گورنٹ سامان حرب و ضرب
اس حفاظت کو وقت تک جو چند ہفتہ ہو کر امرای بھرے کی تھی کرٹیک کو بھیجتی تھی اپنی لشکر پر مسلمانوں پر حاکم کرنا سخت دشمن کو نہیں
کا میابی کی نظر ہو کوئی امید نہیں باقی رہی ہے ہارنی گولہ باری ہو سیکر کہ اگر فوجی مضبوط ہیں تو اس سے کون کوئی صدر نہیں بن سکتا
یہ ہو سکتا ہے کہ یہ کٹھنہ والی گولہ باری اور نہ سپاہیہ مرکب کی موجودہ لڑائی کو بخوبی پانچ صدیق کو پہنچ چکا ہے اور کرٹیک کو ساحلی
قلعوں کو مضبوطی کل بنیاد پر روشن ہے۔ خیر علاوہ ہیں گولہ باری کا ٹارگٹ کی علامت اعلان جنگ کرنے کے مساوی ہوگا۔ البتہ شہر کی دوسری
ہمارے تو حکومت نقصان پہنچ سکتا ہے مگر یہ نقصان عیسائی مسلمان دونوں کو نہیں یکساں ہوگا۔ اور اگر بغیرض حال صرف مسلمانوں سے
خوب بد رہی بنا گیا تو اس سے قتال کیا ہوگا۔ اصل بحث یہ ہے کہ کرٹیک سے ہماری کونسی تجارتی۔ ملکی۔ پالیسیل اغراض و اہتم ہیں کہ ہم
کیے یہ کپڑا اور مفت کا دوسرے ہیرو ہو کر ہیں۔ بہر حال مسلمان کرٹیک نے سخت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ جس سے اگر وہاں یوٹیپ
کو کل دنیا پر عالمگیر جنگ کر دینے کا کام آسکتا ہے۔ اور اگر انباغی زمانہ کی قسمت نیک ہو تو اسی کو کرٹیک کو مخصوص اپنی مخلصی کر کے رکھنے کافی
وجہ بنا سکتے ہیں واللہ اعلم کشفی قدیر



لینے والا ہونا چاہیے مسلمانان عالم کمال کو ہندوستان کو مسلمانوں کو قیاس کن و درست نہیں۔ یہ زیادہ مخلص اور کم اللہ پس کی ہیں
 مذکور اگرچہ یہ نیک بختان قایم کردہ اور اسلامی اخلاعات میں مسلمانوں کو نمونہ و پیکار و ترویج کی فراہمی چنداں شکل نہیں ہوگی
 نامہ نگار موصوف کی جب قومی اور پر جوشی قابل تحسین ہو۔ لیکن اگر اس دعا میں کمالی ہی ہو جائے اور نہ مصلوبہ و فراہمی ہو
 تو روس کو یکیشیت میں کرڈر پڑاؤ اور دنیا باطل دانی سے عید پر وہ ترکی سے محض تین لاکھ بیس ہزار پونڈ لاز لینو کا حق ہو۔ اور یہ رقم
 ایسے نہیں جو ترکی ادا کر سکتی ہو تین کرڈر پونڈ کی اوتھ لائننگ لاکھ پونڈ ہوتی ہے۔ کیا بارہ لاکھ سا لانا اور کیا سو تین لاکھ گر
 ہمارے نامہ نگار چونکہ مسلمان ہیں انکو یہ خیال ہی نہ گذرے کہ جو رقم وہ یکیشیت روس کو دینا پڑے گا تو میں اسکا سلاو سودا ہو گا۔
 تاوان جنگ کا مسئلہ ترکی کی ات سے متعلق رہتا ہے۔ خلافت کو اس کو کسی واسطہ نہیں۔ اور ایسے اسکی لئے مسلمان عالم سے اتنا کیا کیا
 مناسب نہیں۔ ہاں اگر خداوند کریم مسلمانان عالم کو جمیع وجہ ہاد کی توفیق عطا کر دی۔ اور وہ ملکی کام کے لئے قابل ہو جائیں
 تو بڑے بڑے تجویز کی بجائی یہ تجویز زیادہ عمدہ ہوگی کہ قسطنطنیہ میں بغدادی راہ دشت جرمین شریفین میں تک ریلوے لائن بنانے کے لئے ایک
 مالیشان کمپنی امیر المومنین کو کل حایت میں شریک کر دیا جائے کہ وہیں کل نیا کو مسلمانوں کو اس میں شریک ہوئی کہ دعوت کیا جائے اور
 کی قیمت اتنی رکھی جائے کہ متوسط مال اشخاص ہی اس میں شریک ہو سکیں یہ لائن ڈیڑھ دو کرڈر پونڈ کو سواری و دس تین برس کو اندر پہنچی
 تیار ہو سکتی ہے اور اس سے بصدق ہم فراموش نہ ہو۔ * * * * * ایک تو مزید
 مشرفین کا راستہ قریب محفوظ ہو جائیگا۔ دوسرے مسلمانوں کا روپیہ ایک ایک کام پر لگے گا جس سے ہمیشہ معقول آمدنی ہوتی رہے گی۔ پھر اس لائن
 کو منافع سے جو کچھ ہوتی ہے۔ نصفی ہو کر نہ ہوگا۔ اگر خدا وادان کمپنی مناسب سمجھیں تو روسی وادان کی قسطنطنیہ لاکھ پونڈ اور اگر یار
 جسکی ادائیگی کو عید ہی انکو چار فیصدی کی اوسط سے منافع ملے گا اور یہ زیادہ دستور قایم ہو جو درہم گنا۔ اور اتنی بڑی لائن کو جاری ہو جائے
 اسے اسے اجازت کو ایک اور نوٹ میں حاجیوں کی مصروفوں کو متعلق چھٹک شایع ہوا تھا
 بحریۃ الفاظ اطرابلس بلاد شامیہ و لغیرہ حاجیوں کو مصایب عدیدہ کو حالات جو انکو عیسائی کمپنیوں کو جہازوں اور طوفانوں کو
 میں بدلت کر فی ثانی میں نہایت پُر د واد وقت نگیز میرا میں میان کے اپنی ہولناکیوں کو نصیحت کرتا ہو کہ وہ کمپنوں پر مگر کو چھڑک دشت کا
 چاند ہر ہتھیار نہیں کرتے جہاں سواب بھی ہر سال برابر جرمین شریفین کو محل شریف لیکر قافلو روانہ ہوتا ہو۔ اور امیر المومنین کی طرف سے ایک
 لکھ عینہ و درم صرح حاجیوں کی آسائش اور حفاظت کیلئے ہمراہ رہتا ہے۔ لہذا ان جہاز حاجیوں کو ساتھ حیوانوں سے بدتر سوار کر کے تو
 جس اور انکی بدسلوکی کو علاوہ جہازوں پر اس کثرت سے غریب حجاج کو کہہ دو تو جس کو انکو کراچ و سجود کیلئے بھی ٹھکے نہیں ملتی اور جہازات
 و پاکیزگی کا سلسلہ انتظام نہیں ہو سکتا کھلی گزشتہ ان بحالیت کا نام و نشان نہیں اور اسلامی حیات میں جو نیکیا فائدہ و فائدہ رفاہی و بحری سفر
 بڑی آسانی سے ہو کر رہتا ہے۔ ملے ہو جاتا ہے مگر ان جہازوں میں جس طرح فائدہ کو کہہ ہو مہربان رہا ہے۔ حاجی تو اس خیال سے جہاز پر
 سوار ہوتے ہیں کہ وہ کل واد ہو جائیگا۔ مگر کچھان مزید سوار یوں کی طبع سے وقت سے چندہ پندرہ دن جو تک لپٹے گا نام نہیں لیتا۔ اور اس انتظار
 میں دن کی سوچ اور رات کی سردی اور شہم جو تھک و دامن کو شکار ہو جاتے ہیں۔ سبب صرح صرف کی تعریف ظن غالب ہو کہ جہازنگ

کئی ہزار مسلمانوں کو ایو جو حاشا کی سیل بوجا گئی اور عراق عرب کی کئی لاکھ ایکڑ خراجی سہل انحصار اور قبائل کا شہر کی گئی وہ
منفعتیں ہی مل جاتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ترک معاصرین رجال حکومت سنیہ اور باخضر صلیب الزیہ حسین کا بھی
بے افندی ترک کرنا فصل سنیہ لایچ اس تجویز کو باقاعدہ غالب میں ڈال کر اسپر علما کے لئے کی ضرورت کو شش گھنٹہ میں اسٹیشن

ترکی کی دیو لائٹیں کر کہا، جو کہ اگر ان کو لائن سو سالانہ مدنی فی سیل کی اوسط سے مقررہ رقم کے برابر ہو تو کئی جزائز
پوری کر دیا جائیگی۔ اناطولین کیو کی کینی کا کئی لاکھ پونڈ کا مطالعہ کی کسی سو جمع ہوا گیا ہے۔ مگر ۱۸۹۷ء میں اب پہلی دفعہ اپنے ملک
کی ایک ضمانت دار کینی سو گورنٹ عثمانیہ کو مالی فائدہ پہونچا جو تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ یکید پاشا اسم لائن کا اجارہ ۱۸۹۲ء
کیلو ستر تہائی ۱۴۰۰ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو ورنبرگ (جرمنی) کو ایک درنیز کو دار کٹر مشرف الفز کو لاکھ جوڈشی بنک کی قیام کردہ کینی کے
نائب کی حیثیت میں باجیالی سو نامہ پیام کر دیا۔ اس شرط پر دیا گیا کہ گورنٹ فی کیو ستر سو ہزار تین سو فیکل کل مدنی ہونے
کی ضمانت کرتی ہے یعنی اگر اس سے کم ہو تو خزانہ سو پوری کر دیا جائیگی۔ ۱۸۹۳ء مارچ ۱۸۹۷ء کو مشرف کو نے اپنا اجارہ اناطولین کیو
کینی کی پاس فروخت کر دیا اور اسنو باجیالی سو اسمہ و انکوہر تک لائن بڑھایا اجارہ پندرہ ہزار فرانک لائے فی کیو ستر کی ضمانت
ملنے پر لیکر ساتھ ہی ہر قرا کر کیا کہ اگر یکید پاشا سے لیکر انکوہر تک یعنی کل لائن کی مدنی بجاب اوسط فی کیو ستر سو ہزار تین سو فیکل
سے زیادہ ہو تو حقد رقم زیادہ ہو وہ پہلو ۲۲ کیلو ستر سو پچھلا کو خزانہ عثمانیہ کو دیا جائیگی۔ ۱۸۹۷ء میں کل لائن پر بجاب اوسط
۲۴۵۸۳ فرانک فی کیلو ستر تین لائن کی پہلی جس کی ضمانت سو ۲۵۸۳ فرانک زیادہ ہوئی۔ پس ۲۵۸۳ ۲۴۵۸۳ ۲۴۹۷۷ فرانک خزانہ عثمانیہ کا حق ہوا۔

اس ضمنی طریقہ کو طرفدارانہ لال کہیں گے گورنٹ ضمانتیں دیکر لائنوں کی توسیع کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ ۱۸۹۷ء کی سالانہ
سے واضح ہو گیا ہے کہ اس طریقہ سے ملک میں آمد و رفت کو ذرائع کو وسیع ہونے کو علاوہ خود گورنٹ کو بھی مالی منفعت ہو سکتی ہے لیکن
بیشک گورنٹ اس کے ابتداء کو قطع ہے۔ آرتھو جی۔ گرافٹس بلا ہندو ظلیا اور مغرب اللہ اور انجرا اور دیگر مسلمان دمشق کے رہنے
سے بہت کم مستفید ہو سکتے ہیں بلکہ ہندی حاجیوں کو اس کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اگر ان قواعد پر جو گورنٹ عالیہ ہند نے ایک آسانیش
کیلئے وضع کر کے خاص لگ کینی کو دیکھا جائیگا کیا ایک مہیا کو دیکھا جاتا ہے قواعد کا وضع کرنا تو آسان ہے مگر ان کی عملی کر دینی کا
وجہ جو اوپر لکھنا اور علمہ آداب معلوم بہت کم ہوتا ہے۔ اسلئے اگر ایسے ہندی حاجی جنکے پاس وقت کافی اور زیادہ معقول موجود
ہو۔ ہندی بناد سے روانہ ہو کر جہد کی سیما کی بنیاد و بصورتیں اور وہاں کی دمشق یا شمالی عرب کے مہتممین شریفین جیسے تو
پوری سفر کی تکالیف اور مالکان جہاز کے جوہر و ظلم سے بچنے کے علاوہ تقریباً لاکھ سو ہندس مقامات کو بلائے ملے مدینہ منورہ کو پہنچ
و دمشق اور کوٹھڑا بہت کریں تو بیت المقدس کی بھی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اور جب وقت اسکندرون، بغداد، یوٹیا، ہرما
اجارہ غالب مغربی کی کمی کو ملحوظ الہی اور امارہ کو کھل چکا ہے پھر یوں میں تیار ہو جائیگا تو اس کو انیشیائی حاجیوں کیلئے اس سہ سے بڑھ کر کوئی دوسرا

یہ آدمی صریح غلط فہمی جو اناطرین یوگو کو حالات کسی پہلو پر ہستیں بالوضاحت درج کر کے ہم بتا چکے ہیں کہ عنوانی کسی کہیں ضامت
 کیجئے کہ کے اپنی آمدنی کو بڑانے سے پہلو پر ہی کرتی ہیں وہ اس کے لیکو کوئی تدبیر یا کوشش نہیں کرتیں۔ اور ان کی غفلت اور سہل انگیزی
 سے ملک کی نہایت اہم اور تجارت کو فائدہ کی بجائے سخت نقصان پہونچ رہا ہے اس سال آمدنی کا اضافہ محض فوجوں کی نقل و حرکت کی
 وجہ سے ہو رہا ہے۔ لیکن اگر ان کو کچھ ایسی کمپنی کا اختیار ہی حاصل ہو تا تو انہیں کو انباروں کی سطح پر پیش ہی مہینوں تک ٹیڈ شغل پر بھیجی
 رہتیں۔ اور ان کو منزل مقصود تک پہونچانے کا کوئی انتظام نہ کیا جاتا۔ پس یہ ترین لاکھ فرنیٹک ہی فی حقیقت گورنمنٹ کو بطور جبر
 آمدنی نہیں ملے۔ بلکہ انہی کوئی لاکھ پونڈ وہ میں سو جو بطور کمپنی کو ڈکڑو۔ جس بارہ ہزار پونڈ وہ اس بلکے جس میں اس سال اتنا
 فائدہ ضرور ملے کہ پہلے ضامت کی کمی بلا مواضع ادا کی جاتی تھی۔ اب وہ کمی فوج کو کرائی کی صورت میں ادا کر دیتی ہے، برخلاف اسکے
 جن ہمدردی چند (مثلاً سمرنا ایلین ریلوئی) کمپنیوں کو ساتھ دینے واری نہیں کی گئی۔ وہ اپنی آمدنی کو بڑانے کو لیے دن رات ٹرکی
 کے ساتھ سخت کرتی رہتی ہیں۔ اس سمرنا ایلین کمپنی کی ہفتہ وار آمدنی چند برس ہو کر شروع شروع میں پڑا پونڈ سے زیادہ تھی
 جواب بالادست آٹھ نو ہزار پونڈ ہے۔ لیکن اس صورت میں ہی ترکوں یا اہلی ملک کو کچھ خوشی نہیں ہو سکتی۔ یہ لاکھارو پونڈ ہفتہ ہفتہ
 اور غیر ملک میں کھینچا جا رہا ہے اور بظاہر تجارت ہی دوسری ملکوں کو ہی فائدہ پہونچ رہا ہے کہ ٹرکی کی پیداواریں اب ان کو بھی ملنے کی
 نسبت سستی دامن مل جاتی ہیں۔

ریلوئی لائنیں صرف اسی صورت میں سیاسی۔ تمدنی تجارتی و جنگی لحاظ سے فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔ جبکہ انہیں سرمایہ و تیار
 کی جائیں اور ان کا انتظام شیخ فو کو ماتہ میں ہو جنکو ملک کی بہتری کو خاص فی غرض ہو۔ مگر انہوں نے جب کہ دول یورپ بڑی بڑی سرمایہ کو
 اور جہیلوں کو مالک غیر میں ریلوئی لائنوں کو اجاروں کو ملنے کی سعی و کوشش کر رہی ہیں۔ خود ان مالک کی گورنمنٹیں اور باشندے
 خواب خرگوش میں غرق ہو چکے ہیں اور بہت کم خود اپنے سرمایہ پر ہی بہت سے کام لینا دیکھنے کے یہ خرابیاں دور ہونے کی بجائے
 بدن زیادہ ہوتی جا رہی ہیں اور کمزوری و انحطاط میں اضافہ ہو جائیگا۔

اوریشیائی مالک کو چھوڑ کر ہم بحث کو صرف ترکی تک محدود کر رہے ہیں۔ جس ملک میں ابھی ان کاموں کو ریلوئی بڑا وسیع
 میدان کھلا پڑا ہے ترک یا مسلمان ابھی ایسے ناوار نہیں کہ وہ مشترکہ سرمایہ کو ایک اچھی ٹری لائن بناوے کے لیے روپیہ کہتے ہوں۔
 کسی فقط تو جہ کی جو لاعلمی اور بے خبری سے پیدا ہو رہی ہے اس بارہ میں معلوم ہوئے کہ منشا انڈی کو بھی کچھ دخل ہے اور تھوڑے بڑے
 بڑے سرمایہ داروں کی عقل پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ہے، اور مشترکہ ریلوئی کمپنیوں کا ذکر کرتے ہوئے غیر خزانہ قوم
 کو توجہ دلائی تھی کہ ایک عیسائی انگریز کمپنی ہندوستان پر حکومت ملک ریلوئی لائن کا اجارہ ملنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن اگر
 کل اسلامی مالک کو مسلمان اس مجوزہ لائن سے جو سماجی ہندوستان اور بحیرہ روم کو درمیان سلسلہ آمد و رفت قائم کر دے تو اسے
 کسی صرف کی نہیں ہو سکتی کہ سیدنا اور پھر ہندوستان اور ہندوستان اور خواہ براہ منحل اور خواہ براہ رست طبعی پھنڈر، دن تک نہ ہو
 بحیرہ روم پر مشہور ہندو گاہ ہے۔ اور یہ طلب کو براہ دشت ترمیمی کو ریلوئی لائن بنانے کیلئے مشترکہ سرمایہ کو ایک کمپنی قائم کریں۔

تو اس سے اونچے اتھا تو امید ہو پہنچتے ہیں ان فائدہ کی بھی اس مضمون میں مجلات شریک کر چکی تھی اس تجویز کی طرف تو کسی نے توجہ نہیں کی مگر عیسائیوں کی خوش قسمتی سے وہابیوں کی مشہور قوم اور متحمل عرب سوداگر شریعت اللہ بل اللہ تعالیٰ اور صاحب غنیمت کے لئے نیز محمد رسول اللہ کو بہت قیمتی امداد پہنچی تھی جس سے آبادکن میں ان کے چند سر آدودہ ملے گا جلسہ کے یہ ریزولوشن پاس کیا کہ مسلمان ناب ذریعہ ہند کو ناکہ کریں کہ وہ باعالی ہوتے نہ کہ صد عیسائی کپنی کو اجارہ دلا دیں کی کوشش کریں !!!

اندر جب اسو عالی باغ بلند ہمت و تھکا اور صاحب ثروت مسلمانوں کی ہمت و کوشش صرف ایک عیسائی کپنی کی اخلاقی امداد کرنے تک محدود ہو تو عوام کے سطر کی شکایت اور اپنی قیمتی افلاس اور نامزدی کا گلہ کرنا سر ہوئی فصل ہے اس مجلس میں مسٹر مروج کو علاء کئی اور ایسے فدا و نذاغیت موجود تھے کہ اگر چاہیں تو ان میں سے ایک ایک شخص تنہا اس کام کیلئے سرمایہ ہم پر چکا تھا مگر اسلامی سرمایہ کو کسی کام کو شروع کرنے کی سوجہ تو دور کی بات تھی مسٹر عبداللہ صاحب لغتہ کو بغور سمجھنے کی کھجکٹ کو انفرام کے درندہ پھر فوراً واضح ہو جانا کہ عیسائی کپنی کی جس مجوزہ لائن (بندر رسید سے رلہ ایچوف بصرہ) کویت تک کی دو تائید کر رہیں اس سے مسلمانوں کو مذہبی یا تجارتی کوئی فائدہ نہیں اس کے باقی ایک سرسری نظر سے ان کو معلوم ہو جانا کہ کوئی لائن یہ سب مقاصد پور کر سکتی ہے اور ہر وقت وہ یقیناً ہی خط جو تیر کرتے جو وکیل میں راج ہو چکا ہے۔

جلسہ مذکورہ کی رویداد معزز بہ عصر حیدر و روزگار کی پرکھ کو سخت رنج ہوا اور اسی رنج و ہنس کی حالت میں مسٹر عبدلہ صاحب اور دیگر چھ ممبرین شرا کا جلسہ کو ختم ہوا جس سے مذکور کے مالک بھی شامل تھے مفصل عرض ہو لکھنا کہ التماس کیا گیا کہ ایک غیر قوم کی کپنی کی مدد کرنے کی بجائے اگر اس وقت سے فائدہ اٹھا کر اسلامی کپنی بنانے کی تحریک کو کوشش کیا جائے تو ان صاحبوں کی شان کو نیا و نشان ہو گا مگر سوار ایک صاحب کی جلی تجویز بہت کچھ حوصلہ دلائی گئی ہے اس کی صاحب نے اب تک جوابی ہو چکا کہ نہیں فرمایا شاید اذکار بلند منصب اور تول کسی قومی تحریک کی تائید میں دوسطیں لکھ کر نہایت محنت سے لکھا ہو گا بہر حال شریعت عبداللہ بدالین صاحب کو سمجھائیں بہت سرگرم معلوم ہوتے۔ اور نیز جریدہ روزگار کو اول العزم پر پوچھنا ہے جو خدمت قوم و ملت میں شہرہ آفاق میں ایسی لاپرواہی کی ہرگز مہذبہ نہیں۔ اور ان باتوں کو مد نظر رکھ کر میں مجبوراً یہ قیاس کرنا پڑتا ہے کہ کم از کم ان دونوں صاحبوں کو ہمارے عریضے نہیں ملے ہونگے ماسی کو اسد فہد بنید یہ خبر انکو مخاطب کر کے دیگر بھی خواہان ملک آریل حاجی محمد اسماعیل صاحب حاجی بادشاہ صاحب ترکی تو فصل مدراس دیگر صاحبان کو یہی بالخصوص طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس بارہ میں لائبر وکیل کی اپنی رائے کو مطلع فرمائے یہ فریضہ نہیں فرمائینگے جس کا اٹھ ہو کہ اگر مناسب تھا تو انہوں نے ملک کی اور سے متعلق لایو ہو جائے تو وہ اس تجویز کی تکمیل کیلئے باقاعدہ کارروائی کا آغاز کر دی۔ و اسلام علیکم و آتیم اللہ سے (لا انور دہی)

بند ادو مشق کی مجوزہ ترکی ریو لائن کے متعلق وکیل پہلے دو دفعہ مفصل تحریر کر کے بنا کر ملک اسلام آباد کے معاصرین کو اس نہایت ہی مفید اور کارآمد کام کو جس سے

اس قدر فائدہ تر بہت ہو سکتی ہیں کہ احاطہ بیان سے باہر ہیں۔ اسلامی مشترکہ سرمایہ سے تیار کرنے کی صلاح دیکھا ہے مگر انفسہ ایک کسی فرد یا اخبار یا صرف توہین نہیں کی۔ حالانکہ ان اصحاب اخبارات کو جنہوں نے اسماعیلیں کو کچھ لکھی ظاہر کی تھی اگرچہ وہ کچھ کسی ایک عیسائی کمپنی کو بنائی اندر دیکھ ہی محدود تھی) امور اور غلط کر کے اس طرف توجہ لانے کی کوشش لگتی تھی یہ درست ہو کہ مسلمان ہندو عموماً ناواقف ہیں۔ مگر انہیں اس کی اس وجہ سے ہمارا دل نہیں ہو لاکھوں اور کروڑوں سپاہی ہیں۔ اور وہ روپیہ یا تہ قانون میں بے مصرف بند پڑے۔ یا رفتہ رفتہ خرابا تو نہیں صرف ہوتا ہے بلکہ یہی بات ہوئی تو اس کا کچھ جز دیا تو اسلامی احکام حکم کی طرح خلاف ورزی کر کے سودی چلایا جا رہا ہے۔ اکیس صدی اعلیٰ کتابت پر لگا ہوا ہے۔ لیکن اگر یہی روپیہ ممالک غیر میں کار آمد کاموں پر لگایا جائے تو معقول آمدنی دیکر کھلا وہ اس سے ہمیں وہی سپرٹ مستعدی معاملہ نمئی اور انسان پیدا ہو سکتی ہے جو اچل پور پرین تو یہ کوئی بات کر ہی ہو اور اس ایک ہی امر کو ہمارے لیے ترقی کی سینکڑوں راہیں کھل سکتی ہیں۔

اسی اخبار میں اوپر کی جگہ پریش کا لٹا کے افغان سودا گریاں گل محمد خان صاحب کا مختصر حال مندرج ہو چکا ہے۔ اگر وہ اپنا سرمایہ ملک سے باہر لگا دے اور باہر کھلے کی بہت نہ کرتے تو غالباً آج اس کو کچھ معلوم ہوتا کہ قومی سہمدی کسی جانور کا نام ہے۔ اور اس کو کچھ شطاعت ہوتی کہ اس سہمدی روپیہ اس فیاضی کو ایک سجد کی تعمیر کر لے دیں۔ ہندوستان میں کچھ کی زبان جو قومی ہندو کا لفظ سنا جاتا ہے وہ سہمدی نہیں بلکہ اس کا معنی ہے سہمدی ہی ہو سکتی ہے کچھ علامتی جو دھرم ہندوستان میں ہی خزاںوں میں مسجدیں ہر سال تیار ہوتی ہیں۔ اگرچہ غرض اندر مقصود کیلئے خارج ہون کی مسجد بنائی گئی ہے۔ اس کا ہندوستان کو بیان مسابہ کو کبھی خواب میں نہ آئے ہوگا۔ لیکن اگر ہندوستانی مسلمان بھرت اپنا سرمایہ ممالک غیر میں لگا سکے مقتدا دھرم میں تین سال خزاںوں گل محمد تیار ہو سکتے ہیں۔ خیر یہ تو بعد سے فرضہ تہا نہ اندر مقصود سے کچھ صاحب تول تو قمار میں رہی ہے۔ تو متوسط الحال جماعتوں کو اگر لیکن انہی اس طرف کوئی خیال نہیں کیا۔ اور مرقم کی درمیانی درجہ کی لا پرواہی اور بھینس حرکتی اس قدر تک پہنچ گئی ہو اس کی موت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ سکا۔ کیونکہ یہی حقائق قوم کی رہش کی بڑی اہم اس کی ترقی یا پستزل کا باعث ہوتی ہیں اعلیٰ رُوسا اور تمولین کو مصلحت میں ہمیشہ نظر انداز کرتے آئے ہیں۔ دنیا کا انکم کہ قومی سطح کی اونچی رفاقت اور معاونت کو فرو لازمی تصور نہیں کیا گیا۔ مگر متوسط اور اعلیٰ جماعتیں تو دیکھنا یہاں کو چارہات پر ہی جبکہ قومی اور ملکی خدمت اور اصلاح کا دعو ہے کچھ ایسی مرقم میں چھائی ہوئی ہو کہ انہیں کسی بڑی کام کو خود اختیار کرنے یا قوم کو اس کے اختیار کرنے پر مجبور کرنے کی جرات ہی نہیں پڑتی ہے۔ زیادہ انھوں نے سب کو اپنی معاونت میں پرہیز کیا۔ سب کا زانی اور عادی ہے کہ وہ قوم کے بڑے بڑے افراد قومی معاملات کا حال لکھی ہو سکتی ہیں۔ مگر ایک یاد کو سوا گیارہ سو میں سے کسی ایک کام کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ باہر ہاتھ پیرانی یہ کام ظاہر کرنے کی ہی توفیر نہیں ہوتی۔ وہ شاید تین چار قدم بڑھ کا نام شکر گہرا گنو ہو گا۔ اور جیسا کہ ہمارے ملک کے مقررہ اور کچھ بھرت کے خزانہ کی تہا تہا ہو گا۔ چلی کا خواب سچے ہو گا۔ لیکن اگر وہ ملن دیا کہ صرف انہی مسلمانوں کی تعداد کی طرف خیال کر لیتے جو خدایہ میں کا نہ اتنی یاد کیا مسالہ سے خیر کہ ترقی میں ترقی قدر کو مصلحت میں یہ رقم ان کو باطل حقیر و کمالی تھی بلکہ اسی قدر کو خود دیکھ کر سمجھنا اور اپنی تہا تہا خطوط میں پھنسن

اصحاب کو لکھو کہ تو میرا خطا میری تھی، کہ اگر خداوند کریم کی عید رساں کام کی تمنا کی کہ کوئی احضا بطا نظام بھائی تو کسی شخص کو یا پھر اس پر زیادہ کے حصے ان سلائی سرایہ فرید نیکی اجازت مذبحاؤ۔ تاکہ بخت مسلمان اس میں اپنی استطاعت کو مطابق شریک ہو سکیں اور اگر شریعت مسلمانوں کو قومی ترقی اور فلاح کے منہاں ہے اس پر تم کو مکمل العمل لکھ بہر حاصل ہونا اس پر واضح ہو رہا ہے کہ صرف ویکل کو معاہدہ میں ہو ہر ایک بالا واسطہ آگے دو دوسرے پر حصص فریاد کے ڈاؤن فی فاکہ کہ حصے یک جلتے ہیں۔

اس دستانہ شکوہ ملکیت کو بعد میں اپنے اہل وطن اور معاص ثروت کو خوشخبری سنائیں کہ ہماری یہ جو زمینیں کیا اور کون کون سا
چلی کو غواہوں کو مشایہ نہیں دے سکے پورا ہوا جاتی کہ پتہ یہ ہو گئی ہے کہ اب ان کی یاد دہانی پیدا ہو گئی ہے کہ کبھی ہمارے اسلحہ (نشاہت)
کا دشمنیں کو ہمیں شریک ہو گیا ہو (خوف) اور مدد دی چند متوال مسلمان ہی اس کام کو اپنے دشمنوں کو تفصیل (اجمال)
کی یہ کہ نہ دیا جائے بلکہ جو ملک اندھو گھوڑا علی گاہک کو ہمدان قوم و ملک صحابہ معاصرین کو سطر فوج دلاؤ کہ ساتھ ہی چند جہاب
اور جہازات کو پانچ بیٹ خطوں میں اس میں تحریک کر دو تو خداوند کریم کو فضل و کرم دے کہ اب ان میں سے جو کسی کو خطوط اور سرودفات
جوامالی ملک کفایت میں لگتی ہیں اس کے مقتدر اور سربراہ روزانہ ان جہازات کو دیکھ کر جو شوق و سرور دیکھ کر لگے عربی
مسلمانوں کو غیبی نبی شریک کر دی جو اور خود بلاد عثمانیہ میں ہماری تحریکات کا کبھی اثر ہے کہنے والے واقعہ وہاں اس سفر کو اپنے ایک کشتی
بھی قائم ہو گئی ہے۔ اور کچھ عرصہ ہوا جسے محالہ نامہ جو یہ فریاد لکھی تھی کہ اب بانی نے انگریزی جو میں کچھ نیل کو ریو لاغیوں کو اجازت
نہ دیو کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس مخالفت کی جہتیں اس میں اسلامی کشی ہو چکا چنانچہ اس میں ہماری ایک حمایت فرماؤ جو غیر زبانا میر
مسلمانوں کی کہتے ہیں اور لاہور الی پور کے ہماری تحریک کی کیا مابانی کو شبہ خیال کرتے ہو مگر بعد میں متقی الایہ ہو کر پورے سامی ہو۔
طالع الشامی جو خطہ دیکھ کر اس کی حیات متعلقہ میمنہ ذیل میں مرقہ کر دیا جاتی ہے۔

[illegible]

اس سوناظرین باتیکن کہ وہ ہم ہو گیا چکا کہ یہ مالا حضرت خلافت پناہی کی بارگاہ عالی تکت پہنچ چکا ہو۔ اگر کہ حضور مدوئے آرد
 غفلت قبولیت عطا فرادے۔ تو مرسلہ تو شام کہ ارباب دولت اسکو اپنے دلیلیں بتیادیں مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ جلالت صاحب کل دنیا
 کے مسلمانوں کی بہتری کے فطر کبکرا انکو اس فیض عام سے مستفید ہو گیا مرقہ دیجئے نہیں بلکہ اس چشم بشارت کی کئی کا بذات خاص صدر نبین

تو کچھ قوت ولایت بلاشبہ ہو جاوے گی اور کامیابی کا سہرا آپ کو سنبھالے گا۔ مناسب سبب سے آپ کو بھوت دو کام میں ایک کو کم اپنے چار کو خریداروں کو آمادہ کرنے کا دین۔ اور میرا مظلومان کرٹ کر چندہ دیو والا کو نام کا ایک کالم میں ہر ہفتہ ذکر ہو جاتا تھا۔ ویسا ہی ہر ہفتہ ایک کالم کچھ اور سبھی قائل کر کے ان کو کو کچھ نام مشہور کرتے ہیں جیساں کہ حصص کی خریداری پر آمادگی ظاہر کریں اور فی حصہ دو روپیہ کو کم ہو۔ اور دوسرا دھرمی کو شش کریں کہ ان کو کچھ اس کمپنی میں حصص مل سکیں چنانچہ اگر یہ بات آپ کو نزدیک نامناسب نہ ہو تو اپنے جواب سے دریافت کر کے وہ حصص کی خریداری میری آپ ذکر کرتے ہیں (۱۵۰۰۰ روپیہ) (۱۵۰۰۰ روپیہ)۔

بغداد و دمشق کی محوزہ لائیں کو اسلامی شہر کے ساتھ تعمیر کرنے کی تجویز پر ترکی اجازت میں آجکل سرگرمی کے ساتھ بحث ہو رہی ہے۔ چکی آرا کا خلاصہ کی آئندہ ہفتہ میں درج کر کے انپرائسٹا امد العزیز مفصل بحث کی جاوے گی۔ سر دست ہی اس کا تفصیل جاتا ہے کہ گوہندوستان میں کسی صاحب ثروت نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی اور بعض ترکی اجازت کی تحریریں بھی چند اشخاص نے بھی نہیں تیار ہوئے۔ یہاں سے محرومات اس بار کہ سرزمین میں جو بارہ دست اسیر المومنین کو اٹل عافیت میں ہر توفیق ازیدہ کر کے خالی نہیں رہیں چند ہفتے ہوئے ہیں کہ چند رؤساء و دمشق و شام کی درخواست کا ذکر کیا گیا تھا۔ اب تازہ ترین ترکی اجازت کو کچھ ہی معلوم ہوا ہے کہ ایک صاحب بہت و ثروت بلذخا لاسلمان محمد عاصم بلی ذابا بلی ہی بصرہ اور بصرہ کے درمیان اور نیزہ فارس سینہ پانک ریویو لائیں تعمیر کرانیکا بارہ ملکی کی درخواست کی ہے۔ اور شراط اس میں معقول اور مفید پیش کی ہیں کہ غالب و جہاد بایا انکو منظور کر لیا جائے۔ بصرہ جیسے کہ اکثر ناظرین کو معلوم ہے طبع فارس سے اور دریائے دجلہ و فرات کے درمیان کو قریب بغداد کی جانب جنوب واقع ہے اور مسون بصرہ اسود دریا پر شمال اوراق کو دانہ کو قریب طبریز و نوسل بجا بجا مغرب اور دانہ با سفر سے تقریباً چار سو میل کی جانب مشرق واقع ہے۔ اور خط مستقیم بصرہ اور مسون میں نو سو میل کا فاصلہ ہے۔ لیکن اگر سید لائیں تیار ہو جائے تو بصرہ اور طبع فارس کے درمیان نیارہ سو فاصلہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح مسکنوں بصرہ لائیں ہی بصرہ و روم اور طبع فارس کے درمیان بصرہ اور طبع فارس بھی بصرہ اسود کو جنوبی ساحل پر بندر گاہ ہیں۔ اول الذکر مسون کی فاصلہ پائیں اور سینہ پنا صلیو میل کی جانب مشرق واقع ہے۔ بصرہ و دریائے اوراق پر ہے۔ اور سینہ پنا وہ مقام ہے جہاں شہر امین و مسوئل غدار ہی ترکی ہیڑ کو تیار کیا تھا۔

سید لائیں بھی تجارتی جگہ اور پولٹیکل محاسن اس کے درون بصرہ لائیں کو کم نہیں ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ خاندان کے لائیں ہی مسلمانوں کو نہ ہی سب کے سب مقامات کے ساتھ ہی محفوظ و قریب ہو جاتے ہیں۔ محمد عاصم بلی کی درخواست کے مفصل حالات اور شراط اور نیزہ اس کے انہوں نے سب کے سب کا کیا انتظام کیا ہے۔ اسی تک معلوم نہیں ہے۔ مگر درخواست کا کردینا ہی تیار ہے کہ ایک موصوفیہ سب سے بڑا کھیتور اطمینان کر لیا ہو گا۔ باہر ہم سید کرتے ہیں کہ وہ ہتیار بجائے کی صورت میں اپنی کمپنی کو ریسپکٹس کو عام طور پر شائع کر کے دیگر ممالک کے مسلمانوں کو بھی اس بات کا موقع دیوے دیوے کو چیکے کہ اگر خداوند کریم ان کو اپنا روپیہ کی سود مند اور مفید کام پر لگائی کی توفیق عنایت کرے تو وہ ہر موقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔ مفصل حالات معلوم ہوں پر اپنا ممالک کو ترغیب شوق دلاؤ کہ اپنے انہیں اجازت میں چ کر دیا جائیگا۔ اس اثنا میں غرض غالب ہر مالی و دمشق کی ذمہ داری کا نتیجہ ہی معلوم ہو جائیگا۔ (۱۵۰۰۰ روپیہ) (۱۵۰۰۰ روپیہ)۔

لے افسوس ہے صاحب مسوئل براہیلو تریتیکٹیلو لائیں تیار کرنے کا اجاہ بھی غرض تو بصرہ کے کو ایک ہی تہریں کو لگایا۔ تاہم زانا لیراجون۔

بغداد دمشق

کی مجوزہ یلوک لائن کو متعلق ایک کرمفراسید آباد کن جو تحریر فرمائی ہیں کہ وہ مسرت ایک حصہ خرید تیار
 دوسویا چار سو روپہ جقد ر ایک حصہ کی قیمت تجویز کی گئی ہے اس کی اد کو اطلاع دیا گیا تاکہ وہ دوسو دفتر کمال
 میں ارسال کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ بعد میں اور بھی کئی حصے خرید کر نیکاد وعدہ کرتے ہیں۔ ہم صاحب مدوح کو شکوہ کریں کہ وہ دیکر
 کی تحریرات کو غور و نظر سے اور اس کی معروضات اور مشوروں کو دل میں لکھ لیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہم ان کو ارشاد کی تعمیل سے محذور ہیں
 اور نہیں کہہ سکتے کہ یہ سعدی کب تک قائم رہیگی۔ کیونکہ اس بارہ میں جو تجویز اسلام کو خادم دیکل نے اپنے انبار ملک اور دھجی بلاد
 اسلامی کا رباب یکم غنیمت میں پیش کی تھی۔ اسی تک سرفہر فصل میں لائے گئے علی طور کوئی کارروائی شروع نہیں ہوئی ہمارے
 مہمان کو یاد ہو گا کہ ہم نے ہمسایہ کو متعلق یہ تجویز پیش کی تھی کہ بصورتیکہ بغداد و موصل حلب و ہکندرون اور دن سے براہ دمشق حمیر
 شریفین اور میں تک اسلامی شتر کر سرائے و دیوے لائن بنانے کی تفصیل اور شرح سکیم کی تیاری کو لکھی ایک زبردست کمیٹی باضابطہ طور
 پر قطع فیض میں امیر المؤمنین کو نقل عایت اور سرپرستی میں قیام کیا جائے۔ اور پھر یہ کمیٹی ماہر بخشنروں کو اس قسم کا اسٹیٹ تیار کرے کہ جو اس کل الار
 اور اس کے متفرق حصوں کیلئے درکار ہوا کے بارہ ہزار پانچ سو روپہ کا مجموعہ کرے گا اس کو اس قدر حصوں میں تقسیم کیا جائے کہ ان کو از ان قاعدہ
 جبر و کمپنی کو فزٹ ٹکی کی زیر نگرانی اور حضرت خلیفۃ المسلمین کو باورست نقل عاطفت میں قیام کیا جائے جو دوسری کمپنیوں کی طرح
 ہر شہر و دیار میں اپنے پختہ ہو جائے اور شہادت تقسیم کر کے مسلمانوں کو خریداری حصص پائل کرے۔ ہمارے محمد دم کو بخوبی معلوم ہے کہ یہ ہم
 جو کام کھیل نہیں اور نہ سیکڑوں یا ہزاروں کا معاملہ ہے کہ اور ہر زبان سے نکلا اور اوہ ہر اسے جلد سے شروع ہو گیا۔ یہ کروڑوں روپہ کا معاملہ
 ہے اور ان اقوام میں بھی جو روز و رات سے لالال اور ایسے کام پر روپہ لگانے کی عادی ہیں صرف اسی صورت میں ایسی خطیر
 رستیں جسے ہوتی ہیں جبکہ وہ شیخا صبا انجمن حکم نامہ میں روپہ دیا جائے جو اعتبار اس کام کو جو تجویز کیا گیا ہے ہر سال کام ہو جائے کہ
 قابل ہوں اس سے جو اپنے تہ کمال سکھوں کہ مسلمانوں کی قوم سے جو زیادہ تر جبال اور فلسطین و جنوبی علاقہ اس کو چھوڑ کر تقریباً نصف آتشا کو
 کر دین کہ قوم حاصل کرے یہ کہ یہ شہر و قلعہ و غلبہ و کینے نہایت زیادہ ہے اور ایسی نہیں جو کل دنیا کو مسلمانوں کی نگاہ میں معزز و متمتع ہو
 ہو سکتی ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔ پس اس تجویز کو عملی لباس پہنانے کے لئے سلطان العظمیٰ کی اعانت و رہنمائی سب سے مقدم ہے
 اس لائن سے مخالفت سینہ اور کانہ مسلمان کو جو فائدہ پہنچ سکتے ہیں ان کو انصاف پہلے بیان ہو چکی ہے اور وہ کی ضرورت نہیں بلکہ ان کی
 بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو جمیع فرقوں کے تقریباً تمام مذہبی اور متبرک مقامات کو رہتو اس کو محفوظ کم خرچ اور سہل الحصول ہو جائے
 اور مالی بحاطہ سے بھی کچھ کم منفعت بخش ثابت نہیں ہوگی۔ عام قیاس ہے کہ اس لائن پر جو سرمایہ خرچ کیا جائے گا وہ سپر کم از کم فصد کی
 سالانہ منافع ملنے کوئی ٹری بات نہیں اور فی زمانہ یہ شرح ایسی نہیں کہ اس کو بظرف عادت دیکھا جائے۔ بلکہ وہ طے پر جو ہشمار
 فواید عظیم مترتب ہو سکتے ہیں وہ علمائے دین سے اب رہا رہا کہ اس سلطنت سینہ و امیر المؤمنین اس ذمہ داری کو اٹھانا قبول کرے کہ
 یا نہیں اس کو لئے لازمی شرط پہلے یہ ہے کہ یہ تجویز اچھے گوش گذار ہو گئی ہے پہلے ہفتہ میں لکھا جا چکا ہے کہ ترکی اجناس اس تجویز پر
 زور شور سے بحث کر رہی ہیں اور یہی سہوتا ہے کہ لکھی باشندگان ترکی نے یلوک لائنوں کو اجارہ ٹکی کی دفعہ میں ہی کر دی ہیں

اس سے بد نتیجہ نکالنا غالباً بچو گا کہ تجویز مذکور ضرور مجال حکومت کو کانوں تک پہنچ گئی ہوگی۔ اب مسترد یا منظور کرنا ان کے اختیار میں ہے۔ مگر بظاہر سواد ایک سے کوئی ایسی وجہ نہیں دیکھی جاتی جسکی بنا پر اسے مسترد ہو جانے کی توقع کی جاسکے۔ بلحاظ اغراض سلطنت اور ملکہ رسی کوئی اثر اس لائن کی تسمیکہ کرنے نہیں یہ لائن کئی شش کو مالک عثمانیہ پر عملاً درج ہونے میں متوجہ نہیں کی جاسکتی۔ اور نہ وہ ایسے موقع پر ہو کہ کوئی دشمن اس سے کبھی فائدہ اٹھائے اب تک تقریباً چھ صد لائیں تیار ہوئی ہیں۔ وہ یورپ کے مہینوں کی ملکیت ہیں اور یورپ میں حضرت کی مخالفت میں کچھ فائدہ بخش ہو سکتی ہے۔ وہ ٹکی سے پوشیدہ نہیں بلکہ وزراء و دولت اور مشیر السلطنت اگر اس خیال سے تذبذب میں پڑ جائیں تو کئی تعجب نہیں کہ شاید سر باہر مملو بہ خیمہ ہو بچو۔ اور پھر خواہ مخواہ جگ ہمنامی ہو۔ اس کام کو برسرِ خیمہ ہو جانے کوئی اگر اس طرح اہتمام کیا جائے جس کا اوپر لکھا جا چکا ہے تو ہماری خیال میں کبھی ناکامیابی نہیں ہو سکتی تیرہ یا چار کروڑ پونڈ کا سرمایہ کوئی ایسا بڑا نہیں جو کل دنیا کے مسلمان اس سے ہم نہ پہنچا سکیں مسلمان ابھی بالکل قادر نہیں ہو گئے اب بھی ان میں کر دہشتی اور کچھ تپتی موجود ہیں۔ اور جب ان کو یہ معلوم ہو جائیگا کہ وہ روپ خیرات نہیں کر رہے بلکہ مسنعت بخش کام پر لگا رہے ہیں تو ان کو غالباً جوہرِ کلام میں بخوشی شریک ہونے سے طعناً و ریع نہ ہوگا۔ تاہم اگر مشیران امیر المؤمنین ان بانی تلبیوں کے علماء اس امر کے عملی ثبوت پیش ہو جائے کہ متوقع ہوں تو ان کے اس فعل کو نامناسب نہیں کہا جاسکتا۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم تمام مقدر و ایسا ثبوت پیش کرنے کی کوشش کریں۔ اور وہ ثبوت اس طرح پیدا ہو سکتا ہے کہ ہر اسلامی ملک میں معقول تعدا ایسے صحابہ کی موجود ہو جائے جو اس کام میں شریک ہونے پر رضامند ہوں اور پھر ان کی یا ان کو نائبین کی طرف سے باضابطہ عرضہ شین باعالمی میں بھیجا جائے کہ اس کام کے لیے قواعد و کمپنی بننے کی صورت میں سر دست اس قدر مالیت کو حصے ہم لوگ خرید لیگے۔ خاص ٹکی میں اس کو افضل سے ایسی تحریک شروع ہو گئی ہے۔ مصر میں غالباً ہر الملوید اور المنار وغیرہ معزز چاروں کی ہندو تحریروں سے باثر نہیں ہو سکتی اور ان کے دلیوریہ ہو چکا ایسے ہلالی ممالک میں ہی جہاں عربی خوان موجود ہیں۔ ضرور کچھ نہ کچھ تحریک ہو جائیگی۔ ایران کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اگر ہمارا معزز ہر مصر جبل المتین اس طرف توجہ کرتا تو غالباً اس ملک لوں کو بھی اس امر کی اطلاع ہو جاتی مگر انھوں نے اسے باوجود وعدہ کرنے کے اس ہم معاملہ کی طرف کوئی التفات نہیں کی جسکی اس سے یہی خواہ قوم و ملت سے ہر ترقی نہیں ہو سکتی تہیٰ ہندوستان میں وکیل کو سوائے صرف دو اسلامی محاصرین شمس الاخبر اور محفلان مدرس نے ان کا ملک کو غیب دینی کی کوشش کی ہے۔ دیگر اسلامی ممبر صرف تک خاموش ہیں جن میں سے چھپب۔ جدیدہ روزگار۔ قمبر دکن۔ چودھویں صدی دار السلطنت۔ مشیر دکن۔ پنجاب۔ تہذیب روز۔ مسک۔ لائیکل۔ روزانہ دہلی۔ متحدہ ممبئی اور دیگر کئی ایک محب قوم و ملک خدائے کی خاموشی واقعی تعجب غیر ہے۔ لیکن جب تک یہ ممبر متوجہ ہوں۔ ہم انچہ حیدر آبادی کہ مضر اور دیگر ناظرین اس سے تجویز کی عام غماز اور اپنی مساعی جملہ کے نتائج سے ہمیں اطلاع بخیر ہنر کی التماس کرتے ہیں۔ اس کام کو اگر حیدر آباد یا ممبئی کلکتہ اور رنگون کو متحمل مسلمانوں سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ ہماری دوست گرامی نے پہلے تو بہت کچھ کہہ جو شنی ظاہر کی تہیٰ مگر اب عرصہ سے خاموش ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپنا ہمنامی محو بالا حیدر آبادی عالمی ہمت کے ساتھ مل کر اس نوبی ہبوب کو کا و ظہیر کی نیل کے لیے کوشش کرنے سے دریغ نہیں کرے۔ ہماری خدمت

تہی کوئی حصہ خرید سکتے ہیں جبکہ کمپنی کا وجود قائم رہا اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ وہ سینکڑوں کا اپنا ہجیمال بنائیں بدرالحد علیہ
 قور صاحب ایک سیسہ کمپنی کی کینڈ تو بڑی سرگرمی کر کے تھوگر اسلامی کمپنی کی قیام کی تجویز نکالیں اور خاموش ہو گئے ہیں کہ ان ایسی بھی بہت سے قوموں
 کبھی کی تھیں ہو سکتی تھی۔ حالانکہ دیکھ اے تو یہی بہت کچھ کا بڑی پختگی تھی اور ہو سکتی ہے۔ یہاں لکھنؤ میں اس شخص کی خاموشی حیران کن ہے
 میں اشاعت اسلام کو لے لاکھوں روپیہ مشروہ کیا ہو اور کیا سمجھتے تھے کہ لکھنؤ میں امیر علی الدین مالک نے ایک گزٹ نہ صرف صاحب
 موصوف کو ہی ملانی افات پر بلکہ کمپنی کو اور بھی دی بہت اور اہل ثروت مسلمانوں کو اس کام کی تکمیل پر آمادہ کرنے کی کوشش کر گئی
 اور علیحدہ بہر اسلئے قدری بلٹ ٹرکشن فاضل جنرل بھی شرط کی کوئی امر مانع ہوا نہ ہو تو فاضل پر اسے نوایہ ظاہر کرنے سے مسلمانان
 عالم کو شہر بنائینگے۔ یہود قدیر جتنا دنیا ضرورت معلوم ہو سکتے کہ ان کی کوششوں کو ہی دیکھ دو نہیں کرنا چاہیے کہ لاکھوں اور ہزاروں روپیہ
 دینے والے ہیں پھر ان کا میں گواہ ہو صاحب کا ہونا بھی ضرورت ہے کہ بلکہ کثرت تعداد پر زور دینا زیادہ مناسب ہوگا جو ایک ایک دو سو دو سو
 اس کام پر لگاؤ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ والدہ المستعان علیہ السلام مصری اور ترکی اخبارات نے جو اہل ظاہر کی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ کہ عیون
 الشہداء المد العزیز درج کیا جائیگا۔ (۲۰ جون ۱۹۱۷ء)۔

جمنول فریاد بالی جو بیخ فاس سو سکندرون ہنگر ملو کی لائن کی تعمیر کا اجارہ ملو کی درخواست کی تھی جو منظور نہیں ہوئی
 یہی ہی لائن جو وکیل نے اسلامی شہر کے ریلوے کو تیار کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ ان منظوری سے یہی تھیں لیکن غالباً غلط نہ ہوگا کہ غالباً جو تجویز
 مذکورہ کو ہی ان منظوری میں بہت کچھ نہ ہوگا۔ اس لائن کو عرض بالی نے زمر کے بیرون حیدر پاشا قلعہ طغیہ کو انشائی حصہ کا بندر گاہ کی صورت
 تک ۳۰ کلومیٹر میل الٹی اور اس کی شہر کو تونیک (جہاں مولانا جمال الدین دی صاحب ٹھوکی کا دفن ہے) ریلوے لائنیں تعمیر کرنے اور حیدر پاشا
 میں پختہ بندر گاہ بنانے کا اجارہ دیدیا ہے۔ (۲۰ جون ۱۹۱۷ء)۔

بلا عثمانیہ تعمیرات رفاہ عامہ۔ بغداد دوش کی مجوزہ لائن کو متعلق بحث کر رہے ہو کسی پچھلے وقت کی جنابیر شہر کو بندر گاہ
 طرابلس کو ایک عنایت فرما کر خطہ جغرافیہ کی ایک تہا جبکہ باب یہ تھا کہ چند متوال الی شام نے ریلوے لائن کو تعمیر کا اجارہ ملو کی دیا گیا
 میں درخواست کر دی جو اسکی اب جبارا ملوید کو نامہ لکھا کہ بندر کی تحریروں سے یہی تصدیق ہو گئی ہے۔ ابنا جو ملک کی آگاہی کو لیا اس تحریکات پر فیڈر
 میں دیدیا جائے۔

آستانہ علی کی جہازات سے جو ہم خبر معلوم ہوئی ہے وہ یہ کہ صاحب بہت دولت بلا عثمانیہ تعمیرات رفاہ عامہ کی امتیازات ملو کی
 لیے جو فلاح و تقدم کو رنو پھر خبر جو کبڑا ذیعیہ میں بیڑی سرگرمی کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان بعد ایک صاحب حبیب آفندی سلطان عثمانی
 میں جو شام کی موجودہ ریلوے لائن کو اجارہ داریں صاحب موصوف نے متنا امتیازات کی درخواست کی ہے وہ سب سب بناتے معذور
 صنعت بخش میں انکی استدعا ہے کہ ان کو مالک شاند کو بڑی بڑی شہر میں برقی روشنی کرنے سے ریلوے لائنوں کی تعمیر و صنعتی کارخانوں کو
 کی اجازت و طاقت دینی جائے۔ اس عند مشت پر اب وزارت تعمیرات مانعہ کر رہی ہے۔ اس کا ل امید ہو کہ انسانی وطن کی مرمت چت بازہ کر آفندی
 مروج کو نیک ارادوں کو تقویت بخشنے کے ارادے و اخلاقی (یعنی قدر و محنت) اور اسکی مدد کرے تاکہ ان امتیازات کا فائدہ ملک اور آباد ملک

ہمارے اکثر مصری شامی اور ترکی اخبارات نے اس بارہ میں فقط اپنا فرض ہی ادا کیا ہے بلکہ اپنی پُر زور تحریرات سے منہ دہانی اختیار کی ہے تو یہی کی کافی کر دی جو اگر نتیجہ پوچھو تو ہمارے دشمنوں کا ہے والا معاملہ ہو۔ وہاں بھی اب تک کسی مسلمان کو اس نیک اور خیر فائدہ بخش کام کی تکمیل کی طرف متوجہ ہو کر جرات نہیں رہی۔ برعکس اسکے یورپین متولین میں کہیں نہ کہیں اور غیر اسی پیدا ہو گئی ہو کہ کسی متحدہ اور سرگرمی با بعالی جو حوالہ امتیازات کو لیتے وہ آجکل دیکھ رہے ہیں۔ پہلو کشی نہیں ویسی نہیں ظاہر کی جاتی تھی شاید ان مسلمانوں کی رقابت اور جنگ کو اپنے ہاتھ سے جوہر جانیگا اندیشہ پیدا ہو گیا ہو مگر گذشتہ دس مہینوں کو تجربہ ثبات ہو چکا ہے کہ ان کو دلوں میں کوئی ایسا اندیشہ پیدا نہیں رہتا۔ چنانچہ ہمارے ملک کی نسبت ہندوستان میں مسلمان کی آبادی زیادہ ہے۔ اور یہ کہنا بھی غالباً بالندہ میں غلط ہوگا۔ کاس گرو گندرو نامیں بھی جتنے متوال مسلمان اس ملک میں موجود ہیں اتنے شاید کسی اور ملک میں نہ ہوں گے۔ اور ان لوگوں کو اس تجربہ کو فائدہ دینا یہی ہے صرف تعلیمات کو دینے کو نہ کیا جاتا تھا بلکہ جتنی خوبی تھی کہ وہ دوسرے ملک میں متوجہ نہ تھے۔ جتنی کیا غلطیوں میں اسلامی ممالک کو تباہی کی وجہ سے تھی اور غفلت میں یہ ناکہ تھی جو دوسرے ممالک مسلمانوں پر بھی تھی کی کیا زندگی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہی بات کہ اس بارہ اسلامی ممالک میں اس تجربہ کو اپنی ناظرین کو سامنے پیش کرنے کو یوں کر ذکر کر رہے ہیں، وہ ایسا کرنے کو ان کی کسی خیراتی فتنہ کشی کے لیے روپیہ نہ مانگے۔ بلکہ ان کو ایک ایسا مصرف سوچانے والا ہو جو جس سے ہمارے متولین کو غالباً دیگر کاموں پر روپیہ لگانے سے مانع ہو جائے۔ بہت زیادہ ہو سکتا ہو۔ اگر قومی اور تعلیمی فائدہ جو خود بخود دسترس ہو جائے وہ علیحدہ ہی آجکل ہمارے ملک میں جایا جاتا ہے اور کالج قائم کرنا عام مشوق پیدا ہو رہا ہے۔ مگر انوس کہ ہمارے عامیان تعلیم کو اپنی خیالات کو ذرا وسیع اور بلند کر کے فرصت نہیں ملتی۔ اگر وہ جو زیادہ کر پڑا سا غور کر کے تعلیمات کو اڑا کرتے تو اپنے واضح ہو جائے کہ مالی فائدہ کو خاطر نہایت ہی مفید اور محفوظ ان ولایت ہندوستان میں ملتی ہے اور یہی کام پر پورے لگانا ہو سکتا ہو علاوہ مجوزہ ایسے ہمارے جو جوانوں کو تجارتی صنعتی فنونی علمی اور علمی تعلیم دینے والی ایک عظیم الشان یونیورسٹی کا کام دیکھ سکتی ہے۔ یہی بھی خاطر ہو سکتا ہو بلکہ یہی کام نہیں اس بارہ میں اسکا دینے ترین فائدہ یہ ہوگا کہ ہمارے مذہب کو تمام فرقوں کو تبرک مقامات پر الحصول اعلان تک پہنچ کر کاخ بہت کم ہو جائے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اگر ان خوش فتنہ دھوکو جو مساجد و ممالک خانوں کے اور غلامی کے چرما پر لاکھوں روپیہ بے دریغ خرچ کر دیتے ہیں اور جو ہر سال لاکھ روپیہ غریب لوگوں کو چھو کر انہیں صرف کرتے ہیں یہ سوچا جائے کہ اس لائن سے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مزار اور تحفظ شرف اور کربلائے معلیٰ کو زائرین اور حرمین شریفین کو حاجیوں کی لڑکوں کو تباہ ہوتے ہیں پیدا ہو جائیں گی۔ وہ رہتے کہ جو وہ مصائب اور مشکلات سے بالکل محفوظ ہو جائیں گے اور ساتھ ہی ہم خزانہ ہم ثواب۔ نیکنامی شہرت اور ثواب جتنی و آخرت کو علاوہ جو روپیہ لگایا جائیگا اس سے ہر سال ہوشیار کھینچے معقول فاضل بنی رہے گا۔ تو وہ لوگ اس کی تکمیل پر آمادہ نہ ہو جائیں۔ ہندوستان کو بندر گاہوں اور یہاں میں ایک بیسیوں ایجنٹوں مسلمان موجود ہیں کہ انہیں سے صرف تین چار لکھ روپے کام کو اپنے ذمہ لے سکتے ہیں اور انہیں سے بعض ایسے صاحب بھی ہیں جو اس قسم کے تجارتی کام کو مفاد کو ناوقت نہیں چنانچہ حال میں ہی سکندر آباد کو عالمی ہمت و فیاض حاجی سیٹھ سجن لال صاحب اپنی روپیہ و ریاست میں ایک دیلو کو لایا بنانے کا اجارہ لیا ہے۔ پہلے ریاست میسور میں مسلمان نے جکا پہلے ہندو ذکر ہو چکا ہے سو ان کی کانوں پر کام کرنے کا بارہ حال کیا ہے؟

بمبئی میں حاجی قاسم کی خانی جہازوں کو مالک ہیں۔ اور ان کو ہم ایک کئی مسلمان جہازوں میں سے ایسے ایسے اصحاب کو اگر توجہ دلا جائے تو وہ غالباً ضرور کارخیزہ کی تکمیل پر کمر بستہ ہو جائیں۔ اور ان کو متوجہ کرنا کا ذریعہ یہی اخبارات ہیں۔ اگر کل اسلامی اخبارات اس معاملہ پر بحث کریں تو ان میں سے کوئی نہ کوئی ضرور خود ان تمولیں یا ادھو دوستوں یا مشیروں میں سے کسی کی نظر سے گزر جائے۔ اور سطح عام شاعت پر پہنچنا ہی ساتھ ہیہ تجویز غافل کو گھٹنے کا نوں تک بھی پہنچ جائے۔ کیا بند وستانی اخبارات کی عرفیت مصری اخبارات کو دیکھ کر بھی متحرک نہیں ہوتی کہ جو تجویز بند وستان پر پیدا ہوا سپر فلک کو اخبارات تو اس سرگرمی کو مصروف بحث ہوں اور یہاں تک خیالات ایسے ملے کہ ہوں کہ خبر کو نباشد ہمارے محصل التین ان دنوں اتحاد شیعہ و سنی پر بہت کوشش کر رہا ہو۔ اور ہر مسلمان کی دلی دعا جو کہ وہ یہیر کا مریاب ہو اس کے پیشہ وہ دونوں مذہب کو علماء کی کانگریس منعقد کرنا چاہتا ہے اور اس کی اس تجویز سے توڑی سی تہمید کو ساتھ وکیل کی قیادت رائی کو چکا ہے۔ مگر قدر و غور نہ کر کے ہی صاحب دانش پر ظاہر ہو سکتا ہے کہ اتحاد کی بنا بعض زبانی لفاظی اور نپوندہ نصلح سے بہت کم قائم ہو سکتی ہے۔ لیکن کئی کام میں علی طور پر بلا اشتراک سامی ہوتے خود بخود نامعلوم طور پر دونوں محبت اور الفت پیدا ہو کر فرستہ استحکام میں ہو جاتی ہے۔ پس اگر ہماری معزز جمعہ اعتقاد کانگریس کی بجائے دونوں فرقوں کے معتقدین کو ایک دوسری ایسا کام ہم پہنچا سکی کوشش کریں تو غالباً وہ اپنی مدد میں بہت جلد اور باحسن طریق کامیاب ہو سکیں گے۔ اور ایسا کام جہاں تک نظر سے گذرے گا سب سے اہم و جزو لاین سے بڑھ کر عمدہ اور مناسب کوئی نہیں ہو سکتا جس میں ایسی عظمت کی جہت ہو کہ دو جماعت کو کثیر التعداد اصحاب باستانی شامل ہو سکیں اور جبکہ شمار میں کثرت ہو اس قدر اتحاد کا مدعا یا وہ پورا ہو سکتا ہے۔

مکن ہے کہ بعض محضرب اس خیال سے بحال ہیں کہ کوشش کر لیں کہ سو سو جنس کئی بھی تمولیں نے اکثر شیعہ لائوں کو اجابہ حال کر لیں۔ اور خود بخود لائن کو حصہ شیعہ کیلئے بھی درخست کر دی جو جسکی نسبت بیان کیا جاتا ہو کہ وہ غالباً ضرور منظور کر لیا جائیگی۔ لیکن ہم پہلے ہفتہ کو اجابہ تحریر کر چکے ہیں کہ یہ خبر بانی تک تصدیق طلب میں چنانچہ ان خبر کی حال کوئی تصدیق نہیں ہوئی کہ ایک فرانسیسی کو قادیان سے بصرہ تک اور ایک جرمن فیک کو قادیان سے بصرہ تک لائیں بنائے کا اجارہ مل گیا ہے۔ لیکن اگر مدد رست بھی ہوں تو ان سے ہماری تجویز میں ایسا عمل نہیں آتا البتہ وہی کوٹ از تیرتیا جینہ اسی لائن کو حصہ شیعہ کے لیے درخست کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بحث ہو۔ وکیل کی تجویز بھی کہ بجائے اس لائن کو ایک انگریزی کمپنی کویت یا بصرہ سے چکے شمالی علاقہ کو رستہ بند رسیدہ تک بنانا چاہتی ہے۔ بصرہ بغداد و موصل تک اور اس سے ملب اور اسکے بعد گاہ بخندہ دن تک اور ہر چلپ سے براہ دمشق حرمین تک شیعہ کے لئے سرمایہ جو جسکی مقدار زیادہ زیادہ پانچ کروڑ روپے ہوگی اس کو لائن تعمیر کھائی۔ روسی کوٹ کی درخست سے بھی گیل کی تجویز کی معنویت بتائی ہے۔ کیونکہ کثرت سے انگریزی کمپنی کے مجوزہ خط کی بجائے تقریباً ہی خط تعمیر کیا ہے۔ فرق صرف یہ ہو کہ ہمیر کوٹ شام کے لئے اسکندرون کی بجائے

بجانب جنوب واقع ہر تہائی شیشین تجویز کیا ہے۔ دس سے وہ لائن کو براہ مد مر مجاہدین و آبادت و دونوں خرا کے مقام دریائے فرات کے دریاں ساحل پر واقع ہیں (بجائے اس کی دشمنان کرنا چاہتا ہے۔ ایشیائیوں کے دائیں ساحل کو گندار و گندار کے دریاں اور واد

بصرہ کو اور دوسری دریا فرات کو مقام بہت عبور کر کے دو آبیں کو ہوتی ہوئی دیکھا جمل کو بھی عبور کر کے شمال مشرقی رخ سرحد ایران تک مقام خالی کن کو لیجانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ خانی کن میں ترکی سرحد پر بغداد کی جانب شمال مشرقی تھمنا میل اور ایران کی کشتیوں قبضہ کرنا شاہ وین بجانب مغرب تقریباً اسیل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ کوٹ مذکور ابجالی کو کی ضمانت یہیں لگتا۔ اور ابجالی نے اسکی درخواست کو بغیر ضرر و رپوٹ وزارت تعمیر عامہ کو پاس ہیجدا ہے۔ مگر اس کی یہ ضمانت نہیں ہوتا کہ اسکی درخواست ضرور منظور کر لی جائیگی۔ اول تو اسکی اخبارات کی امانت اور تحریرات سے پایا جاتا ہے کہ ترک اب جزیوں کو ایسی اہم اجارہ دینا ہرگز مناسب تصور نہیں کرتے۔ جب عام جزیوں کو ایسی بدظنی ہو رہی ہے تو وہیں کی بد رجہ دلی ہوگی۔ دوم کسی درخواست کو لینے سے یہ نہیں پایا جاتا کہ اسے ضرور ہی منظور کیا جائیگا۔ کسی کی درخواست کو سماعت کرنے سے ہی انکار کر دینا بد خلاقیت میں داخل ہے اور ترکوں ایسی خوش اخلاق قوم سے ایسا کہی نہیں ہو سکتا۔ حالات موجودہ پر غور کرنے سے درخواست مذکور کے منظور ہونے کی نسبت بالآخر اسے مسترد کر دی جائیگی زیادہ قوی مدد پر حال یہ یقینی امر ہے کہ مہینوں تک اسکا فیصلہ نہیں ہوگا۔ اور اگر میں اگر مسلمان بتولین کی کوئی جماعت باقاعدہ قائم ہو کر باضابطہ میلہ مہینوں کی درخواست کر دی تو وہ ایک اسلامی کپنی کی حیثیت پر مبنی سالمہ کو کبھی ترجیح نہیں دیگی۔ یہاں بوقت صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ اگر کچھ کہنے کا ارادہ کہتوں میں تو دنا زیادہ تنگ اور سرگرمی سے کام لیں اور اپنا کو ملک کو اپنی طرف سے حقو الامکان اس طرف لے کر لے کر کوشش کریں۔ اور اگر بغیر محال کسی سیال یا کوئی اور خوشگوار بحیرہ روم اور طلیج فارس کو درمیان لایر کا اجارہ حاصل کر سکیں گے یا ابھی ہو جائے۔ پھر بھی مجوزہ لازم کا بہت بڑا حصہ یعنی دمشق سے چین تک متعدد شاخوں کو باقی رہیگا جو کسی صورت میں غریبہ کو نہیں دیا جاسکتا۔ اور ہمارے غرض اس لائن سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں البتہ اتنا فرق ضرور ہوگا کہ اسی لحاظ سے یہ کٹرائیڈ اول الذکر ٹکٹس کے برابر منفعت بخش نہ ہو۔ لیکن یہ فرق کچھ ایسا بڑا نہیں ہوگا۔

بحیرہ روم اور طلیج فارس کو درمیان ٹکٹس کی نسبت الہ آباد کا یا یونیر ایک پرائیویٹ خط کو جو الاسو اس ہفتہ ایک عجیب خبر سنا ہے جس میں قیصر من اور جرموں کا ارادہ کا ذکر کرنے کو بعد جنگاں لبک کسچا آگے دے کر دیا گیا ہے۔ تحریک کشانی عثمانی کپنی جو بندر سعید سے بغداد تک ریلوے لائن جاری کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے مغربی کام شروع کرنا چاہتی ہے۔ اور اگر یہ کارگو رنٹ کپنی مذکور کی ہر طرح سے مدد کر رہی ہے شام عثمانی کپنی کا نام اب پہلی مرتبہ سننے میں آیا ہے۔ اخبار اتحاد مصر نے البتہ چند فقرے ہو کر یہ لکھا کہ ایک عیسائی انٹون بک یوسف لطیف کو شام سے مصر تک ریل لےنے کا عہدہ مل گیا ہے۔ یہ صاحبان کشانی عیسائی ہیں اور کچھ عرصہ ہمارے ایک غایت فراموشے طرہ لیل شام سے تحریک تباہ دشتی میں چند بتولین نے یہ کو لالین کا جائے ملنے کی درخواست ابجالی میں کر دی ہے۔ خط مذکور جو فارسی میں تھا مجھے اخبار میں دے کر دیا گیا تھا۔ لیکن جو اسی جماعت نے شام عثمانی کپنی کا نام تباہ کر لیا ہو اور اسکی درخواست نظر سحران دیکھی گئی ہو۔ لیکن اگر یہ قیام درست ہو تو انگریزی گورنمنٹ کی احاد کا کچھ مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ جماعت مذکور نے یہ لازمی شرط قرار دی ہے کہ کسی کو یہ نہیں شریک نہیں

کیا جاننا بہر حال ہر خوش ہو گیا کہ ہماری تحریک بالکل بے اثر نہیں ہی اور شام تک چیل چیل کر لڑا تو جدوجہد ہو گئی ہے۔ لیکن جسے ہندوستانی معاصر کی لاپرواہی ہو اگر اس ملک کے مسلمان اس کثیر الغت اور ہم کام کی شرکت اور اس سو فیادہ اٹھانے سے محروم ہو تو اسکی سولیت کی کوئی پرہیزگی ابھی وقت نہ موجود ہی اور ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں جیسا کہ ہمارے مصری بھروسہ المندار ایک طویل مضمون کو بغیر تحریر کے لکھ کر فاضلیہ المشاروع الاسلامی باقیہ علی حالہا ولا نقی تحت علیہا والین فات بعضہا مانا بعضہ علیہ باقہ ما و با التوفیق لیکن اگر ہماری کثرت سرگودہ اور ممتاز بھروسہ جندول کی فہرستوں اور پردوں کی مضمونوں کو کیا نہیں ہی مٹنے کو کھینچے سیاہ کیے رہے۔ اور خود انہیں تو درکنار ان کے بی خبرات کا ترجمہ دیدنی یا وکیل کی تحریروں کو نقل کر دینی ہی انکو توفیق حاصل ہو تو اناللہ وانا الیہ راجعون کہنے کو سوا اور کیا چارہ ہو سکتا ہے۔ (۹- گہست مشعلہ)

بغداد و دمشق کی مجوزہ لائن

کو انکے پڑوسی و معلوم ہو گیا ہو گا کہ ایڈیٹر وکیل نے جندار المندار و معلومات کی بعض ایوینچر انہوں نے اس تجویز کے پہلے مرتبہ نہیں ہو کر وقت انکی نسبت ظاہر کی تھیں اقرض کیا تا اور جناب فیصل آب ایڈیٹر المولید نے انکی تائید کی اس پر مصر بھروسہ المندار نے ایک طویل ریپل کو ایڈیٹر وکیل کو اعتراضات کو ملاحظہ فرمائی برہنہ قرار دیا ہے اور تحریر کیا ہے کہ المندار جی ہی سیفر سے پہلے کہ مسلمان کو انالی یورپ کا ذہنیہ اعمال کی پیروی کرنے کی ترفیہ و ترغیب کر سہا پہلے قومی کاموں کی تکمیل کی تحریک کرے۔ بھروسہ مضمون نے تعلیم تربیت کی ہی نہایت پیش نظر و جامع تعریف کی ہے اور اس کے ظاہر کرنے سے ہمیں مطلقاً حال نہیں کہ درستی تعلیم و تربیت جیسی کہ المندار ہمارے وکیل کو کوئی اعتراض نہیں اور انکی دلی تمنا ہے کہ ہمارے ہمارے ملک کے بالخصوص مسلمانوں کو وہی ہی تعلیم و تربیت کی طرف رجوع کر کے توفیق حاصل ہو۔ اسکو بعد بھروسہ موصوفہ مجوزہ لائن کو فواید تفصیل اور تحریر کر کے دو ایک موفعات بھی ذکر کرتے ہیں۔ لیکن وہ موفعات چنداں قابل غور نہیں اور ایڈیٹر وکیل نے انکی توجہ مصری خبرات میں تحریر کردی ہے بہر حال ہمارا مصلحت سے تجویز اب پوری ہوئی تو یہی دیکھ کر اسے ہمت سے جہاں ظہرین کو یہ خوشخبری سنا مناسب سمجھتے ہیں کہ اس امر کے ذکر کر کے کافی وجوہات ہائی جاتی ہیں کہ یہ تجویز مناسب اعلیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ علیہما و آلہما و انہما فی اللہ و انانک پہنچ چکی ہے۔ اور اگر متوسط الحال اور متوسط مسلمان انکی تکمیل کے لیے کوشش کرے ہو جائیں تو باغ و جہلا لہ تماثل کو اسکی اپنی سرپرستی میں لینے کوئی دریغ نہیں ہوگا۔ (۹- گہست مشعلہ)

بغداد اور دمشق کی مجوزہ لائن

فرماتے ہیں انکی بزرگی اور انکا کا خیال کر کے یہ سید کا ناشاید عیان ہو گا کہ انکی مخلصانہ دعا و التماس غالب ہے اور فریاد غم و عدم کمزور بندہ السلام علیکم۔ (۱۰- مزاج مبارک)!! خداوند تعالیٰ کا ہر شکر و کرم ہمارے اس گونہ گروہ میں ہی آپ جیسے بزرگوار ہمد و سلام و سلامیاں موجود ہیں۔ آپ کو بخیر و برائی و ایشیائی کی کہیں میں برائی ماننے کو ہوں۔ اور خدا سو دعا۔ کہ خداوند اقدس آپ کی اس تجویز میں عذاب کا سامنا نہ ہو اور ہماری زندگی پر اسلامی عمل ایک سرحد سے دوسری سرحد تک کی ایشیائی اور نیز جرمین شریعت کی نگرانی ہو جسکو اور خود و سوا ہو کر جگہ کریں گے جو نہایت کمزور شخص ہوں۔ مگر چونکہ مسلمان ہوں۔ غالباً کل ہندوستان کے مسلمانوں کی ہمت و بہادری میں ان کی شہادت ہو جائے گا۔ یہاں پہلے خاندانہ مولف نے خطوط کا ناظر ایڈیٹر المولید اور ایڈیٹر موصوفہ کے کام کا نتیجہ جرمین و برلین میں انکی مضمون پر شائع کیا

کر کے عرض کرتا ہوں کہ اگر کوئی کشتی ہندوستان یا ترکی میں اس کا رخ کرے واسطے کہ ٹری ہو تو پانچ ہزار روپیہ تک حصے میں خریدنے کو تیار ہوں۔ آپ بعد بہت جلد ایک کشتی کو کھڑکرائے گی کوشش کریں۔ اللہ برکت دیگا۔ (۷۔ ستمبر ۱۸۵۷ء)۔

ایک جبرمن سے ہر ان تار کو مسعودی اور سیواس کو درمیان ریویو لائن بنانے کا اجارہ عطا ہوا ہے اور اسے مستقیم بطور ضمانت ۳۰ ہزار پونڈ عثمانیہ تک میں داخل کر دیں۔ اجارہ دار کا شمار تھا کہ اسے کچھ سودی کچھ ویشام کو بند گاہ پر طرہ بق تک ہی جو سکندرون کو قریب ہر لائن بنانے کی اجازت دی جائے۔ لیکن چونکہ یہ مقام اناطولیہ ریویو کپنی کا اجارہ دار میں داخل ہیں۔ اس لیے اس درخواست کو منظور نہیں کیا گیا۔ (۷۔ ستمبر ۱۸۵۷ء)

بصرط ابلس لالین کا اجارہ ملنے کی خوشحکا کر کوٹ ولاؤ میں ساتھ ہی کئی اور اجارہ بھی ہیں درخواست کی ہر بمخلافہ ان چند ایک میں ہیں (۱) مجوزہ لائنوں کی دونوں طرف پارچہ میل تک دوسرے معاون کی دریافت۔ اور بشرط برآمدگی کھچے کھونے کی بھی اجازت اور اجارہ دیا جائے (۲) دجلہ اور فرات کے دو آب کی دلدل کو خشک کر کے اجارہ عطا ہو۔ (۳) بھیرہ روم اور خلیج فارس کو درمیان تختہ منگش اور (۴) سو حمل شام کو تمام بنا دیں پختہ کندھ کا میں اس گہا میں غیر تعمیر کرنے کا اجارہ دیا جائے۔

ایک جبرمن اخبار اس درخواست کو متعلق انگلستان کی پالیسی دربارہ ترکی میں قرضہ مصر کو دت سے تغیر جانے پر جو پیکرل سنین گذشتہ میں کئی دفعہ مضبوط کر چکا ہے۔ ریویو لائن کرنے کو بعد وائیکا کو ایک اخبار کو جو اس میں وی درخواست کی یہ عجیب و غریب تحریر کرتا ہے کہ زیادہ زمانہ گذر نہ پاسکا کہ ترکی روسی تان جنگ کو جو جسے سیکندوش اور اسطرح اسکے دباؤ اور آواز دو جا گیا۔ اس لیے روسی اس میں دباؤ کو قائم کرنے کی ہر جو جو کہ درپور ہو گیا ہے اور یہ بلکہ روسی رائی میں نہایت عمدہ اور کارآمد ذریعہ اس کا حصول کی کو میں ترکی میں قاعدہ ہو کر یہ کیا اجارہ ملتا ہے تو اجارہ دار کو ایک متعول رقم نہ انظر اجارہ کو ایضا کی ضمانت میں عثمانی خزانہ میں جسے کرنی پڑتی ہے اس پر اگر کوٹ ولاؤ میرکا منسٹ کو یہ متعدد اجارے لکھنے تو اسے بڑی رقم مل گئی تھی۔

اب روسی ممبرین کا یہ خیال ہے کہ ترکی کو چونکہ جدیدیہ روسی کی ضرورت رہتی ہے وہ اس رقم امانت کو بخر کر لے گی۔ اور اسطرح وہ روس کو قیام میں آجائے گی۔ کہ جب کوئی کام ہو تو وہی روسی نصیر ہو جائے گا کہ وہ رقم کہاں ہوگا اگر جواب باصواب نکلا تو وہ تقاضا و اصرار دباؤ ملے گا کوئی نہ کوئی مزید مراعات اپنی ملک کو لئے حاصل کر لیا کرے گا۔

اس لحاظ سے یہ کہ کیا اجارہ کی درخواست نہیں ہو بلکہ دراصل ترکی کو روس سے قرضہ لینے پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اس کی وقت حاصل ہو کہ سود کا مطالعہ کر کے اپنی عرض سیدی کر سکے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر انہی نے یہ اجارہ کو منظور کیا تو روس پر مطالبہ شروع کر دیا۔ کہ وہ قاف میں ترکی کو ہمارے جو دار صحتی پناہ گزین ہیں ان کو ملے واپس بلا لیا جائے۔

کیا سلطان بھی کہی خواب غفلت کو سید ہو کر اس آخری موقع سے جا نہیں اپنی مالی تبدیلی اور علی حالت سنوارنے کو دیکھتا ہے اور غافل ہو گیا۔ فائدہ اٹھانے کو کوشش کر رہا ہے یا سید طرح بدوش رہ کر اسے ہی عیسائیوں کو قبضہ و تصرف میں چلا جانے دینگے۔ (۷۔ ستمبر ۱۸۵۷ء)۔

مشہور عرب سیاح حضرت انصاف سید سیف الدین بنی حکم کتبات و مراسلات دربارہ جادو و سحر اور وغیرہ

کو ترجیحی مرتبہ وکیل پر شایع ہو چکا ہے اور ہمارے ناظرین انہی حجت ملی قومی اور بین خیالی و دولہ و سہمی و ناواقف نہیں ہیں سنگاپور
بتاریخ ۳۴ اگست بغداد دمشق حجاز کی مجوزہ دیوید لائن کو متعلق المود کو ایک قابل غور اور مسلمان کو خوشنم و غیرت والا ہر ملت
ارسال کرتے ہیں یہ ہر ملت ہم استمبر کو المود میں شایع ہوئی جو جسے جھڑپو عربی خوان ناظرین کی آگاہی کے لیے کرا دیا جاتا ہے جیسے آباد
دن کی غریبوں کو رؤسا و باخصوص رئیس المومنین جناب نواب سلطان نواز جنگ صاحب ہا در رئیس علاقہ مضبوط اور دیگر متمول اعلیٰ
ہمت اکابر و اہل اس اہم تجویز کو طرف سپر صرف ملکت عثمانیہ بلکہ مسلمانوں کی حیات و ممت موقوف ہو کہی تو جہ نہیں کر سکتے
عقلمندی کے لیے کلام میں گرا تو اقام کے چند افراد کی نظیر غرضیوں کی کچھ کیفیت مندرج ہو چکا مسلمان ہائی اور رؤسا اگر ایسی ہی مفید
کام پر پورے لگائیں جس کو ان کو معقول ذاتی منافع یقیناً ملنے کے ساتھ ہی قوم کو کئی بحیث مجموعی میں سناؤ یا غرضی طور پر حال و معاش
مفید اور کارآمد غرضی کی شرط اس طرح لگائی گئی ہو کہ اوندھی اور فضول بلکہ غرضی غرضی کی مسلمانوں میں کوئی کمی نہیں بلکہ اس بارہ میں
ہی کوئی دوسری قوم ان کی ہمسری نہیں کر سکتی مگر ضرورت مساجد اور غیرہ ہانے میں اب بھی ہمارے صاحب متمول ہر سال لاکھوں
خرج کرتے رہتے ہیں مگر اس خرج جو فی زمانہ بالائیک شبہ ہر طرف میں غل جی خوشہ عاقبت ہانا تو دور کر۔ صرف کنگنہ کو اس و اس میں ہر
عقل مند کوئی گناہ نہیں کہی عزت و وقعت حاصل نہیں ہو سکتی واللہ ھدی من یشاء السبیل الرشاد۔ (دراختہ برصغور)

ہمارے عزیز ترین کی معصرت معلومات

ست اتفاق اور کج تاجر کہ حدیرہ کو لائوں کے اجارے ۱ جنہوں کو نہیں ملتی چاہیں چنانچہ وہ قومی امید ظاہر کرتا ہے کہ طرابلس سے
بصرہ تک لائن تیار کرنے کے لیے جو درخواست روسی کوٹنے کی ہوئی جو وہ کہی منظور نہیں ہوگی۔ لیکن دیوید لائوں کو ملک و حکومت
کے لیے جو یہ مفید ہو نہ ہو سیکھ کر نے ہمارے معصرت کو سیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنی دعویٰ کی امید میں ایسی ایک لائن میں کرتا جو بیڑی چھوٹی
آدمی بھی شکر اٹھا کر سکتا ہے۔ بالعموم دیوید لائوں کو مفید ہو چکی بحث کو چھوڑ کر صرف مجوزہ لائن کو فائدہ کی تصدیق میں انگلستان کو
رسالہ فورٹ ڈائلڈی کے ایک نمبر پر لکھ کر اس اعتبار سے لائن میں کر دیا جاتا ہے۔ بین برسوں کی جو حد میں انسان پیلیجیم کو بندر گاہ دہندہ
سے خرین پر دوار ہو کہ یہ ہندوستان تک سفر کر سکیگا۔ پانچ برسوں کے بعد وہ سید اسکندریہ سے اس امید پہونچ سکیگا۔ ان دونوں کو علاوہ
ایک تیسری بھی مالگیر دیوید لائن جو قطر خطیہ سے براہ شام ایران ہندوستان اور بربر۔ لاکھ مالک تک تیار کیا جاسکتی ہے۔ ان تینوں
لائوں کی اہمیت اور فواید ہند ہیں کہ محیط بیان میں نہیں آسکتے۔ اور جہد بریاں کیو مایش تہوڑی ہیں۔ سامعین لائن میں ہم
کوئی بحث نہیں کرتے۔ لیکن دوسری دو لائنوں کو متعلق ہند بیکار کیو مین نہیں ہو سکتے کہ وہ دونوں فلسطین میں ملتی ہیں۔ پس فلسطین کل
دنیا کی شاہراہوں کا اہل انتقال اور مرکز ہے۔ پس سلطنت فلسطین پر قابض و مقتدر ہوگی۔ نہ صرف خلیج کی شاہراہیں بلکہ تری کو برسرِ کار
راستے ہی اسکے آگے اور تصرف میں ہونگے۔ (دراختہ برصغور)

ایشیائی روم میں نیل

کے حاجی ریاض المومنین صاحب نے عربی چنار المود کو نام عفاہ میں طبع ہوا جو ایک

لے یہ عربی تحریر بھی کتاب لکھنے میں بیچ کر گئی ہے۔

خطیب تاجک ترجمہ ہم دج ذیل کرتے ہیں پاپ ذی اسلامی دنیا پر بڑا ہی احسان کیا کہ وکیل اترسکرے مضامین دربارہ تہسلی واپس دے دے اور پورے
سید تاجک کو اپنی رہیں جگہ دی اور اپنی ریڈیو پر لے کر گیا۔

ہندوستان کو مسلمان حضرت سلطان العظیم خلد اسد ملکہ کی ذات بابرکات کو دنیا کو مسلمانوں کا مذہبی پیشوا خیال کرتے ہیں لہذا
انہوں کوئی تدبیر جو حسین سلطنت عثمانیہ کی یہودی تصویر ہندوستان کو مسلمانوں کو لے کر توجہ اور دلچسپی باعث ہوتی ہے یہ فہم کی بات ہے
کہ ہندوستان میں چھکر و مسلمان بڑے ہیں۔ لیکن ایک بھی عربی اخبار نہیں جو ان لوگوں کو دلی جذبات کو دنیا کو اور مسلمانوں پر اظہار
کرے۔ ان کو دینے مسلمانوں کی دلچسپی کو تمام مضامین پر بہت عمدگی سے بحث کی ہے اور ان کے مضامین مسلمانان ہند نہایت شوق سے پڑھتے ہیں
ہندوستان کا اردو اخبار خصوصاً وکیل اور پیسہ اخبار لاہور کے مضامین کا اردو ترجمہ اکثر شائع کرتے رہتے ہیں۔ وکیل اترسکرے اور پیسہ
لاہور میں بھی شائع ہوتے ہیں بلوچی کی اخبار وزیر خطوط اور ایڈیٹر لے مضامین پڑھے۔

ایشیائی قوم مضامین سے زیادہ زرخیز ملک خیال کیا جاتا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ اسیں بلوچستانی جاوین تاکہ ملک کی پیداوار
آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے بلوچستان نظر سے دیکھا جائے ایشیائی قوم میں بلوچی کی سلطنت کو فہم کی بات ہے۔ یہ
ایسا خطبہ کہ باوجود اس کی عمدگی مقام کا اسکے پیداوار کی قابلیت اور تجارتی اور مذہبی ضرورتیں انکے ان ترقیوں کو محدود کر
جو ان ممکن ہیں اگر بلوچی لائن کو طویل عرض میں ڈھرائی گئی تو اس کا بلی اور سستی کجالت میں ایک تغیر پیدا ہو جائیگا اور چستی اور
چالاکی کی ایسی روح پنک جائیگی کہ دنیا کی قوموں میں سے کوئی اور جہت نہیں دے گا۔ لیکن بلوچی کی صورت میں کسی ملک کے لیے مفید نہ ہو
ہے جبکہ خود اسے باشندہ اپنی سربراہی سے جاری کریں اگر بلوچی دوسری قوموں کو ملے کر بنائی جاویں تو اگرچہ ملک میں تہذیب اور
چالاکی پھیلے مگر تمام ملک کی پیداوار کو منافع مشتبہ ہو جائے۔

ایشیائی قوم میں بلوچستان کا خیال ضروری ہے۔ کیونکہ اگر غیر قوموں کا سرمایہ لگا تو صرف یہی نقصان نہ ہوگا بلکہ اپنی
ملک کا سرمایہ بیکار رہے۔ بلکہ بلوچستان کو نقصان بہت بڑا ہے۔ یورپ میں ممالک اپنی اولوالعزمی کی تحفیں اور اپنی دولت
کے سبب ایشیائی کو کم دیکھ کر ملکوں میں بھی ریل بنانے کو دوڑ پڑے ہیں چونکہ ایشیائی قوم کو مسلمان بنے بڑے بڑے فخر پر دست کر کے
رکھا ہے۔ بڑے فہم کی بات ہے۔ اگر وہ اس خطرہ میں پڑیں جو بلوچستانی قوم میں بلوچی بنانے کی ضرورت ہے تاکہ تمام تجارتی مرکز
لجائیں اور ضروری اور تاریخی مقامات ایک ہو جائیں۔ لیکن ہم کہہ سکتے ہیں کہ انکا فائدہ بہت گہٹ جائیگا۔ اگر وہ اور قوموں کے ساتھ
ملک کے امن کی خاطر ضروری ہے کہ بعد بغیر قوم کا اثر کم ہو ہیقت بدتر گورنٹ کریں اس وقت غیر قوم کو ایشیائی قوم میں
ریل بنانے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ جب باوجود بھی اپنی ملک میں سرمایہ جمع نہ ہو سکے اور بلوچی نہ مانا ممکن ہو۔ اور اپنی ملک
کو سرمایہ بھی اگر صرف مسلمانوں کا ملے تو زیادہ سہولت اور امن ہوگا۔ یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اگر ترکی حکام یہ کو شش
کریں کہ اسلامی سرمایہ ایشیائی قوم میں بڑے بڑے مقامات میں بلوچی بنائی جائے تو ان کو اس عرصے میں ناکامی حاصل ہوگی۔
امرا نہ ضرورت۔ عرب حجاز میں کو لازم ہے کہ اس کا ہمیشہ ایک ہوں اور غالباً اہل ایران بھی تجارت کو شائق ہیں۔

شریک ہوں گا اگر ان کو کہا جائے سلطان العظمیٰ یوسف اور شاہ ایران اپنے پڑ پڑیٹ سرمایہ کو شریک ہوں۔ اس سو ٹرا فائدہ دیدہ ہوگا کہ یہ اسلامی تینوں سلطنتیں متحد ہو جائیں گی۔ اور جس امر کی مدت سو غوش تھی پورا ہوگا اور چنگیزان کو اتحاد میں مالی تجارتی منافع شامل ہو جائے گا۔ یہ سب زیادہ اتفاق اس صورت میں مقصور ہے۔

ہندوستان کو مسلمان بھی جبکہ ہر سال کما اور بغداد جانا ہوتا ہے اس کام میں شرکت سہا ل کرے گی۔ اگر یہ دوسو طرہیں پورٹ سعید کو ریل گاڑی اور اس کی ایک شاخ مدیکہ کلی تو ہندوستان کو حاجیوں کو مقدس مقامات میں جانے کی ذرا بھی دقت نہ ہوگی۔ اور سفر کی بے آرمیوں اور مصیبتوں کو بہت نجات ملے گی۔ کام رفتہ رفتہ شروع ہونا چاہیے تاکہ اول ہی سرمایہ کی استفادہ ضرورت نہ ہو کہ لوگ شریک نہ ہو سکیں۔

اول تبصرہ کو بغداد تک ریلو کی بنانی جاوے اور پھر قدم قدم پورٹ سعید یا طرابلس اور مدینہ کی طرف بڑھے۔ ریل کو مدینہ سے آگے نہ بڑانا چاہیے ورنہ بدوں کو نقصان پہنچے گا۔ اور انکو فرائض معاش بند ہو جائیں گے۔ یعنی ان کے اونٹن چرگ و دھنوں میں کرایہ پڑے گا۔ چاہا کرے گئے۔

علاوہ ان چیزیں مدینہ والا عقائد مسلمان کہ سو مدینہ تک ریل کو پسند بھی نہیں جو اس کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں کہ سفر کا قدیم طریقہ جاری رہے۔ اور کہ سو مدینہ تک ریل بنانا کو مسلمانوں کی نظروں میں حقیر ہوگی۔ (۲۴ اؤٹوشیٹ)

بصورت بغداد و دمشق کی مجوزہ لائن کو متعلق ہرگز کی رفیق معلومات ذہن دو بارہ بحث کی ہے اس کا مختصر سا اشارہ

اسد اکو بر کے پرچمیں کیا گیا تھا۔ اس میں فاضل مصر علیہم ریلو کو تہذیب و تمدن ہونیکا قیال نہیں مگر ساتھ ہی تو تسلیم کرتا ہے کہ وہ فضائی فائدہ نہیں اور کہ جانب کو ریلو لائنوں کو امتیازات عطا کرنے ہرگز مناسب نہیں لیکن شوقی نجات کو مسلمانوں پر کچھ ایسی غفلت اور سستی طاری ہو کر ان کو کم از کم بھی کسی برسوں تک کسی اہم کام کو کرنا ہی توقع نہیں ہو سکتی اور اس عرصہ میں اگر ان کو وجود نا ہو دیا جائے گا تو ہونے سے محفوظ بھی رہا تو یہ سید پر کہنا محض فضول ہو کہ دنیا کی بیدار قومیں ہاتھ پرا تھ رکھتی ہیں۔ اور اسلامی ممالک میں ان کے سرمایہ اور صنعت کیلئے جو وسیع میدان کھلے ہو ہیں ان کو فائدہ نہ اٹھائیں گی۔ اس لحاظ سے معلومات کی اس تنہا کو برائے کی

بھی کوئی صورت ضرورت نظر نہیں آتی کہ اغیار کو ایسے کارآمد شعبوں پر متصرف ہونا چاہئے تاہم جیسے کہ سہارن پور میں مسلمانوں

نے ایک دفعہ لکھا تھا، یو سی کو بجز رہنا لازمی ہے اور کال تعین ہوگا اگر انہی ملک اور شہر میں بہانیوں کو وقتاً فوقتاً متواتر اس طرف

توجہ دلائی جائے تو یہی کی کوشش کی جاتی رہی تو وہ زمانہ مناسب بلدیہ یا دیگر بعد ضرور اپنا فائدہ بخشے گی۔ ہم مصر غرات القوت

نے معلومات کی تحریک پر غیر فلاحیہ کجی کے ذریعہ دلائل کی نہایت عمدگی سے زبرد کی ہے اور اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مسلمان

اگر بہت کریں تو وہ اس کام کو اور بس سو ہی اہم اور کثیر العرف کاموں کو سر انجام دیکھتے ہیں۔ اگر کی ہے تو صرف توجہ اور بہت

کی جیسا کہ اب بھی پورا کیا گیا تو پھر شاید یہی پوری ہو سکیں گی۔ (۲۵ اؤٹوشیٹ)

ہمارا معزز ہمعصر دارالسلطنت کلکتہ بغداد و دمشق کی مجوزہ ریلو کی لائن پر ایک مختصر سا ایڈیٹیل ریماک تحریر کرتا

لے یہ تحریر یہی کلکتہ میں منہاج کرچکی ہے۔

ہے۔ ہم اپنے ہمسے کو مشکوین کہہ سواس اہم تجویز کی طرف توجہ مبذول فرمائی۔ لیکن اور بھی کسی قوم سے نہیں ہندوستان کے مسلمانوں کو ایسی مختصر اور عملی اشاروں اور عرضہ ہشتوں کو سمجھ سکتے اور اپنے عمل پر چڑھ سکتے تو ہندوستان کے مسلمانوں میں سراسر اس طرز پر کچھ ہی کم ہو سکتے۔ ہمارا فہم اگر اس معاملہ میں کچھ نہ ناپا جہلت ہے تو اسے اس سے زیادہ صراحت کو علاوہ اصرار و تکرار سے بھی کام لینا ضروری ہوگا۔ ریمارک مذکور حسب ذیل ہے۔ ہندو سید (مصر) سے مصر کے بلوچوں کے لئے کی تجویزیں ہو رہی ہیں اور دنیا کو کل مسلمانوں کو اس کی تجویز کی تائید و چندہ کے لئے ترغیب دلائی گئی ہے۔ ہندو سید (مصر) سے مصر کے بلوچوں کے لئے کی تجویزیں ہندوستان خوشی ہوئی۔ اگر کل ہندوستانی جناباں بلکان معزز معصوم کی تائید کریں تو نہایت مناسب ہو۔ اور نہ ہی حقیقت اگر بغیر غرضیال کیا جائے تو مسلمانان ہندوستان کو اس شرکت سے فخر حاصل ہوگا۔ لہذا کل اہل دل مسلمانوں کو جنہیں نسل عرب و مسلمان بنچکا فخر ہے ہم خزانہ ہم ثواب کا مستحق ہونا لازم ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کل اہل دل اس میں شریک ہو کر دوسروں کو آمادہ کر کے دیکھیں۔

صوبہ بین میں سرگزین باغوں کی سرکوبی کے ساتھ ہی ساتھ فلان اور بدطینت حال کی بھی بل پرچھائی ہو رہی ہے۔ اور ایسی
 کہ نیا ہی ہوگا۔ تمام صوبہ کشن اصلاح کی سرگرم کوششوں کی طبعی غالباً اب تک بدطینت حکام سے پاک صاف ہو گیا ہوگا۔ مگر شروع
 نومبر تک مقامی فوج کو علاوہ دیگر صوبائی سرورین فوج کی پندرہ پلٹیں بھیجی جا چکی ہیں۔ ہندو سید اور صنعا کو درمیانی علاقہ
 کے تمام باشندوں کو اسلحہ جو انہیں "ملکیت اور ایماندار ہمسایوں" سے لئے ہوئے ہیں چھین لئے گئے ہیں اور سب طرح سے اس کو بگاڑ
 ہے۔ گورنٹ کا حکم ہے تمام ایسے شتی جسے پھر فساد کا اندیشہ ہو طرابلس العرب کو جلا وطن کی جا رہی ہیں۔ اور اب تک آٹھ سو بیس
 جا چکے ہیں۔ البتہ کہ انہیں سرکاری افواج نے باغیوں کو قتل قتل کو ختم کر کے تین سو ساٹھ ستر دن کو اسیر کیا۔ سب بڑا سرخرو
 زیدی المذنب شروع نومبر تک نہیں کھڑا گیا تھا۔ اس اپنی قوم پر ایسا اقتدار حاصل ہو کہ وہ اس کے حکم پر جانیں قربان کر دینا معمولی
 بات سمجھتی ہو۔ مگر قریب کل ہر کہہ گزشتہ مہینہ میں کچھ اہل قتل کر دیا گیا ہوگا۔ کیونکہ تندرہ ترین خبر سے لیا جاتا ہے کہ ترکی فوج مقام
 بنی حاشد میں اس کا محاصرہ کر چکی ہو تھی۔ اور باغی کے کچھ کچھ کھانے کے لئے کوئی ہستیا در لیا نہیں ہو گیا ہوا تھا۔

صوبہ مذکور میں گرانی جناس کی بھی اب کوئی شکایت نہیں رہ گئی۔ البتہ اونٹوں کی کمیابی کی وجہ سے نقصان حرکت اور تجارتی
 اسباب کی بار بار داری میں بہت سوج ہو رہا ہے۔ مقامی حکام اونٹوں کی خریداری اور دیگر علاقہ جات سے انہیں بھیج دینے میں
 سعی ملے کر رہے ہیں اور ساتھ ہی نظر احتیاط والی صوبہ نے تاکید کی کہ اس حکام صادر کردہ نوٹوں کے کوئی ماتحت مالک نہ جڑوں کے اونٹوں
 کو لٹھ مار لگائے۔ نتیجہ کہ اس قدر سوج و تکلف اور بے انتہا پولیٹیکل خطرات کے باوجود جو سیریل دیال آمد و رفت کی عدم موجودگی
 کی وجہ سے تمام بیدار صوبہ جات اور خاصا کہ اس نہایت ہی اہم اور زرخیز ترین صوبہ کو احاطہ کر چکے ہوئے ہیں۔ باعالی ان صوبوں کو باہم
 اور مرکز سلطنت کے ساتھ ریلوے لائنوں کی تعمیر سے ملا دیئے سے اعراض کر رہا ہے۔ اور مزید تعجب اور غم مسلمانان عالم پر ہے جو اپنے
 مقامات کی حفاظت اور سہل الوصولی کو درمیان میں ہونے کے ساتھ ہی ہیشمار اور عظیم الشان مالی تجارتی۔ علمی۔ اور دینی فوائد
 منافع بخشہ والو کام کو اٹھائیں لہذا جو بڑا غفلت کر رہے ہیں کیا مسلمانوں کو اپنے شرم کا مقام نہیں کہ اور بھی کسی ملک کے نہیں۔

سوڈان اور اندازہ کو کھینچا تو لاکھوں روپیہ بظاہر محض سفر خزانہ کے لئے صرف کریں گے کیا یہ روایت کہاں تک سست ہو کر عرب کا جنوبی علاقہ (حضرت) کسبوت سمندر کی تہ تھا اور صرف روپیہ ہی خرچ کریں بلکہ اپنی جانوں کو بھی لانا تھا خطرات و مصائب میں بخشی ڈالیں اور عرب کو جنوب مغربی گوشہ یعنی عدن و یمن کے جنوب مشرقی تہا (مسطح) ہنگ کے آب و گیارہ اور قلعہ و قلعہ علاقہ میں جنگجو و نیم وحشی غارت و غارت قبائل کو درمیان میں نہوں سیر کر نکالتے ہیں اور مسلمان ملی ہستیاہت رکھوں کو باوجود ایسے کام علیہ جس سے مذہبی اور علمی فائدہ کو علاوہ نہایت محقول ملی نفعیت یعنی ہوسراہیم پہنچا تو درکنار اس کی طرف متوجہ نہ ہونا اور سپر غور کا بھی منظور کر لیا جب ان کی ہمتوں اور اولوالعزمیوں کی یکجہت ہو تو چودہ کس مونس سے جا بجا مسلمانوں کو دن بدن زیادہ تہذیب و تہذیب و تہذیب اسلامی مقبوضات کو چھیننے کے لئے جان و مال پرانوس کرتے ہیں بہت ہمتوں خود غرضوں۔ نفس پروروں اور جاہلوں کی یہی سزا ہوا کرتی ہے۔ اور ابتدا و آخرت میں یہی سزا دینے والی ہے۔ اگرچہ مسعودی رکت ہو تو اسباب و علت کو دور کر دے ابھی اصلاح کے لئے کافی وقت موجود اور کافی طاقت و وسائل رکھو ہو اگر یہ نہیں ہو سکتا تو سنا فغان یا ناسر دانا اظہار تاسف و تہنیر نہا اول و اول و اول ہے۔ (۱۵۹)

سید محمد طاہر باب مالک ہزار معلومات کو چھوڑ کر سبھی سید احمد کمال باب مالک انڈیا راجا رتوت کو چھوڑ کر اور فرانسس میں دروازہ چھینا ہے حالانکہ اب امیر المومنین و طبقہ عثمانی کا نشان سجدہ و خدمت عطا فرمایا ہے۔ اس طرح ہمعصر تحریکات الحقن بیروت کے اعظم انڈیا مالک عبدالقادر آفندی خانی پریسڈنٹ مینوسپل کمیٹی کو نواز شات سلطانی سے مفتخر فرمایا گیا ہے۔ ہم نے ہمعصر کو اس فتح پر صدق دل سے مبارکباد کہیں ہمارے ناظرین کو یاد ہو گا کہ ہمارا اول الذکر ہمعصر نے ہندوستان کی مجوزہ ریویو لائن کی تجویز سے کیتھر مخالفیت کی تھی جبکہ فصل جواب المومنین میں لکھا گیا تھا۔ وہ غالباً یہ نہ کر خوش ہو گئے کہ مومنین میں بھی ایک فاضل ترک نے جو سرکار و صاحب عزت ہو اور اس اعتراضات کی باجوں جو وہ دیکر کے وکیل کی تجویز کی بڑی زور تار کیا کی جو ہمارے خوشی کا باعث تو ہے مگر ہمیں اندیشہ ہے کہ ناظرین کو خوشی ہو چکی تو قس کہیں ہم سے مبالغہ یا غلطی تو نہیں ہو چکی کیونکہ ایک سال کے تو اثرات دیکھو اگر کو باوجود اب تک بہت کم عادیین نے اس کام کی تکمیل میں مدد دینی پر آمادگی ظاہر کی ہے اور جب وکیل ایسے قومی غلام کو مستقل ناظرین کی لاپرواہی یا کم مہتی یا سدر حجت پہنچی ہوئی ہے نہیں اکثر اصحاب تکمیل تجویز کی لازمی سید ہمعصر دولت سے بھی حصہ وافر رکھتے ہیں تو دوسرے مسلمانوں کو کیا امید ہو سکتی ہے۔ اگرچہ یہ اور نکاحی تعامل نہ تو اس سے قوم کی ترقی اور بہبود کی طرف سے کمال لاپرواہی کیا ہو جانا تعجب نہیں ہو گا۔ معاصرین سے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے قبول فرمائی تجویز کو دیکھا ہے تو مولویوں اور پندتوں کی طرح اپنی طواریت سے کام ہے۔ مگر زیادہ تر تعجب کلکتہ کے اسلامی ہمعصر مسلمانوں کو کہ باوجود دیکھنا آج بروز دلہا اور محمد بن مدرس نے (مسلم لیگ) کو جس پر ہندوستان کو اسلامی گھریزی جہازات کی کل گمانات ختم ہوتی ہے۔) اپنی طرف سے تائید کا پورا حق ادا کر دیا ہے لیکن وہ بدستور خاموش ہے۔ اور مزید تہذیب و تہذیب حیل المتین کی خاموشی سے جو جنس و باوجود وعدہ اب تک اسکا ایقانہ نہیں کیا ہے۔ اخبار سے ہیں بہت کچھ سید تھی۔ اور المومنین کو مضامین کا ترجمہ کر دینے کو بعد وہ امیدوار بھی قوی ہو گئی تھی لیکن شاید اسے مقامی عوتوں اور مختلف جلسوں کی بہار نے اب تک اس طرف توجہ کر سکی فرصت نہیں دی اور خدا معلوم یہ وعدہ کیا

ابھی اور کچھ تکفیم رہتی ہے۔ چودھویں صدی کو ایڈمیوٹیل ٹائپس ایکٹال اور بند بہت نوجوان کی شہولیت سو قوم کی ترقی کے عملی کاموں میں مدد ملے گی کہہ کر توقع نہیں ہو سکتی تھی۔ اور اس موقع کو اس خط کو پڑھنے سے جو اس نوجوان نے قوم کو کچھ ہی خواہشیں عزیز و صاف لکھ کر دکھائی کہ لکھا تھا بہت تعجب ہو گئی تھی۔ یا نہ اس قومی فقیہ کی بے اعتنائی بدستور قائم ہے جسے شاید اس اور بہت خطاب کو کچھ نمایان تغیر ہو جائے۔ (۱۹ دسمبر ۱۹۱۷ء)

بغداد و دمشق و سلویہ لائین کی تجویز
جس کی خوبوں کو عزیز اخبار وکیل برابر ایک مال کی پُر زور تحریروں سے ثابت کر کے فی الحقیقت اسی مفید اور اہم تجویز ہے کہ اگر خداوند تعالیٰ قوم کو متوجہ ہو کر کی توفیق بخشے تو ہندوستان کی زیارت کو فائدہ کی سوارا ملی منفعت اور ناموری بلکہ دنیا میں ان کو زندہ قوم کا خطاب دلائیگا کہ فی ہر مگر اچھا جو دیکھ اس تجویز کی خوبوں کو ان کی تسلیہ کر گئے پھر یہی بہت کم لوگوں کو اس کی اہمیت نہ کرنے کا سبب ہوا خیال میں ان کا بہت جہتی سو گھر ہوتا ہے۔ بہت جہتی اُن کو کر دے ہی ہے کہ در در زلف کی بات ہی خدا جائے کیا ہو گیا ہو۔

پس اگر یہ بات ہو چکا خیال میں ہی تو ان کا وصلہ کر دینے ہم ایک تجویز بتاتے ہیں کہ پہلے ان کو ہندوستان میں ایک سبق دیو لیا جائے یعنی کئی اسلامی ریاست میں کوئی مفید اور منفعت بخش کام شروع کر کے دکھا دیا جائے اور جو وقت وہ یہاں کوئی قومی کام کر چکے اور ان کے مفاد اور ناموری ہو وہ آشنا ہو چکے تو پھر دیکھنا کیسے باہر کو دے جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر ہم دو کام پیش کرتے ہیں جن کا بیڑا اخبار وکیل اور ادب و محضر اخباروں کو اٹھانا چاہیے۔ یعنی شلہ ہندوستان کی ایک با اختیار اسلامی ریاست حیدر آباد کو ان کو بھی جو قومی ۹ ہزار مربع میل کی زمین و انگلستان کے دو چاند کو برابر بڑا نامہ مل اندھ و ضابطہ ہزار اور گوکہ ۲۳ میل دیو ریاست میں موجود ہو مگر ہر خیال میں یہی توسیع کی گنجائش باقی ہو۔ سو اگر ایک ڈیپوٹیشن مسلمانوں کا حصہ نظام خدامتہ بلکہ کلچر میں حاضر ہو کر مناسب الفاظ میں اجارہ کی درخواست پیش کرے۔ اور اس بات پر زور دے کہ حضور ﷺ او لاگایا اجارہ دینا منظور فرماویں۔ دوم مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کو لینے کچھ فیاضیت منظور فرماویں۔ کم سے کم دیو حق و عطا کریں جیسا کہ ٹرکی میں غیر مالک کو لوگوں کو عطا ہوتی ہیں۔ تو امید ہو کہ حضور نظام مسلمانوں کی ایسی درخواست کو بد ہند فرما دیں نہ ہر دہائی حوصلہ افزائی کر گئے۔ بلکہ بعد نہیں کہ ایسے کاموں کی سرپرستی ہی منظور فرمائیں۔

پس ایک جماعت مسلمانوں کی قیام ہوا اور کام کا تخمینہ ہو کر سرمایہ کی فراہمی سو سو روپیہ کو حصص ہو ہوا اور ایک بورڈز افسر کو ملازم کہہ کر کام شروع ہو۔

یا مثلاً غیر پور بندہ کی ریاست میں نہ کوہ ورنے کام کا اجارہ امیر صاحب سے تحریک ایسی ہی ڈیپوٹیشن کو لیا جائے اور نہ ہی تباہی کا کام شروع کر دیا جائے۔

یا ایسی کوئی اور مفید کلمہ سوچا جائے جس میں اسلامی ریاستوں کو بھی فائدہ ہو اور مسلمانوں کو بھی۔

امید ہو کہ اخبار وکیل یہ مضمون دیکھ کر کہ اس کی تائید خود ہی کر لیا اور اپنی معصروں کو بھی متوجہ کر لیا کہ ہندوستان کے مسلمان پہلے

ملک بالکل خراب و علاقہ ساز گئی۔ اگر سلطان العظم اپنے ملک میں توسیع کر لے جو کہ مشرق میں اور اس توسیع کو فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو وہ لازماً سب مفید ہوگی جو قبل ہر ایک جرم کینی ڈی ٹوئین کی تھی یعنی سکودرا، قصیر تلایں کو براہ ما مدین بموصل اور بغداد تک بڑھا دیا جائے گا۔

اسمحق یعنی خدا بنادین میں کوئی سرچ نہیں ہوگا لگو کہ میں نے اسلامی مقامات تبرکہ کو محل وقوع اور دیگر کجی و فلی اغراض کے لحاظ سے عجز و
لین کا ایک انتہائی شیش بیجہ روم کو کسی مندرگاہ پر ہونا تجویز کیا ہے۔ لیکن اس کو دینی پیشین گوئی میں اصل کو لازمی قرار دیا ہے۔ گرساقتہ ہی سہی
خزائن میں کیا جاوے گا اس کا اولین عاکف نفس الین کی اہمیت نہیں بلکہ یہ ہے کہ مسلمان متحد و متفق ہو کر کوئی ایسا کام کرے جس سے مالی فائدہ
کو علاوہ ان خوب الوسطہ طور پر تجارتی و علمی و صنعتی لحاظ سے ہی منفعت ہو۔ یہ دعا اس کی عجز و لاین پر کوئی اصل ہو سکتی ہے جس میں ایک
بڑا وصف یہ ہے کہ مسلمانوں کو کمزور کو اس سے اپنے مقدس مقامات کی وجہ سے مذہبی لگاؤ ہی ہے مالک اسلامی سلطنت کو بالواسطہ طور
پر جو فائدہ حاصل ہونہ عاجل و درجہ ہر گز نہیں خداوند کریم نے مسلمانوں کو یہ بہت دیدی کہ وہ اس کام کو کرنے پر کبہ سے ہوا جائے تو اس
منکرہ صدمہ کا لحاظ رکھ کر تعین خط کا فیصلہ مبصروں کو اختیار میں ہوگا۔ ایسی سچ بحث فضل ہے۔ اس وقت سوال یہ ہے کہ آیا نامانوس وغیرہ کا
قیان سے ہم چکے دست ہونے کی صورت میں معزل بالانادیسی تخفیف پا جائے تو درکنار اسلامی مشرک سرمایہ اس علاقہ میں ملوکی و تہذیبی
ذکر ہی انصاف ہو جائیگا۔

اس سوال کا جواب اگر اثبات میں ہو تو پہر کوئی شک نہیں کہ کل امیرین کو قتل منقطع ہو جاتی ہیں۔ اور سلطان کی پسندیدگی کو خوشتر ہو جی بجا و کمال ناپوسی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اگر پہر ہی وکیل کی مجوزہ لائن کو خیر و صوابی رہے تو یہیں مگر بالی اعظم کو وہ کچھ زیادہ مضید نہیں ہو سکتی اور یہ ظاہر ہو کر کافیہ کہ نظر انداز کر کے محض مذہبی یا قومی پاس سو روپیہ خرچ کرنا اور اس قوم میں بچہ آدمی ہو کر تہ میں جو کر ڈروں وغیرہ کبھی بہم نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن بالآخر وغیرہ کا یہ قیاس کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتا۔ وادی فرات میں یلو کی تیاری کیلئے لوہا یورپ اور وہاں کرسمس لین میں چالیس برسوں سے زور لگا رہا ہے۔ سب سے اول انگلستان نے اس کی درخواست کی تھی اور اس وقت کی تھی۔ * * * * * جبکہ ترکی کو غرٹ پر انگریزی سفیر کو بے اندازہ اقتدار حاصل تھا وہ جو چاہتا تھا سلطان حال کو باپ کا وار اور کشمیروں کو الیتا تھا۔ اور ترکوں کو بھی انگلستان کی مخلصانہ رفاقت بلکہ اخوت پر کمال اعتقاد تھا۔ اس معاملہ میں جب وہ کامیاب ہو سکتا تو یہ کبھی ممکن نہیں کہ عبد الحمید یا سادہ یا اور بھی کسی کی نہیں۔ ایک روسی سائل کی درخواست کو منظور کر کے اپنے ملک کو اس حصہ کا شاہرہ پر جو قسطنطنیہ کو ملے گا وہ کبھی اپنی آخری مصیبت کو وقت اسلامی خلافت کا آخری حصہ جبین اور ملحد و مادہ اچھا بجاتا ہے بلکہ قدیمی دشمن کو قبضہ کرادی۔ حاشا وکلاء ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ مجوزہ لائن کو تقریباً ہی حصہ کر کے جرمنوں نے روسی کو ٹپ سے پہلے دنیا کی خفیہ اور قیصر کی سیاحت کو دوران میں یہ عالم اتواہ تھی کہ سلطان اپنے عزیز بھائی کو باخاطریت جرمنوں کی درخواست کو منکر نظر کر لیتے بلکہ ایک افکار نے تباسف و اندوہ ولی بہانہ تک لکھ دیا تھا کہ اس منظور میں کبھی خطر کا شبہ نہیں۔ لیکن یہ اسکی غلط فہمی تھی بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ سلطان العظم کو اس وقت سے زیادہ جرمنوں پر ہر وسوسہ ہو مگر جب ان کو پہلی سالین کا احبارہ نہایتا تو روسی کو ٹپ کو سطح دیا نہ منکر کر سکتے تھے۔ ان دو ٹپوں کو سوا ایک دوسری تجویز طلحہ طلحس اور کچھ دوسم کو درمیان اسلامی مشترکہ مشترکہ

ریلو بنانے کی تھی اور یہاں تک پہنچے خبر ہے کہ اس پر بھی جو کیا جارہا تھا اور جہاں تک قرآن ہو یا جانا ہے۔ جس میں یہ کہیں ہو کہ چنانچہ اس پر
ہو سکتا کہ جلالہ شتاب غلیظہ المسلمین اور اکی گونٹ ڈاکر کسی تجویز کو نظر استخوان یکہا ہے تو وہ بھی تجویز ہوگی احتمالاً لکھنے کی
یہی وجہ ہو کہ ان کے نام نگاہ اس جس کی اس پر تک دیکھ ذرا لے سو تصدیق نہیں ہوئی۔ اور ایسے پسندیدگی کی خبر کے دست باطلہ
یا قبل از وقت ہوئی نسبت جنگی کو ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا تاہم جہاں تک پسندیدگی کا تعلق ہو قرآن اس خبر کو درست ہو سکتا ہے
میں اور ان قرآن میں ہو ایک یہ ہو جو ذیل میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

ناظرین کو اس تجویز سے معلوم کی مخالفت کا علم ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ یہ جہاں تک ایک طرح سے دربار سلطانی کا جہت
ہے اور درباری خباہتوں کی نسبت کون نہیں جانتا کہ کم از کم اہم معاملات میں وہ یہی لکھتے ہیں یا وہی تحریر کرتے ہیں جس کا بطور
ع آج تھا تاہم ان کے گفت ہمارے گویم کہ ان کو اشارہ ہو چکا ہو یہی وجہ تھی کہ شروع شروع میں اس کی تحریرات اور عدم اتفاق ان کے بعض
وہ علاوہ دیگر وجوہات مسلمانوں کی کمزوری۔ کم علمی۔ پست ہمتی کو بھی اس تجویز کی کامیابی میں سبب راہ بنانا تھا جو صلہ بہت کچھ
پست ہو جاتا تھا اب چند مہینوں سے اس کی روش اور پالیسی اعمال میں تبدیلی جاری ہو چکی ہے ان لوگوں کی تحریریں
شائع کرنی شروع کیں جو ان کے مترضات کی تردید اور اصل تجویز کی اہمیت اور کثیر المنفعتی کی تائید میں ہیں یہ ایک قدم اور آگے بڑھا
مسلمانوں کو باہمی تعارف اور میل ملاپ کی تحریکوں پر غیب لاؤ اور جو وہ نصیب اور بیگانگی پر ان کو شرم دلاؤ اور ان میں تضامین لکھو
بالآخر قومی ترقی اور عروج کیلئے بہت مستحق و متحد ہو کر کام کرنے کی ضرورت واضح کر کے عوام اور بالخصوص علماء اور اراکین اور اولیاء امور کو
شرم دلائی کہ ان کے فاضل عام کو ایسے کچھ کرنا تو درگزر ذاتی منفعت کو لیوہی کا رخنوں اور تجارتی کمپنیوں کو قائم کرنے کو لینے کہیں و مسلمانوں
نے اتفاق نہیں کیا یہ سب قصور علماء اور مقتدر و باخبر اصحاب کی پست ہمتی اور بے توجہی کا ہے۔ اس کو بعد اسلامی مشترکہ سرمایہ و منجور
لائن کو نامی جانی تجویز کا ہمدردانہ پیرامین سے ذکر کیے تجویز کا ہے کہ یہی تجویز سے سبب بطور لکھنے کی محرک ہوئی ہو یا وہ یہ کہ کل ایک
مالک علماء ان کی کڑپنے کو اپنا فرض پر لکھتے ہو جانیگے اختلاف کے بعد معلومات کی یہ ہفتت جو مینے کہتی ہو وہ دھکا دینا
سے پوشیدہ نہیں ہو سکتی اور یہی ہفتت ایک براقریض قیاس کی تائید ہے کہ جہاں شتاب کی پسندیدگی ضرور اس تجویز کے متعلق ہے
جو ہندوستان کے ایک عام ملک قوم سے انہیں بہانیوں کو سامنے پیش کی تھی یہ قیاس اگر درست ہو اور غالباً وہ جو تجویز مذکور
کی کامیابی کی مقدم شرائط میں سے ایک پوری ہو گئی۔ اور ایسے دوسری کی کسرتی رہ گئی ہے جو اگر دنیا کی بین چیس کروڑ مسلمان
جنیس سے کئی اب بھی کر دیتی ہیں پورا نہ کیسے قوان کی قوم غم مردہ تو پہلے ہی سے شہر ہو یہ پھر بالکل مردوں سے شمار ہو گئی ہوگی اور اسلام
علم میں تاج الہدے (۱۹ جنوری ۱۹۱۷ء)

بصرہ بغداد و دمشق و حجاز کو باہم ملنے کے لیے قومی مشترکہ سرمایہ ریلوے لائن تعمیر کرنی تجویز کی نسبت ناظرین
یہ معلوم کر کے یقیناً محال مسرور ہو گئے کہ وہ یہی نہیں کہ میں شریفین اور عہد رنگ ہی پہنچ گئی ہے بلکہ یہ کہ مال کے کئی حالی بہت اچھا
زمانہ سے باخبر مسلمان اس کام میں حسب استطاعت شریک ہونے پر بھی تیار ہو گئے ہیں انہیں سے ایک صاحب خاص طور پر ذکر کی جانے لگا

کے بعد ہی کسی حضرت کا تذکرہ ہو کہ تو پھر بھی اس قدر فائدہ تو ہو گا کہ اس حضرت کو محسوس ہو اسی کی سالوں کا وقفہ چنگا برکت
اس کے کسی عینہ تجویز کو اس اندیشہ سے عمل میں لائی کہ جس عرات کو کہے کہ تم کو تجویز کے فواید اور اندرونی وقتی ترقی سے محروم رہ کر دنیا سے
ہی ہو ملک کو یقینی سخت ضرر اور نقصان پہونچا دینا موجب ہو گا۔

اس میں یہ نقصان کو علاوہ باجمالی کو تو دو اندیشہ کے برخلاف اور بھی کئی زبردست دلیلیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جیسا کہ
تدنی اور پولیٹیکل کلی ظاہر ملک میں ہو گیا کی اشاعت سے علم اور پر غرض یہی مقصود ہو چکی ہے۔ اور اس صورت کو تسلیم کرنے سے باجمالی کی
کوئی عذر نہیں اور اسے جلد یا بدیر ضرر پہونچو نہات میں جایا کر لے کر سلسلے بڑانے اور از سر نو قائم کرنے پر نیکے مگر گورنٹ کے
پاس خود روید نہیں کہ سرکاری سرمایہ کو ان کو تیار کر کے۔ اگر قرض لیا جائے تو وصول قرضہ کی ہر کاب وقوت اور خوشوں
علاوہ بیرونی قرضہ بیرونی۔ خلعت کو زبردست اور زمانے جانتے ہیں۔ مگر انہی قرضوں کی بدولت آج انگریزی سلطنت
کے اقتدار میں ہے۔ اور خود ٹکی بھی انہیں قرضوں کو طفیل کہہ کر مصیبتیں نہیں ہو گئی ہیں۔ ان دونوں کو بعد مشترکہ سلامتی
تجویز کے ماسوا ہی آخری چارہ باقی رہتا ہے کہ بعضی ملحد داروں کو تعمیر ملیو کے جاری عطا کیے جائیں جسکا دوسرے لفظوں میں
یہ مطلب کہ ان کے عینہ تصرف مداخلت کا ہی باقاعدہ اور مستحکم استحقاق شروع ہی ہو نہ دیدیا جائے بلکہ ملک کی پولیٹیکل حیات کی
شہر گنج دھتھو ان کی عملی تصرف و ضبط سے کر دیا جائے۔ حالانکہ مشترکہ سلامتی سرمایہ کو مذہبی مداخلت کا ہونا ہی صرف احتمالی ہو گا۔
اور ممکن ہو کہ ایسا احتمال ہی نہ پایا جائے کیونکہ اگر یہی ملک کئی ایسے سلامتی ملک موجود ہیں جو کبھی قوم کو ماتحت نہیں۔ اور وہاں کی باشندے
بھی کچھ ایسے گورنر نہیں کہ بیٹن جیسے کروڑ روپیہ ہم نہ پہنچا سکیں مسلمانوں کی زیادہ آبادی رکھنے والا ایسے ملک جو یورپ میں سلطنتوں
کے ماتحت ہیں صرف ہندوستان، الجزائر اور جزائر سومائر اور جادوای ہیں۔ انہیں سرحا اور سوارا ایسی حکومت کو ماتحت ہر چوڑی
کے مقابلہ کو کوئی حقیقت نہیں کہتی۔ اور اسو اپنی مسلمان عایا کو حقوق کی حفاظت کو بہانہ سوڑی میں ذاتی اعراض کی تکمیل کیلئے مداخلت
کرنے کی کبھی جرات نہیں ہو سکتی۔

الجزائر فرانس کو ماتحت ہو چکا ہے مسلمان رعایا کی دلجوئی کیلئے سرکاری خرچ سے مسجدیں تعمیر کرنے اور انیس امام مقرر کر دے
ہی دینے نہیں کرنا جس کو اپنی رعایا کی میانہ گد ظر منظور ہو اس کو کبھی امید نہیں ہو سکتی کہ اس کے پولیٹیکل تعلقات ٹرکی سے ختم ہو
کشیہ عکول ہوں وہ اپنی کسی مستقبلہ طریق حل سے اپنی مسلمان رعایا کو اس تجویز کی شرکت کو ان فواید سے جو مالی و تجارتی و علمی و
سے ہی شریک ہو نہ والوں کو بقدر عظیم پہونچے متنت ہو نہ جو محروم کہتے ہو کا باعث ہو سکیگا۔ اور وہ اپنی رعایا کو ایسا اخلاقی و اقتصادی
پہنچا ناگو اور کر سکیگا۔ یہی ریا کر گورنٹ انٹیمش پرمعاقد آئے۔ اور اس کو کبھی امید نہیں ہو سکتی کہ خواہ وہ کیسے ہو ٹرکی کی
دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ وہ کبھی ایسی تنگ ظرفی کی مرتکب ہو سکا کہ اسکی مسلمان رعایا اسکو کسی موقعہ فعل کی بدولت ایک ذاتی پسود
و ترقی کو کام میں حصہ لے سکے کہ موقع و متغیر نہ ہو کہ ناظرین کو یاد ہو گا کہ وکیل و مشترکہ سرمایہ سے وکیل بننے کی تجویز پہونچنے میں
ہی کہ اس سوڑی کو فائدہ پہونچا۔ بلکہ محض پہونچے کہ مسلمان باہم ملکر کوئی کام کرنا سکیں اور اسی پر مجوزہ لائن تجویز کی گئی تھی کہ مالی اعما

سے بنایا مفید ہو سکے گا وہ ایسے مقامات کو گزرنے کی جگہ پر ملک و دیار اور ہر فرقہ و ملت کے مسلمانوں کو خاص روحانی و مذہبی تعلیم اور لگاؤ اور تعلق ان کو اس کام کی تکمیل پر کر سکتا ہے کہ زمین پر دست و پا کر کے کام دیکھا۔ پس یہ کسی مہذب کو رشتہ سے توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنی کسی پالیسی کو اپنی رعایا کی بہبود میں کبھی مانع ہونے لگے۔

لیکن جس بحث کا آغاز اول تو یہ کیا وجہ ہو کہ آریہندوستان وغیرہ کو مسلمان اس کام کی شرکت پر آمادہ ہو سکتے ہیں یا کو جاسکتے ہیں یا نہیں؟ اگر ان کی مژدہ ولی و نوہمتی یا قبول اور گزرنے کی خیالی۔ بہت نظری۔ مالی بزدلی۔ اور کسی بڑے کام کا نہایت انہو کی ہمتی رہے گا یہی عالم رہا جو اب ہو تو یہ بحث ہی فضول ہو واکشاؤن کا ان لیتا اللہ بہر حال ترکوں کا یہ خوف یا اندیشہ ایسی وقت نہیں کہتا کہ اس کی وجہ سے وہ ہتہ پراختہ ہرگز نہیں ہوں۔ شیعہ مردانگی کا مقتضی ہے کہ وہ اپنی ہمت باز اور تائید زدی پر ہر دم کر کے اس کام کو شروع کر دیں اور اپنی ہمت کو کشش سے کسی برسرِ عمل پہنچا کر عزم مردانہ کریں۔ ورنہ ان کی ہمت مناسب احتیاط اور اخلاقی بزدلی خود کشی سے کم نہیں ہوگی۔ اور اس کا نتیجہ دیگر تمام کی روز افزون شہرت و قبائک کے مقابلہ پر ان کو دن بدن زیادہ بظاہر پذیر ہو کر جانیے پولیٹیکل حالات کو سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔ (دراپچ ملٹلر)۔

بصر و بعد او کھنڈرون کی مجوزہ ریویو لائن کو متعلق خداوند کریم کا شکریہ کہ اس ہفتہ ہم اپنی ناظرین کو کئی خوشخبریوں سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت ناظرین کو ان عظیم المقدار نواید کی فہرت جو اس لائن کے مسلمانوں کو مشترکہ سرمایہ و تیار ہو چکی صورت میں گورنمنٹ عثمانیہ کو بھجوا دی گئی و سیاسی تجارتی و فنانسنگ سلسلہ خود ملک اورا بناؤ ملک کو تجارت و عمران و فروغ و نفع و آبادی اور ترویج تہذیب و تالیف کی کو محاط و اوکل مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد و مالی و تعلیمی ترقی و نفع کو اور نیز مذہبی سہولت حاصل ہو سکتی ہیں پھر دوسرے کتاب کی احتیاج نہیں و کمال متحدہ مضامین میں ان کی تشریح کر چکا ہے۔ اور نہ اس وقت بہر ان دو مقدمہ شرطوں کے مفصل اعداد کی ضرورت ہے جو اس تجویز کی کیا ہی کو لازمی تباہی جا چکی میں صرف تجلانیہ تبادیلا کا فی ہوا کہ البتہ میں بھی چھکے جلاتاب امیر المومنین اور ان کی گورنمنٹ سے منظور کر کے ایسی تعمیل و تکمیل کو کام کو اپنی حمایت و سرپرستی میں لیں اور دوسری یہ ہے کہ مسلمانان عالم شریک و نخست وادبار اور نوہمتی و انکسار چھوڑ دیا ہو اس کی نفع و کام کو برسرِ تمام پہنچا کر عزم و الجزم کر لیں۔

اس تحریک کو شروع ہو کر تقریباً اٹھارہ مہینے ہو گئے ہیں۔ اور اس اشار میں گو بعض لمبہ ہمت اور باغیرت صحاب کو خطوط او باحسیت و محبت جبارت کی تائیدی تحریروں سے یہ المہمان عامل جہاننا ہتا کہ ہر حال میں تخم و بونی بیکار نہیں جائیگا۔ لیکن اس کام کی تکمیل کیلئے خاکہ جو کہ مسلمانوں کی غلط اور غلط نادرین سرست قوم سے اس کی تکمیل کا مقصد ہو۔ جس کی بہت سبب اور چوٹی درکار ہے اسکا کہیں نام و نشان نہ پایا جاتا تھا اور عوام تک اس تحریک کا پہنچا تو دور نہ کہ اکثر متاثر ہندوستانی اخبارات تک نہ ہی اس طرف توجہ ہو پانچ لکھا تھا۔ اس طرح معلومات قسطنطنیہ کی بعض تحریروں سے جو اس تجویز کی تائید و تکرار کے لئے مسلمانوں کو کام کو کر کے کی امید نہیں تھی وچہ سو افق نہ تھا بہت کچھ ایسی ہو رہی تھی۔ اور اس پر کبھی کبھی یورپ طرح طرح کی خبریں موصول ہو کر

سویہو گاہ کا کام کر جاتی ہیں کہیں بدختر طبعی کہ سلطانی گورنٹ ذرا حق و عیب شکم وغیرہ کی لائٹوں کا اجارہ جو منول کو دیکھ کر فیصلہ کر لیا ہے اور کبھی کوئی یورپین نامہ نگار یہ ہے پر کسی آزادیتا کہ روسی کوئی کی درخواست عفریب منظور ہو جانوالی ہو۔ وکیل مختلف جوت اور قرضوں کو ان خبروں کی گوساٹھ کہ ساتھ تردید یا تکلیف کو دیکھتا ہند لیکن ہر ہی عوام پر وہ بڑا اثر ڈالو بغیر نہیں رہ سکتی تھیں شام مصر کے اکثر تزار اجازات نے اس تجویز کو بڑی مت سے بلکہ کہا گیا کہ آخر وہاں ہی مسلمانوں کی اکثر تجویزوں کی طرح علما کو کچھ نہ دیکھ کر بحث مباحثہ اور زبانی تفاطیلات شروع ہو گئیں مگر لیکن لعل اللہ کہ یورپین متولین کی در اندازی کا خط وہاں تقریباً موقوف ہو گیا ہے اور روسی کوئی کی درخواست کی منظوری کی خبر کی پیچھے نہیں منیں کوئی تصدیق نہیں ہے اسکا اہل غلط ہونا بخلاف ثابت ہو گیا ہے لیکن اس میں یہ قیاس کر لیا جا کہ متولین مذکورہ بالا اپنی طرف سے کوئی تباہی کر رہی ہیں نہیں بلکہ ان کی سرگرمیاں پہلو سے متغایاً مضامین طبعی ہیں چنانچہ تازہ ترین مغربی ڈاک اور خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ اب ایک اور یورپین کمپنی دیگر کمپنیوں کو خلاف معمول جو منافع کی خاطر اور ضمانتیں لیکر کام کرنے پر آمادہ ہوتی ہیں۔ بلا کسی ہداری کو اور سلطنت کو حق میں نہایت ہی مفید شرائط پر کل ایشیائی۔ و مہم سالٹر تیار کرنا جیسا کہ ٹوکیو کی ہائی واد مصلحت سے لایا جائے اجارہ داروں کو اجارہ دینا اور کس کا کام کہ ہون سکھو کر چیتے اور کس کا کھلنا کھلنا کیونکہ کھلنا کھلنا اور اس کی کوئی ضمانتیں ہم نہ لے نہ نقد نہ نقد سلطانی میں نہ مل کر نہ تیار نہیں بلکہ یہی شرط کرتی ہے کہ اگر اس میں کچھ میل نہ ہو تو کمپنی کا کل سامان اور تیار شدہ کھڑے باسوا و صنعت سلطنت عثمانیہ کا ملک ہو جائیگے لیکن ایسی شرائط پر سلطان المعظم کا اخیار کو اجارہ دینا منظور کرنا صاف بتا رہے کہ وہ کم از کم ایشیائی مقبوضات میں اور بالخصوص ملو کی تعمیر پر یورپین سرمایہ کو اور زیادہ دخل نہ دینا کہ مصر میں اور دیکھ کے ہیں۔ اور خدا کے گناہوں ملک اور کافہ مسلمین کی لاپرواہی اور غفلت و پست ہمتی و مجبور ہو کر کبھی انکو یہ عزم نہ کرنا پڑے

مسلمان اگر اراقت اندیشی ہو بالکل ہی مع انہیں ہو گئے تو ان کو لینے یورپین سائیلن بالخصوص روسی کوئی کی درخواست کی عدم منظوری ہی منہا جو بشرط منظوری وسیع مایہ پر کام کر سکے کہ آخری میدان کو مسلمانوں کو حاصل ہو جائیں گی۔ کچھ کم خوشخبری نہیں اور کل کے لیے یہ کچھ کم فخر کا مقام نہیں کم از کم یورپین ایسے اجازات کی کیا بات کی تردید کرنے میں خود ہی پستی نہایت ہمارا خوشخبریوں کا ذخیرہ کی کچھ کم فخر کا مقام نہیں کہ یورپین مسلمان ہندوستان میں موجود ہیں اقدار و کسی ملک میں نہیں۔ اور خدا کو فضل سے متول اور متوسط الحال اشیاء کی اوسط ہی غالباً ہیں کہ مسلمانوں میں زیادہ جو مزید تیار وہ ایک ایسی گورنٹ کے تابع ہیں جو اپنی رعایا کو عالم و باخبر ہی نہیں شایاناً بلکہ ان کو مفید و کاملاً مطلع حال ہوئی کی سبب ہمیشہ تحریص و ترغیب دلاتی رہتی ہے اور اگر مسلمان اس نیک بدایت و تشویق سے اتنا کام نہ کریں اٹھا سکے یا عفریب ہندو کی مثالیں کر سکیں تو یہ کبھی ہی ان سے ہونے اور کچھ کرنے کی توقع نہیں ہو سکتی۔ بہر حال وجوہات مذکورہ صدر تجویز زیر بحث کو عمل میں لانے کو لینے ہندوستان کو مسلمانوں سے معتد بہ دولتی جو اور اس حد پر انکو صرف جنابات کو زیر بھیجی ہال کیا جاسکتا ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ اکثر ایسے جنابات کی خاموشی جو جیسے بہت کچھ توقع تھی۔ کبھی قدر یا دوسری پیدا مہجانی تھی مگر قوم کی خوش قسمتی سے اب یہ شکایت دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور دیکھ دوسری قابل قدر خوشخبری ہے۔ پنجاب آئندہ ملاحور اور محمد ندراس شروع ہو رہا تیار کیا گئے ہیں۔ روز آزد ملی ریاض الاخبار اور دار السلطنت و شمس الاخبار بھی کو ان کی زیادہ

سرگرم تائیں کی ہمدستی گاہ گاہ کیے سو دینے ہیں کرتے سچو حمل آتین ایسی مفصل طول بحث گئی نہروں میں کرکچ ہے۔
 روزانہ پڑھنے کے اس سلسلہ و مضامین میں سلسلہ شروع کر دیا ہے اور امید غالب ہے کہ کم از کم باقی ماند اسلامی معاصرین کو بھی اب
 اس بغایت اہم تجویز و تحریک کی تائید و عار ہوگی اور یہ ظاہر ہے کہ ایک کو تمام اخبارات ایک کا ذکر کرنے کا طائر انٹھالیں تو
 بشرطیکہ قوم بالکل ہی مردہ نہ ہوگی جو انہیں ہر روز اپنے دماغ میں کامیابی حاصل ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ سحر جعفریہ روز گار جعفر
 وکن نیر اصفیٰ حیدر آباد کو معاصرین اور بعضی کو کئی اخبارات کو مالک ایڈیٹر و قومی جابناز حکیم عبدالحمید صاحب فخر شمالی ہند
 کے سرحدی مقلع کا واحد اسلامی اخبار چودھویں صدی اور کئی دیگر جعفر اگرچہ اس تو قوم کو بیدار کرنے اور اس کا راہم کی تکمیل میں
 بہت کچھ کر سکتے ہیں اور ان کی تحریروں سے متاثر ہو کر خد عالی جنت بزرگان قوم کا اس تجویز کی عام اشاعت و توسیل پر کمر بستہ ہو جائے
 بعد از اقبال اس تین میں سے کسی کو مجاز کی مقدس سرزمین میں ایک فرشتہ سیرت قومی دسوزنے اس وقت لہجی کام کو اپنے اہم فریض کی نہایت
 میں داخل کر کے ہے اور خدا نے چاہا تو انکی سعی را بر مشکور و مقبول ہوتی رہے۔ جدہ کو ایک نامور مسلمان تاجر سیّد عبداللطیف
 صاحب کا ذکر فرماتے ہیں کہ چکا ہے کہ وہ کمپنی کو قیام پر ۲۵ ہزار روپیہ کے حصے خریدنے پر بالکل تیار ہیں۔ اس وقت ہی خالص میرا بھی قوم
 وندا دولت تیار ہے ۲۰ لاکھ حسب ذیل مختصری تحریر کرتے ہیں۔ دمشق بقصر لایز کو منتقلی جو خدمت وکیل نے میری سپرد کی ہے
 اُنکے خیال میں سو میں یقین نہیں ہوں اس وقت میں آدمیوں کی آوازی کی اطلاع دینے کی بھول و غرت حاصل ہوئی ہے یہ تین صاحب بھی
 تاجر ہیں۔ ایک میں پونڈ دوسرا پچاس پونڈ اور تیسرا سو پونڈ کو حصہ خریدینگے اور بالکل آزاد ہیں۔ وکیل کی اس مبارک تجویز کا خیر مقدم
 جیانتک میں بیکتا ہوں مجاز کو مقدس و بزرگ خط کو مسلمانوں نے بڑی خوشی سے کیا ہے اور اسماعیل کے یہاں کو متحمل اور تجارت پیشہ
 تعلیم یافتہ صاحب کو بڑی دلچسپی ہے اور خدا نے چاہا تو وہ وقت دور نہیں کہ اس مرکز اسلام میں اسکی اشاعت و تمام دنیا میں عام ہو کر ایک
 پیدا ہو جائے گی۔

اگر وکیل کو دیگر معاونین ہی جو مختلف اقطاع عالم میں موجود ہیں اس بزرگوار کیلئے ایک کوشش کرتے رہتے تو یقیناً کامل تھا کہ
 یہ تجویز عملی صورت اختیار کرنے کو بہت قریب پہنچ جاتی لندن ادا انگلستان کے مسلمانوں میں تو مسلم کو لڑنے خادم اور سچو دوست ہمارے
 خد و مشی صدر امجد الدین صاحب مالک ایڈیٹر جو ہیں صدی کو تشریف لیجئے کہ ایک قابل قدر اضافہ ہو گیا ہے۔ انھوں نے تجویز
 کے علاوہ ہر امر سے جو فائدہ مرتب ہو سکتے ہیں انکا بتنا مامکت البقار اموثق ہوگا۔ وہ بالکل انگلستان کو جاننا و اسلام طلباء
 کی تعلیم و تربیت و نکلنے کی مسئلہ جس کو انہیں ہمیشہ ہی دلچسپی رہی ہے بڑی سرگرمی و مصروف ہیں۔ اگر وہ دماغ کو رنگنے کو تیار
 واضح ہو جائے گا کہ علی تعلیم کو لڑنے سے ہی میلہ کیل کو کسی گذشتہ پرچہ میں مفصل تحریر ہو چکا ہے۔ یہ تجویز مسلمانوں کو اپنے اہم
 حیات پر کم نہیں افسوس! غالباً اکثر مشاغل کی وجہ سے ان کو ہندوستان میں اسماعیل کی طرف توجہ کرنے کی فرصت نہیں ہوگی
 کو یقیناً کل سچو کہ انگلستان کی روح افزا آب و ہوا میں جہاں انسان یہاں کی نسبت کئی حصے زیادہ دماغی و جسمانی کام کر سکتا ہے۔ وہ
 خبر گذشتہ غامضی کی کیا حقیقت لانی کر دینگے اور مولوی رفیع الدین احمد صاحب اور حاجی محمد وٹولی و شیخ الاسلام عبداللہ کو لکھیں

اور دیگر بزرگواران قوم کو اتفاق دشوہ جو اس تجویز کی کامیابی کیلئے جو ایک طرح سے مسلمانوں کی زندگی اور دوت کی تک ہر ایک
مہاراجہ کی شش کر گئے

میر نرسی چودھری صاحب کا ہی اہلکار طرف توجہ کرنا حالانکہ قوم کو جو حیدر آباد و خلدن میں غلام اور شہر
محمد درم میر نرسی صاحب نے ایسا کیا ہے جو ان کا اکثر رابطہ مضبوط ہے اور خط و کتابت کا سلسلہ بنایا جا رہا ہے۔ اور چونکہ
صاحب دھندو و غریب و تہذیبی و مسوئی ہیں کسی کو کہ نہیں بیشک تعجب خالی نہیں اگر وہ چاہتے تو کم از کم افغانستان میں اسکی بہت کچھ کیا
اشاعت کر سکتے تھے۔ کہ ان ہوا و نیز پڑنے جوان ہمت کا بیانیہ نگاہ سے آئندہ اس بارہ میں سعی و نور کر کے کی امید کہنا چاہیو گا۔
شیخ الاسلام عبداللہ کو کلیم خاں اور نیز ذاتی بیوہ سے مراد اکو اور مغربی افریقہ میں بہت کام لے سکتے ہیں۔ اور تجویز سے مطلع کچھ جانے
پران کو ان دونوں سیال کو کام لینے سے غالباً کوئی دریغ نہیں ہوگا۔ اسمو ق پر اگر چند دیگر معاونین اور ہمدردان قوم سے بھی ذہنی و
بہی لے تو یقیناً نیچا اٹھوگا۔ ان سراسر ہی درخست کرنا اور اسکے قول کو مانیکہ یقین رکھنا انکی ہمدردی اور نہ ہی پر جوشی کو لحاظ
سے کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ جسکا بڑی ہمت ہندی سیاح مقیم تاجر و مفرد و شام میں بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اور قارہ کو فارسی و جرمان
تو فاکہ و حکمت۔ حبل المتین کو ساتھ ملکر ایران اور دیگر ممالک کی ایرانی نوآبادیوں میں قابل قدر کام دے سکتے ہیں خدا کا شکر
کہ ہم ان معزز و گرامیہ و معاصرین بالخصوص حبل المتین کو مملکت فارس میں ایسی ہر دلعزیزی حاصل ہو گئی ہے کہ اکثر جاہلان
مسجد نماز و خطبہ کو بعد انکے مضامین حاضرین کو بالالتزام سنا دیتے ہیں۔ مہمانان کی جامع مسجد کو غلام کو خود دہاں کر عیت پر
گو رنے ایسا کیا گیا کہ یہی حکم دیا گیا ہے۔ لمیون کو سربراہ و ہندوستانی تاجر سیٹھ نہ کش و جیم بخش صاحبان صرف منہ
و کٹورہ بلکہ کل آسٹریلیا میں اسلام کو باخود و منشی طامراز خان فیجی اور بحر الکمال کے دیگر جزائر میں ہمارا گھنوا دمی نامہ لگا
اور سید جمال تاجر صوبہ بغداد و عراق عرب میں۔ مسٹر عبدالحکیم ڈاشم اور دیگر ہندوستانی تاجر کو وہ یورپین باشندوں کی رقابت
سینہ زوری اور حشیانہ خبر و قدسی بہت سی شکلات میں مبتلا ہیں۔ پھر بھی برائے سال مثال اور کپ کو کوئی میں شیخ الاسلام
امریکہ۔ حاجی محمد قانع صاحب جنوبی امریکہ میں جہاں ہندوستانی کو علاوہ کی ہزار رعایا سلطانی شامی۔ عیسائی۔ و مسلمان ہی موجود
ہیں اور میر عبدالعزیز صاحب جزایر عرب الہند میں قابل قدر کارگزاری کر سکتے ہیں۔ امدان کو کبھی اغراض کی توقع نہیں ہو سکتی
سب آخری کر سب و زلفا و خمیری ہدیہ کا کامیابی کی شرط اولین کے پورا ہونے کے آثار بالبدلت ہوتا ہو گا کہ میں دیبا
اخبارات کی تحریروں کو عیسوی کچھ خاص وقت حاصل ہوتی ہے اسکی توضیح ۱۶ جنوری ۱۹۰۹ء کو وکیل میں ہو چکی ہے و قسطنطنیہ
میں دیبا کی اخبار ہو چکا ہے و معزز و محترم مصلحت کو حاصل ہے۔ اور ایسا جو بہت اسکے عدم اتفاق ہو و حلا بہت کچھ بہت ہوا
تھا۔ ناظرین سے غرض نہیں کہ خود کئی جلیل القدر و کون اس اخبار میں تجویز کی صفت و اندازہ کو تسلیم کر کے اسکی تائید میں طویل و
تحریر کی ہو۔ اگر اسکے عدم اتفاق پر ان میں کچھ اثر نہ پڑا تھا ان مضامین میں اولیٰ آخروہ کوئی کوئی جہت اور وجہ تائید کی گئی ہو
تھا تاہم کچھ حصہ سے اس میں تبدیلی شروع ہو گئی۔ لیکن پورا اتفاق نہ ہوا ہی اس سبب میں بھی کیا تھا جو چلی رفتہ و متوجہ ہوا کہ

اگرچه بویگ را در آلکین (۱۸۵۸) کی اجرت هر گاه بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 بن بندستان اور دلائی کی دلائی کی بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 علیحدگی بر ما بعض قیاسی بنسبت بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 ریکو کی کلا آمدنی صرف حاجت سامان مسافرت کی اجرت بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 کیونکہ بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 کوستان اور دلائی کی بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 اگر لایق کوصلی بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 در ما مقصود بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 اسکن درون بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 سالیان تجارتی بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 قسطنطنیہ بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 اور دوسری لایق بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 اور مستعمل بالذات تجارتی بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 سینوپ بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 فوجیہ و اندک سلیکی اور اتصال مسافران میں مکمل سہولت اور آسانی ہو جائیگی۔

اور دوسری لایق بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش

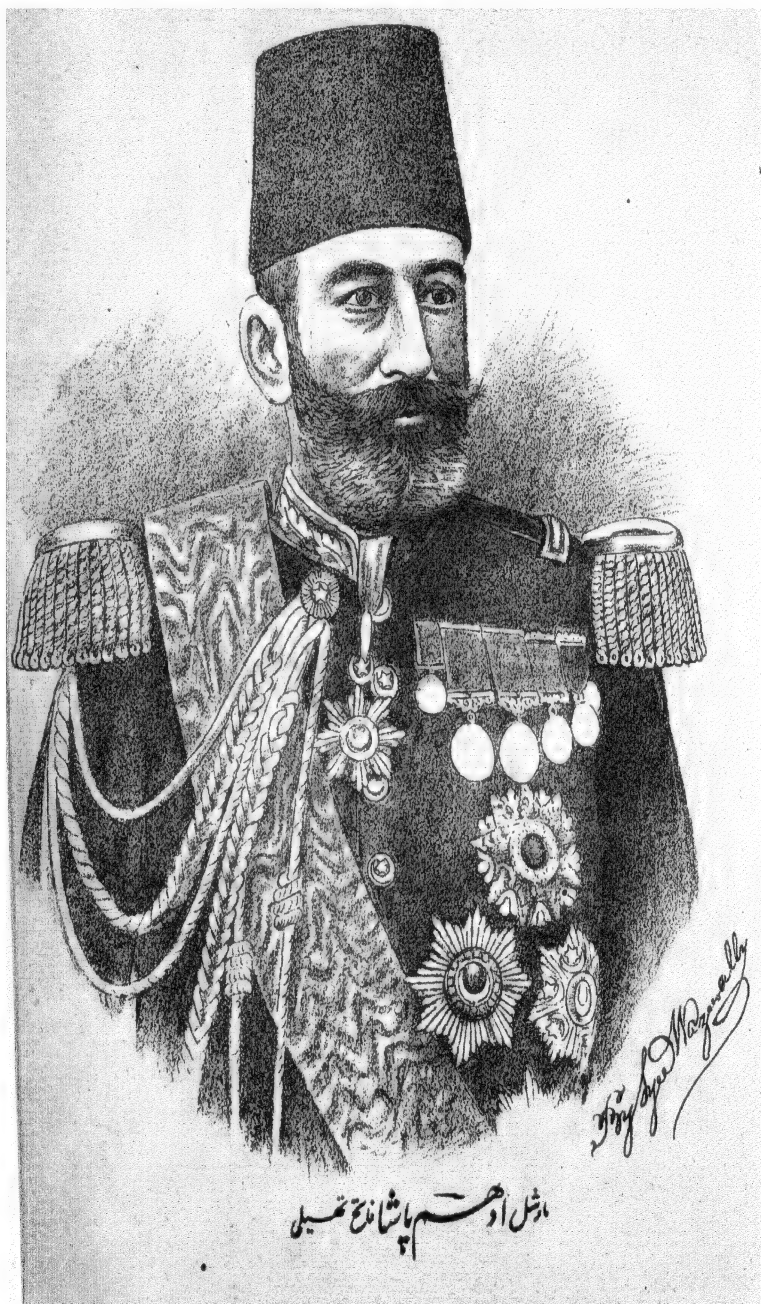
۱۸۵۸ علاوہ ایک چوتھائی ہی ضروری ہو دینے سے مزید بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 جاو اوران در دوسرے شہروں میں جو کچھ بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 پیش آمد و فوجی کو عطا و مسلمانوں کو تمام قوت اور قوتوں میں اتفاق و یکجا پیدا کرنا چاہی برست و سیاحتی چاہی بیرون ملک میں کمال آسانی پیدا ہو جائیگی
 ہو بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 میں اب صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ معمول آفتاب قوم اور لوگوں کی ترقی و ارتقاء کو خاندان میں متفق ہو کر وطن پسندی و عقائد و شرائط جمع کر کے
 مبارک اور ہم کاموں کو شروع کر دین کی کائنات فروغ پائے ملک و شمال ہوا و قوم و ملت کی شان و بے وفا التوفیق الہ باللہ
 حاتمہ کوہ صدیہ ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 پونڈر کار میں سہ قدر رقم طلب کر کے ملک اور کئی تینوں شاخوں میں تینا بیوہم کہ تاجد و منشا تاحیدہ کی کوائف اور لکچر بویگ را در آلکین ۱۰ لاکه پوندا لاند صرفا تجارتی سامان کی اجرت بویگ را بایط جوه گونش
 تا بھکند و ان و اعلیٰ میں صرف ۱۰ لاکه پونڈ یعنی تقریباً ۱۰۰ روپے کا ریکر کل کیا کو سلطان اس قدر رقم ہی لایا اور فائدہ بخش اور بیجا غلط
 سوجی نہایت ضروری مقدمہ میں کیلئے ہم پہنچا سکتے تو اللہ و اللہ اللہ اللہ کہنے کو سوا اور کوئی چارہ باقی نہیں رہ جاتا۔ فقط





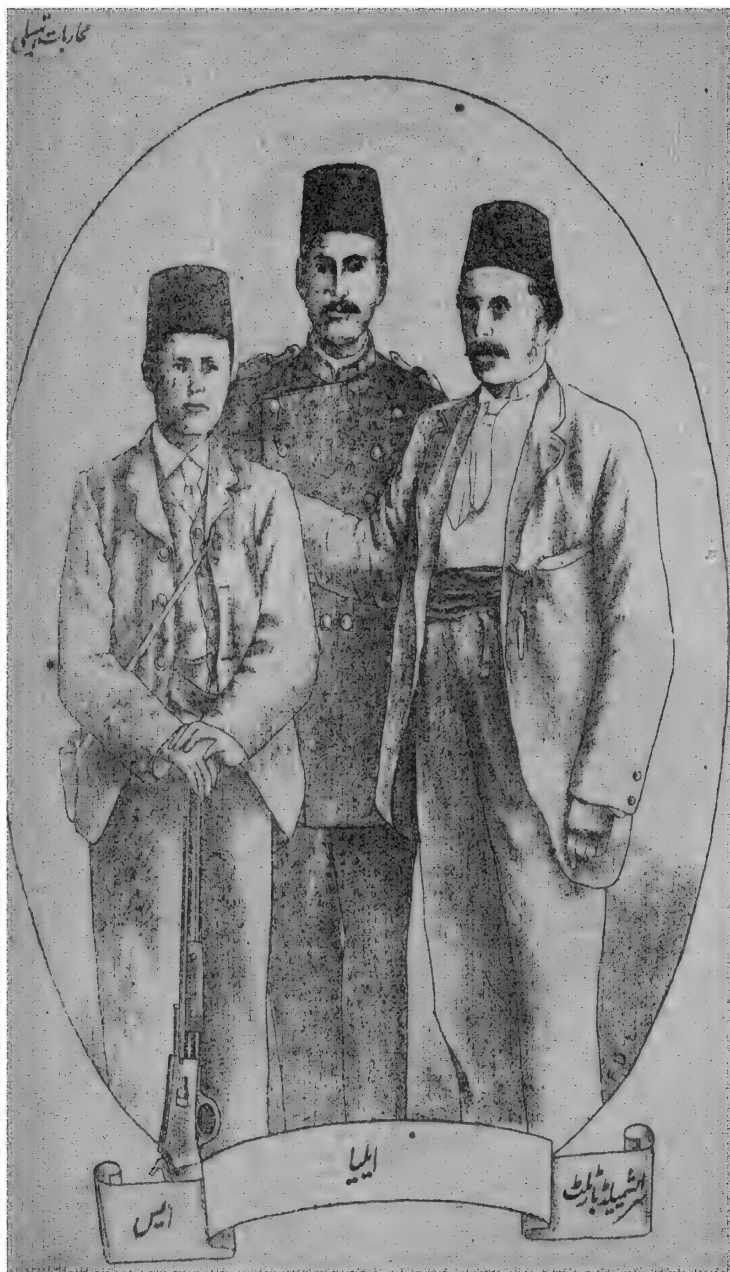
غازی عثمان پاشا اعلیٰ مشیر دربار بایجان شیر لکھنؤ

امداد
Muzaffar Ali
5th Dec. 1900



مجلس ادب و پاشا نایب تمیل

کار باستانداری





پروفیسر دمیری



شاهزاده محسن



ولید قسطنطین



وزیر عظم دلیانیس



کرنل سمونگی



کرنیل مانوس



کرنیل مانوس



عمرشده پاشا

معارف، سیلی



سیف الله پاشا افسر



نورپاشا



حسن نیری پاشا



نشاط پاشا



سید پاشا



میرلواحید درپاشا



احمد حمدي پاشا



شہید قوم حافظ عبدالازل باشا
(مقامی پرس کی عمر میں مارچ پہلی میں شہید ہوئے)

Wazir
December 1871



میرلواشید جلال پاشا







سعد الدین پاشا



خاندان قاجاری
سلطان محمد
شاه

هزارکسلی رضا پاشا
کراون قاجاری عثمانی



کرمبکوف پاشا اتالیق افواج سلطانی

S. H. Pasha



سردار کهنه سنی منیر پاشا رئیس التشریفات دربار قیصری



عزت ایشا حاجب دربار قیصری

S. 7/4300



ہرمانیش خلیل نعتیہ پاشا اور اعظم



دولت‌توفیق پاشا وزیر خارجه



رضا پاشا افسر اعلى توپخانه











نوعمرارنودسماهدباشندهبرهلی



عثمانی ارئود مجاہد



البانوی کوہستانی



ابانوی دوتقان



محمد طاهر پاشا







میدرغنی باب





بونئوفسکی پاشا



موسیورالی وزیر عظم یونان

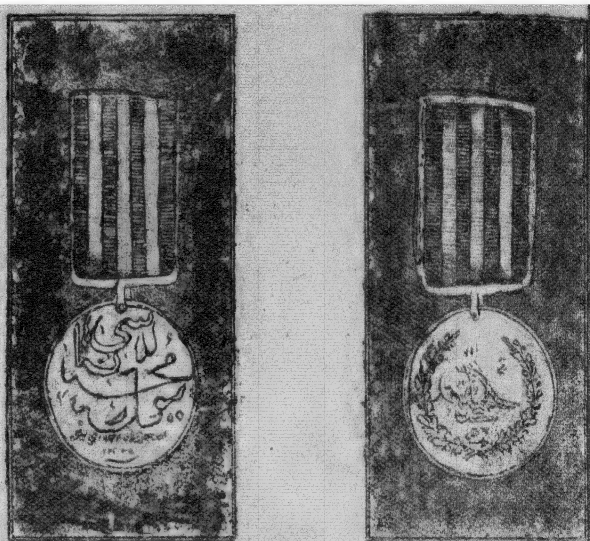








رجائی بک



تمغه سلطانى محاربه روم و يونان
 (دورن طبع)



صاحب المظفر ابراہیم بک جیسینر پشمار حرم کی جگہ ناظر شرفیائی سلطان مقرر ہوئے ہیں

حصہ سوم

نادر شاہ قاجار



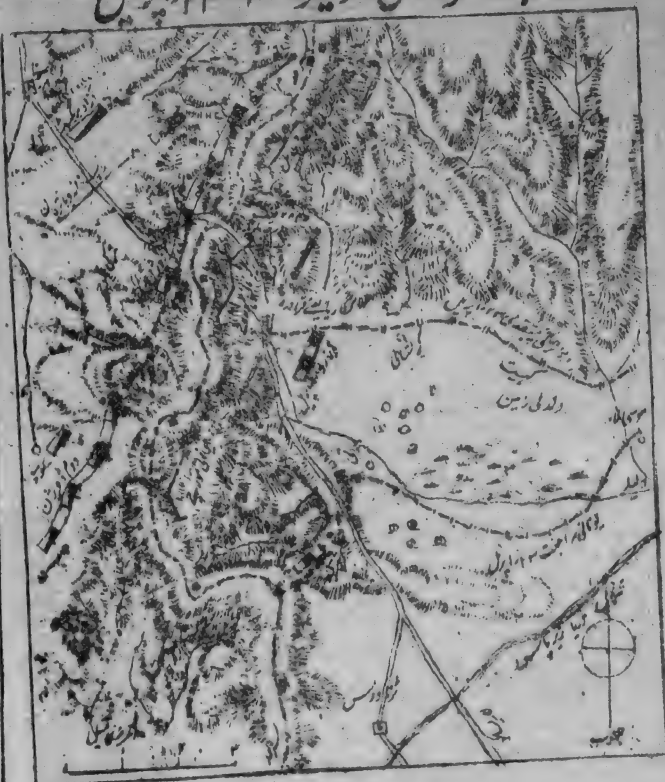
صاحب الطوفان غالب بک جہاںگیر بک کی نگینہ نظارت خاکیہ نامہ تشریفات محمد بن

حصه سوم



المرحوم جابید بک فرزند خلیل فوت پاشا وزیر اعظم

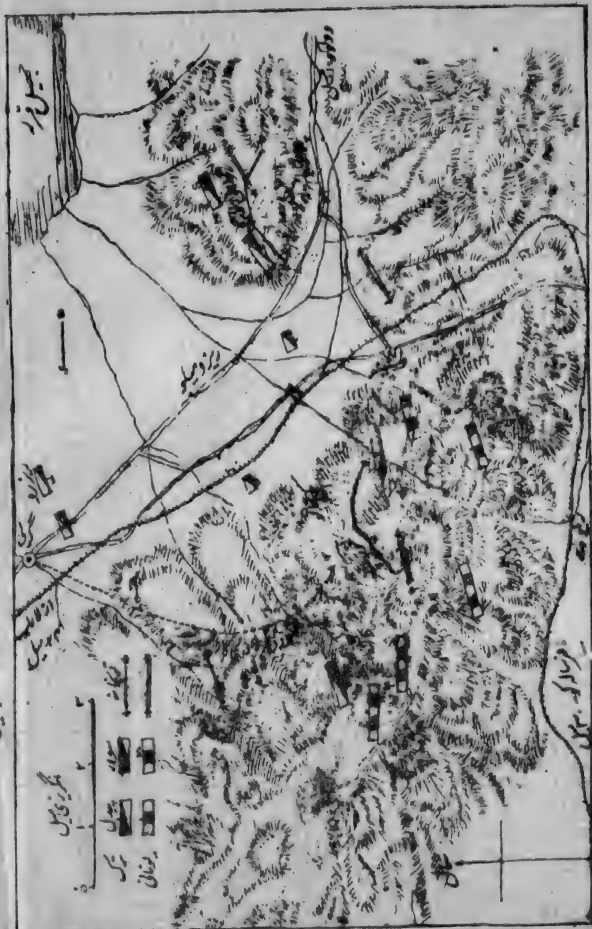
نقشہ محاربات ملونا و ماتی - دلیپر - ۱۸-۲۳ اپریل



جنگ ملونا (۱۸ اپریل) سپاہی کراوہ پر چڑھ کر جنوباً واقع تھے کہ ماتی کی طرف سے

جنگ ماتی دلیپر (۲۳ اپریل) مشرقی علاقہ میں ہوئی

نقشه اول جنگ اوستینو - موزس - پیرا ۱۹۴۱



د شينو کليد ان جنگ



دوموکوس کامیدان جنگ

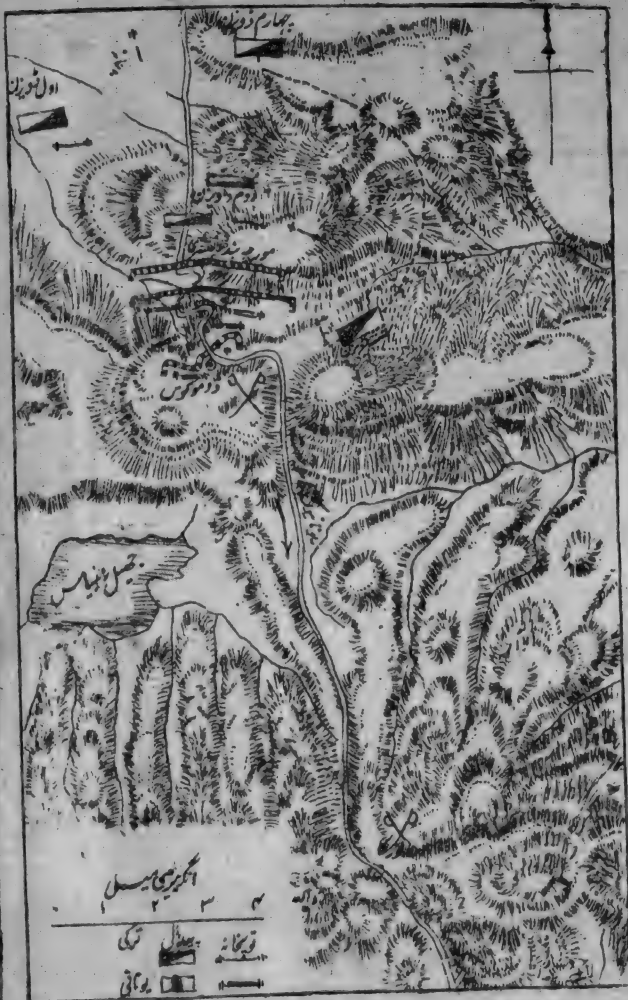


ایران ویران

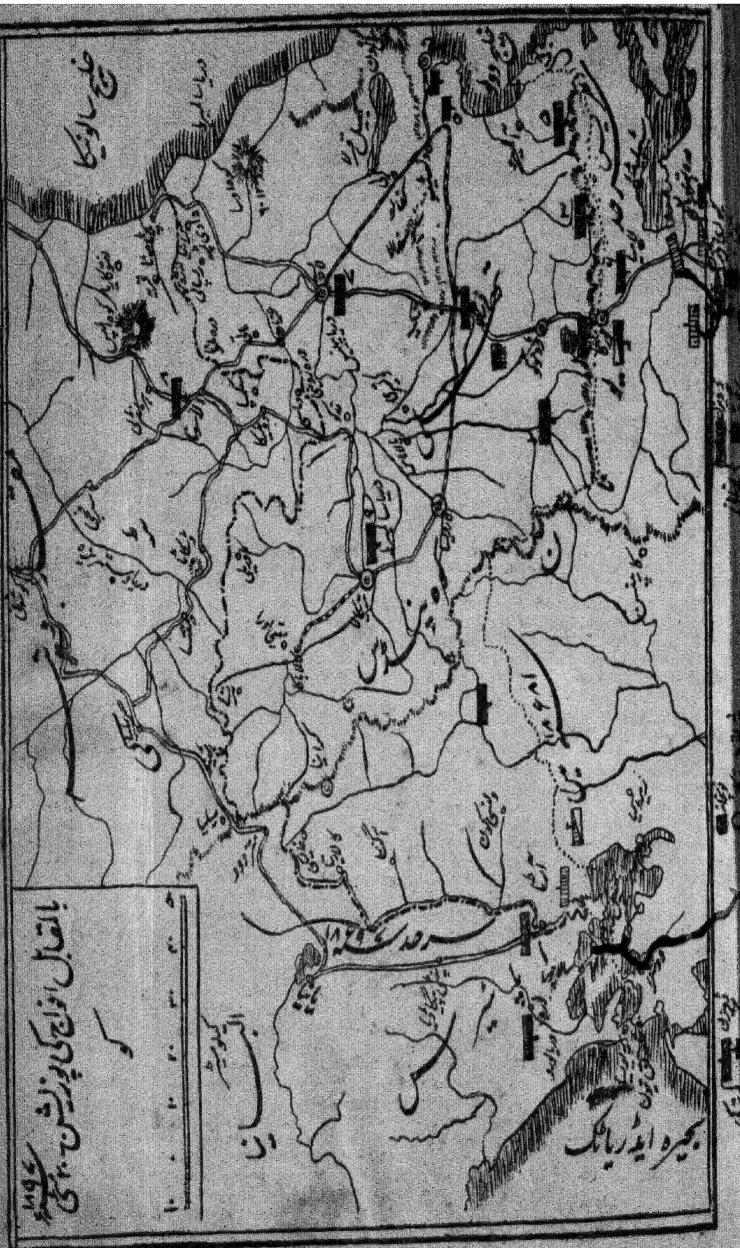
ایران ویران

نقشہ جنگ ڈوموکوس - مورخہ ۱۰۶۹ھ

شمال



خلیج سولونیکا



باقابل اولوچ کی پوزیشن



الکلیویش

بحیرہ ایڈریاتیک

